تصنیفِ لطیف

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ

کلید التوحید (کلاں)

(اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

فیضانِ نظر

سلطان العاشقین حضرت سخی

سلطان محمد نجیب الرحمٰن

مدظلہ الاقدس

مترجم

احسن علی سروری قادری

(بی کام آنرز)

تصنیفِ لطیف سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ

کلید التوحید (کلاں) (اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

سلطان الفقر

تصنیفِ لطیف

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ

کلید التوحید (کلاں)

(اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

فیضانِ نظر

سلطان العاشقین حضرت سخی

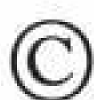
سلطان محمد نجیب الرحمٰن

مدظلہ الاقدس

مترجم

احسن علی سروری قادری

(بی کام آنرز)


All Copy Rights reserved with
SULTAN-UL-FAQR PUBLICATIONS (Regd.)
Lahore-Pakistan

نام کتاب کلید التوحید (کلاں) (اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

تصنیفِ لطیف سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ رحمتہ اللہ علیہ

مترجم احسن علی سروری قادری (بی کام آنرز)

ناشر سُلطان الفقرؔ پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

بارِ اوّل ستمبر 2020ء

تعداد 500

ISBN: 978-969-9795-97-8

www.sultan-ul-faqr-publications.com



سُلطان الفقرؔ پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

سُلطان الفقرؔ ہاؤس

A/4-5۔ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔پوسٹل کوڈ 54790

Ph: 042-35436600, 0322-4722766
www.sultan-bahoo.com
www.sultan-bahoo.pk
www.sultan-ul-arifeen.com
www.sultan-ul-faqr-publications.com

انتساب

مرشد کامل اکمل، جامع نور الہدیٰ

سلطان العاشقین

حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس

کے نام

جو اس پُرفتن دور میں طالبانِ مولیٰ کو توحید کے حقیقی معنوں سے روشناس کروا رہے ہیں۔ بلاشبہ آپ مدظلہ الاقدس ہی توحید کی اصل کلید ہیں جن کے بغیر توحید کو سمجھنا اور توحید تک پہنچنا کسی صورت ممکن نہیں۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

فہرس

www.sultan-ul-faqr-publications.com

www.sultan-ul-faqr-publications.com

پیش لفظ

تمام تر حمد وثناء اسی ذاتِ حقیقی کے لیے ہے جو مالکِ دو جہان اور خالقِ کون ومکان ہے۔ جو رازقِ کُل مخلوقات ہے۔ جو رحمٰن وکریم اور غفور ورحیم ہے۔ ہر ذی روح اس کے فضل کی محتاج ہے۔ جس نے اپنے محبوب سرورِ کونین حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کائنات میں ظہور سے انسانوں پر احسانِ عظیم فرمایا ہے۔ اللہ عزوجل کی عطا بے حد و بے حساب ہے۔

درود وسلام ہو روحِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو کائنات کی زینت اور رونق ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وجود کی برکت سے ہی دونوں جہان قائم ودائم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نور کی بدولت ہی شمس وقمر روشن و چمکدار ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نور سے عارفین بصیرت پاتے اور طالبانِ مولیٰ کے قلوب منور ہوتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام ظاہری و باطنی خزائنِ الٰہی کے قاسم اور مختار ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم محبوبِ ربّ العالمین اور فخرِ موجودات ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفقت ومہربانی کی بدولت کوئی بھی سوالی آپ کے در سے خالی نہیں لوٹتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی خزانہ فقر کی دولت سے مالا مال فرمانے والے ہیں۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خزانہ فقر کے وارث، سلسلہ سروری قادری کے امام اور مجددِ دین ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے سلسلہ سروری قادری کو وہ عروج عطا فرمایا جو آج سے پہلے کسی سروری قادری شیخ کے دور میں ممکن نہ ہو سکا۔ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی تصانیف کے اُردو اور انگریزی زبان میں تراجم اسی جدوجہد کی ایک کڑی ہیں۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی تصنیف مبارک ''امیر الکونین'' کے اُردو ترجمہ کے بعد میرے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اس عاجز کو ''کلید التوحید کلاں'' کے اُردو ترجمہ کی ذمہ داری تفویض فرمائی اور ترجمہ کے لیے چند مطبوعہ وغیر مطبوعہ فارسی نسخے عنایت فرمائے' ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱) نسخہ کلید التوحید کلاں (مطبوعہ فارسی متن): کاتب سلطان محمد ابراہیم۔ سال کتابت 1392ھ۔ سال طباعت دسمبر 2013ء، ناشر اسد محمود پرنٹنگ پریس راولپنڈی، پاکستان۔

۲) کلید التوحید کلاں (قلمی نسخہ): کاتب فقیر حضرت جی بن فقیر محمد دین۔ سال کتابت 1333ھ

۳) کلید التوحید کلاں (مطبوعہ اردو ترجمہ مع فارسی متن): مترجم سید امیر خان نیازی مرحوم، سال طباعت 1993ء اور بارِ سوم 2010ء

محترمہ فاطمہ برہان سروری قادری صاحبہ نے مندرجہ بالا تمام نسخہ جات کی مدد سے کلید التوحید کلاں کا جامع فارسی متن تیار کیا جس کے لیے میں ان کا انتہائی مشکور ہوں۔ محترمہ فاطمہ برہان سروری قادری سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی کتب قربِ دیدار اور نور الھدیٰ کلاں کے ترجمہ کا شرف بھی حاصل کر چکی ہیں۔

کلید التوحید کلاں کے ترجمہ کے لیے میں سب سے زیادہ اپنے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا شکر گزار ہوں جن کی بدولت اس کتاب کا ترجمہ پایہ تکمیل تک پہنچا۔ کامل مرشد کی ظاہری و باطنی رہنمائی کے بغیر اسرارِ توحید سے پُر سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی اس کتاب کا ترجمہ کرنا میرے جیسے ناقص انسان کے لیے ناممکن تھا۔

میں محترمہ عنبرین مغیث سروری قادری صاحبہ کا مشکور ہوں جو سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی کتب کی انگریزی مترجم ہیں' انہوں نے نہ صرف ترجمہ کی اصلاح کی بلکہ مشکل عبارتوں کے حواشی بھی لگائے اور ''عظیم کاوش'' کے عنوان سے ترجمہ پر تبصرہ بھی

www.sultan-ul-faqr-publications.com

فرمایا۔

میں وقار احمد سروری قادری کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ترجمہ کی پروف ریڈنگ میں معاونت کی۔

کتاب کے اُردو ترجمہ کی کمپوزنگ اس عاجز نے خود سرانجام دی جبکہ فارسی متن کی کمپوزنگ اور کتاب کی ڈیزائننگ کی ذمہ داری راشد گلزار سروری قادری نے انجام دی جس کے لیے میں ان کا شکرگزار ہوں۔ اس کتاب کی تیاری میں جن جن لوگوں نے تعاون کیا اللہ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

اس کتاب میں سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے توحید کے اسرار کھول کر بیان فرمائے ہیں تاکہ ایک طالبِ مولیٰ کی معرفت وتوحیدِ الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری تک رسائی ممکن ہو سکے۔ اس عاجز نے حتی الامکان کوشش کی ہے کہ اُردو ترجمہ کے دوران فارسی متن کی روح کو برقرار رکھتے ہوئے آسان فہم انداز میں ترجمہ کرسکوں۔

اللہ سے دعا ہے کہ کلید التوحید کلاں کے اس ترجمہ کو طالبانِ مولیٰ کی رہنمائی کا وسیلہ بنائے۔ آمین

www.sultan-ul-faqr-publications.com

احسن علی سروری قادری

(بی کام آنرز)

پنجاب یونیورسٹی لاہور

جون 2020

عظیم کاوش

کلید التوحید کلاں حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی ان اہم ترین تصانیف میں سے ہے جس میں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فقر و تصوف کے تمام موضوعات کا احاطہ کیا ہے اور معرفت کے اسرار قدرے کھول کر بیان فرمائے ہیں۔ مزید برآں اس کتاب میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کا اندازِ بیان بھی بہت دلکش اور آسان ہے۔ حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی کتب کی انگریزی مترجم ہونے کی حیثیت سے میں آپؒ کی کتب کے مترجمین کی اس مشکل سے بخوبی واقف ہوں کہ آپؒ فارسی زبان کے الفاظ کا اس قدر خوبصورت اور گہرا استعمال کرتے ہیں کہ آپؒ کی فارسی عبارت بیک وقت کئی کئی معنی دے رہی ہوتی ہے اور تمام معنی معرفت کے حساب سے درست ہوتے ہیں۔ یہ معجزانہ کمال صرف اس لیے نہیں کہ فارسی زبان بھی عربی زبان کی طرح بہت فصیح و بلیغ ہے بلکہ اس لیے بھی ہے کہ آپؒ کا تمام کلام الہامی ہے۔ لہٰذا جس طرح قرآن کی ہر آیت بے شمار معنی دیتی ہے اسی طرح آپؒ کی تصانیف کی ہر عبارت بھی اسرارِ معرفت سے لبریز اور بے حد گہرے معنی لیے ہوئے ہوتی ہے۔ جب ایک مترجم اسے فارسی سے دوسری زبان میں ترجمہ کرنے لگتا ہے تو اسے یہ مشکل پیش آتی ہے کہ فارسی زبان تو اسے کم از کم تین چار معنی سمجھا رہی ہوتی ہے لیکن کسی دوسری زبان میں ایسی وسعت و گہرائی نہیں کہ بیک وقت ایک ہی عبارت میں وہ تمام معنی سمو سکے اور قاری کو سمجھا سکے۔ چاروناچار مترجم کو کسی ایک معنی پر اکتفا کرنا پڑتا ہے۔

میرے پیر بھائی احسن علی سروری قادری نے کلید التوحید کلاں کا اُردو ترجمہ کرتے ہوئے یہ عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے کہ ان تمام معنوں میں سے بہترین معنی قارئین تک پہنچائے ہیں اور اس

www.sultan-ul-faqr-publications.com

کے لیے یہ انداز اپنایا ہے کہ اردو زبان کے الفاظ کو فارسی الفاظ کے قریب رکھا ہے۔ میں نے کلید التوحید کلاں کے دیگر اردو تراجم بھی پڑھے ہیں اور یہ بات شدت سے محسوس کی ہے کہ اکثر مترجمین حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے فارسی الفاظ کو اردو میں منتقل کرتے ہوئے ان کی بات کی وسعت کی وجہ سے قاری کو بات سمجھانے کی خاطر اپنی طرف سے بھی کئی الفاظ بلکہ کبھی کبھی پوری عبارت کا ہی اضافہ کر دیتے ہیں۔ ایسا کرنا اصل متن کے ساتھ سراسر زیادتی ہے۔ احسن علی سروری قادری کا ترجمہ اس لحاظ سے سب سے بہتر ہے کہ وہ اصل متن کے قریب قریب ہے اور اس میں بلاوجہ کوئی اضافہ نہیں کیا گیا۔ بلاشبہ یہ ہمارے مرشد کامل سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی ان پر خاص مہربانی کی ہی بدولت ہے کہ انہوں نے حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے فارسی متن میں سے معرفت کے لحاظ سے بہترین معنی اخذ کیے اور انہیں بہت خوبصورت اور آسان الفاظ میں قارئین و سالکین تک پہنچایا۔ ایک ولی کی تصنیف کا ترجمہ کرتے ہوئے یہی سب سے اہم بات ہے۔ اللہ تعالیٰ احسن علی سروری قادری کو ان کی اس عظیم کاوش پر جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کتاب کو تمام سالکینِ حق کے لیے راہنمائی کا ذریعہ بنائے۔ آمین

www.sultan-ul-faqr-publications.com

جون 2020

محترمہ عنبرین مغیث سروری قادری
ایم اے ابلاغیات
پنجاب یونیورسٹی لاہور

سلطان العارفین

حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ برصغیر پاک وہند کے مشہور صوفی بزرگ ہیں جو یکم جمادی الثانی 1039ھ بروز جمعرات شورکوٹ ضلع جھنگ میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کے والد محترم بازید محمدؒ مغل بادشاہ شاہجہان کے لشکر میں ایک ممتاز عہدے پر فائز تھے۔ آپؒ کی والدہ محترمہ راستی بی بیؒ ولیہ کاملہ تھیں۔ سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ ازل سے منتخب اور مادرزادولی تھے۔ چونکہ والدہ محترمہ اس نورانی بچے کے بلند روحانی مرتبہ سے قبل از پیدائش ہی آگاہ ہو چکی تھیں اور قربِ حضورِحق سے بچے کا نام ''باھُو'' بھی تجویز ہو چکا تھا لہٰذا آپ رحمتہ اللہ علیہ کی پیدائش پر آپؒ کا نام باھُوؒ رکھا گیا۔

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ قبیلہ اعوان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اعوان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی غیر فاطمی اولاد ہیں۔ خونِ حیدری کی تاثیر اور اسمِ ھُو کی تنویر آپ رحمتہ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک سے بچپن میں ہی اس قدر عیاں تھی کہ جو دیکھتا فوراً سبحان اللہ کہتا اور غیر مسلم دیکھتے تو ان کی زبانوں سے بھی بے اختیار کلمہ طیبہ ادا ہو جاتا۔ اس لیے جیسے ہی آپؒ گھر سے باہر تشریف لاتے غیر مسلم اپنے گھروں میں چھپ جاتے۔

حضرت سلطان باھُوؒ نے اپنی ابتدائی تربیت اپنی والدہ محترمہ بی بی راستیؒ سے ہی حاصل کی جو خود بھی عارفہ کاملہ تھیں اور فنافی ھُو کے مرتبہ پر فائز تھیں۔ آپؒ نے ظاہری تعلیم حاصل نہیں کی بلکہ آپ رحمتہ اللہ علیہ اُمی ہیں اور اپنی تصانیف میں اس بات کا جابجا تذکرہ بھی فرماتے ہیں۔ اپنی

www.sultan-ul-faqr-publications.com

تصنیف مبارکہ ''عین الفقر'' میں آپؒ کا ارشاد ہے:

☆ ''مجھے اور محمد عربی کو ظاہری علم حاصل نہیں تھا لیکن وارداتِ غیبی کے سبب علمِ باطن کی فتوحات اس قدر تھیں کہ انہیں تحریر کرنے کے لیے دفتر درکار ہیں''۔

☆ گرچہ نیست ما را علمِ ظاہر
ز علمِ باطنی جاں گشتہ طاہر

ترجمہ: اگرچہ میں نے علمِ ظاہر حاصل نہیں کیا لیکن علمِ باطن حاصل کر کے میں پاک و طاہر ہو گیا ہوں۔

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی والدہ محترمہ کی روحانی تربیت کے باعث بہت ہی شفاف بچپن گزارا اور کبھی کسی برائی کی طرف مائل نہ ہوئے بلکہ ہمیشہ قربِ حق کی جستجو میں ہی رہے۔ اس مقصد کی تکمیل کی خاطر مرشد کامل اکمل کی تلاش ہی آپؒ کا مشن تھا۔ اس سلسلے میں گردونواح اور دور دراز کے علاقوں بے شمار بزرگانِ دین اور اولیا کرام سے ملاقات بھی کی لیکن آپؒ کی لگن تو معرفت و وصالِ حق تعالیٰ تھی جو کہ حاصل نہ ہو رہی تھی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ خود فرماتے ہیں کہ میں تیس سال تک مرشد کامل کی تلاش میں پھرتا رہا ہوں۔

اسی غرض سے ایک دن شورکوٹ کے نواح میں گھوم رہے تھے کہ ایک گھڑ سوار نمودار ہوئے۔ استفسار پر معلوم ہوا کہ حضرت علی ابن ابی طالبؓ ہیں اور اگلے ہی لمحے حضرت سلطان باھُوؒ نے خود کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہمراہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ کی حضوری میں پایا جہاں تمام خلفائے راشدین کے علاوہ دیگر صحابہ کرام اور اہلِ بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین موجود تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ سے باری باری ملاقات کے بعد آپؒ یہی سوچ رہے تھے کہ شاید آپ کی بیعت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سپرد کی جائے گی لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دستِ مبارک آگے بڑھائے اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کو دستِ بیعت فرمایا اور اپنا نوری حضوری فرزند قرار دیتے ہوئے خلقِ خدا کو تلقین کا حکم دیا۔ اپنی اس بیعت کے

www.sultan-ul-faqr-publications.com

بارے میں رسالہ روحی شریف میں اس طرح رقم طراز ہیں:

دست بیعت کرد ما را مصطفیٰؐ　　خواندہ است فرزند ما را مجتبیٰ

شد اجازت باھُوؒ را از مصطفیٰؐ　　خلق را تلقین بکن بہرِ خدا

ترجمہ: مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دستِ بیعت فرما کر اپنا نوری حضوری فرزند قرار دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے اجازت دی ہے کہ میں خلقِ خدا کو راہِ حق تعالیٰ کی تلقین کروں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دستِ بیعت فرما کر سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کو سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کے سپرد فرمایا جنہوں نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی باطنی تربیت مکمل کی اور مرشد کامل اکمل سے ظاہری بیعت کا حکم فرمایا۔ آپؒ نے دہلی میں سلسلہ قادریہ کے بزرگ سیّد عبدالرحمن جیلانی دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کے دستِ اقدس پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور اسمِ اللہ ذات اور امانتِ فقر حاصل کی جو روزِ ازل سے آپؒ کا مقدر تھی۔

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کا سلسلہ فقر پچیس (25) واسطوں سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جاملتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ اہلِ سنت والجماعت سے تعلق رکھتے ہیں اور فقہ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہٗ کے پیروکار ہیں۔

حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ سلطان الفقر کے بلند مرتبہ پر فائز ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے پہلی مرتبہ اپنی تصنیفِ مبارکہ ''رسالہ روحی شریف'' میں سلطان الفقر ارواح کے مقام و مرتبہ سے پردہ اُٹھایا۔ آپؒ فرماتے ہیں:

☆ جب نورِ احدی نے وحدت کے گوشۂ تنہائی سے نکل کر کائنات (کثرت) میں ظہور کا ارادہ فرمایا تو اپنے حسن کی تجلی کی گرم بازاری سے (تمام عالموں کو) رونق بخشی' اس کے حسنِ بے مثال اور شمعِ جمال پر دونوں جہان پروانہ وار جل اُٹھے اور میم احمدی کا گھونگھٹ اوڑھ کر صورتِ احمدی اختیار کی۔ پھر جذبات وارادات کی کثرت سے سات بار جنبش فرمائی جس سے سات ارواحِ فقرا باصفا فنافی اللہ بقاباللہ تصورِ ذات میں محو' تمام مغز بے پوست حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ستر ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ کے جمال کے سمندر میں غرق آئینہ یقین کے شجر پر نمودار ہوئیں۔ انہوں نے ازل سے ابد تک ذاتِ حق کے سوا کسی چیز کی طرف نہ دیکھا اور نہ غیر حق کو سنا۔ وہ حریم کبریا میں ہمیشہ وصال کا ایسا سمندر بن کر رہیں جسے کبھی زوال نہیں۔ کبھی نوری جسم کے ساتھ تقدیس وتنزیہہ میں کوشاں رہیں اور کبھی قطرہ سمندر میں اور کبھی سمندر قطرہ میں' اور اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰه کے فیض کی چادر ان پر ہے۔ پس انہیں ابدی زندگی حاصل ہے اور وہ اَلْفَقْرُ لَا يُحْتَاجُ اِلٰى رَبِّهٖ وَلَا اِلٰى غَيْرِهٖ کی جاودانی عزت کے تاج سے معزز ومکرم ہیں۔ انہیں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش اور قیامِ قیامت کی کچھ خبر نہیں۔ ان کا قدم تمام اولیا اللہ اور غوث وقطب کے سر پر ہے۔ اگر انہیں خدا کہا جائے تو بجا ہے اور اگر بندہ خدا کہا جائے تو روا ہے۔ اس راز کو جس نے جانا اس نے پہچانا۔ ان کا مقام حریمِ ذاتِ کبریا ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے سوائے اللہ تعالیٰ کے کچھ نہ مانگا، حقیر دنیا اور آخرت کی نعمتوں، حور وقصور اور بہشت کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھا اور جس ایک تجلّی سے حضرت موسیٰ علیہ السلام سراسیمہ ہو گئے اور کوہِ طور پھٹ گیا تھا ہر لمحہ' ہر پل جذباتِ انوارِ ذات کی ویسی تجلیات ستر ہزار بار ان پر وارد ہوتی ہیں لیکن وہ نہ دم مارتے ہیں اور نہ آہیں بھرتے ہیں بلکہ مزید تجلیات کا تقاضا کرتے ہیں۔ وہ سلطان الفقر اور سیّد الکونین ہیں۔ (رسالہ روحی شریف)

www.sultan-ul-faqr-publications.com

اسمِ اللہ ذات کے فیض کو عام کرنے کے لیے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے برصغیر کے بے شمار علاقوں میں سفر کیا کیونکہ آپؒ اس بات کے قائل ہیں کہ فقیر چل پھر کر لوگوں میں فیض بانٹتا ہے۔ آپؒ نے اپنی نگاہِ کامل سے لاکھوں لوگوں کو فیض یاب فرمایا اور انہیں راہِ حق کا سالک بنا دیا۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے سلسلہ قادریہ کو از سرِ نو ترتیب دیتے ہوئے سلسلہ سروری قادری کے نام سے منظم کیا اور اسمِ اللہ ذات کے فیوض وبرکات کو اپنی تعلیمات کے ذریعے عوام الناس کے لیے عام کیا۔ اسمِ اللہ ذات کا وہ فیض جو پہلے صرف خواص تک محدود تھا اسے سب کے لیے عام کر دیا۔

سلسلہ سروری قادری کے آپؒ متعلق فرماتے ہیں کہ میرا سلسلہ ہر طرح کے جبہ ودستار اور ورد و

وظائف اور تسبیحات سے پاک ہے بلکہ آپؒ فرماتے ہیں کہ میرا سلسلہ محبوبیت کا سلسلہ ہے کہ اس میں رنجِ ریاضت نہیں بلکہ اسمِ اللہ ذات سے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری اور دیدارِ حق تعالیٰ عطا ہوتا ہے۔ اپنے سلسلہ سروری قادری کے متعلق آپ رحمتہ اللہ علیہ ''محک الفقر کلاں'' میں فرماتے ہیں:

☆ یاد رہے کہ قادری طریقہ بھی دو قسم کا ہے، ایک زاہدی قادری طریقہ ہے جس میں طالب عوام کی نگاہ میں صاحبِ مجاہدہ و صاحبِ ریاضت ہوتا ہے جو ذکرِ جہر سے دل پر ضربیں لگاتا ہے، غور و فکر سے نفس کا محاسبہ کرتا ہے، ورد و وظائف میں مشغول رہتا ہے، راتیں قیام میں گزارتا ہے اور دن میں روزہ رکھتا ہے لیکن باطن کے مشاہدہ سے بے خبر قال (گفتگو) کی وجہ سے صاحبِ حال بنا رہتا ہے۔ دوسرا سلسلہ سروری قادری ہے جس میں طالب قرب و وِصال اور مشاہدۂ دیدار سے مشرف ہو کر شوریدہ حال رہتا ہے اور مرشد کامل ایک ہی نظر سے طالبِ مولیٰ کو معیتِ حق تعالیٰ میں پہنچا دیتا ہے اور وصالِ پروردگار سے مشرف کر کے حق الیقین کے مراتب تک پہنچا دیتا ہے۔ ایسا ہی سروری قادری فقیر قابلِ اعتبار ہے کہ وہ قاتلِ نفس ہوتا ہے اور کارزارِ حق میں پیش قدمی کرنے والا سالار رہتا ہے۔ (محک الفقر کلاں)

www.sultan-ul-faqr-publications.com

مزید فرماتے ہیں:

☆ سروری قادری اسے کہتے ہیں جو نر شیر پر سواری کرتا ہے اور غوث و قطب اس کے زیرِ بار رہتے ہیں۔ سروری قادری طالبوں اور مریدوں کو اللہ تعالیٰ کے کرم سے پہلے ہی روز یہ مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے کہ ماہ سے ماہی تک ہر چیز ان کی نگاہ میں آجاتی ہے۔ سروری قادری کی اصل حقیقت یہ ہے کہ سروری قادری فقیر ہر طریقے کے طالب کو عامل کامل مرتبے پر پہنچا سکتا ہے کیونکہ دیگر ہر طریقے کے عامل کامل درویش، سروری قادری فقیر کے نزدیک ناقص و ناتمام ہوتے ہیں کہ دوسرے ہر طریقے کی انتہا سروری قادری کی ابتدا کو بھی نہیں پہنچ سکتی خواہ کوئی عمر بھر محنت و ریاضت کے پتھر سے سر پھوڑتا رہے۔ (محک الفقر کلاں)

سلسلہ سروری قادری کی ترویج اور طالبانِ مولیٰ کی رہنمائی کے لیے سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے اس وقت کی مروجہ زبان فارسی میں کم وبیش 140 کتب تصنیف فرمائیں جن میں سے صرف بتیس (32) کے قریب دستیاب ہیں۔ آپؒ کی جو کتب تراجم کی صورت میں عوام الناس کے لیے دستیاب ہیں' وہ مندرجہ ذیل ہیں:

(۱)۔ابیاتِ باھُوؒ (پنجابی) (۲)۔دیوانِ باھُوؒ (فارسی) (۳)۔عین الفقر (۴)۔نورالہدیٰ (کلاں) (۵)۔نورالہدیٰ (خورد) (۶)۔کلید التوحید (کلاں) (۷)۔کلید التوحید (خورد) (۸)۔ محک الفقر (کلاں) (۹)۔محک الفقر (خورد) (۱۰)۔امیر الکونین (۱۱)۔محکم الفقرا (۱۲)۔کشف الاسرار (۱۳)۔گنج الاسرار (۱۴)۔رسالہ روحی شریف (۱۵)۔مجالسۃ النبیؐ (۱۶)۔شمس العارفین (۱۷)۔جامع الاسرار (۱۸)۔اسرارِ قادری (۱۹)۔اورنگ شاہی (۲۰)۔مفتاح العارفین (۲۱)۔عین العارفین (۲۲)۔کلیدِ جنت (۲۳)۔قربِ دیدار (۲۴)۔تیغِ برہنہ (۲۵)۔عقلِ بیدار (۲۶)۔فضل اللقا (کلاں) (۲۷)۔فضل اللقا (خورد) (۲۸)۔توفیقِ ہدایت (۲۹)۔سلطان الوھم (۳۰)۔دیدار بخش (۳۱)۔محبت الاسرار (۳۲)۔طرفۃ العین یا حجت الاسرار (یہ کتاب دونوں ناموں سے مشہور ہے)۔

مناقبِ سلطانی اور شمس العارفین سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی چند ایسی تصانیف کے نام بھی ملتے ہیں جو اب تک ناپید ہیں اور ان کے نام یہ ہیں: (۱)۔مجموعۃ الفضل (۲)۔عین نما (۳)۔تلمیذ الرحمٰن (۴)۔قطب الاقطاب (۵)۔شمس العاشقین (۶)۔دیوانِ باھُو کبیر وصغیر۔ ایک ہی دیوانِ باھُوؒ (فارسی) دستیاب ہے جو یا تو کبیر ہے یا صغیر۔

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی کتب کا اندازِ تحریر نہایت خوبصورت اور منفرد ہے۔ فارسی زبان میں ہی مطالعہ کرنے پر اس قدر سرور اور لذت حاصل ہوتی ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ ان کتب کا اعجاز یہ ہے کہ نہ صرف صدقِ دل اور خلوصِ نیت سے پڑھنے والے کے قلب وروح کو معطر کرتی ہیں بلکہ راہِ حق اور مرشد کامل اکمل کے متلاشی طالبانِ مولیٰ کے لیے مکمل راہنما ثابت ہوتے ہوئے انہیں

www.sultan-ul-faqr-publications.com

مرشد کامل اکمل تک بھی پہنچاتی ہیں۔ آپؒ کی کتب نہ صرف قرآن وسنت کے عین مطابق بلکہ قرآن وحدیث کی بہترین تفسیر ہیں۔ ان کتب میں طالبانِ مولیٰ کے لیے معرفتِ حق تعالیٰ اور دیدارِ حق تعالیٰ کا پیغام ہے۔ تمام تر کتب اسمِ اللہ ذات اور مرشد کامل اکمل وفقیرِ کامل کے فضائل پر مشتمل ہیں۔ اپنی تصانیفِ مبارکہ کے متعلق سلطان باھُوؒ کا ارشاد ہے:

ہیچ تالیفے نہ در تصنیفِ ما   ہر سخن تصنیفِ ما را از خدا
علم از قرآن گرفتم و ز حدیث   ہر کہ منکر میشود اہل از خبیث

ترجمہ: میری تصانیف میں کوئی تالیف نہیں ہے اور میری تصنیف کا ہر حرف اللہ کی جانب سے ہے۔ ان میں بیان کردہ ہر علم قرآن وحدیث کی حد میں ہے اور جو کوئی ان تصانیف کا منکر ہو وہ قرآن و حدیث کا منکر ہوتا ہے اس لیے وہ پکا خبیث ہے۔

آپؒ کی تصانیف ہر مقام ومرتبہ کے حامل طالبانِ مولیٰ خواہ وہ ابتدائی مقام پر ہوں یا متوسط یا انتہائی مقام پر، سب کی رہنمائی کرتی ہے۔ اگر کوئی راہِ سلوک میں رجعت کھا کر اپنے روحانی مقام و مرتبہ سے گر گیا ہو اس کے لیے آپؒ کی کتب بہترین رہنما ثابت ہوتی ہیں۔ رسالہ روحی شریف میں آپؒ کا فرمان ہے:

☆ اگر کوئی ولیٔ واصل عالمِ روحانی یا عالمِ قدس شہود میں رجعت کھا کر اپنے مرتبہ سے گر گیا ہو تو وہ اس رسالہ کو وسیلہ بنائے تو یہ رسالہ اس کے لیے مرشد کامل ثابت ہوگا۔ اگر وہ اسے وسیلہ نہ بنائے تو اسے قسم ہے اور اگر ہم اسے اس کے مرتبہ پر بحال نہ کریں تو ہمیں قسم ہے۔ (رسالہ روحی شریف)

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ امانتِ فقر کے حصول کے بعد خالص وصادق طالبِ مولیٰ کی تلاش میں رہے جسے خزانہ فقر امانتِ فقر منتقل کی جا سکے لیکن اپنی حیات میں اس مرتبہ کا صادق طالبِ مولیٰ نہ پا سکے۔ فرماتے ہیں:

دل دا محرم کوئی نہ ملیا، جو ملیا سو غرضی ھُو

آپؒ اپنی تصنیف امیر الکونین میں جا بجا اس کے متعلق فرماتے ہیں:

www.sultan-ul-faqr-publications.com

باھُوؒ کس نیامد طالبے لائق طلب

حاضر کنم با مصطفیؐ توحید ربّ

ترجمہ: اے باھُوؒ! میرے پاس کوئی بھی اللہ کی طلب لے کر نہیں آیا جسے میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری عطا کر کے وحدتِ حق تک لے جاؤں۔

کس نیابم طالبے تشنہ طلب

معرفت دیدار چشم راز ربّ

ترجمہ: میں نے ایسا کوئی طالب نہیں پایا جو معرفت اور دیدار کے لیے تشنہ ہو اور جس کی آنکھ اللہ کے اسرار کا مشاہدہ چاہتی ہو۔

کس نیابم طالبے حق حق طلب

میرسانم باحضوری راز ربّ

ترجمہ: میں کوئی بھی طالبِ حق نہیں پا سکا جو (مجھ سے) حق طلب کرے اور میں اسے رازِ ربّ عطا کرتے ہوئے حضورِ حق میں پہنچا دوں۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ ظاہری طور پر امانت منتقل کیے بغیر ہی وصال فرما گئے۔ آپؒ کے وصال کے 139 سال بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کو امانتِ الٰہیہ کے لیے منتخب فرما کر مدینہ سے جھنگ کی طرف جانے کا حکم دیا۔ حضرت سلطان باھُوؒ سے امانتِ فقر حاصل کرنے کے بعد سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ سلطان باھُوؒ کے حکم پر احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور تشریف لے گئے اور اپنے وصال تک وہاں قیام فرمایا۔ سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ کا دربار پاک فتانی چوک احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور میں واقع ہے۔

حضرت سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ نے یکم جمادی الثانی 1102ھ بروز جمعرات بوقتِ عصر وصال فرمایا۔ آپؒ کا مزار مبارک گڑھ مہاراجہ ضلع جھنگ کے نزدیک مرجع خلائق ہے۔ ہر سال جمادی الثانی

www.sultan-ul-faqr-publications.com

کی پہلی جمعرات کو آپؒ کا عرس منایا جاتا ہے۔

محرم الحرام کے ابتدائی دس دنوں میں سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ شہدائے کربلا اور اہلِ بیتؓ کی یاد میں محافل منعقد کرایا کرتے تھے اسی روایت کے پیشِ نظر محرم الحرام کے ابتدائی دس دنوں میں لاکھوں کی تعداد میں زائرین دربار پاک پر حاضر ہو کر فیض یاب ہوتے ہیں۔

سلطان باھُوؒ کا یہ ارشاد سینہ بہ سینہ منتقل ہوتا آیا ہے:

''جب گمراہی عام ہو جائے گی، باطل حق کو ڈھانپ لے گا، فرقوں اور گروہوں کی بھرمار ہوگی، ہر فرقہ خود کو حق پر اور دوسروں کو گمراہ سمجھے گا اور گمراہ فرقوں اور لوگوں کے خلاف بات کرتے ہوئے لوگ گھبرائیں گے اور علمِ باطن کا دعویٰ کرنے والے اپنے چہروں پر ولایت کا نقاب چڑھا کر درباروں اور گدیوں پر بیٹھ کر لوگوں کو لوٹ کر اپنے خزانے اور جیبیں بھر رہے ہوں گے تو اس وقت میرے مزار سے نور کے فوارے پھوٹ پڑیں گے۔''

اس قول سے مراد یہی ہے کہ گمراہی کے دور میں آپؒ کا کوئی غلام آپؒ کی روحانی رہنمائی میں آپؒ کی تعلیماتِ حق کو لے کر کھڑا ہوگا اور گمراہی کو ختم کر کے حق کا بول بالا کرے گا۔ حضرت سلطان باھُوؒ کا یہ فرمان سچ ثابت ہو چکا ہے۔ میرے مرشد کریم اور سلسلہ سروری قادری کے موجودہ شیخِ کامل سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس آپؒ کی تعلیماتِ فقر کو عام کرنے میں ہمہ وقت کوشاں ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے بطور مجدد سلسلہ سروری قادری میں رواج پا جانے والی بدعات کو ختم کیا اور اپنی تصنیفات کے ذریعے عوام الناس کو اصل فقیرِ کامل و مرشد کامل اکمل جامع نورالہدیٰ کی پہچان کرائی۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اب تک اپنی نگاہِ کامل سے لاکھوں لوگوں کو فیض یاب فرمایا ہے اور مسلسل فیض یاب فرما رہے ہیں۔ اسمِ اَللّٰہُ ذات کے ذکر و تصور اور ذکرِ یاھُو کا فیض جو پہلے صرف خواص تک محدود تھا' آپ مدظلہ الاقدس نے اُسے دنیا بھر میں عام فرما دیا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس اس پُرفتن اور گمراہی کے دور میں زنگ آلود قلوب سے نفسانی خواہشات کی میل اور زنگ کو دور کر کے طالبانِ دنیا کو طالبانِ مولیٰ بنا رہے ہیں۔ آپ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

مدظلہ الاقدس نے تعلیماتِ فقر کی ترویج کے لیے کتب کی اشاعت، ویب سائٹس اور سوشل میڈیا کے ذریعے اسمِ اللہ ذات کا پیغام دنیا بھر میں پہنچا دیا ہے اور یہ سلسلہ مستقل بنیادوں پر جاری ہے۔ سلسلہ سروری قادری میں جس قدر جدوجہد آپ مدظلہ الاقدس نے کی اور مسلسل کر رہے ہیں آج تک کوئی نہ کر سکا۔

دعوتِ حق کے متعلق سلطان باھُوؒ کا اعلانِ عام ہے:

ہر کہ طالبِ حق بود من حاضرم ز ابتدا تا انتہا یک دم برم

طالب بیا! طالب بیا! طالب بیا! تا رسانم روزِ اوّل با خدا

ترجمہ: اگر کوئی حق کا طالب ہے تو میں اس کے لیے حاضر ہوں کہ اسے ابتدا سے انتہا تک ایک لمحہ میں پہنچا دوں۔ اے طالب آ، اے طالب آ، اے طالب آ۔ تاکہ میں پہلی ہی نگاہ میں حق تک پہنچا دوں۔

طالبانِ حق کے لیے دروازہ کھلا ہے ورنہ حق بے نیاز ہے۔

سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات کے تفصیلی مطالعہ کے لیے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تصانیف مبارکہ ''شمس الفقرا''، ''مجتبیٰ آخر زمانی'' اور ''سلطان باھُوؒ'' کا مطالعہ فرمائیں۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

کلید التوحید (کلاں)

(اردو ترجمہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَ اَھۡلِ بَیۡتِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ o

ترجمہ: اللہ ہی کے لیے ہیں سب تعریفیں جو تمام عالمین کا ربّ ہے اور درود و سلام ہو اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر، آپؐ کی آل پر، اصحاب پر اور تمام اہلِ بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین پر۔

امابعد! اس تصنیف کا مصنف اللہ کی ہدایت اور رحمت کی بدولت فنا فی اللہ بقا باللہ کے مقام پر ہے، لطفِ الٰہی کی بدولت اس کتاب میں، جو اشراف کو بزرگی عطا کرتی ہے، ایسے متبرک نکات بیان کرتا ہے جو قرآن و حدیث کے موافق ہیں اور ذکرِ اللہ کی تسبیح سے حاصل ہوتے ہیں۔ فقیر باھُوؒ ولد بازید رحمتہ اللہ علیہ عرف اعوان جو قلعہ شور کا رہنے والا ہے اور دین پر قوی اور صاحبِ شریعت بادشاہ محی الدین (اورنگزیب عالمگیر) کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے، یہ واضح بیان کرتا ہے کہ:

دین بر دین محمدؐ شد قوی　　قاتل الکفار اصحابش نبیؐ

برگزیدہ از عباد اللہ الٰہ　　شاہ اورنگ زیب غازی بادشاہ

ترجمہ: اورنگزیب بادشاہ اللہ کے برگزیدہ بندوں میں سے ایک ہے کیونکہ وہ دینِ محمدی پر قوی اور غازی بادشاہ ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب کی مثل کفار کو قتل کرنے والا ہے۔

اس بادشاہِ اسلام کو اللہ جمعیت بخشے۔ اس کتاب کا نام کلید التوحید رکھا گیا ہے کیونکہ اس کتاب کو ہر مشکل کی مشکل کشا اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مشرف کرنے والی اور وحدانیتِ خدا میں غرق کرنے والی کا خطاب دیا گیا ہے۔ مطلب یہ کہ مرشد کامل اکمل جامع صاحبِ راز جس

www.sultan-ul-faqr-publications.com

کے تصرف میں کل و جز کی ہر شے ہوتی ہے وہ طالبِ مولیٰ کو روزِ اوّل تعلیم و تلقین سے غرق فنا فی اللہ اور معرفتِ قرب مع اللہ کا سبق دیتا ہے اور اسرار کی ابتدا و انتہا تک پہنچاتا ہے کیونکہ ریاضت زادِ راہ ہے اور روزِ اوّل اس راز تک پہنچنے کے لیے تصور اسم اللہ ذات ضروری ہے جس سے غرق فنا فی اللہ، جمعیت اور قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ مرشد طالبِ مولیٰ کو اسمِ اعظم کی برکت، کلمہ طیب معظم کی تاثیر اور تصور اسمِ اللہ ذات کے غلبہ سے اللہ کی ذات عطا کرتا ہے جس کی بدولت اس پر مقامِ غرق فنا فی اللہ، قرب اور جمعیت مکمل طور پر کھل جاتے ہیں۔ اہلِ راز کی ریاضت پانچ وقت سنت جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا ہے۔ ایسی نماز سے جو راز عطا ہوتے ہیں برحق ہیں جبکہ وہ نماز جو شریعت کے مطابق نہ ہو اس میں حاصل ہونے والے راز (جو کہ اصل میں راز نہیں بلکہ) باطل ہیں۔

صاحبِ راز ہمیشہ تصور اسمِ اللہ ذات میں مشغول رہنے والا عارف باللہ صاحبِ نظر ہوتا ہے جو اپنا خونِ جگر پیتا ہے۔ ایسی ریاضت سے کوئی بھی دوسری ریاضت سخت اور بہتر نہیں۔ ریاضت مزید دو قسم کی ہے۔ ایک ریاضتِ عام جو محض ریاکاری ہے اور جسے بعض لوگ خواہشاتِ نفس کے باعث رجوعاتِ خلق اور شہرت و عزت کی خاطر کرتے ہیں اور دوسری ریاضتِ خاص جو ظاہر و باطن میں صرف خدا کی خاطر ہوتی ہے۔ رازِ توحید کی اس راہ کی کلید کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے۔ جو کلمہ طیب کی کلید سے دل کا قفل کھول لیتا ہے اس پر معرفتِ اللہ کے راز منکشف ہو جاتے ہیں اور وہ لایحتاج و بے نیاز طالب بن جاتا ہے۔ یہ حضوری کا وہ طریق ہے جس میں غرق فنا فی اللہ، تجلیاتِ نورِ ذات کے مشاہدات اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مشرف ہونے کی لذت ہے کیونکہ اس طریق میں وجود سر سے قدم تک ذکرِ اللہ میں مشغول اور باطن معمور رہتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ طریق تحقیق شدہ ہے جو اللہ کی عطا، اس کی رحمت اور فیض و فضل ہے لیکن جو ناقص، حاسد، منافق، کور چشم اس طریق کے متعلق شک رکھتا ہے وہ اہلِ زندیق میں سے ہے۔ اس طریق میں ریاضت کے بغیر راز اور مجاہدہ کے بغیر مشاہدات حاصل ہوتے ہیں، فقیر کا کھانا مجاہدہ اور اس کی نیند مشاہدہ ہوتی ہے۔ یعنی فنا فی اللہ فقیر کا پیٹ تنور کی مثل ہوتا ہے کہ اس کا

www.sultan-ul-faqr-publications.com

کھانا (پیٹ میں) آتشِ ذکر کے غلبہ اور مجاہدہ سے جل جاتا ہے۔ جس سے اس کے وجود میں نور پیدا ہوتا ہے اور اسے بغیر محنت کے محبت کی بدولت معرفت حاصل ہوتی ہے اور طاعت کے باعث اسے خاص طلب کی توفیق حاصل ہوتی ہے جس سے وہ دائمی طور پر اللہ کے ساتھ اس کا رفیق بن کر رہتا ہے۔ یہ راہ رجعت سے پاک ہے کیونکہ ذات وصفات کے تمام مقامات کی ابتدا و انتہا فقیر کی نگاہ میں ہوتی ہے۔ اس کا دل تصدیق کی بدولت مطمئن ہوتا ہے اور دل سے موٹے حجاب ہٹ جانے کے باعث وہ روشن ضمیر ہوتا ہے۔ بلاشبہ اس کی زبان اللہ کی تلوار ہوتی ہے اور اس کا مرتبہ ولی اللہ کا ہوتا ہے اور وہ آیاتِ قرآن اور اسمِ اعظم کے عمل کا عامل اور اس کی خصوصیات کا حامل ہوتا ہے۔ وہ صاحبِ ترک و توکل اور صاحبِ تجرید[1] و تفرید[2] ہوتا ہے۔ اس کے امور اللہ کی منشا کے مطابق ہوتے ہیں اور اللہ کے تمام پوشیدہ خزانے اس کی نظر میں ہوتے ہیں۔ مؤکلات اور فرشتے مسخر ہو کر اس کی قید میں آجاتے ہیں اور جس وقت چاہتا ہے وہ حاضر ہو جاتے ہیں اور اس کے ہر سوال کا درست اور تفصیلاً جواب دیتے ہیں۔ اسی طرح روحانی، انبیا و اولیا اللہ کی ارواح، جن و انس، جانور و پرندے بلکہ اٹھارہ ہزار عالم کی تمام مخلوقات کے احوال سے تصور اسمِ اللہ ذات کے علمِ حضوری اور تمام اسمائے باری تعالیٰ کے علم کے ذریعے واقف ہوتا ہے اور وہ حضوری سے ملنے والے حکم کے باعث دعائے سیفی کے ذریعے دعوتِ قبور کا عمل جانتا ہے جس سے اس کی دعوت جاری ہو جاتی ہے۔ اس کے پاس علمِ جفر کے ذریعے نقش و دائرے بنانے کا علم ہوتا ہے اور حضرت سلیمانؑ کی حکومت کی مثل مشرق سے مغرب تک اس کی حکومت ہوتی ہے جو کہ سکندر بادشاہ کی

1۔ تجرید یہ ہے کہ طالب ہر ایک مقام سے نکل کر تنہا ہو گیا ہے، نفس اور شیطان سے اس نے خلاصی پالی ہے۔ مقامِ حضور ہمیشہ اس کے مدِ نظر رہتا ہے۔ منظور ہو کر اس نے نفسِ مطمئنہ حاصل کر لیا ہے۔ اب اس مقام پر شیطان نہیں پہنچ سکتا۔

2۔ تفرید اسے کہتے ہیں کہ طالب فرد ہو بظاہر شب و روز عام لوگوں کی طرح رہتا بستا ہو اور ان سے تعلقات رکھتا ہو یعنی عام انسانوں کی طرح زندگی بسر کرتا ہو لیکن درحقیقت وہ مقامِ فردیت اور ربوبیت میں غرق ہو۔ حضرت شیخ شہاب الدینؒ فرماتے ہیں: تجرید میں اغیار کی نفی ہے اور تفرید میں اپنے نفس کی نفی ہے۔ (شمس الفقرا: تصنیفِ لطیف سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس)

www.sultan-ul-faqr-publications.com

بادشاہی سے بھی بہتر ہے۔ ان مراتب کا حامل فقیر دنیا میں عظیم و بلند تر ہوتا ہے وہ مخلوق سے دکھ اٹھاتا ہے لیکن پھر بھی انہیں تکلیف نہیں پہنچاتا۔

جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے صاحبِ حاضرات اسمِ اللہ ذات فقرا کو اس قدر قوت عطا کی ہوتی ہے کہ اگر چاہیں تو مؤکلات علمِ کیمیا تفصیلاً سکھا سکتے ہیں یا مؤکلات غیب الغیب سے کلام اسم اعظم کی برکت سے اُنہیں سنگِ پارس لا کر دے سکتے ہیں جسے اگر لوہے سے چھوا جائے تو سونا بن جائے لیکن اہلِ اللہ فقرا جو کہ ہمیشہ اللہ کے ساتھ مستغرق اور باطن میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر رہتے ہیں ان کا دل ظاہر میں اس قدر غنی ہوتا ہے کہ وہ مرتبہ مؤکل، مراتبِ تمام دنیا، کیمیا گری اور سنگِ پارس کی طرف ایک نظر بھی نہیں دیکھتے اگرچہ فقر و فاقہ سے خونِ جگر پیتے رہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَ اَتۡبَعۡنٰهُمۡ فِیۡ هٰذِهِ الدُّنۡیَا لَعۡنَةً (28:42)

ترجمہ: اور ہم نے ان کے پیچھے اس دنیا میں (بھی) لعنت لگا دی۔

حبِ دنیا اور مال و دولت وجود کے اندر ایک کیڑے کی مثل ہیں جو خطرات کی بیماری کے باعث آرام و سکون نہیں لینے دیتے۔ اس کے علاوہ جان لو کہ جب فقیر اشتغالِ اللہ میں مصروف ہوتا ہے تو تمام انبیا، اولیا اللہ، شہدا، مومن و مسلمان اور صاحبِ مراتب کی ارواح اس کے پاس حاضر ہوتی ہیں اور وہ ہر ایک سے دست مصافحہ کرتا ہے۔ عارف باللہ اولیا اللہ فقرا ہمیشہ معرفتِ اِلَّا اللّٰہ میں غرق اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائمی حضوری سے مشرف رہتے ہیں۔ ایسا فقیر دنیا و آخرت میں لایحتاج ہوتا ہے۔

فقیر کے پاس سات چابیاں ہوتی ہیں اور وہ ان سات چابیوں سے توحید کے سات مراتب مرحلہ وار طے کرتا ہے اور حیّ ذات کے ساتھ حیّ ہو جاتا ہے۔

☆ یُخۡرِجُ الۡحَیَّ مِنَ الۡمَیِّتِ وَ یُخۡرِجُ الۡمَیِّتَ مِنَ الۡحَیِّ (30:19)

ترجمہ: وہی (اللہ) زندہ کو مردہ میں سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ میں سے نکالتا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

وہ سات چابیاں اسے سات تصور اور سات تصرف عطا کرتی ہیں اور اس کے ساتھ اسے سات طرح کی آیات حاصل ہوتی ہیں جس کے ساتھ ہی اسے سات طرح کی حضوری عطا ہوتی ہے جس سے وہ ہر لحہ دونوں جہان کا نظارہ روشن اور واضح طور پر دیکھتا ہے۔ یہ مراتب صاحبِ شریعت کے ہیں جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حلقہ بگوش غلام ہوتا ہے۔ جو فنا فی اللہ ہو کر اللہ کی ذات میں مستغرق ہو وہ عارف باللہ صاحبِ راز ہوتا ہے جسے حسن پرستی، شراب نوشی اور سرود کی آواز پسند نہیں ہوتی۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَ اَنۡذِرۡهُمۡ يَوۡمَ الۡاٰزِفَةِ اِذِ الۡقُلُوۡبُ لَدَى الۡحَـنَـاجِرِ كٰظِمِيۡنَ ؕ مَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ حَمِيۡمٍ وَّلَا شَفِيۡعٍ يُّطَاعُ ؕ يَعۡلَمُ خَآئِنَةَ الۡاَعۡيُنِ وَمَا تُخۡفِى الصُّدُوۡرُ ۝ (40:18,19)

ترجمہ: اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) انہیں قریب آنے والی آفت کے دن سے ڈرائیں جب ضبطِ غم سے کلیجے منہ کو آئیں گے۔ ظالموں کے لیے نہ کوئی مہربان دوست ہوگا اور نہ کوئی سفارشی جس کی بات مانی جائے۔ وہ (اللہ) خیانت کرنے والی نگاہوں کو جانتا ہے اور (ان باتوں کو بھی) جو سینے (اپنے اندر) چھپائے رکھتے ہیں۔

زنا کی بنیاد سرود اور حسن پرستی ہے اور خیانت کی بنیاد شراب اور نشہ آور اشیا ہیں۔ مطلب یہ کہ جو علم کی حقیقت کو پہچانتا ہے اور باعزت طور پر اسے اپنے عمل میں لے آتا ہے تو وہ علم اسے اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ دَرَجٰتٍ[1] تک پہنچا دیتا ہے۔ جو کوئی اسم اللہ ذات کی کنہ کو پہچانتا اور اس کی ماہیت جان لیتا ہے اسمِ اللہ ذات اسے معرفتِ وحدانیت تک پہنچا دیتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ دَرَجٰتٍ کا مرتبہ ربوبیت اور معرفتِ وحدانیتِ ذاتِ الٰہی عطا کرتا ہے۔ اساسِ فقر و معرفت اور مراتبِ فقیر کی ابتدا یہ ہے کہ ابتدائی طور پر وہ علمِ اکسیر و تکسیر کو عمل میں لاتا ہے کیونکہ جیسے ہی یہ علم عمل میں آتے ہیں دل غنی ہو جاتا ہے تب وہ ان کو چھوڑ دیتا ہے۔ ایسے فقیر کی پشت پناہی حضوری سے جمعیت کے اہتمام سے کی جاتی ہے۔

جو اِن سات مراتبِ حضوری اور سات تصور و تصرفِ ذات کے متعلق نہیں جانتا اس کی

[1] ترجمہ: جنہیں علم سے نوازا گیا (اللہ) ان کے درجات بلند فرما دے گا۔ (58:11)

www.sultan-ul-faqr-publications.com

فقیری محض پیغام کی مثل ہے یا ناقص و ناتمام ہے۔ اسمِ اللہ ذات کا تصور اور ذکر ربوبیت میں غرق کر دیتا ہے جس سے نورِ الٰہی منکشف ہوتا ہے اور طالبِ مولیٰ کو اس کا ہر مقصود اس نورِ حضور سے حاصل ہوتا ہے اور ظاہر و باطن اور لوحِ محفوظ اس کی لوحِ ضمیر (دماغ کی لوح) پر منکشف ہو جاتے ہیں اور کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے تصور سے حاصل ہونے والی حضوری سے ایسا پاک خوشبودار ذکر کھلتا ہے جو طالبِ مولیٰ کو دونوں جہان میں فائدہ دیتا ہے اور اسے اس کا مقصود عطا کرتا ہے۔ مرشد کامل طالبِ صادق پر ان سات چابیوں سے حضوری کے سات قفل کھولتا ہے اور ایک لمحہ و ایک قدم میں دونوں جہان میں اس کے مطالب و مقصود عطا کر دیتا ہے اگرچہ وہ تصرفِ ظاہری ہو یا تصرفِ باطنی، تصرفِ ازلی ہو یا تصرفِ ابدی، تصرفِ دنیا ہو یا تصرفِ عقبیٰ، تصرفِ غرق فنا فی اللہ ہو یا تصرفِ معرفتِ توحید جو کہ تمام مراتبِ قرب سے اعلیٰ و اولیٰ ہے۔ یہ سب راز و گنج بغیر ریاضت و رنج کے اس سروری قادری مرشد سے حاصل ہوتے ہیں جو نور میں مستغرق اور کامل، مکمل، اکمل، جامع، مجموعۃ الفقر، مجموعۃ الفضل، مجموعۃ القرب، مجموعۃ المعرفت اور مجموعۃ التوحید ہوتا ہے۔ (مندرجہ بالا اوصاف کا حامل) ایسا مرشد ہی لائقِ ارشاد ہوتا ہے جو اس راستہ کے اختتام اور انتہا تک پہنچاتا ہے جبکہ ناقص مرشد راہزن ہوتا ہے جو اپنے طالبوں کو بھی ناقص و خام بنا دیتا ہے۔

بیت:

باھُوؒ مرد مرشد می برد در ہر مقام
مرشدے نامرد طالب زر تمام

ترجمہ: اے باھُوؒ! مردِ مرشد ہی ہر مقام تک لے جا سکتا ہے جبکہ نامرد (ناقص) مرشد صرف اور صرف مال و دولت کا طالب ہوتا ہے۔

مرشد کامل کی کرم نوازی سے طالبِ مولیٰ پر علمِ دعوت کھلتا ہے اور دعوت پڑھنے سے وہ اہلِ قبور انبیا اور اولیا اللہ کی ارواح کو اپنے قبضہ و عمل میں لے آتا ہے۔ دعوتِ اہلِ قبور کے عامل کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حضوری سے اجازت حاصل ہوتی ہے کہ اس کے مراتب اور کام ذکر سے مکمل

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ہوتے ہیں اور ذکرِ زوال ایک دم میں اُسے اللہ کی معرفت اور وِصال تک پہنچا دیتا ہے جیسا کہ ظاہری امور زبان سے بولنے سے ادا ہوتے ہیں یعنی وہ قیل وقال کا عامل اور عالم ہوتا ہے اور قلبی امور اس کے قلب سے ہی مکمل ہوتے ہیں یعنی اسے معرفتِ احوال حاصل ہوتی ہے۔ مطلب یہ کہ وہ احوال کا عامل و عالم بن جاتا ہے۔ روح سے متعلقہ امور اس کی روح سے مکمل ہوتے ہیں جس سے (طالبِ مولیٰ کو) وصال حاصل ہوتا ہے اور وہ وصال کا عامل و عالم بن جاتا ہے۔ سِرّ کے امور سِرّ کے ذریعے طے ہوتے ہیں، معرفت کے امور معرفت سے، توحید کے امور توحید سے، مشاہدہ کے امور مشاہدہ سے، نور کے امور نور سے، تجرید کے امور تجرید سے، تفرید کے امور تفرید سے اور حضوری کے امور حضوری سے طے ہوتے ہیں[1]۔ ایسا عالم فیض بخش، فاضل اور عارف فقیر ہوتا ہے جس کا مرتبہ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ[2] ہوتا ہے۔ مرشد صاحبِ توحید ہوتا ہے یعنی قربِ ذاتِ الٰہی تک پہنچانے والا۔ جو مرشد ہر مقام درجہ بدرجہ طے کراتے ہوئے ہر مقام کی حقیقت نہیں کھولتا تو معلوم ہوا کہ وہ مرشد صاحبِ تقلید و صاحبِ ہوا ہے جو صرف طبقات تک پہنچانے والا ہوتا ہے۔ ایسا مرشد فقرِ محمدی سے بے خبر، دور اور ہوس پرست ہوتا ہے۔ بیت:

طالباں را بس بود ایں راہِ پند
راہِ مردان شد حضوری ہوش مند

ترجمہ: اس راہ پر چلنے والے طالبوں کے لیے بس یہی نصیحت کافی ہے کہ صرف مردانِ خدا کی راہ حضوری تک لے جاتی ہے جو ہوش مندی سے طے ہوتی ہے۔

---

[1] طالبانِ مولیٰ کی ارواح سے متعلقہ تمام امور مرشد کامل اکمل کی روح سے منسلک ہو جانے سے مکمل ہوتے ہیں، اسی طرح طالب کا سِرّ جب مرشد کے سِرّ سے جڑ جاتا ہے تو سِرّ سے متعلق امور مکمل ہوتے ہیں۔ طالب کو معرفت مرشد کی معرفت سے ملتی ہے، طالب مرشد کی توحید کے وسیلے سے توحید تک پہنچتا ہے، اس کے مشاہدے سے مشاہدہ حاصل کرتا ہے اور یونہی دیگر تمام امور کو قیاس کیا جا سکتا ہے۔ غرضیکہ مرشد کے بغیر طالب کا کوئی باطنی امر تکمیل نہیں پا سکتا۔ (عنبرین مغیث سروری قادری)

[2] جب فقر مکمل ہوتا ہے وہی اللہ ہے۔ (حدیث)

www.sultan-ul-faqr-publications.com

طالبی و مرشدی کے مراتب آسان کام نہیں ہیں کیونکہ مرشدی و طالبی میں تجلیاتِ ذات کا مشاہدہ اور اللہ کی بارگاہ میں منظوری اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری کے عظیم اسرار ہیں۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ حدیث:

☆ کُلُّ بَاطِنٍ مُّخَالِفٌ لِّظَّاھِرِ فَھُوَ بَاطِلٌ

ترجمہ: ہر وہ باطن جو ظاہر کا مخالف ہو وہ باطل ہے۔

بیت:

ذکر ہم دوری است در غرقِ نور
در نظرِ نبویؐ شوی دائم حضور

ترجمہ: ذکر بھی دوری کا مرتبہ ہے تو نور میں غرق ہو جا تا کہ تو ہمیشہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حضوری میں ان کی نگاہ میں رہ سکے۔

اگر ولی اللہ عارف فقرا کو اللہ کی نعمت و رحمت کی بدولت باطن میں توفیقِ معرفت اور حق کی رفاقت سے یگانگت، اللہ کی معرفت کے مراتبِ عظمیٰ اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مشرف ہونے کی سعادتِ کبریٰ اور راہِ باطن پر چلنے والوں کے ظاہری و باطنی احوال کی حقیقت سے آگاہی حاصل نہ ہوتی تو راہِ باطن پر چلنے والے سب گمراہ ہو جاتے۔ اعمالِ ظاہر باطن (کی اصلاح) کے لیے ہیں نہ کہ اس دنیا میں وجود کی آسائش اور نفس کی لذت کے لیے۔ بیت:

ہر کرا از دل کشاید چشم نور
شد حضوری مصطفیؐ رست از غرور

ترجمہ: جس کے دل کی نوری آنکھ کھل جاتی ہے وہ غرور سے نجات حاصل کر کے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں پہنچ جاتا ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَشْتَھِیْٓ اَنْفُسُکُمْ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ○ (41:31)

ترجمہ: ہم اس دنیا کی زندگی میں (بھی) تمہارے دوست اور مددگار ہیں اور آخرت میں (بھی) ہوں گے اور تمہارے لیے وہاں ہر وہ نعمت ہے جسے تمہارا جی چاہے اور تمہارے لیے وہاں وہ تمام چیزیں (حاضر) ہیں جو تم طلب کرو۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ ۚ وَأَنْتُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ○ (43:71)

ترجمہ: اور اس (جنت) میں وہ سب چیزیں (موجود) ہوں گی جن کو دل چاہیں گے اور (جن سے) آنکھیں راحت پائیں گی اور تم وہاں ہمیشہ رہو گے۔

(اللہ کی طرف لے جانے والی) ظاہر و باطن کی ہر راہ علم سے تعلق رکھتی ہے۔ بے علم راہِ مولیٰ پر نہیں چل سکتا کیونکہ جاہل نفس کا طالب اور شیطان کا مرید ہوتا ہے۔ نہ جاننے والے (غافل) کا دوسرا نام جاہل ہے اور وہ اپنے افعال سے خود ہی پریشان رہتا ہے کیونکہ جاہل کی تخلیق گوبر کے کیڑے کی مثل ہوتی ہے۔ دنیا میں جہالت اور جاہل سے بدتر اور خوار تر کوئی نہیں جب تک کہ وہ شریعت و علم کی پیروی کرنے کے لیے علمائے حق کا حلقہ بگوش اور تابع نہیں ہوتا۔ مطلب یہ کہ علم سرمایۂ ایمان ہے اور علم ہی علما کا راہنما ہے۔ علم ہی دونوں جہان کی نعمت ہے۔ شیطان کو قتل کرنے والا بھی علم ہے۔ علم نفسِ امارہ کو مسلمان کرنے والا اور صحتِ جان ہے اور علم دوزخ کی آگ کے لیے ڈھال ہے۔ علم سے ہی ظاہر و باطن میں قدرتِ الٰہی کے اسرار منکشف ہوتے ہیں۔ عامل عالم کے لیے علم کی دولت سلیمان علیہ السلام کی سلطنت سے بہتر ہے۔ جو عالم علم کو پہچانتا اور اس کی قدر جانتا ہے یعنی اس علم پر عمل کرتا ہے وہ عارف باللہ ہو جاتا ہے اور اس سے کوئی بھی شے مخفی اور پوشیدہ نہیں رہتی۔ علم حق ہے اور حق کی طرف پہنچانے والا ہے۔ جس عالم کو علم مقامِ روحانیت تک لے جائے وہ قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ[1] کی طاقت کا حامل ہو جاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَلْعُلَمَآءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ

---

[1] اٹھ اللہ کے حکم سے

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: علما انبیا کے وارث ہیں۔

ایسے علما مردہ وجود کو دمِ عیسیٰؑ کی مانند نئی زندگی عطا کرنے والے ہوتے ہیں۔ وہ صاحبِ قوت، باطن صفا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلس کی دائمی حضوری میں رہنے والے فقرا عارف باللہ ولی اللہ ہوتے ہیں۔ میں غلط نہیں کہتا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کے اولیا اللہ فقرا کے مراتب دمِ عیسیٰؑ سے بھی بہتر ہیں کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ کہتے تو مردہ قبر میں زندہ ہو کر اُٹھ کھڑا ہوتا اور زبان سے کلام کرتا اور تقریباً ڈھائی گھنٹے زندہ رہنے کے بعد پھر مر جاتا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کے فقیر اولیا اللہ وجود کی قبر سے قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ کہہ کر مردہ دل کو زندہ کر دیتے ہیں اور قلب اللہ کے نام کا ذکر کرتا ہے اور زبانِ قلب سے یا اَللّٰہُ یا اَللّٰہُ پکارتا ہے اور وہ قلب اور قالب دوبارہ ہرگز نہیں مرتے یہاں تک کہ وہ صاحبِ زندہ قلب تمام مراتب طے کر کے جنت میں داخل ہو جاتا اور حیاتِ ابدی اور سعادتِ سرمدی پا لیتا ہے۔

☆ اَلشَّیْخُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ اَیْ یُحْیِ الْقَلْبَ وَ یُمِیْتُ النَّفْسَ

ترجمہ: شیخ زندہ کرنے والا اور مارنے والا ہوتا ہے یعنی وہ قلب کو زندہ کرتا ہے اور نفس کو مارتا ہے۔

ابیات:

باھُوؒ زندہ قلبش مردہ قالب زیرِ خاک ہم خاک قالب زندہ از ذکرِ پاک

قبر ایشان خلوت است خلوت گزین غرقِ وحدت حق شدہ حق الیقین

ترجمہ: اے باھُوؒ! زندہ قلب والے مردہ وجود زیرِ خاک اس طرح ہوتے ہیں کہ ذکرِ اللہ کی بدولت ان کی قبر کی مٹی اور وجود بھی زندہ ہو چکے ہوتے ہیں۔ ان کی قبر ایسی خلوت گاہ ہوتی ہے جہاں وہ وحدتِ حق میں غرق حق الیقین کے ساتھ خلوت گزین ہوتے ہیں۔

اگر زمین پر موجود تمام علمائے عامل سچ بولیں اور حلال رزق کمائیں اور علم کو محض اللہ کی خاطر اور نیک عمل کرنے کے لیے سیکھیں اور اپنے شاگردوں کو بھی نیک عمل کی خاطر علم سکھائیں تو اس سے بہتر کیا چیز ہو سکتی ہے؟ وہ شخص جو ساری زمین کو ڈھائی قدموں میں طے کر لے اور ہمیشہ پانچ وقت

www.sultan-ul-faqr-publications.com

کی نماز خانہ کعبہ میں سنت طریقے سے با جماعت ادا کرے اس سے بہتر چیز کیا ہو سکتی ہے؟ جو شخص ہمیشہ نبی اللہ جناب حضرت خضر علیہ السلام کا ہم صحبت رہے اور وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ علم کے متعلق گفتگو کرتے رہیں اس سے بہتر کیا چیز ہے؟ جو شخص بارش برستے وقت فرشتوں کو بارش کے ہر قطرے کو اپنے ہاتھ کی ہتھیلیوں سے زمین پر رکھتے ہوئے دیکھے اور ہر ایک فرشتے کا نہ صرف نام اسے معلوم ہو بلکہ باطنی توجہ سے انہیں پہچانتا بھی ہو تو اس شخص سے بہتر کیا چیز ہے؟ وہ شخص جو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر خاتم النبیین تک اور خاتم النبیین سے لے کر روزِ قیامت تک آنے والے تمام انبیا و اولیا اللہ اور صاحبِ مراتب مومن و مسلمانوں کی ارواح سے مصافحہ اور ملاقات کرتا ہو اور ہر ایک روح کا نام جانتا اور اسے پہچانتا ہو تو اس سے بہتر کیا چیز ہے؟ اور زمین پر جتنے بھی صاحبِ ورد و وظائف، اہلِ دعوت اور حافظِ قرآن ہیں جو دن رات طہارت کے ساتھ تلاوت کرتے ہیں ان سے بہتر کیا چیز ہو سکتی ہے؟ صاحبِ ذکر و فکر، صاحبِ محاسبہ نفس اور صاحبِ مکاشفہ جو مراتبِ جمعیت پر ہو اور تمام مخلوق کے ساتھ اخلاق سے پیش آتا ہو اس سے بہتر کیا چیز ہے؟ جو شخص تمام عمر خانہ کعبہ کا طواف کرتا رہا ہو اور اس سے ایک بھی حج نہ فوت ہوا ہو اور نہ ہی زکوٰۃ دینے میں اس سے کوئی کوتاہی ہوئی ہو اور وہ نماز و نوافل سے کسی وقت بھی فارغ نہ رہتا ہو، راتوں کو قیام کرنے والا اور ہمیشہ روزے رکھنے والا صاحبِ ریاضت و تقویٰ ہو اور علمِ مسائلِ فقہ اور تفسیر کا مطالعہ کرتا ہو تو اس سے بہتر اور کیا چیز ہے؟ جو شخص تمام عمر اللہ کی راہ میں جنگ کرتا رہے اور کفار کو اس جنگ میں قتل کرتا ہو تو اس سے بہتر کیا چیز ہو سکتی ہے؟ جس شخص کے ہاتھ میں تمام متاعِ دنیا ہو اور وہ دن رات اللہ کی راہ میں سخاوت سے اسے خرچ کرتا ہو اور نافع المسلمین بن کر رہے تو اس سے بہتر چیز کیا ہو سکتی ہے؟ جو شخص ظلِ الٰہی بادشاہ کی مثل مشرق سے مغرب تک لوگوں میں عدل و احسان اور انصاف کرتا ہو اس سے بہتر چیز کیا ہے؟ جو شخص مقامِ ابد اور دونوں جہان کے احوال کا نظارہ ناخن کی پشت اور ہاتھ کی ہتھیلی پر دیکھتا ہو اس سے بہتر چیز کیا ہو سکتی ہے؟ جو شخص مراتبِ غوث و قطب یا مراتبِ ابدال یا مراتبِ اوتاد اور بالائے عرش ستر ہزار مقامات سے تحت الثریٰ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

تک کے تمام طبقات' جو خواہشاتِ نفس سے تعلق رکھتے ہیں کو اپنے تصرف میں لے آئے تو اس سے بہتر کیا چیز ہو سکتی ہے؟ پس یہ سب درجات ہیں اور جملہ تمام درجات تصور اسم اللہ ذات کے ذریعے وحدانیت و معرفتِ الٰہی، استغراق فنا فی اللہ نور اور اللہ کی بارگاہ میں منظوری اور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلس کی حضوری تک پہنچنے کے لیے سیڑھی کی مثل ہیں۔ یہ طریقِ حضوری کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے تصور سے حاصل ہوتا ہے۔ بیت:

بہ ابتدا توحید آخر نور شد
ذکر با مذکور آن مغفور شد

ترجمہ: جو ابتدا یعنی توحید تک پہنچ جائے آخر کار وہ نور میں ڈھل جاتا ہے۔ اور جو ذکر اللہ تک لے جائے وہ وجود کو (اللہ کی بارگاہ میں) مغفور کرا دیتا ہے۔

مطلب یہ کہ جو مقامِ فنا فی اللہ پر پہنچ کر نور میں غرق مشاہدۂ حق میں مشغول ہو وہ صاحبِ نور ہوتا ہے جس کا بولنا بھی نور سے ہوتا ہے اور اس کا دیکھنا و سننا بھی نور کے ذریعے ہوتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ صاحبِ نور وہ ہے جس کا نفس تزکیہ کے بعد مطمئنہ ہو کر نور بن چکا ہو اور قلب تصفیہ کے بعد نور بن چکا ہو اور روحِ مقدس تجلیہ کے بعد نور بن چکی ہو اور سرّ قربِ خدا کی تجلیات سے نور بن چکا ہو اور اسرارِ ربانی کا مشاہدہ عطا کرے اور صاحبِ نور وہ ہے جو سر سے قدم تک نور ہوتا ہے اور اس سے ناشائستہ امور ظہور پذیر نہیں ہوتے اور وہ ہمیشہ اللہ کی بارگاہ میں منظور اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر رہتا ہے۔ صاحبِ نور کا نہ نفس ہوتا ہے نہ قلب، نہ روح، نہ سرّ اور نہ جسم (کیونکہ وہ مکمل طور پر نور بن چکا ہوتا ہے)۔ وہ مخلوق کی قید سے آزاد اللہ کی نظر میں ہوتا ہے۔ یہ باطن آباد صاحبِ نور کے مراتب ہیں۔ صاحبِ نور نایاب اور وجود پر قادر ہوتا ہے۔ بیت:

رفت قلبش رفت روحش رفت نفس سر ہوا
نور بودم و نور باشم غرق فی اللہ باخدا

ترجمہ: میں نفس کی خواہشات، قلب، روح اور سرّ سے آزاد ہو چکا ہوں۔ اس طرح میں (ازل میں

www.sultan-ul-faqr-publications.com

بھی) نور تھا اور (اب بھی) غرق فنافی اللہ ہو کر نور ہو گیا ہوں۔

نورِ ذات کے یہ مراتب اسمِ اللہ ذات کی حضوری میں غرق، اسمِ اعظم اور آیاتِ قرآن وحدیث اور ذکرِ کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی برکت وخاصیت سے حاصل ہوتے ہیں۔ انسان نفس کی قید سے ہرگز نجات حاصل نہیں کر سکتا اور نہ ہی شیطان پر غالب آ سکتا ہے جب تک ترک وتوکل کے ذریعے اس کا دل دنیا سے بیزار نہ ہو جائے اور تب تک طالبی کے مراتب نہیں پا سکتا اور نہ طلب میں مرد ہو سکتا ہے جب تک وہ جامع قادری مرشد سے دستِ بیعت نہ ہو۔

ابیات:

شد مطالب دیدن رو مصطفیؐ
شد حضوری غرق فی اللہ باخدا

ترجمہ: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چہرہ مبارک کے دیدار سے تمام مطالب حاصل ہوتے ہیں اور غرق فنافی اللہ کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔

در ذکر رجعت دعوتش دیوانگی
سکر مستی خام تر بے گانگی

ترجمہ: ذکر سے رجعت اور دعوت سے دیوانگی پیدا ہوتی ہے اس لیے سکر و مستی خام تر ہیں اور (اللہ سے) بیگانگی کا سبب ہیں۔

گر تو خواہی دائماً باشی حضور
ہم نشین قبران بشو اہل از قبور

ترجمہ: اگر تو حضوری میں دائمی طور پر رہنا چاہتا ہے تو اہلِ قبور کی ارواح کی ہم نشینی اختیار کر۔

باھُوؒ! بہر از خدا حاضر نما
با تصور اسم اللہ شو فنا

ترجمہ: اے باھُوؒ! خدا کے واسطے حضوری عطا کر اور اسمِ اللہ ذات کے تصور کے ذریعے فنا کر

www.sultan-ul-faqr-publications.com

دے۔

فقر میں معرفتِ الٰہی کے دو مراتب ہیں ان میں سے ہر ایک مرتبہ کو اکبر کبیر کہتے ہیں کیونکہ ان دو مراتب کی ابتدا اور انتہا کا تعلق ظاہری اعمال سے نہیں کیونکہ وہ ذکر وفکر سے بالاتر ہیں اور ان مراتب کا تعلق محض مشاہدۂ حضور اور نورِ توحید سے ہے جو کہ تصور اسمِ اللہ ذات سے حاصل ہوتے ہیں اور غرق فنافی اللہ کر کے دوبارہ اسمِ اللہ ذات کی طرف لاتے ہیں۔ان مراتب کو مراتبِ دیدار اور مراتبِ حضوری کہتے ہیں۔ جو ان دو مراتب کو مرشد کے التفات سے اپنے عمل میں لے آئے تو تمام جملہ مراتب کا مجموعہ ان دو مراتب سے لمحہ بھر میں اسم اللہ ذات کے حاضرات سے اسے حاصل ہو جاتا ہے اور اسم اللہ ذات کی حضوری اور توحید میں غرق کے یہ مراتب اللہ کے حکم اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اجازت سے حاصل ہوتے ہیں کیونکہ حضوری حضورِ حق سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ حکم و حضوری کے بغیر اسم اللہ ذات کے حاضرات وجود میں تاثیر نہیں کرتے اور نہ نفع دیتے ہیں اور نہ ہی اس سے باطن کھلتا ہے اور نہ ہی نفس تابع ہوتا ہے، نہ دل ذوق حاصل کرتا ہے اور نہ روح فرحت پاتی ہے اور نہ ہی سِرّ فیض وفائدہ دیتا ہے اور نہ وجود کا گلشن بہار اور پھول کھلانے کا آغاز کرتا ہے۔ اگر مرشد کامل جامع سروری قادری طالبِ مولیٰ کو حضوری میں لے جائے تو وہ عین ذات کا دیدار حاصل کر لیتا ہے جس سے وجود میں غلط وغلاظت، غصہ، غیبت اور غم دنیا کی غین باقی نہیں رہتی۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ وہ دونوں جہان سے ہاتھ جھاڑ لیتا ہے جیسا کہ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیشہ مشاہدۂ معرفت اور قربِ الٰہی میں غرق رہتے تھے۔ نورِ توحید اور حضوری سے یگانگت کا یہ عالم تھا کہ ایک لحظہ ولمحہ کے لیے بھی حضورِ ربانی کے مشاہدہ سے خالی نہیں رہتے تھے۔ لامکان میں رہنے اور بے انتہا دردِ محبت اور عشقِ توحید کی آگ کے سوز کے باعث پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک لمحے کے لیے بھی سکون سے نہیں رہتے تھے اور اسم اللہ ذات کے بارِ گراں کی تپش کے باعث زبانِ مبارک سے یہ فرمایا کرتے:

www.sultan-ul-faqr-publications.com

☆ یَا لَیْتَ رَبَّ مُحَمَّدٍ لَمْ یَخْلُقْ مُحَمَّدًا

ترجمہ: اے محمد کے ربّ! کاش تو نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو تخلیق ہی نہ کیا ہوتا۔

بیت:

اسم اللہ بس گراں است بے بہا
ایں حقیقت را بداند مصطفیٰؐ

ترجمہ: اسم اللہ ذات نہایت گراں اور بیش قیمت دولت ہے اور اس کی حقیقت کو صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی جانتے ہیں۔

جو وجود اسم اللہ ذات کے سمندرِ توحید میں اس طرح غوطہ لگائے جیسے مچھلی پانی میں غوطہ لگاتی اور اس میں گم ہو جاتی ہے اسی طرح وہ بھی غرق فنا فی اللہ ہو کر ہر شے بے حجاب دیکھتا ہے۔ بیت:

چنان کن جسم را در اسم پنہاں
کہ میگردد الف در بسم پنہاں

ترجمہ: اپنے وجود کو اسم اللہ ذات میں اس طرح گم کر لے جیسے 'الف' بسم اللہ کے بسم میں گم ہوتا ہے۔

معرفتِ فقر، فنا، لقا، باطن صفا اور حقائقِ حق کی حقیقت کو ہر وہ شخص جانتا ہے جو خود کو باطل سے نکال کر حق تک پہنچ چکا ہو۔ مگر ہزاراں ہزار طالبوں اور مرشدوں میں سے کوئی ایک ایسا جامع سروری قادری ہوتا ہے جو وحدتِ اللہ جل شانہٗ میں دائمی طور پر غرق، مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ملازم اور حضرت شاہ عبدالقادر جیلانیؓ کا غلام ہو۔

مدحت حضرت پیر دستگیرؓ

شفیعِ اُمت سرورؐ بود آں شاہ جیلانیؓ
تعال اللہ چہا قدرت خدایش داد ارزانی

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت کے شفیع ہیں۔ اللہ بزرگ و برتر نے انہیں کس قدر عظیم قدرت عطا کی ہوئی ہے۔

سکندر می کند دعویٰ کہ ہستم چاکر آن شاہ
افلاطون پیشِ علم تو مقر آمد بہ نادانی

ترجمہ: سکندر بھی آپؓ کا غلام ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور افلاطون بھی آپؓ کے علم کے سامنے اپنی لاعلمی کا اقرار کرتا ہے۔

کلاہ دارانِ ایں عالم گدایان گدائے تو
ترا زیبدٗ ترا زیبد کلاہ داری و سلطانی

ترجمہ: جہاں بھر کے تاجدار آپؓ کے (در کے) گداؤں کے بھی گدا ہیں۔ آپؓ کی شان کیا ہے؟ جہاں بھر کی تاجداری اور سلطانی آپؓ کی شان ہے۔

گدا سازی اگر خواہی بیک دم بادشاہان را
گدایاں را دہی شاہی بیک لحظہ بہ آسانی

ترجمہ: اگر آپؓ چاہیں تو ایک لمحے میں بادشاہوں کو بھی گدا بنا سکتے ہیں اور گداؤں کو ایک لحظہ میں بآسانی بادشاہی سے نواز سکتے ہیں۔

گدائے درگہت خاقان غلامِ حضرتت قیصر
چہ عالیشان سلطانی الا ای غوثِ ربّانی

ترجمہ: خاقان آپؓ کی درگاہ کا گدا اور قیصر آپؓ کا غلام ہے۔ اے غوثِ ربانیؓ! آپ کی عالیشان سلطانی کی کیا ہی بات ہے!

بایں حشمت بایں عظمت بایں شوکت بایں قدرت
نبود است و نخواہد بود الحق مثل تو ثانی!

ترجمہ: آپؓ جیسی حشمت، عظمت، شوکت اور قدرت نہ کسی کی تھی اور نہ ہوگی اور نہ آپؓ کی مثل کوئی

www.sultan-ul-faqr-publications.com

دوسرا ہوگا۔

چہ ناسوتی چہ ملکوتی چہ جبروتی چہ لاہوتی
ہمہ در زیرِ پائے تو چہ عالی شان سلطانی

ترجمہ: آپؒ کی کیا عالیشان سلطانی ہے کہ سب آپؒ کے قدموں تلے ہیں چاہے اس کی رسائی عالمِ ناسوت تک ہو یا ملکوت، جبروت یا لاہوت تک۔

حقیقت از تو روشن شد طریقت از تو گلشن شد
سپہر شرع را ماہی زہی خورشید نورانی

ترجمہ: حقیقت آپؒ سے روشن ہوئی اور طریقت آپؒ کی بدولت گلشن بنی۔ آپؒ نورِ حق کے سورج اور آسمانِ شریعت کے چاند ہیں۔

ز باغ اصفیا سروی ز بزمِ مصطفیٰؐ شمع
علیؓ را قرآۃ العینی بدین محبوبِ سبحانی

ترجمہ: آپؒ اصفیا کے گلشن کے سرو اور بزمِ مصطفیٰؐ کی شمع ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور محبوبِ سبحانی آپؒ ہی ہیں۔

دلا گشتی مرید او بہ بین لطف مزید او
چہ اوصافِ حمیدہ او گہ و بیگاہ می خوانی

ترجمہ: اے دل! آپؒ کا مرید ہو جا اور اس کے بعد ان کی مزید مہربانی دیکھ اور وقت بے وقت انہیں پکار اور (پھر دیکھ) کہ وہ کس قدر اوصافِ حمیدہ کے مالک ہیں۔

زباں را شست شو باید بہ آبِ جنت الکوثر
و زاں پس نام محی الدینؒ بہ پاکی بر زبان رانی

ترجمہ: زبان کو جنت کے آبِ کوثر سے دھونا چاہیے اور پھر اس پاکی کو حاصل کرنے کے بعد زبان پر محی الدینؒ کا نام لینا چاہیے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

بزرگ و خورد و مرد و زن مریدت شد ہمہ عالم
خطا پوشی عطا پاشی و دین بخشی جہان بانی

ترجمہ: جہان بھر کے بزرگ، بچے اور مرد و خواتین آپؓ کے مرید ہیں اور خطاؤں کو معاف کرنا، نوازنا، دین عطا کرنا اور جہاں بانی آپؓ کا وصف ہے۔

تو شاہِ اولیا و اولیا محتاج درگاہت
مشائخ راس زد بر درگہت از فخر دربانی

ترجمہ: آپؓ اولیا کے سردار اور تمام اولیا آپؓ کی بارگاہ کے محتاج ہیں۔ اس لیے تمام مشائخ آپؓ کی بارگاہ پر سر قربان کرنے اور آپؓ کی بارگاہ کی دربانی پر فخر محسوس کرتے ہیں۔

مطیعِ حکم تو دیوان ملائک چوں پری بندہ
شہنشاہِ شہنشاہان امامِ انس و روحانی

ترجمہ: تمام فرشتے، دیو، پریاں اور انسان سب آپؓ کے حکم کے فرمانبردار ہیں اور آپؓ تمام بادشاہوں کے بادشاہ اور انسانوں اور جنوں کے امام ہیں۔

چہ عبدالقادری قدرت چنان داری بیک لحظہ
برآری آشکارہ از کرم حاجاتِ پنہانی

ترجمہ: اے عبدالقادرؓ! آپؓ اس قدر قدرت کے حامل ہیں کہ پوشیدہ ضرورتوں کو بھی اپنے کرم سے لحہ بھر میں پورا فرما دیتے ہیں۔

بدنیا درِ عدن بخشی بہ عقبیٰ جنت الماویٰ
بہ رحمت بحر الطافی بہ شفقت کان احسانی

ترجمہ: اپنی رحمت کے سبب آپؓ بحرِ الطاف اور شفقت کی بدولت منبعِ احسان ہیں۔ آپؓ دنیا میں درِ عدن بخشتے ہیں اور عقبیٰ میں جنت الماویٰ۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ملاذاً دستگیری تو معاذاً دل پذیری تو

بلطفِ خود رہائی دہ ز گردابِ پریشانی

ترجمہ: آپؐ کی دستگیری اور دلپذیری ہی میرے لیے پناہ گاہ ہے لہٰذا اپنے لطف کی بدولت پریشانیوں کے گرداب سے نجات دلائیں۔

جگر ریشم درون خستہ دل اندر لطفِ تو بستہ

تو ہم از غایت احسان دوا بخشی و درمانی

ترجمہ: میرا جگر نازک اور باطن خستہ ہو چکا ہے لیکن دل اندر سے آپؐ کے لطف کا امیدوار ہے لہٰذا آپؐ احسان فرمایئے اور میرا علاج کر کے دوا عطا فرمایئے۔

ترا چوں من ہزاراں بندہ ہا ہستند در عالم

مرا جز آستانت نیست اگر خوانی و گردانی

ترجمہ: آپؐ کے سامنے تو دنیا میں میرے جیسے ہزاروں بندے ہوں گے لیکن میرے پاس آپؐ کے آستانے کے علاوہ کچھ نہیں۔ چاہے رکھ لیں چاہے لوٹا دیں۔

نہ دارم اندریں عالم بجز درد و غم و شدت

خلاصی دہ ازیں محنت کہ دارم صد پریشانی

ترجمہ: اس جہان میں میرے پاس درد و غم اور مشکلات کے سوا کچھ نہیں لہٰذا جو سینکڑوں پریشانیاں مجھے درپیش ہیں ان سے نجات عطا فرمائیں۔

منم سائل بجز تو نیست غم خوارم کہ گیرد دست

نظر رحمت کنی برمن توئی مختارِ سبحانی

ترجمہ: میں سوالی ہوں اور آپؐ کے سوا میرا کوئی غم خوار بھی نہیں جو میرا ہاتھ تھام لے۔ مجھ پر نظرِ رحمت فرمائیں کہ آپؐ ہی حق تعالیٰ کے خزانوں کے مختار ہیں۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

فقائے بندہ عاجز فتادہ بر سر کویت
عجب نہ بود اگر ایں ذرّہ را خورشید گردانی

ترجمہ: سر جھکائے یہ عاجز بندہ آپؒ کے کوچہ میں آن گرا ہے۔ اگر آپؒ اس ذرے کو خورشید بنا دیں تو کوئی حیرت کی بات نہیں۔

سگِ درگاہِ میرانؓ شو چو خواہی قرب ربانی
کہ بر شیراں شرف دارد سگِ درگاہ جیلانیؓ

ترجمہ: اگر تو قربِ ربانی چاہتا ہے تو درگاہِ میرانؓ کا کتا بن جا کہ شاہ عبدالقادر جیلانیؓ کے کتے کا درجہ بھی شیروں سے زیادہ ہے۔

جوابِ مصنف:

ہر مریدش آفتاب روشنیٔ حق نما
فیض بدہد فیض بخشد برد حاضر مصطفیؐ

ترجمہ: آپؒ کا ہر مرید حق کی روشنی عطا کرنے والا آفتاب ہے جو فیض عطا کر کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حضوری میں لے جاتا ہے۔

رازِ رحمت فیض فضلش می دہاند از خدا
بی نصیبی کس نہ باشد گفت باھُوؒ دل صفا

ترجمہ: اور اللہ سے اس کی رحمت کا فیض و فضل دلاتا ہے۔ باصفا دل والا باھُوؒ کہتا ہے کہ کوئی بھی (آپؒ کی بارگاہ سے) بے نصیب نہیں رہتا۔

آپؒ کے مرید اہلِ تجرد مرد اور پُر درد ہیں۔ ابیات:

عرش و کرسی در دل است لوح و قلم
ہر کہ دل را یافت آنرا نیست غم

ترجمہ: عرش و کرسی اور لوح و قلم دل میں (پوشیدہ) ہیں اور جو دل کی اس حقیقت کو پا لیتا ہے وہ ہر غم

www.sultan-ul-faqr-publications.com

سے آزاد ہو جاتا ہے۔

ایں مراتب طفل گانی سر ہوا
راہِ وحدت غرق فی اللہ باخدا

ترجمہ: یہ (عرش و کرسی اور لوح و قلم) بچوں کے مراتب ہیں جو خواہشاتِ نفس سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ راہِ وحدت تو غرق فنا فی اللہ ہونے میں ہے۔

غیر مخلوق است وحدت نورِ حق
ایں بود مخلوق سیرِ ہر طبق

ترجمہ: وحدت و نورِ حق غیر مخلوق ہیں جبکہ طبقات مخلوق ہیں اور ان کی سیر مخلوق میں مشغول رکھتی ہے۔

تا نگردد غرق وحدت ذات نور
عارفانش کی شود اہل از حضور

ترجمہ: جب تک عارف نورِ وحدتِ ذات میں غرق نہ ہو جائے تب تک وہ اہلِ حضور کیسے ہو سکتا ہے!

درمیانِ بندہ و حق دیوار نیست
مردہ دم دل لائق دیدار نیست

ترجمہ: بندہ اور حق کے درمیان کوئی دیوار حائل نہیں لیکن جس کا سانس اور دل مردہ ہو وہ دیدار کے قابل نہیں۔

پردہ را بردار بحق شو ہم سخن
تا ترا حاصل شود کنہش ز کن

ترجمہ: (اپنے اور اللہ کے درمیان) پردے کو ہٹا اور حق تعالیٰ سے ہم کلام ہو تا کہ تجھے کن کی حقیقت معلوم ہو جائے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

چشم با چشم است و دل با دل نظیر
انتہائے عارفانش ایں فقیر

ترجمہ: عارفین فقرا کی انتہا یہ ہوتی ہے کہ ان کی آنکھیں اللہ کی آنکھیں اور ان کا دل اللہ کا دل بن جاتا ہے۔

کی تواند بست صورت بی مثال
ہر کہ از خود بہ گزرد بیند جمال

ترجمہ: اس بے مثال صورت کی مثل کون ہوسکتا ہے؟ لیکن جو خود کو فنا کرلے وہی اس ذات کا جمال دیکھ سکتا ہے۔

باھُوؒ بہر از خدا وحدت نما
می برد حاضر ترا با مصطفیٰؐ

ترجمہ: باھُوؒ خدا کی خاطر وحدت عطا کرتا ہے اس لیے تجھے بھی مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں پہنچا سکتا ہے۔

ہر کہ منکر از نبیؐ مجلس نبیؐ
عاقبت کافر شود اہل از شقی

ترجمہ: جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس اور اس میں حاضری کا انکار کرتا ہے آخر وہ کافر ہوجائے گا اور اس کا شمار بدبختوں میں ہوگا۔

صرف ظاہری اعمال سے انسان کے دل سے نفاق ختم نہیں ہوتا اور نہ ہی دل سے سیاہی اور زنگار دور ہوتا ہے جب تک کہ اسے اسمِ اللہ ذات، عشق، محبت اور معرفت کی آگ میں نہ جلایا جائے اور ذکرِ خاص کے ذریعے اخلاص قبول نہ کیا جائے کیونکہ ذکر کے بغیر دل زندہ نہیں ہوتا اور نہ ہی نفس مرتا ہے اگرچہ تمام عمر تلاوتِ قرآن کی جائے اور فقہ کے مسائل پڑھے جائیں کیونکہ صفائے قلب ذکرِ دوام سے حاصل ہوتی ہے۔ قرآن میں فرمایا گیا ہے:

www.sultan-ul-faqr-publications.com

☆ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً (7:55)

ترجمہ: اپنے ربّ کو عاجزی اور خفیہ طریقے سے پکارو۔

جو کوئی وجود کے حواسِ خمسہ سے خطرات کے خار و خس کو تصور اسمِ اللہ ذات کی آگ کے ذریعے جلا نہیں دیتا اور دل میں حق تعالیٰ (کے قرب و دیدار) کا شوق پیدا نہیں کرتا تو وہ طالبِ مردار ہے جس کے لیے دیدار محال ہے اسی طرح خام خیال والوں کے لیے معرفت و وِصال محال ہے۔

ابیات:

یا ربّ مرا ز عرفان پیمانہ سرشار دہ
چشم بینا و جان آگاہ و دل بیدار دہ

ترجمہ: یاربّ! اپنے عرفان سے میرے شوق کا پیمانہ بھر دے اور مجھے چشمِ بینا، آگاہ روح اور بیدار دل عطا فرما۔

ہر سرِ مو حواسِ من بہ راہے می رود
ایں پریشان سیر را در بزم وحدت بار دہ

ترجمہ: میرے حواس اور ہر بال الگ الگ راستے پر چل رہے ہیں۔ اس پریشان سیر کو اپنی بزمِ وحدت میں جگہ دیں۔

مدتی گفتار کرد آری کہ کردی مرحمت
روزگاری ہم بمن کردارِ بے گفتار دہ

ترجمہ: ایک مدت سے میں گفتار میں مصروف ہوں اس علم کی بنیاد پر جو تو نے مجھے مرحمت فرمایا لیکن اب محض گفتار نہیں بلکہ مجھے کردار بھی عطا فرما۔

شیوۂ اربابِ ہمت نیست جودی ناتمام
رخصت دیدار دادی طاقتِ دیدار دہ

ترجمہ: نامکمل سخاوت اربابِ ہمت کا شیوہ نہیں ہے۔ اب جو تُو نے دیدار کا حکم فرمایا ہے تو (سخاوت

www.sultan-ul-faqr-publications.com

فرماتے ہوئے) دیدار کی طاقت بھی عطا فرما۔

ہر کہ در مردار غرقش کی شود دیدار او

غیر اللہ ہر چہ باشد دفتر از دل بشو

ترجمہ: جو مُردار میں مشغول ہو اُسے دیدار کیسے حاصل ہو سکتا ہے؟ دیدار کرنے کے لیے جو غیر اللہ تیرے دل میں ہے اُسے دھوڈال۔

تا نگردد غرق فی اللہ بیخبر از خود فنا

ہر کہ از خود برآید دل شود راہبر خدا

ترجمہ: جب تک انسان خود کو مٹانے اور فنا کرنے سے بے خبر ہے وہ اللہ کی ذات میں فنا نہیں ہو سکتا۔ لیکن جو خود سے فنا حاصل کرلے اُس کا دل (خود) اللہ کی جانب اس کی رہنمائی کرتا ہے۔

جان لو کہ کامل مکمل اور اکمل مرشد صاحبِ توحید دو قسم کے ہوتے ہیں اوّل صاحبِ دیدار جو طالبوں کو اپنی نگاہ سے وحدانیت کی حضوری میں لے جاتے ہیں اور نگاہِ رحمت میں منظور کراتے ہیں۔ دوم مرشد وہ ہوتے ہیں جو طالبوں کو دعوتِ اہلِ قبور یا تصور اسمِ اللہ ذات کی قوت یا توجہ باطنی یا غلبۂ شوق و سرور کے طریق سے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں لے جاتے ہیں۔ حضوری کا یہ سلک سلوک رازِ حق سے تعلق رکھتا ہے کیونکہ حق حق سے کھلتا ہے اور حق حق کے توسط سے ہی دکھائی دیتا ہے۔ بیت:

باھُوؒ ہر کہ بیند عین را عفو العباد

عارفان از عفو باطن شد آباد

ترجمہ: باھُوؒ جو عین حق دیکھ لیتا ہے وہ لوگوں کی خطاؤں سے درگزر کرتا ہے کیونکہ عارفین عفو کی صفت سے اپنے باطن کو آباد کرتے ہیں۔

اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ یہ آیت کریمہ دل کے وسیع طبقات اور وجود کے اللہ کی ذات میں فنا ہونے سے متعلق ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

www.sultan-ul-faqr-publications.com

☆ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ ؕ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّہَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّ لَا غَرْبِیَّۃٍ ۙ یَّکَادُ زَیْتُہَا یُضِیْٓءُ وَ لَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ؕ یَہْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَیَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ O (24:35)

ترجمہ: اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ اس کے نور کی مثال اس طاق جیسی ہے جس میں چراغ ہے۔ چراغ فانوس میں رکھا ہے فانوس گویا درخشندہ ستارہ ہے جو زیتون کے اس مبارک درخت سے روشن ہے جو نہ شرقی ہے اور نہ غربی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا تیل چمک رہا ہے اگرچہ ابھی اسے آگ نے چھوا بھی نہیں۔ نور کے اوپر نور ہے۔ اللہ جسے چاہتا ہے اپنے نور تک پہنچا دیتا ہے اور اللہ لوگوں (کی ہدایت) کے لیے مثالیں بیان فرماتا ہے اور اللہ ہر چیز سے خوب آگاہ ہے۔

یہ آیاتِ کریمہ اولیا کے متعلق ہیں اور ولی اسے کہتے ہیں جو ہمیشہ اللہ کی نگاہ میں اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں رہتا ہو۔ ذکرِ اللہ سے اس کا دل پاکیزہ ہو چکا ہو اور وہ مجلسِ انبیا و اولیا میں ہر ایک نبی و ولی کی روح سے ملاقات کرتا ہو۔ وہ آیات کریمہ یہ ہیں فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ وَلِیًّا ۫ وَّ کَفٰی بِاللّٰہِ نَصِیْرًا O (4:45)

ترجمہ: اور اللہ (بطور) کارساز کافی ہے اور اللہ (بطور) مددگار کافی ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْہُمْ اَوْلِیَآءَ حَتّٰی یُہَاجِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ (4:89)

ترجمہ: (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) آپ ان میں سے (کسی کو) اپنا ولی مقرر نہ فرمائیں یہاں تک کہ وہ اللہ کی راہ میں ہجرت کریں۔

☆ وَ اِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِیَانَۃً فَانْۢبِذْ اِلَیْہِمْ عَلٰی سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْخَآئِنِیْنَ O (8:58)

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: اور اگر آپ کو کسی قوم سے خیانت کا اندیشہ ہو تو اُن کے عہد اُن کی طرف برابری کے ساتھ پلٹ دیں۔ بے شک اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

اولیا اللہ کے دلوں میں اسم اللہ ذات کے ذکر و تصور کی بدولت خوف طاری رہتا ہے۔ بیت:

از ہیبت آں دو راہ خون شد دل من

تا آخر بہ کدام راہ برد منزلِ من

ترجمہ: ان دو راہوں کی ہیبت کی بدولت میرا دل خون کے آنسو روتا ہے کہ آخر کونسی راہ مجھے منزل تک پہنچائے گی۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ (42:7)

ترجمہ: ایک گروہ جنت میں ہوگا اور دوسرا گروہ دوزخ میں ہوگا۔

انسان کو اپنے دل کی آنکھ کھولنی چاہیے کیونکہ ظاہری آنکھ (اس راہ میں) کسی کام نہیں آتی۔ اے عارف باللہ! اولیا اللہ دل کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کیونکہ ظاہری آنکھیں تو حیوان بھی رکھتے ہیں۔ اہل چشم باطن حق تعالیٰ کے مقرب ہوتے ہیں۔ طالبِ مولیٰ دیدار کرنے والا ہوتا ہے اور اسے حق الیقین کے مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝ وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۝ مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ۝ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۝ بِاَكْوَابٍ وَّ اَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۝ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۝ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ۝ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۝ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ۝ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ۝ (56:7-26)

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: اور تم تین گروہوں میں بٹ جاؤ گے ایک دائیں جانب والے دائیں جانب والوں کی تو کیا ہی بات ہے۔ اور (دوسرے) بائیں جانب والے کیا (ہی بُرے حال میں ہوں گے) بائیں جانب والے۔ اور (تیسرے) سبقت لے جانے والے (یہ) پیش قدمی کرنے والے ہیں۔ یہی لوگ (اللہ کے) مقرب ہوں گے۔ جنتِ نعیم میں ہوں گے۔ (ان مقربین میں) بڑا گروہ اگلے لوگوں میں سے ہوگا اور پچھلے لوگوں میں سے (ان میں) تھوڑے ہوں گے۔ وہ جڑاؤ تختوں پر ہوں گے۔ ان پر تکیے لگائے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ ہمیشہ ایک ہی حال میں رہنے والے نوجوان خدمتگار ان کے اردگرد گھومتے ہوں گے۔ کوزے، آفتابے اور چشموں سے بہتی ہوئی (شفاف) شراب کے جام لے کر۔ انہیں نہ تو اس سے دردِ سر کی شکایت ہوگی اور نہ ہی عقل میں فتور آئے گا۔ اور (جنتی خدمت گزار) پھل لے کر (پھر رہے ہوں گے) جنہیں وہ (مقربین) پسند کریں گے۔ اور پرندوں کا گوشت بھی جس کی وہ خواہش کریں گے اور خوبصورت کشادہ آنکھوں والی حوریں بھی (ان کی رفاقت میں ہوں گی) جیسے محفوظ چھپائے ہوئے موتی ہوں۔ یہ ان (نیک) اعمال کی جزا ہوگی جو وہ کرتے رہے تھے۔ وہ اس میں نہ کوئی بیہودگی سنیں گے اور نہ کوئی گناہ کی بات۔ مگر ایک ہی بات کہ سلام ہی سلام سنیں گے۔

ذکرِ روحانیت اور تصور اسمِ اللہ ذات طالب کو نورِ ایمان میں غرق کر دیتے ہیں جس کی بدولت وہ ظاہری طور پر ہمیشہ شریعت پر عمل پیرا رہتا ہے اور باطن میں کامل عارف باللہ ہو جاتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَ كَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَ لَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ۝ (42:52-53)

ترجمہ: (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہم نے آپ کی طرف اپنے امر سے روح کی وحی فرمائی۔ آپ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے۔ اور ہم نے اسے نور بنا دیا۔ ہم اس کے ذریعے اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں ہدایت سے نوازتے ہیں اور بیشک آپ ہی صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت فرماتے ہیں۔ (یہ صراطِ مستقیم) اسی اللہ ہی کا راستہ ہے جو آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کا مالک ہے۔ جان لو کہ سب امور اللہ کی طرف ہی لوٹائے جاتے ہیں۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَلٰكِنۡ تَصۡدِيۡقَ الَّذِىۡ بَيۡنَ يَدَيۡهِ وَتَفۡصِيۡلَ كُلِّ شَىۡءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحۡمَةً لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ۝ (12:111)

ترجمہ: اور ان (آسمانی کتابوں) کی تصدیق کرتا ہے جو اس (قرآن) سے پہلے (نازل ہوئی) ہیں اور اس قوم کے لیے جو ایمان لائے (ان کے لیے) اس میں ہر شے کی تفصیل اور ہدایت و رحمت ہے۔

☆ وَالَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ لَا يَخۡلُقُوۡنَ شَيۡـًٔـا وَّهُمۡ يُخۡلَقُوۡنَ ۝ (16:20)

ترجمہ: اور یہ (مشرک) لوگ جن (بتوں) کو اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو خود پیدا کیے گئے ہیں۔

بیت:

از شرک و کفر باز آ ای بت پرست
تا ترا حاصل شود وحدت الست

ترجمہ: اے بت پرست! شرک و کفر سے باز آ تا کہ تجھے وحدت حاصل ہو سکے جو تجھے روزِ الست حاصل تھی۔

جو یہ چاہتا ہو کہ وہ دریائے وحدانیتِ الٰہی تک پہنچ جائے اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے دائمی طور پر مشرف و حاضر رہے اور سلطان الفقر سے ملاقات کرے کیونکہ صورتِ سلطان الفقر نورِ حق ہے اور سلطان الفقر فنا فی اللہ ہوتے ہیں جو ہمیشہ قربِ خدا میں اور حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحبت میں رہتے ہیں' (تو وہ جان لے کہ) آدمی کے وجود پر کم وبیش

www.sultan-ul-faqr-publications.com

تمیں کروڑ تمیں لاکھ بال ہیں اور ہر بال کے اندر شیطان کا گھر ہے جو کہ خواہشات سے پُر ہے اور اس کی اساس دنیا ہے جو ہر خواہش کو پروان چڑھاتی ہے اور لذتِ دنیا سے پانی کی مثل سیراب کرتی ہے۔ لہٰذا جو سب سے پہلے دل میں سے حبِ دنیا کو باہر نہیں نکالتا وہ ہرگز اللہ کا قرب نہیں پا سکتا نہ ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں پہنچ سکتا ہے اور نہ ہی اس کے ہر بال اور قلب و قالب سے ذکر جاری ہوتا ہے۔ معرفت و فقرِ خدا جو کہ اصل کامیابی ہے' اس تک اور وحدانیت و وِصال تک ترکِ دنیا کے بغیر کوئی نہیں پہنچ سکتا اگرچہ تمام عمر اپنا سر پتھر سے ٹکراتا رہے اور تقویٰ و کثرتِ مجاہدہ سے اس کی کمر کبڑی ہو جائے اور وجود (سوکھ کر) بال کی مثل باریک ہو جائے وہ خدا سے جدا اور حجاب و دوری میں ہی رہتا ہے۔ وہ دنیا کا دوست اور خدا کا دشمن ہوتا ہے۔

ابیات:

ز بہر زر چرا تو دلق پوشی
ز بہر زر چرا دائم خموشی

ترجمہ: تُو مال و دولت کی خاطر کیوں درویشانہ لباس پہنے ہوئے ہے اور مال و دولت کی خاطر کیوں دائمی خاموشی اختیار کی ہوئی ہے؟

ز بہر زر چرا عرفاں مکانی
ز بہر زر چرا درویش خوانی

ترجمہ: تُو مال و دولت کی خاطر کیوں صاحبِ عرفان بنا ہوا ہے اور کیوں مال و دولت کی خاطر خود کو درویش کہلواتا ہے؟

ز بہر زر چرا گریہ کشائی
ز بہر زر چرا صورت نمائی

ترجمہ: تُو مال و دولت کی خاطر کیوں آنسو بہاتا ہے اور اس کی خاطر کیوں یہ رنجیدہ صورت بنائی ہوئی ہے؟

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ز بہر زر چرا خلوت نشینی
ز بہر زر چرا خوش خواب بینی

ترجمہ: تُو مال و دولت کی خاطر کیوں خلوت نشینی اختیار کیے ہوئے ہے اور کیوں اسی کے ہی خوشنما خواب دیکھتا رہتا ہے؟

ز بہر زر چرا اللہ فروشی
ز بہر زر چرا غوغا خروشی

ترجمہ: تُو مال و دولت کی خاطر کیوں خدا کا نام بیچتا ہے اور امیر ہونے کی خاطر شور وغل کرتا ہے؟

ز بہر زر چرا نقشی بدانی
ز بہر زر چرا تسبیح خوانی

ترجمہ: تُو مال و دولت کی خاطر کیوں زائچے بناتا اور تعویذ گنڈے اور وظائف کرتا ہے؟

ز بہر زر چرا علم و فضیلت
ز بہر زر چرا دنیا وسیلت

ترجمہ: تُو مال و دولت کے لیے کیوں علم و فضیلت حاصل کرتا ہے اور اسے دنیا کے حصول کے لیے وسیلہ بناتا ہے؟

ز بہر زر چرا تو شاہ طلبی
ز بہر زر چرا تو ذکر قلبی

ترجمہ: تو مال و دولت کی خاطر کیوں بادشاہی اور مراتب طلب کرتا ہے اور اس کے حصول کی خاطر کیوں ذکرِ قلبی کرتا ہے؟

ز بہر زر چرا تو انتظاری
ز بہر زر چرا ہر در بخواری

ترجمہ: تو مال و دولت کا کیوں منتظر رہتا ہے اور اس کی خاطر کیوں در در خوار ہوتا ہے؟

www.sultan-ul-faqr-publications.com

باھُو را نیست طلبش زر زوالی
کہ غرق معرفت باحق وصالی

ترجمہ: باھُوؒ کو اس زوال پذیر ہونے والے مال و دولت کی بالکل طلب نہیں کیونکہ وہ معرفت میں غرق ہو کر حق سے وصال پا چکا ہے۔

تو جان لے کہ دنیا کچھ دن کی متاع ہے اور آخرکار تجھے حق تعالیٰ کے حضور جانا ہے۔ جان لے کہ دنیا متاعِ شیطان ہے اور دنیا کا تارک مراتبِ عرفان حاصل کر لیتا ہے۔ ذکرِ الٰہی میں ایک لمحہ کے لیے مشغول ہونا دنیا کی ہزار بادشاہتوں سے بہتر ہے۔ جان لے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ان کے اصحاب اور دوستوں نے پوچھا کہ یا حضرت! ایسی کونسی بہتر چیز ہے جو دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کے قرب میں پہنچاتی ہے اور کونسی کمتر چیز ہے جو دنیا و آخرت میں حق تعالیٰ سے دور کرتی ہے اور ذلت کا باعث بنتی ہے؟ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی زبانِ مبارک سے فرمایا کہ معرفت و فقر کو اپنا محبوب رکھو کہ ان دونوں نعمتوں سے ہی دونوں جہان میں سرفرازی اور فخر نصیب ہوتا ہے اور دنیا کی جانب سوائے حقارت کی نگاہ کے نہ دیکھو کیونکہ دنیا متاعِ شیطان ہے۔

ابیات:

مائلِ جیفہ کے شود جز سگے
کینہ وری بی خبری بدرگے

ترجمہ: مردار کی طرف کتوں کے سوا کون مائل ہوتا ہے؟ جو کینہ پرور، غافل اور کمینہ ہو۔

طالب دنیا ز سگ کمتر است
ظاہر او گرچہ بجاہ و فراست

ترجمہ: طالبِ دنیا کتوں سے بھی کمتر ہے اگرچہ ظاہری طور پر صاحبِ جاہ و فراست ہو۔

باطنش آلودہ بہ پندار او
خلق سگ ظاہر از ادبارِ او

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: اس کا باطن غرور کے باعث آلودہ ہوتا ہے اور اس کے کتے جیسے اوصاف سے اس کی بدبختی ظاہر ہوتی ہے۔

بغضب و شہوت و حرص و ہوا
سیرتِ او چوں دد و آدم نما

ترجمہ: غضب، شہوت، حرص اور ہوس (جیسی برائیوں) کی بنا پر اس کی سیرت حیوانات کی مثل ہوتی ہے وہ محض دیکھنے میں ہی انسان ہوتا ہے۔

سیم و زرش قبلہ آرام او
گاؤ صفت خواب و خورش کام او

ترجمہ: اس کا قبلہ اور آرام گاہ مال و دولت ہوتی ہے اور جانوروں کی مثل اس کا کام محض کھانا اور سونا ہوتا ہے۔

روز و شبش صرف بغفلت مدام
با زن و بچہ دل او گشتہ رام

ترجمہ: اس کے شب و روز ہمیشہ غفلت میں گزرتے ہیں اور عورتوں اور بچوں سے ہی اس کا دل سکون پاتا ہے۔

رفت ز یادش غم نزع و ممات
غافل و مخذول ز راہِ نجات

ترجمہ: وہ موت اور نزع کی تکلیف کو بھول چکا ہوتا ہے اس لیے راہِ نجات سے غافل اور بے پرواہ ہوتا ہے۔

عام صفت ما و توئی را گرفت
رنگ دو بینی و دوئی را گرفت

ترجمہ: عام لوگوں کی طرح وہ 'میں اور تو' کے چکر میں پھنس کر دوئی اور منافقت میں گھرا ہوتا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

صاف دلی را نہ شنید و نہ دید
تیرہ دلی از رخ او شد پدید

ترجمہ: دل کو صاف کرنے کی بات نہ وہ سنتا ہے اور نہ دیکھتا ہے۔ دل کی سیاہی اس کے چہرے سے ظاہر ہوتی ہے۔

خانۂ عمر تو بود بر دمے
بہر دمے می طلبی عالمے

ترجمہ: تیری زندگی تو محض لمحوں پر محیط ہے لیکن تو ہر لمحہ دنیا کی طلب میں ہے۔

بہر دمے کینہ و کبر و ریا
بہر دمے ایں ہمہ حرص و ہوا

ترجمہ: اس ایک لمحے کے لیے یہ کینہ، تکبر اور ریا؟ اور اسی ایک لمحے کے لیے یہ ساری حرص اور ہوس؟

بہر دمے ایں ہمہ شر و فساد
ہفت ہزارے شدنت اجتہاد

ترجمہ: اس ایک لمحے کی خاطر یہ شر اور فساد؟ اور اس کی خاطر یہ ہزاروں اجتہاد؟

حیف بریں دانش و آئین تو
کور شدہ دیدۂ حق بین تو

ترجمہ: تیرے اس اصول اور عقل پر افسوس جس کی وجہ سے تو حق دیکھنے سے اندھا ہو چکا ہے۔

دنیا خوار را جواب خوار تر
ملعونست در نظر عارفان بابصر

ترجمہ: دنیا خوار ہے اور یہ بدلے میں شدید خوار کرتی ہے۔ اس لیے صاحبِ بصیرت عارفین کی نظر میں یہ ملعون ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

حب دنیا دل گرفت از سر ہوا

دل ز حُبِ دنیا رود عارف خدا

ترجمہ: حبِ دنیا کی وجہ سے دل خواہشاتِ نفس میں جکڑا ہوتا ہے اور جب دل سے حبِ دنیا نکل جاتی ہے تو طالب عارفِ خدا بن جاتا ہے۔

جان لے کہ دنیا کو بے حیا، منافق، بے ادب، کاذب اور ظالم کے سوا اور کوئی طلب نہیں کرتا کیونکہ دنیا ایسے ہی کمینوں کی پرورش کرنے والی ہوتی ہے اور دنیا کی حقیقت یہ ہے کہ طالبِ دنیا نفس کا مرید اور مصاحبِ شیطان ہوتا ہے۔ اس وجہ سے اس کے دن رات حرص و حسد کے سبب پریشانی میں گزرتے ہیں۔ فقیری و مفلسی، غنایتِ دل اور ہدایتِ معرفتِ الٰہی جل شانہٗ سنتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خاصہ ہیں۔ مال و دولت جمع کرنا اور اس پر فخر کرنا کفار، اہلِ زنار اور فرعون علیہم اللعنت کا طریقہ ہے۔ وہ مومن و مسلمان کیسے ہوسکتا ہے جو فقرِ محمدی سے حیا کرتے ہوئے اسے ترک کردے اور دولتِ دنیا پر فخر کرے اور اسے حاصل کرے۔ ہاں یہ یقین ہے کہ دنیا اپنے طالب کو تب تک نہیں چھوڑتی جب تک اسے دوزخ میں نہ پہنچا دے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ

ترجمہ: دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔

مزید یہ کہ جو کوئی اپنی ایک دن کی روزی سے زیادہ کی طلب کرتا ہے اس کا انجام دوزخ میں ہے۔ فقر و معرفت طالبِ مولیٰ کا ساتھ تب تک نہیں چھوڑتے جب تک اسے جنت میں لقائے الٰہی سے مشرف نہ کردیں۔ پس یہ فرضِ عین اور سنتِ عظیم ہے۔ فقرِ محمدیؐ پر صرف وہی قدم رکھتا ہے جو دل سے حبِ دنیا کو باہر نکال چکا ہو۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

شرح مجلسِ محمدی

اور مراقبہ، ذکر، فکر، مکاشفہ، محاسبہ، مقامات اور درجات کا بیان

جان لو کہ تصور اسم اللہ ذات سے حاصل ہونے والا استغراقِ معرفت وتوحید اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری متبرک ہیں جو آیاتِ قرآن وحدیث کے عین مطابق اور تحقیق شدہ ہے اور نورِ تجلیاتِ ربانی (جو اسمِ اللہ ذات سے ظاہر ہوتی ہیں) باطن میں باطل کو داخل نہیں ہونے دیتیں لہٰذا خطراتِ شیطانی، وسوسہ و وہماتِ نفسانی، حوادثِ دنیا کی پریشانی مکمل طور پر دل سے ختم ہو جاتے ہیں اور یہ ناشائستہ غل وغش دوبارہ رُخ نہیں کرتے۔ راہِ راستی کا یہ سلک سلوک جو اللہ کے کرم، کلمہ شہادت اور صدق وارادت پر مبنی ہوتا ہے' یہ ہے کہ جب طالبِ مولیٰ توجہ واستغراق سے اللہ کی ذات میں مشغول ہوتا ہے تو اپنی دونوں آنکھوں کو بند کر کے مراقبہ کرتا ہے اور اسم اللہ ذات کا تفکر (تصور) کرتا ہے اس وقت طالبِ مولیٰ کو چاہیے کہ مراقبہ شروع کرنے کے وقت راہِ شیطانی کو ظاہر و باطن میں بند کر دے اور خطرۂ نفسانیت کو خود سے جدا کر دے اور طالبِ مولیٰ کو چاہیے کہ تین مرتبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھے اور تین مرتبہ درود شریف اور تین مرتبہ آیت الکرسی پڑھے اور تین مرتبہ سَلٰمٌ ۟ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِیۡمٍ[1] پڑھے اور تین مرتبہ وَاللّٰہُ الۡمُسۡتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوۡنَ[2] پڑھے اور تین مرتبہ چاروں قل اور تین مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھے اور تین مرتبہ سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ[3] پڑھے اور ہزار مرتبہ استغفار پڑھے اور تین مرتبہ کلمہ شہادت اور تین مرتبہ کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

---

[1] ترجمہ: (تم پر) سلام ہو (یہ) ربّ رحیم کی طرف سے فرمایا جائے گا۔ (36:58)

[2] ترجمہ: اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں جو کچھ تم بیان کر رہے ہو۔ (12:18)

[3] اللہ پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ اور اللہ کے سوا کوئی طاقت اور قوت نہیں ہے اور وہ عالیشان عظمت والا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھے اور خود پر دم کرے جس کے بعد اسم اللہ ذات اور اسمِ محمد کو اپنے تصور میں لائے اور ان دونوں اسما کو نظر میں رکھے اور اس کے بعد توحید اور معرفتِ الٰہی کے سمندر میں غوطہ لگائے اور ذکرِ اللہ کے غلبہ سے ایسے غرق ہو کر خود سے بے خود ہو جائے جیسا کہ اس آیت کریمہ میں فرمایا گیا:

☆ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ إِذَا نَسِيْتَ (18:24)

ترجمہ: اور اپنے ربّ کا ذکر (اس قدر محویت سے) کریں کہ خود کو بھی فراموش کر دیں۔

مطلب یہ کہ جب تک طالب کا وجود چار اذکار، چار مراقبوں اور چار فکروں سے پک کر پختہ نہیں ہو جاتا تب تک وہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لائق نہیں ہوتا۔ اوّل ذکرِ زوال' جسے شروع کرتے ہی اعلیٰ و ادنیٰ تمام مخلوقات ذاکر کی طرف رجوع کرتی ہیں۔ بے شمار طالب و مرید اس ذکر کو شروع کرتے ہیں۔ جب ذکرِ زوال تکمیل کو پہنچتا ہے تو تمام طالب و مرید رجعت کھا کر واپس پلٹ جاتے ہیں اور اس ذکر سے بیزار ہو کر کہتے ہیں اس ذکر فکر سے ہزار بار استغفار۔ صرف وہی صادق طالب مرید اپنے حال پر قائم رہتا ہے جو معرفت و وصالِ الٰہی کی انتہا پر پہنچ چکا ہو۔ اس کے بعد ذکرِ دوام یعنی ذکرِ کمال شروع ہوتا ہے۔ ذکرِ کمال شروع کرتے ہی تمام فرشتے ذاکر کی طرف رجوع کرتے ہیں اور فرشتوں کے لشکر ذاکر کے اردگرد جمع ہو جاتے ہیں۔ کراماً کاتبین ذاکر کو نیک و بد کے متعلق الہام دیتے اور گناہوں سے باز رکھتے ہیں۔ جب ذکرِ کمال مکمل ہو جاتا ہے تو تیسرا ذکر' ذکرِ وصال شروع ہوتا ہے۔ ذکرِ وصال شروع کرتے ہی باطن میں انبیا و اولیا اللہ کی مجلس حاصل ہو جاتی ہے اور طالب واصل ہو جاتا ہے۔ واصل جونہی مجلسِ انبیا و اولیا اللہ میں ذکرِ وصال ختم اور مکمل کرتا ہے اس کے بعد چوتھا ذکر' ذکرِ احوال شروع ہوتا ہے۔ ذکرِ احوال نورِ ذات کی تجلیات سے فنافی اللہ بقاباللہ کے مراتب تک پہنچاتا ہے۔ جب طالب ان چاروں ذکروں سے گزر جاتا ہے تب اس کا وجود مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لائق بنتا ہے۔

لائقِ تلقین و ارشاد سروری قادری جامع مرشد وہ ہے جو روزِ اوّل اسم اللہ ذات کے ذکرِ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

روحانی کے ذریعے طالب پر انتہا کھول دے اور اس کی نیت اور اس کے مطلوب ومقصود کے مطابق ہر مقام ومراتب پر اور ہر مجلسِ انبیا واولیا اللہ میں پہنچادے اور غلباتِ ذکر سے فنافی اللہ بقاباللہ کے لانہایت مقام میں اس طرح محو کر دے کہ طالب کو نہ اپنی ذات یاد رہے نہ مقامات۔ یہ مراتب معرفتِ اِلَّا اللّٰہ اور لازوال اور بے مثال توحیدِ ذات' جو نورِ الٰہی کی تجلیات ہیں' کی طے میں ہیں۔

مطلب یہ کہ جب طالب اس کمال کی انتہا تک پہنچتا ہے تو وہ تصور، تصرف، ذکر، فکر، مراقبہ، کشف القلوب اور کشف القبور میں کامل ہو جاتا ہے اور ان قوتوں سے وہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائمی حضوری کا حامل ہو جاتا ہے جس کے بعد وہ ہر ایک صحابی اور انبیا واولیا اللہ کی ارواح سے ہمکلام ہوتا ہے اور قرآن وحدیث کی آیات اور مذکور حضور سے متعلق علمِ کلام سے گفتگو کرتا ہے اور تمام علوم سے یگانہ وآشنا ہو جاتا ہے جسکے بعد بے حجاب اللہ کی حضوری میں ایسے آتا جاتا ہے کہ کوئی شیطانی پردہ اللہ اور بندے کے درمیان باقی نہیں رہتا۔ حصولِ وصل اور مقامِ علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین طے کرنے کے بعد وہ فقیر عارف باللہ کے مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے۔ اس کے بعد صاحبِ باطن فقیر عارف باللہ کو کچھ بھی پڑھنے کی کیا ضرورت۔ اسکی ہرگز کوئی آرزو باقی نہیں رہتی کیونکہ وہ ظاہر وباطن کی حقیقت میں حق کو پا چکا ہوتا ہے۔ وہ حق سے واصل اور باطل سے آزاد ہو چکا ہوتا ہے کہ فقیر عارف باللہ آنکھوں سے اندھا نہیں ہوتا اور فقیر عارف باللہ سے راہِ معرفتِ الٰہی اور ظاہر وباطن کی کوئی شے پوشیدہ نہیں ہوتی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ

ترجمہ: جو اللہ کو پہچان لے اس سے کوئی شے بھی پوشیدہ نہیں رہتی۔

جان لو کہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاص نو مقامات[1] پر ہوتی ہے جو ہر مرتبہ اور ہر مقام کے لحاظ سے ایک مکمل اور جامع مجلس ہوتی ہے۔ اوّل مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مقامِ ازل پر

---

[1] درحقیقت مجلسِ محمدیؐ ہر وقت ہر جگہ موجود ہے اور کسی ایک مقام پر محدود نہیں ہے۔ یہ نو مقامات طالب کے باطنی درجہ کے مطابق بیان کیے گئے ہیں۔ جو کامل طالب فنافی اللہ بقاباللہ ہو جاتا ہے وہی ہر جگہ اور ہر لمحہ مجلسِ محمدیؐ کا مشاہدہ کرتا ہے۔ (عنبرین مغیث سروری قادری)

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ہوتی ہے، دوم مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مقامِ ابد پر ہوتی ہے، سوم مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مدینہ میں حرمِ روضہ مبارک میں ہوتی ہے، چہارم مجلسِ محمدی حرمِ کعبہ میں خانہ کعبہ کے اندر یا جبلِ عرفات پر ہوتی ہے جہاں حج کی دعائیں قبول ہوتی ہیں، پنجم مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بالائے عرش ہوتی ہے، ششم مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مقامِ قابَ قوسین پر ہوتی ہے، ہفتم مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مقامِ بہشت میں ہوتی ہے کہ اس مقام پر جو کچھ بھی کھایا پیا جاتا ہے اس سے تمام عمر بھوک اور پیاس نہیں لگتی اور نہ ہی نیند آتی ہے، ہشتم مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مقامِ حوضِ کوثر پر ہوتی ہے جہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دستِ اقدس سے شرابِ طہور پلاتے ہیں جس کے پینے سے وجود پاک ہو جاتا ہے اور ترک وتوکل کی صفات پیدا ہو جاتی ہیں اور مقامِ تجرید وتفرید سے گزر کر انسان مقامِ توحید تک پہنچ جاتا ہے اور حق کی رفاقت کی توفیق حاصل ہوتی ہے۔ نہم مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس مقام پر ہوتی ہے جہاں طالب دیدار سے مشرف ہونے کے بعد انوارِ ربوبیت میں غرق ہوتا ہے۔ جو خود سے فنا ہو جائے وہ معرفت وفقر کی انتہا بقا باللہ پر پہنچ جاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ مَنۡ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدۡ کَلَّ لِسَانُہٗ

ترجمہ: جس نے اپنے ربّ کو پہچان لیا پس تحقیق اس کی زبان گونگی ہوگئی۔

جو کوئی ان نو مقامات پر نو مجالسِ خاص میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دنیا طلب کرتا یا اہلِ دنیا کی کوئی غرض پیش کرتا ہے تو وہ مجلسِ محمود کے مرتبہ سے گر کر مرتبہ مردود پر پہنچ جاتا ہے۔ بیت:

جثہ ایں جا است جانم در حضور
ایں مراتب عارفاں از خاص نور

ترجمہ: میرا وجود اِس دنیا میں جبکہ جان حضوری میں ہوتی ہے۔ عارفین کو یہ مراتب خاص نور کی بدولت حاصل ہوتے ہیں۔

مطلب یہ کہ عارف باللہ جب ان مراتب پر پہنچتا ہے تو اس کی روح سکون پاتی ہے اور اس کا نفس

www.sultan-ul-faqr-publications.com

نیست و نابود ہو کر مر جاتا ہے۔ جان لو کہ سالکین، کاملین اور حق شناس عارفین کی راہ یہ ہے کہ کاملین کے لیے ابتدا اور انتہا ایک ہوتی ہے، ان کے لیے بھوک اور سیری ایک ہوتی ہے گویا ان کا کھانا مجاہدہ اور ان کی نیند حضورِ خاص کا مشاہدہ ہوتی ہے۔ وہ مستی میں بھی ہوشیار اور نیند میں بھی بیدار رہتے ہیں۔ بعض لوگوں کے خواب ان کے خیالات کے باعث ہوتے ہیں لہٰذا وہ خواب محض خام خیالی ہیں۔ بعض لوگوں کے خواب وصال کی بدولت ہوتے ہیں لہٰذا ان کو خواب میں وصال نصیب ہوتا ہے۔ ان مراتب کو مردہ دل اور بد خصلت کیا جانیں؟ راہِ معرفتِ الٰہی میں مستی سراسر خام مرتبہ ہے اور باسعادت بندگی و عبادت کاملیت کا مرتبہ ہے۔ مردوہ ہے جو مستی اور نیند میں بھی باشعور اور ذکرِ الٰہی میں مشغول رہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ یَنَامُ عَیْنِیْ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ

ترجمہ: میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

مرشد کامل صاحبِ تصور و تصرف طالبِ مولیٰ کو ذکر و فکر کے ذریعے حاضراتِ اسمِ اللہ ذات اور اسمِ اعظم کی برکت سے راہِ حضوری اور معرفتِ اِلَّا اللّٰہ اور نو مقامات کی مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عطا کرتا ہے اور اور کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی کلید سے ہر ایک آیاتِ قرآن کی خاصیت اور تبرکات کھولتا ہے اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دکھاتا ہے۔ اعمالِ ظاہر پر مبنی راہِ سلوک چراغ کی مثل ہے اور اسمِ اللہ ذات کے تصور کی قوت سے حاصل ہونے والی حضوری کا راہِ سلوک آفتاب کی مثل ہے۔ جیسے ہی یہ آفتاب طلوع ہوتا ہے اور نورِ توحیدِ ذات کی تجلیات نازل کرتا ہے تو اس سے قلب مکمل طور پر روشن ہو جاتا ہے اور جب اسمِ اللہ ذات کی چمک لوحِ ضمیر پر نازل ہوتی ہے تو طالب کو علمِ معرفتِ الٰہی حاصل ہو جاتا ہے اور مقامِ حیّ و قیوم اور مقامِ معرفتِ توحید کا علم اس پر منکشف ہو جاتا ہے اور جو علوم لوحِ محفوظ پر تحریر ہیں وہ آئینہ کی مثل طالب کی لوحِ ضمیر پر ظاہر ہو جاتے ہیں۔ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری کی برکت سے جو علم اور حقیقت لوحِ محفوظ پر لکھی ہوئی ہے وہ طالب کی لوحِ ضمیر پر واضح ہو جاتی ہے اور جو بھی کلامِ الٰہی

www.sultan-ul-faqr-publications.com

لوحِ محفوظ پر تحریر ہے وہ بھی لوحِ ضمیر پر ظاہر ہو جاتا ہے اور طالب ان دونوں کا موازنہ کرتا ہے۔ اور اگر دونوں علوم ظاہر و باطن میں درست ہوں تو تحقیق شدہ ہیں اور فقیر کی لوحِ ضمیر پر مرقوم ہر حرف اللہ کی عظمت اور کرم کی بدولت شرف والا ہے بہ نسبت اس کے جو لوحِ محفوظ پر لکھا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نظر عرش، کرسی اور لوحِ محفوظ پر نہیں ہوتی بلکہ لوح ضمیر پر ہوتی ہے۔ وہ صاحبِ لوحِ ضمیر جو نفس پر امیر اور دائمی طاعت و بندگی میں مشغول ہوتا ہے کیونکہ بندگی کے بغیر زندگی محض شرمندگی ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (51:56) اَیْ لِیَعْرِفُوْنِ

ترجمہ: اور میں نے جنوں اور انسانوں کو محض اپنی بندگی کے لیے پیدا فرمایا ہے۔ یعنی اپنی معرفت کے لیے۔

جو دل ذکرِ اللہ سے جنبش میں آ کر مشاہدۂ نورِ الٰہی کرتا ہے وہ حضوری میں پہنچ جاتا ہے اس پر معرفتِ الٰہی کھل جاتی ہے۔ ایسا دل خانہ کعبہ کے گرد طواف کرتا ہے یا پھر عرشِ اکبر کے گرد طواف کرتا ہے یا پھر اس دل کے گرد کعبہ اور عرشِ اکبر طواف کرتے ہیں اور یہ حال اس آیت کے مطابق ہوتا ہے:

☆ تَنْزِیْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰی ؕ اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی ○ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰی ○ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ یَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰی ○ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی (20:4-8)

ترجمہ: یہ (قرآن) اس کا نازل کردہ ہے جس نے زمین اور بلند آسمان کو تخلیق کیا۔ وہ رحمٰن ہے جس نے عرش پر استویٰ فرمایا اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں یا ان کے درمیان یا تحت الثریٰ میں ہے سب اسی کی ملکیت ہے۔ اور اگر تو اسے بلند آواز سے پکارے تو (اللہ) وہ کچھ بھی جانتا ہے جو پوشیدہ اور مخفی ہے۔ وہ اللہ ہے اور اسکے سوا کوئی معبود نہیں اور تمام اسمائے حسنیٰ اسی کے لیے ہیں۔

جو شخص ننانوے اسمائے باری تعالیٰ میں سے جس نام کو بھی اپنے تصور اور تصرف میں لاتا ہے تو اس نامِ باری تعالیٰ کی تاثیر سے دل کی سیاہی، کدورت اور زنگار دور ہو جاتا ہے۔ ایسا دل اس صفت کی

www.sultan-ul-faqr-publications.com

تجلیات کی بدولت معرفتِ الٰہی سے روشن ہو جاتا ہے اور ہر شے اس پر واضح ہو جاتی ہے۔ ایسا زنگار سے پاک دل جو اللہ کے ذکر کی بدولت پُر نور ہو وہ اللہ کی نگاہ کے لائق ہوتا ہے۔ وہ شخص صاحبِ روشن ضمیر بن کر اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہ کے مرتبہ کا حامل فقیر ہو جاتا ہے یعنی وہ اللہ کی جانب سے الہام کے ذریعے ہر سوال کا درست جواب پاتا ہے۔ اے خام! اس مقام پر مغرور نہ ہو۔ یہ بھی ابتدائی مقام ہے۔ مصنف فرماتا ہے کہ مجھے ان لوگوں پر حیرت ہوتی ہے جو مقامِ فنا فی الشیخ پر ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن وہ مقامِ فنا فی الشیطان پر ہوتے ہیں یعنی شیخ کی ظاہری صورت پرستی سے مست ہو جاتے ہیں اور حسن و سرود میں مشغول راہِ تقلید میں دم کشی کرتے ہیں۔ وہ دم جو ذکر سے اثبات میں آجاتا ہے وہ دم اور ذکر وحدتِ ذات کی حضوری اور مشاہدہ میں لے جاتے ہیں اور مکمل طور پر توحید میں غرق کر دیتے ہیں۔ یہ اہلِ سرود مقلد اور اہلِ تقلید ہرگز توحید میں غرق نہیں ہو سکتے خواہ ذکرِ دم کریں یا ذکرِ قلب، ذکرِ روح کریں خواہ ذکرِ سرّ، ذکرِ خفی کریں خواہ ذکرِ انا، ذکرِ سلطانی کریں خواہ ذکرِ قربانی، ذکرِ حامل کریں خواہ ذکرِ عبہر، ذکرِ منور کریں خواہ ذکرِ وجد، ذکرِ غرق کریں خواہ ذکرِ شوق، ذکرِ جلالی کریں خواہ ذکرِ جمالی، ذکرِ مشاہدہ کریں خواہ ذکرِ حضوری، ذکرِ قرب کریں خواہ ذکرِ فنا یا ذکرِ بقا، ذکرِ حیّ کریں خواہ ذکرِ قیوم' کوئی بھی ذکر ذاکر کو اثبات عطا نہیں کرتا جب تک اسے قرب اور حضوری سے معرفتِ اِلَّا اللّٰہ اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مشرف نہ کر دے۔ ذکر ذاکر کے وجود کو پاک و خالص کر کے نفس و شیطان کی ناپاکی اور حوادثِ دنیا سے نجات دلا دیتا ہے اور حضوری میں پہنچا کر ذاتِ ربانی کے مشاہدہ کی بے پناہ لذت عطا کرتا ہے۔ جو ذاکر ان صفات کا حامل نہیں وہ جھوٹا اور مقلد ہے اور وہ مکمل طور پر ریاکار ہے۔ ذاکر کو سرود یا ریا سے کیا سروکار؟ جو اللہ کے پاک نام کا ذکر سرود اور بلند نعروں سے کرتے ہیں اور تالیاں بجاتے ہیں وہ مطلق کافر ہو جاتے ہیں۔

مرشد شیخ صاحبِ شریعت ہوتا ہے جس کے متعلق کہا گیا ہے:

☆ اَلشَّیْخُ یُحْیِ السُّنَّۃَ وَ یُمِیْتُ الْبِدْعَۃَ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: شیخ سنت کو زندہ کرتا ہے اور بدعت کو ختم کرتا ہے۔

☆ اَلشَّیۡخُ یُحۡیِ الۡقَلۡبَ وَ یُمِیۡتُ النَّفۡسَ

ترجمہ: شیخ قلب کو زندہ کرتا اور نفس کو مارتا ہے۔

مجھے ان لوگوں پر حیرت ہوتی ہے جو فنا فی اسمِ محمدؐ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن ان کے دل مردہ ہو چکے ہیں اور وہ دنیا مردار کی طلب رکھتے ہیں۔ مجھے ان لوگوں پر حیرت ہوتی ہے جو فنا فی اسمِ اللہ ذات کے مقام پر (خواہشات سے) آزاد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن وہ اہلِ بدعت اور فساد کی جڑ ہیں جو فتنہ پیدا کرنے والے ہوتے ہیں۔ مقامِ فنا فی الشیخ یہ ہے کہ جب طالبِ مولیٰ باطن میں صورتِ شیخ کو اپنے تصور میں لاتا ہے تو اسی وقت صورتِ شیخ حاضر ہو جاتی ہے اور طالب کا ہاتھ پکڑ کر اُسے معرفتِ الٰہی عطا کرتی ہے اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں لے جاتی ہے۔ ایسے ہی شیخ کو ''زندہ کرنے والا اور مارنے والا'' کہتے ہیں۔ مقامِ فنا فی اسمِ محمدؐ یہ ہے کہ جو اسمِ محمدؐ کو اپنے تصرف و تصور میں لاتا ہے تو بے شک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح مبارک لطف و کرم فرماتے ہوئے اصحابِ کبار کی ارواح کے ساتھ حاضر ہو جاتی ہے اور صاحبِ تصور کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی زبانِ مبارک سے فرماتے ہیں خُذۡ بِیَدِیۡ ''میرا ہاتھ پکڑ لو''۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دستِ مبارک تھامتے ہی صاحبِ تصور کے دل کی آنکھ معرفتِ الٰہی سے روشن ہو جاتی ہے اور اسرارِ الٰہی اس پر واضح ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد صاحبِ تصور اس لائق بنتا ہے کہ وہ تلقین و ارشاد کر سکے جس کے لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صاحبِ تصور کو اپنی زبانِ مبارک سے فرماتے ہیں کہ خلقِ خدا کی (راہِ حق پر) مدد کرو۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم پر وہ طالبوں کو دستِ بیعت کرتے ہوئے (راہِ حق کی) تعلیم و تلقین کرتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ یَدُ اللّٰہِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡہِمۡ (48:10)

ترجمہ: ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

مجھے ان لوگوں پر حیرت ہوتی ہے جو نورِ معرفتِ الٰہی سے لذتِ باطن حاصل نہیں کرتے اور فَفِرُّوۡٓا

www.sultan-ul-faqr-publications.com

اِلَى اللّٰهِ (دوڑو اللہ کی طرف) کو فَفِرُّوْا مِنَ اللّٰهِ (دوڑو اللہ سے دور) سمجھتے ہیں۔ مقامِ فنافی اسم اللہ ذات یہ ہے کہ جو کوئی اسم اللہ ذات کو اپنے تصور میں لاتا ہے تو وہ تاثیر کرتے ہوئے معرفتِ اِلَّا اللّٰه بخشتا ہے اور دل سے غیر ما سویٰ اللہ کو مکمل طور پر مٹا دیتا ہے۔ جو اس مقام پر پہنچ جائے تو وہ توحید کے سمندر سے معرفتِ الٰہی کے جام پیتا ہے اور سر سے قدم تک لباسِ شریعت اوڑھ لیتا ہے اور ہمیشہ شریعت کے احکامات پر عمل پیرا رہتا ہے اور معرفتِ الٰہی کے جو اسرار بھی وہ دیکھتا ہے انہیں احمق و جاہل لوگوں کے سامنے بیان نہیں کرتا نہ ہی شور مچاتا ہے اور نہ ہی اس سے مال و دولت کماتا ہے۔ بیت:

تا توانی خویش را از خلق پوش
عارفانے کی بوند ایں خود فروش

ترجمہ: جب تک ہو سکے خود کو مخلوق سے چھپا کر رکھو۔ یہ خود فروش عارفین کیسے ہو سکتے ہیں!!

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ لَمْ يَكُنْ لَهٗ لَذَّةٌ مَعَ الْخَلْقِ

ترجمہ: جو اللہ کی معرفت حاصل کر لے وہ مخلوق سے کسی قسم کی لذت نہیں پاتا۔

☆ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَ الْفَقْرُ مِنِّیْ

ترجمہ: فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔

اکثر کافر، کاذب اور منافق بلند آواز سے یہ کہتے ہیں کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ فقیر ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں یہ فقرِ محمدی، محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فخر ہے کیونکہ فقر اللہ سے یگانگی اور اہلِ ہوس مخلوق سے بیگانگی بخشتا ہے۔

ابیات:

هر کہ باشد پسند خالق پاک
ور نباشد پسند خلق چہ باک

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: جو پاک پروردگار کو پسند آجائے تو اگر وہ مخلوق کو نہ بھی پسند آئے تو کیا ڈر!

ہر کرا داند خداوند ہم فرشتہ انبیا
اولیا آں ہم بدانند عالمان باطن صفا

ترجمہ: جو اللہ کی بارگاہ میں منظور ہو وہ فرشتوں اور انبیا کی بارگاہ میں بھی منظور ہوتا ہے اور اولیا و باطن صفا عالموں کی نظر میں بھی منظور ہوتا ہے۔

نیست عیبے گر ندانند جاہلانِ سر ہوا
کور چشمی کے شناسد تابع رشوت ریا

ترجمہ: اگر جاہل اور اہلِ ہوس اُسے نہیں جانتے تو کوئی حرج نہیں کہ اندھے ان کو کیسے پہچان سکتے ہیں وہ تو رشوت و ریا کے مطیع ہیں۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

داد عزت حق تعالیٰ فقر را باقرب خویش
از فقیری فیض گیرند روز و شب درویش

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فقر کو اپنے قرب سے عزت عطا کی ہے اور درویش اس فقر سے دن رات فیض حاصل کرتے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَلْفَقْرُ لَا یُحْتَاجُ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ

ترجمہ: فقر اللہ کے سوا کسی کا محتاج نہیں۔

شرم آید فقر را از اہل دنیا سیم و زر
اہل دنیا سگ بود یا خرس باشد بی خبر

ترجمہ: فقر کو اہلِ دنیا اور مال و دولت سے شرم آتی ہے کیونکہ اہلِ دنیا کتے یا ریچھ کی مثل ہیں جو فقر فیض سے بے خبر ہیں۔

فقیر اولیا اللہ اگرچہ بھوک اور فقر و فاقہ کے باعث جان بلب ہو جائیں لیکن وہ ایسے لایحتاج ہوتے

ہیں کہ اہلِ دنیا کی طرف نہیں دیکھتے یا اگرچہ بھوک اور فقر و فاقہ کے باعث تنہائی میں مر جائیں لیکن اہلِ دنیا کے دروازے پر نہیں جاتے جب تک حکمِ خدا نہ ہو یا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے اجازت نہ ہو۔ وہ صرف اللہ کی خاطر اور مسلمانوں کو فائدہ دینے کی خاطر اہلِ دنیا کے دروازے پر جاتے ہیں۔ وہ اہلِ دنیا کو جمعیت بخشتے ہیں اور انہیں مقامِ ظلم سے نکال کر مقامِ خوف میں لے جاتے ہیں۔ فقیر کا کوئی بھی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا کیونکہ فقیر حکیم ہوتا ہے اور حکیم اسے کہتے ہیں جو سب سے پہلے علم حاصل کر کے عالم بن جائے اور عالم اُسے کہتے ہیں جو علم کے ذریعے نیک و بد امور کی تحقیق کرے اور حکیم اسے کہتے ہیں جو نیک کو اختیار کرے اور بد کو ترک کر دے۔ نیک حق ہے جبکہ بد باطل ہے۔ پس فقر حق ہے اور دنیا باطل ہے۔ جو شخص باطن میں نمازِ حضوری ادا کرنے کا دعویٰ کرے اور کہے کہ مجھے نمازِ ظاہر ادا کرنے کی ضرورت نہیں تو وہ جھوٹ بولتا ہے۔ کیونکہ جب فرض نماز کا وقت آتا ہے تو عارفوں کو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حکم ہوتا ہے کہ جائیں اور نمازِ وقتی ادا کریں ورنہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سلب ہو جائے گی۔

ابیات:

کعبہ در دل بینم جان کنم بروی فدا
در مدینہ دائمی ہم صحبتم با مصطفیٰؐ

ترجمہ: میں اپنے دل میں کعبہ دیکھتا ہوں اور اس پر اپنی جان فدا کرتا ہوں اور مدینہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دائمی صحبت میں رہتا ہوں۔

خلق ما با خویش داند من بباطن بارسولؐ
عارفان را راہِ اینست بشنو ای اہل الوصول

ترجمہ: مخلوق سمجھتی ہے کہ میں ان کے ساتھ ہوں لیکن میں باطن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معیت میں ہوتا ہوں۔ سن! عارفین اور اہلِ وصال کا یہی طریقہ ہے۔

طالبِ مولیٰ کو عالم اور فاضل ہونا چاہیے تاکہ وہ ہر علم سے باخبر اور ظاہر و باطن میں ہوشیار ہو۔ ایسا

www.sultan-ul-faqr-publications.com

طالبِ مولیٰ ہی مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور معرفتِ پروردگار کے لائق ہوتا ہے ورنہ ہزاروں جاہلوں کو ایک ہی نظر سے دیوانہ کر دینا کونسا مشکل کام ہے۔ یہ یقین ہے کہ علم کے بغیر فقر کا حصول محال ہے اور فقر کے بغیر علم وبال ہے کیونکہ طالبِ علم ظاہری و باطنی امتحان کے بغیر مرشد کی اتباع میں نہیں آتا اور نہ ہی اصل طالبِ مولیٰ بنتا ہے اور اگر مرشد سے باطن میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری اور مقامِ نورِ معرفت میں استغراق اور قرب وحضورِ حق عطا ہو جائے تو وہ طالب دیگر صاحبِ یقین طالبوں سے اعلیٰ واولیٰ (مرتبہ پر) ہوتا ہے۔

نیز شرح مجلسِ صحیح بذکر و تسبیح

جان لو کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم امت کے ہر خاص و عام پر اپنے لطف و کرم اور مہربانی کی بدولت دونوں جہان میں معرفتِ الٰہی کے سمندر کے خزانے اور فیض بخشنے والے ہیں۔ ان شفیع الامم کی زیارت اچھے وقت اور کامل ایمان کی علامت ہے۔ جاننا چاہیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی ہدایت کے لیے پیدا فرمایا۔ شیطان ملعون کی کیا مجال کہ اپنا نام ہادی رکھے۔ شیطان ہدایت، اسمِ اللہ ذات، اسمِ محمدؐ، کلمہ طیب، تلاوت کلامِ الٰہی، مسائلِ فقہ، قرآن اور اس کی تفسیر، رحمتِ الٰہی' کہ عارفین کی نظر اللہ رحمٰن پر ہوتی ہے' اور لاحول پڑھنے سے ایسے دور بھاگتا ہے جس طرح کافر دینِ اسلام سے۔ پس معلوم ہوا کہ جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام مبارک سن کر خوش اور فرحت یاب نہیں ہوتا وہ بے دین، لعین، منافق اور بے یقین ہوتا ہے اور جو حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر یقین نہیں رکھتا معلوم ہوا کہ اس خبیث کا یقین اور دین ابلیس لے گیا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اِنَّ اَخَافُ مَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ ضُعْفِ الْیَقِیْنِ

ترجمہ: اگر مجھے کوئی خوف ہے تو اپنی امت کے یقین کی کمزوری کا ہے۔

پس ہر وہ شخص مومن و مسلمان حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت میں سے کیسے ہو سکتا ہے جو حضور

www.sultan-ul-faqr-publications.com

علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حیات ہی نہیں مانتا۔ وہ جو کوئی بھی ہے جھوٹا، بے دین، منافق اور کذاب ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَلْکَذَّابُ لَا اُمَّتِیْ

ترجمہ: کذاب میرا امتی نہیں ہوسکتا۔

اے بدبخت، بے یقین اور ابلیس لعین کے پیروکار! حیات النبی پر اعتقاد کا سبق اہلِ عرب سے سیکھو جو حرم مبارک میں روضۂ رسول کے دروازہ پر جا کر التماس کرتے ہیں ''اے سیّد الابرار اور زندہ نبی! اللہ پاک کی بارگاہ سے ہمارا یہ کام کروا دیں''۔ اور اس کے بعد وہ نہ صرف اپنے سوال کے درست جواب پاتے ہیں بلکہ یقین و اعتبار کی بدولت ان کا کام بھی ہو جاتا ہے۔ جسے حیات النبی پر اعتبار نہیں وہ دونوں جہان میں خوار ہوتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہر وہ شخص مردہ سمجھتا ہے جس کا دل مردہ ہو اور اس کا سرمایۂ ایمان و یقین شیطان نے لوٹ لیا ہو۔ نیز مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری کی شرح و تحقیق یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت کی سات نشانیاں ہیں، اوّل یہ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود کی خوشبو مشک سے بھی زیادہ معطر ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کا راز یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود میں نفسِ امارہ نہیں ہے اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وجود مبارک میں طمع، حرص، حسد اور خواہشِ نفس ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فنا فی اللہ اور ہمیشہ سے اللہ کے ساتھ ہیں۔ آپؐ اپنے والد کے آبِ منی سے پیدا نہیں ہوئے۔ آپؐ کی پیدائش اس طرح ہوئی کہ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے لیے جبرائیل علیہ السلام جنت سے ایک پھل لائے تھے جو شجرۃ النور کا پھل تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود کی خوشبو اس شجرۃ النور کی بدولت ہے کہ سر سے قدم تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وجود مبارک سے یہ خوشبو آتی ہے اور وہ تمام عالم میں مشہور ہے۔ کسی دوسرے وجود کو یہ قدرت حاصل نہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود مبارک کی مثل خوشبو دے سکے اگرچہ وہ تمام عمر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس کی حضوری سے مشرف رہے۔ دوم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت کی تاثیر یہ ہے کہ جو دائمی

www.sultan-ul-faqr-publications.com

طور پر مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر رہے ظاہر و باطن میں اس کا دل غنی ہوتا ہے۔ سوم یہ کہ وہ جو کچھ بھی بولتا ہے آیاتِ قرآن و حدیث کے مطابق بولتا ہے۔ چہارم یہ کہ وہ شریعت کا لبادہ اوڑھے ہوتا ہے۔ پنجم یہ کہ سنت جماعت کی پیروی خود پر لازم سمجھتا ہے۔ ششم یہ کہ وہ نافع المسلمین ہوتا ہے۔ ہفتم یہ کہ وہ بے مثال سخاوت کا حامل ہوتا ہے۔ ظاہر میں لوگوں سے ہم کلام ہوتا ہے جبکہ باطن میں وہ غرق فنافی اللہ ہوتا ہے۔

مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری کے دیگر مراتب یہ ہیں کہ ظاہر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے ظاہری وجود کے ساتھ نفسانی لوگوں سے ہمکلام ہوتے ہیں اور باطن میں اپنے روحانی وجود کے ساتھ روحانیوں سے ہمکلام ہوتے ہیں اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے دونوں لب ہلاتے ہیں تو اہلِ تحقیق عبرت و حیرت میں غرق ہو جاتے ہیں اور نفسانی لوگ سمجھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان سے ہم کلام ہیں اور روحانی سمجھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان سے ہمکلام ہیں جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ رحمٰن سے ہمکلام ہوتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے وجود میں نفس کو فنا کر رکھا ہے جس کی وجہ سے نفس کا دوست شیطان بہت پریشان ہے۔ اسی طرح بایزید بسطامیؒ نے فرمایا ''میں تیس سال اللہ سے ہمکلام رہا اور نفسانی لوگ سمجھتے رہے کہ میں ان سے ہمکلام ہوں اور روحانی لوگ یہ سمجھتے رہے کہ میں ان سے ہمکلام ہوں''۔

بیت:

باھُوؒ جثہ از جثہ برآید بہر راز
ہر بجثہ ہر حقیقت ہر آواز

ترجمہ: اے باھُوؒ! ہر وجود کے اندر ایک اور وجود (پوشیدہ) ہے جو کہ ایک راز ہے۔ ہر وجود کی ایک علیحدہ حقیقت اور آواز ہے۔

پس معلوم ہوا کہ عارفین کے مراتب سانپ سے کمتر نہیں ہوتے کیونکہ سانپ اپنی کھال کے نیچے

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ایک اور کھال تیار کرتا ہے پھر اس کے بعد اپنی کھال سے باہر نکلتا ہے لہٰذا امتِ محمدیہ کے عارفین اور اولیا اللہ کو تو جس منزل و مقام پر دیکھتا ہے وہ اپنے نوری وجود کے ساتھ اس جگہ حاضر ہوتے ہیں۔ یہ جنوں، شیطانوں اور جاہلوں کی راہ نہیں بلکہ جمعیت و جمال کی راہ ہے جو کہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خاص برکت اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کرم و اخلاص اور توفیق و رفاقت سے حاصل ہوتی ہے۔ حاضراتِ تصور اسمِ اللہ ذات، برکتِ نص و حدیث اور اسمِ اعظم، آیاتِ قرآن اور کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی کلید سے قلب کا قفل کھلتا ہے اور باطن روشن ہوتا ہے اور طریقِ تحقیق سے حق کی راہ واضح ہوتی ہے۔ نیز یہ سروری قادری کامل مکمل اکمل اور جامع مرشد کی عطا ہے جو ذکر کے جوہر اور فکر کے خزانے بخشنے والا ہوتا ہے جس سے روزِ الست اور کن فیکون کی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ

ترجمہ: وہ ویسا ہی ہے جیسا (ازل میں) تھا۔

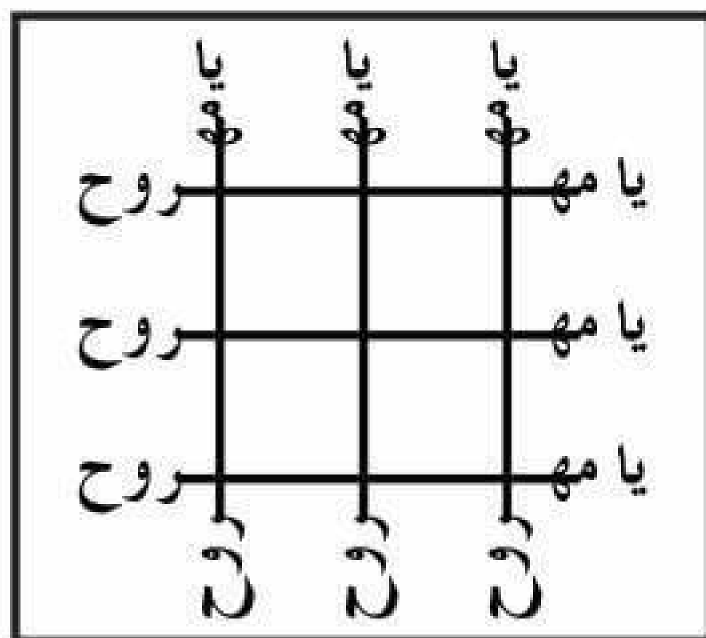
اے ناقص، اہلِ نفس و پریشان سن! یہ اہلِ مجلسِ محمدی کے مراتب ہیں جو صاحبِ جمعیت ہیں۔ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں صدق و یقین سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وجود مبارک کا حلیہ اس طرح سے بیان کیا گیا ہے:

☆ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَحْمَرُ بَیَاضُ اللَّوْنَ رَاحَۃُ الْجَبْھَتِ اَفَالِجُ الْاَسْنَانِ اَقْنَی الْاَنْفِ اَسْوَدُ الْعَیْنِ مَلِیْحٌ مُجَمَّعُ اللِّحْیَۃِ طَوِیْلُ الْیَدَیْنِ رَقِیْقُ الْاَنَامِلِ قَامُ الْقَدِ لَیْسَ فِیْ بَدَنِہٖ شِعْرٌ اِلَّا کَالْخَطِّ مِنَ الصَّدْرِ اِلَی السُّرَّتِ وَکَانَ خَاتَمُ النُّبُوَّۃِ کَتَبَ بَیْنَ مَنْکَبَیْہِ۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو بہت ہی مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا رنگ گندمی سفید، پیشانی کشادہ، دندان مبارک کھلے، ناک مبارک اونچی، آنکھیں سیاہ، دلکش صورت، داڑھی مبارک گھنی، ہاتھ مبارک لمبے، انگلیاں مبارک باریک اور قد درمیانہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بدن مبارک پر بال نہیں تھے صرف سینے سے ناف تک ایک خط بنا

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ہوا تھا جبکہ پشت مبارک پر مہرِ نبوت تھی جس کا نقش اس طرح سے ہے:



حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاَ الْحَقِّ اِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ وَ لَا بِالْکَعْبَۃِ اَیْ مَنْ رَّاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ تَحْقِیْقًا لِاَنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَقْدِرُ عَلٰی صُوْرَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَ لَا عَلٰی ھَیْئَۃِ شَیْخِ الْکَامِلِ۔

فَمَنْ اَنْکَرَ رُؤْیَۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِمُوَافِقِ الْحُلْیَۃِ فَقَدْ اَنْکَرَ الْحَدِیْثِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْہِ الْاِنْکَارِ فَقَدْ اَنْکَرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَ مَنْ اَنْکَرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَدْ کَفَرَ

ترجمہ: جس نے مجھے دیکھا پس تحقیق اس نے حق دیکھا کیونکہ بے شک شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اور نہ ہی کعبہ کی۔ یعنی جس نے مجھے خواب میں دیکھا یقیناً اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان کو یہ قدرت حاصل نہیں کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صورت اختیار کر سکے اور نہ ہی وہ شیخِ کامل کی صورت اختیار کر سکتا ہے۔

پس جس نے اس حلیہ مبارک کے موافق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیدار کا انکار کیا تحقیق اس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث مبارکہ کا انکار کیا اور جس نے حدیث مبارکہ کا انکار کیا اس

www.sultan-ul-faqr-publications.com

نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا انکار کیا اور جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا انکار کیا یقیناً اس نے کفر کیا۔

یہ دیدارِ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا شرف اور اللہ کی عطا ہے۔

ابیات:

عارفاں ہوشیار وحدت غرق نور

واصلان بمصطفیٰؐ دائم حضور

ترجمہ: ہوشیار عارفین نورِ وحدت میں غرق ہوتے ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات مبارکہ سے وصال کے بعد دائمی حضوری میں حاضر رہتے ہیں۔

فقر را ختم است آخر این مقام

ہر کہ ایں جا میرسد عارف تمام

ترجمہ: اس انتہائی مقام یعنی وصل پر فقر مکمل ہو جاتا ہے اور جو اس مقام پر پہنچ جائے وہ کامل عارف بن جاتا ہے۔

طالبان را برد کامل باخدا

طالبان را میبرد بامصطفیٰؐ

ترجمہ: وہ کامل عارف اپنے طالبوں کو بھی اللہ کے قرب اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں لے جاتا ہے۔

لائقِ ارشاد مرشد غرق نور

اینچنین مرشد بود صاحبِ حضور

ترجمہ: لائقِ ارشاد مرشد وہی ہوتا ہے جو نور میں غرق ہو کیونکہ ایسا مرشد ہی صاحبِ حضور ہوتا ہے۔

از نبیؐ ارشاد آں را صد فخر

سرفرازش گشت طالب باظفر

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: ایسے ہی مرشد پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فخر فرماتے ہیں جو اپنے طالبوں کو راہِ حق پر فتح سے سرفراز فرماتا ہے۔

ہر کرا قوت نہ باشد ایں چنیں
اہل بدعت ناقص و گمراہ دین

ترجمہ: جو مرشد یہ قوت و تصرف نہیں رکھتا وہ بدعتی، ناقص اور دین سے گمراہ کرنے والا ہوتا ہے۔

مرد مرشد حق حضوری باخبر
طالبان را میبرد با یک نظر

ترجمہ: مردِ مرشد ہی حضورِ حق سے باخبر ہوتا ہے اسی لیے وہ ایک نگاہ سے طالبوں کو وہاں پہنچا سکتا ہے۔

خاک پائے کاملان شو بالیقین
اہل بدعت مرشد شیطان لعین

ترجمہ: تو یقین کے ساتھ کامل مرشد کے قدموں کی خاک ہو جا کیونکہ اہل بدعت مرشد شیطان لعین کی مثل ہوتا ہے۔

سب سے پہلے طالبِ مولیٰ کو دانش و شعور سے علم حاصل کرنا چاہیے کیونکہ دانش و شعور سے ہی قرب، معرفت اور حضوری کا علم حاصل ہوتا ہے۔

بیت:

زمین بر ناخن است در نظر درویش
بہ بیند ہر تماشا بنظر خویش

ترجمہ: درویش کے سامنے تمام کائنات اس کے ناخن کی پشت پر ہوتی ہے اور وہ ہر نظارہ اپنی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

ان مراتب کا تعلق علمِ طبقات سے ہے۔ طالب کو ذات کے مراتب کا علم ہونا چاہیے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ابیات:

علم باید از خدا صاحب نظیر
از اسم اعظم دل شود روشن ضمیر

ترجمہ: بے مثل ذاتِ حق تعالیٰ کا علم حاصل کرنا چاہیے اور وہ علم اسمِ اعظم سے حاصل ہوتا ہے جس سے دل روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔

طلب کن تو علم را از مصطفیؐ
علم سرِّ رازِ وحدت از الٰہ

ترجمہ: تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے علمِ حق طلب کر وہ علم جو کہ رازِ وحدتِ الٰہی کا سرّ ہے۔

چوں ختم گردد علم حلم زان مقام
انچنین تحصیل شد عارف تمام

ترجمہ: جب علم کی حد ختم ہو جاتی ہے تو وہاں سے حلم کا آغاز ہوتا ہے جس کے حصول سے طالب عارف کامل بن جاتا ہے۔

مطلب یہ کہ ناقص مرشد طالب[1] کی مثل ہوتا ہے اور ناقص طالب مرشد[2] کی مثل۔ یہ دونوں ہی ناقص و بے شعور اور رازِ باطن اور معرفتِ الٰہی سے بے خبر ہیں پس ایسا مرشد بیل اور طالب گدھے کی مثل ہوتا ہے۔ ابیات:

خام مرشد ہمچو باشد بیوہ زن
طلب سیم و زر کند با ہر سخن

ترجمہ: خام مرشد بیوہ عورت کی مثل ہوتا ہے جو اپنی ہر بات میں مال و دولت کا سوال کرتا ہے۔

نظر بر نقد است مال و جنس وار
از برائی درمِ دنیا انتظار

---

[1] اس سے مراد یہ ہے کہ ناقص مرشد ہر وقت مال و دولت کی طلب میں رہتا ہے۔

[2] اس سے مراد یہ ہے کہ ناقص طالب چاہتا ہے کہ مرشد اس کی مرضی کے مطابق چلے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: اس کی نظر مال و اشیا پر ہوتی ہے اور وہ پیسہ اکٹھا کرنے کا ہی منتظر رہتا ہے۔

بہ طالبان تلقین و تعلیم است پند
بہر خانہ درم خواہد نقد چند

ترجمہ: وہ اپنے طالبوں کو تعلیم و تلقین سے (مال و دولت جمع نہ کرنے کی) نصیحت کرتا ہے لیکن خود اپنے گھر میں مال و دولت جمع کرتا ہے۔

خام مرشد ہمچو قصابش نظر
ز استخوان مغزش برآرد بہر زر

ترجمہ: خام مرشد قصائی کی نظر سے دیکھتا ہے اور مال و دولت کی خاطر (مریدین کی) ہڈیوں سے گودا بھی نکال لیتا ہے۔

از خدا حفظ خواہم زیں قصاب
گوشت آدم را خورد بہر از ثواب

ترجمہ: میں ایسے قصاب نما مرشد سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں جو انسانوں کا گوشت کھانا بھی ثواب سمجھتا ہے۔

ہر طریقہ را کنم تحقیق تر
دوست دارند طالبان را بہر زر

ترجمہ: میں نے ہر طریقے (کے مرشدوں) کی تحقیق کی ہے سب طالبوں کو مال و دولت کی خاطر محبوب رکھتے ہیں۔

دل خبیث و بر زبان گوید حدیث
کی شود نامرد باحق ہم جلیس

ترجمہ: جو زبان سے تو احادیث بیان کر رہا ہو لیکن دل میں خباثت ہو تو ایسا نامرد مرشد کیسے حق تعالیٰ کا ہم نشین ہو سکتا ہے!

www.sultan-ul-faqr-publications.com

باھُوؒ قادری مرشد بود حق حق نما
ہر کہ راہے حق نداند سر ہوا

ترجمہ: اے باھُوؒ! صرف قادری مرشد ہی حق پر ہوتا ہے جو حق کا راستہ دکھاتا ہے اور جو راہِ حق نہیں جانتا وہ مطلق اہلِ ہوس ہے۔

جان لو کہ مرشدی و طالبی کے مراتب عظیم ہیں کیونکہ ان میں اللہ کریم کی معرفت کے اسرار ہیں۔

جان لو کہ ان چھ مراتب تک کوئی بھی نہیں پہنچ سکتا اور اگر کوئی پہنچنے کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا، ساحر اور کافر ہوتا ہے جو استدراج کا شکار ہو کر مرتد ہو جاتا ہے۔ وہ خاص الخاص چھ مراتب یہ ہیں:

اوّل مرتبہ یہ کہ آیاتِ قرآن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ کسی پر نازل نہیں ہوئیں۔

دوم مرتبہ یہ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد کسی پر وحی نازل نہیں ہوتی کیونکہ آپ خاتم النبیین ہیں۔

سوم مرتبہ یہ کہ مراتبِ معرفت (کی انتہا) تک سوائے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کوئی نہیں پہنچا (اور نہ پہنچ سکتا ہے)۔

چہارم مرتبہ یہ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ مقامِ قاب قوسین پر کوئی نہیں پہنچ سکتا اور نہ ہی کسی کو ظاہری آنکھوں سے معراج ہو سکتی ہے اور نہ ہی کسی کو ظاہری آنکھوں سے دیدار ہو سکتا ہے۔

پنجم مرتبہ یہ کہ کوئی شخص بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام صحابہ، اصحابِ صفہ، اصحابِ بدر اور اصحابِ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مرتبہ تک نہیں پہنچ سکتا۔

ششم مرتبہ یہ کہ علمِ روایت میں چار مجتہد مذہب ہیں ان چاروں مجتہد اماموں کے مرتبہ تک کوئی نہیں پہنچ سکتا اور یہ چاروں مذہب برحق ہیں۔ میں امامِ اعظم حضرت نعمان کوفیؒ کے مذہب پر ہوں جو ایک صوفی تھے اور شرک، کفر، بدعت اور سرود سے تارک فارغ تھے۔

ان چھ مراتب کے علاوہ دیگر مراتب یعنی ولایت، ہدایت، غنایت، غایت الغایت لانہایت، ذکر، فکر، ورد و وظائف، تلاوت، استغراق، معرفتِ الٰہی، قرب و وصال، مشاہدۂ تجلیاتِ نورِ حضور،

www.sultan-ul-faqr-publications.com

دیدارِ الٰہی کا شوق اور اشتیاق، دعوت، علمِ فضیلت، درویشی، فقیری، ابدالی، اوتادی، فنا و بقا، غوثیت اور قطبیت کے مراتب پر لوگ قیامت تک ایک دوسرے کے قائم مقام ہوتے جائیں گے اور یہ سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوگا۔ جان لو کہ مراتبِ غوث و قطب تین قسم کے ہیں اوّل غوث قطب دہقانی جن کے تصرف کی حد بارہ کروہ (فرسنگ) تک ہوتی ہے۔ دوم غوث قطب روحانی جن کا نفس فنا اور روح بقا پا چکی ہوتی ہے اور وہ استغراق کے باعث روزِ الست سے ہی مست ہیں جنہوں نے جامِ شوق مواحد ساقی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دستِ مبارک سے پیا ہوتا ہے اور وہ ہر لمحہ اس ازل کی مستی اور سوزش کے سبب آہ آہ کرتے رہتے ہیں۔ انہیں نہ طالب بنانے کی خواہش ہوتی ہے نہ مرید بنانے کا ذوق بلکہ وہ توحید میں غرق رہتے ہیں۔ یہ غوث و قطب مقامِ تجرید و تفرید پر ہوتے ہیں۔ غوث و قطب کا سوم مرتبہ یہ ہے کہ انہیں وحدت کا غوث و قطب کہا جاتا ہے جیسا کہ قدرت سرِّ سبحانی، معشوقِ ربانی، غوث الجن والانس و ملائکہ شاہ عبدالقادر جیلانیؓ۔ یہ ان طالبوں اور مریدوں اور صاحبِ دیدار کے مراتب ہیں جو دیدار کے مشتاق اور معرفتِ الٰہی میں غرق رہتے ہیں۔ وہ اللہ کے ساتھ مشغول و مستغرق خوش رہتے ہیں۔ طریقہ سروری قادری کے طالبوں کو معرفتِ اِلَّا اللّٰہ اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائمی حضوری مبارک ہو۔ مطلب یہ کہ مرشد کامل قادری وہ ہے جو معرفتِ اِلَّا اللّٰہ اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری کے علاوہ دیگر کسی راستے کی طلب نہیں کرتا کیونکہ راہِ ذکر فکر اور ورد و وظائف میں رجعتِ نفسانی، معصیتِ انائے شیطانی، رجوعاتِ خلق، حوادثاتِ دنیا کی پریشانی اور بے شمار راہزن ہیں جس کے سبب قلب ضبط ہو جاتا ہے اور قبض و بسط اور سکر و صحو کے احوال پیش آتے ہیں۔ اہلِ حضور کے لیے مستی ہوشیاری اور نیند بیداری کے برابر ہوتی ہے۔ جو معرفتِ الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے کوشش نہیں کرتا اور مشاہدہ میں غرق نہیں ہوتا وہ مراتبِ وصال سے محروم اور لاحاصل رہتا ہے۔ وہ ایسا طالب ہوتا ہے جو ابھی تک اپنے مطلب تک نہیں پہنچا ہوتا۔ ایسا کورچشم پیدائش سے موت تک باطنی طور پر اندھا ہی رہتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

www.sultan-ul-faqr-publications.com

☆ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى (17:72)

ترجمہ: جو اس (دنیا) میں (حق کے دیدار سے) اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا۔

شرح مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں داخل ہونے اور حضوری سے مشرف ہونے کے سلوک کی شرح یہ ہے کہ جب طالبِ مولیٰ تصور سے دل پر اسمِ اللہ ذات نقش کرتا ہے تو قرار و سکون حاصل کرتا ہے اور باطن میں اسمِ اللہ ذات کو واضح دیکھتا ہے۔ تب اسمِ اللہ ذات آفتاب کی مثل (طالب کے اندر) طلوع ہو کر صبح صادق کی طرح روشنی بکھیرتا ہے اور پھر نورِ معرفتِ الٰہی کی تجلیات کا شعلہ چمکتا ہے اور دل سے تاریکی و سیاہی اور ظلمتِ نفسانی و شیطانی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد مرشد کو چاہیے کہ طالبِ مولیٰ کو کہے کہ باطنی تفکر و تصور سے دل میں اسمِ اللہ ذات کو دیکھ کہ تجھے کیا نظر آتا ہے؟ دل میں اسمِ اللہ ذات دیکھنے سے اگر طالبِ مولیٰ غرق ہو جائے اور باطن میں حضورِ حق کا شعور بھی کھو دے تو معلوم ہوا کہ وہ نورِ معرفتِ الٰہی میں محو ہو گیا ہے اور اگر وہ باطنی طور پر باشعور رہے تو وہ بتاتا ہے کہ دل اور اسمِ اللہ ذات کے گرد ایک وسیع و عریض میدان ہے جس کی کوئی حد اور انتہا نہیں اور پھر طالبِ مولیٰ دل اور اسمِ اللہ ذات کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور جب مراقبہ سے باہر آتا ہے تو بتاتا ہے کہ اس میدان میں روضہ کی مثل ایک گنبد ہے جس کے دروازہ پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا ہے اور زبان سے کلمہ طیب پڑھنے اور اس کا ورد کرنے سے ہی وہ دروازہ کھلتا ہے۔

ابیات:

نجات مردم جان لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

کلید قفل چنان لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: لوگوں کی نجات کا ذریعہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے اور ہر قفل کی کلید بھی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے۔

چہ خوف آتش دوزخ چہ خوف دیو لعین

ہر آنکہ کرد بیان لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

ترجمہ: جو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھتا ہو اُسے آتشِ دوزخ اور شیطان لعین کا کیا خوف؟

نبود ملک دو عالم نہ دور چرخ کبود

کہ بود در امان لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

ترجمہ: اس وقت بھی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا دورِاماں تھا جس وقت نہ دونوں جہان تھے اور نہ ہی نیلا آسمان۔

جب طالبِ مولیٰ اس روضہ میں داخل ہوتا ہے تو اسے مجلسِ خاص الخاص دکھائی دیتی ہے اور اس مجلس میں ذکرِ الٰہی اور آیاتِ قرآن وحدیث کا تذکرہ ہوتا ہے۔ تب اسے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے (طالب کو) سات مقامات حاصل ہوتے ہیں اوّل مقامِ ازل، دوم مقامِ ابد، سوم مقامِ دنیا، اور دنیا میں مزید چار مقامات حاصل ہوتے ہیں جیسا کہ اوّل مقام دنیا میں حرمِ مدینہ میں روضہ پاک پر اور دوم حرمِ کعبہ میں جہاں مجلس ہوتی ہے اور باقی دو مجلسِ حضوری کے مقامات بالائے آسمان ہوتے ہیں کہ ایک عرشِ اکبر پر دریائے ژرف میں جو کہ مطلق توحید ہے جس کی ہر موج نورِ معرفتِ الٰہی کی ہے اور ساتویں مجلسِ محمدی لامکان میں، کہ جس کی مثال کسی دوسری شے سے نہیں دی جاسکتی۔ ہر مقام پر ذکرِ الٰہی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ جاری رہتا ہے۔

ابیات:

از دل بدر کن بیشہ خطرات را

بیابی وحدت حق ذات را

ترجمہ: اپنے دل سے خطرات کا خاتمہ کر تب تو وحدتِ ذاتِ حق پائے گا۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

دل کہ ز اسرارِ خدا غافل است

دل نتوان گفت کہ مشتِ گل است

ترجمہ: جو دل اسرارِ الٰہی سے غافل ہو اسے دل نہیں کہا جا سکتا بلکہ وہ مٹی کی ڈھیری ہے۔

وہ صاحبِ تصور طالب جو روحانی طور پر مجلس میں حاضر ہو جاتا ہے اسے مراقبہ و ذکر باطن کی حضوری میں اس طرح لے جاتے ہیں کہ وہ ظاہر میں بے جان ہو جاتا ہے گویا مر چکا ہو۔ اس طریقہ سے مجلسِ محمدیؐ میں داخل ہونا مبتدی طالب کا مرتبہ ہے۔ جب اسکا ظاہر و باطن ایک ہو جائے تو وہ انتہا پر پہنچ جاتا ہے تب اسے کامل عارف باللہ کہتے ہیں۔ جان لو کہ کاملین کے لیے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آفتاب کی مثل ہر جگہ موجود ہوتی ہے اور طالب اس مجلس کی حضوری میں ذرّے کی مثل ہوتا ہے کیونکہ ذرّہ آفتاب سے جدا نہیں ہو سکتا بلکہ ذرّے کی روشنی آفتاب سے ہی حاصل کردہ ہے۔ مطلب یہ کہ طالبِ مولیٰ ظاہری ورد وظائف اور اعمالِ ظاہر سے ہرگز باطن میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک نہیں پہنچ سکتا اگرچہ تمام عمر ریاضت کرتے ہوئے پتھر سے سر ٹکراتا رہے کیونکہ راہِ باطن' صاحبِ باطن مرشد کامل سے حاصل ہوتی ہے جس کے ذریعے طالب ایک لمحہ میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں پہنچ سکتا ہے اور واصل بھی ہو سکتا ہے۔

جان لو کہ امت پیروی کرنے والے کو کہتے ہیں اور پیروی یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نقشِ قدم پر چل کر خود کو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک پہنچایا جائے۔ مجھے ان لوگوں پر حیرت ہوتی ہے جو راہِ حضوری کے متعلق نہیں جانتے اور بے حیائی، تکبر، خواہشاتِ نفس، خود پرستی اور نفس پرستی کے باعث عارفانِ باللہ سے طلب بھی نہیں کرتے اور جو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں پہنچ جاتے ہیں حاسدین اپنے حسد کے باعث ان کو دیکھ نہیں سکتے۔ وہ سراسر احمق اور حیوان ہیں۔ جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر اور حضوری میں منظور نہیں وہ امت کے مومن و مسلمان اور فقیر درویش علما فقہا کیسے ہو سکتے ہیں اور امت ان کی پیروی کیسے کر سکتی ہے۔

جان لو کہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سرِ ہدایت ہے اور یہ ہدایت ابتدا (کی طرف

www.sultan-ul-faqr-publications.com

لوٹنے) میں ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَلنِّہَایَۃُ ھُوَ الرُّجُوْعُ اِلَی الْبِدَایَۃِ

ترجمہ: ابتدا کی طرف لوٹنا ہی انتہا ہے۔

☆ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ

ترجمہ: جس نے مجھے دیکھا تحقیق اس نے حق دیکھا۔ بیشک شیطان میری مثل نہیں بن سکتا۔

جان لو کہ باطن میں ہمیشہ حضوری میں رہنے والا کوئی شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے کسی دینی و دنیوی کام کے سلسلے میں درخواست کرتا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے اس کا حکم جاری ہو جاتا ہے اور اُس وقت مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اصحابِ کبار کے ہمراہ دعائے خیر بھی فرما دیتے ہیں تب بھی وہ کام ظاہری طور پر انجام نہ پائے تو اس میں کیا حکمت ہے؟ جاننا چاہیے کہ وہ طالبِ مولیٰ ابھی کاملیت کے درجے پر نہیں پہنچا اور اس کا مرتبہ ابھی ترقی پذیر ہے اور وہ طالب کسی مشکل (چیز یا مقام) کی طلب میں ہے۔ اسے باطن میں اس کی درخواست اور حال کے موافق نعم البدل عطا کر دیا جاتا ہے جس سے وہ خوش ہو جاتا ہے۔ اس مرتبہ اور قرب میں ترقی پر اسے مبارکباد۔ اگر طالب جاہل ہو یا مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مُردار شے کی طلب کرے تو اس نالائق کو وہاں سے نکال دیا جاتا ہے یا اس کا اعلیٰ مرتبہ سلب کر لیا جاتا ہے۔ جس کا ظاہر و باطن ایک ہو جاتا ہے اس کا قدم اور مقام مرتبۂ ترقی سے بالاتر ہے۔ جو توحید تک پہنچ جاتا ہے اور صاحبِ توحید بن جاتا ہے تو اس پر توحیدِ الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کھل جاتی ہے۔

مصنف کہتا ہے کہ تصرف و تصور اسم اللہ ذات کے ذریعے حضوری تک پہنچنا یا توجہ باطنی اور ذکر فکر سے ذاتِ حق تک پہنچنا یا اولیا اللہ کی قبور پر دعوت پڑھنے سے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر ہونا کچھ مشکل نہیں بلکہ آسان کام ہے لیکن علم، حلم، خلق، ملک، رضا، باطن صفا، جود و کرم، شریعت اور تمام سنتِ رسولؐ پر استقامت کا شرف حاصل کرنا نہایت مشکل اور دشوار کام ہے۔

عارف باللہ وہ ہوتا ہے جو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کو جان و دل سے اختیار کرے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان سے بال برابر بھی قدم نہ بڑھائے۔ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری کسوٹی کی مثل ہے۔ جس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا اور درست اعتقاد سے دیکھا اور حضور پُرنور کے دیدار سے مشرف ہونے پر شکر بجالایا اس کا نفس پاک اور قلب زندہ ہو جاتا ہے اور اس کی روح ذکرِ محمود کرتی ہے لیکن جس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا لیکن درست اعتقاد نہ رکھا وہ مرتد اور مردود ہو جاتا ہے۔ جان لو کہ سات طرح کے لوگ دیدار اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے محروم ہوتے ہیں اوّل تارکِ نماز، دوم تارکِ جماعت، سوم شرابی، چہارم بدعتی، پنجم دشمنِ علمائے عامل، ششم دشمنِ فقیرِ کامل، ہفتم اہلِ سرود اور غیر مرد و عورت کا حسن پرست۔ جو بھی صاحبِ شریعت اور صاحبِ باطن فقیرِ کامل کو خالی، بے برکت اور بے حکمت سمجھتا ہے وہ احمق اور نادان ہوتا ہے کہ مشرق تا مغرب تمام زمین کی حکومت حکمِ خدا اور اجازتِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ان درویشوں کے حوالے کی گئی ہے جن کے باطن معمور اور باصفا ہیں۔ فقرا کے منہ سے جو بھی الفاظ ادا ہوتے ہیں وہ حکمت سے خالی نہیں ہوتے کہ فقیر بھی حق تعالیٰ کی حکمتوں میں سے ایک حکمت ہے۔

☆ لِسَانُ الْفُقَرَآءِ سَيْفُ الرَّحْمٰنِ

ترجمہ: فقرا کی زبان رحمٰن کی تلوار ہے۔

اس فقیر کی زبان رحمٰن کی تلوار ہے جو ہمیشہ ذکر، فکر اور تلاوتِ قرآن میں مشغول رہتا ہے۔ فقیر حق تعالیٰ کی معرفت اور وصال کی بدولت لایحتاج ہوتا ہے وہ کسی سے کچھ طلب نہیں کرتا۔ جو چیز بھی کسی سے لیتا ہے اللہ تعالیٰ سے دس گنا واپس دلواتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَلْفَقِيْرُ لَا طَامِعَ وَلَا جَامِعَ وَلَا مَانِعَ

ترجمہ: فقیر طمع نہیں کرتا اور نہ وہ جمع کرتا ہے اور نہ ہی منع کرتا ہے۔

وہ فقیرِ کامل جو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہم صحبت ہوا سے کس چیز سے پہچانا جا سکتا ہے؟

www.sultan-ul-faqr-publications.com

مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری کی علامت یہ ہے کہ جو لفظ بھی اس فقیر کے منہ سے نکلتا ہے وہ معرفتِ توحیدِ الٰہی سے متعلق اور فقہ، قرآن، حدیث اور تفسیر کے موافق ہوتا ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ اسے کیا ضرورت کہ نقش پُر کرے اور خط و دائرے کھینچے اور اسے کیا ضرورت کہ دعوت پڑھے! یہ مراتب اس طالب کے ہیں جو فنا فی الشیخ کے ابتدائی احوال میں سے گزر رہا ہو۔ دوم مراتب فنا فی اللہ کی حضوری کے ہیں جو اسمِ اللہ ذات کے تصور و تصرف سے حاصل ہوتے ہیں جس سے نور کی تجلیات اور مشاہدہ کھلتا ہے۔ گرمیٔ نور اور آتشِ اسمِ اللہ ذات سر سے قدم تک قلب و قالب کو رات دن اس طرح جلاتی ہے جس طرح آگ خشک لکڑی کو جلاتی ہے اور وہ قیامت تک سرد نہیں ہوتی جب تک طالب بہشت میں داخل نہ ہو جائے۔ جس کے بعد وہ لقائے ربّ العالمین سے مشرف ہوتا ہے۔ حدیثِ قدسی:

☆ فَتَنْسَوْنَ النَّعِيْمَ اِذَا رَاَيْهَا

ترجمہ: جب وہ (اللہ کا) دیدار کریں گے تو جنت کی نعمتوں کو بھول جائیں گے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ (8:17)

ترجمہ: اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! یہ کنکریاں) جو آپ نے پھینکی ہیں وہ آپ نے نہیں پھینکیں بلکہ اللہ نے پھینکیں ہیں تاکہ وہ مومنین پر اپنا انعام فرمادے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اِنَّ الْعَبْدَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِكَثْرَةِ الصَّوْمِ وَبِكَثْرَةِ الصَّلٰوةِ اِلَّا بِاَرْبَعِ خِصَالٍ اَوَّلُهَا سَخَآءُ الْيَدَيْنِ وَالثَّانِيْهَا بِاِصْلَاحِ الْقَلْبِ وَالثَّالِثُ بِتَعْظِيْمِ الْاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالرَّابِعُ بِشَفْقَةٍ عَلٰى خَلْقِ اللّٰهِ تَعَالٰى

ترجمہ: بے شک کوئی شخص کثرتِ صوم اور کثرتِ نماز کی بدولت جنت میں داخل نہ ہو گا جب تک اس میں یہ چار خصوصیات نہ ہوں اوّل ہاتھ کی سخاوت، دوم اصلاحِ قلب، سوم امورِ الٰہی کی تعظیم،

www.sultan-ul-faqr-publications.com

چہارم مخلوقِ الٰہی پر شفقت۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ (49:12)

ترجمہ: کیا تم میں سے کوئی پسند کرے گا کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ پس وہ اس سے کراہت کرے گا۔ اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرمانے والا بہت رحم فرمانے والا ہے۔

☆ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ O (11:105)

ترجمہ: کوئی بھی اللہ کے اذن کے بغیر کلام نہ کر سکے گا۔ ان میں سے بعض شقی ہوں گے اور بعض سعید۔

جو مومن و مسلمان کی غیبت کرتا ہے وہ زانی و فاسق ہوتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَآءِ

ترجمہ: غیبت زنا سے بھی بدتر ہے۔

اور زانی گویا اپنے حقیقی بھائی کا گوشت کھاتا ہے۔ وہ دائمی ریاضت جو تصور اسم اللہ ذات سے وجود کو سر سے قدم تک پاک کر دے اس سے سخت تر اور بہتر کوئی ریاضت نہیں۔ اور آتشِ دوزخ گویا اس آتش کے ایک ذرّے سے جلائی گئی ہے جو وجود میں پیدا ہوتی ہے۔ اگر ایسی آتش رکھنے والا فنا فی اللہ فقیر قہر و جلال کی نظر ڈالے تو مشرق سے مغرب تک ہر شے جلا دے۔ لیکن اس وجود پر آفرین ہے کہ جس میں یہ آتش (بھڑک رہی) ہے لیکن پھر بھی وہ مخلوق کو نقصان نہیں پہنچاتا۔ وہ شخص جو چالیس سال تک دینی و دنیوی کاموں کے لیے چالیس روزہ چلہ کرتا رہے تو اس سے بہتر ہے کہ دم بھر کے لیے تصور اسم اللہ ذات میں غرق رہے کیونکہ اہلِ تصور اسم اللہ ذات کا ہر مشکل کام توجہ سے ایک گھڑی میں ہی پورا ہو جاتا ہے اور وہ صاحبِ تصور جو گھڑی بھر میں باطن میں ارواح سے

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ملاقات کر سکتا ہو اور خاص طور پر سرورِ کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں پہنچ سکتا ہو اسے کیا ضرورت کہ نمازِ استخارہ ادا کرے۔ وہ تو دونوں جہان کا نظارہ ناخن کی پشت پر دیکھ سکتا ہے۔ صاحبِ نظر اس نظارے اور چشمِ دل سے جو کچھ دیکھتا ہے وہ دوسروں کو بھی واضح طور پر دکھا سکتا ہے۔ یہ مراتب فقیر کے لیے ابتدائی سبق اور اوّل قاعدہ ہیں جیسے بچوں کو الف ب کی تعلیم دی جاتی ہے۔ مجھے ان لوگوں پر حیرت ہوتی ہے جو فقیر سے اللہ کی خاطر اخلاص نہیں رکھتے بلکہ منافقت کے باعث پتھر مارتے ہیں۔ ابیات:

از مکافات جہان غافل مشو
گندم از گندم بروید جو از جو

ترجمہ: اس جہان میں مکافاتِ عمل سے غافل نہ ہو کیونکہ گندم سے گندم اور جَو سے جَو پیدا ہوتے ہیں (یعنی انسان جو کرتا ہے وہی پاتا ہے)۔

باھُوؒ حق راست گو فقرش چہ چیز
فقر بیرون از عقل فکرش تمیز

ترجمہ: اے باھُوؒ! سچ بتا کہ فقر کیا چیز ہے؟ فقر عقل و فکر سے بالاتر ہے۔

وہ اس لیے کہ فقر کے سر پر اللہ کا نام ہے اور فقر اسرارِ الٰہی میں سے ایک سرّ ہے۔ جو کوئی راہِ فقر پر قدم رکھتا ہے وہ اللہ کے سوا ہر شے ترک کر دیتا ہے۔ فقر مقامِ فردوس ہے کیونکہ مقامِ فردوس پر دیدار سے جمعیت حاصل ہوتی ہے اور اس مقام پر دنیا اور اہلِ دنیا کی بو بھی نہیں پہنچ سکتی۔ فقر میں معرفتِ الٰہی کی بہار ہے کہ فقر کی نگاہ میں دنیا کی زینت محض خواری ہے اور فقیر اس خواری سے ہوشیار رہتا ہے اور اس کی نظر میں اہلِ دنیا اور غافل خوار ہیں۔ نہ نہ میں غلط نہیں کہتا فقرا اللہ کے نام پر جان فدا کرنے والے اور اپنے نفس کو قابو میں رکھنے والے ہوتے ہیں جو اپنے دل کی آنکھوں کو ازل سے ابد تک بیدار رکھتے ہیں۔ مراتبِ فقر کے حامل صاحبِ حق الیقین اور باعتبار ہوتے ہیں۔ فقیر کی زبان ذوالفقار کی مثل ہوتی ہے جو منہ کی نیام میں رہے تو بہتر ہے اور اگر باہر نکلے تو

www.sultan-ul-faqr-publications.com

فقرا کا قہر اللہ کے قہر کی مثل تمام عالم کو قتل کر دے کیونکہ:

☆ لِسَانُ الْفُقَرَآءِ سَیْفُ الرَّحْمٰنِ

ترجمہ: فقرا کی زبان رحمٰن کی تلوار ہے۔

اس لیے کہ ازل کی سیاہی ان کی زبان پر لگی ہوئی ہے۔ جو ان فقرا کا منکر ہو وہ دونوں جہان میں خوار اور پریشان رہتا ہے۔ بیت:

اصل یقین است بود با اصل
ہر کہ رسد با اصل حق وصل

ترجمہ: اصل یقین یہ ہے کہ اصل حقیقت تک پہنچا جائے اور جو اصل حقیقت تک پہنچ جائے وہ حق سے وصال پا لیتا ہے۔

وصل و اصل بھی دوری کا مرتبہ ہے۔ جو توحید میں غرق ہو کر یکتا ہو جائے وہ ریا سے پاک ہو کر شوق کے ساتھ مست اور مسرور رہتا ہے۔ یہ مردانِ خدا کے مراتب ہیں۔ آرائش نہ کر کہ آرائش عورتوں کا کام ہے۔ مرد کو آرائش، سونا اور زیور سے کیا سروکار؟ بیت

زن نہ مردی بکن دست کرم بکشا کہ زر
مرد را بہر کرم زن را برائے زیور است

ترجمہ: عورت نہیں بلکہ مرد بن اور سخاوت کر کیونکہ مرد سونے کو سخاوت کے لیے اور عورت زیور کے لیے استعمال کرتی ہے۔

سن اے طالبِ مولیٰ، اہلِ محبت اور دوست! یہ مراتب اس ذکر سے حاصل ہوتے ہیں جو مغز و پوست میں جاری ہو۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ (18:24)

ترجمہ: اور اپنے ربّ کا ذکر (اس قدر محویت سے) کریں کہ خود کو بھی فراموش کر دیں۔

اہلِ حضور کے ہر عمل، فعل اور قول سے اللہ کے قرب، معرفت، وصال اور حضوری کا اظہار ہوتا ہے

www.sultan-ul-faqr-publications.com

کیونکہ وہ مشاہدۂ نور اور قربِ حضور میں رہنے والے صاحبِ استغراق ہوتے ہیں جن کا باطن معمور اور وجود مغفور ہوتا ہے اور وہ ہمیشہ اللہ کی بارگاہ میں منظور ہوتے ہیں۔ مطلب یہ کہ فنا فی اللہ کے مراتب کا حامل اس ذکر کی بدولت ہمیشہ حضوری میں رہتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

☆ ذِکْرُ اللّٰہِ فِی الْغَدْوَۃِ وَالْعَشِیِّ اَفْضَلُ مِنْ ضَرْبِ سَیْفٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

ترجمہ: صبح وشام ذکرِ اللہ میں مشغول رہنا اللہ کی راہ میں تلوار چلانے سے افضل ہے۔

☆ لَا یَشْغُلُھُمْ شَیْءٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی طَرْفَۃَ الْعَیْنِ

ترجمہ: اہلِ ذکر کوئی بھی شے پل بھر کے لیے اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی۔

اللہ کے نام یعنی اسمِ اللہ ذات کے ذکر کی حقیقت اللہ کے حکم سے جس کسی پر نازل ہوتی ہے وہ اسمِ اللہ ذات کی تاثیر سے ظاہر و باطن کے تمام علوم کا عالم فاضل بن جاتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ اسمِ اللہ ذات کا ذکر حضوری ہے۔ جس کسی کے وجود میں اسمِ اللہ ذات کا ذکر تاثیر کرتا ہے تو وہ ذکر ذاکر کو معرفتِ اِلَّا اللّٰہ عطا کر کے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں لے جاتا ہے اور اسمِ اللہ کا ذکر خطرات، وہمات، نجاست اور باطل کو (وجود سے) باہر نکال دیتا ہے۔ ذکر وہ ہے جو مشاہدۂ حضوری میں کیا جائے۔ مشاہدۂ حضوری کے بغیر ذکر کو ذکر نہیں کہا جا سکتا۔ اہلِ تقلید رجعت خوردہ ہوتے ہیں جو انانیت اور غرور کے مراتب پر ہوتے ہیں۔ ذکر غرق ہونے کا نام ہے اور غرق لوحِ ضمیر کو روشن کرنے والا ہوتا ہے۔ جس سے وحدانیت کے دفاتر کے اوراق کا مطالعہ حاصل ہوتا ہے یعنی وارداتِ غیبی اور فتوحات کا علم اسمِ اللہ ذات سے کھلتا ہے اور کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سے دکھائی دیتا ہے۔ ایسا ذاکر عیسیٰ علیہ السلام جیسے دم کا حامل اور خضر علیہ السلام کے قدم پر ہوتا ہے۔ وہ غرق فنا فی اللہ ہوتا ہے اور دنیا و عقبیٰ سے بے غم ہوتا ہے۔ مجھے ان احمق لوگوں پر حیرت ہوتی ہے جو اہلِ تقلید ہیں اور سرود کی آواز پر ذکر کرتے ہیں اور تالیاں بجاتے ہوئے اللہ کا نام زبان پر لاتے ہیں وہ مکمل طور پر کافر ہو چکے ہوتے ہیں۔ پس ان کی حقیقت یہ ہے کہ وہ کمینی دنیا کے مراتب کے لیے ریاضت کرتے اور پریشان رہتے ہیں۔ مقولہ ہے کہ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

از دست نارسا است کہ مکارہ پارسا است

ترجمہ: مکار اگر پارسا ہے تو صرف اس لیے کہ اس کا ہاتھ گناہ تک نہیں پہنچا۔

اہلِ تقلید کا ذکر کرنا پاگل پن ہے۔ ان پر لاحول پڑھنا چاہیے۔ ان کی مستیٔ حال خام خیالی ہے اور سردی وگرمی جیسے احوال کے متعلق باتیں کرنا نامردی و مخنثی کے مراتب ہیں اور سرودسن کران کا رونا اور لرزنا شیطانی احوال اور مراتبِ دجال ہیں۔ شعور سے بیگانہ ہو جانا اہلِ جنونیت کا مرتبہ ہے جو معرفتِ الٰہی اور باطنی حضوری سے محروم ہوتے ہیں۔ اہلِ توحید مرشد حق پر ہوتا ہے اور وہی حق تک پہنچانے والا ہوتا ہے۔ لہٰذا حق کی طلب کرنی چاہیے۔ راہِ تقلید اور باطل کو چھوڑو اور اپنا رُخ توحید کی طرف کرو، قرب و معرفتِ اِلَّا اللّٰہ حاصل کر کے شریعت کی پیروی کے لیے کمر بستہ اور ہوشیار رہو۔ ذکر کا یہ سلک سلوک توحید تک پہنچاتا ہے۔ جان لو کہ معرفتِ توحید، تجرید و تفرید اور مجاہدہ کی بنیاد مشاہدۂ حق میں غرق ہونا ہے۔ ذکر فکر، استغراق اور مکاشفہ کی بنیاد زندگیٔ قلب ہے۔ کشف القلوب کے مراتب کا حامل جذب خوردہ، احمق، دیوانہ اور مجذوب ہوتا ہے۔ محاسبہ نفس کی بنیاد مراقبہ ہے۔ کشف القبور کے مراتب خام اور نامنظور ہوتے ہیں۔ قبض و بسط، الہام و وھم اور خیال کی بنیاد ہجر و فراق سے وصال کی طرف جانا ہے۔ تمام علوم اور مراتبِ حیَ و قیوم کی بنیاد معرفت ہے۔ مراتبِ غوث و قطب کا تعلق طبقات کی سیر سے ہے جو کہ خواہشاتِ نفس سے تعلق رکھتے ہیں اور غرق فنافی اللہ اور لامکان سے بے خبر ہیں۔

مطلب یہ کہ علمِ تصوف اور توحید کسے کہتے ہیں؟ تصوف دل کی صفائی کو کہتے ہیں۔ وہ شخص جس کا دل باصفا ہو وہی معرفت، دیدار اور وصال کے لائق ہے اور وہ ہمیشہ اللہ کی بارگاہ میں منظور اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر رہتا ہے اور مراتبِ غوث و قطب جو کہ طبقات کی سیر اور خواہشاتِ نفس سے تعلق رکھتے ہیں اُن کو ترک کر دیتا ہے۔ یہ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہ کے حامل فقیر کے مراتب کہلاتے ہیں۔ اور فقیر علمِ تصوف کا عالم اور باطن صفا ہوتا ہے جو اہلِ تصوف فقیر کے سامنے دم مارتا ہے وہ دونوں جہان میں خوار ہوتا ہے کیونکہ فقیر بارگاہِ حق میں برگزیدہ ہوتا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

وہ حق کی راہ پر چلنے والا اور ہر حقیقت سے آگاہ ہوتا ہے۔ جو فقیر کے سامنے دم مارتا ہے وہ بیماری اور رجعت کا شکار ہو جاتا ہے اور فقیر کے سامنے وہی دم مارتا ہے جو بے پیر ہونے کی وجہ سے سخت سنگدل ہو یا وہ بے مرشد ہونے کی بنا پر شرمندہ چہرے والا ہو[1]۔ فقرا کا دشمن' اللہ سے غافل اور شفاعتِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محروم ہوتا ہے۔ فقیر نہ خدا ہوتا ہے نہ ہی خدا سے جدا ہوتا ہے۔ تُو جو کچھ چاہتا ہے فقیر سے طلب کر۔ اے طالب! فقیر ہر مطلب کی چابی ہے۔ فقیر کا دشمن کتوں کے سوا اور کوئی نہیں ہوتا۔

رباعی:

با کس نمی شود رام طبع رمیدہ ما
منت کشی طلب نیست دست کشیدہ ما

ترجمہ: ہماری آزاد طبیعت کسی کی بھی غلامی میں نہیں آسکتی اور نہ ہی تنگی میں ہم کسی کا احسان لیتے ہیں۔

ہر چند کہ خاکساریم اندازِ ما بلند است
بر شاخِ گل نشیند مرغ پریدہ ما

ترجمہ: اگر ہم عاجز ہوں پھر بھی ہماری رسائی بہت دور تک ہے۔ ہماری پرواز کا پرندہ شاخِ گُل پر بیٹھتا ہے۔

جان لو کہ زمین و آسمان سے لے کر تحت الثریٰ تک اور عرش سے اوپر طبق در طبق تہتر کروڑ تراسی لاکھ اکیس مقامات ہیں جس کا انتہائی مقام سِرّ الامی ہے اور ہر مقام کی انتہا لامکان ہے جس کی تشبیہ کون و مکان کی چھ سمتوں سے نہیں دی جا سکتی اور یہ سب مقامات فقیر کی نظر میں مچھر کے پر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ سبحان اللہ! حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے لطف و کرم

[1] مرشد کامل ہی مرید کے قلب کو عاجزی و انکساری کی صفت اور اللہ کی محبت عطا کر کے اس کے دل کو نرم بناتا ہے۔ بے مرشد لوگ حقیقی عاجزی اور محبتِ الٰہی سے محروم رہنے کی وجہ سے بے خوف اور سنگدل ہو جاتے ہیں۔ عاجزی و محبت سے محرومی روزِ قیامت اللہ کی بارگاہ میں انہیں شرمندگی سے دوچار کروائے گی۔ (عنبرین مغیث سروری قادری)

www.sultan-ul-faqr-publications.com

کی بدولت کیا (اعلیٰ) مراتب فقرا کو عطا کر رکھے ہیں۔ ان کی توفیق مرشد کو حاصل ہے۔ لیکن اگر وہ طالبِ مولیٰ کو روزِ اوّل توحید لامکان اور فقر کا سبق نہیں دیتا اور لامکان میں توحید تک نہیں پہنچاتا تو معلوم ہوا کہ وہ راہبر مرشدی وفقیری کی راہ نہیں جانتا۔ تو جان لے کہ قلب حیات اور روح زندگی تب پاتی ہے جب نفس فانی ہو جائے۔ تب جسم اس جہان میں ہوتا ہے اور جان لامکان میں ہوتی ہے جہاں وہ اسرارِ وحدانیت اور مشاہدۂ حضوری وقدرتِ الٰہی کے نورِ استغراق میں محو ہوتی ہے۔ یہ مراتبِ عظمیٰ اور سعادتِ کبریٰ مرشد کامل تصور اسمِ اللہ ذات کی تاثیر، برکتِ اسمِ اعظم، شریعت، آیاتِ قرآن وحدیث اور کلید کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے طریقِ تحقیق سے پہلے ہی روز کھول دیتا ہے۔ طریقِ تحقیق کے مطابق یہی طریقت ہے اور جو کوئی اس میں شک کرے وہ منافق اور اہلِ زندیق ہوتا ہے۔ بیت:

من مرغ لامکانم جز لامکان نمانم
فقرش ازاں نشانم فی اللہ فنا ازانم

ترجمہ: میں لامکان کا پرندہ ہوں اس لیے لامکان کے علاوہ کہیں نہیں رہتا۔ میں نے فقر اور فنا فی اللہ کا مرتبہ وہیں سے پایا ہے۔

مطلب یہ کہ ابتدا میں جس شخص کے وجود میں سرکش نفسِ امارہ ہوتا ہے وہ تصور اسمِ اللہ ذات سے لوامہ بن جاتا ہے۔ اور پھر تصور اسمِ اللہ ذات (کی مشق) سے ملہمہ بن جاتا ہے اور اسمِ اللہ ذات کی مشق سے نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے اور جب نفس مطمئنہ ہو جائے تو وجود سر سے قدم تک ذکرِ اللہ کی بدولت نورِ توحید سے پُر ہو جاتا ہے۔ یہ مراتب بھی تصور اسمِ اللہ ذات کی حضوری اور کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی کلید سے کھلتے ہیں اور جو کچھ بھی دکھائی دیتا ہے وہ برحق ہوتا ہے۔ کل وجز کی جو بھی ظاہر و پوشیدہ مخلوقِ خدا اور طبقات ہیں اور ہر مقام کی طیر سیر کے مراتب بھی ایک دم اور ایک قدم پر پلک جھپکنے میں اسم اللہ ذات کی حضوری سے حاصل ہوتے ہیں۔ یہ اسم اللہ ذات سے حاصل ہونے والی حضوری کے مراتب ہیں جو جلد ہی مقصود تک پہنچا دیتے ہیں۔ راہِ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

حضوری کے طریق اور مشاہدۂ حضوری اور تجلیاتِ نورِ ذات میں غرق کے متعلق صرف وہی جانتا ہے جس نے باطن یا خواب یا مراقبہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبانِ مبارک سے یہ سبق پڑھا ہو اور اس قوت سے ہر مقام عیاں اور ہر علم حاصل ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ تصور اسم اللہ ذات کی مشق کرنے سے وجود کے اندر نفس ایسے بیمار ہو جاتا ہے جیسے انسان کو خسرہ کی بیماری ہو۔ تصور اسم اللہ ذات کی مشق کی بدولت نفس کسی بھی حالت اور حال میں قرار اور آرام نہیں پاتا اور (بالآخر) فنا ہو جاتا ہے۔ تب یہ نافرمان نفس فرمانبردار بن جاتا ہے اور رات دن غلام کی مثل حکم کے تابع رہتا ہے۔ تصور اسم اللہ ذات اور کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی تاثیر نفس کو ایسے فنا کر دیتے ہیں جیسے آگ خشک لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

ہاں یہ یقین ہے کہ اگر مرشد صاحبِ قرب ہو اور مشاہدۂ حضوری میں غرق رہتا ہو جبکہ طالب جاہل اور بے شعور ہو تو کوئی فائدہ نہیں اور اگر طالبِ مولیٰ عالم فاضل اور صاحبِ فراست و باشعور ہو جبکہ مرشد ناقص و بے حضور ہو تو بھی کچھ فائدہ نہیں ہوتا اور اگر باشعور طالبِ مولیٰ اور اہلِ حضور مرشد دونوں مل جائیں اور اسمِ اللہ ذات کے حاضرات کے متعلق جانتے ہوئے اسے پڑھتے ہوں تو ان سے کوئی بھی چیز اور ذات وصفات کا کوئی بھی مقام مخفی و پوشیدہ نہیں رہتا۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

بیت

چناں غرق گشتم بدریائے وحدت
کہ ازل و ابد را خبر ہم ندارم

ترجمہ: میں وحدت کے سمندر میں اس طرح غرق ہوا کہ مجھے ازل اور ابد کی بھی خبر نہ رہی۔

جسے لامکان کا استغراق حاصل ہو جائے وہ حق کے علاوہ ہر شے بھول جاتا ہے۔ یہ فنا فی اللہ فقیر کے مراتب ہیں جو اس طرح غرق فنا فی التوحید ہوتا ہے جیسے مچھلی کو پانی میں ہی سکون حاصل ہوتا ہے یا جیسے کھانے میں نمک، آگ میں چنگاری یا دودھ میں پانی ملا ہوتا ہے۔ فقیر بھی اس طرح اللہ میں فنا ہوتا ہے کہ نہ وہ خدا ہوتا ہے نہ خدا سے جدا۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ ان مراتب کا حامل فقیر اللہ کا

بے حجاب مشاہدہ کر کے حق الیقین کے مرتبہ پر فائز ہوتا ہے۔ ان مراتب کو اہلِ بدعت، لعین اور بے دین کیا سمجھیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَفِيٓ اَنۡفُسِكُمۡ ؕ اَفَلَا تُبۡصِرُوۡنَ O (51:21)

ترجمہ: اور (میں) تمہارے اندر ہوں کیا تم دیکھتے نہیں۔

اے عزیز! چشمِ دل سے دیکھ اور جو کینہ ونفاق ہے اسے دل سے نکال دے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَنَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَيۡهِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِيۡدِ O (50:16)

ترجمہ: اور ہم تو اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے نزدیک ہیں۔

ابیات:

گر تو عارف واصلی صاحب نظر
از شہ رگ نزدیک تر باحق نگر

ترجمہ: اگر تو صاحبِ نظر عارف واصل ہے تو شہ رگ سے بھی قریب تر حق تعالیٰ کو دیکھ۔

دم زدم الہام قدرت ذات نور
نَحۡنُ اَقۡرَبُ قرب وحدت باحضور

ترجمہ: جب تو (اس آیت) نَحۡنُ اَقۡرَبُ کی حقیقت کو پالے گا تو تجھے قربِ وحدت اور حضوری حاصل ہو جائے گی اور تجھے نورِ ذات کی قدرت سے لحہ بہ لحہ الہام ہوں گے۔

رویتش را خوش بہیں با دل چشم
ہر چہ بنی غیر حق زان بت صنم

ترجمہ: تو چشمِ دل سے اللہ (کے جمال) کا دیدار کر۔ اللہ کے سوا تو جو کچھ بھی دیکھتا ہے وہ بت ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰى تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ (3:92)

ترجمہ: تم ہرگز اَلۡبِرَّ[1] تک نہیں پہنچ سکتے جب تک اپنی محبوب چیزوں کو (اللہ کی راہ میں) خرچ نہ کر دو۔

---

[1] اللہ پاک کا صفاتی نام جس کا مطلب ہے ہر بھلائی اور خیر کا سرچشمہ۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ابیات:

کن تصرف جان مال و ہر چہ ہست
تا ترا حاصل شود کنہش الست

ترجمہ: جان، مال اور ہر شے جو تیرے پاس ہے اسے (اللہ کی راہ میں) خرچ کر دے تا کہ تجھے روزِ الست کی حقیقت معلوم ہو جائے۔

ہر کہ گردد غرق فی اللہ باخدا
ہر کہ از خود گم شود یابد خدا

ترجمہ: جو خود سے فنا حاصل کر لے وہ اللہ کی ذات کو پا لیتا ہے اور اللہ کی ذات میں غرق ہو کر (یکتا) باخدا ہو جاتا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ہر کہ از حق منکرست مردود شد
ہر کہ باحق مشتغل محمود شد

ترجمہ: جو حق کا منکر ہو وہ مردود ہوتا ہے جبکہ جو حق کے ساتھ مشغول ہو وہ محمود ہو جاتا ہے۔

باھُوؒ ایں مراتب از شریعت یافتہ
پیشوائے خود شریعت ساختہ

ترجمہ: باھُوؒ نے یہ مراتب شریعت کی پیروی سے پائے اور اس نے شریعت کو ہی اپنا پیشوا بنایا ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى (17:72)

ترجمہ: اور جو اس (دنیا) میں (دیدارِ الٰہی سے) اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا۔

☆ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (2:115)

ترجمہ: پس تم جدھر بھی رُخ کرو اُسی طرف اللہ کا چہرہ ہے۔

ابیات:

باھُوؒ ذکر گوید ہر گیاہی وحدہٗ
ذکر گوید قلب قالب ہر بہ مو

ترجمہ: اے باھُوؒ گھاس کا ہر تنکا وحدہٗ کا ذکر کرتا ہے اور ہر شے، قلب و قالب اور ہر بال اس کے ذکر میں مصروف ہے۔

باھُو ہر طرف کردم نگاہی ذکر ذات
ذات را از ذات یابد شد نجات

ترجمہ: باھُوؒ نے جس طرف بھی نگاہ کی ہر شے کو اس ذات کا ذکر کرتے پایا کیونکہ جو ذکرِ ذات سے اس ذات کو پا لے وہی نجات حاصل کر لیتا ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ اَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ (25:43)

ترجمہ: (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کیا آپ نے اُس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہشاتِ نفس کو اپنا معبود بنا لیا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ابیات:

در وجودی دو خدا ہر یک شناس
وز دوئی بگذر بیابی حق سپاس

ترجمہ: تیرے وجود میں دو خدا[1] ہیں اور ہر ایک کی پہچان حاصل کر۔ اور اس دوئی کو چھوڑ دے تاکہ تو قابلِ تعریف حق کو پا سکے۔

نفس شہوت را بکش کلی ہوا
تا ترا حاصل شود واحد خدا

ترجمہ: نفس کی خواہشات اور شہوات کو مکمل طور پر ختم کر دے تاکہ تجھے واحد ذاتِ حق حاصل ہو

---

[1] ایک خدائے حقیقی اللہ تعالیٰ اور دوسرا خدائی صفات کا دعویٰ کرنے والا نفس

جائے۔

یہ باطن صفا فقیر کے مراتب ہیں جو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے حاصل ہوتے ہیں۔

☆ وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی O (20:47)

ترجمہ: اور اس شخص پر سلامتی ہو جس نے ہدایت کی پیروی کی۔

مراتبِ فقیر کی انتہا فنا فی اللہ بقا باللہ پر کس طرح پہنچا جا سکتا ہے۔ مطلب یہ کہ مراتبِ قرب تین قسم کے ہیں جو تین تصور سے موسوم ہیں۔ تصور فنا فی الشیخ، تصور فنا فی اسمِ اللہ ذات اور تصور فنا فی اسمِ محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ جان لو کہ تمام مخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نور سے ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے نور سے ہیں۔ جو مرشد روزِ اوّل طالب کے نوری وجود کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نوری وجود تک نہیں پہنچاتا اور پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نورانی وجود میں گم کر کے طالب کے نورانی وجود کو بحرِ ربوبیت کے نورِ وحدانیت میں غرق نہیں کرتا اسے مرشد نہیں کہا جا سکتا کیونکہ روزِ اوّل تصور اسمِ اللہ ذات کے ذریعے طالب کا نفس تزکیہ کے بعد نور بن جاتا ہے اور قلب تصفیہ کے بعد نور بن جاتا ہے، روح تجلیہ کے بعد نور بن جاتی ہے اور سرّ تجلیہ کے بعد نور بن جاتا ہے۔ جیسے ہی یہ چاروں نور اکٹھے ہو کر یکتا ہو جاتے ہیں تو انسان اپنے اصل کی طرف رجوع کر لیتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ كُلُّ شَيْءٍ يَرْجِعُ اِلٰى اَصْلِهٖ

ترجمہ: ہر شے اپنی اصل کی جانب رجوع کرتی ہے۔

☆ حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِيْمَانِ

ترجمہ: وطن کی محبت ایمان سے ہے۔

ایمان نورِ الٰہی ہے اور صورتِ روح نور ہے۔ اہلِ ارواح کی مجلس بھی نور ہوتی ہے جو مقامِ ناسوت کی نفسانیت اور اربعہ عناصر کی نار سے آزاد ہوتے ہیں۔ نوری اہلِ ارواح اور ناری اہلِ نفس کو

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ایک دوسرے کی مجلس پسند نہیں آتی۔ جو نورِ حضور کا طلبگار رہتا ہے وہ وحدانیت کو پا لیتا ہے اور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نور تک پہنچ جاتا ہے جو کہ ابتدائی اور انتہائی مرتبہ ہے اور مجلسِ سرورِ کائنات تک پہنچنا مراتبِ انتہا ہیں اور غرق فنا فی اللہ ہونا مراتبِ ابتدا ہیں۔ حدیث:

☆ اَلنِّھَایَۃُ ھُوَ الرُّجُوْعُ اِلَی الْبِدَایَۃِ

ترجمہ: ابتدا کی طرف لوٹنا ہی انتہا ہے۔

بیت:

گر بشوق حق دلت شد مبتلا
مرگ ہرگز کے شد بروی روا

ترجمہ: اگر تیرا دل حق تعالیٰ کے قرب کے شوق میں مبتلا ہو جائے تو اس دل کے لیے موت کیسے ممکن ہے!

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا

ترجمہ: مرنے سے پہلے مر جاؤ۔

بلکہ عارفین کے لیے زندگی حجاب کی مانند ہے اور وہ دنیا میں قیدی کی طرح رہتے ہیں کیونکہ دنیا مومنین کے لیے دوزخ کی مثل ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِیْنِ وَ جَنَّتُ الْکٰفِرِیْنَ

ترجمہ: دنیا مومنین کے لیے قید خانہ اور کافروں کے لیے جنت ہے۔

بیت:

با تو دل مسجد است بے تو کنشت
بے تو دل دوزخ است با تو بہشت

ترجمہ: (اے اللہ) اگر تو میرے دل میں ہو تو وہ مسجد کی مانند ہے اور نہ ہو تو آتش کدہ ہے اور اگر تو

www.sultan-ul-faqr-publications.com

میرے دل میں نہ ہو تو یہ دوزخ کی مثل ہے جبکہ تو میرے دل میں ہو تو یہ جنت کی مثل ہے۔

مجھے ان لوگوں پر حیرت ہوتی ہے جو بے عمل عالم ہیں اور معرفتِ الٰہی سے بے خبر اہلِ نفس ہیں کیونکہ نفس بادشاہ ہے اور شیطان اس کا وزیر ہے۔ اہلِ نفس کو شیطان ریاکاری، نام و ناموس، ظاہر پرستی اور ہوا و ہوس کے ذریعے باطن میں معرفتِ الٰہی سے روکتا ہے کیونکہ اکثر علما کہتے ہیں کہ اس زمانہ میں لائقِ ارشاد شیخ ولی اللہ اور صاحبِ توفیق مرشد کوئی نہیں اور علمِ فقہ اور کتب کو وسیلۂ مرشد سمجھتے ہیں لیکن وہ غلط کہتے ہیں۔ علم راہ کو روشن کرتا ہے جبکہ وسیلۂ مرشد لشکرِ جمعیت کے ہمراہ توشۂ ذکر و فکر کے ساتھ نفس، شیطان اور حوادثِ دنیا سے حفاظت کرتا ہے۔ کیا تو نہیں جانتا کہ شیطان بھی ہر علم کا عالم ہے جبکہ حضرت آدم علیہ السلام کوئی بھی علمِ ظاہر نہیں جانتے تھے۔ پس شیطان کے پاس علمِ ظاہر تھا جو وہ زبان سے بیان کرتا تھا اور حضرت آدم علیہ السلام کے پاس معرفتِ الٰہی کا باعیاں علمِ باطن تھا جس کی بدولت تمام فرشتوں پر عزت و شرف لے گئے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا (2:31)

ترجمہ: اور (اللہ نے) آدمؑ کو تمام اسما کا علم سکھایا۔

پس علمِ ظاہر شیطان کو دفع اور ردّ کرنے کے لیے ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ O (36:60)

ترجمہ: اے بنی آدم! تم شیطان کی پیروی نہ کرو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

علمِ باطن سے معرفتِ توحید اور قربِ معبود حاصل ہوتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ O (96:5)

ترجمہ: انسان کو وہ علم سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

پس وسیلۂ مرشد کامل اکمل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دستِ بیعت ہونے جیسا ہے جیسے صحابہ کرامؓ نے کی۔ مرشدانِ کامل فقیر اہلِ ولایت اور اہلِ ہدایت تا قیامت بطریقِ تحقیق ایک

www.sultan-ul-faqr-publications.com

دوسرے کے قائم مقام ہوتے جائیں گے اور یہ سلسلہ کبھی نہ رکے گا۔ جو اس میں شک کرے گا وہ اہلِ زندیق میں سے ہوگا جو مردوں کو راہِ راستی سے دور بھگاتے ہیں۔

ابیات:

ہر کرا مرشد نہ از سر ہوا
میبرد مرشد حضورِ مصطفیؐ

ترجمہ: جس کا مرشد نہیں وہ مکمل طور پر خواہشاتِ نفس کی قید میں ہے جبکہ (کامل) مرشد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حضوری میں لے جاتا ہے۔

ہر کرا مرشد نہ شد شیطان مرید
ہر کہ با مرشد بود گو بایزیدؒ

ترجمہ: جس کا مرشد نہ ہو وہ شیطان کا مرید ہوتا ہے جبکہ مرشد سے وابستہ بایزیدؒ کی مثل ہوتا ہے۔

ہر کرا مرشد نہ باخود نما
مرد مرشد میبرد وحدت خدا

ترجمہ: جس کا مرشد نہیں ہوتا وہ خودنمائی میں مبتلا ہو جاتا ہے جبکہ مردِ مرشد وحدتِ حق تک لے جاتا ہے۔

مجتہدین بے مرشد اور بے پیر نہ تھے۔ انہوں نے فیضِ علمِ روایت اور ہدایت مرشد کی تعلیم و تلقین سے پایا۔ پس معلوم ہوا کہ علمِ روایت محض نفس کو مارنے اور ہدایت کی خاطر ہوتا ہے۔ جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باطنی مجلس اور حیات کا منکر ہو اور جو صاحبِ ہدایتِ الٰہی مرشد سے دستِ بیعت کا منکر ہو وہ کافر ہو جاتا ہے۔ نعوذ باللہ منہا۔

☆ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ (5:35)

ترجمہ: اے ایمان والو! تقویٰ اختیار کرو اور اس کے (قرب کے) لیے وسیلہ تلاش کرو۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

مراتبِ حضوری فنا فی اسمِ مُحَمَّدْ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو کوئی تصور اسمِ مُحَمَّدْ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنے تصرف میں لے آتا ہے (یعنی اس میں کامل ہو جاتا ہے) تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح مبارک اسی وقت حاضر ہو جاتی ہے اور (صاحبِ تصور کو) تعلیم و تلقین کرتی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ مرشد اسے کہتے ہیں جو علمِ قرآن کی دوستی عطا کرے کیونکہ ہر عبادت سے افضل قرآنِ پاک کی تلاوت ہے اور عالم کی دوستی بخشے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عالم ہیں اور اسم اللہ ذات کی حضوری کی راہ سے مشرف کر دے۔ تُو مرشد سے حاصل ہونے والی راہِ باطن کی انتہا دیکھ اور مرشد کی خامیوں پر نظر نہ رکھ جیسا کہ حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ سے پتا چلتا ہے جو کہ سورۃ الکہف میں بیان ہوا ہے۔ جو راہِ خدا سے غافل ہو جائے وہ حبِ دنیا، حرص اور حسد کا شکار ہو کر (ذاتِ حق تعالیٰ سے) جاہل بن جاتا ہے۔ جو حبِ الٰہی کی بدولت اللہ کی ذات میں غرق ہو جائے اور معرفتِ اِلَّا اللّٰہ میں ہوشیار، باطن میں باشعور اور مجلسِ محمدی میں حاضر رہے وہ فقیر عالم و عامل ہوتا ہے۔ کراماً کاتبین کو کیا قدرت کہ اس کے گناہ تحریر کریں کیونکہ جو غرق فنا فی اللہ ہو جائے اور ابتدا و انتہا کے مراتب کو پا لے اس کے گناہ مٹ جاتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ مَنْ اَحَبَّ الْعِلْمَ وَالْعُلَمَآءَ لَمْ تُکْتَبْ خَطِیْئَۃً

ترجمہ: جو علم اور علما سے محبت رکھتا ہے اس کے گناہ نہیں لکھے جاتے۔

یہ یُحْیِ الْقَلْبَ وَیُمِیْتُ النَّفْسَ کے مراتب ہیں جو فنا فی الشیخ، فنا فی اللہ، فنا فی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور فنا فی خُلقِ محمد کے مراتب سے گزر کر حاصل ہوتے ہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ O (68:4)

ترجمہ: اور بے شک آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) خلقِ عظیم کے حامل ہیں۔

پس اس کے لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حلم اور علم حاصل ہونا چاہیے۔ پس مرشد کے دو گواہ ہیں

www.sultan-ul-faqr-publications.com

اوّل خلقِ عظیم جو اسمِ اعظم (اسم اللہ ذات) کی تاثیر سے حاصل ہوتے ہیں دوم صفتِ کریم جو قلبِ سلیم کی تاثیر سے حاصل ہوتی ہے۔ طالبِ حق کے بھی دو گواہ ہیں اوّل طلبِ مولیٰ جو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اولیا اللہ کے قرب کی تاثیر سے حاصل ہوتی ہے دوم محبت، جمعیت اور دل میں دردِ حق۔ ابیات:

باھُوؒ طالبِ حق را شناسد بانظر
گرچہ طالب حق بود مثل خضرؑ

ترجمہ: باھُوؒ طالبِ حق کو اپنی نگاہ سے پہچان لیتا ہے اگرچہ طالبِ حق خضرؑ کی مثل ہو۔

نیم نظرش بہ بود مردِ خدا
زاں نظر حاضر شود با مصطفیٰؐ

ترجمہ: مردِ خدا کی آدھی نظر بھی کافی ہوتی ہے جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلس میں حاضر کر سکتی ہے۔

جان لو کہ مرشد کامل وہ ہوتا ہے جو طالب کے ہر حال، ہر قول، ہر عمل، ہر فعل اور اس کی ہر حالتِ معرفت و قرب و وِصال اور اس کے خطرات، دلیل، اور وھم و خیال سے باخبر ہو۔ مرشد کو ایسا ہوشیار ہونا چاہیے گویا طالب کی گردن پر سوار ہو اور اس قدر ہوشیار ہو کہ طالب کی ہر بات اور ہر دم سے باخبر ہو۔ ایسے مرشد کا باطن آباد ہوتا ہے اور طالب اسمِ اللہ ذات کے حاضرات کے ذریعے اسے ظاہر و باطن میں حاضر سمجھتا اور اس پر اعتقاد رکھتا ہے۔ جان لو کہ شاعروں کا علم دانش و شعور کی بنا پر ہوتا ہے اور فقرا و عارفین کا علم قرب و حضوری کی بدولت علمِ لدنّی ہوتا ہے۔ پس جو کوئی اہلِ حضور اولیا اللہ کی تصانیف کو ہمیشہ اپنے مطالعہ میں رکھے اس کی کوئی بھی بات حکمت سے خالی نہیں ہوتی اور ان تصانیف مبارکہ کی برکت سے ذکرِ واردات اس کے وجود میں جاری ہو جاتا ہے اور قلب زندگی پا کر بیدار رہتا ہے۔ قاضی حق دائمی ذکر سے دو گواہ طلب کرتا ہے اوّل معرفتِ اِلَّا اللّٰہ کے نور میں غرق ہونا دوم مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری حاصل ہونا۔ قاضی حق کامل فکر

www.sultan-ul-faqr-publications.com

سے بھی دو گواہ طلب کرتا ہے اوّل فکر کے ذریعے فنائے نفس، دوم فرحتِ روح اور بقا۔ یہ کیسے احمق لوگ ہیں جو باطنی وجود، قلب، نفس اور روح سے بے خبر ہیں اور سینے میں گوشت سے بنے دل کو دل کہتے ہیں اور تفکر کے دوران سانس کے ذریعے دل کو قابو کرتے ہیں اور اس کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ ذکرِ قلب ہے اور اس گوشت کے دل کو سینہ میں سانس کے ذریعے کھینچتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ذکرِ قربانی ہے اور اس گوشت کے دل کو آنکھوں کے سامنے لاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ذکرِ نورِ حضور کا جوہر ہے اور اس گوشت کے دل کو سانس کے ذریعے کھینچتے ہیں اور تفکر کے ذریعے سر اور مغز میں لاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ذکرِ سلطانی و روحانی ہے۔ وہ غلط کہتے ہیں کہ یہ سب وجود میں شیطانی وسوسے اور خطرات ہیں۔ ذکر کثرت اور تقلید سے تعلق نہیں رکھتا۔ ذکر توحید کی کلید ہے جو دل کے قفل میں لگتی ہے تو توجہ و تفکر کے بغیر ہر مرتبہ کو کھول دیتی ہے۔ اور ہر ایک احوال اور مشاہدات تصور اسمِ اللہ ذات کے حاضرات، آیاتِ قرآن اور ننانوے متبرک اسمائے حسنیٰ کے حاضرات، اسمِ محمدؐ اور کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے حاضرات سے دکھائی دیتے ہیں۔ جان لو کہ تصور اسمِ اللہ ذات اور مرشد کامل کی نظر سے وجود کے نو سوراخوں سے خون جاری ہو جاتا ہے یعنی دو سوراخ کانوں کے، دو سوراخ آنکھوں کے، دو سوراخ ناک کے، ایک سوراخ منہ کا اور دو سوراخ شرمگاہ کے، ان سب سے خون جاری ہو جاتا ہے۔ جب ذاکر طالب مکمل طور پر خون میں لت پت ہو جاتا ہے تو وجود کے ساتوں اندام پاک ہو جاتے ہیں۔ یہ ذکرِ قربانی، ذکرِ سلطانی، ذکرِ روحانی، ذکرِ خفی، ذکرِ تخفی، ذکرِ نور اور ذکرِ حضور کی تاثیر کا مجموعہ ہے۔ یہ دائمی ذکر اللہ کی نگاہ میں منظور ہوتا ہے۔ دیگر شرح یہ ہے کہ ذاکرِ ذکرِ خفی ہمیشہ دل کی خلوت میں حق الیقین کے ساتھ مشاہدہ میں مشغول ہوتا ہے۔

ابیات:

ذکر خفیہ دم بدم شد حق رفیق
غوطہ خوردن رازِ رحمت حق غریق

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: ذکرِ خفی ہر سانس کے ساتھ حق کا رفیق بنا دیتا ہے اور غوطہ خور کو حق تعالیٰ کی ذات میں غرق کر کے رازِ رحمت تک پہنچاتا ہے۔

اہلِ ذکرش را بود نفس فنا
لذتِ وحدت بیابد دل صفا

ترجمہ: ذکرِ خفی کرنے والے کا نفس فنا ہو جاتا ہے اور وہ دل کی صفائی کی بدولت وحدت کی لذت پاتا ہے۔

جان لو کہ احوال کے ساتھ کیا جانے والا ذکر اسمِ اللہ ذات اور مشقِ مرقومِ وجودیہ وجود کو حیات عطا کرتے ہیں اور دنیا و آخرت میں نجات کا باعث بنتے ہیں اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائمی حضوری عطا کرتے ہیں۔ اسمِ اللہ ذات کی تاثیر سے ذاکر کا وجود اور ظاہر و باطن آیاتِ قرآن و حدیث کے موافق پاک ہو جاتے ہیں کہ ذاکر کی زبان اللہ کی تلوار ہے اور ذاکر اس فرمان کے مطابق ہوتا ہے:

☆ اَلْمُفْلِسُ فِیْ اَمَانِ اللّٰہِ

ترجمہ: مفلس اللہ کی امان میں ہوتا ہے۔

ایسا ذاکر گنجِ الٰہی ہوتا ہے اور اس کا راز اللہ کا راز ہوتا ہے کیونکہ ذاکر شرک، کفر، بدعت اور خواہشات سے پاک ہوتا ہے۔ ذاکر کی آنکھ حق کا دیدار کرنے والی ہوتی ہے اور وہ باطل اور بے دین اہلِ دنیا سے بیزار ہوتا ہے۔ ذاکر کا سینہ علمِ معرفتِ توحید سے پُر ہوتا ہے اور وہ ریا اور تقلید سے پاک ہوتا ہے۔ ذاکر کا ہاتھ صفتِ کریم کا حامل ہوتا ہے اور اس کے قدم شریعت اور صراطِ مستقیم پر قائم ہوتے ہیں اور وہ امر معروف کے ذریعے نفس کے خلاف جہاد کے لیے کمر بستہ رہتا ہے۔ ذاکر کے لیے بس اللہ ہی کافی ہوتا ہے اس لیے اس کے وجود میں ہوس اور خواہشات باقی نہیں رہتیں۔ ذاکر کا وجود تصور اسمِ اللہ ذات کے ذریعے اصل تک پہنچ چکا ہوتا ہے اس لیے وہ جو کچھ دیکھتا ہے وہ معرفتِ الٰہی، تجلیاتِ نورِ ذات، مشاہدہ حضوری اور وصال کا راز ہوتا ہے۔ ذاکر

www.sultan-ul-faqr-publications.com

کے ساتوں اندام ذکرِ اللہ کی بدولت اسمِ اللہ ذات میں غرق ہو کر مکمل نور ہو چکے ہوتے ہیں جس کی بدولت وہ ہمیشہ اللہ کی نظر اور حضوری میں ہوتا ہے اور اللہ کی ہر نظر سے اس پر بے شمار رحمت اور نور نازل ہوتا ہے اور اس کا دل انوار سے منور رہتا ہے جس کی وجہ سے ذاکر دنیا میں غیر مطمئن اور بیقرار رہتا ہے۔ ذاکر کا وجود مغفور ہوتا ہے اور وہ ہمیشہ انبیا اور اولیا کی مجلس کی حضوری میں رہتا ہے۔ ابیاتِ باھُوؒ:

ذکر کامل از مرشد کامل طلب
ذکر قلبش لازوال و لا سلب

ترجمہ: مرشد کامل سے ذکرِ کامل طلب کر کیونکہ ذکرِ کامل کرنے والے قلب کے لیے زوال اور سلب نہیں ہے۔

بعد مردن قلب آید در خروش
مردہ قالب زندہ قلبش ذکر جوش

ترجمہ: جس کا قلب زندہ ہو تو مرنے کے بعد بھی اس کے مردہ وجود میں قلب ذکر کی بدولت جوش میں رہتا ہے۔

مردہ دل بے ذکر جن و باجہل
اہل ابلیس است باخطرہ خلل

ترجمہ: ذکر سے غافل لوگوں کا دل مردہ ہوتا ہے اور وہ جاہل رہتے ہیں اور خطرات وخلل کے باعث وہ ابلیس کے ساتھی بن جاتے ہیں۔

ہر کہ گوید نام اللہ یافتہ
خود رفیق نام اللہ ساختہ

ترجمہ: جو اسمِ اللہ ذات کا ذکر کرتا ہے وہ اس ذات کو پا لیتا ہے کیونکہ اس نے اپنا رفیق اسم اللہ ذات کو بنایا ہوتا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

مردہ دل چو گفت اللہ شد نجات
از رضائے حق آں یابد برات

ترجمہ: مردہ دل جب اللہ کو پکارتا ہے تو نجات پالیتا ہے اور حق تعالیٰ کی رضا پا کر (ہر دوسری فکر سے) چھٹکارا حاصل کر لیتا ہے۔

باھُوؒ اسم اللّٰہ ختم شد بر دل تمام
خاتمہ بالخیر شد دارالسلام

ترجمہ: اے باھُوؒ! اسمِ اللّٰہ ذات جب مکمل طور پر دل پر نقش ہو جائے تو طالب کا خاتمہ خیر پر ہوتا ہے اور وہ سلامتی پالیتا ہے۔

اصل بر وصل است وصلش بر اصل
غرق ذاکر ذوقِ وحدت بی خلل

ترجمہ: وہ ذاکر جس کا حقیقی وجود وصال پا چکا ہو وہی اصل وصال ہے اور ایسا ذاکر بغیر کسی خلل کے ذوقِ وحدت میں غرق رہتا ہے۔

ذاکر ہمیشہ نفس پر قہر ڈالنے والا قلندر ہوتا ہے اس کے مراتب حضرت سلیمان علیہ السلام کے ملک اور سکندر بادشاہ کی بادشاہی سے بہتر ہوتے ہیں۔ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کا نفس اس کے تابع رہے اگرچہ وہ طرح طرح کے کھانے کھائے اور سونے سے بنے شاہانہ لباس پہنے اور حوادثِ دنیا سے امن پالے اور معصیتِ شیطان سے نجات پائے اور خناس' خرطوم' وسوسہ اور خطرات نابود اور خاکستر ہو جائیں تو اسے چاہیے کہ تصور اسمِ اللّٰہ ذات کی مشق کرے اور اسے دل پر نقش کرے۔ بے شک اس کا دل غنی ہو جائے گا اور وہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حضوری پائے گا اور شیطان لعین کو یہ قدرت حاصل نہیں کہ وہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں داخل ہو کر اسے راہِ حق سے روک سکے۔ جو اسم اللّٰہ ذات کی دائمی مشق کرتا ہے اور خونِ جگر پیتا ہے وہ روز بروز کمزور تر ہوتا جاتا ہے، اس کی آنکھوں سے خون بہتا ہے اور جان بھُن کر کباب ہو جاتی ہے اور

www.sultan-ul-faqr-publications.com

اسمِ اللہ ذات کی مشق کرنے سے بعض کے وجود میں آگ اور تپش پیدا ہوتی ہے اور وہ اسمِ اللہ ذات کی اس گرمی میں جل کر مر جاتے ہیں۔ اور اگر نہ مریں تو نفس پر حکمران، روشن ضمیر اور صاحبِ تاثیر بن کر علمِ معرفت میں کامل، بے مثال اور صاحبِ تفسیر بن جاتے ہیں۔ یہ جامع کمال سروری قادری مرشد کامل مکمل اکمل کے مراتب ہوتے ہیں جو نر شیر پر سواری کرنے والا ہوتا ہے۔ لومڑی کی کیا مجال کہ شیر کے سامنے سر اٹھائے۔ دیگر تمام سلاسل کی انتہا اور کل و جز قادری سلسلہ کی ابتدا کو بھی نہیں پہنچ سکتے اگرچہ تمام عمر ریاضت کے پتھر سے سر ٹکراتے رہیں۔ سروری قادری مرشد جامع و مجمل ہوتا ہے۔ وہ باطن اور ظاہر میں ایسی کتاب ہوتا ہے جو طالبوں کے لیے کتب الاکتاب کا درجہ رکھتی ہے۔ جس کے مطالعہ سے طالب فنافی اللہ ہو جاتے ہیں اور اس ذات کو بے حجاب دیکھتے ہیں۔

ابیات:

طالبان را ہر مطالب خوش نما
اعتقاد صدق خواں و ز دل صفا

ترجمہ: طالبانِ مولیٰ اگر اعتقاد، صدق اور دل کی پاکیزگی سے اس کتاب کو پڑھیں تو وہ ہر مقصود با آسانی پا لیتے ہیں۔

درمیان یک ہفتہ دولت بیشمار
ہر مطالب می شود از کردگار

ترجمہ: وہ ایک ہی ہفتہ میں بے شمار روحانی دولت پاتے ہیں اور ان کا ہر مطلب حق تعالیٰ سے حاصل ہوتا ہے۔

دولت دنیا و عقبیٰ شد تمام
زیر زبرش گشت واضح ہر دوام

ترجمہ: دنیا و عقبیٰ کی ہر دولت انہیں حاصل ہو جاتی ہے اور ہر لحہ زیر و زبر کی ہر شے کی حقیقت ان پر

www.sultan-ul-faqr-publications.com

واضح ہوتی ہے۔

ہر کہ خواہد معرفت فیضش فضل

درمیان یک ہفتہ آید در عمل

ترجمہ: جو اللہ کی معرفت اور اس کا فیض و فضل چاہتا ہو وہ اسے (مرشد کامل سے) ایک ہفتہ میں حاصل کر سکتا ہے۔

علم اکسیر و بہ تکثیر کہ ہست

ہر مؤکل می نماید پیش دست

ترجمہ: مرشد کامل علمِ اکسیر اور تکثیر طالب کو عطا کرتا ہے اور ہر مؤکل کو اس کے تصرف میں دکھاتا ہے۔

ہر بدرجہ میرساند اسم ذات

علم را تحقیق کن از حاضرات

ترجمہ: اسم اللہ ذات ہی ہر درجہ تک پہنچاتا ہے اس لیے علم کو اسم اللہ ذات کے حاضرات سے تحقیق کر۔

اسم اللہ بس ترا بہر از غنا

اسم اللہ حاضر آرد مصطفیٰؐ

ترجمہ: اگر تو غنایت حاصل کرنا چاہتا ہے تو اسم اللہ ذات تیرے لیے کافی ہے کہ یہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حضوری میں پہنچاتا ہے۔

ہر مطالب طلب کن تو از نبیؐ

تا شوی صاحبِ ولایت ہم غنی

ترجمہ: اپنی ہر مراد تُو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے طلب کرتا کہ تو صاحبِ ولایت اور غنی ہو جائے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ہر کرا باور نباشد مصطفیؐ
لعنتی بروی بگو شد روسیاہ

ترجمہ: جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتقاد و یقین نہیں رکھتا وہ روسیاہ ہو جاتا ہے اس پر لعنت بھیج۔

رحمتہ للعالمینی یا رسولؐ
از نظرش مصطفیؐ وحدت وصول

ترجمہ: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپؐ رحمتہ للعالمین ہیں آپؐ کی نظر سے ہی وحدت حاصل ہوتی ہے۔

بہر دنیا غم مخور خر خوار تر
وز سیم و زر بہتر بود نبویؐ نظر

ترجمہ: تو دنیا کی خاطر غمزدہ نہ ہو یہ گدھے سے بھی زیادہ خوار کرتی ہے۔ مال و دولت سے بہتر تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نگاہ ہے۔

نظر باھُوؒ بر نظر نظرش نبیؐ
ہر کرا باور نہ اہل از شقی

ترجمہ: باھُوؒ کی نظر کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نگاہ کی توجہ حاصل ہے جسے اس بات کا یقین نہیں وہ بد بخت ہے۔

بر محمدؐ جان فدا کن ہر چہ ہست
محرمِ اسرار گردد با الست

ترجمہ: تو اپنی جان اور جو کچھ بھی تیرے پاس ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر قربان کر دے تاکہ تو روزِ الست کے اسرار سے واقف ہو جائے۔

زاں کنہ کن آوازِ وحدت راز شد
قدس بر عنقا بجان شہباز شد

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: وحدت میں (پہنچ کر) کن کی آواز کا یہ راز کھلا کہ عنقا (پرندہ) کو جب بزرگی حاصل ہوتی ہے تو وہ شہباز بن جاتا ہے[1]

مگس را قدرت نباشد بال و پر
شہباز را از عرش بالا تر نظر

ترجمہ: شہباز کی نگاہ عرش سے بھی بلند ہوتی ہے جبکہ مکھی کو یہ قدرت اور طاقت حاصل نہیں۔

جثہ اینجا است جانم در حضور
با ذکر مذکور وحدت غرق نور

ترجمہ: میرا وجود اس جہان میں جبکہ میری روح حضورِ حق میں ہے اور میں ذکرِ الٰہی کی بدولت نورِ وحدت میں غرق ہو چکا ہوں۔

می بداند آنکہ جان بجانان رسد
عام را قدرت نباشد دم زند

ترجمہ: اس حقیقت کو وہی جانتے ہیں جن کی جان محبوب تک پہنچ چکی ہوتی ہے۔ عام لوگوں کو یہ طاقت حاصل نہیں کہ اس مرتبہ تک پہنچ سکیں۔

ہر کرا اینجا و آنجا یک نظر
از خضرؑ بہتر بود باطن خضرؑ

ترجمہ: جو دونوں جہان کو ایک نگاہ میں دیکھ سکتا ہو وہ باطنی رہنما کے طور پر خضرؑ سے بھی بہتر ہوتا ہے۔

باھُوؒ خضر امتِ مصطفیؐ فی اللہ فنا
دست بیعت کرد نبوی مصطفیؐ

ترجمہ: باھُوؒ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کا خضر ہے جو فنا فی اللہ کے مرتبہ پر ہے اور جسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود دستِ بیعت فرمایا۔

---

[1] یعنی وحدت پر پہنچ کر عام طالب بھی کن کی طاقت کا حامل ہو جاتا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

پس خلافِ نفس کیا ہے؟ ذکرِ موت۔ ذکرِ موت کیا ہے؟ مراتبِ موت کو زندگی میں پانا۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ لَا یَمۡلِكُوۡنَ مِنۡهُ خِطَابًا ۝ یَوۡمَ یَقُوۡمُ الرُّوۡحُ وَالۡمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۚ لَّا یَتَكَلَّمُوۡنَ اِلَّا مَنۡ اَذِنَ لَهُ الرَّحۡمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۝ ذٰلِكَ الۡیَوۡمُ الۡحَقُّ ۚ (78:37-39)

ترجمہ: (قیامت کے روز) کسی کو بات کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ اس دن تمام ارواح اور فرشتے صفیں باندھے کھڑے ہوں گے اور کوئی بھی کلام نہ کر سکے گا سوائے اس شخص کے جس کو رحمٰن نے اجازت دی ہوگی اور جس نے درست بات کہی ہوگی۔ یہ روزِ حق ہے۔

اے غافل خبردار ہو جا! فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ اَلۡیَوۡمَ نَخۡتِمُ عَلٰۤی اَفۡوَاهِهِمۡ وَ تُكَلِّمُنَاۤ اَیۡدِیۡهِمۡ وَ تَشۡهَدُ اَرۡجُلُهُمۡ بِمَا كَانُوۡا یَكۡسِبُوۡنَ ۝ (36:65)

ترجمہ: اس دن ہم ان کے منہ پر (چپ کی) مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور ان کے پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے جو وہ کمایا کرتے تھے۔

ابیات:

رخت بردار زیں سرائے کہ ہست
کلبۂ کاندرون نخواہی ماند

ترجمہ: اپنا سامان تیار رکھ کہ یہ دنیا سرائے کی مثل ہے جس میں تجھے ہمیشہ نہیں رہنا۔

بام سوراخ ابر طوفان بار
سال عمرت چہ دہ چہ صد ہزار

ترجمہ: چھت میں سوراخ ہے اور بادل طوفان کی خبر دے رہا ہے اب چاہے تیری عمر دس سال ہو یا سو ہزار سال ہو (ہر شے نے فنا ہونا ہی ہے)۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

جوابِ مصنف:

گہ نہ میرد آں کہ وحدت یافتہ
خویش را در غرق وحدت ساختہ

ترجمہ: جو وحدت کو پالیتے ہیں وہ کبھی نہیں مرتے اس لیے تو بھی خود کو وحدت میں غرق کر۔

باھُوؒ شد در دریائے فی اللہ غرق نور
نیست مرگ آنرا کہ باشد حق حضور

ترجمہ: باھُوؒ نورِ الٰہی کے سمندر میں غرق ہے لہٰذا اس کے لیے موت نہیں جو حضورِ حق میں رہتا ہو۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا يَمُوْتُوْنَ بَلْ يَنْتَقِلُوْنَ مِنَ الدَّارِ اِلَى الدَّارِ

ترجمہ: بیشک اولیا اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہوتے ہیں۔

پس جن اولیا اللہ کی قبور سے جواب نہیں آتا اور نہ وہ ہمکلامی کرتے ہیں تو ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقلی اور ان کی زندگی کیسے معلوم ہو سکتی ہے؟ وہ اس لیے کہ وہ دلہن کی نیند سوئے ہوئے ہیں انہیں شہسوارِ قبر ضرب کے زور سے نیند سے جگا سکتے اور ان سے ہم کلام ہو سکتے ہیں۔ ابیات:

اولیا غالب شود بر اولیا
با توفیقش قوتے از مصطفیٰؐ

ترجمہ: ایک ولی دوسرے ولی پر تب ہی غالب ہو سکتا ہے جب اسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توفیق سے قوت حاصل ہو۔

باسخن گردد روحانی را ز روح
ذکر طوفان در وجودش ہمچو نوحؑ

ترجمہ: وہ ولی (قبر میں) روح سے ہم کلام ہوتا ہے۔ ذکر اس کے وجود میں طوفانِ نوحؑ کی مثل جوش پیدا کرتا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ناقصاں زیں بے خبر عبرت برند

لامکانی آنچہ دانند می زنند

ترجمہ: ناقص اس راز سے بے خبر ہیں اور اس بات سے عبرت حاصل کرتے ہیں کہ لامکان کے رہنے والے جو چاہتے ہیں کرتے ہیں۔

ایں شرح قصہ شود حاضر رسولؐ

کے خورد رجعت کہ باشد حق وصول

ترجمہ: اس واقعہ کی شرح مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے معلوم ہو جاتی ہے کہ جسے حق سے وصال نصیب ہو جائے اسے رجعت کیسے ہو سکتی ہے!

قبر گنج و ہم بہ رنج و ہم کرم

شہسوارِ قبر را ہرگز نہ غم

ترجمہ: قبر سے خزانہ یا رنج یا کرم حاصل ہوتا ہے لیکن شہسوارِ قبر کو اس سے کوئی پریشانی نہیں ہوتی۔

ہر مطالب طلب کن تو از قبر

قبر خلوت خانۂ اہل الخبر

ترجمہ: تو اپنی ہر مراد و مقصود اولیا اللہ کی قبر سے حاصل کر کیونکہ قبر اہلِ خبر کی خلوت گاہ ہوتی ہے۔

در قبر شیر است ترسند ناقصاں

شہسوارِ شیر آں عارف جہان

ترجمہ: اولیا اللہ اپنی قبر میں شیر کی مثل ہوتے ہیں جن سے ناقص خوفزدہ رہتے ہیں۔ اس شیر کا شہسوار عارفِ جہان ہوتا ہے۔

ہر مشکل می کشاید از قبر

از قبر روشن شود زیر و زبر

ترجمہ: اولیا کی قبر (پر دعوت پڑھنے) سے ہر مشکل حل ہو جاتی ہے اور ان کی مدد سے ہی ہر شے کی

www.sultan-ul-faqr-publications.com

حقیقت واضح ہوتی ہے۔

باھُوؒ ایں عمل دعوت بود اہل قبور
روزِ اوّل شد مشرف حق حضور

ترجمہ: اے باھُوؒ اہلِ قبور پر دعوت پڑھنے سے پہلے ہی روز حضورِ حق حاصل ہو جاتا ہے۔

جان لو کہ ترک و توکل، ذکرِ وصال اور رجعت و زوال سے پاک دعوت میں کاملیت اور ہر مقام کی ابتدا و انتہا اسمِ اللہ ذات کے حاضرات اور کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سے پلک جھپکنے میں حاصل ہو جاتے ہیں۔ یہ سبق روزِ اوّل ہی مرشد کامل سروری قادری سے حاصل ہوتے ہیں جسے قادری ہونے کی بنا پر برتری حاصل ہوتی ہے۔ جو قادری طالب کسی دوسرے طریقے کی طرف رجوع کرتا ہے وہ گناہگار، گمراہ اور بے برکت ہو جاتا ہے اور اس کا ہر مرتبہ سلب ہو جاتا ہے۔

بیت:

عزیزی کہ از درگہش سر بتافت
بہر در کہ شد ہیچ عزت نہ یافت

ترجمہ: اے عزیز! جو قادری مرشد کی بارگاہ سے منہ پھیر لے پھر وہ کسی بھی در سے عزت نہیں پاتا۔

طریقہ قادری کے مطابق دیگر تمام طریقے خام ہیں۔ قادری طریقہ مکمل و جامع ہے۔ کامل کو کیا ضرورت کہ خام کی طرف رجوع کرے۔

بیت:

در خیالے ہر چہ باشی عین آنی آن زمان
زر چو در آتش افتد در یک دمی انگر شود

ترجمہ: تو جس بھی خیال میں گم رہے گا اسی وقت وہی بن جائے گا کیونکہ سونا جیسے ہی آگ میں ڈالا جاتا ہے اسی لمحے انگارہ بن جاتا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

جوابِ مصنف:

چوں شدم در غرق فی اللہ جز خدا دیگر نماند

از دہانم حق برآید جز خدا دیگر نخواند

ترجمہ: جب میں اللہ کی ذات میں فنا ہوا تو اللہ کی ذات کے سوا کچھ بھی باقی نہ رہا۔ میرے منہ سے حق کی بات ہی ادا ہوتی ہے اور میں حق کی بات کے سوا کچھ اور نہیں پڑھتا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ کُلُّ اِنَآءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ

ترجمہ: برتن سے وہی چیز برآمد ہوتی ہے جو اس کے اندر ہو۔

ابیات:

ای سرخ ز بیرون و سیہ کار بدل

اقرار بلب داری و انکار بدل

ترجمہ: اے منافق! تو ظاہری طور پر اچھا ہے لیکن در پردہ نہایت سیاہ کار ہے۔ تیرے ہونٹوں پر تو اقرار ہوتا ہے جبکہ دل سے تو اس کا انکار کر رہا ہوتا ہے۔

دین ز تو دو رویہ شد مانند قلم

مصحف بزبان داری و زنار بدل

ترجمہ: تیرے اس رویے نے دین کو قلم کی مانند دوہری صفت والا بنا دیا ہے تیری زبان پر تو آیات ہوتی ہیں جبکہ دل میں زنار ہیں۔

روسیاہی بہتر است از دل سیاہ

دل سیاہی حبّ دنیا سر گناہ

ترجمہ: دل کی سیاہی سے چہرے کی سیاہی بہتر ہے۔ دل کی سیاہی دنیا کی محبت کی بنا پر ہوتی ہے جو سراسر گناہ ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

بر زبان تفسیر از دل بے خبر
ایں مراتب از نفاق است سر بسر

ترجمہ: تیری زبان پر تو تفسیر ہوتی ہے جبکہ تیرا دل اس سے غافل ہوتا ہے۔ یہ مراتب سراسر نفاق کی وجہ سے ہیں۔

صادقان را شد بہ تصدیق قلب
تصدیق باخلاص از مرشد طلب

ترجمہ: صادقین کے لیے تصدیقِ قلب ضروری ہے۔ اس لیے اخلاص کے ساتھ مرشد سے تصدیق طلب کر۔

ہر کرا مرشد نہ از سر ہوا
کے شود بے پیر و مرشد دل صفا

ترجمہ: جس کا مرشد نہ ہو وہ خواہشاتِ نفس کا شکار ہو جاتا ہے۔ لہٰذا پیر و مرشد کے بغیر دل کیسے صاف ہو سکتا ہے؟

ہر کہ جاہل قلب عالم بر زبان
ایں مراتب را کند نبویؐ بیان

ترجمہ: جو دل سے جاہل ہو وہ محض زبان کا عالم ہوتا ہے اس کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے واضح طور پر فرما دیا ہے۔

☆ اِتَّقُوا الْعَالِمَ الْجَاهِلَ قِيْلَ مَنِ الْعَالِمَ الْجَاهِلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ عَالِمَ اللِّسَانِ وَجَاهِلَ الْقَلْبِ

ترجمہ: جاہل عالم سے ڈرو۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! جاہل عالم سے کیا مراد ہے؟ فرمایا جو زبان کا عالم ہو مگر دل سے جاہل ہو۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

مثنوی:

بر زبان قرآں تفسیر و حدیث
اشتغال دل بود بارب جلیس

ترجمہ: اصل عالم وہ ہوتا ہے جس کی زبان پر قرآن و تفسیر اور حدیث ہو اور دل اللہ کے ساتھ مشغول ہو۔

ایں چنین عالم بود عارف خدا
باجواب و باصواب مصطفیٰؐ

ترجمہ: ایسا عالم عارفِ خدا ہوتا ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہر سوال کا جواب باصواب پاتا ہے۔

ہر کہ عالم منکر از باطن نبیؐ
آں منافق کافر است و از شقی

ترجمہ: جو عالم نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی باطنی مجلس کا منکر ہو وہ منافق اور بدبخت کافر ہوتا ہے۔

عالمان را فرض شد تلقین طلب
راہ نمایند خلق را از بہر رب

ترجمہ: علما کے لیے فرض ہے کہ مرشد کامل سے تلقین طلب کریں جو اللہ کی خاطر مخلوق کو راستہ دکھاتے ہیں۔

ہر کرا قرب است آں عالم خدا
ہر کرا قرب است حاضر مصطفیٰؐ

ترجمہ: جسے اللہ کا قرب حاصل ہو وہ عالمِ خدا (یعنی اللہ کے متعلق جاننے والا) ہوتا ہے اور اُسے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

بے حضوری علم حجت سر حجاب
عالمِ بی معرفت شیطان خراب

ترجمہ: حضوری کے بغیر (حاصل کردہ) علم حجاب اور محض حجت ہے کیونکہ جس عالم کو معرفت حاصل نہ ہو شیطان اُسے برباد کر دیتا ہے۔

پس شیطان کو لَا سَجْدَۃَ لِغَیْرِ اللّٰہِ (اللہ کے سوا کسی کو سجدہ جائز نہیں) کے علم اور اس کی انانیت نے حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنے سے باز رکھا۔ شیطان کے دل میں یہ خیال تھا (جسے قرآن میں یوں بیان کیا گیا ہے):

☆ اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ ج خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَہٗ مِنْ طِیْنٍ O (7:12)

ترجمہ: (ابلیس نے کہا) میں اس سے بہتر ہوں۔ مجھے تُو نے آگ سے تخلیق کیا جبکہ اسے (آدمؑ کو) تُو نے مٹی سے تخلیق کیا۔

لہٰذا دونوں جہانوں میں انانیت ہی انسان کو خراب کرتی ہے۔ جان لو کہ آسمان اور زمین کی مخلوقات کے لیے قیامت تک پہنچنے میں پچاس ہزار سال کا وقت ہے۔ اس پچاس ہزار سال کو دنیا کی ایک شب کہتے ہیں اور یومِ حساب گاہِ قیامت پچاس ہزار سال کا عرصہ محض ایک روز ہے۔ پس ظاہر و باطن کی یہ دنیا ایک لاکھ سال کے عرصہ کے برابر ہیں۔ اور شبِ دنیا لباس ہے جبکہ روزِ قیامت میں معیشت ہے (یعنی دنیا کے اعمال کا نتیجہ حاصل ہوگا)۔ لباس کا تعلق عبودیت سے ہے اور معیشت کسب کو کہتے ہیں اور کسب یہ ہے کہ ذکر فکر، معرفت واشتغالِ الٰہی میں مشغول رہا جائے اور ربوبیت تک پہنچا جائے۔ علما صاحبِ عبودیت ہیں اور فقرا صاحب ربوبیت ہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَّ جَعَلْنَا الَّیْلَ لِبَاسًا O لا وَّ جَعَلْنَا النَّھَارَ مَعَاشًا O (78:10-11)

ترجمہ: اور ہم نے رات کو (اس کی تاریکی کے باعث) لباس بنایا اور دن کو (کسب) معاش (کا وقت) بنایا۔

پس اہلِ شب کی نظر دنیا پر ہوتی ہے کیونکہ اعمالِ ظاہری دنیا سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ اہلِ روز کی نظر

www.sultan-ul-faqr-publications.com

قیامت کے دن پر ہوتی ہے جو حق کے سوا کوئی بھی دوسری شے نہ لیتے ہیں نہ دیتے ہیں۔ پس علما اور فقرا کے درمیان کیا فرق ہے؟ علما علم پر تکبر کے باعث غصہ کے وقت انانیت میں آجاتے ہیں جبکہ فقرا معرفتِ اِلَّا اللّٰہُ کی جمالیت کی بدولت انانیت سے باز رہتے ہیں۔ جو ابتدا میں باعمل عالم ہو وہ انتہا میں درویش اور فقیر کامل بن جاتا ہے۔

مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ نے بندے کو اپنی عبادت، معرفت اور پہچان کی خاطر تخلیق فرمایا۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (51:56) اِىْ لِيَعْرِفُوْنِ

ترجمہ: اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا۔ یعنی اپنی معرفت کے لیے۔

قیامت کے روز جب تمام مخلوقات حساب گاہ میں جمع ہوں گی تو دنیا میں جس جگہ پر علما نے عبادت کی ہوگی یا رضائے الٰہی کی خاطر علم سیکھا ہوگا اور وہ جگہ جہاں فقرا اللہ کی ذات میں مشغول بیٹھے ہوں گے تو زمین کی اس جگہ کو باب المساکین کا شرف حاصل ہوگا اور وہ آفتاب کی مثل روشن ہوگی۔ وہ جگہ کامل انسان، علما اور فقرا کو بجلی کی طرح پل صراط سے گزار کر جنت میں لے جائے گی۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِىْ كُنْتُ تُرٰبًا ○ (78:40)

ترجمہ: اور (ہر) کافر کہے گا کہ اے کاش! میں خاک ہوتا۔

یعنی کافر کہیں گے کاش ہم علما اور فقرا کے قدموں کی خاک ہوتے اور ان کے قدموں کی خاک ہونے کے سبب جنت میں داخل ہو جاتے اور دوزخ کے عذاب سے خلاصی پاتے۔ علما عامل اور فقرا کامل کی قدر تجھے اس روز معلوم ہوگی۔ علما عامل اور فقرا کامل یہ دونوں بزرگ ہستیاں ہیں جو کوئی ان کا دامن تھام لیتا ہے وہ دنیا و آخرت میں کبھی پریشان نہیں ہوتا۔ طالب کو اللہ کی خاطر علم سیکھنا چاہیے کیونکہ طلبِ مولیٰ اس اعلیٰ و اولیٰ ذات کے قرب کے لیے بنیاد ہے۔ نیز یہ مرشد کامل

www.sultan-ul-faqr-publications.com

کی عطا ہے۔ بیت:

جائی کہ برقِ عصیان بر آدم صفی زد

مارا کجا این زیبد دعوائی بی گناہی

ترجمہ: جب حضرت آدم صفی اللہ پر گناہوں کی بجلی گر سکتی ہے تو ہمیں یہ کہاں زیب دیتا ہے کہ گناہوں سے پاک ہونے کا دعویٰ کریں۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا (7:23)

ترجمہ: دونوں نے کہا اے ہمارے ربّ! ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا۔

نفس کے تین حروف ہیں ن، ف، س۔ حرف 'ن' سے نیتِ بد، نالائق، نان طلب (رزق کی طلب کرنے والا)، ایمان کش، ناقص اور ناپسند۔ حرف 'ف' سے فریب دینے والا، فتنہ پرور، فضیحت پسند، فساد برپا کرنے والا اور فاجر۔ حرف 'س' سے لوہے اور پتھر سے بھی زیادہ سخت، جو شیطان کے موافق اور رحمٰن کے مخالف ہوتا ہے۔ یہ حقیقت نفسِ امارہ کی ہے جو کافروں، منافقوں، ظالموں، دنیاداروں اور کاذبوں کا ہوتا ہے۔ نفسِ مطمئنہ کے بھی تین حروف ہیں ن، ف، س۔ حرف 'ن' سے نالد یعنی رات دن خوفِ خدا کے سبب رونے والا، نہی (ممنوعات) کو ترک کرنے والا اور امر معروف کو اختیار کرنے والا، نان یعنی حلال رزق کھانے والا اور بے ریا طاعت کرنے والا، جس کی بدولت ایمان کی سلامتی حاصل ہوتی ہے۔ ناصر التوفیق یعنی جسے توفیقِ الٰہی سے مدد حاصل ہوئی ہو اور اللہ کی ذات میں مشغول ذکر و فکر کرنے والا اور اس کی معرفت، مراقبہ اور مشاہدہ میں غرق رہنے والا۔ جیسے ہی نفس نورِ الٰہی تک رسائی حاصل کر لیتا ہے تو وہ اہلِ نفسِ مطمئنہ ہو کر مغفور ہو جاتا ہے۔

☆ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (60:7)

ترجمہ: اور اللہ بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

حرف 'ف' سے نفسِ مطمئنہ کفر و اسلام کے درمیان فرق کرنے والا اور فخرِ دین ہوتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝ (47:11)

ترجمہ: یہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ مومنین کا مولیٰ ہے اور کافروں کا کوئی مولیٰ نہیں۔

اہلِ نفسِ مطمئنہ حق الیقین کے مراتب کے حامل ہوتے ہیں اور صاحبِ حق الیقین اسے کہتے ہیں جو حق کے تصرف و اختیار میں ہو اور باطل کی طرف نظر نہ کرے۔

☆ اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَالْكُفْرُ بَاطِلٌ

ترجمہ: اسلام حق ہے اور کفر باطل ہے۔

فقر اور معرفتِ الٰہی اسلام کی بنیاد ہیں جب کہ دولتِ دنیا کفر کی بنیاد ہے۔ بدعت کی جڑ حبِ دنیا ہے اور ہدایت کی جڑ حبِ مولیٰ ہے۔ حرف 'س' سے نفسِ مطمئنہ راہِ راستی پر اللہ کے ساتھ مستغرق ہوتا ہے۔ ظاہری طور پر وہ سجدہ میں مشغول ہوتا ہے جبکہ باطن میں فنا فی اللہ اور معبود کی ذات میں غرق ہوتا ہے۔ ان خصوصیات کا حامل نفسِ مطمئنہ صرف انبیا اور فقرا کا ہوتا ہے اور بہت کم صاحبِ ولایت اولیا کا۔ ابیات:

نفس را بہ شناس از خصلت ہوا
خاصہ را خاصیت است حق راہنما

ترجمہ: (عام لوگوں کے) نفس کو اس کی فطرت یعنی خواہشات سے پہچانا جا سکتا ہے جبکہ خواص کے نفس کی خاصیت یہ ہوتی ہے کہ وہ حق کی جانب راہنما ہوتے ہیں۔

نفس را بہ شناس لذت ذائقہ
نفسِ خاصان میکشد بس فائقہ

ترجمہ: (عوام کے) نفس کو ایسے پہچانا جا سکتا ہے کہ وہ کھانے کے ذائقہ کی لذت چاہتا ہے جبکہ خواص نفس کو مار کر بزرگی حاصل کرتے ہیں۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

گر نہ بودی نفس کے بودی ہوا
گر نہ بودی نفس کے برسد خدا

ترجمہ: اگر نفس نہ ہوتا تو خواہشات کس طرح ہوتیں۔ اگر نفس نہ ہوتا تو خدا تک کیسے پہنچا جاتا؟

نفس مرکب مطمئنہ راز بر
می رساند حق بہ توحیدش نگر

ترجمہ: نفسِ مطمئنہ سواری ہے جو اسرار تک لے جاتا ہے اور حق تک پہنچا کر توحید کا دیدار عطا کرتا ہے۔

ہر کرا قرب است از نفس و ہوا
باز دارد ہر دو آن را از خدا

ترجمہ: جو طالب نفس اور خواہشات کا اسیر ہو جائے تو یہ دونوں اسے اللہ کے قرب سے دور رکھتی ہیں۔

درمیانش از دوئی دو راہ شد
ہر کہ گذرد از دوئی آن شاہ شد

ترجمہ: دوئی میں دو راہیں ہیں (جو متزلزل کرتی ہیں) اور جو دوئی سے نکل جاتا ہے وہ بادشاہ ہے۔

شرک و کفر و بد بلا دیگر ہوا
نفس را سر راس کن ای باھُوؒ

ترجمہ: خواہشاتِ نفس شرک اور کفر سے بھی بڑھ کر بُری بلا ہیں۔ اے باھُوؒ نفس کی اصلاح کر۔

جان لو کہ مرشد کامل سب سے پہلے طالب کے وجود پر نظر کرتا ہے کہ طالب کا وجود پختہ و درست ہے یا خام و شکستہ۔ اللہ کی وحدت و معرفت کی نعمت کے لائق ہے یا نہیں۔ نورِ ذات کی تجلیات اور مشاہداتِ حضوری کو برداشت کرتا ہے یا نہیں۔ حق کو اختیار کرتا ہے یا نہیں۔ نفس و باطل کو ترک کرتا ہے یا نہیں۔ کم حوصلہ ہے یا وسیع حوصلہ۔ تصور اسم اللہ ذات کی حضوری سے وہ طالبِ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

مولیٰ کا امتحان لیتا ہے اور تحقیق کرتا ہے کہ آیا یہ طالب دریا نوش ہے یا معرفت کا ایک قطرہ پینے سے ہی مست ہو جاتا ہے اور خود کو بھلا بیٹھتا ہے۔ ابیات:

طالبِ دنیا بود از سَر ہوا
طالب عقبیٰ طلب عیش و جاہ

ترجمہ: طالب دنیا خواہشاتِ نفس کا طالب ہوتا ہے اور طالبِ عقبیٰ (آخرت کے) عیش و عشرت کا۔

طالبِ مولیٰ بود در غرق نور
بگذرد از خود و دنیا و حور و قصور

ترجمہ: طالبِ مولیٰ نور میں غرق ہوتا ہے اور وہ نہ صرف خود سے بلکہ دنیا اور حور و قصور (کی خواہش) سے بھی نجات حاصل کر لیتا ہے۔

ایں چنین طالب خدا باطن صفا
در طلب دائم مقام کبریا

ترجمہ: ایسا طالبِ مولیٰ ہی باطن صفا ہوتا ہے اور ہمیشہ مقامِ کبریا تک رسائی کا طلبگار رہتا ہے۔

ہر کہ طالبِ خود مطالب لاف زن
طالبِ جاسوس باشد راہزن

ترجمہ: اور جو اپنی خواہشات کا طالب ہو وہ جھوٹا ہے اور ایسا جاسوس طالب راہزن ہوتا ہے۔

ہر کہ دعویٰ کرد طالب حق طلب
بگذرد از ہر مطالب بد کلب

ترجمہ: جو یہ دعویٰ کرے کہ وہ طالبِ مولیٰ ہے اور حق کی طلب رکھتا ہے وہ ہر مطلب اور برائی کو ترک کر دے۔

طالبی ازلش بباید جان فدا
ایں چنین طالب بود بہر از خدا

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: طالب مولیٰ ازل سے ہی جان فدا کرنے والا ہوتا ہے اور ایسا طالب صرف خدا کے لیے ہی وقف ہوتا ہے۔

گر بیاید طالب حق راز راہ
مرشدی کامل رساند یک نگاہ

ترجمہ: اگر کوئی طالبِ حق بن کر اسرار کی اس راہ پر آ جائے تو مرشد کامل اسے ایک نگاہ سے ہی مقصود تک پہنچا دیتا ہے۔

مرشدی حاضر ولے طالب کجا
در میدان استادہ اند راہبر خدا

ترجمہ: مرشد کامل تو حاضر ہے لیکن طالب کدھر ہے؟ مرشد تو خدا تک راہنمائی کے لیے میدان میں کھڑا ہے۔

سگ خصالت نیست طالب سگ طریق
طالبے انسان بہ باید حق رفیق

ترجمہ: کتوں کی خصوصیت رکھنے والا طالب نہیں ہوتا بلکہ وہ تو کتوں کے طریقے پر ہوتا ہے۔ اصل طالب اور انسان کو تو حق کا رفیق ہونا چاہیے۔

دُرّ بدہن سگ میںداز ای حکیم
لائق انسان درّش یافتیم

ترجمہ: اے صاحبِ حکمت! کتوں کے منہ میں موتی نہ ڈال۔ ان موتیوں کے لائق ہم نے صرف انسان کو ہی پایا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ لَا تَتْرُكِ الدُّرَّ فِي أَفْوَاهِ الْكِلَابِ

ترجمہ: کتوں کے منہ میں موتی نہ ڈالو۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

بیت:

طبل زد ہفت کشور جذب زد بر ہفت شاہ

اولیا والی ولایت فقر وحدت از الٰہ

ترجمہ: اولیا کو اللہ کی جانب سے ایسی ولایتِ فقر اور وحدت حاصل ہوتی ہے کہ سات ملکوں میں ان کا ڈنکا بجتا ہے اور ان سات ملکوں کے بادشاہوں پر انہیں تصرف حاصل ہوتا ہے۔

مرشد کامل وہ ہوتا ہے جو روزِ اوّل اسمِ اللہ ذات کے حاضرات سے دونوں جہان طالبِ مولیٰ کے قبضہ و تصرف میں دے دے جس سے طالب صاحبِ جمعیت ہو کر اپنے حال پر مطمئن رہے۔ جان لو کہ سروری قادری مرشد جامع ہوتا ہے اور اس جامع مرشد کے طالب چار طرح کے ہوتے ہیں بعض طالب کامل، بعض مکمل، بعض اکمل اور بعض طالب واصل و موصل ہوتے ہیں۔ جامع مرشد اسے کہتے ہیں جو اپنی نگاہ سے جاہلوں کو مکمل علم عطا کر دے اور علما کو اپنی نگاہ سے مکمل معرفتِ الٰہی بخش دے اور عارفین کو اپنی نگاہ سے فقر کی انتہا بخش دے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰه

ترجمہ: جب فقر مکمل ہوتا ہے تو وہ اللہ ہوتا ہے۔

جامع مرشد کی چار نظروں سے طالب ان چار مراتب تک پہنچتے ہیں اور جامع مرشد اسے کہتے ہیں کہ اس کی نگاہ سے لوحِ ضمیر (طالب پر) کھل جائے اور جو علوم لوحِ ضمیر پر تحریر ہیں وہ لوحِ محفوظ کے مطالعہ سے ظاہر ہو جائیں۔ جامع مرشد کُل ہوتا ہے اور اس کی نظر میں دونوں جہان جز کی مانند ہوتے ہیں۔ جز کی کیا مجال کہ کُل کے سامنے سر اٹھائے۔

جان لو کہ طالبِ مولیٰ پر پانچ حقوق ہیں؛ پہلا حق ماں باپ کا، دوسرا حق استاد کا، تیسرا حق پیر کا، چوتھا حق مرشد کا اور پنجم حق بیوی کا۔ اور مرشد کا حق ان تمام حقوق سے غالب اور فائق تر ہے کیونکہ مرشد سے معرفتِ الٰہی کے مراتب حاصل ہوتے ہیں اور طالب حق پر نظر برقرار رکھتا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

جیسے ہی طالب قربِ حق کے اس مرتبے پر پہنچتا ہے اس کی نگاہ کو روشن ضمیری حاصل ہو جاتی ہے اور وہ ظاہری طور پر علمِ تفسیر کا با تاثیر عالم بن جاتا ہے اور دونوں جہان پر حکمران ہوتا ہے۔ طالب ہر ایک کے حق کو دولتِ دنیا سے ادا کر سکتا ہے اور ہر اہلِ حق اس کے لیے دعا کرتا اور اس سے راضی ہو جاتا ہے۔ وہ مرشد نہیں جن کی نگاہ مال و دولت پر ہو وہ تو جانوروں سے بھی بُری خصلت کے مالک ہیں۔ جان لو کہ مرشد طالب سے یا پیر مرید سے پوچھے کیونکہ پیر و مرشد پر فرضِ عین ہے کہ طالب مرید سے پوچھے کہ تجھے کونسا مرتبہ پسند ہے کیونکہ طالبوں اور مریدوں کے تین مراتب ہیں۔ مرتبۂ دنیا، مرتبۂ عقبیٰ اور مرتبۂ معرفتِ مولیٰ اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات۔ طالب مرید اپنے احوال اور مطالب کے موافق پیر و مرشد کے سامنے جھوٹ نہیں بولتا اور جو کچھ اس کے دل میں ہو طلب کرتا ہے خواہ وہ گمراہ دنیا ہو، خواہ مرتبۂ عقبیٰ اور حور و قصور اور شان و شوکت ہو اور خواہ مرتبۂ قرب و معرفتِ الٰہی ہو خواہ سرورِ عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلس ہو۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ طَالِبُ الدُّنْیَا مُخَنَّثٌ وَ طَالِبُ الْعُقْبٰی مُؤَنَّثٌ وَطَالِبُ الْمَوْلٰی مُذَکَّرٌ

ترجمہ: طالبِ دنیا مخنث ہوتا ہے، طالبِ دنیا مؤنث ہوتا ہے اور طالبِ مولیٰ مذکر ہوتا ہے۔

پس یہ تینوں مراتب پیر و مرشد کے تصرف میں ہوتے ہیں تب ہی وہ لائقِ ارشاد بنتا ہے۔ بے قوت اور بے تصرف پیر و مرشد خام اور نامکمل ہوتا ہے جو مال و دولت کے فتنہ میں مبتلا ہوتا ہے اور طالب مرید کی عمر ضائع اور برباد کر دیتا ہے۔ مرنے کے وقت طالب کو افسوس ہوتا ہے کہ وقت ہاتھ سے نکل گیا۔ کمان سے نکلا ہوا تیر واپس ہاتھ نہیں آتا۔ دنیا میں عامل عالم بہت سے ہیں اور زاہد عالم و متقی بھی بیشمار ہیں جو نام و ناموس سے دولت کماتے ہیں لیکن فقیر عارف باللہ فنا فی اللہ صاحبِ قربِ پروردگار بہت کم ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ:

☆ اَلْوَقْتُ سَیْفٌ قَاطِعٌ

ترجمہ: وقت (عمر) کاٹنے والی تلوار ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

زوال پذیر مرشد طالب مرید کی گردن پر وبال ہے۔ دنیا، عقبیٰ اور معرفتِ مولیٰ و مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری کے تینوں مراتب مرشد کامل مرید طالب کو اسمِ اللہ ذات کے حاضرات، آیاتِ قرآن یا کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سے تین دن رات میں عطا کر دیتا ہے۔

ابیات:

فقر دریائے است از توحید نور
کل و جز مخلوق شد از وے ظہور

ترجمہ: فقر نورِ توحید کا سمندر ہے اور کل و جز مخلوق کا ظہور اسی نور سے ہے۔

دل ز دریائے توحیدش یافتم
غرق توحیدش بخود را ساختم

ترجمہ: جب میں نے خود کو توحید کے سمندر میں غرق کر لیا تو میں نے یہ حقیقت جان لی کہ میرا وجود اسی توحید کے سمندر سے ہے۔

فقر خاص الخاص حق توحید ذات
ہر کہ آید در فقر گردد نجات

ترجمہ: فقر توحیدِ ذات کا خاص الخاص مرتبہ ہے جو فقر اختیار کر لیتا ہے وہ (ہر پریشانی سے) نجات پا لیتا ہے۔

فقر قدم دم بود بے غم بود
در جہانش فقر فی اللہ کم بود

ترجمہ: جو فقر کی راہ پر قدم رکھتا ہے وہ بے غم ہو جاتا ہے لیکن اس دنیا میں صاحبِ فقر فنا فی اللہ بہت کم ہیں۔

ایں نہ فقرش بر ہر در گردد خراب
با محاسب نفس باشد اکتساب

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: فقر یہ نہیں جو ہر در پر خوار کرے بلکہ فقر یہ ہے کہ نفس کا محاسبہ کیا جائے۔

فقر لایحتاج صاحبِ گنج زر
از گنج زر بہتر بود فقرش نظر

ترجمہ: فقیر صاحبِ مال و دولت سے بے نیاز ہوتا ہے۔ مال و دولت کے خزانوں سے فقیر کی نگاہ بہتر ہے۔

فقر را عاجز مبین عاجز مدان
بادشاہی فقر دارد جاودان

ترجمہ: فقر کو عاجز مت دیکھ اور نہ عاجز سمجھ کیونکہ فقر جاودانی بادشاہی کا حامل ہوتا ہے۔

باھُوؒ بہر از خدا فقرش نما
فقر وحدت قربِ اللہ شد مصطفیٰؐ

ترجمہ: اے باھُوؒ! خدا کی خاطر فقر عطا کر کیونکہ اسی فقر کی بدولت وحدت میں قربِ حق اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔

اللہ کی رحمت اور اس کی بارگاہ میں منظوری اور فقیر بن کر مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری حاصل کرنے کے یہ تمام مراتب تصور اسمِ اللہ ذات کی مشق کی تاثیر، اسمِ اعظم کی برکت و خاصیت، نص و حدیث اور آیاتِ قرآن کی تلاوت سے حاصل ہوتے ہیں۔ کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی کلید دل کے قفل کو کھول کر تمام مقاماتِ ذات و صفات طریقِ تحقیق سے دکھاتی ہے۔ جو اس میں شک کرتا ہے وہ منافق و زندیق ہے۔ یہ سروری قادری سلسلے کا طریق ہے۔ ابیات:

پیر باید ہم چو باشد پیر من
وقتِ مشکل حاضر است بانجمن

ترجمہ: پیر ایسا ہونا چاہیے جیسے میرے پیر سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؓ ہیں جو مشکل وقت میں فوراً

www.sultan-ul-faqr-publications.com

اپنے مریدین کے پاس حاضر ہو جاتے ہیں۔

پیر باقوت مریدان بانظر
زود تر حاضر شود مثلِ خضرؑ

ترجمہ: پیر ایسا صاحبِ قوت ہونا چاہیے کہ مریدوں کو ہر وقت نظر میں رکھے اور خضرؑ کی مثل جلدی سے حاضر ہو جائے۔

چوں نباشد پیر میرانؓ زندہ دین
آں وزیرے مصطفیؐ روح الامین

ترجمہ: پیر میراں شیخ عبدالقادر جیلانیؓ کیوں نہ دین کو زندہ کرنے والے ہوں وہ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وزیر اور روح الامین ہیں۔

شاہ عبد القادرؓ است راہبر خدا
دم بدم آنجا بجانست مصطفیؐ

ترجمہ: شاہ عبدالقادر جیلانیؓ راہبرِ خدا ہیں اور وہ ہر لمحہ باطنی طور پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں ہوتے ہیں۔

باھُوؒ از غلامان مریدش خاکِ پا
گوئی برد از غوث و قطب اولیا

ترجمہ: باھُوؒ ان کے مریدوں کے غلاموں کی خاکِ پا ہے اس لیے دیگر غوث وقطب اولیا سے بلند مرتبہ ہے۔

مجھے ان لوگوں پر حیرت ہوتی ہے جو خلوت میں فقرا سے اللہ کی نعمت و برکت اور تعلیم و تلقین حاصل کرتے ہیں لیکن (ظاہر میں) فقر سے حیا کرتے ہیں اور اہلِ دنیا کی طرف متوجہ رہتے ہیں اور باطل کو روا سمجھتے ہیں۔ وہ لوگ فقیر مرشد کو بدنام کرتے ہیں اور مخلوق میں مشہوری، نیک نامی اور عزت کی خاطر خود فروشی کرتے ہیں۔ اسم اللہ ذات کہ جس کی روشنی آفتاب سے بھی بہتر ہے، سے بے

www.sultan-ul-faqr-publications.com

اعتقادی کے سبب وہ روشنی ان کی انا کے بادل میں چھپ جاتی ہے اور (بے اعتقادی) ان کے نفس کو زندہ اور قلب کو مردہ کر دیتی ہے۔

اے عزیز! دانا اور خبردار ہو جا کہ پیر دستگیر حضرت شاہ محی الدینؓ اور ان کے مرید و طالب نورِ وحدانیت، مشاہدۂ معرفت، قربِ الٰہی اور حضوری میں دائمی غرق رہنے والے صاحبِ وصال ہوتے ہیں۔ غوث و قطب اور ان کے طالب مرید بھی عاجز و مفلس اور سیّدنا غوث الاعظمؓ کی بارگاہ کے سوالی ہوتے ہیں۔ ان کے فضل کے گداؤں نے جو بھی مراتب پائے ان سے خیرات میں پائے اور جو اُن کا منکر ہوا وہ دونوں جہان میں مردود، رجعت خوردہ ہوا اور وہ احمق و پریشان ہے۔ حضرت پیر دستگیرؓ کے مراتب عمیق سمندر کی مثل ہیں۔ جس نے اس سمندر سے پانی کا قطرہ پیا وہ سیراب ہو گیا۔ جو حضرت پیر دستگیرؓ کے طالب و مرید کو جذب کرنا چاہتا ہے وہ خود سلب ہو جاتا ہے اور چند روز میں بیمار ہو کر مر جاتا ہے۔ حضرت پیر دستگیرؓ کا دشمن تین حکمتوں سے خالی نہیں ہوتا یا وہ لعنتی شیطان و ابلیس رافضی ہوتا ہے یا ملعون ناپاک و خبیث خارجی ہوتا ہے یا بدخصلت و منافق ہوتا ہے اور وہ فقر و معرفتِ الٰہی اور درویشی سے محروم ہوتا ہے۔ حضرت پیر دستگیرؓ کا دشمن اللہ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دشمن ہے اور ان کا دشمن چار یارِ کبار (خلفائے راشدین) رضوان اللہ علیہم اجمعین کا دشمن ہوتا ہے۔ حضرت پیر دستگیرؓ چاروں اصحابِ کبارؓ کو محبوب رکھتے ہیں۔ آپؓ اہلِ سنت والجماعت سے تعلق رکھتے ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نائب ہیں جو ظاہر و باطن میں ایک گھڑی کے لیے بھی اللہ کی طاعت و بندگی سے فارغ نہیں رہتے۔ اللہ بس ما سوی اللہ ہوس۔

جان لو کہ حضرت پیر دستگیرؓ کے ناقص اور کمترین مریدوں و طالبوں کا ادنیٰ مرتبہ بھی غوث و قطب کے مرتبہ سے بہتر ہے کیونکہ جو مرید و طالب حضرت پیر دستگیرؓ کی مریدی و طالبی میں اخلاص کے ساتھ رہتے ہیں تو آپؓ اپنی قوتِ ظاہری و باطنی، تصور، تصرف، اسم اللہ ذات کے حاضرات کے تصرفات، جذب یا ذکرِ کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی ضرب سے ان تمام طالبوں و مریدوں کو لازوال وحدانیت تک پہنچا دیتے ہیں اور انہیں اللہ کی بارگاہ کی منظوری دلا کر

www.sultan-ul-faqr-publications.com

مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں لے جاتے ہیں جہاں وہ طالب و مرید ہمیشہ حاضر رہتے ہیں۔ کامل، واصل، عارفین اور اولیا ان ولیوں کے متعلق جانتے ہیں لیکن بعض جو اہلِ باطن نہیں ہیں، وہ ان کے متعلق نہیں جانتے۔ لہٰذا موت کے وقت حضرت پیر دستگیرؓ اپنے طالبوں و مریدوں کو اپنی قوتِ حضوری سے مراتبِ حضوری عطا فرماتے ہیں یا کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ تلقین فرماتے ہیں یا پھر موت کے وقت ان کے وجود میں ذکرِ نام اللہ جاری و غالب ہو جاتا ہے یا یہ کہ قادری مریدوں کا وجود مکمل طور پر اللہ کی محبت میں غرق ہو جاتا ہے۔ بیت:

ای برادر گر ہمی خواہی بہ عقبیٰ سروری
باش در دنیا تو طالبِ آستانہ قادری

ترجمہ: اے بھائی! اگر تو آخرت میں سرداری چاہتا ہے تو اس دنیا میں قادری مرشد کے آستانہ کا طالب بن جا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ مَنْ مَّاتَ فِیْ حُبِّ اللّٰہِ فَقَدْ مَاتَ شَہِیْدًا

ترجمہ: جو اللہ کی محبت میں مرا پس تحقیق وہ شہادت کی موت مرا۔

جو شخص اس صفت کا حامل نہیں اسے قادری نہیں کہا جا سکتا۔ حضرت شاہ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کا قول ہے:

☆ لَا یَمُوْتُ مُرِیْدِیْ اِلَّا عَلَی الْاِیْمَانِ

ترجمہ: میرا مرید ایمان کے بغیر نہیں مرتا۔

بیت:

باھُوؒ کسی گوید بہ نام شاہِ جیلانیؓ
چہ خوف از آتش دوزخ چہ باک از دیو شیطانی

ترجمہ: اے باھُوؒ! جو شاہِ جیلانیؓ کا نام لینے والا ہوا سے آتشِ دوزخ کا کیا خوف اور شیطان و جن کا

www.sultan-ul-faqr-publications.com

کیا ڈر۔

مطلب یہ کہ قادری طالبوں و مریدوں کا ابتدائی مرتبہ یہ ہے کہ انہیں نر شیر پر سواری کرنے والا سروری قادری کہتے ہیں۔ جان لو کہ طالب مرید میں سات چیزیں ہونی چاہئیں سب سے پہلے اعتقاد، پھر یقین، اخلاص، صدق، اعتبار، طلب اور محبت۔ ان سات چیزوں کا تعلق طالب و مرید کی کوشش سے نہیں بلکہ مرشد و پیر کی توجہ، جذب اور التفات سے ہے۔ مرشد کی عطا سے جب ان سات صفات کا مجموعہ طالب مرید کے وجود میں قرار پکڑتا ہے تو اس کے وجود میں یقین کی بدولت نوری صورت پیدا ہوتی ہے جو ہمیشہ مرشد کے سامنے حاضر ہو کر مرید کے احوال عرض کرتی ہے۔ پیر و مرید اور طالب و مرشد کے درمیان یقین ہی اس نوری صورت میں رابطہ برقرار رکھتا ہے۔ اگر طالب فنافی الشیخ اور فنافی پیر نہ ہو تو ظاہر و باطن میں کوئی بھی اپنے مطالب نہیں پا سکتا۔ وہ عجیب اور احمق ہیں جو خود کو طالب کہتے ہیں لیکن نفسِ امارہ کی قید میں ہیں۔ وہ اپنی خواہشوں کے مرید ہیں اور اپنے مرشد کے مرتبہ کی حقیقت نہیں جانتے اور نہ اس پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ جو مرید روح سے بے خبر ہو وہ یزید کے مرتبہ پر ہے اور یزید نفس و شیطان کی قید میں ہے۔ وہ طالب و مرید صاحبِ قوت ہوتا ہے جو مال و جان مرشد پر فدا کر دے۔ ایسا طالب مرید ہی صاحبِ فراست اور روشن ضمیر ہوتا ہے۔ بیت:

باھُوؒ اصل یقین است یقین خاص نور

برد یقین حاضر مجلس حضور

ترجمہ: باھُوؒ اصل یقین ایک خاص نور ہے اور یہی یقین مجلسِ محمدیؐ کی حضوری میں لے جاتا ہے۔

اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

شرح مرشد و طالب

جان لو کہ لفظ مرشد کے چار حروف ہیں م، ر، ش، د۔ حرف 'م' سے وہ مردہ دل کو زندہ کرتا ہے اور اس

www.sultan-ul-faqr-publications.com

زندہ دل سے ایک ہی مراقبہ میں وحدانیتِ اِلَّا اللّٰہُ کا مشاہدہ اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک پہنچاتا ہے۔ حرف 'ر' سے طالب کو ریاضت سے رہائی دلاتا ہے اور راز عطا کرتا ہے۔ حرف 'ش' سے مرشد (طالب کو) نفس، شیطان اور مخلوق کے شر سے دور رکھتا ہے۔ دنیا اور دل کی سیاہی کے شر سے اور دیگر ہر شر سے طالب کے وجود کو بچاتا ہے اور طالب کے ساتوں اندام، ہڈیاں و مغز، گوشت و پوست، رگ اور ہر بال کی زبان اسمِ اللہ ذات کا ذکر کرتی ہے اور طالب کے قلب و قالب میں ذکرِ الٰہی دریا کی مثل جاری ہو جاتا ہے اور تمام اعضا اللہ اللہ پڑھتے ہیں اور طالب لب بستہ اللہ کے قرب میں غرق رہتا ہے۔ حرف 'د' سے مرشد کی نظر کی بدولت طالب کا دم اور دل اللہ کی ذات میں غرق ہو کر اس سے اثبات اور دنیا و آخرت میں ابدی زندگی حاصل کر لیتا ہے۔ جو مرشد ان صفات کا حامل ہو وہی جامع جمعیت بخشنے والا اور رحمٰن کی طرف راہبر ہوتا ہے۔ جو مرشد ان صفات کا حامل نہیں وہ خام و ناقص ہوتا ہے اور طالبوں کے لیے راہزن شیطان کی مثل ہے۔ مرشد مرد مذکر ہوتا ہے جو ظاہر و باطن میں صاحبِ توفیق اور طالبوں کا راہبر اور رفیق ہوتا ہے۔ اہلِ بدعت اور طالبِ دنیا زندیق مرشد نہیں ہوتے۔ لفظ طالب کے بھی چار حروف ہیں ط، ا، ل، ب۔ حرف 'ط' سے طالب خواہشاتِ نفس کو ایک بار میں ہی تین طلاق دے دیتا ہے اور ہوائے لذتِ نفس اور دنیا کو تین طلاق دے دیتا ہے جو کہ بوڑھی راہزن عورت کی مثل ہے اور معصیتِ شیطان کو تین طلاق دے دیتا ہے جو کہ دشمنِ انسان ہے۔ جب طالب ان تمام ناشائستہ صفات کو طلاق دے دیتا ہے تو تمام علائق اور مشکلات سے پاک ہو کر تائب ہو جاتا ہے۔ نیز حرف 'ط' سے طالب طلبِ مولیٰ رکھتا ہے جو اسے اس کے مطالب تک پہنچاتی ہے اور طالب معرفتِ الٰہی کے لائق بنتا ہے۔ حرف 'ا' سے طالب کا ارادہ صادق ہوتا ہے اور وہ صدیق با تصدیق طالبِ مولیٰ ہوتا ہے جو طریقِ تحقیق سے ظاہری و باطنی عبادت کرتا ہے اور سونے کے لیے زمین پر لیٹتا تک نہیں۔ اور توفیقِ الٰہی سے مراقبہ و استغراق میں محو ہمیشہ اللہ کی ذات میں مشغول رہتا ہے اور راہِ راستی سے اپنے قدم غلط راستے کی طرف نہیں لے جاتا اور اپنی جان راہِ حق میں قربان کر دیتا ہے۔ حرف 'ل'

www.sultan-ul-faqr-publications.com

سے طالب حیا کے لائق ہوتا ہے جو نفس کو فنا کر کے تکبر اور خواہشاتِ نفسانی سے آزاد ہو جاتا ہے اور اس کی روح بقا حاصل کر لیتی ہے۔ ایسے طالب کو اللہ کی طرف خوش آمدید۔ حرف 'ب' سے طالب حق کا بار اٹھانے والا اور باطل کو ترک کرنے والا با ادب اور بزرگ ہوتا ہے جو مرشد کے سامنے بے اختیار اور اس کا حکم ماننے میں ہوشیار ہوتا ہے۔ اسی صفت کے حامل طالب کے بارے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

☆ اَلْمُرِیْدُ لَا یُرِیْدُ

ترجمہ: مرید لا یرید ہوتا ہے۔

ابیات:

ہر کہ او کرد آن شود کردہ خدا
مرشدی باحق رساند حق نما

ترجمہ: مرشد حق کی طرف لے جانے والا اور حق دکھانے والا ہوتا ہے۔ وہ جو کچھ بھی کرتا ہے وہ خدا کا کیا ہوتا ہے۔

طالبی مشکل طلب مشکل طلب
طالب قلب ہرگز نشد اہل از کلب

ترجمہ: ایسے طالب مشکل سے ہی ملتے ہیں جو مشکلات کا سامنا کرنے والے ہوتے ہیں۔ قلب کا طالب کتوں میں سے نہیں ہوسکتا۔

طالبی جاسوس و دشمن صد ہزار
طالب حق یک دو کس طالب شمار

ترجمہ: جاسوس اور دشمن طالب تو ہزاروں ہوتے ہیں لیکن طالبِ حق ایک دو ہی ہوتے ہیں۔

باھُو طالبی کمیاب کے باشد طلب
مرشدی بسیار ببرند ز ربّ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: اے باھُوؒ! اصل طالب بہت ہی نایاب ہیں جو حق کے طالب ہوں لیکن ایسے مرشد بے شمار ہیں جو حق سے دور لے جاتے ہیں۔

مرشد ناقص بسے طالب طلب
از حیا مردند طالب باادب

ترجمہ: ناقص مرشد کثیر طالبوں کے خواہشمند ہوتے ہیں لیکن باادب طالب حیا کے باعث ہی مر جاتے ہیں۔

درحقیقت طالبان مطلب طلب
طالبِ دنیا بسے کم بہر ربّ

ترجمہ: اصل میں طالب مطلب پرست ہیں۔ وہ دنیا کے طالب زیادہ اور اللہ کے طالب کم ہوتے ہیں۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

جان ز جانم می برآید غرق نور
آں بداند ہر کہ برسد شد حضور

ترجمہ: میری جان وجود سے نکل کر نور میں غرق ہوگئی ہے اس بات کو وہی جان سکتے ہیں جو حضوری میں پہنچ چکے ہوں۔

کے تواند بست مثل لازوال
عارفان شد غرق وحدت باوصال

ترجمہ: عارفین وحدت میں غرق ہو کر وصال پالیتے ہیں اس حالت کی مثال نہیں دی جاسکتی کہ یہ لازوال ہے۔

اسم ذاتش ذات ببرد بے مثال
نیست ایں حرفی بود در قیل و قال

ترجمہ: اسم اللہ ذات اس بے مثال ذات کی طرف لے جاتا ہے یہ صرف حرف نہیں جسے محض گفتگو

میں استعمال کیا جائے۔

حق درونِ من من درون حق دل پذیر
حق ز حق واضح شود روشن ضمیر

ترجمہ: میرے اندر حق ہے اور میں حق میں پوشیدہ ہوں حق حق سے ہی واضح ہوتا ہے جو روشن ضمیری عطا کرتا ہے۔

مجھے ان احمق لوگوں پر حیرت ہوتی ہے جو طالبوں کے اصول اور ان کی اہمیت نہیں جانتے اور نہ ہی ابھی تک مرتبہ طالبی پر پہنچے ہوتے ہیں اور مرشد سے ہدایت پانے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ انہیں خدا سے ذرا بھی خوف نہیں آتا۔ یہ احمق بیعت کی اہمیت نہیں جانتے کہ اس کا کیا مرتبہ ہے۔ جب کوئی شخص کسی مرشد کے ہاتھ میں ہاتھ دیتا ہے تو اس کے ہاتھ پر اللہ کا ہاتھ ہوتا ہے۔ جو مرشد دستِ بیعت سے قدرتِ الٰہی کی معرفت تک نہیں پہنچا تا وہ دشمنِ خدا ہے جس کی دنیا و آخرت خراب ہے۔ وہ اٹھارہ ہزار عالموں میں شرمندہ اور روسیاہ ہوگا۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ (48:10)

ترجمہ: ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

ذیل میں جن مقامات کی شرح بیان کی جا رہی ہے وہ یہ ہیں: مرشد کی رہنمائی میں خانہ کعبہ کی طرف سفر اور روضۂ رسولؐ اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت، داخلی طواف، دعائے حج اور جبلِ عرفات پر خطبہ سننا اور طواف کے دوران حجرِ اسود کو بوسہ دینا اور ختمِ طواف کے لیے دو رکعت نفل نماز ادا کرنا اور داخلی زنجیر کو توبہ کی نیت سے گلے میں ڈالنا تا کہ برائیوں اور گناہوں سے نجات حاصل ہو۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا (3:97)

ترجمہ: جو اس میں داخل ہو گیا امان پا گیا۔

اور خانہ کعبہ کے اندر موجود چاروں ستون جو کہ خانہ کعبہ کی دیواروں میں پوشیدہ ہیں' کو ادب سے

www.sultan-ul-faqr-publications.com

بوسہ دینا۔ مطلب یہ کہ جس کسی کو قدرتِ الٰہی سے بذریعہ خواب، مراقبہ یا قلبی الہام اشارہ دیا گیا ہو وہ حکمِ الٰہی سے اس سفر پر جاتا ہے یا وہ خواب یا مراقبہ یا الہام سے اور کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سے تحقیق کرتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اسے حکم دے رہے ہیں کہ وہ زیارت وطوافِ خانہ کعبہ کرے یا پھر یہ کہ مرشد طالبِ مولیٰ کو اجازت دے اور وہ اس سفر پر روانہ ہو اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کرے جو کہ زندہ ہیں اور دنیا و آخرت میں شفاعت فرمانے والے ہیں، اور ہر منزل و مقام پر خانہ کعبہ کا طواف کرے اور جب اس مقام پر پہنچے تو اسے چاہیے کہ ذکر وفکر اور جمعیت سے نماز اور سجود ادا کرے اور عبادتِ معبود سے وجود کو پاک کرے اور جو قدم بھی اٹھائے وہ شوقِ دل اور محبتِ الٰہی میں اٹھائے تو اس کے لیے مبارک باد ہے۔

جان لو کہ بلاشبہ خانہ کعبہ اور حرمِ مدینہ روضۂ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں مقامات حرمین شریفین اور پاک ہیں۔ جب تک طالب حرمین شریفین تک نہ پہنچے اسے چاہیے کہ رات دن استغفار کا ورد کرے اور کبیرہ وصغیرہ گناہوں سے توبہ کر کے وجود کو پاک کرے اور پھر جب قبلہ کے سامنے پہنچے تو سجدہ کرے جس سے کافر نفس مسلمان ہو جائے گا اور کافر و یہود صفت خصلت سے آزادی حاصل کر کے اپنے مقصود تک پہنچ جائے گا۔ جو بھی طوافِ خانہ کعبہ کے دوران اس خوبی کا حامل ہو جاتا ہے وہ روشن ضمیر ہو جاتا ہے اور اس کے حجاب اور پردے ہٹ جاتے ہیں اور خانہ کعبہ اور تمام حرم میں نماز کے دوران اسے تجلیاتِ ذات دکھائی دیتی ہیں اور فرشتے اس کے گرد آواز دیتے ہیں کہ تیرا طواف قبول ہے اور نماز میں سجدہ کے دوران حرم میں اسے الہام ہوتا ہے:

☆ لَبَّیْکَ یَا اَسْعَدَ عَبْدِیْ

ترجمہ: اے میرے نیک بندے! میں حاضر ہوں۔

تو جو کچھ چاہتا ہے مجھ سے طلب کرتا کہ میں تجھے عطا کروں۔ یہ وہ مراتب ہیں جسکے متعلق فرمانِ الٰہی ہے:

www.sultan-ul-faqr-publications.com

☆ مَنۡ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا (3:97)

ترجمہ: جو اس میں داخل ہو گیا امان پا گیا۔

یہ سب مرشد کی عطا ہے کہ وہ تصور اسمِ اللہ ذات سے حیاتِ قلب عطا فرماتا ہے اور جس وقت طالب میدان میں حاجیوں کی صفوں میں جبلِ عرفات پر خطبہ سنتا ہے اور جب وہ لَبَّیۡكَ لَا شَرِیۡكَ لَكَ دعا پڑھتا ہے تو فرشتے اسے واضح طور پر آواز دیتے ہیں کہ اے فلاں! تیرا حج قبول ہے اور تو اللہ کی بارگاہ میں مقبول اور برگزیدہ ہے اور جب وہ حرمِ مدینہ میں داخل ہوتا ہے تو واضح طور پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات و مصافحہ کرتا ہے اور اصحابِ کبار رضی اللہ عنہم سے ملتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اُسے دستِ بیعت فرما کر تعلیم و تلقین سے سرفراز فرماتے ہیں اور اسے منصب اور مراتبِ ولایت و ہدایت سے ممتاز فرماتے ہیں۔ اس کا دل غنایت حاصل کر لیتا ہے اور تب حرمِ روضہ مبارک سے اُسے رخصت و اجازت حاصل ہوتی ہے کہ صدقِ ارادت سے جس وقت چاہے مراقبہ میں مستغرق ہو اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر ہو کر عرض و التماس کرے اور طریقِ تحقیق سے جواب باصواب حاصل کرے۔ وہ جو کچھ کہتا ہے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے کہتا ہے نہ کہ اپنی خواہش سے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَمَا يَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰى ۝ (53:3)

ترجمہ: اور وہ (اپنی) خواہش سے کلام نہیں کرتے۔

اور جب وہ اپنے اصل وطن میں گھر واپس لوٹتا ہے تو یہ عظیم سنت ادا کرتا ہے کہ جو مال بھی اس کے گھر پر موجود ہوتا ہے سب اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتا ہے فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰى تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ (3:92)

ترجمہ: تم ہرگز اَلۡبِرّ (یعنی اللہ کی ذات) تک نہیں پہنچ سکتے جب تک اپنی پسندیدہ چیزوں کو (اللہ کی راہ میں) خرچ نہ کر دو۔

ایسا حاجی مقبولِ حرم اور صاحبِ کرم ہوتا ہے۔ وہ غازیِ نفس ہوتا ہے اس کے وجود میں ہوا و ہوس

www.sultan-ul-faqr-publications.com

باقی نہیں رہتی اور نہ اس کے پاس مالِ دنیا ہوتا ہے اور نہ وہ حشر گاہِ حساب گاہ کا رخ کرتا ہے۔ جس کا وجود ذکرِ اللہ سے پاک ہو چکا ہو اسے محاسبۂ قیامت کا کیا ڈر۔

☆ اَلْمُفْلِسُ فِیْ اَمَانِ اللّٰہِ تَعَالٰی

ترجمہ: مفلس اللہ کی امان میں ہوتا ہے۔

اہلِ دنیا شیطان ملعون کی قید میں ہوتے ہیں۔ بیت:

حج بہرش از خدا حاضر رسولؐ
ایں مراتب حاجیان اہل الوصول

ترجمہ: حج اللہ اور اس کے رسول کے سامنے حاضر ہونے کا نام ہے اور ایسا حج صاحبِ وصال حاجیوں کو ہی نصیب ہوتا ہے۔

ایسا حج اور طواف اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مشرف ہونا اہلِ دل کو ہی نصیب ہوتا ہے۔ ابیات:

می خواستم کہ رفتہ کنم کعبہ را طواف
کعبہ جواب داد بما دل بیار صاف

ترجمہ: میں چاہتا تھا کہ طوافِ کعبہ کے لیے جاؤں۔ کعبہ نے جواب دیا کہ میری طرف آنے سے پہلے دل کو صاف کر۔

کعبہ دوام حاضر بازندہ دل طواف
آنست صاف دل کہ کند نفس را خلاف

ترجمہ: زندہ دل والوں کے سامنے کعبہ ہر دم حاضر ہوتا ہے اور وہ ہمیشہ اس کا طواف کرتے ہیں۔ صاف دل وہ ہوتا ہے جو نفس کے خلاف چلتا ہے۔

باھوؒ من غلام از نبیؐ حاضر نبیؐ
دم جدائی نیست مارا از نبیؐ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: اے باھُوؒ! میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا غلام ہوں اور ان کے سامنے حاضر رہتا ہوں۔ میں ان سے ایک لحہ کے لیے بھی جدا نہیں۔

برائے نام حاجی بہت ہیں جو صرف پیغام کی حد تک رہتے ہیں جبکہ بے حجاب حاجی وہ ہے جو (دیدار میں) کامل مکمل ہو چکا ہو۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

نیز شرح مرشد و طالب

جان لو کہ مرشد اِن عظیم مراتب کا حامل ہونا چاہیے تاکہ ظاہر و باطن میں طالب کے احوال سے غافل نہ ہو۔ مرشد اُسے کہتے ہیں کہ اگر طالب سے کوئی کوتاہی، خطا یا گناہِ صغیرہ یا کبیرہ سرزد ہو جائے تو مرشد کو بذریعہ کشف معلوم ہو جائے اور اسی وقت مرشد طالب کے وجود میں ظاہر ہو کر اسے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں لے جائے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کر کے طالب کے گناہ بخشوا لے۔ اس طریقے سے صاحبِ قوت و جامع مرشد سالہا سال دن رات اپنی توجہ، تصرف اور تصور سے طالب کے باطنی وجود کو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں لے جاتا ہے جہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس طالب کو اپنی تعلیم و تلقین سے سرفراز فرماتے ہیں۔ اس کے بعد طالب تمام گناہوں سے تائب ہو جاتا ہے اور واصلانِ حق میں سے ایک ہو جاتا ہے۔ جان لو کہ جامع اور صاحبِ قوت و صاحبِ باطن مرشد کے لیے لازم ہے کہ طالبوں کو پہلے ہی روز تصور اسم اللہ ذات اور کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی قوت و تاثیر سے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں لے جائے اور خود کو بھی درمیان سے نکال لے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دستِ بیعت کروا کر تعلیم و تلقین کروائے۔ جس کو چاہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نواز دیں اور جس کو چاہیں نکال دیں۔ مطلب یہ کہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کسوٹی کی مثل ہے۔ بعض طالب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیدار سے صادق اور باصفا دل ہو جاتے ہیں اور اپنے چھوٹے بڑے تمام مطالب پا لیتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ترک و توکل اختیار کر کے غرق

www.sultan-ul-faqr-publications.com

فی التوحید نور ہو جاتے ہیں اور ادب و یقین کے ساتھ مجلسِ محمدیؐ کی دائمی حضوری حاصل کر لیتے ہیں۔ بعض کاذب[1] جب مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں پہنچتے ہیں جہاں آیاتِ قرآن و حدیث کا ذکر اور وِرد ہو رہا ہوتا ہے لیکن نفاقِ دل کی بدولت انہیں اس پر یقین نہیں ہوتا اسی بنا پر وہ مرتبہ محمود سے گر کر مردود اور مرتد ہو جاتے ہیں۔ میں اس سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

ابیات:

مرشدی راہبر چنین باشد رفیق
طالبان را می کند وحدت غریق

ترجمہ: مرشد رفیق بن کر ایسی راہبری کرتا ہے کہ اپنے طالبوں کو وحدت میں غرق کر دیتا ہے۔

از وجودی غلط بیرون برکشد
باذکر جاروب در دل می کند

ترجمہ: مرشد طالب کے وجود سے غلاظت باہر نکال دیتا ہے اور ذکر کے ذریعے جھاڑو کی مثل دل کی صفائی کر دیتا ہے۔

علم بہر از معرفت ذکر خدا
عارفان را از علم جان و دل باشد صفا

ترجمہ: علم اللہ کے ذکر اور معرفت کی خاطر حاصل کرنا چاہیے۔ عارفین کے دل اور جان علم کی بدولت پاکیزہ ہو جاتے ہیں۔

---

[1] یہاں کاذب طالب سے مراد وہ طالب ہے جو اللہ کا طالب ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرے۔ ایسا طالب مرشد کی مہربانی سے مجلسِ محمدیؐ میں پہنچ تو جاتا ہے لیکن چونکہ مجلسِ محمدیؐ ایک کسوٹی ہے اس لیے اس کا کذب ظاہر ہو جاتا ہے اور اس کا دعویٰ بھی جھوٹا ثابت ہو جاتا ہے جس کے بعد اسے مجلسِ محمدیؐ سے نکال دیا جاتا ہے۔ سروری قادری مرشد سراپا رحمت و سخاوت ہوتا ہے، وہ کاذب طالب کو اس لیے بھی مجلسِ محمدیؐ کی حضوری سے نوازتا ہے کہ شاید اس مجلس کی برکت سے اس کے اندر سے کذب و نفاق نکل جائے۔ اگر طالب اپنی طلب میں ناقص ہو لیکن مرشد سے مخلص ہو اور اس پر اور اس کی عطا کردہ حضوری پر یقین رکھتا ہو تو نہ صرف اس کے اندر سے کذب و نفاق نکل جاتا ہے بلکہ وہ اپنی طلب میں بھی کامل ہو جاتا ہے۔ (عنبرین مغیث سروری قادری)

www.sultan-ul-faqr-publications.com

بے علم ہرگز نیابد راز راہ
جاہلان محروم از وحدت الٰہ

ترجمہ: بے علم ہرگز راہِ حق کا راز نہیں پاتا اسی لیے جاہل لوگ وحدتِ الٰہی سے محروم رہتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ:

☆ اَلْعِلْمُ نَتِیْجَۃُ الْحِلْمِ

ترجمہ: علم وہ ہے جو حلم کے نتیجے میں حاصل ہوتا ہے۔

یہ نیک صفات اور احوال مجلسِ محمدیؐ کی برکت سے وجود میں پیدا ہوتے ہیں جو وجود کو اکسیر بنا دیتے ہیں جیسا کہ ذوق وشوقِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، معرفت و وصالِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، جمعیت و جمالِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، جیسے ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اوصاف طالب کے وجود میں ظاہر ہوتے ہیں (طالب کو) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رضا حاصل ہو جاتی ہے اور اس کا ہر کام ناشائستہ چیزوں سے فارغ ہو جاتا ہے۔ وہ ہر ظاہر و پوشیدہ مرتبہ سے بذریعہ کشف آگاہ ہو جاتا ہے۔ جب عارف باللہ اس مقام پر پہنچتا ہے تو وہ دعا یا بددعا کے لیے لب نہیں کھولتا کیونکہ اسے شرم آتی ہے۔ اہلِ حضور کو عرض سے کیا سروکار؟ دعا و بددعا کشف وکرامات کے اظہار کے لیے ہیں اور اہلِ حضور اس سے ہزار بار استغفار کرتے ہیں کہ ان کی نظر ونگاہ اسم اللہ ذات پر ہوتی ہے ان کو کشف وکرامات سے کیا سروکار؟ مطلب یہ کہ اہلِ حضور کو مقامِ وحدانیت سے وھم ہوتا ہے چنانچہ جیسے ہی وہ وھم کی حالت میں داخل ہوتے ہیں ان کے مشکل کام وھم کی بدولت حل ہو جاتے ہیں اور ہر ظاہر و پوشیدہ شے انہیں دکھائی دینے لگتی ہے۔ معرفتِ الٰہی اور قرب و وصال کی بدولت اہلِ حضور کی سوچ اس قدر مکمل ہوتی ہے کہ جس کام کے متعلق وہ سوچتے ہیں وہ بغیر کسی رکاوٹ اور تاخیر کے اسی وقت مکمل ہو جاتا ہے۔ اہلِ حضور کی ہر دلیل دل سے ہوتی ہے ایسا دل جو نورِ ذکر میں غرق ہوتا ہے۔ دل اور حضوری سے حاصل ہونے والی دلیل دونوں ربّ جلیل کے ہمراہی ہوتے ہیں۔ جو بھی کام ان کی دلیل بن جاتا ہے وہ اسی وقت مکمل ہو جاتا ہے۔ صاحبِ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

باطن وصاحبِ حضور عارف باللہ حضوری کے سلک سلوک کے ذریعے ہر لحظہ وہر ساعت دائمی شوق وسرور سے اللہ کے ذکر اور اس سے ہم کلامی میں مشغول رہتا ہے۔ اس کے ابتدائی مراتب مومن کے ہیں جس کے متعلق کہا گیا ہے:

☆ اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الْمُؤْمِنِ

ترجمہ: مومن مومن کا آئینہ ہے۔

اس کے متوسط مراتب عاشق مومن کے ہیں۔

☆ اَلْعِشْقُ نَارٌ یُحْرِقُ مَاسِوَی الْمَحْبُوْبِ

ترجمہ: عشق ایسی آگ ہے جو محبوب کے سوا ہر شے کو جلا دیتی ہے۔

اور اس کی انتہا عارف باللہ مومن ہوتی ہے۔ اور یہ سب مراتب مومن فقیر کے مراتب کی ابتدا کے برابر بھی نہیں کیونکہ فقیر کے مراتب ذکر سے حاصل ہونے والے مراتب سے بالاتر ہیں اور فقیر نورِ توحید میں غرق ہو کر نور بن چکا ہوتا ہے۔ یہ فنا فی اللہ اور حضوری میں غرق ہونے کے مراتب ہیں۔ ہر مراتبِ کبریٰ وصغریٰ، علوی وسفلی، ظاہری وباطنی، ادنیٰ واعلیٰ سروری قادری فقیر کو حاصل ہوتے ہیں جو مقرب الحق ہوتا ہے اور سروری قادری اسے کہتے ہیں جو حق تعالیٰ سے علم سیکھتا ہے اور صاحبِ تقویٰ ہوتا ہے۔ اسے روزِ ازل سے ہی اصل تقویٰ وہدایت حاصل ہوتی ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ لَا رَیْبَ ۛ فِیْهِ ۛ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝ (2:2)

ترجمہ: اس (کتاب یعنی قرآن) میں کوئی شک وشبہ نہیں اور اس میں متقین کے لیے ہدایت ہے۔

جو روزِ ازل سے ہی متقی ہو وہ اللہ کی رحمت، فیض اور فضل کا حق دار ہوتا ہے۔ جان لو کہ جن ارواح کو روزِ ازل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تلقین فرمائی وہی اصل محمدی ہیں۔ دیگر ارواح وہ ہیں جب ماں کے پیٹ میں آتی ہیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام انہیں ماں کے پیٹ میں ہی تعلیم وتلقین فرماتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

www.sultan-ul-faqr-publications.com

☆ اَلشَّقِیُّ مَا فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ وَ السَّعِیْدُ مَا فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ

ترجمہ: شقی ماں کے پیٹ سے ہی شقی پیدا ہوتا ہے اور سعید ماں کے پیٹ سے ہی سعید پیدا ہوتا ہے۔

جب ماں کے پیٹ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اسے تلقین کر لیتے ہیں اور وہ اسعد اور سعید ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی زبانِ مبارک سے اس کے کان میں پہلی اذان دیتے ہیں اور اس کے بعد مزید تعلیم و تلقین سے نوازتے ہیں۔ طالبِ مولیٰ وہ ہوتا ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع کرنے والا اولیٰ ولی اللہ ہوتا ہے کہ اس سے نیک اعمال انجام پاتے ہیں اور اگر اس سے کوئی سہو، گناہ یا غلطی ہو جائے تو وہ اللہ سے خوفزدہ ہوتا اور استغفار کرتا ہے۔ جب وہ بالغ ہوتا ہے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اسے دوبارہ خواب میں تعلیم و تلقین فرماتے ہیں اور کمال مہربانی کرتے ہوئے اسے فرماتے ہیں کہ میرا ہاتھ تھام لو۔ پھر مزید فرماتے ہیں کہ میں تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ میرے دستِ مبارک پر بیعت کرو تا کہ مخلوقِ خدا کی مدد کر سکو۔ اس وقت منصب سے سرفراز فرمانے کے بعد اسے حضرت پیر شاہ محی الدینؓ کے سپرد کر دیا جاتا ہے اور حضرت پیر دستگیرؓ اسے اپنا مرید بناتے ہیں اور نعمتِ الٰہی سے مزید نوازتے ہیں اور زندگی میں اور موت کے بعد بھی اپنی نظر سے جدا نہیں ہونے دیتے۔ اسی وجہ سے اسے سروری قادری کا خطاب دیا جاتا ہے۔ میرا یہ قول میرے حال کے مطابق ہے۔ سروری قادری کو چار مراتب سے پہچانا جا سکتا ہے اوّل یہ کہ وہ شہسوارِ قبور ہوتا ہے اور ارواح سے ملاقات کرتا ہے، دوم یہ کہ وہ ہمیشہ اللہ کی نظر میں منظور ہوتا ہے، سوم یہ کہ وہ ہمیشہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر رہتا ہے اور اس کا وجود مغفور ہوتا ہے، چہارم یہ کہ اس کی زبان پر اللہ اور اس کے رسول کا کلام اور نص و حدیث اور تفسیر کی باتیں ہوتی ہیں۔ سروری قادری طالبِ مولیٰ بغیر ریاضت و محنت کے معرفت و وصالِ الٰہی تک پہنچ جاتا ہے جو کہ رجعت اور زوال سے پاک ہے۔ اے ناقص و خام خیال! یہ سروری قادری کے مراتب ہیں۔ سروری قادری کے لیے اس کے حال کا علم ہی کافی ہے۔ میرا یہ قول میرے حال

www.sultan-ul-faqr-publications.com

کے مطابق ہے۔ اللہ بس ما سویٰ اللہ ہوس۔

جان لو کہ پیر دو قسم کے ہیں۔ ایک قسم وہ کہ پیر اپنے مرید کے سات بال خود قینچی سے کاٹتا ہے۔ پیر کے ہاتھ سے یہ سات بال کٹنے کی تاثیر سے عرش سے لے کر تحت الثریٰ تک کے ستر ہزار مراتب مرید پر روشن و واضح ہو جاتے ہیں۔ لوحِ محفوظ اس کی نگاہوں کے سامنے ظاہر ہو کر ہمیشہ اس کے مطالعہ میں رہتی ہے اور اس کی نگاہ سے خاک سونا و چاندی بن جاتی ہے۔ کشف و کرامات سے وہ ماضی، حال اور مستقبل کے احوال دیکھتا ہے۔ اگر وہ مٹی کی دیوار یا پہاڑ یا درخت پر سوار ہو جائے تو وہ گھوڑے کی مثل دوڑنے لگتے ہیں۔ اور اگر قبور پر چلا جائے تو ارواح فوراً حاضر ہو جاتی ہیں اور اگر خشک درخت کی طرف نظر کرے تو وہ سر سبز ہو جاتا ہے اور اسی وقت اس پر کھانے کے لائق پھل بھی پک جاتے ہیں اور اگر زمین سے پانی طلب کرے تو تمام زمین پانی لا کر اُسے دے دیتی ہے۔ اگر آسمان کی طرف نظر کرے تو اسی وقت ایک بادل ظاہر ہوتا ہے اور لوگوں کی ضرورت کے مطابق بارش برس جاتی ہے۔ اگر پانی کی طرف نظر کرے تو وہ گھی بن جاتا ہے اور اگر ریت کی طرف توجہ کرے تو وہ میٹھی شکر بن جاتی ہے اور اس طرح کی دیگر بہت سی قوتیں وہ حاصل کر لیتا ہے۔ لیکن یہ مرتبہ فقرِ محمدیؐ سے دور اور معرفتِ الٰہی سے محروم ہوتا ہے۔ قینچی سے بال کاٹنے والا ایسا پیر حجام کی مثل ہوتا ہے۔ پیر کو صاحبِ نظر ہونا چاہیے جیسے کہ میرے پیر محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ ہیں جو ہزاروں مریدوں اور طالبوں کو ایک ہی نظر سے معرفتِ اِلَّا اللّٰہُ میں غرق کر دیتے ہیں اور بعض کو مجلسِ محمدیؐ کی حضوری سے مشرف کر دیتے ہیں۔ پیر ایسا کامل و جامع ہونا چاہیے جو بغیر ریاضت و تکلیف کے خزانے بخش دے۔ پیر ایسا ہونا چاہیے جیسے میرے پیر ہیں جو اپنی نگاہ اور ذکرِ اللہ سے دل کو چاک، نفس کو خاک اور روح کو پاک کر کے طالب کو رحمٰن کے موافق اور شیطان کے مخالف بنا دیتے ہیں۔ ابیات:

باھُوؒ شد مریدش از غلامان بارگاہ

فیض فضلش می دہاند از اللہ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: باھُوؒ ان (پیر دستگیر شیخ عبد القادر جیلانیؓ) کی بارگاہ کا غلام اور ان کا مرید ہے جو اپنے مریدوں کو اللہ کے فیض و فضل سے نوازتے ہیں۔

باھُوؒ سگ درگاہ میراںؓ فخر تر
غوث و قطب زیر مرکب بار بر

ترجمہ: باھُوؒ درگاہِ میراںؓ کا کتا ہونا بھی باعثِ فخر ہے اس لیے غوث و قطب بھی ان کی سواری بننا پسند کرتے ہیں۔

محی الدین قدس سرہٗ العزیز نے فرمایا:

☆ قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ

ترجمہ: میرا یہ قدم تمام اولیا اللہ کی گردن پر ہے۔

☆ لَا یَمُوْتُ مُرِیْدِیْ اِلَّا عَلَی الْاِیْمَانِ

ترجمہ: میرا مرید ایمان کے بغیر نہیں مرتا۔

حضورِ حق، معرفت، غرقِ نور اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری کا فیض محض قادری طریقہ میں ہے جو سینہ بہ سینہ، نظر بہ نظر، توجہ بہ توجہ، ذکر بہ ذکر، معرفت بہ معرفت ایسے جاری رہے گا جیسے سمندر۔ اور یہ سلسلہ تا قیامت نہ رکے گا۔

ابیات:

ہر کہ گوید نام مرگش خوش پیغام
از مرگ حاصل شود وصلش تمام

ترجمہ: پیر محی الدین کا نام لینے والے کے لیے موت خوشی کا پیغام ہوتی ہے کیونکہ موت سے اسے کامل وصال نصیب ہوتا ہے۔

مرگ طالب قادری را راہبر
میبرد وحدت حضوری حق نظر

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: کامل قادری کے لیے موت رہبر ہوتی ہے جو اسے وحدت میں حضورِ حق تعالیٰ میں لے جاتی ہے۔

زیرِ خاکش تن بود روح رازِ ربّ
می درآید در خموشی باادب

ترجمہ: زیرِ خاک صرف ان کا وجود ہوتا ہے جبکہ روح خاموشی اور ادب سے اسرارِ ربّ میں مشغول ہوتی ہے۔

در لامکانم روح قالب زیر خاک
احتیاجی نیست روضہ جان پاک

ترجمہ: میری روح لامکان میں جبکہ وجود زیرِ خاک ہے لہٰذا میری پاک روح کو کسی روضہ یا مزار کی ضرورت نہیں۔

گم قبر گم جثہ گم نام و نشان
جثہ را با خود برم در لامکان

ترجمہ: میں گم قبر، گم جثہ اور گم نام و نشان ہوں کیونکہ میں اپنے وجود کو بھی خود لامکان میں لے گیا ہوں۔

باھُوؒ بہ "ھُو" اسم اعظم متصل
اہل اعظم چون بماند زیر گل

ترجمہ: باھُوؒ اسمِ اعظم ھُو کے ساتھ متصل ہے۔ صاحبِ اسمِ اعظم مٹی کے نیچے کیسے رہ سکتا ہے!

بے حجابم در صوابم غرق نور
احتیاجی نیست مارا باظہور

ترجمہ: میں نور میں بہت اچھی طرح سے غرق ہوں اس لیے بے حجاب ہر شے دیکھتا ہوں مجھے ظاہر ہونے کی کیا ضرورت؟

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ہر کہ داند مرا باطن تمام
با انبیا و اولیا حق ہم کلام

ترجمہ: جس کا باطن تکمیل پا چکا ہو وہ مجھے جانتا ہے کہ میں انبیا اور اولیا سے ہم کلام رہتا ہوں۔

گر ندانند مردمانِ اہل زشت
کے ببیند جاہلان روئی بہشت

ترجمہ: اگر بدکار لوگ مجھے نہ بھی جانیں تو کوئی بات نہیں کہ جاہل لوگ جنت کا نظارہ کیسے کر سکتے ہیں!

جان لو کہ قادری طالب مرید بالکل جاہل نہیں ہوتا۔ علم کی بدولت وہ ظاہر و باطن میں صاحبِ جمعیت ہوتا ہے۔ بیت:

جمعیت جمالش مشرف محمدؐ
مشرف محمدؐ ز علم جمعیت

ترجمہ: (قادری طالب کو) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جمال سے مشرف ہونے سے جمعیت حاصل ہوتی ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیدار سے ہی علمِ جمعیت عطا ہوتا ہے۔

جان لو کہ علما کامل یا علما عامل کے شاگرد کو ہر رات یا ہر شبِ جمعہ یا مہینے میں ایک مرتبہ یا سال میں ایک مرتبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دیدارِ پُر انوار حاصل ہوتا ہے۔ بعض لوگ اس کے متعلق جانتے ہیں اور بعض نہیں۔ اے دوست! صاحبِ عمل علما اور حفاظ کے ادب کا خیال رکھ۔ نیز یہ اہلِ معرفت اولیا اللہ کا طریق ہے جنہیں اللہ کا قرب، مشاہدۂ نورِ حضور میں استغراق اور وصال حاصل ہوتا ہے۔ فقیر ولی اللہ جو اسمِ اللہ ذات کی مشق (مشق مرقومِ وجودیہ) کرتا ہو اور لاسویٰ اللہ کے بابرکت مرتبہ کا حامل ہو اور وہ ہمیشہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں رہتا ہو اس کے لیے خواہشاتِ نفس کے باعث غیر حق کی طرف اور کشف و کرامات کے لیے مخلوق کی طرف رجوع کرنا اور فرشتہ و مؤکلات سے ہم کلامی کرنا اور طبقات کی طیر سیر کا نظارہ کرنا حرام اور گناہِ کبیرہ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ہے بلکہ سلب ہے۔ غوث وقطب دہقانی کے ان مراتب کو چھوڑ اور اللہ کی طرف متوجہ ہو اور خود کو اللہ کی طرف لے کر آ۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ O (6:79)

ترجمہ: بیشک میں نے پوری یکسوئی سے اپنا رُخ (ہر طرف سے ہٹا کر) زمین و آسمان کے خالق کی طرف کر لیا ہے اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں۔

اللہ جل جلالہٗ کے سوا کسی کی طلب کرنا یا کسی اور کے ساتھ مشغول ہونا راہِ غلط ہے جو (اللہ کے) غضب کا باعث ہے جیسا کہ فرمایا گیا:

☆ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ (1:7)

ترجمہ: نہ کہ (ان لوگوں کا راستہ) جن پر غضب کیا گیا اور نہ ہی ان کا جو (راستہ) گمراہ ہوئے۔

بیت:

حیّ قیوم پیش تو قائم
تو گرفتار مردگان دائم

ترجمہ: حیّ و قیوم ذات تیرے سامنے موجود ہے لیکن تو مخلوق میں پھنسا ہوا ہے۔

فقیر عارف باللہ اور اولیا اللہ کے لیے صرف اللہ ہی کافی ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ حَسْبِیَ اللّٰهُ (9:129)

ترجمہ: اللہ میرے لیے کافی ہے۔

اے احمق سن! اپنی نظر غیر سے ہٹا لے کیونکہ طبقات کی ہر شے نفس کی خواہش سے تعلق رکھتی ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی (53:17)

ترجمہ: اور ان کی نگاہ نہ کسی اور طرف مائل ہوئی اور نہ حد سے بڑھی۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

بیت:

شو فنا فی اللہ فانی باخدا
شرک و کفر و از نفاق باز آ

ترجمہ: اللہ کی ذات میں فنا ہو کر یکتا باخدا ہو جا اور شرک، کفر اور نفاق کو چھوڑ دے۔

یکتا باخدا ہونے اور وحدانیت میں غرق ہو کر وصال پانے کے لیے نفس کو چھوڑ دے۔ سروری قادری کے مراتب یہ ہیں کہ ظاہری طور پر وہ شریعت اور دین پر قائم رہتا ہے اور باطن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہم مجلس ہوتا ہے۔ اے سروری قادری تجھے خوش آمدید اور اللہ تجھے دونوں جہان میں بھلائی سے نوازے۔ بیت:

غلط را بگذار وحدت راہ بگیر
تا شوی از اولیا عارف فقیر

ترجمہ: غلط کو ترک کر دے اور وحدت کی راہ اختیار کر لے تاکہ تو عارف فقیر اولیا میں سے ہو جائے۔

طریقہ قادری بھی دو طرح کا ہے ایک سروری قادری دوسرا زاہدی قادری۔ صاحبِ تصور سروری قادری (مرشد) اسمِ اللہ ذات کے حاضرات سے طالبِ مولیٰ کو تعلیم و تلقین سے نوازتا ہے تو روزِ اوّل ہی اس کا مرتبہ اپنے مرتبہ کے برابر کر دیتا ہے جس سے طالب لایحتاج اور بے نیاز ہو جاتا ہے۔ اس کی نظر حق پر ہوتی ہے اور اس کی نظر میں سونا اور مٹی برابر ہو جاتے ہیں۔ دوسرا طریقہ زاہدی قادری ہے جس میں طالب بارہ سال تک ایسی ریاضت کرتا ہے کہ اس کے پیٹ میں کھانا تک نہیں جاتا۔ بارہ سال کے بعد حضرت پیر دستگیر حاضر ہو کر نظر فرماتے ہیں اور اسے سالک مجذوب یا مجذوب سالک کے مرتبہ پر پہنچا دیتے ہیں۔ سروری قادری محبوبیت کا مرتبہ ہے۔

ابیات:

شد حضوری معرفت از اسم اللہ ذات
اسم اعظم یافتم از ہر آیات

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: اسمِ اللہ ذات سے مجھے ایسی حضوری اور معرفت نصیب ہوئی کہ میں نے (قرآن کی) ہر آیت سے اسمِ اعظم پایا۔

ہر کہ آید در مطالعہ رازِ ربّ
باخموشی دائمی صاحب ادب

ترجمہ: جس کے مطالعہ میں اسرارِ الٰہی آجاتے ہیں وہ ہمیشہ خاموش اور باادب رہتا ہے۔

ابتدا و انتہا صاحب حضور
ابتدا و انتہا در غرق نور

ترجمہ: وہ ابتدا سے انتہا تک صاحبِ حضور بن کر نور میں غرق رہتا ہے۔

بے حضوری نور ناری راہزن
باحضوری نور عارف در امن

ترجمہ: حضوری کے بغیر نور بھی آگ میں بدل کر راہزن بن جاتا ہے جبکہ حضوری حاصل ہونے پر نور عارف کو امن میں لے جاتا ہے۔

ایں طریقت مشکل است مشکل کشا
شد نصیب عارفان باطن صفا

ترجمہ: طریقت کی یہ راہ مشکل ہے لیکن یہی مشکل کشا ہے جو باطن صفا عارفوں کو نصیب ہوتی ہے۔

مردہ دل را نیست راہی قدم خام
پیشوا او دنیا شد صد بت صنم

ترجمہ: مردہ دل والے کے لیے اس راہ پر چلنا ممکن نہیں کیونکہ وہ خام ہوتے ہیں اور ان کی راہبر دنیا ہوتی ہے جو کہ بت کدہ ہے۔

تن بود با دنیا دل شد با خدا
عارفان را ایں چنین حق راہنما

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: حق تعالیٰ عارفین کی ایسے راہنمائی کرتا ہے کہ ان کے وجود اس دنیا میں جبکہ دل اللہ کے ساتھ مشغول ہوتا ہے۔

جان لو کہ معرفت، معراج اور محبت کی بنیاد، ارواح سے ملاقات، قربِ حضور، مشاہداتِ اسرارِ ربانی، فقیر فنا فی اللہ بقا باللہ کے مراتب، ابتدا سے انتہا تک توحید سبحانی کے مراتب سے گزرنا یہ سب تصور، تفکر، تصرف، توجہ، توکل اور اسمِ اللہ ذات کی مشق سے حاصل ہوتے ہیں۔ ہر طرح کا ذکر، حضوری، علم کلماتِ ربانی، الہامِ حضور مذکور اسم اللہ ذات کی مشق کی تاثیر سے حاصل ہوتے ہیں جس میں تفکر سے انگلی کے ساتھ دل پر اسم اللہ ذات کا نقش لکھا جاتا ہے اور اسی اسم اللہ ذات سے دیگر علوم حاصل ہوتے ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل علوم جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

☆ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا (2:31)

ترجمہ: اور (اللہ نے) آدمؑ کو تمام اسما کا علم سکھایا۔

☆ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ (96:1-5)

ترجمہ: (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اپنے ربّ کے نام سے پڑھیں جس نے (ہر شے کو) تخلیق کیا۔ اس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے تخلیق فرمایا۔ پڑھیں کہ آپ کا ربّ بڑا ہی عزت و اکرام والا ہے جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا اور وہ علم سکھایا جو وہ (پہلے) نہیں جانتا تھا۔

☆ اَلرَّحْمٰنُ ۙ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ (55:1-4)

ترجمہ: (وہ) رحمٰن ہے جس نے قرآن سکھایا۔ انسان کو پیدا فرمایا اور اسے بیان کا علم عطا فرمایا۔

☆ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ (17:70)

ترجمہ: اور بیشک ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی۔

☆ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً (2:30)

ترجمہ: بیشک میں زمین پر اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

☆ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا (73:8)

ترجمہ: اور اپنے ربّ کے اسم کا ذکر اسطرح (محویت سے) کرتے رہیں کہ ہر شے سے قطع تعلق ہو کر اسی کے ہو رہیں۔

☆ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ٥ (87:15)

ترجمہ: اور وہ اپنے ربّ کے اسم کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا۔

جان لو کہ حدیثِ مبارکہ ہے:

☆ اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْمُعَامَلَةِ وَعِلْمُ الْمُكَاشِفَةِ

ترجمہ: علم دو طرح کے ہیں علمِ معاملات اور علمِ مکاشفات۔

معرفتِ الٰہی سے علمِ مکاشفہ کھلتا ہے اور اسی طرح علمِ معاملات ہے جو علم مکاشفات میں ہی آ جاتا ہے کیونکہ تصور اسم اللہ ذات کی مشق کرنے سے کتب الاکتاب بے حجاب ہو جاتی ہے اور ہر علمِ ظاہری و باطنی اور کلماتِ حق کا علم طالب کو حاصل ہو جاتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا (18:109)

ترجمہ: (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) فرما دیجیے کہ اگر تمام سمندر کلماتِ ربانی لکھنے کے لیے سیاہی بن جائیں تو بے شک سمندر ختم ہو جائیں گے مگر کلماتِ ربانی ختم نہ ہوں گے اگرچہ ان کی مثل مزید سمندر مدد کے لیے لے آئیں۔

تصور اسمِ اللہ ذات کی مشق سے حاصل ہونے والے علم کے ذریعے تزکیہ نفس، تصفیہ قلب اور تجلیہ روح و سرّ ہوتا ہے۔ اور جو ان مراتب کو پالے تو اس کا قالب (وجود) قلب کا لباس پہن لیتا ہے، قلب روح کا لباس پہن لیتا ہے اور روح سرّ کا لباس پہن لیتی ہے اور جب یہ چاروں اکٹھے ہو جاتے ہیں تو اوصافِ ذمیمہ اس کے وجود سے نکل جاتے ہیں۔ ظاہری حواسِ خمسہ بند ہو جاتے اور باطنی حواس کھل جاتے ہیں۔ اس کے بعد وہ علم دل پر کھلتا ہے جس کے متعلق فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

www.sultan-ul-faqr-publications.com

☆ وَ نَفَخۡتُ فِیۡہِ مِنۡ رُّوۡحِیۡ (15:29)

ترجمہ: اور میں نے اس کے اندر اپنی روح پھونکی۔

جیسے ہی روحِ اعظم حضرت آدمؑ کے وجودِ معظم میں داخل ہوئی تو اس روحِ اعظم نے وجود میں کہا یَا اَللّٰہُ۔ اللہ کا نام لیتے ہی بندے اور ربّ کے درمیان سے قیامت تک کے لیے حجاب اُٹھ گئے تاہم ابھی تک کوئی بھی اسمِ اَللّٰہُ ذات کی حقیقت کی انتہا تک نہیں پہنچ پایا۔

بیت:

ہر چہ خوانی از اسم اللہ بخوان
اسم اللہ با تو ماند جاودان

ترجمہ: تو جو علم بھی حاصل کرنا چاہتا ہے اسمِ اَللّٰہُ ذات سے حاصل کر کیونکہ یہ تیرے ساتھ ہمیشہ رہے گا۔

جس فقیر کی علمِ ظاہر سے دوستی نہیں وہ باطن میں مجلسِ انبیاؑ میں جگہ نہیں پاتا بلکہ خارج ہو جاتا ہے اور جو عالم ظاہر و باطن میں فقیرِ کامل سے معرفتِ الٰہی اور ذکرِ اللہ طلب نہیں کرتا تو وہ عاقبت میں بھی معرفتِ الٰہی سے محروم رہتا ہے کیونکہ مرشد عارف فقیر سے ذکرِ اللہ طلب کیے بغیر دل سے حبِ دنیا نہیں نکلتی اور نہ ہی تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات کے بغیر دل سے سیاہی و کدورت، زنگار اور خطرات شرک و کفر نکلتے ہیں۔ بیت:

از دل بدر کن بیشہ خطرات را
تا بیابی وحدت حق ذات را

ترجمہ: تو اپنے دل سے خطرات کے جنگل کو نکال دے تب ہی تو وحدتِ ذاتِ حق پائے گا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنۡظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمۡ وَ لَا یَنۡظُرُ اِلٰی اَعۡمَالِکُمۡ بَلۡ یَنۡظُرُ فِیۡ قُلُوۡبِکُمۡ وَ نِیَّاتِکُمۡ ۝

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: بے شک اللہ نہ تمہاری صورتوں کو دیکھتا ہے نہ تمہارے اعمال کو بلکہ وہ تمہارے قلوب اور نیتوں کو دیکھتا ہے۔

☆ نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ

ترجمہ: مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

بیت:

دل یکی نظر گاہِ ربّانی
خانہ دیو را چہ دل خوانی

ترجمہ: دل اللہ کی نظر گاہ ہے لیکن جس گھر میں شیطان ہو اسے گھر کیسے کہا جا سکتا ہے؟

اسمِ اللہ ذات کے تصور کی مشق کے بغیر دل دیو، خطرات، خناس، خرطوم اور شیطان سے ہرگز نجات نہیں پاتا اگرچہ تمام عمر عربی اور مسائلِ فقہ کا علم سیکھتا رہے یا پھر تمام عمر ظاہری عبادات اور طاعت میں صرف کر دے یا پھر کثرتِ ریاضت سے کمر کبڑی ہو جائے یا وجود بال کی مثل باریک ہو جائے لیکن دل اسی طرح سیاہ و تاریک رہتا ہے لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوتا چاہے ریاضت کے پتھر سے سر پھوڑتا رہے۔ تصور اسم اللہ ذات کے بغیر طالب ہرگز شیطان کی قید اور اس کے مکر سے خلاصی نہیں پا سکتا کیونکہ تصور اسمِ اللہ ذات کی مشق کرنے والا بے مشقت معشوق اور بے محنت محبوب (بننے) کے طریق کا حامل ہوتا ہے۔ یہ مراتب بہت پسندیدہ ہیں جو اسم اللہ ذات کا تصور کرنے والے کو روشن ضمیر بنا دیتے ہیں اور وہ تمام قلوب کا محبوب ہوتا ہے۔ تصور اسم اللہ ذات سے اُسے تصرف حاصل ہوتا ہے جسے وہ اللہ کے فضل اور رحمت کی بدولت مخلوق کو فیض بخشنے کے لیے استعمال کرتا ہے مطلب یہ کہ خزانہ اگر پوشیدہ ہو تو اس کا کوئی فائدہ نہیں جب تک اسے خرچ نہ کیا جائے۔

بیت:

سیخ کجا داند ذوق کباب
شیشہ چہ آگاہ ز بوئے گلاب

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: سیخ کو کباب کے ذائقے کا کیا پتا اور شیشے کو گلاب کی خوشبو کیا معلوم؟

ہاں یہ درست ہے کہ پھول پودے کی ٹہنی پر اگتا ہے لیکن پودا خود پھول کی خوشبو سے محروم ہوتا ہے۔ اولیا کے احوال بھی ملکِ ولایت میں اسی طرح ہوتے ہیں۔ اصل آدمی وہ ہے کہ جو اس بات سے آگاہ ہو کہ وہ ماں کے پیٹ سے خالی ہاتھ آیا تھا اور اس دنیا سے خالی ہاتھ ہی جائے گا لیکن حق کا طالب حق لے کر آتا ہے اور حق ہی لے کر جاتا ہے۔ اس کے قدم دنیا اور غیر ماسویٰ اللہ کی طرف نہیں بڑھتے۔ جو زندہ قلب ولی اللہ ہو وہ ہرگز نہیں مرتا۔ لوگوں کی نظر میں وہ مردہ ہوتا ہے لیکن اصل میں وہ زندہ ہوتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰی کَمَا خَلَقْنٰکُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ (6:94)

ترجمہ: اور بیشک تم (روزِ قیامت) ہمارے پاس اسی طرح تنہا آؤ گے جس طرح ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ (تنہا) پیدا کیا۔

ظاہری اعمال سے دل ہرگز پاک وطاہر نہیں ہوتا جب تک اعمالِ باطن نہ کیے جائیں جیسا کہ تصور اسمِ اللہ ذات جس سے اللہ کی نظرِ رحمت حاصل ہوتی ہے۔ مطلب یہ کہ ظاہری اعمال، ذکر فکر، تلاوت، ورد وظائف، نوافل، صوم وصلوٰۃ کے ذریعے عرش سے لے کر تحت الثریٰ کے طبقات کی سیر حاصل ہوتی ہے۔ اس دوران قبض، بسط، سکر اور سہو جیسے احوال پیدا ہوتے ہیں جو نفس وشیطان کی راہزنی اور حوادثاتِ دنیا کی پریشانی کا سبب بنتے ہیں۔ سلب ہو جانے والے درجات کا کیا اعتبار؟ مرد وہ ہے جو غرق فنا فی اللہ ذات ہو اور اُس ذات کو عین بعین دیکھتا ہو۔ اور اللہ کی ذات میں مستغرق بقا باللہ کے مقام پر ہو۔ وہ ظاہری طور پر شریعت میں ہوشیار اور باطن میں صاحبِ جمعیت ہوتا ہے جو نفس کو مارنے والا اور (حق پر) جان قربان کرنے والا ہوتا ہے۔ اے ناقص و نابکار! یہ مردوں کی راہ ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَسَلٰمٌ عَلَیْهِ یَوْمَ وُلِدَ وَیَوْمَ یَمُوْتُ وَیَوْمَ یُبْعَثُ حَیًّا ○ (19:15)

ترجمہ: اور سلام ہے اس دن پر جس دن وہ پیدا ہوئے جس دن وہ مریں گے اور جس دن (دوبارہ)

www.sultan-ul-faqr-publications.com

زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے۔

تصورِ اسمِ اللہ ذات کی مشق طالب کے قلب و قالب کو سر سے قدم تک اس طرح پاک کر دیتی ہے جس طرح پانی اور صابن ناپاک اور پلید کپڑے کو پاک کر دیتے ہیں۔ تصورِ اسمِ اللہ ذات کی مشق طالب کے مردہ وجود اور قلب و قالب کو اس طرح زندہ کر دیتی ہے جس طرح بارانِ رحمت کے قطروں سے خشک زمین تر و تازہ ہو جاتی ہے اور زمین سے سبزہ اگتا ہے۔ تصورِ اسمِ اللہ ذات کی مشق کی کثرت سے جسم پر جتنے بھی بال ہیں ان تمام بالوں کی زبان پر ذکرِ اللہ یَا اَللّٰہُ جاری ہو جاتا ہے۔ تصورِ اسمِ اللہ ذات کی مشق کرنے والا تمام عمر شیطان اور اہلِ شیطان کے شر سے پناہ میں آ جاتا ہے اور تصورِ اسمِ اللہ ذات کی مشق کرنے والا دوزخ کی آگ سے نجات پاتا ہے۔ تصورِ اسمِ اللہ ذات کی مشق کرنے والے کی قبر خلوت خانہ اور دلہن کی خوابگاہ کی مثل ہوتی ہے اور اسے دیکھتے ہی منکر نکیر مؤدب ہو جاتے ہیں اور لب بستہ و حیران رہ جاتے ہیں اور اسکی تعریف کر کے اسے خوش آمدید کہتے ہیں۔ تصورِ اسمِ اللہ ذات کی مشق طالب کے لیے راہِ سلوک جو کہ فقر کے اسرار کی راہ ہے، کا راستہ مختصر کر دیتی ہے اور تصور کی مشق کرنے والا ہمیشہ انبیا و اولیا کی مجلس میں ان سے ملاقات کرتا ہے جن میں سے بعض کو وہ جانتا ہے اور بعض کو نہیں جانتا۔ جن کو وہ جانتا ہے وہ ولی اللہ ہیں جو ذکرِ اللہ کی جلالیت کی بدولت وجد میں آ کر شوریدہ حال اور پُر جوش ہو گئے ہیں اور جن کو وہ نہیں جانتا انہوں نے خود کو اللہ کی قبا تلے پوشیدہ رکھا جیسا کہ حدیثِ قدسی میں ارشادِ تعالیٰ ہے:

☆ اِنَّ اَوْلِیَآئِیْ تَحْتَ قَبَآئِیْ لَا یَعْرِفُھُمْ غَیْرِیْ

ترجمہ: بے شک میرے ایسے اولیا بھی ہیں جو میری قبا تلے (پوشیدہ) ہیں جن کو میرے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

تصورِ اسمِ اللہ ذات کی مشق کرنے والے سے دوزخ کی آگ ستر سال کی دوری پر چلی جاتی ہے اور جنت اس کی طرف ستر سال کا فاصلہ طے کر کے اس کا استقبال کرتی ہے۔

تصورِ اسمِ اللہ ذات کی مشق کرنے والا یہ مشق چھ طرح سے کرتا ہے اسمِ اللہ ذات، اسمِ لِلّٰہ،

www.sultan-ul-faqr-publications.com

اسمِ اللہ، اسمِ ھُو، اسمِ محمدؐ اور کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ جیسے ہی طالب ہر ایک اسمِ اللہ ذات، اسمِ محمدؐ اور کلمہ طیب میں محو ہوتا ہے اس کا ہر خفیہ گناہ اسمِ اللہ ذات کے نور میں پوشیدہ ہو جاتا ہے۔ نیز یہ مشق اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہ کی تمامیت تک پہنچاتی ہے۔ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہ کے مراتبِ فقر مرشد جامع سروری قادری سے حاصل ہوتے ہیں جو مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کے مرتبہ پر ہو اور وہ پہلے ہی روز طالبِ مولیٰ کو اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا اور عارف باللہ کے مراتب پر پہنچا دیتا ہے۔ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کا مرتبہ یہ ہے کہ جو بھی موت کے مراتب ہیں وہ زندگی میں ہی دیکھ لیے جائیں۔ مراتبِ موت کون سے ہیں اور مراتبِ حیات کیا ہوتے ہیں۔ مراتبِ موت وہ ہیں کہ جان کنی کے وقت سے اور حساب کتاب اور عذاب وثواب کے مراتب سے اور پلِ صراط سے گزر کر جنت میں پہنچا جائے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستِ اقدس سے حوضِ کوثر پر پاکیزہ شراب کے جام پیے جائیں، پانچ سو سال رکوع میں اور پانچ سو سال اللہ ربّ العالمین کے حضور سجدے میں گرے رہیں۔ اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع کرنے والوں کی صف میں شامل ہوا جائے کہ اس صف میں ہر روح ذکرِ کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میں مشغول ربّ العالمین کے دیدار سے مشرف ہوتی ہے اور ظاہری آنکھوں سے انہیں دیدار حاصل ہوتا ہے اور ان کے دل کی آنکھیں دائمی لقا سے خفیہ طور پر مشرف ہوتی ہیں۔ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہ اور مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کے یہ مراتب جامع مرشد تصورِ اسمِ اللہ ذات اور کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی قوت سے کھولتا اور دکھاتا ہے۔ سروری قادری مرشد ایسا ہونا چاہیے جو صاحبِ شریعت ہو اور اس کا طریقہ سلوک کلمہ طیب سے تحقیق کیا جا سکتا ہو۔ جو اس میں شک کرتا ہے وہ منافق اور زندیق ہے۔ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کے دیگر مراتب یہ ہیں کہ قلب ذکرِ اللہ کے نور سے زندہ ہو جائے اور وجود کے اندر نفس اور اس کی خواہشات کی آگ بجھ جائے۔ مراتب مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا یہ ہیں کہ اس کا حامل اگر باطنی توجہ سے کافر کو دیکھے تو اس کے کفر کو ختم کر دے اور اسے دینِ محمدی میں زندہ کر دے کہ دوبارہ کفر میں

www.sultan-ul-faqr-publications.com

قدم نہ رکے۔ یہ بھی اولیا اللہ کا مرتبہ ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ اَلَآ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡھِمۡ وَ لَا ھُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ o (10:62)

ترجمہ: خبردار! بیشک اولیا اللہ کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

جان لو کہ اسمِ اللہ ذات سے حاصل ہونے والی توحید کی حضوری پاک و طاہر ہے اور کلمہ طیب بھی پاک ہے۔ طیب وہ ہے کہ جو ان طیب و طاہر کے ذریعے تجلیاتِ حضوری کے مشاہدات حاصل کر کے نورِ ذاتِ ربانی میں غرق ہو جائے۔ اس کا نفس مردہ اور اس کا قلب و روح ہمیشہ کے لیے زندہ ہو جائیں۔ اس طرح کہ جسم اسم میں اور اسم جسم میں غرق ہو جائے اور یکتا ہو کر نور میں ڈھل جائے جس کی بدولت اس کا باطن معمور اور وجود مغفور ہو جائے۔

ابیات:

جثہ چوں با اسم اللہ گشت طی
غرق فی اللہ رازِ رحمت شد بحی

ترجمہ: جب وجود اسمِ اللہ ذات کی کنہ تک پہنچ جائے تب وہ اللہ کی ذات میں غرق ہو کر رازِ رحمت پاتا ہے اور ہمیشہ کے لیے زندہ ہو جاتا ہے۔

آورد بردش جثہ با جثہ نگار
با وجودش پختہ گردد پائدار

ترجمہ: اللہ کی ذات کے ساتھ مل کر وہ وجود کامل اور پائیدار ہو جاتا ہے اور وہ اپنے وجود کو حضورِ حق میں لاتا اور لے جاتا رہتا ہے۔

با وجود شد موجود باز آں کنہ کن
لائقِ وحدت شود فقرش سخن

ترجمہ: وہ کامل وجود (ذاتِ حق کے ساتھ) ہر جگہ حاضر ہوتا ہے اور پھر کن کی کنہ سے آگاہ ہو کر وحدت کے لائق بن جاتا ہے۔ اس کا ہر کلام فقر سے ہی ہوتا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ایں عطا از مرشد جامع کرم

ہر کہ راہی طی بداند نیست غم

ترجمہ: یہ مرتبہ جامع مرشد کے کرم سے عطا ہوتا ہے اور جو اس راہ کی حقیقت جان لے اسکا کوئی غم باقی نہیں رہتا۔

در تصور غرق وحدت بے شمار

نقش بانقاش خوش بین اعتبار

ترجمہ: جب تصور کی مشق کی کثرت سے طالب وحدت میں غرق ہو جاتا ہے تب وہ یقین کے ساتھ ہر شے میں اس ذات کو دیکھتا ہے۔

شد وجودی نور با تاثیر نور

انتہائے فقر این است باحضور

ترجمہ: اس کا وجود نور کی تاثیر سے نور بن جاتا ہے یہ فقر اور حضوری کی انتہا ہے۔

جان لو کہ فقر اور معرفتِ الٰہی کے سلک سلوک میں اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَاللّٰہ کے مراتب کا حامل مرشد اسرارِ الٰہی کا جامع اور عالم، فاضل، عارف، کامل، مکمل اور اکمل ہوتا ہے جو علم توحید حاصل کر کے باطن کی انتہا تک پہنچ چکا ہوتا ہے اور وہ طالب کو ذکر، فکر اور ریاضت کی مشقت میں ڈالے بغیر ایک ہی لمحے میں اسمِ اللہ ذات کی حضوری کے طریق سے حق ذات تک پہنچا دیتا ہے اور ذات و صفات کے تمام مقامات ابتدا سے انتہا تک طے کروا کر طالب کو اس کے کل و جز تمام مطالب عطا کر دیتا ہے۔ اسمِ اَللّٰہُ ذات کے تصور سے عطا ہونے والے یہ تمام مراتب مرشد کامل اکمل کے اختیار میں ہیں۔ جان لو کہ ننانوے اسمائے باری تعالیٰ کے ہر ایک اسم کی نسبت سے ننانوے طریق اور ننانوے تصور ہیں اور حروفِ تہجی کے حرف 'ا' سے 'ی' تک کے تیس حروف کی نسبت سے تیس طریق اور تیس تصور ہیں۔ اور اسمِ اللہ ذات، اسمِ لِلّٰہ، اسمِ لَہٗ اور اسمِ ھُو کی نسبت سے چار طریق، چار تصور اور چار تصرف ہیں اور ایک تصور، ایک تصرف اور ایک طریق اسمِ محمدؐ کا ہے۔ چوبیس

www.sultan-ul-faqr-publications.com

طریق، چوبیس تصور اور چوبیس تصرف کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے چوبیس حروف کی نسبت سے ہیں۔ یہ معمہ آیاتِ قرآن و حدیث کے عین مطابق ہے اور جو اس میں شک کرے وہ منافق اور خبیث ہے۔ جو مرشد جامع ہو وہی وجودِ انسان جو کہ ایک معمہ ہے' کے طلسمات کے قفل کو توحید اور کلمہ طیب کی کلید سے پلک جھپکنے میں کھول سکتا ہے۔ عارف مرشد صاحبِ وصال ہوتا ہے ورنہ اسے مرشد نہیں کہا جا سکتا بلکہ وہ خام خیال رکھنے والا ایک ناقص مرشد ہے۔ جو سرود اور بدعت کو پسند کرتا ہے وہ اہلِ دجال ہے۔ میں نے یہ مراتبِ عظمیٰ اور سعادتِ کبریٰ شریعت کی برکت سے پائی اور اسی راہ کی برکت سے میں نے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری پائی۔ جو کوئی اس میں شک کرتا ہے وہ منافق اور گمراہ ہے۔ ابیات:

لوح محفوظ است لوح از دل رقم
ایں مطالعہ عارفان علم ختم

ترجمہ: لوحِ محفوظ دل کی لوح پر تحریر ہے اور عارفین ہی اس کا مطالعہ کرتے ہیں کیونکہ انہیں اس کا مکمل علم حاصل ہوتا ہے۔

ہر کرا ذکرش کشاید روح دل
از وجودش میر آید ہر جہل

ترجمہ: جس کے دل اور روح پر اللہ کے ذکر کی تاثیر وارد ہو جائے اس کے وجود سے ہر طرح کی جہالت نکل جاتی ہے۔

جاہلان را نیست علمی از خدا
بد ہوائے نفس گویند سر ہوا

ترجمہ: جاہلوں کو اللہ کی ذات کا کچھ علم نہیں وہ سراسر خواہشاتِ نفس کا شکار ہیں۔

جُعل جاہل خوار تر سرگین ببر
فعل از خود خود بمیرند بے خبر

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: جاہل گوبر کے کیڑے سے بھی زیادہ برا ہوتا ہے کیونکہ وہ اس بات سے بھی بے خبر ہوتا ہے کہ اسکے اپنے اعمال ہی اس کی جان لے رہے ہیں۔

طالب مولیٰ بود طلب از علم
اہل عالم را نباشد ہیچ غم

ترجمہ: طالبِ مولیٰ کو اللہ کے علم کی طلب ہوتی ہے کیونکہ علمِ الٰہی کے عالم کو کوئی پریشانی نہیں ہوتی۔

باخبر شیطان و از نفس بکشت
عالمان را شد مقامی در بہشت

ترجمہ: اہلِ علم شیطان اور نفس کو مارنا جانتے ہیں اسی لیے عالموں کا مقام جنت میں ہے۔

علم دانی چیست جنت انجمن
از علم جوہر بود از کان تن

ترجمہ: کیا تو جانتا ہے کہ علم کیا ہے؟ یہ جنت کی انجمن ہے اور وجود جو کہ کان (کی مثل) ہے اس کا جوہر بھی علم ہے۔

علم مونس یار باغمخوار بر
عالمان را علم بہ از سیم و زر

ترجمہ: علم انسان کا غمخوار دوست اور مونس ہے اسی لیے عالموں کے لیے علم سونا اور چاندی سے بھی زیادہ افضل ہے۔

مطلب یہ کہ آخر عالم فقیر کے لیے کامل معرفت کی انتہا اور مرتبہ فقیر کیا ہے؟ کیا کونین کے اٹھارہ ہزار عالموں کی ہر خاص و عام چیز کو اپنے تصرف اور حکم میں لے آنا؟ نہ میں نے غلط نہیں کہا کیونکہ یہ مراتب ناقص و خام ہیں۔ انتہائے فقر نفسانیت اور اپنی خواہشات کا ترک کرنا اور فنا فی اللہ بقا باللہ ہو کر عین بعین مشاہدہ کرنا ہے جس کی بدولت باطن نور سے معمور ہو جاتا ہے۔ یہ فقیر کے مراتب ہیں جسے قربِ حضور سے حق الیقین کے مراتب حاصل ہوں۔ ان مراتب کو اہلِ نفس اور بے دین

www.sultan-ul-faqr-publications.com

طالب کیا جائیں۔

ابیات:

ہر کہ از خود گم شود بیند چہ چیز
نور با نورش رسد ای بے تمیز

ترجمہ: جو خود سے بیگانہ ہو جائے وہ اور کیا چیز دیکھ سکتا ہے؟ اے احمق! اس کا باطنی نور حق کے نور سے مل چکا ہوتا ہے۔

ہر کہ از خود گم شود از خود فنا
باخدا وحدت رسد گردد بقا

ترجمہ: جو خود سے بیگانہ ہو کر اپنی ذات سے فنا حاصل کر لے وہ وحدتِ الٰہی تک پہنچ کر بقا حاصل کر لیتا ہے۔

ہر کہ از خود گم شود آنجا چہ ہست
در مقامی غرق وحدت با الست

ترجمہ: جو خود سے بیگانہ ہو جائے تو اس میں کیا باقی رہ جاتا ہے؟ اس مقام پر تو وہ ازلی وحدت میں غرق ہوتا ہے۔

فقر را راہی بود زاں کنہ کن
عاقلاں را بس بود ایں یک سخن

ترجمہ: عقلمندوں کے لیے تو بس یہی نصیحت کافی ہوتی ہے کہ فقر کن کی حقیقت تک پہنچنے کی راہ ہے۔

دل فقر در نظر اللہ پاک ذات
دل کہ باشد نظر اللہ چاک چاک

ترجمہ: جس دل میں فقر ہو وہ اللہ کی پاک ذات کے مدنظر رہتا ہے اور ایسا دل اللہ کی نظر کی بدولت شکستہ ہوتا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

دل بگریان جان بریان جگر خون
بر زبان ہرگز نیاید حرفِ چون

ترجمہ: ایسا (شکستہ) دل گریہ وزاری کرتا ہے اور جان سوختہ ہو چکی ہوتی ہے اور جگر خون ریز لیکن زبان پر پھر بھی حرفِ شکایت نہیں آتا۔

فقر را ہر روز شد یوم الحشر
باحسابش عرصہ گاہی در نظر

ترجمہ: فقر میں ہر روز یومِ حشر ہوتا ہے جس میں حسابگاہ نظروں کے سامنے رہتی ہے۔

فقر را با سہ نشان باید شناخت
غرق وحدت رفتہ از خود باللباس

ترجمہ: صاحبِ فقر کی پہچان تین باتوں سے ہوتی ہے کہ وہ وحدت میں غرق ہوتا ہے، خود سے فنا حاصل کر چکا ہوتا ہے اور مخلوق سے پوشیدہ ہوتا ہے۔

فقر بار بس گران و ز جاودوان
فقر را برداشتن فقرش بجان

ترجمہ: فقر ایک بارِ گراں اور جاوداں دولت ہے اس کے بوجھ کو صاحبِ فقر ہی اپنی جان سے اٹھا سکتا ہے۔

ہر کہ فقرش بار بر دلدار بر
فقر را احمق چہ داند گاؤ خر

ترجمہ: جو فقر کے بار کو اٹھا لیتا ہے وہ اللہ کا دلدار بن جاتا ہے۔ فقر کی حقیقت کو احمق اور جانوروں کی مثل لوگ کیا جانیں۔

از ملامت فقر ملکی یافتہ
از ملامت فقر خلقی یافتہ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: راہِ فقر پر چلنے والوں کو ملامت سے طاقت اور اخلاق حاصل ہوتے ہیں۔

باھُوؒ بردار تسلیم و رضا

دل سلیمی گشت حاضر مصطفیٰ

ترجمہ: اے باھُوؒ! تسلیم ورضا اختیار کر جس سے دل سلامتی حاصل کر کے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری حاصل کرتا ہے۔

اسمِ اللہ ذات کی مشق کا یہ سلوک اگر ابتدا تا انتہا معرفت کی تمامیت کو کھولنا چاہے تو ایک لمحے میں کھول دے اور اگر نہ کھولے تو چاہے تمام عمر نہ کھولے۔ توجہ سے اسمِ اللہ ذات کی مشق کرنا ایسی طاعت ہے کہ جو کوئی اس طاعت کو اختیار کر لے تو وہ معرفت کی انتہا تک پہنچ جاتا ہے اور بلاشبہ مرتے وقت واصل باللہ ہوتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ

ترجمہ: موت ایک ایسا پل ہے جو حبیب کو حبیب سے ملاتا ہے۔

☆ مَنْ مَّاتَ فِیْ حُبِّ اللّٰہِ فَقَدْ مَاتَ شَھِیْدًا

ترجمہ: جو اللہ کی محبت میں مرا پس تحقیق وہ شہادت کی موت مرا۔

جاننا چاہیے کہ ہر ایک مرتبہ کا نام ہے جیسا کہ مراتبِ عالم، مراتبِ اولیا، مراتبِ ذاکر، مراتبِ صاحبِ مراقبہ، مکاشفہ، محاسبہ، محاربہ، مراتبِ عارف، مراتبِ واصل، مراتبِ قرب، مراتبِ مشاہدہ، مراتبِ نور، مراتبِ حضور، مراتبِ دعوت، مراتبِ ابدال، مراتبِ اوتاد، مراتبِ اخیار، مراتبِ غوث، مراتبِ قطب اور مراتبِ درویش۔ یہ تمام مراتب طبقات کی طیر سیر اور خواہشاتِ نفس سے تعلق رکھتے ہیں اور مراتبِ فقیر کی ابتدا کو بھی نہیں پہنچ سکتے کیونکہ فقیر مراتبِ طبقات اور خواہشاتِ نفس کو پسِ پشت ڈال کر وحدانیتِ خدا میں غرق ہو جاتا ہے۔ یہ تمام مراتب عارف باللہ ولی اللہ کی نظر کے فیضِ اثر سے حاصل ہوتے ہیں۔ مراتبِ فقر کو صرف وہی جانتا ہے جو فقرِ محمدی تک پہنچا ہو اور مکمل طور پر حضوری میں غرق ہو چکا ہو۔ ان تمام مراتب میں غرق صرف ایک ہی

www.sultan-ul-faqr-publications.com

حرف سے حاصل ہوتی ہے (اور وہ حرف ہے الف یعنی اسم اللہ ذات)۔

ابیات:

ازان حرفی بشرفِ مصطفیٰؐ است
نوشتہ در دلم سرِّ الٰہ است

ترجمہ: اسی ایک حرف سے مجلسِ محمدیؐ کا شرف حاصل ہوتا ہے میرے دل پر اسی حرف کی بدولت اسرارِ الٰہی لکھے ہیں۔

نہ در دل کاغذ و قطرہ سیاہی
دلی پُر نور از رحمت الٰہی

ترجمہ: دل میں نہ کاغذ ہے نہ سیاہی۔ دل بس رحمتِ الٰہی کی بدولت پُر نور ہے۔

اللہ کی رحمت اور فضل دل میں سمائے ہوتے ہیں۔ دل رحمت و فضل سے وسیع ہوتا ہے کہ فضل و رحمت میں نہیں سما سکتا۔ دل سے مراد یہ ناپاک خون سے بھرا گوشت کا لوتھڑا نہیں ہے بلکہ دل وہ ہے جو دونوں جہان کے احوال اور ان کی کیفیات سے واقف اور صاحب ادراک ہو۔

ابیات:

ہر کہ طالب شد محمدؐ یافت حق
خاک بوسی او کند جملہ خلق

ترجمہ: جو کوئی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طالب ہو وہ حق کو پا لیتا ہے اور تمام مخلوق اس کی قدم بوسی کرتی ہے۔

از محمدؐ یافت باھُوؒ آنچہ یافت
روزِ ازلش جان تصرف خویش ساخت

ترجمہ: باھُوؒ نے جو کچھ بھی پایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہی پایا اور روزِ ازل سے ہی اپنی جان ان پر قربان کر دی۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

پیر مرشد آنکہ ببرد باحضور
پیر مرشد نیست ایں اہل الغرور

ترجمہ: پیرومرشد وہ ہوتا ہے جو حضوری میں لے جائے۔ مغرور لوگ پیرومرشد نہیں ہو سکتے۔

دانا اور باخبر رہ اور غیر ماسویٰ اللہ جو کچھ بھی دل میں ہے' اسے نکال دے۔ راہِ حضوری کی ابتدا اور انتہا میں نظر حق کی طرف ہی رہنی چاہیے جبکہ بے حضوری کی راہ سراسر خوف وخلل پر مبنی ہے کہ اس میں نفس وشیطان غالب ہوتے ہیں اور طالب حضوری کے مراتب سے بے خبر ہوتا ہے۔ تاہم راہِ حضوری مراتبِ حضوری کی طرف لے جاتی ہے اور جوہرِ جمعیت بخشتی ہے۔

تبرکاتِ قدرتِ سبحانی کی بدولت عارف باللہ محبوبِ ربانی پیر دستگیر حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز اپنے دورِ حیات میں ہر روز پانچ ہزار طالبوں ومریدوں کو کفر وشرک سے نجات دلا کر فیض سے نوازتے رہے جن میں سے تین ہزار کو حضوری سے مشرف کر کے وحدانیتِ اِلَّا اللّٰہُ کے مشاہدات میں غرق کرتے رہے کہ ہر تین ہزار کو مراتب اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہ پر پہنچا دیتے اور دو ہزار کو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں داخل فرماتے۔ اس طریقے میں مرشد کامل باطنی توجہ اور اسمِ اللہ ذات وکلمہ طیب کے حاضرات اور ذکر کی ضرب سے حضوری عطا کرتا ہے۔ ذوق، سخاوت، تصور اور تصرف کا یہ فیض طریقہ قادری میں سلسلہ در سلسلہ چلا آ رہا ہے اور قیامت تک نہ رکے گا۔ اور آفتاب کی مثل اس کی روشنی ہر دو جہان پر چمکتی اور اسے فیض یاب کرتی رہے گی۔ بیت:

شد مرید از جان باھُوؒ دل صفا
خاک پا سرمہ کشد در چشم جا

ترجمہ: باھُوؒ صاف دل اور جان سے سیّدنا غوث الاعظمؓ کا مرید ہوا اور ان کی خاکِ پا کا سرمہ اپنی آنکھوں میں لگایا۔

جان لو کہ ہر طریقہ ظاہری و باطنی اعمال میں مصروف ہے لیکن قادری طریقہ میں ظاہری و

www.sultan-ul-faqr-publications.com

باطنی اعمال قرب، معرفتِ اِلَّا اللّٰہُ اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری اور وصال پر مبنی ہوتے ہیں۔ اس طریقہ میں طالب کو ظاہری مراتب (مرشد کے) ظاہر سے ملتے ہیں اور قلب کے قلب سے، روح کے روح سے، سِرّ کے سِرّ سے، مشاہدہ کے مشاہدہ سے، معرفت کے معرفت سے، نور کے نور سے، قرب کے قرب سے، جمعیت کے جمعیت سے اور حضوری کے حضوری سے ملتے ہیں۔ یہ مراتب قادری طالبوں اور مریدوں کے لیے توحید تک پہنچنے کی کلید ہیں کہ ان کے ہاتھ میں جاودانی کلید (مرشد) ہے۔ قادری طالب تقلید سے ہزار بار استغفار کرتا ہے کیونکہ مقلد اور تقلیدی دونوں طریقہ قادری میں نہیں آسکتے کہ چڑیوں کی کیا مجال کہ وہ شہباز کے نزدیک بیٹھ سکیں۔ طالبِ مولیٰ کے لیے اپنی آنکھوں سے اس بے مثل و بے مثال ذات کا دیدار اور معرفت حاصل کرنا اور اوّل تا آخر علم حاصل کر کے واصل ہونا آسان کام ہے لیکن معرفتِ توحید کے سمندر میں غرق ہونا اور خود سے فنا حاصل کر کے اللہ کے ساتھ بقا حاصل کرنا نہایت مشکل اور دشوار کام ہے۔ بیت:

غرق بہ دریائے محبت را چہ آرائی خطاب
چوں حباب از خود تہی شد گشت آب

ترجمہ: محبت کے سمندر میں غرق ہونے والے کو کیا خطاب دیا جائے گا کیونکہ جب بلبلہ ختم ہو جاتا ہے تو وہ پانی ہی بن جاتا ہے۔

فقیر مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ عارف باللہ وہ ہے جس کے پاس پانچ طرح کی عقل اور پانچ طرح کے علم ہوں اور ہر علم میں مزید پچاس ہزار علم ہوں اور اس کے پاس پانچ طرح کی حکمت ہو اور ہر حکمت میں مزید پچاس لاکھ حکمتیں ہوں اور پانچ اذکار کا حامل ہو اور ہر ذکر میں پانچ کروڑ اذکار ہوں اور اس کے پاس پانچ خزانے ہوں اور ہر خزانے میں مزید چالیس ہزار خزانے ہوں اور وہ پانچ مقامات پر تصرف رکھتا ہو اور ان پانچ مقامات پر طالبِ مولیٰ کو ابتدا تا انتہا سفر کرائے اور اسکے تمام مقصود پلک جھپکنے میں بغیر کسی ریاضت اور تکلیف کے اسمِ اللہ ذات، آیاتِ قرآن،

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ننانوے متبرک اسمائے حسنہ، اسمِ اعظم، اسمِ محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی تاثیر اور قوت سے عطا کر دے اور تمام پانچ مقامات یعنی مقامِ ازل، مقامِ ابد، مقامِ دنیا، مقامِ عقبیٰ اور مقامِ معرفتِ مولیٰ دکھا دے۔ لیکن ان مقامات کو دیکھنے سے بعض طالب محبوب اور بعض دیوانے اور مجذوب بن جاتے ہیں اور بعض طالبوں کا مرتبہ سلب ہو جاتا ہے اور وہ مردود ہو جاتے ہیں اور بعض کو مرتبہ کشف القبور حاصل ہو جاتا ہے۔ سروری قادری مرشد ایسا راہنما ہوتا ہے کہ طالبِ مولیٰ کو روزِ اوّل ہی معرفتِ الٰہی تک پہنچا دیتا ہے اور گناہوں اور خواہشات سے باز رکھتا ہے۔ مرشد ایسا ہی کامل و مکمل ہونا چاہیے۔ ناقص مرشد سے تلقین لینا حرام ہے۔ اے خام! یہ عارفین کے مراتب ہیں۔ مصنف فرماتا ہے کہ صاحبِ قلب کے قلب میں سات طرح کے دروازے کھلتے ہیں کہ ہر ایک دروازے سے ستر ہزار طرح کے فیض کی تجلی چمکتی ہے جسے صرف وہی جانتا ہے جس نے اس سے فیض حاصل کیا ہو۔ اس مقام پر طالب کو قرار کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ نہ فرار چاہتا ہے نہ خوار و مسلوب ہوتا ہے۔ مصنف فرماتا ہے کہ ذاتی تجلی اور ہے اور اسماء کی تجلی اور ہے۔ حروف کی تجلی اور ہے اور ربانی تجلی اور ہے۔ یعنی تجلی چار اقسام کی ہے انہیں محض ذات کی عطا اور فیض کہا جاتا ہے۔ جو تجلی اسمِ اللہ ذات سے ظاہر ہوتی ہے وہ مطلق توحیدِ وحدانیتِ الٰہی ہے کہ اسے قرب و معرفتِ الٰہی کا نور کہا جاتا ہے۔ جو تجلی اسمائے الٰہی سے دکھائی دیتی ہے اسے تجلی ذات کہتے ہیں نہ تجلی صفات' بلکہ وہ دونوں سے تعلق رکھتی ہے۔ جو تجلی آیاتِ قرآن و حدیث سے ظاہر ہوتی ہے وہ نفس کے خلاف جہادِ اکبر سے تعلق رکھتی ہے اور جو تجلی تمیس حروفِ تہجی سے ظاہر ہوتی ہے اس تجلی کو قلب الکشوف (یعنی قلب کو کھولنے والی) کہا جاتا ہے۔ ہر ایک تجلی تصور اسمِ اللہ ذات کی مشق اور تفکر و یقین سے کھلتی ہے اور عین ذات کا دیدار عطا کرتی ہے اور طالب ان تجلیات کو دیکھنے سے آنکھیں بند کر لے تو وہ نامکمل رہتا ہے۔

مطلبِ کل کیا ہے؟ خود سے فنا حاصل کرنا اور حق سے واصل ہونا۔ یعنی نورِ الٰہی کا جام پینا اور جمعیت حاصل کرنا۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ جو مرشد طالبِ مولیٰ کو روزِ اوّل ہر مقامِ معرفتِ الٰہی کا سبق

www.sultan-ul-faqr-publications.com

اسمِ اللہ ذات کی حضوری سے نہیں دیتا اور نہ ہی ان کی حقیقت سے آگاہی دیتا ہے وہ مرشد ناقص اور لافزن ہے۔

ابیات:

در تجلی ذات سوزم سر بسر سرِّ الٰہ

ایں تجلی ذات رہبر باخدا راہنما

ترجمہ: میں تجلیٔ ذات میں جل کر مکمل طور پر اسرارِ الٰہی میں ڈھل چکا ہوں۔ یہی تجلیٔ ذات راہبر بن کر اللہ کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔

از ازل تا ابد بودم غرق نور

از ازل تا ابد باشم باحضور

ترجمہ: میں ازل سے نورِ ذات میں غرق صاحبِ حضور ہوں اور ابد تک ایسے ہی رہوں گا۔

از ازل تا ابد بودم مست حال

از ازل تا ابد دائم باوصال

ترجمہ: میں ازل سے مست حال ہوں اور دائمی وصالِ الٰہی سے مشرف ہوں اور ابد تک مست حال اور باوصال رہوں گا۔

از ازل تا ابد از خود شد جدا

از ازل تا ابد بودم باخدا

ترجمہ: میں ازل سے خود سے جدا اور اللہ کے ساتھ وابستہ ہوں اور ابد تک اللہ کے ساتھ رہوں گا۔

خلق را وہم است جان قالب قلب

جان از جان می برآید رازِ رب

ترجمہ: جان، قلب اور قالب کو الگ سمجھنا مخلوق کا وہم ہے۔ جان کی حقیقت یہ ہے کہ وہ اللہ کی ذات سے ہے اور یہ اللہ کا راز ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ہر گناہی شد عبادت راہِ من

ہر ز راہی شد آگاہی جاہِ من

ترجمہ: میرے طریق میں ہر گناہ عبادت کی طرف لے جاتا ہے جو اس طریقے پر چلتا ہے وہ میرا مرتبہ جان لیتا ہے۔

پس مرا نیم از گناہی زاں طریق

عارفاں را راہ اینست از غریق

ترجمہ: میرا طریق گناہوں سے پاک ہے۔ اس راہ میں عارفین کو غرق نصیب ہوتا ہے۔

باھُوؒ ہر گناہی را بہ سوزد آہ من

ہر کہ از حق غافل است آں راہزن

ترجمہ: اے باھُوؒ! میری آہ ہر گناہ کو جلا دیتی ہے لیکن جو حق سے غافل ہو وہ راہزن ہے۔

عبادتِ ظاہری کے لیے باطنی ہوشیاری سراسر سعادت ہے۔ اس راہ میں غفلت اور دیوانگی سراسر گناہ ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ طالب مولیٰ کو چاہیے کہ قرآن وحدیث اور شریعتِ نبویؐ کو اپنا پیشوا بنائیں۔ جس راہ سے شریعت منع کرے وہ راہ کفر ہے جبکہ شریعت اور قرآن برحق ہیں۔ جس کو شریعت اور قرآن روا سمجھیں وہ راہِ اسلام ہے اور طریقۂ اسلام صبر میں ہے جیسا کہ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ (2:153)

ترجمہ: بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

ابیات:

صبر کن صبر کہ جز صبر دوا نیست

چہ کند گر تسلیم و رضا ندارد پیش

ترجمہ: صبر کرو کہ صبر کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ اگر تسلیم ورضا پر قائم نہیں رہو گے تو اسکے علاوہ کیا کرو

www.sultan-ul-faqr-publications.com

گے؟

ہر کرا پنجہء عشق تو گریبان گیرد
ہر کرا دستِ غم عشق رگِ جانگیرد

ترجمہ: جو کوئی تیرے (اللہ) عشق کے پنجے میں گرفتار ہوا دردِ عشق نے اس کا ہاتھ اور جان پکڑ لی۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ○ (39:10)

ترجمہ: بے شک صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بے حساب انداز سے دیا جائے گا۔

طمع، حرص، حسد، تکبر، خواہشاتِ نفس حجاب کی مانند ہیں اور جو ان کو اختیار نہیں کرتے وہ بے حجاب اللہ کو دیکھتے ہیں اور بغیر کسی اعتراض کے اللہ کے کلام میں محو رہتے ہیں جیسے موتی لڑی میں پرو دیئے گئے ہوں۔ قرآن کا عمل، دعوتِ قبور کا عمل اور اسمِ اللہ ذات سے حاصل ہونے والی حضوری اور فنا فی اسمِ محمدؐ کا عمل مغفرت کا ذریعہ اور شریعت کا بہترین حصہ ہیں ان کے متعلق کوئی نالائق اور خام بات نہیں کرتا کیونکہ شریعت کا مغز محض باطن ہے اور ظاہری شریعت اس کا چھلکا ہے۔ ظاہری شریعت کیا ہے اور باطنی شریعت کسے کہتے ہیں۔ ظاہری شریعت یہ ہے جس کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ طَالَ لِسَانُهٗ

ترجمہ: جو اپنے ربّ کو پہچان لیتا ہے پس تحقیق اس کی زبان لمبی ہو جاتی ہے۔

پس وہ علمِ امر معروف، مسائلِ فقہ اور نص و حدیث کے ذریعے وعظ و نصیحت کرتا ہے۔ شریعت کا باطن یہ ہے جس کے بارے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ

ترجمہ: جس نے اپنے ربّ کو پہچان لیا پس تحقیق اس کی زبان گونگی ہوگئی۔

یعنی وہ ذکرِ خفی کرتا ہے (جس کے متعلق اللہ پاک نے ارشاد فرمایا):

www.sultan-ul-faqr-publications.com

☆ اُدۡعُوۡا رَبَّكُمۡ تَضَرُّعًا وَّ خُفۡيَةً (7:55)

ترجمہ: اپنے ربّ کو عاجزی اور خفیہ طریقے سے پکارو۔

طالب معرفتِ الٰہی، مشاہدۂ نور اور وحدانیتِ الٰہی میں غرق ہوتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَاذۡكُرۡ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيۡتَ (18:24)

ترجمہ: اور اپنے ربّ کا ذکر (اس قدر محویت سے) کریں کہ خود کو بھی فراموش کر دیں۔

اسمِ اللہ ذات سے حاصل ہونے والی حضوری کی بدولت وہ جس طرف بھی دیکھتا ہے اُسے اسمِ اللہ ذات کی تجلیات ہی دکھائی دیتی ہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ فَاَيۡنَمَا تُوَلُّوۡا فَثَمَّ وَجۡهُ اللّٰهِ (2:115)

ترجمہ: پس تم جدھر بھی رُخ کرو اُسی طرف اللہ کا چہرہ ہے۔

اور طالب کا وجود باطنی طور پر سر سے قدم تک تجلی بن جاتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَفِىۡۤ اَنۡفُسِكُمۡ ؕ اَفَلَا تُبۡصِرُوۡنَ (51:21)

ترجمہ: اور (میں) تمہارے اندر ہوں کیا تم دیکھتے نہیں۔

جو کوئی سب سے پہلے شریعت کے ظاہر کی درست طور پر پیروی کرتا ہے تو شریعت کے ظاہر سے ہی شریعت کا باطن کھلتا ہے۔ شریعت کا باطن شریعت کے ظاہر سے جدا نہیں۔ شریعت کا ظاہر و باطن دونوں عارف باللہ مومن فقیر کے بال و پر یا ان کے دو قدم ہیں۔ جان لو کہ عارفین کو دلیل کے طریقے سے آگاہی حاصل ہوتی ہے اور دلیل کی راہ الہام سے ہوتی ہے اور الہام کا ذریعہ گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جس کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اِنَّ فِیۡ جَسَدِ بَنِیۡ اٰدَمَ مُضۡغَةً وَ مُضۡغَةٌ فِیۡ فَوَادٍ وَ فَوَادٌ فِیۡ قَلۡبٍ وَ قَلۡبٌ فِیۡ رُوۡحٍ وَ رُوۡحٌ فِیۡ سِرٍّ وَ سِرٌّ فِیۡ خَفِیٍّ وَ خَفِیٌّ فِیۡ اَنَاءٍ

ترجمہ: بنی آدم کے وجود میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جو کہ فواد میں ہے اور فواد قلب میں ہے اور قلب روح میں ہے، روح سرّ میں ہے اور سرّ خفی میں ہے اور خفی انا میں ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ان انتہائی مراتب کو ایمان کی قوت کا جوہر کہتے ہیں جو کہ ایمان کے زوال کے خلاف ڈھال ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ o (10:62)

ترجمہ: خبردار! بیشک اولیا اللہ کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

جس کا خیر پر خاتمہ ہوا سے مبارکباد۔ جان لو کہ فقیر اسے کہتے ہیں جو ظاہری قوت کے پانچ خزانوں اور باطنی قوت کے پانچ خزانوں کا مالک ہو۔

☆ اَلْفَقْرُ لَا یُحْتَاجُ اِلَّا اِلَی اللّٰهِ

ترجمہ: فقر اللہ کے سوا کسی کا محتاج نہیں۔

دنیاوی بادشاہ بھی فقیر کا محتاج ہوتا ہے۔ اصل فقیر وہی ہوتا ہے جو ان (مذکورہ بالا) صفات کا حامل ہو۔ ظاہری قوت کے پانچ خزانے یہ ہیں اوّل قوت یہ کہ اس کے عمل میں دعوتِ اہلِ قبور ہو۔ صاحبِ دعوتِ اہلِ قبور اللہ تعالیٰ کے حکم اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت سے اس قدر قوت کا حامل ہوتا ہے کہ خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قرب وحضوری کی بدولت مشرق سے مغرب تک تمام عالم کو اپنے قبضہ وقید میں لے آتا ہے۔ دوم قوتِ ظاہری یہ کہ آیاتِ قرآن، اسمِ اعظم اور کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے عمل کو ترتیب سے جانتا اور کرتا ہے اور آیاتِ قرآن کے اس عمل کی تاثیر قیامت تک قائم رہتی ہے۔ سوم قوتِ ظاہری یہ ہے کہ اسمِ اللہ ذات کے حاضرات سے کل وجز فرشتے ومؤکلات جس کو بھی وہ بلائے، حاضر ہو جاتے ہیں اور جو چیز طلب کی جائے مثلاً علمِ کیمیا اکسیر وغیرہ غیب الغیب سے لے کر اس کے پاس حاضر ہو جاتے ہیں۔ چہارم قوتِ ظاہری یہ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ننانوے اسماء کی تاثیر سے انبیا واولیا ہر ایک کی مجلس میں ان کی ارواح سے مصافحہ وملاقات کرتا ہے اور جو کچھ ان ارواح سے طلب کرتا ہے اُسے مل جاتا ہے۔ پنجم ظاہری قوت یہ کہ اسمِ اللہ ذات کی مشق کے غلبہ سے عرش سے تحت الثریٰ تک ذات وصفات کے ہر ایک طبقات کی سیر کھل جاتی ہے۔ ان ہر ایک ظاہری مراتب کو

www.sultan-ul-faqr-publications.com

اطراف الطی کہتے ہیں اور یہ گنج اسم اللہ ذات، اسم محمدؐ اور کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی تاثیر سے حاصل ہوتے ہیں جو کہ توحید کی کلید ہیں۔ جب یہ کلید دل کے قفل میں لگتی ہے تو ہر مرتبہ و مشکل کو کھول دیتی ہے۔ جو شخص کلیدِ کلمہ طیب کو جانتا اور اُسے ترتیب سے پڑھتا ہے تو جتنے بھی ظاہری و باطنی مراتب ہیں ان کی کوئی بھی شے اس سے مخفی اور پوشیدہ نہیں رہتی۔ پانچ خزانوں اور پانچ اوقات پر پانچ طرح کا تصرف، تصور اور حضوری کے پانچ مراتب سے حاصل ہوتا ہے۔ جو کوئی خلوصِ نیت سے مراقبہ و تصور اسم اللہ ذات کرتا ہے وہ جس بھی مرتبہ، مقام اور مجلس میں ہو اور تو اس کا ہر بیان نفس و شیطان سے فارغ ہو جاتا ہے۔ طالبِ مولیٰ جس مقام پر جانا چاہتا ہے تفکر اور اسم اللہ ذات میں غرق ہو کر شعلۂ نور کی مثل تیزی سے پہنچ جاتا ہے۔ یہ اہلِ حضور کی راہ ہے جس میں وہ بغیر ریاضت کے اسرار، بغیر چلہ کشی کے مشاہدہ، بغیر محنت کے محبت اور بغیر طلب کے طاعت (کی قوت) حاصل کر لیتے ہیں۔ طاعت کے اس سلوک کو توفیقِ الٰہی حاصل ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ (2:152)

ترجمہ: پس تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا۔

اے ناقص و بخیل سن! یہ کاملین کی راہ ہے جو انہیں ربّ جلیل تک لے جاتی ہے جہاں وہ اللہ کے وھم سے وھم، اللہ کی آگاہی سے آگاہی اور اللہ کی دلیل سے دلیل پاتے ہیں۔ یہ طریق کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور اسم اللہ ذات کے تصور کی مشق سے تحقیق کیا جا سکتا ہے۔ جو کوئی اس میں شک کرے وہ منافق اور زندیق ہے۔ منافق اور حاسد اس ظاہری و باطنی توفیق کے پانچ خزانوں اور پانچ قوتوں سے بے خبر ہوتے ہیں کیونکہ وہ ظاہر و باطن میں تصوف اور معرفت سے اندھے ہوتے ہیں۔ اپنے دل کی آنکھیں حاصل کر کیونکہ ظاہری آنکھیں تو حیوانات بھی رکھتے ہیں۔ حیوانات کو عارف شمار نہ کر۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ (7:179)

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: وہ لوگ چوپایوں کی مثل ہیں بلکہ (ان سے بھی) زیادہ گمراہ۔

عالم فاضل مومن و مسلمان کا ابتدائی مرتبہ عبودیت ہے اور مرشد کامل عبودیت کے ذریعے معرفتِ الٰہی اور مشاہدۂ ربوبیت کھولتا ہے۔ جو کوئی ابتدا میں علما عامل ہوتا ہے وہ انتہا میں فقیر کامل بن جاتا ہے۔ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری، معرفت وقربِ حق تعالیٰ اور مندرجہ بالا تمام ادنیٰ و اعلیٰ مراتب آیاتِ قرآن وحدیث اور شریعت کی برکت، اسمِ اللہ ذات کے حاضرات اور کلید کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سے حاصل ہوتے ہیں۔ ذکر کرنے والے کثیر ہیں لیکن مخلص اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں رہنے والے قلیل ہیں۔ مرشد وہ ہوتا ہے جو تمام مراتب اسمِ اللہ ذات کے تصور کی مشق اور کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے حاضرات سے طالبِ صادق پر روزِ اوّل ہی کھول دے جبکہ ان کے لیے سالہا سال درکار ہوتے ہیں۔ ان مراتب کے حصول سے وجود پختہ ہوجاتا ہے اور اگر وہ عطا کرنا چاہے تو باطنی طور پر جامع و پوشیدہ معرفتِ الٰہی بخش دے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُہٗ

ترجمہ: جس نے اپنے ربّ کو پہچان لیا پس تحقیق اس کی زبان گونگی ہوگئی۔

یہ اہلِ توحید کے مراتب ہیں جو اہلِ تقلید کی پہنچ سے بہت دور ہیں۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

فقیر کامل وہ ہے جو ظاہری و باطنی طور پر صاحبِ گنج، صاحبِ تصور اور صاحبِ تصرف ہو اور ہر قوت کا حامل ہو لیکن پھر بھی مخلوق کو تنگ نہ کرے بلکہ ان کی ملامت برداشت کرے اور ان کا بوجھ اٹھائے۔ بیت:

نفس را رسوا بکن بہر از گدا
بر دری قدمی ببر بہر از خدا

ترجمہ: گدا بن کر نفس کو رسوا کر اور اپنے آپ کو خدا کی خاطر ہر در پر لے جا۔

کیونکہ اللہ کی بارگاہ میں اس کا اجر ضائع نہیں ہوگا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

www.sultan-ul-faqr-publications.com

☆ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ (11:115)

ترجمہ: پس بے شک اللہ احسان کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ لَوْ لَا الْفُقَرَآءُ هَلَكَ الْاَغْنِيَآءُ

ترجمہ: اگر فقرا نہ ہوتے تو اغنیا ہلاک ہو جاتے۔

☆ لَوْ لَا الْفُقَرَآءُ بَرَصَ الْاَغْنِيَآءُ

ترجمہ: اگر فقرا نہ ہوتے تو اغنیا برص کے مرض میں مبتلا ہو جاتے۔

اگر فقرا نہ ہوتے تو اہلِ دنیا کے تمام آئینے تباہ ہو چکے ہوتے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ لِسَانُ الْفُقَرَآءِ سَيْفُ الرَّحْمٰنِ

ترجمہ: فقرا کی زبان رحمٰن کی تلوار ہے۔

ان فقرا کی زبان رحمٰن کی تلوار ہے جو مستقل طور پر شریعت پر عمل پیرا اور ذکرِ حامل میں مستغرق رہتے ہیں اور ذکرِ حامل اسم اللہ ذات کی مشق اور فقیرِ کامل کی نظر سے حاصل ہوتا ہے۔ ذکرِ حامل اسے کہتے ہیں کہ اگر ذاکر ذکر کرنا ترک کر دے تو بھی ذکر جاری رہتا ہے اور بغیر فکر کے وجود میں زیادہ تیزی سے اثر انداز ہوتا ہے اور ذاکر کو اپنے تصرف میں لے آتا ہے اور پھر کبھی نہیں چھوڑتا۔ ایسا ذکر قلب کی زندگی کا باعث ہے جو کبھی قلب سے سلب نہیں ہوتا اگرچہ وہ لذیذ کھانے کھائے اور بہترین لباس پہنے۔ جان لو کہ وہ ہمیشہ معرفتِ الٰہی کا جام پیتا ہے۔ دائمی ذکر اور کامل فکر سے قاضیٔ حق دو گواہ طلب کرتا ہے اوّل معرفتِ اِلَّا اللّٰهُ میں استغراق' وہ بھی ایسا کہ اگرچہ ظاہر میں مخلوق سے ہم کلام ہو لیکن باطن میں مکمل طور پر استغراق کی حالت میں ہو۔ ذاکر کے ذکر کا دوسرا گواہ یہ ہے کہ وہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے مشرف ہو۔ جو ان صفات کا حامل نہیں اس کے لیے حبسِ دم اور جنبشِ قلب محض خواہشِ نفس کے باعث ہے اور وہ ذکر اور معرفتِ الٰہی سے بے

www.sultan-ul-faqr-publications.com

خبر ہوتا ہے۔ ذکرِ خفی قلب کی جنبش، زبان کے بولنے اور آواز سے تعلق نہیں رکھتا۔ ذکرِ خفی نورِ معرفتِ الٰہی میں غرق اور اسرارِ الٰہی سے مطلع ہونا ہے کہ ذکر اسمِ اللہ کو کہتے ہیں اور اللہ کے نام کا ذکر ذاکر کو غیر ماسویٰ اللہ سے نجات دلا دیتا ہے جس کی بدولت ذاکر دائمی حضوری میں رحمتِ الٰہی سے مستفید اور منظورِ الٰہی ہوتا ہے۔ ذاکر ذکرِ اللہ کی بدولت اس صفت سے موصوف ہمیشہ اللہ سے واصل رہتا ہے اور جو ذاکر اس صفت سے موصوف نہ ہو وہ ذکر سے انانیت اور خواہشاتِ نفس میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یعنی ذاکر کے وجود میں طمع، حرص، حسد، عجب اور تکبر باقی نہیں رہتے۔ کل وجز کے تمام مقام ذاکر کے تصرف میں ہوتے ہیں اور ذاکر ہر عمل کا عامل ہوتا ہے۔ ذاکر فقیر ذکرِ قربانی وسلطانی و ذکرِ حامل کا مالک ہوتا ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ بیت:

حق دانم حق بینم حق گویم حق

حق درمن من در حق، حق مشرب است

ترجمہ: میں حق جانتا، حق دیکھتا اور حق بولتا ہوں۔ میرے اندر حق ہے اور میں حق میں ہوں اور میرا طریقہ بھی حق ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ۚ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ۗ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۣ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ O (10:35)

ترجمہ: (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) فرما دیں کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو حق کی طرف رہنمائی کرتا ہو۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) فرما دیں کہ اللہ ہی حق کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اور جو حق کی طرف رہنمائی کرتا ہے وہ لائق اتباع ہے اور وہ جسے خود بغیر راہنمائی کے راستہ دکھائی نہ دے۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں؟ تم کیسے فیصلے کرتے ہو؟

جو اس مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے اسے حق الیقین حاصل ہو جاتا ہے اور وہ باطل بدعت اور لادینیت سے

www.sultan-ul-faqr-publications.com

فارغ ہو جاتا ہے۔ اور جو ہمیشہ اسمِ اللہ ذات میں غرق رہتا ہو وہ فنا فی اللہ کی حلاوت اور جمعیت کی لذت چکھ لیتا ہے اور اس پر مراتبِ ذات کھل جاتے ہیں اور وہ مکمل طور پر طبقات کی طیر سیر سے نجات حاصل کر لیتا ہے۔ کوہ قاف اور عرش سے تحت الثریٰ تک کے تمام طبقات کا بوجھ اٹھانا آسان کام ہے لیکن اسمِ اللہ ذات کا بارِ گراں اٹھانا نہایت دشوار کام ہے۔ تاہم اولیا اللہ کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر قوت بخشی ہوتی ہے کہ چودہ طبقات کو نظر سے ہی طے کر لیتے ہیں اور ان کے لیے چودہ طبقات کا نظارہ اسپند کے دانہ کے برابر ہاتھ کی ہتھیلی پر دیکھنا ذرا برابر بھی مشکل نہیں۔ جس وقت وہ اسم اللہ ذات کے تصور کے ذریعے فنا فی اللہ کی کیفیت میں ہوتے ہیں تو اسم اللہ ذات کی گرانی کی بدولت ان کی آنکھوں سے خون جاری ہو جاتا ہے۔ یہ مراتب اِس فقیر کی والدہ کو بھی حاصل تھے۔ بلاشبہ حق تعالیٰ کے شوق کی سوزش کے باعث اُن کی آنکھوں سے خون نکلتا تھا۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ط اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا O (33:72)

ترجمہ: بیشک ہم نے اپنی امانت آسمانوں پر، زمین پر اور پہاڑوں پر پیش کی لیکن سب اس کا بارِ گراں اٹھانے سے خوفزدہ ہو گئے لیکن انسان نے اس (بارِ گراں) کو اٹھا لیا بے شک وہ ظالم اور نادان ہے۔

اوّل و آخر چودہ علوم کو اپنے مطالعہ اور قبضہ و تصرف میں لے آنا اور عالم فاضل بننا آسان کام ہے لیکن صاحبِ تقویٰ عالم متقی بننا اور اطاعت کی بدولت پرہیز گار بننا، اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور گناہوں سے نجات حاصل کرنا نہایت مشکل اور دشوار کام ہے۔ ذکرِ خفی کی بدولت زندہ قلب ذاکر ہونا آسان کام ہے لیکن تصور اسمِ اللہ ذات کی تلوار سے ایک ہی بار میں نفس کو قتل کرنا نہایت مشکل اور دشوار کام ہے۔ الہامِ حضور مذکور سے معرفتِ الٰہی تک پہنچنا آسان کام ہے لیکن معرفت کے لیے وجود میں وسیع حوصلہ پیدا کرنا مشکل اور دشوار ہے۔ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں

www.sultan-ul-faqr-publications.com

داخل ہو کر دیدار سے مشرف ہونا اور رحمتِ الٰہی کی بدولت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جان نثار کرنا آسان کام ہے لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہدایت، ولایت، خُلق، تصرف، صفتِ رحیم و کریم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اطوار کو اپنانا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسا قلبِ سلیم حاصل کرنا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح تسلیم و رضا اختیار کرنا، شریعت کی پیروی کا شوق رکھنا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح ترک و توکل اختیار کرنا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فقر کو جامع طور پر پا کر اس پر استقامت اختیار کرنا نہایت مشکل اور دشوار کام ہے۔ دنیاوی بادشاہ ہونا اور مشرق تا مغرب ملک سلیمانیؑ کو ایک قدم اور ایک لمحہ میں دعوتِ اہلِ قبور، کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کو اس کی کنہ سے پڑھنے کی قوت اور تصور اسمِ اللہ ذات کی حضوری کے ذریعے اپنے قبضہ میں لے آنا آسان کام ہے لیکن مخلوقِ خدا پر عدل و احسان کرنا نہایت مشکل اور دشوار کام ہے۔ مرشد ہونا اور مریدوں کو تعلیم و تلقین کرنا آسان کام ہے لیکن طالبوں اور مریدوں کو بے ریاضت معرفتِ الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری تک پہنچانا نہایت دشوار کام ہے۔ فقرا کہتے ہیں:

☆ اَلطَّالِبُ عِنْدَ الْمُرْشِدِ کَالْمَیِّتِ بَیْنَ یَدَیِ الْغَاسِلِ

ترجمہ: طالب کو مرشد کے پاس اس طرح ہونا چاہیے جیسے غسل دینے والے کے ہاتھوں میں میت۔

جان لو کہ بعض بزرگ بارہ سالوں پر محیط ایک روزے اور چالیس سال کی ریاضت سے اس قابل ہو گئے کہ لوحِ محفوظ کو اپنے مطالعہ میں لے آئے اور عرشِ اکبر تک پہنچ گئے بلکہ عرش سے اوپر ہزاروں مقامات تک جا پہنچے اور غوث و قطب بن کر طالب مرید بنا لیے۔ عز و جاہ، نام و ناموس اور دنیا کی نعمتیں حاصل کر لیں۔ کشف و کرامات اور جنات و مؤکلات کو اپنے تصرف میں لے آئے اور ان مراتب کو معرفتِ توحیدِ الٰہی سمجھ بیٹھے۔ بعض بزرگ ذکرِ قلب کی کثرت سے لوحِ ضمیر کے اوراق کے مطالعہ میں غرق ہو گئے اور اس استغراق اور الہام کو ہی مطلق معرفتِ توحید سمجھ بیٹھے۔ بعض ذکرِ روح کے ذریعے دماغ میں ہونے والی جنبش، تجلیہ روح اور نور کے مشاہدہ کو توحید و

www.sultan-ul-faqr-publications.com

معرفتِ الٰہی سمجھتے رہے۔ یہ سب مراتب مخلوق اور درجات ہیں اور مراتبِ درجات اہلِ تقلید سے تعلق رکھتے ہیں جو کہ فقرِ محمدیؐ سے دور اور توحید و معرفتِ الٰہی سے دور تر ہیں۔ مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ کی ابتدا کو کسی نے نہ دیکھا اور نہ کوئی اس کی انتہا تک پہنچا۔ پس معرفت کیا ہے اور توحید کسے کہتے ہیں اور مشاہدۂ قربِ حضوری کسے کہا جاتا ہے؟ اے عزیز سن! معرفتِ الٰہی، توحید، قرب، مشاہدۂ حضوری کا سلک سلوک یہ ہے کہ طالبِ مولیٰ تصورِ اسمِ اللہ ذات اور تصور کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کو اپنے تصرف میں لے آتا ہے تو اسمِ اللہ ذات اور کلمہ طیب کے ہر حرف سے تجلۂ نور پیدا ہوتا ہے وہ تجلۂ نور صاحبِ تصور کو لامکان میں ہونے والی مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں لے جاتا ہے کیونکہ لامکان حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مدِ نظر رہتا ہے جہاں وحدت کے سمندر میں طرح طرح کی موجیں وحدہٗ وحدہٗ وحدہٗ کا نعرہ لگاتیں ہیں اور جو کوئی نورِ توحید کے اس سمندر کے کنارے پر پہنچ جائے اور اسے دیکھ لے وہ عارف باللہ ہو جاتا ہے۔ جس کسی کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دستِ مبارک سے گردن پکڑ کر وحدت کے اس سمندر میں ڈال دیں وہ اس سمندر میں غوطہ لگا کر غواصِ توحید ہو جاتا ہے اور فقر فنا فی اللہ کے مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے جس سے بعض غوطہ خور سالک مجذوب ہو جاتے ہیں اور بعض مجذوب سالک اہلِ توحید ذات ہو جاتے ہیں۔ اہلِ درجات مراتبِ ذات سے محجوب رہتے ہیں۔ جو لامکان میں نورِ توحید کے سمندر تک پہنچ جائے تو اس کو کسی شے سے تشبیہ نہیں دے سکتا۔ آوازِ لامکان غیر مخلوق ہے اور لامکان کی مثال نہیں دی جاسکتی۔ اسے لامکان اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہاں نہ نجاستِ دنیا کی بو ہوتی ہے اور نہ ناپسندیدہ خواہشاتِ نفسانی۔ اس مقام پر بندگی کا دائمی استغراق ہے۔ شیطان کا لامکان میں پہنچنے کا کوئی امکان نہیں۔ لامکان کو دیکھنا ظاہری جہان کو دیکھنے جیسا نہیں ہے بلکہ لامکان کو عین العیان دیکھنے کے لیے باطنی آنکھوں کی ضرورت ہے اور اس کے لیے وہماتِ نفسانی، خطراتِ شیطانی اور وسوسۂ دنیا کی پریشانی سے نجات حاصل کرنی چاہیے۔ فقیر عارف باللہ جسے خالصتاً اللہ کے ساتھ وصال حاصل ہو وہ جس طرف بھی دیکھتا ہے نورِ ذات کو ہی پاتا ہے۔ چھ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

سمتوں کے تمام مراتب سے گزر کر وہ اللہ کی ذات میں مستغرق ہوتا ہے۔ (نور سے مل کر) نور ہو جانا فقرِ محمود کا کام ہے اور دنیا کے مراتبِ عز و جاہ حاصل کرنا مردود لوگوں کا کام ہے۔ بیت:

مراتب را بگذار تا مردی شوی
غرق فی التوحید شد حاضر نبیؐ

ترجمہ: مراتب کی خواہش کو ترک کر دو پھر تم اصل مرد بن جاؤ گے اور غرق فی التوحید ہو کر مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری حاصل کر لو گے۔

یہ فقر توحید کی طرف لے جاتا ہے جو کہ تصور اسمِ اللہ ذات سے حاصل ہوتی ہے۔ اجمالاً تصور اسمِ اللہ ذات دو قسم کا ہے۔ ایک تصورِ نور جو کہ مراقبہ میں کیا جاتا ہے اور مراقبہ میں حقیقتِ معشوق معلوم ہوتی ہے۔ دوم تصور جو مشاہدہ عطا کرتا ہے جس مشاہدہ میں قرب و معرفت اور دیدارِ نور حاصل ہوتا ہے۔ عاشق کے لیے تصور کی راہ عاشقی، معشوقی، محبوبی اور مطلوبی کی راہ ہے جسے صرف قادری طالب ہی جانتے اور اختیار کرتے ہیں۔ اس راہ کی ابتدا میں تصور اسمِ اللہ ذات سے معرفتِ ذات حاصل ہوتی ہے جب طالب لامکان میں توحید اور نورِ ذات تک پہنچتا ہے۔ اس معرفت کا مقام زمان و مکان سے بالاتر ہے کیونکہ نورِ ذات لامکان ہے۔ جو یہ کہے کہ معرفتِ الٰہی اور توحید زمان و مکان میں ہے وہ باطن سے بے خبر اور حیوان کی مثل پریشان ہوتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (2:115)

ترجمہ: پس تم جدھر بھی رُخ کرو اُسی طرف اللہ کا چہرہ ہے۔

لامکان میں تو جس طرف بھی دیکھے گا نورِ توحید ہی دکھائی دے گا۔ یہ مراتب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رفاقت اور شریعت اور کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں۔ لامکان (تک پہنچنے) کی یہ راہ تحقیق شدہ ہے جو اس میں شک کرے وہ زندیق ہے۔ خالص طالب (اس راہ پر چل کر) روزِ اوّل ہی عارف ہو جاتا ہے اور طالب فقیر روزِ اوّل مرتبہ فقر پر

پہنچ جاتا ہے اور توحید کے سمندر میں غوطہ لگاتا ہے اور دنیا کو ترک کر کے نفس وشیطان سے فارغ ہو جاتا ہے۔ یہ ولی اللہ مومن ومسلمان کے مراتب ہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ (2:257)

ترجمہ: اللہ مومنین کا دوست ہے جو انہیں ظلمت سے نکال کر نور کی طرف لے جاتا ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَ لَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ o (10:62)

ترجمہ: خبردار! بیشک اولیا اللہ کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

جو ان مراتب پر پہنچ جاتا ہے وہ خوف وغم سے آزاد ہو جاتا ہے۔ اولیا اللہ لایحتاج اور صاحبِ وصال ولازوال ہوتے ہیں۔ اللہ بس ما سویٰ اللہ ہوس۔ بیت:

ہر کہ اینجا می رسد شد اولیا
دائما باشد حضوری مصطفیؐ

ترجمہ: جو اس مرتبہ پر پہنچ جائے وہ ولی اللہ ہو جاتا ہے اور ہمیشہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں رہتا ہے۔

مطلب یہ کہ عارف باللہ ہزاروں میں سے کوئی ایک ہوتا ہے اور اگر تمام عارفین کو ایک جگہ جمع کر لیا جائے تو بھی وہ سب فقر کے مرتبہ تک نہیں پہنچ سکتے۔ غوث، قطب اور عارف کی کیا مجال کہ فقیر کے سامنے دم ماریں۔ اہلِ ذات اہلِ طبقات پر غالب ہوتے ہیں۔ غوث، قطب اور عارف اہلِ درجات ہیں۔ غوث، قطب اور عارف تین قسم کے ہیں۔ اوّل دہقانی جو کہ نفسانی ہوتے ہیں، دوم روحانی، سوم اہلِ فقر جو صاحبِ اسرارِ قدرتِ سبحانی ہیں۔ بیت:

چہار بودم سہ شدم اکنوں دوم
و ز دوئی بگذشتم و یکتا شدم

ترجمہ: پہلے میں چار تھا پھر تین ہوا اور پھر دو۔ اور جب دوئی سے بھی نکل گیا تو یکتا با خدا ہو گیا۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

جوابِ مصنف:

و ز چہار و پنج می گذشتم انتہا
و ز دوئی بگذشتم حاضر مصطفیٰؐ

ترجمہ: جب میں چار (عناصر) اور پانچ (حواس) سے نکلا تو انتہا تک پہنچ گیا اور جب دوئی سے نکل گیا تو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری پالی۔

پانچ سے مراد حواسِ خمسہ ہیں جو اوصافِ ذمیمہ سے تعلق رکھتے ہیں اور چار سے مراد وہ چار پرندے ہیں جن سے نفس کو قوت ملتی ہے اور چار عناصر یہ ہیں مٹی، ہوا، پانی اور آگ۔ اور چار پرندوں سے مراد شہوت کا مرغ، خواہشاتِ نفسانی کا کبوتر، زینت کا مور اور حرص کا کوا ہیں۔ جو ان چاروں پرندوں کو ذبح کر دیتا ہے وہ معرفتِ مولیٰ کے لائق ہو جاتا ہے اور حجاب سے باہر نکل آتا ہے اور اس پر راہِ معرفت کھل جاتی ہے۔ حجابِ عام تین طرح کے ہیں نفس، دنیا اور شیطان۔ حجابِ خاص بھی تین طرح کے ہیں طاعت کی تمنا، ثواب کی تمنا اور درجات کی تمنا۔ مصنف فرماتا ہے کہ جس پر معرفتِ وحدانیتِ ذات منکشف ہو جائے وہ حجاباتِ خاص وعام سے آزاد ہو جاتا ہے ورنہ ہر مراد حجاب ہے۔ بیت:

ہر کہ دارد از مرادات فراغ
نامرادی ہرگز نہ دہد بر روئی داغ

ترجمہ: جو خواہشات سے آزادی حاصل کر لے تو نامرادی اس کے چہرے پر داغ ہرگز نہیں دیتی۔

جان لو کہ مصنف کہتا ہے کہ آدمی کا وجود غار کی مثل ہے اور اس غار میں نفس سانپ کی مثل مستقل ڈیرہ لگائے ہوئے ہے۔ اگر کوئی نفس کے اس سانپ کو مارنے کے لیے رات دن غار کے سامنے ہی ڈنڈے مارتا رہے تو (اندر بیٹھے) نفسِ امارہ کو کچھ نقصان نہیں پہنچتا۔ پس ظاہری اعمال اور بندگی سے نفس کو ذرا رنج نہیں پہنچتا جب تک غار کے اندر موجود نفسِ امارہ کو کوئی تصور اسم اللہ ذات کی آگ سے جلا کر نیست ونابود نہ کر دے۔ پس یہی باطنی عبادت ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

www.sultan-ul-faqr-publications.com

فرمایا:

☆ رَجَعْنَا مِنْ جِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلٰى جِهَادِ الْاَكْبَرِ

ترجمہ: ہم جہادِ اصغر سے جہادِ اکبر کی طرف لوٹتے ہیں۔

زندہ قلب عارف کی نشانی یہ ہے کہ جو بھی معاملاتِ دنیا ہیں سب سے ہاتھ جھاڑ لیتا ہے اور اگر کوئی کام کرتا بھی ہے تو محض مخلوقِ خدا کے لیے نہ کہ خواہشاتِ نفسانی کے لیے۔ عارف کی دو نشانیاں ہیں کہ زبان کو فضول گوئی سے بند رکھتا ہے اور اللہ کے اسرار میں مشغول رہتا ہے۔ بیت:

مرادِ زیں جہان بگذر بیابی معرفت حق را
فنا فی ذات عارف شد نہ یارائی چنین کس را

ترجمہ: تو اس جہان کی ہر خواہشات کو ترک کر دے تب تو معرفتِ حق کو پائے گا اور فنا فی اللہ ہو جا کہ اس جیسا کوئی مددگار نہیں۔

مجھے ان لوگوں پر حیرت ہوتی ہے کہ کافروں کی طرح خود ہی اپنے بتوں کو بنا کر ان کی پرستش کرتے ہیں اور اہلِ بدعت واہلِ سرود کو مرشد کا خطاب دے کر ان کی پیروی کرتے ہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ○ (7:191)

ترجمہ: کیا وہ ایسوں کو شریک بناتے ہیں جو کسی کو پیدا نہیں کر سکتے اور وہ (خود) پیدا کیے گئے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ لَا طَاعَةَ لِلْمَخْلُوْقِ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ

ترجمہ: خالق کی نافرمانی سے مخلوق کی طاعت نہ کرو۔

☆ خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا كَدَرَ

ترجمہ: صاف (صحیح) کو اختیار کرو اور ناپاک (غلط) کو ترک کر دو۔

ذکر کو اہلِ ذکر سے طلب کر اور طلب کرنے والوں کا مرتبہ خاص ہوتا ہے کہ اگر مرشد کامل سے

www.sultan-ul-faqr-publications.com

دستِ بیعت ہو کر تلقین حاصل کی جائے تو اس سے حق الیقین کے ساتھ مرتبۂ معرفت حاصل ہوتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ طَلَبُ الْخَیْرِ طَلَبُ اللّٰہِ وَ ذِکْرُ الْخَیْرِ ذِکْرُ اللّٰہِ

ترجمہ: بہترین طلب اللہ کی طلب ہے اور بہترین ذکر اللہ کا ذکر ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ فَسْئَلُوْٓا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ O (16:43)

ترجمہ: پس اہلِ ذکر سے پوچھ لیا کرو اگر تمہیں علم نہیں۔

بیت:

ذکر ذاکر را برد وحدت حضور
در وجودِ ذاکراں شد خاص نور

ترجمہ: ذکر ذاکر کو وحدت اور حضوری میں لے جاتا ہے کیونکہ ذاکروں کے وجود میں خاص نور ہوتا ہے۔

جان لو کہ تمام رحمت و نعمت، لذت، لطف و کرم، شفقت اور خزائنِ الٰہی انسان کے وجود میں موجود ہیں۔ تمام علوم و حکمت، تمام ذکر و فکر، تمام ذوق و شوق اور اللہ کے فیض و فضل کے مشاہدات، نورِ ذات و صفات کی تجلیات، تمام طبقات و مقامات، نورِ ایمان و تصدیق، راستی، لازوال وصال، قربِ حضور، وحدانیت سب انسان کے اندر موجود ہیں۔ تو نہیں جانتا کہ انسان کا وجود طلسمات کی مثل ہے اور یہ جتنی بھی چیزیں شمار کی گئی ہیں تمام خزانۂ دل میں موجود ہیں لیکن کیا کیا جائے کہ یہ سب دل میں طلسمات کی مثل ہیں اور اس طلسمات کو دو طرح سے توڑا جا سکتا ہے کہ تب ہی دل میں موجود یہ لعل و جواہر کے خزانے ہاتھ میں آتے ہیں۔ صرف مرشد کامل ہی اس طلسم کو توڑنے والا ہوتا ہے جو کلید کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سے اسے کھولتا ہے اور طالب کے وجود کے اندر موجود تمام خزانے اس کو دکھاتا ہے یا پھر وہ وجود کے طلسمات میں موجود شیر و سانپ کی مثل

www.sultan-ul-faqr-publications.com

نفس کو تصورِ اسمِ اللہ ذات کی آگ سے جلا دیتا ہے۔ ابیات:

عارفا! نفس چوں طلسمی دان
کو نہادہ بروئے گنج بود

ترجمہ: اے عارف! نفس کو اس طلسم کی مانند سمجھ جسے (وجود کے) ان پوشیدہ خزانوں پر رکھا گیا ہے۔

خونِ دل آب کن ز آتش جہد
زاں کہ دریافت او برنج بود

ترجمہ: جدوجہد کی آگ سے خونِ دل کو پانی بنا لے کہ اس رنج سے ہی خزانے حاصل ہوتے ہیں۔
طالب کے وجود سے تمام طرح کے اللہ کے خزانے نکلتے ہیں یا یہ کہ وجود کے طلسمات سے قرآن کی آیات اسمِ اعظم کے ساتھ پڑھنے کی بدولت وجود سے اللہ کے خزانے حاصل ہوتے ہیں۔ غیبی خزائنِ الٰہی کے اس سلک سلوک کا تعلق وعظ و نصیحت سے نہیں بلکہ یہ اللہ کی عطا اور اس کا فیض و فضل ہے۔ تاہم یہ تب تک حاصل نہیں ہو سکتے جب تک چشمِ دل روشن نہ ہو اور اس سے مشاہدۂ نور حضور میں استغراق، معرفتِ اِلَّا اللّٰہُ اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو کہ رازِ رحمتِ الٰہی ہے' نصیب نہ ہو۔ جسے اسمِ اللہ ذات سے وحدانیت حاصل ہو جائے تو زمین و آسمان میں جو کچھ ہے اور ماہ سے ماہی تک اور عرش سے تحت الثریٰ تک کل و جز سب اس کے حکم کے ماتحت ہو جاتے ہیں اور وہ طبقات کی طیر سیر کرتا ہے اور اللہ کے حکم سے ہر خاص و عام، بادشاہ و امرا اور ان کے ماتحت دنیا اور اہلِ دنیا سب حلقہ بگوش غلام کی مثل اس کے تصرف میں آ جاتے ہیں۔ اسی لیے مرشد اپنے طالب کو اس طریقِ تحقیق اور توفیقِ الٰہی سے ان مراتب تک پہنچاتا ہے کہ وہ ظاہری طور پر مشرق تا مغرب ربع مسکون کی سات مملکتوں اور سات براعظموں پر غالب آ جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ اللہ کے حکم اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت سے یہ خدمات اس صاحبِ تصرف فقیر کے ذمہ ہیں جو صاحبِ تصورِ اسمِ اللہ ذات ہوتا ہے اور ہمیشہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مشرف رہتا ہے جہاں وہ حقیقت پر مبنی درخواستیں پیش کرتا رہتا ہے۔ ایسا فقیر باادب اور پُرحیا ہوتا ہے جو دائمی

www.sultan-ul-faqr-publications.com

طور پر حضورِ حق میں رہتا ہے اور اپنے نفس کے لیے دنیا سے ایک پیسہ بھی جائز نہیں سمجھتا۔ قوی قوت کی بدولت وہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں دائمی طور پر حاضر رہتا ہے۔ وہ صاحبِ اختیار ہوتا ہے جو شریعت میں ہوشیار اور بدعت سے استغفار کرنے والا ہوتا ہے۔ وہ باتاثیر علمِ تفسیر کا حامل اور نفس پر حکمران ہوتا ہے۔ یہ فنا فی اللہ فقیر کے مراتب ہیں جو صاحبِ ترک وتوکل، صاحبِ تجرید وتفرید اور محرمِ اسرارِ توحید ربانی ہوتا ہے۔ اسی فقر کو فقرِ اختیاری کہتے ہیں جو فقرِ اضطراری و خواری سے بیزار ہوتا ہے۔

بیت:

ہم عارفم ہم کاملم روشن ضمیر
بہترم از بادشاہ اہل سریر

ترجمہ: میں عارف بھی ہوں اور کامل و روشن ضمیر بھی اس لیے تخت وتاج کے مالک بادشاہ سے بہت بہتر ہوں۔

جیسا کہ مردِ حقانی حضرت خاقانیؒ نے فرمایا:

پس از سی سال ایں معنی محقق شد بخاقانیؒ
کہ یک دم باخدا بودن بہ از ملک سلیمانیؑ

ترجمہ: پس تیس سال کی ریاضت سے خاقانیؒ پر یہ راز کھلا کہ ایک دم میں اللہ سے واصل ہونا ملکِ سلیمانیؑ سے بہتر ہے۔

اس کے جواب میں فقیر باھُوؒ کہتا ہے:

بہ بحری غرق فی اللہ شو کہ باخود خود نمی مانی
دمی نامحرم است آنجا بوحدت رازِ ربانی

ترجمہ: وحدت کے سمندر میں اس طرح غرق ہو کہ تیرے اندر تو بھی باقی نہ رہے۔ جس مقامِ وحدت پر رازِ ربانی ہوں اس مقام پر دم بھی نامحرم ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

جو وجود نورِ ربانی میں دائمی غرق ہو وہ آفتاب کی مثل کون و مکان میں ہر جگہ ظاہری و پوشیدہ طور پر حاضر رہتا ہے۔ اس کا کلام ہر کسی کے لیے جامع ہوتا ہے۔ یہ اس طرح معلوم کیا جا سکتا ہے کہ مخلوق سمجھتی ہے کہ وہ ان سے ہم کلام ہے لیکن وہ باطن میں خالق سے ہم کلام ہوتا ہے اور ذکرِ الٰہی کے ساتھ مشاہدۂ نور حضور میں مستغرق ہوتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ (2:152)

ترجمہ: پس تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا۔

مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کلام ہو کر ان کے حضور درخواستیں پیش کرتا ہے اور سوال و جواب کرتا ہے۔ تمام انبیا و اولیا اللہ کی ارواح اور صاحبِ مراتب مومن و مسلمان، کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھنے والے اہلِ اسلام کی ارواح سمجھتی ہیں کہ وہ ان سے ہم کلام ہے۔ بیت:

نظر بر نیستی ہرگز نمی افتد ز مغروران
اگرچہ دامن مقراضِ لا دارد گریبان ہا

ترجمہ: مغروروں کی نظر اپنے انجام پر نہیں ہوتی اگرچہ ان کے دامن میں موجود لا (یعنی فنا) کی قینچی ان کے گریبان تک پہنچ جائے۔

تمام مقرب و حامل (یعنی حاملینِ عرش) فرشتے سمجھتے ہیں کہ وہ ان سے ہم کلام ہے یہ قلب کو زندہ کرنے اور نفس کو مارنے والے کے مراتب ہیں کیونکہ اہلِ نفس کو زندہ قلب کا اعتبار نہیں ہوتا اور صاحبِ زندہ قلب کی آواز انہیں پسند نہیں آتی اور اہلِ نفس کی آواز صاحبِ زندہ قلب کو پسند نہیں آتی۔ زندہ قلب روحِ مقدس کا وزیر ہوتا ہے۔ روحِ مقدس وجود میں بادشاہ کی مثل ہے جبکہ دیگر تمام اعضا رعایا کی مثل ہیں جو اس سے سلامتی و جمعیت پاتے ہیں اور اگر وجود میں نفس بادشاہ ہو تو شیطان وزیر ہوتا ہے جس کی وجہ سے وجود کے تمام اعضا بے جمعیت اور پریشان رہتے ہیں۔

جان لو کہ اکثر علما کہتے ہیں کہ اس زمانہ میں کوئی ایک بھی لائقِ تلقین و ارشاد اور صاحبِ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

وصال مرشد موجود نہیں لہٰذا وہ مسائلِ فقہ وشریعت کو ہی مرشد تسلیم کر لیتے ہیں۔ فقہ ومسائل کا علم پڑھنے سے دل سے نفاق، کدورت اور سیاہی دور نہیں ہوتی۔ ذکرِ قلبی کے بغیر دل کی صفائی نہیں ہوتی اور نہ ہی تصدیق کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے اور صدق وصفائی کے بغیر کوئی بھی شخص مومن ومسلمان نہیں ہوسکتا اگرچہ تمام عمر علم فقہ پڑھتا رہے یا مسائل حل کرتا رہے۔ وہ نفس پریشان کا تابع ہوکر حرص وحسد میں مبتلا رہتا ہے جو اسے مرشد کے وسیلہ سے روکتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام اصحابؓ کے بھی مرشد تھے لہٰذا دوسرے کون ہوتے ہیں جو مرشد سے منع کریں۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ جو مرشد کے وسیلہ سے منع کرے اس کے وجود میں اللہ کی طلب، اس کی محبت اور معرفتِ الٰہی نہیں ہوتی اور نفس اس مردہ دل کو باطن میں معرفتِ الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے روکتا ہے۔ مرشد کے دستِ بیعت ہونے اور تعلیم وتلقین حاصل کرنے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہدایت وولایت حاصل کرنے کا سلسلہ چار پیروں اور چودہ خانوادوں سے جاری ہے جو قیامت تک نہ رکے گا۔

ابیات:

اگر گیتی سراسر باد گیرد
چراغ مقبلاں ہرگز نمیرد

ترجمہ: اگر تمام جہان طوفان کی زد میں آجائے تو بھی بارگاہِ الٰہی میں مقبول لوگوں کے چراغ نہیں بجھیں گے۔

چراغی را کہ ایزد بر فروزد
ہر آنکس تف زند ریشش بسوزد

ترجمہ: جن چراغوں کو اللہ نے خود روشن کیا ہو اس پر جو بھی پھونک مارے گا وہ اپنی داڑھی خود جلائے گا۔

جو صاحبِ شریعت مرشد کے پاس جانے سے روکے وہ ہدایت سے محروم ہوتا ہے کیونکہ مرشد ذکر کا

www.sultan-ul-faqr-publications.com

سلک سلوک دکھاتا ہے اور انسان ذکر کے بغیر مسلمان نہیں ہوتا چاہے تمام عمر قرآن و تفسیر پڑھتا رہے یا نماز و علمِ فقہ۔ وہ اس لیے کہ ابتدا سے انتہا تک مسلمان ہونے کی بنیاد ذکر ہی ہے۔ ذکرِ جہر زبان سے اقرار کے لیے ہے اور ذکرِ خفی تصدیقِ دل کے لیے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ترجمہ: افضل ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَۃً (7:55)

ترجمہ: اپنے ربّ کو عاجزی اور خفیہ طریقے سے پکارو۔

جیسے ہی قلب تصدیق کے لیے زبان کھولتا ہے اور یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پکارتا ہے تو ذکر کے دونوں گواہ یعنی اقرار اور تصدیق ثابت ہو جاتے ہیں۔ قلبی ذکر کرنے والے کا قلب ذکر سے ایسی گویائی حاصل کرتا ہے کہ اس کا نفس تابع ہو جاتا ہے اور زبان فضول گوئی سے رک جاتی ہے۔ جب تک زمین پر نامِ اللہ اور ذکرِ اللہ کرنے والا ایک بھی ذاکر، فقیر اور درویش زندہ اور موجود رہے گا قیامت قائم نہ ہوگی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یُقَالَ فِی الْاَرْضِ اَللّٰہُ

ترجمہ: قیامت قائم نہ ہوگی جب تک زمین پر ایک بھی اللہ کا نام لینے والا موجود ہوگا۔

تصورِ اسمِ اللہ ذات کی برکت سے تصدیق اور اقرار کے ساتھ کلمہ پڑھنے والے ذاکر کے گناہِ کبیرہ اور صغیرہ کراماً کاتبین کے رجسٹر پر تحریر نہیں کیے جاتے۔ پس معلوم ہوا کہ علمِ روایت (قلب کی صفائی کے لیے ہے اور ذکر کے ذریعے ہدایت نصیب ہوتی ہے۔ کیونکہ حضرتِ علمِ روایت فتویٰ دیتے ہیں کہ اس موذی نفس کو قتل کر دو اور اس دنیا کی دوستی سے بیزار رہو اور شیطان کی دوستی سے ہوشیار اور خبردار رہو کیونکہ تحصیلِ علم کی فضیلت معرفتِ الٰہی کی طلب کی وجہ سے ہے لہٰذا مرشد کے

www.sultan-ul-faqr-publications.com

وسیلہ سے معرفتِ الٰہی طلب کرو کیونکہ عارف مرشد کامل نجات کا وسیلہ ہے جو ذکرِ اللہ سے مردہ دل کو زندہ کرتا ہے جو کہ دائمی حیات ہے اور اسمِ اللہ سے فنا فی اللہ کے مقام میں غرق کرتا ہے۔ مطلب یہ کہ انسان کو انسان سے ہی مراتب حاصل ہوتے ہیں اور انسان کا نصیب بھی انسان سے ہے اور انسان کو ہدایت بھی انسان سے حاصل ہوتی ہے اور انسان کو حکمت بھی انسان سے ملتی ہے اور انسان کو ولایت اور غنایت کے مراتب بھی انسان سے حاصل ہوتے ہیں اور انسان کو جمعیت بھی انسان سے ملتی ہے۔ جمعیت دو قسم کی ہے جمعیت ظاہر اور جمعیت باطن۔ جمعیتِ ظاہر دو علوم سے حاصل ہوتی ہے اور وہ دو علوم جمعیت کے دو مراتب کی انتہا تک پہنچاتے ہیں اوّل علمِ تکثیر یعنی دعوتِ کمال جو قبور پر پڑھی جاتی ہے جس سے بحکمِ الٰہی اٹھارہ ہزار عالم تصرف میں آجاتے ہیں۔ دوم علمِ کیمیا اکسیر جو طریقِ تحقیق سے علم کیمیا اکسیر کے عامل سے حاصل ہوتا ہے۔ علم دعوت تکثیر اہلِ قبور کی ارواح سے حاصل ہوتا ہے جس سے دل دنیا میں غنی، لا یحتاج اور باجمعیت رہتا ہے اگرچہ دعوت پڑھنے والا مخلوق کی نگاہ میں مفلس، سوالی، بے جمعیت اور پریشان ہی ہو۔ دوم جمعیت باطن بھی دو علوم سے حاصل ہوتی ہے جو دو مراتب تک پہنچاتی ہے اوّل فنا فی اللہ کا علم جس میں تصور اسمِ اللہ ذات کی مشق سے تصور کرنے والے کے وجود میں سر سے قدم تک نورِ وحدانیت اسمِ اللہ ذات کی تجلیات پیدا ہوتی ہیں۔ اس کی نظر بھی توحید پر ہوتی ہے اور اس کی زبان سے بھی ہر حرف توحید اور معرفتِ الٰہی کا نکلتا ہے اور وہ توحید و معرفتِ الٰہی کی بات ہی سنتا ہے۔ وہ دنیا و شیطان، نفسِ امارہ کے مکر اور مخلوق کی تقلید اور ریاکاری سے نجات حاصل کر لیتا ہے۔ دوم فنا فی تصور اسمِ محمدؐ کا علم ہے۔ اسمِ محمدؐ کی تاثیر سے وجود میں سر سے قدم تک نورِ محمدی ظاہر ہو جاتا ہے جس سے دل کی آنکھیں کھل جاتی ہیں اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائمی حضوری حاصل ہوتی ہے جہاں وہ ذکرِ الٰہی کرتے ہوئے ادب سے التماس کرتا ہے۔ ان علوم کا ابتدائی سبق فنا فی الشیخ ہے کیونکہ جیسے ہی صورتِ شیخ تصور میں آتی ہے راہِ شریعت و علم کھل جاتی ہے اور وجود سے جہالت اور بدعت کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

www.sultan-ul-faqr-publications.com

☆ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ (5:35)

ترجمہ: اے ایمان والو! تقویٰ اختیار کرو اور اس (کے قرب) کے لیے وسیلہ تلاش کرو۔

بیت:

ہر کرا مرشد نہ کبر از ہوا

مرد مرشد برد وحدت باخدا

ترجمہ: جس کا مرشد نہ ہو وہ خواہشاتِ نفسانی کے باعث تکبر میں مبتلا ہو جاتا ہے جبکہ مردِ مرشد (طالب کو) وحدت میں حق تعالیٰ تک لے جاتا ہے۔

جس جگہ علم و عمل کی بدولت علما میں اللہ کی محبت، معرفت اور دیدار کی طلب پیدا ہوتی ہے وہاں تلقین و ہدایتِ محمدی عطا کرنے کے لیے روشن ضمیر فقیرِ کامل بھی موجود ہوتے ہیں جو نص و حدیث اور تفسیر کے مطابق صاحبِ تاثیر اور صاحبِ دیدار ہوتے ہیں۔ کیا تو جانتا ہے کہ اللہ کی محبت، شوق اور طلب نے اصحابِ کہف کے کتے کو کتوں کی صف سے نکال کر مراتبِ انسانیت پر جا پہنچایا اور بے ادبی اور نافرمانی نے شیطان کو علمِ حضوری سے دور کر دیا اور اس نے یہ سرزنش اور ذلت والا خطاب پایا:

☆ وَ اِنَّ عَلَیْكَ لَعْنَتِیْۤ اِلٰى یَوْمِ الدِّیْنِ O (38:78)

ترجمہ: بے شک تجھ پر قیامت کے دن تک میری لعنت ہے۔

سن لو کہ ہدایتِ الٰہی، معرفتِ الٰہی اور ذکرِ الٰہی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور اسم اللہ قرآن کی ہدایت کی مثل ہیں کیونکہ وہ قرآن سے ہیں اور ان کا استاد بھی علمِ قرآن کی تعلیم کرنے والا ہوتا ہوتا ہے۔ جس طرح استاد کے بغیر شاگرد علمِ قرآن کا محرم اور واقف نہیں ہو سکتا اسی طرح مرشد ہادی و باطنی رہبر کے بغیر طالب معرفتِ الٰہی حاصل نہیں کر سکتا نہ ہی مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے مشرف ہو سکتا ہے۔ صاحبِ باطن مرشد کے بغیر ظاہری تلاوتِ قرآن یا ورد وظائف یا درود پڑھنے سے یا علمِ مسائلِ فقہ پڑھنے سے یا نوافل نماز پڑھنے سے یا تمام عمر ریاضت

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ومجاہدہ کرنے سے یا شب بیداری ونمازِ تہجد پڑھنے سے ظاہری مراتبِ عز وجاہ حاصل ہوسکتے ہیں یا ظاہری اعمال کی بدولت چشمِ ظاہر سے لوحِ محفوظ کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے اور عرشِ اکبر سے تحت الثریٰ تک کی راہ کھل سکتی ہے۔ لیکن یہ مراتب درجات سے تعلق رکھتے ہیں اور صاحبِ درجات و طبقات باطن میں معرفتِ توحیدِ الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری کے شرف سے بے خبر ہوتا ہے۔ معرفتِ الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری صاحبِ باطن مرشد کامل کے وسیلہ سے طلب کر کیونکہ باطن صاحبِ باطن کی مدد سے ہی کھلتا ہے اور صاحبِ باطن اسے توجہ اور توفیقِ باطنی یا تصورِ اسمِ اللہ ذات یا کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سے کھول کر دکھا سکتا ہے۔ معرفتِ الٰہی، وصال اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جمال تک مرشد کامل کے بغیر پہنچنا محال ہے کیونکہ وہ پلک جھپکنے میں یہاں تک پہنچا سکتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ حضرتِ علم فرماتے ہیں کہ نفسِ امارہ، شیطان اور دنیا سے خبردار رہو۔ جیسے ہی یہ تینوں اکٹھے ہوتے ہیں تو سجدہ وسجود، مجلسِ محمدیؐ اور معرفت ووصالِ معبود سے روکتے ہیں۔ مجھے اُن احمق لوگوں پر حیرت ہوتی ہے جو فنا فی الشیخ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن منافق و بت پرست ہوتے ہیں اور دولتِ دنیا کی خاطر غمزدہ رہتے ہیں۔ یہ فنا فی الشیخ نہیں بلکہ فنا فی الشیطان ہیں جو دنیا کے طالب ہونے کی وجہ سے پریشان رہتے ہیں۔ مجھے اُن احمق لوگوں پر حیرت ہوتی ہے جو دعویٰ کرتے ہیں مجلسِ محمدی میں صاحبِ حضور اور فنا فی نورِ محمد ہونے کا لیکن وہ نفسِ امارہ کی قید میں اور طلبِ دنیا میں مبتلا مردود طالبِ دنیا ہوتے ہیں۔ مجھے اُن لوگوں پر حیرت ہوتی ہے جو فنا فی اللہ صاحبِ وصال ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن انانیت، شرک، کفر اور ہوائے نفس میں مبتلا ہوتے ہیں جو زبان سے تو لَآ اِلٰہَ کا اقرار کرتے ہیں لیکن ان کے دل کی کیفیت درج ذیل آیت کے مصداق ہوتی ہے:

☆ اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ (45:23)

ترجمہ: (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کیا آپ نے اُس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہشاتِ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

نفس کو اپنا معبود بنا لیا ہے۔

ابیات:

سلطان ہوس چوں آشنائے تو شود
دل مردۂ فرمان ہوائے تو شود

ترجمہ: جب تیری آشنائی (یعنی دوستی) ہوس سے ہو گی تب تیرا دل مردہ اور خواہشاتِ نفس کا غلام ہو جائے گا۔

چوں نفس خود پرستی ہوائے تو بود
دشمن نفس تو ہوائے تو شود

ترجمہ: جب تیرا نفس خود پرستی اور خواہشات میں مبتلا ہو گا تو تیری خواہشات اور تیرا نفس ہی تیرے دشمن ہوں گے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۝ (2:204)

ترجمہ: اور جو کچھ اس کے قلب میں ہے وہ اس پر اللہ کو گواہ بناتا ہے حالانکہ وہ سب سے زیادہ جھگڑنے والا ہے۔

اس شرک و کفر سے باز آ۔

بیت:

یک زبان با یک دل و یک رنگ باش
ہر چہ باشد غیر حق از دل تراش

ترجمہ: اپنی زبان، دل اور مزاج کو ایک سا رکھو (یعنی ان میں منافقت اور دوغلا پن نہ ہو) اور حق کے سوا جو کچھ تیرے دل میں ہے اسے نکال دے۔

یہ کتاب علما، فقرا، فقہا، اہلِ توحید اور اہلِ تقلید سب کے لیے کسوٹی ہے۔ جو شخص اس کتاب کو رات

www.sultan-ul-faqr-publications.com

دن اپنے مطالعہ میں رکھے گا اور اخلاص سے اس کو پڑھتا رہے گا وہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں داخل ہوگا اور اسرارِ الٰہی اس پر منکشف ہوں گے۔ اس سے آسمانوں اور زمین کی کوئی بھی چیز مخفی اور پوشیدہ نہیں رہے گی کیونکہ اس کتاب کو پڑھنے والا سچا عارف ہوتا ہے اور وہ مخلوق کی رہنمائی کرتا ہے کیونکہ عارف باللہ صاحبِ بصیرت ہوتا ہے اور اس کی نگاہ دیدار سے محروم نہیں ہوتی اور نہ ہی اس سے اسرارِ ربانی پوشیدہ ہوتے ہیں۔ جو محتاج اس کتاب کا مطالعہ کرے گا وہ لایحتاج ولی اللہ بن جائے گا۔ اگر مفلس پڑھے تو غنی ہو جائے گا اور اگر پریشان حال پڑھے تو وہ صاحبِ جمعیت ہو جائے گا اور اگر اہلِ حیرت پڑھے تو صاحبِ عزت ہو جائے گا اور اگر مردہ دل پڑھے تو ذکرِ اللہ سے اس کا دل زندہ ہو جائے گا اور اگر جاہل پڑھے تو صاحبِ علم ہو جائے گا اور حیّ و قیوم ذات کے احوال اس پر کھل جائیں گے اور ماضی، حال اور مستقبل کے احوال کی حقیقت اسے معلوم ہو جائے گی کیونکہ جب کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے ذکر کی ضرب دل پر پڑتی ہے تو دل کو صاف کرتی ہے اور وہ ذاکر صاحبِ بصیرت عارف بن جاتا ہے۔ اگر عالم فاضل اس کتاب کو پڑھے تو فیض بخش بن جائے گا۔ اگر صاحبِ عبودیت اس کتاب کو پڑھے تو وہ مراتبِ ربوبیت پر پہنچ جائے گا اور اگر صاحبِ مجاہدہ اس کتاب کو پڑھے تو مراتبِ مشاہدہ پر پہنچ جائے گا اور اگر صاحبِ ریاضت پڑھے تو وہ مراتبِ اسرار پر پہنچ جائے گا اور اگر صاحبِ فقہ پڑھے تو اس کا نفس فنا ہو جائے گا اور وہ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہ کے مراتب پر پہنچ جائے گا۔ اگر صاحبِ حدیث اس کتاب کو پڑھے تو فنا فی اللہ ہو کر اللہ کا ہم نشین ہو جائے گا اور خطراتِ ابلیس سے نجات پا لے گا۔ اگر ناقص پڑھے تو وہ کامل ہو جائے گا اور اگر کامل پڑھے تو مکمل ہو جائے گا اور اگر مکمل پڑھے تو اکمل ہو جائے گا اور اگر اکمل اس کتاب کو پڑھے تو سلطان الفقر کے مراتب پر پہنچ جائے گا اور اگر بادشاہ اس کتاب کو پڑھے تو اسے وزیر کی ضرورت نہیں رہے گی کیونکہ مؤکلات اسے دینی و دنیوی اور ظاہری و باطنی معاملات کی خبر دیں گے۔ اگر کیمیا گری کا طالب عامل اس کتاب کو پڑھے گا تو اسے کیمیا گری کا علم بخش دیا جائے گا۔ جو اس کتاب کو ابتدا سے انتہا تک (خلوص سے) پڑھے گا

www.sultan-ul-faqr-publications.com

اسے ظاہری مرشد کی ضرورت نہیں رہے گی[1] اگر رجعت خوردہ اس کتاب کو پڑھے تو وہ رجعت سے نجات پا لے گا۔ اگر بیمار پڑھے تو شفایاب ہو جائے گا۔ غافل پڑھے تو ہوشیار ہو جائے گا۔ اگر مجوب پڑھے تو محبوب ہو جائے گا۔ یہ کتاب روشن اور فیض بخش آئینہ ہے جو دونوں جہان کی نعمتیں دکھاتا ہے۔ اس کتاب کو پڑھنے کے (مندرجہ بالا) مراتب تصورِ اسم اللہ ذات کے حاضرات، تصور اسم محمدؐ اور تصور کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی بدولت حاصل ہوتے ہیں۔ ننانوے اسمائے باری تعالیٰ میں سے اسمِ اعظم کو تلاش کرنا ایک امتحان ہے۔ ان اسما میں سے جس اسم کا بھی تصور کیا جائے اس میں سے تجلیاتِ نور شعلۂ آتش یا بجلی یا آفتاب کی مثل چمکتی ہیں جس سے دونوں جہان اس کے مدِ نظر اور ناخن کی پشت پر نظر آتے ہیں۔ یا اگر آیاتِ قرآن کو بھی ترتیب سے ان کی خاصیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے درست پڑھا جائے تو تمام مطالب، درجات، ماضی، حال اور مستقبل کے احوال کی حقیقت دکھائی دیتی ہے۔ طریقت کا یہ طریق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باطنی راہ کا باتحقیق طریق ہے۔ جو اس میں شک کرے وہ منافق، حاسد، مردود اور کافر و زندیق ہے۔ نعمتِ ازل کیا ہے؟ پس نعمتِ ازل قَالُوْا بَلٰی کا اقرار کرنا ہے۔ نعمتِ دنیا کیا ہے؟ نعمتِ دنیا اس کا کھانا پینا اور اس سے قرار حاصل کرنا ہے۔ نعمتِ ابد کیا ہے؟ نعمتِ ابد اس دنیا میں آنے اور (واپس لوٹ) جانے کا اعتبار ہے۔ نعمتِ عقبیٰ کیا ہے؟ گناہوں سے آزاد ہونا اور استغفار کرنا ہے۔ نعمتِ معرفتِ مولیٰ کیا ہے؟ خود سے فنا ہونا اور حق کے ساتھ بقا پانا اور اپنی جان قربان کرنا ہے۔ بیت:

نیم کباب کہ ہنگام سوختن گریم
چو کاغذیم کہ در سوزش خندہ ما

---

[1] اس سے مراد یہ نہیں کہ کتاب پڑھنے کے بعد طالب کو راہِ سلوک طے کرنے کے لیے ظاہری مرشد سے بیعت کرنے اور اس کی راہنمائی کی ضرورت نہیں رہے گی بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ مرشد کامل اکمل سے ظاہری طور پر سوال جواب کرنے اور ظاہری راہنمائی کی ضرورت نہیں رہے گی اور وہ اس کتاب کے توسط سے ہی طالب پر اَسرارِ معرفت باطنی طور پر کھول دے گا۔ یاد رہے کہ حضرت سلطان باھوؒ کی ہی تعلیمات کے مطابق کوئی بھی طالب مرشد کے بغیر روحانی منازل طے نہیں کر سکتا نہ کسی ولی کی تصنیف کو سمجھ سکتا ہے۔ (عنبرین مغیث سروری قادری)

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: میں کباب کی مثل نہیں ہوں جو جلنے پر ہنگامہ اور گریہ کروں۔ میں کاغذ کی مثل ہوں جو جلنے پر بھی ہنستا ہے۔

جیسے ہی یہ پانچ نعمتیں حاصل ہو جائیں عارف باللہ دیدارِ پروردگار کے لائق ہو جاتا ہے۔ وہ شریعت میں ہوشیار اور کفر و بدعت سے بیزار رہتا ہے۔ اہلِ بدعت اس کی نظر میں خوار ہوتے ہیں۔

ابیات:

بخلوت دل گزیں دل زندہ جانی
جسم اینجا است جان در لامکانی

ترجمہ: جب دل (غیر اللہ سے منہ موڑ کر) خلوت گزین ہوتا ہے تو یہ زندہ ہو جاتا ہے تب طالب کا جسم اس دنیا میں اور روح لامکان میں ہوتی ہے۔

چرا دفتر سیاہی خویش کردی
ز بد گفتن چرا تو کفر ورزی

ترجمہ: تو فضول گوئی اور کفر کے باعث اپنے نامہ اعمال کو خود ہی سیاہ کیوں کرتا ہے؟

خموشی بذکر خوش حق پسندی
چرا در دنیا دون تو دل بہندی

ترجمہ: تیرا خاموشی میں ذکرِ اللہ میں مشغول رہنا حق تعالیٰ کو پسند ہے تو کمینی دنیا میں کیوں دل لگاتا ہے؟

بہر سخنی بگو باذکر پاکی
بسوزند حاسداں ذاکر چہ باکی

ترجمہ: تو اپنے ہر کلام کو ذکرِ اللہ سے معمور رکھ۔ حاسدوں کے جلنے سے ذاکر کو کیا ڈر۔

اگر تُو ترتیب سے کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھے تو جس وقت تو پتھر یا مٹی یا دیوار

www.sultan-ul-faqr-publications.com

پر نظر کرے گا تو اس نظر کی برکت سے وہ سونا و چاندی میں بدل جائیں گے۔

بیت:

سیمابش چہ حاجت نظر زر کند

ز اطلس و حریر مرا بہ نمد

ترجمہ: جب نظر سے سونا بنایا جا سکتا ہو تو پارہ مارنے کی کیا ضرورت؟ میرا معمولی لباس سونے اور ریشم کے لباس سے بہتر ہے۔

کیونکہ وہ ظاہر باطن میں فقر کے سلک سلوک کو جاننے اور پہچاننے میں مدد کرتا ہے۔ یہ کتاب مبتدی اور منتہی دونوں کے لیے کامل ہے۔ اگر عالم فاضل صاحبِ تفسیر اس کتاب کو پڑھے گا تو اسے اس کتاب سے چار علوم حاصل ہوں گے علمِ کیمیا اکسیر، علمِ دعوت تکثیر، ذکرِ اللہ سے روشن ضمیری کا علم اور علمِ استغراق جو اپنی تاثیر سے صاحبِ دیدار اور نفس پر حکمران بنا دیتا ہے۔ یہ کتاب صدیق مریدین، صاحبِ تصدیق طالبان، صاحبِ تحقیق عارفین، حق کے رفیق واصلین، باتوفیق علما اور فنا فی اللہ فقرا جو وحدانیت کے عمیق سمندر میں مستغرق ہوں' سب کے لیے ایک کسوٹی ہے۔ اس کتاب سے اگر کوئی اسمِ اعظم اور بغیر کسی تکلیف کے گنج نہیں حاصل کر پاتا تو اس کا وبال اس کی اپنی گردن پر ہوگا۔ تصرفِ دینی و دنیوی یا ایسا کوئی عظیم و کامل تصرف کسی نے بھی کسی دوسری جگہ سے نہیں پایا کیونکہ اس کی خاطر لوگ جان بلب ہو کر مردہ ہو گئے لیکن کچھ حاصل نہ ہوا۔ یہ عوام کا تصرف ہے۔ جسے عقل و شعور اور دانشمندی حاصل ہو وہ اس کتاب سے ان تصرفات کو پا سکتا ہے کیونکہ یہ کتاب اللہ کے حکم و منظوری، اس کی نظرِ رحمت اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت سے حضوری میں لکھی گئی ہے۔ اس کتاب کا ہر حرف حضوری اور مشاہدۂ حق عطا کرتا ہے اور اس کتاب کی ہر سطر اسمِ اللہ ذات، آیاتِ قرآن و حدیث، تفسیر اور شریعتِ محمدی کی برکت سے اسرار اور نورِ ذاتِ حق کی تجلیات کا مشاہدہ کھولتی ہے اور اس کتاب کو پڑھنے والا باطل سے دور ہو جاتا ہے اور عین بعین ذات کو پا لیتا ہے اور پھر غرق فنا فی اللہ ہو کر حق سے واصل ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ناقص مرشد ظاہری اعمال، ریاضت، اطاعت اور نوافل میں مشغول رکھتا ہے جبکہ ظاہری عبادات و ریاضت کا مقصد رات دن اللہ تعالیٰ کے باطنی دشمنوں، کافروں یعنی نفس و شیطان سے جنگ کرنا ہے۔ جب آدمی ظاہری عبادت و ریاضت میں مشغول ہوتا ہے تو نفس و شیطان دونوں اس پر ہنستے ہیں کہ ہم تو اسے وسوسہ و خطرات، حبِ دنیا، طمع و حرص، حسد و نفاق اور تکبر و خواہشاتِ نفس کے ذریعے خراب کر دیں گے۔

ابیات:

دزدِ ایمان نفس اندر جان تو
دشمنِ غالب چہ علاج است او

ترجمہ: تیرے ایمان کا چور نفس تیرے اندر ہی موجود ہے تو تیرے اس غالب دشمن کا علاج کیا ہے؟

با تیغ ذکر و تیرِ فکر و کار زار
نفس کافر قتل کن با ذوالفقار

ترجمہ: ذکر کی تلوار اور فکر کے تیر سے اس کے ساتھ جنگ کر اور ذوالفقار سے کافر نفس کو قتل کر دے۔

شیطان ہم غائب بگردی راہزن
از دشمنی او کس نیابد در امن

ترجمہ: شیطان بھی ایک پوشیدہ راہزن ہے اور اس کی دشمنی سے کوئی بھی محفوظ نہیں۔

ہر یکی دشمن بود علاج این
غرق شو فی اللہ فنا حق الیقین

ترجمہ: ہر دشمن (یعنی نفس و شیطان) کا علاج یہی ہے کہ حق الیقین سے فنا فی اللہ ہو جاؤ۔

ایں ہمہ یاری بود از کردگار
ایں مراتب عارفان است شہسوار

ترجمہ: یہ (نفس و شیطان کے خلاف جنگ) محض اللہ کی مدد سے ممکن ہے۔ یہ عارفین کے مراتب ہیں جو

www.sultan-ul-faqr-publications.com

شاہسوار ہیں (یعنی نفس و شیطان کو قابو میں رکھتے ہیں)۔

مصنف قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ میں غلط نہیں کہتا کہ ایسی جنگ ہیجڑوں اور نامردوں کا کام ہے اور نہایت آسان ہے۔ مردانِ خدا اور مردِ غازی نفس و شیطان کے خلاف ایسی جنگ لڑتے ہیں جو کہ نہایت مشکل، سخت اور دشوار کام ہے اور وہ تصور اسمِ اللہ ذات کی تلوار سے ایک ہی بار میں نفس کو قتل کر دیتے ہیں اور روح کو غرق فنا فی اللہ کے مرتبہ سے نواز دیتے ہیں اور شیطان کو خود سے دور بھگا دیتے ہیں اور لامکان میں پہنچ کر توحید میں غرق ہو جاتے ہیں اور مراتب بقا باللہ حاصل کر لیتے ہیں۔ تب نفس نور بن جاتا ہے اور شیطان کے لیے ممکن نہیں کہ توحید میں غرق ہو کر لامکان میں پہنچے۔ جو تصور اسمِ اللہ ذات کی تلوار سے اغیار کا سر اڑا کر ابتدا میں ہی ان مراتب تک پہنچ جائے وہ اس جنگ سے امن پا لیتا ہے۔ یعنی استقامت بہتر ہے کرامت اور مقامت سے۔ تصور اسمِ اللہ ذات لازوال ہے جو صاحبِ غرق کو ایسا نوازتا ہے کہ اس کا وجود اِس جہان میں ہوتا ہے اور وہ عوام سے ہم کلام ہوتا ہے لیکن باطن میں وہ اُس جہان میں ہوتا ہے اور نورِ معرفت میں مکمل غرق رہتا ہے۔ یہ مرشد کامل صاحب توفیق کی عطا اور اللہ کا فیض و فضل ہے۔ اللہ ہر کسی کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ (11:88)

ترجمہ: اور میری توفیق اللہ ہی (کی مدد) سے ہے۔

ایسے عارف فقیر کو معرفتِ الٰہی کا عالم فاضل اور فیض بخش کہتے ہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ (49:13)

ترجمہ: بے شک اللہ کے نزدیک عزت والا وہی ہے جو تم میں زیادہ متقی ہے۔

اس کی توفیق بھی اللہ کے فیض و فضل کی عطا ہے۔ ان تمام مراتب کو مجموعۃ الحسنات بھی کہتے ہیں۔ تمام صاحبِ ابرار کے مراتب مل کر بھی مقربِ حق اور فنا فی اللہ فقیر کے مرتبہ تک نہیں پہنچ سکتے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

www.sultan-ul-faqr-publications.com

☆ حَسَنٰتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ

ترجمہ: نیکوکاروں کی نیکیاں مقربین کے نزدیک گناہ ہیں۔

جان لو کہ عالم فاضل صاحبِ فقہ ونص وحدیث اور تفسیر کے مراتب' صاحبِ ورد و وظائف اور صاحبِ ذکر، فکر اور تاثیر کے مراتب سے مختلف ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں کیے جانے والے فکر کی بدولت دل میں محبتِ الٰہی بڑھتی ہے اور حق تعالیٰ کے احسانات میں تفکر کرنے سے دل میں حیا بڑھتی ہے۔ اللہ کے وعدوں اور وعید میں تفکر کرنے سے دل میں خوفِ الٰہی بڑھتا ہے۔ حق تعالیٰ کی معرفت میں تفکر کرنے سے دل میں نورِ توحیدِ الٰہی بڑھتا ہے۔ علم اور تلاوتِ قرآنِ مجید میں تفکر کرنے سے دل میں اعمالِ صالحہ کا شوق بڑھتا ہے۔ دنیا میں تفکر کرنے سے دل میں سیاہی جمع ہو جاتی ہے اور شیطانی منصوبہ بندی بڑھتی ہے۔ اس جہان میں دنیا اور اہلِ دنیا سے بدتر کوئی نہیں۔ وہ سب عجیب اور احمق ہیں جو اس بدتر دنیا کو اللہ کے نام، دینِ محمدیؐ اور فقرِ محمدیؐ سے بہتر سمجھتے ہیں۔ وہی شخص مومن و مسلمان ہے جو حق تعالیٰ کو اس کی قدرت کی بدولت غالب اور حاضر جاننے کا دائمی فرضِ عظیم ادا کرتا ہے۔ اور یہ فرض تمام فرائض سے عظیم تر ہے۔ اور تمام سنتوں سے عظیم تر سنتِ محمدیؐ یہ ہے کہ گھر بار اللہ کی راہ میں صَرف کر دیا جائے تا کہ یہ عظیم و بزرگ سنت ادا ہو جائے۔ اس فرض و سنت کو اہلِ اللہ ہی ادا کرتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَنِیْنُ الْمُذْنِبِیْنَ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ تَسْبِیْحِ الْمُقَرَّبِیْنَ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کو گناہ گاروں کی آہ وزاری مقربین کی تسبیح سے زیادہ محبوب ہے۔

جو مردہ دل رکھنے والے دنیاداروں سے جدائی اختیار کرتا ہے اس کا دل پاکیزہ ہو جاتا ہے اور نفس مکمل طور پر مر جاتا ہے۔ یہ نفس کا مرنا اور قتل ہونا یوں قرار پاتا ہے کہ وہ شرک، کفر، تکبر، خواہشاتِ نفس اور بدخصلتوں سے آزاد ہو جاتا ہے۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ نفس کی موت سے مراد یہ ہے کہ نیک اعمال کی بدولت نفس کا تزکیہ ہو گیا اور وہ لذاتِ دنیا اور مجلسِ اہلِ دنیا سے تائب ہو گیا۔ اور پھر باصفا قلوب اور مقدس ارواح سے اُنس رکھا اور اللہ کی عبادت یعنی معرفتِ الٰہی میں مشغول رہا اور

www.sultan-ul-faqr-publications.com

آخر نفسِ مطمئنہ کا مرتبہ پالیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَلدُّنْیَا قَوْسٌ وَ حَوَادِثُھَا سِھَامٌ فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ حَتّٰی نَجَاتُ النَّاسِ

ترجمہ: دنیا ایک کمان (کی مثل) ہے اور اس کے حادثات تیر (کی مثل) ہیں۔ پس اللہ کی طرف دوڑو کہ اسی میں لوگوں کی نجات ہے۔

☆ اَلدُّنْیَا حَوْضٌ وَ الْاِنْسَانُ فِیْہِ حُوْتٌ وَ الْمَرْضِ شَکْبَۃٌ وَ الْاَجَلِ صَیَّادٌ

ترجمہ: دنیا ایک حوض (کی مثل) ہے اور انسان اس میں مچھلی (کی مثل) ہے۔ بیماری جال (کی مثل) ہے اور موت شکاری (کی مثل)۔

اے عزیز! غفلت کی روئی کانوں سے نکال دو اور اس فرمان کو نظر میں رکھو:

☆ کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ (3:185)

ترجمہ: ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔

آخر کار تیرے اعمال ہی تیرے کام آئیں گے کیونکہ نیک اعمال ہی رفیق اور مددگار رہوتے ہیں۔ یہی توفیق حق تعالیٰ کی بارگاہ میں تیری رفیق ہوگی۔ تجھے دنیا سے جو چیز بھی لذیذ وشریں محسوس ہوتی ہے وہ جان کنی کے وقت تلخ محسوس ہوگی سوائے اللہ کے نام یَا اَللّٰہُ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے۔ حدیثِ قدسی ہے:

☆ کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ کَعَابِرِ سَبِیْلٍ وَ عِدْ نَفْسَکَ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ

ترجمہ: دنیا میں اس طرح رہو جیسے ایک غریب یا مسافر اور خود کو اہلِ قبور میں سے سمجھو۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ جُمُوْدُ الْعَیْنِ مِنْ قَسْوَۃِ الْقَلْبِ وَ قَسْوَۃِ الْقَلْبِ مِنْ اَکْلِ الْحَرَامِ وَ اَکْلِ الْحَرَامِ مِنْ کَثْرَۃِ الذُّنُوْبِ وَ کَثْرَۃِ الذُّنُوْبِ مِنْ طُوْلِ الْاَمَلِ وَ طُوْلِ الْاَمَلِ مِنْ نِّسْیَانِ الْمَوْتِ وَ نِسْیَانِ الْمَوْتِ مِنْ حُبِّ الدُّنْیَا وَ حُبُّ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ وَ تَرْکُ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ عِبَادَۃٍ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: آنکھوں کا نہ رونا دل کی سختی کی وجہ سے ہے اور دل کی سختی حرام رزق کی وجہ سے ہے اور حرام رزق گناہوں کی کثرت کی وجہ سے ہے اور گناہوں کی کثرت طویل امیدوں کی وجہ سے ہے اور طویل امیدیں موت کو بھول جانے کی وجہ سے ہیں اور موت کو بھول جانا حبِ دنیا کی وجہ سے ہے اور حبِ دنیا ہر برائی کی بنیاد ہے اور ترکِ دنیا ہر عبادت کی بنیاد ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَلْمَوْتُ وَ الْفِرَاقُ قَرِیْبٌ وَلَیْسَ مُلَاقَاۃِ اِلَّا نَصِیْبٌ

ترجمہ: موت اور جدائی قریب ہیں لیکن (اللہ سے) ملاقات نصیب کے بغیر ہرگز ممکن ہے۔

جان لو کہ جس شخص کی زبان اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کلام بیان کرنے سے مردہ ہو جائے اور اس کا دل حبِ دنیا اور نفاق کے باعث مر جائے اور اس کی روح غلباتِ نفس کے باعث مر جائے اور اس کا سِرّ وسوسۂ خناس اور خرطوم کے موٹے پردہ کے باعث مر جائے وہ چاہے ظاہری طور پر زندہ ہو چونکہ مردار کی طلب میں ہے اس لیے کتے کے درجات کا حامل ہے۔ وہ شخص جس کی زبان نص و حدیث اور تفسیر کے علم کی بدولت زندہ ہو جائے اور اس کا قلب ذکرِ اللہ کی بدولت زندہ اور روشن ضمیر ہو اور اس کی روح زندہ اور نفس پر غالب ہو اور اس کا سِرّ مشاہدۂ پروردگار کے استغراق کی بدولت زندہ ہو وہی اصل میں زندہ ہے اس کو مرنے سے کیا سروکار!

ابیات:

آنروز یاد کن کہ شود جان ز تن جدا
فریاد ہیچ کس نرسد جز خدا خدا

ترجمہ: وہ دن یاد کرو جب جان جسم سے جدا ہو جائے گی اور تیری فریاد خدا کے سوا کسی تک نہ پہنچ پائے گی۔

زندہ دل ہرگز نہ میرد باھُوؒ
مرگ راہبر شد مرا وصلِ خدا

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: اے باھُوؒ! زندہ دل ہرگز نہیں مرتے۔ میرے لیے موت اللہ کے وصال کی طرف راہبر ہے۔

بس خطا داریم عشرت بیشمار
کز برائی وصل طلبیدہ است یار

ترجمہ: میں بہت خطا کار تھا لیکن اب خوش ہوں کہ یار نے اپنے وصال کے لیے مجھے طلب کیا۔

جوابِ مصنف:

از مرگ من پیشتر حق یافتم
شوق حق باخود رفیقی ساختم

ترجمہ: میں نے موت سے پہلے ہی حق کو پالیا اور اس کے لیے حق تعالیٰ کی ذات کے لیے شوق کو اپنا رفیق بنایا۔

ہر کہ از حق زندہ شد عارف خدا
مردہ و مردود نفس و سر ہوا

ترجمہ: جو حق سے وصال پا کر زندہ ہو گیا وہ عارفِ حق بن گیا اور جو نفس اور خواہشات کا طلبگار رہا وہ مردہ اور مردود ہو گیا۔

نور نبویؐ می برد با نورِ ذات
ذات با ذاتش رسد دائم حیات

ترجمہ: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نور مجھے ذاتِ حق تعالیٰ کے نور تک لے گیا اور میری ذات اس کی ذات میں مل گئی جس سے مجھے دائمی حیات حاصل ہو گئی۔

خلوت خانہ مرا نامش قبر
غرق در توحید نورش سربسر

ترجمہ: قبر میرے لیے خلوت خانہ کا نام ہے جس میں میں مکمل طور پر نورِ توحید میں غرق رہتا ہوں۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

کے بہ بیند سرِّ اللہ کور بین
گر دیدہ داری خوش بیا اہل از یقین

ترجمہ: آنکھوں کے اندھے اسرارِ الٰہی کو کیسے دیکھ سکتے ہیں اگر تیرے پاس دیکھنے والی آنکھ ہے تو بخوشی آ اور اہلِ یقین میں سے ہو جا۔

دنیا یک دم بود یک ساعتش
آں دمی بہتر کہ باحق طاعتش

ترجمہ: دنیا ایک گھڑی بلکہ ایک لمحے کی ہے اور وہ لمحہ بہتر ہے جو حق کی طاعت میں گزرے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَلدُّنْیَا سَاعَةٌ فَجْعَلْ فِیْهَا طَاعَةٌ

ترجمہ: دنیا ایک گھڑی کی ہے اور ہمیں اس میں طاعت کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔

بیت:

آنچہ از حق باز دارد دنیا زشت
آنچہ باحق میبرد مزرعہ بہشت

ترجمہ: جو حق کی طرف جانے سے روکے وہ مکروہ دنیا ہے اور جو حق کی طرف لے جائے وہ جنت کی کھیتی ہے۔

جان لو کہ دنیا آخرت کی کھیتی تب ہوگی اگر اس میں ہر دم اللہ کی عبادت اور ذکرِ الٰہی کیا جائے نہ کہ سونا چاندی اور دولتِ دنیا آخرت کی کھیتی ہیں جو فخرِ فرعون، متاعِ شیطان اور بت ہیں۔

☆ وَ عَنْ اَهْلِ الرِّیَاضَةِ قَالَ الدُّنْیَا مِنْ خَمْرِ الشَّیْطٰنِ مَنْ سَکَرَ مِنْهَا لَا یُفِقْ اَبَدًا اَلْقَانِعُ غَنِیٌّ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ مَّعَهٗ حَبَّةٌ وَالْحَرِیْصُ فَقِیْرٌ وَاِنْ مَلَكَ الدُّنْیَا

ترجمہ: کسی اہلِ ریاضت کا فرمان ہے کہ دنیا شیطانی شراب ہے جو اس میں مست ہوا وہ کبھی ہوش میں نہ آیا۔ قانع آدمی غنی ہوتا ہے اگرچہ اس کے پاس پھوٹی کوڑی بھی نہ ہو جبکہ حریص محتاج ہوتا

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ہے خواہ ساری دنیا اس کی ملکیت ہو۔

مصنف کہتا ہے کہ کامل فقیر وہ ہے جو سب سے پہلے تمام متاعِ دنیا کو اپنے ہاتھ میں لے آئے اور پھر اپنا دل اس قدر غنی کرے کہ سب کچھ خرچ کر دے اور پھر بھی اس کے دل میں کوئی افسوس باقی نہ رہے۔ یعنی دنیا کو اپنے پاس لے آئے پھر اس کو ترک کر دے۔ دنیا کا گلہ کرنے والا فقیر دو حکمتوں اور دو حال سے خالی نہیں ہوتا یا وہ طالبِ دنیا فقیر ہوتا ہے اور دنیا اس کے گھر نہیں آتی جس کی وجہ سے وہ دنیا میں آزردہ رہتا ہے اور اس کی زبان ملامت اور گلہ کرتی ہے یا پھر وہ طالبِ مولیٰ فقیر ہوتا ہے جو دن رات پاکی کے ساتھ اللہ کے قرب میں بندگی میں گزارتا ہے اسے دنیا کی گندگی سے بو آتی ہے اور دنیا اُسے پلید، ناپاک، مردار، گندی اور کریہہ نظر آتی ہے اس لیے وہ زبان سے دنیا کا گلہ کرتا ہے۔ بیت:

دنیا ز بہر خدمتی مردان خدا
اہل دنیا طالب شیطان ہوا

ترجمہ: دنیا مردانِ خدا کی خدمت کے لیے ہے لیکن اہلِ دنیا شیطان اور خواہشاتِ نفس کے طالب ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ لَوْ لَا الْفُقَرَآءُ لَهَلَكَ الْاَغْنِيَآءُ

ترجمہ: اگر فقرا نہ ہوتے تو اغنیا ہلاک ہو چکے ہوتے۔

اہلِ دنیا پر لازم ہے کہ فقیر سے التجا کریں البتہ فقیر کے لیے کسی اہلِ دنیا کے سامنے التجا کرنا گناہ ہے لیکن اللہ کی رضا کے لیے التجا کرنے میں حرج نہیں۔ جو فقیر دن رات اہلِ دنیا کا مصاحب بن کر ان کے ساتھ کھاتا پیتا ہو وہ اہلِ دنیا سے بھی بدتر ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ لَا تَاْكُلُوْا طَعَامَ الْغَنِيِّ الظَّالِمِ وَ طَعَامَ الْمَلُوْكِ الْمُبْدِعِ فَاِنَّ طَعَامَهٗ لَمَعْجُوْنَةٌ بِدَمِ الْمَسَاكِيْنِ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: ظالم غنی اور اہلِ بدعت حکمرانوں کا کھانا مت کھاؤ کیونکہ ان کا کھانا مساکین کے خون میں ڈوبا ہوتا ہے۔

سب سے پہلے لقمۂ حلال تلاش کرنا چاہیے بعد میں فقر، معرفتِ الٰہی اور وصال کی راہ پر قدم رکھنا چاہیے کیونکہ جب تک نفس کو فقر و فاقہ کی لذت دنیا کے ذائقہ و مزے سے بہتر نہیں لگتی تب تک معرفتِ الٰہی کی راہ اُس پر نہیں کھلتی۔ تاہم فقیر تمام ظاہری و باطنی غیبی خزانوں پر تصرف اور طاقت رکھتا ہے لیکن وہ دنیا میں سے ایک پیسہ بھی اپنے نفس کے لیے جائز نہیں سمجھتا۔ اے ناقص و خام! یہ امام الوقت عارفین کے مراتب ہیں۔ بیت:

تا نیابی ز نفس فانی تو
کے رسی بہ لامکانی تو

ترجمہ: جب تک تو نفس سے فنا نہیں حاصل کر لیتا تب تک تو لامکان میں کیسے پہنچے گا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ لَیْلَةُ الْفَاقَةِ مِعْرَاجُ الْفُقَرَآءِ

ترجمہ: فقیر کے لیے فاقہ کی رات معراج ہوتی ہے۔

بیت:

چوں معدہ بود خالی از طعام
درآں وقت معراج باشد تمام

ترجمہ: جب معدہ کھانے سے خالی ہوتا ہے تب معراج مکمل ہوتی ہے۔

مصنف قدس سرہٗ فرماتا ہے کہ مرشد کامل اور طالب کامل کا کھانا مجاہدہ اور ان کی نیند مشاہدہ ہوتی ہے جو ایک لمحہ میں تجلیاتِ ذات کے مشاہدات اور ہزاروں مقامات کو علیحدہ علیحدہ دیکھتے ہیں۔ مرشد کامل مکمل ابتدا میں طالب کامل کو تصور اسم اللہ ذات سے معرفت اور وصالِ الٰہی کے مراتب عطا کرتا ہے درمیان میں ان احوال کا نظارہ عطا کرتا ہے اور انتہا میں لازوال مراتب عطا کرتا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

شرط یہ ہے کہ درج ذیل فرمانِ حق تعالیٰ پر عمل کرے:

☆ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ (11:113)

ترجمہ: اور ظالموں سے میل جول نہ رکھو ورنہ (دوزخ کی) آگ تمہیں آ چھوئے گی۔

یہ مراتب ولایتِ قلب کے حامل فقیر کے ہیں جو مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کے مرتبہ پر ہو۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَلْمَوْتُ غَنِيْمَةٌ وَالْمَعْصِيَةُ مُصِيْبَةٌ وَالْفَقْرُ رَاحَةٌ وَالْغَنَآءُ عُقُوْبَةٌ

ترجمہ: موت غنیمت ہے، گناہ مصیبت ہے، فقر راحت ہے اور غنایت سزا ہے۔

بیت:

باھُوؒ! ما را ز مرگ پیغام خوش تر است
شادی ازاں پیغام کہ وصلش تمام شد

ترجمہ: اے باھُوؒ! موت ہمارے لیے خوشی کی خبر ہے کہ یہ کامل وصال کا پیغام دیتی ہے۔

جان لو کہ دل ایک نور کے گھر کی مثل ہے جو ہمیشہ اللہ کی نظر میں منظور اور حضوری میں رہتا ہے۔ دل کے اس نوری گھر میں معرفت کے سات خزانے ہیں اوّل خزانہ ایمان، دوم خزانہ علم، سوم خزانہ تصدیق، چہارم خزانہ توفیق، پنجم خزانہ محبت، ششم خزانہ فقر، ہفتم خزانہ معرفتِ توحیدِ الٰہی۔ اور اس گھر کے گرد اِن سات خزانوں کی حفاظت کے لیے سات قلعے ہوتے ہیں اور ہر قلعے میں نورِ الٰہی کے ستر ہزار لشکر ہیں جو ہر امر پر غالب ہوتے ہیں۔ یہ سات قلعے سات روز میں دل کے گرد تیار ہوتے ہیں جس سے زندگی اور موت میں شیطانی خطرات، نفسانی خواہشات، وسوسہ و وہمات اور حادثاتِ دنیا کے لشکروں سے دنیا و آخرت میں اللہ کی امان مل جاتی ہے۔ یہ اہلِ مشاہدۂ حضور، فقر فنا فی اللہ اور عارف باللہ کے مراتب ہیں۔ نیز یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ سات قلعے سات طرح کے تصور سے ایک ہفتہ کی محنت سے تیار ہوتے ہیں اوّل قلعہ تصور اسم اللہ ذات سے تیار ہوتا ہے، دوم قلعہ تصورِ اسمِ لِلّٰہ سے، سوم قلعہ تصور اسم لَہٗ سے، چہارم قلعہ تصور اسم ھُو سے، پنجم قلعہ تصور اسم

www.sultan-ul-faqr-publications.com

محمدؐ سے، ششم قلعہ تصور اسمِ فقر سے اور ہفتم قلعہ تصور کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سے تیار ہوتا ہے۔ ذاکرِ قلبی وہ ہے جو ان سات قلعوں کے اندر موجود ولایتِ قلب تک پہنچ جائے اور وہاں موجود سات خزانوں کو بغیر کسی تکلیف و ریاضت کے اپنے تصرف میں لے آئے۔ ایسے شخص کو صاحبِ ولایتِ قلب کہتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرِّجَآءِ

ترجمہ: ایمان خوف اور رجا کے درمیان ہے۔

پس مقام تین ہیں اوّل مقامِ خوف جو کہ مقامِ نفس ہے۔ جو اس مقام پر پہنچ جاتا ہے وہ گناہوں سے استغفار کرتا ہے اور رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا پکارتا ہے۔ جب وہ مقامِ رجا پر آتا ہے تو طاعت و بندگی کی طرف متوجہ ہوتا ہے جس سے روح حلاوت پاتی ہے کیونکہ رجا روزِ ازل سے مقامِ روح ہے۔ مقامِ نفس اور روح کے درمیان مقامِ قلب ہے۔ جو شخص مقامِ قلب کی طرف متوجہ ہو کر اس میں غرق ہو جائے تو اس کا وجود قلب میں ڈھل جاتا ہے اور ہفت اندام نور کے سات لباس اوڑھ لیتے ہیں اور خوف و رجا دونوں اس کے مدنظر رہتے ہیں اور وہ اولیا اللہ کے مراتب پر پہنچ جاتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ o (10:62)

ترجمہ: خبردار! بیشک اولیا اللہ کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اولیا اللہ انہیں کہتے ہیں جو سر سے قدم تک اللہ کی رحمت میں لپٹے ہوئے ہوں۔ ایمان، صدق و تصدیق، یقین اور ذکرِ اللہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ان چاروں کا مجموعہ ایمان اور رحمت کی بنیاد ہے جو صرف اہلِ ایمان کو نصیب ہے جن کی عاقبت اور خاتمہ بالخیر ہوتا ہے۔ بیت

ہر کہ با ایمان رود صد گنج برد
ہر کہ بے ایمان رود مفلس بمرد

ترجمہ: جو (اس دنیا سے) باایمان گیا وہ اپنے ساتھ سینکڑوں خزانے لے کر گیا اور جو بے ایمان گیا وہ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

مفلسی کی موت مرا۔

جان لو کہ سلک سلوک کیا ہے؟ مجاہدہ اور مشاہدہ کسے کہتے ہیں اور ریاضتِ راز کسے کہتے ہیں۔ قرب، وصال، محبت، طلب، جمعیت، معرفت اور فنا فی اللہ بقا باللہ (کے مراتب) کیا چیز ہیں؟ یہ سب راہِ فقر کا فیض ہیں اور اسی راہ سے نعمت، عظمت، عزت، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیدار کا شرف، ہر طرح کا علم اور اٹھارہ ہزار عالم ایک ہی بار میں کھل جاتے ہیں اور طالب تمام مطالب پا لیتا ہے۔ پھر وہ جس وقت چاہتا ہے نورِ وحدانیت میں غرق ہو جاتا ہے اور جس وقت چاہتا ہے دیدار اور مجلسِ محمدیؐ کی حضوری سے مشرف ہو جاتا ہے اور اپنی جان قربان کر دیتا ہے۔ یہ راہ نورِ حضور اولیا اللہ یا انبیا یا شہدا کی قبور سے حاصل ہونے والے فیض سے کھلتی ہے۔ طالب جب بھی ہر ایک ارواح سے ملاقات کرتا ہے اسے ظاہر و باطن میں جمعیت حاصل ہوتی ہے۔ تمام مندرجہ بالا مراتبِ معرفت، وحدانیت، غرقِ نور، مجلسِ محمدیؐ کی حضوری اور اہلِ قبور کی ارواح سے ملاقات وغیرہ مرشد کامل تصور اسمِ اللہ ذات، تصور اسمِ محمدؐ اور تصور کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ، تصور ننانوے اسمائے باری تعالیٰ، اسمِ اعظم کی برکت اور ہر ایک آیت کے تصور، تجلیات اور مشاہدات سے ایک ہی لمحے میں عطا کر دیتا ہے۔

معلوم ہوا کہ کسی کا مرتبہ بھی تمام پیغمبروں کے مرتبہ سے بلند نہیں لیکن وہ سب بھی فقر کے خواہشمند اور محتاج تھے اور اللہ سے فقر ہی طلب کرتے رہے بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جو تمام موجودات کا خلاصہ ہیں' وہ بھی فقر طلب کرتے رہے۔ وہ مرشد ناقص و ناتمام ہے جو مرتبہ فقر پر نہ پہنچا ہو اگرچہ ریاضت کرتا ہو لیکن فقر اور اس کے اسرار سے بے خبر ہوتا ہے۔ اگرچہ ہمیشہ حالتِ کشف میں ہوتا ہے لیکن فقر کے انکشافات سے بے خبر ہوتا ہے۔ اگرچہ مجاہدہ کرتا ہے لیکن مشاہدۂ فقر سے بے خبر ہوتا ہے۔ اگرچہ وہ دعوت پڑھتا ہے لیکن فقر کی زندگی سے بے خبر ہوتا ہے۔ اگرچہ وہ صاحبِ کرامت ہوتا ہے لیکن فقر کے کرم سے بے خبر رہتا ہے۔ مصنف فرماتا ہے کہ مرتبہ فقر حاصل کرنا بہت ہی مشکل اور محال ہے کیونکہ مراتبِ فقر قرب اور وصال سے بہت آگے ہیں۔ یہ غرق فنا فی

اللہ ہو کر نور میں ڈھل کر نور ہو جانے کا مرتبہ ہے۔ فقر ہمیشہ اللہ کی نظر میں منظور اور مجلسِ محمدیؐ کی دائمی حضوری میں ہوتا ہے۔ مراتبِ فقر پر صرف وہی پہنچتا ہے جسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خود اپنی مجلس کی حضوری میں تعلیم و تلقین فرماتے ہیں اور دستِ بیعت فرما کر ارشاد اور ہدایت سے نوازتے ہیں۔ مرتبہ فقر پر پہنچنا آسان کام نہیں ہے۔ فقر میں معرفت اور اسرارِ پروردگار کے عظیم مشاہدات ہیں۔ مجھے ان احمق لوگوں پر حیرت ہوتی ہے جو مقامِ فضیحت (ذلت و رسوائی) پر ہوتے ہیں لیکن دعویٰ کرتے ہیں فقر کے فیض اور نصیحت کا۔ جان لو کہ فقر کے تین حروف ہیں ف، ق، ر۔ حرف 'ف' سے فنائے نفس، حرف 'ق' سے قوتِ روح اور حرف 'ر' سے رحیم دل حاصل ہوتا ہے۔ یا پھر حرف 'ف' سے فخر، حرف 'ق' سے قرب اور حرف 'ر' سے رحمت حاصل ہوتی ہے۔ جو فقر کے اس عظیم راستے پر چلے لیکن پھر فقر سے منہ موڑ کر ملعون دنیا کے قرب کی طرف رجوع کر لے اس کے لیے حرف 'ف' سے فضیحت، حرف 'ق' سے قہرِ خدا اور حرف 'ر' سے ردّ ہوتا ہے۔ جان لو کہ فقر پر ثابت قدم وہی رہتا ہے جس کی نظر میں (اللہ کے) غیبی خزانے دنیاوی بادشاہ کے خزانوں سے کہیں زیادہ قیمتی ہوں۔ وہ باطن میں صاحبِ معرفت و وِصال ہوتا ہے لیکن ظاہر میں دنیا کے مال و دولت کی خاطر اہلِ دنیا سے عرض اور سوال کرتا ہے۔ یہ اس فقیر کے مراتب ہیں جو بظاہر مفلس جبکہ باطن میں غنی اور مجلسِ محمدیؐ کی دائمی حضوری میں رہتا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ابیات:

باھُوؒ می شناسد فقر را بایک نظر
چوں بانظر زرگر شناسد سیم و زر

ترجمہ: باھُوؒ فقر کو ایک ہی نظر میں یوں پہچان لیتا ہے جیسے سنار سونا و چاندی کو دیکھنے سے جانچ لیتا ہے۔

ایں گدایان کے رسند در فقر راہ
ہم نشستن اہل دنیا سر ہوا

ترجمہ: یہ گدا فقر کی راہ پر کیسے چل سکتے ہیں جو خواہشاتِ نفس کا شکار دنیاداروں کے ساتھ رہتے ہیں۔

البتہ یہ یقین ہے کہ فقیر سچائی کی راہ پر ہوتا ہے اگرچہ راہِ فقیر مخلوق کی نظر میں گناہ ہوتی ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ سورۃ الکہف میں بیان ہوا ہے جب (خضرؑ نے) کشتی میں سوراخ کر دیا اور ٹوٹی ہوئی دیوار کو دوبارہ تعمیر کر دیا اور بچے کو قتل کر دیا۔ بعض لوگ عوام کی نظر میں اہلِ اللہ اور واصل باللہ ہوتے ہیں جبکہ باطن میں وہ صاحبِ ہوس اور خدا سے جدا ہوتے ہیں۔ بیت:

از سیہ کاران امید توبہ جرم دیگر است
جامہ خود را ہماں بہتر نہ شوید گلخنی

ترجمہ: سیاہ کاروں سے توبہ کی امید رکھنا ایک اور جرم ہے کیونکہ دھوبی اپنا لباس کبھی بھی بہتر طور پر نہیں دھوتا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَلْاَحْمَقُ مَنِ اتَّبَعَ الْهَوٰى وَ تَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ الْمَغْفِرَةِ

ترجمہ: وہ شخص احمق ہے جو خواہشاتِ نفس کی پیروی کرتا ہے اور اللہ سے مغفرت کی توقع رکھتا ہے۔

یہ یقین ہے کہ فرض، واجب، سنت اور مستحب کے علاوہ دیگر کثیر علوم حاصل کرنا آدمی پر فرضِ عین نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا، گناہوں سے آزادی حاصل کرنا اور حرص، حسد، تکبر اور طمع سے نجات حاصل کرنا فرضِ عین ہے۔ مجھے ان لوگوں پر حیرت ہوتی ہے کہ بعض لوگ بظاہر عالم فاضل ہوتے ہیں اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے ہیں لیکن باطن میں فتنۂ نفس و فضیحت میں مبتلا ہوتے ہیں اور اللہ کی معرفت اور اسرار سے بے خبر ہوتے ہیں۔ یہ سب فتنۂ نفس میں مبتلا اور دنیا کے طالب ہوتے ہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ (2:44)

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود کو بھول جاتے ہو۔

☆ وَدَخَلَ جَنَّتَہٗ وَھُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِہٖ (18:35)

ترجمہ: اور وہ اپنے باغ میں داخل ہوا اور (تکبر کرتے ہوئے) اس نے اپنے نفس پر ظلم کیا۔

☆ وَنَہَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰی ○ فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ھِیَ الْمَاْوٰی ○ (79:40-41)

ترجمہ: اور جس نے اپنے نفس کو خواہشات سے روکا پس بیشک اس کا ٹھکانہ جنتِ ماویٰ ہے۔

نفسِ امارہ دنیا سے اس طرح یگانہ ہے جس طرح سانس جان سے اور شیطان ان دونوں کے درمیان اس طرح ہے جیسے دل وجود میں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَلدُّنْیَا مَنَامٌ وَعَیْشُھَا فِیْہِ اِحْتِلَامٌ

ترجمہ: دنیا نیند (کی مثل) ہے اور اس میں عیش احتلام (کی مثل) ہے۔

☆ اَلدُّنْیَا یَاکُلُ الْاِیْمَانَ کَمَا تَاکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ

ترجمہ: دنیا ایمان کو اس طرح کھا جاتی ہے جیسے آگ لکڑی کو۔

☆ اَلدُّنْیَا ظِلٌّ زَائِلٌ

ترجمہ: دنیا زائل ہونے والا سایہ ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ ۚ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ○ (36:60)

ترجمہ: اے بنی آدم! شیطان کی پیروی مت کرو۔ بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

دانا اور آگاہ ہو جاؤ کہ تصور اسم اللہ ذات کے ذریعے دل سے تمام گناہوں اور حبِ دنیا کی سیاہی کو نکالا جا سکتا ہے۔ بیت:

بر زبان لَاحَوْلَ بر دل لَآ اِلٰہَ
دل شود پُر نور ذکر از الٰہ

ترجمہ: زبان پر لاحول اور دل میں لَآ اِلٰہَ کا ذکر ہو تو دل اس ذکرِ معبود سے پُر نور ہو جاتا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

تصورِ اسمِ اللہ ذات سے راہِ حضوری کھلتی ہے اور عاقبت پُر حضور ہو جاتی ہے اور نورِ توحید میں غرق فنا فی اللہ کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے جس سے باطن معمور ہو جاتا ہے اور اس کا خاتمہ بالخیر ہوتا ہے اور طالب ناشائستہ اعمال اور غیر سے خلاصی پا لیتا ہے۔ ابیات:

ذات حاصل میشود از ذکر ذات

از صفاتی میبرآید شد نجات

ترجمہ: ذکرِ ذات یعنی اسمِ اللہ ذات سے ہی اللہ کی ذات حاصل ہوتی ہے اور طالب صفاتی مراتب و مقامات سے نکل کر نجات حاصل کر لیتا ہے۔

وصف اول را بخوان از گناہ

تا ترا حاصل شود وحدت الہ

ترجمہ: اس لیے ان صفاتی مراتب و مقامات کو گناہ خیال کرتا کہ تجھے وحدتِ حق تعالیٰ حاصل ہو جائے۔

یا پھر ہر مقصود و مطلوب انبیا و اولیا اللہ کی ارواح سے طلب کرے۔ جو اہلِ قبور کی ارواح سے ملاقات کرتا ہے تو وہ اسے کون و مکان سے باہر لامکان میں لے جاتے ہیں۔ جو طالب مرشد کی نگاہ کے باعث دیوانہ، مجنوں اور مجذوب ہو جائے یا مرشد کی نگاہ کے باعث سرود، حسن پرستی اور بدعت کو پسند کرنے لگے یا مرشد کی نگاہ کے باعث ظاہری علم بھول جائے یا مرشد کی توجہ کے باعث ظاہری عبادات سے دل بیزار ہو جائے یا مرشد جو باطن میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے محروم اور ورد و وظائف اور دعوت سے باز رکھے یا پھر مرشد کی توجہ کے باوجود تلاوتِ قرآن سے لذت نہ ملے اور وہ علمِ فقہ کی طرف مائل نہ ہو تو ایسا مرشد ابتدا سے ہی قہر و جلال کا شکار، پریشان اور بے جمعیت ہوتا ہے۔ جو بھی ایسے طریقے کا حامل ہو وہ خام ہو گا۔ ایسے مرشد سے ہم کلام اور اس کا ہم نشین نہ ہو۔ مرشد کامل اور اس کے کامل طالب ہمیشہ شوقِ الٰہی میں مسرور رہتے ہیں وہ بزرگ ہی نہیں جو ظاہر و باطن میں بے قوت اور بے شریعت ہیں اور اپنے آباؤ اجداد کی کرامات پر مغرور

www.sultan-ul-faqr-publications.com

رہتے ہیں۔ البتہ یہ یقین ہے کہ جو مرشد نہ سلک سلوک جانتا ہے نہ حضوری و دعوتِ قبور؛ وہ نفس پرست اور قہر کا شکار ہے۔ مرشد کامل مکمل جس طالب کو نوازنا چاہتا ہے ایک ہی بار میں بغیر ریاضت و تکلیف کے اس کا مرتبہ اپنے مرتبہ کے برابر بنا دیتا ہے کیونکہ کامل کی ایک ہی نظر کافی ہے۔ کامل کی توجہ حضرت خضر علیہ السلام کی توجہ سے بہتر ہوتی ہے کہ اس کی نظر سے خاک سونا اور چاندی بن جاتی ہے۔ جو فقیر مراتبِ حق الیقین پر ہو وہ منصف، حق شناس اور دونوں جہان کا امین ہوتا ہے کیونکہ فقیر اللہ کا امین، ولی اللہ اور اہلِ اللہ ہوتا ہے۔ عارف باللہ اس قدر قوت کا حامل ہوتا ہے کہ زمین کو کمان کی مثل اور مشرق اور مغرب کے کناروں کو توس کی مثل بنا دے اور زمین کی قوس کو کمان بنا کر اس طرح کھینچے کہ اس میں قضا کا تیر اللہ کی قدرت سے تمام عالم کو نشانہ بنا کر مارے جس سے تمام عالم زخمی ہو جائے یا تمام عالم قحط کے تیر یا مرگِ مفاجات کے تیر سے مر جائے۔ فقیر اس لیے تمام عالم پر غالب ہوتا ہے کہ اس کے قبضہ میں مندرجہ ذیل کلیدیں ہوتی ہیں کلیدِ صحت، کلیدِ زحمت، کلیدِ کشائشِ رزق، کلیدِ تنگئ رزق، ہفت اقلیم اور ملک سلیمانیؑ کی بادشاہی اور خشکی و تری اور ربع مسکون اور جو کچھ زمین پر ہے سب کو اپنے تصرف میں لے آنے والی مہمات کی کلید، انبیا، اولیا اللہ، غوث قطب صاحبِ درجات، مومن و مسلمان کی ارواح، فرشتے، مؤکلات، کل مخلوق جن، دیو، جانور، پرندے سب کو اپنے تصرف میں لانے کی کلید، کلیدِ مقامِ ازل، کلیدِ مقامِ ابد، کلیدِ مقامِ عقبیٰ، کلیدِ مقامِ معرفتِ مولیٰ فنا فی اللہ اور کلیدِ لامکان۔ ان سب بارہ کلیدوں کے مجموعہ کے علاوہ اس کے پاس بارہ علوم، بارہ حکمتیں اور بارہ خاص علوم جن کے بارے میں کہا جاتا ہے اَلْعِلْمُ نَتِیْجَۃُ مِنَ الْحِلْمِ ترجمہ: علم وہ ہے جو حلم کے نتیجے میں حاصل ہوتا ہے، بارہ ذکر و فکر، بارہ قبض و بسط، بارہ سکر و سہو، بارہ (قسم کی) دعوت جو کہ پلک جھپکنے میں مطلوب تک پہنچا دیتی ہیں، بارہ حضورِ حق کے مشاہدات، بارہ سلک سلوک جو پلک جھپکنے میں انبیا اور اولیا اللہ کی مجلس تک پہنچا سکتے ہیں، بارہ مکاشفات، بارہ محاسبات، بارہ توجہ، بارہ دلیل، بارہ وھم و خیال، بارہ معرفتِ وصال، بارہ الہام، بارہ تجلیات، بارہ استغراق، بارہ فنا فی اللہ کی چابیاں اس کے پاس ہوتی ہیں جنہیں وہ تصور اسمِ اللہ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ذات اور کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے حاضرات سے حاصل کرتا ہے اور اللہ کے حکم اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت سے اپنے پاس رکھتا ہے۔ دعوتِ ختمِ قرآن اور اسمِ اعظم پڑھنے سے وہ ہر مقام کے قفل کو ہر کلید سے کھولتا ہے۔ فقیر اللہ کے خزانوں کی کلید کا حامل عارف باللہ صاحبِ قربِ توحید ہوتا ہے ورنہ بے قوت و بے کلید فقیر نہیں ہو سکتا جو مقلد اور اہلِ تقلید ہو۔ فقیر ہونا کوئی آسان کام نہیں۔ فقر میں مشاہدہ معرفت اور پروردگار کے عظیم اسرار ہیں۔

ابیات:

اندرون تو میر آید ہر آواز
با آواز دل میرساند اہل راز

ترجمہ: تیرے اندر سے ہر آواز آتی ہے اور اس دل کی آواز تک اہلِ راز ہی پہنچ سکتے ہیں۔

مرشد ناقص چہ داند آواز راز
ہر کہ آوازش رسد شد بی نیاز

ترجمہ: مرشد ناقص اس آواز کے راز کو کیا جانیں؟ جو اس آواز تک پہنچ جاتا ہے وہ ہر شے سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔

باھُوؒ آواز یک سرّ یست در سرّ او مقام
ہر کہ اینجا میرسد ختم او تمام

ترجمہ: باھُوؒ آواز ایک راز ہے اور اس کا مقام سِرّ ہے اور جو اس مقام (سِرّ) تک پہنچ جائے وہ مکمل ہو جاتا ہے۔

جان لو کہ مقامِ آواز سر کے اندر ایک ہڈی میں ہے جو عرش تا تحت الثریٰ سے بھی زیادہ وسیع ہے۔ ارواح کو اس مقام سے قبض کیا جاتا ہے اور وہ جگہ اسرار الارواح ہے۔ جو مرشد اس عظیم ملک الارواح تک طالبِ مولیٰ کو پہنچائے وہی مرشد لائقِ ارشاد ہے اور اس کا طالب موت سے آزاد ہوتا ہے اگرچہ مخلوق کی نظر میں وہ مر چکا ہو لیکن جان پرانا لباس اتار کر نیا لباس پہنتی رہتی ہے۔ یہ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

درست ہے کہ نفس پرست اور صاحبِ انا و ہوس پرست بہت زیادہ ہیں لیکن خدا پرست فقیر بہت کم ہیں۔ اہلِ اللہ فقرا کے پاس ایسی قوت ہوتی ہے کہ وہ منافق، کافر اور مشرک لوگوں کی ملامت، غیبت، ظلم وستم، غصہ، قہر وغضب اور تکلیف برداشت کرتے ہیں اور مخلوق کو رنج نہیں پہنچاتے کیونکہ یہ سنتِ انبیا ہے جبکہ مخلوق کو تکلیف پہنچانا سراسر نفسانی خواہشات کی وجہ سے ہے۔ کامل فقیر کا حوصلہ وسیع ہوتا ہے کیونکہ وہ ہمیشہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر رہتا ہے۔ فقیر کامل اگر طالب سے ریاضت کروانا چاہے تو سالہا سال تک کرواسکتا ہے اور طالب کو راز عطا کرنا چاہے تو لمحہ بھر میں معرفتِ الٰہی اور وصال تک پہنچا دے۔ فقیر کو ان دونوں مراتب پر تصرف حاصل ہے۔ سکر کے احوال محض خام خیالی ہیں اس سے مراد غرق فنا فی اللہ اور مشاہدۂ جمال نہیں۔

بیت:

اسم اعظم انتہا با ھُو بود
ورد باھُوؒ روز و شب یاھُو بود

ترجمہ: اسمِ اعظم انتہا یعنی ھُو تک لے جاتا ہے اسی لیے دن رات باھُوؒ یاھُو کا ورد کرتا ہے۔

اسمِ اعظم انبیا، اولیا اللہ اور مومن و مسلمان کو نصیب ہوتا ہے جب وہ اس کو تصدیق کے ساتھ پڑھتے اور اپنے عمل میں لاتے ہیں تو وہ ان پر تاثیر کرتا اور انہیں نفع دیتا ہے اور ان کے وجود میں جاری ہو کر انہیں لایحتاج بنا دیتا ہے جس سے ان کا دل باصفا ہو جاتا ہے۔ اسمِ اعظم اہلِ حرص وتکبر و خواہشاتِ نفسانی کے باعث مردہ ہونے والے دلوں پر اثر نہیں کرتا۔ اسمِ اعظم کا عمل کرنے والے جانتے ہیں کہ دنیا ایک ساعت کی ہے اور عقلمند عارف وہ ہوتا ہے جو اس ایک ساعت میں اپنی عمر اطاعت میں صَرف کرے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَلدُّنْیَا سَاعَۃٌ فَجْعَلْ فِیْہَا طَاعَۃٌ

ترجمہ: دنیا ایک گھڑی کی ہے اور ہمیں اس میں طاعت کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔

عوام کی طاعت دعا و پیغام ہے جو فرشتے حق تعالیٰ کے حضور لے جاتے ہیں جبکہ خواص کی طاعت

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ذکرِ الٰہی سے غرق فنا فی اللہ ہونا ہے اور وہ اہلِ حضور اس طرح فنا فی التوحید ہوتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حرمت کی بدولت درمیان میں نہ کسی مقرب فرشتے کی گنجائش ہوتی ہے نہ پیغام کی ضرورت۔

فرشتہ گرچہ دارد قرب درگاہ
نہ گنجد در مقام لِیْ مَعَ اللّٰہِ

ترجمہ: فرشتے کو اگرچہ بارگاہِ حق کا قرب حاصل ہوتا ہے لیکن وہ مقام لِیْ مَعَ اللّٰہ تک نہیں پہنچ سکتے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ (18:24)

ترجمہ: اور اپنے ربّ کا ذکر (اس قدر محویت سے) کریں کہ خود کو بھی فراموش کر دیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ

ترجمہ: میرا اللہ کے ساتھ ایک وقت ایسا بھی ہے جس تک کسی مقرب فرشتے اور کسی نبی و رسول کی رسائی نہیں۔

بیت:

خلق را طاعت بود از کسب تن
عارفان را طاعتی از ترک تن

ترجمہ: مخلوق کے لیے طاعت وجود کے اعمال ہیں جبکہ عارفین کے لیے طاعت اپنے وجود (کی خواہشات) کو ترک کرنا ہے۔

پوشیدہ و بے ریا طاعت کو توفیقِ الٰہی حاصل ہوتی ہے جو فنا فی التوحید کر کے اللہ کی ذات میں استغراق عطا کرتی ہے۔ طاعت وہ نہیں جو مخلوق کے دکھاوے کے لیے ہو۔ وہ سراسر انانیت اور

www.sultan-ul-faqr-publications.com

خواہشاتِ نفس پر مبنی ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ اَنَا خَیۡرٌ مِّنۡہُ (7:12)

ترجمہ: (ابلیس نے انانیت کی بنا پر اللہ سے کہا) میں اس (آدمؑ) سے بہتر ہوں۔

بیت:

ہر کہ آمد در انا در نار شد

خاکی آدم لائقِ دیدار شد

ترجمہ: جو انانیت میں مبتلا ہوا وہ جہنم کا مستحق ٹھہرا جبکہ خاکی انسان (عاجزی کی بدولت) دیدار کے لائق قرار پایا۔

اے عزیز! باخبر رہو کہ سب کبیرہ گناہوں سے بڑا گناہ تکبر ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ مَنۡ کَانَ فِیۡ قَلۡبِہٖ ذَرَّۃٌ مِنَ الۡکِبۡرِ لَا یَدۡخُلُ الۡجَنَّۃَ

ترجمہ: جس کے قلب میں ذرہ برابر بھی تکبر ہو وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

ابیات:

از خود گزر کن طالبا رو غرق نور

احتیاجی نیست وصلش باحضور

ترجمہ: اے طالب! خود سے بھی نجات حاصل کر لے اور نور میں غرق ہو جا اور ایسی حضوری حاصل کر لے کہ تجھے اسکے وصل کی بھی حاجت نہ رہے۔

در حضوری وصل شرک و باہوا

زیں ہوائے شرک طالب باز آ

ترجمہ: حضوری میں وصل کی طلب خواہش کی وجہ سے ہے جو کہ شرک ہے۔ لہٰذا اے طالب! اس شرک اور خواہش سے بھی باز آ۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

غرق فی اللہ بامطالب رازِ حق
زیرِ پائش عرش و کرسی ہر طبق

ترجمہ: جو غرق فی اللہ ہو کر اپنا مقصود یعنی رازِ حق پالے تو عرش و کرسی اور دیگر ہر طبق اس کے قدموں تلے ہوتا ہے۔

مرشد کامل بود راہبر خدا
طالبان را باز دارد از ہوا

ترجمہ: مرشد کامل اللہ کی طرف راہنمائی کرنے والا ہوتا ہے اس لیے وہ اپنے طالبوں کو خواہشاتِ نفسانی سے باز رکھتا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ہر کہ طالب بامطالب خویشتن
ایں چنیں طالب بود بس لافزن

ترجمہ: جو طالب بس اپنی خواہشات کی تکمیل چاہتا ہو ایسا طالب بس لافزن ہے۔

ہر کہ طالب حق بود من حاضرم
در مجالس مصطفیؐ حاضر برم

ترجمہ: جو حق کا طالب ہے میں اس کے لیے حاضر ہوں اور اسے مجلسِ محمدیؐ کی حضوری میں لے جاؤں گا۔

باھوؒ خود مرشدم خود طالبم جانفشان
طالب حق را نہ یابم در جہان

ترجمہ: باھوؒ خود ہی مرشد اور خود ہی جانفشاں طالب ہے کیونکہ اسے اس جہان میں کوئی طالبِ حق نہیں ملا۔

جس طرح لوگ رات دن کامل مرشد کی تلاش میں ہوتے ہیں اس طرح میں کامل طالب کی تلاش میں ہوں۔ جان لو کہ دونوں جہان پر غالب آنا آسان کام ہے اور ہر ایک طالب کو مرتبہ عام جس

سے دنیا کی عزو جاہ حاصل ہو جائے' اُس کمینہ مرتبہ تک پہنچانا بھی آسان کام ہے اور جاہل کو لوحِ محفوظ کا مطالعہ اور علم بخشا بھی آسان کام ہے لیکن نفس کو علم اور رات دن کے محاسبہ سے قید میں لے آنا بہت مشکل اور دشوار کام ہے۔ جو یہ چاہے کہ وہ حق تعالیٰ کو پہچانے اور اس کی معرفت اور قرب حاصل کر کے شہ رگ سے بھی نزدیک ذات کو پالے اور صاحبِ بصیرت ہو کر الہام کے ذریعے پیغام پائے اور بے حجاب ہو کر اللہ کے اسرار حاصل کرے اور علمِ وارداتِ غیبی اور فتوحاتِ لاریبی اور علمِ لدنّی سے جواب باصواب پائے اور حق تعالیٰ سے ہم کلام ہو تو اسے چاہیے کہ سب سے پہلے مرشد کامل تلاش کرے اور اپنے وجود میں نفس کو ڈھونڈ کر پہچانے اور اس سے ہم کلام ہو اور نفس کی ہر حقیقت کی نفس کے ذریعے ہی تحقیق کرے۔ پھر جو کام بھی کرے نفس کے مخالف کرے۔ تو جانتا نہیں کہ جب قدرتِ ازلی سے نفسِ امارہ پیدا ہوا تو اس نے اپنے سر پر سات رنگوں یعنی طمع، حرص، شرک، کفر، نفاق، تکبر اور خواہشاتِ نفسانی کا تاج سجایا اور جسم پر حسد و ریا کاری اور زینتِ دنیا کا لباس پہنا، شیطان کو بغل میں دبایا اور غرور سے بھری آنکھوں میں بے حیائی اور بے ادبی کا سرمہ لگایا اور شیطان کو اپنا وزیر بنایا اسی وجہ سے وہ معرفتِ الٰہی سے نابینا ہو گیا۔ اسی طریقے سے نفسِ امارہ کو بارگاہِ الٰہی میں لایا گیا تو وہ اللہ کی نظرِ رحمت سے مستفید نہ ہو سکا۔ جو کوئی رحمتِ الٰہی کی بدولت اللہ کی معرفت اور وصال پالے وہ نفسِ امارہ سے الگ ہو جاتا ہے یہ ان عارفین کے مراتب ہیں جن کا حال یہ ہے کہ:

☆ دَعْ نَفْسَكَ وَ تَعَالْ

ترجمہ: اپنے نفس کو چھوڑ دو اور (اللہ کی طرف) آ جاؤ۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ بِالْفَنَآءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ بِالْبَقَآءِ

ترجمہ: جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا پس تحقیق اس نے اپنے ربّ کو پہچان لیا۔ جس نے اپنے نفس کو فنا سے پہچانا پس تحقیق اس نے اپنے ربّ کو بقا سے پہچانا۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

جو سب سے پہلے اپنے نفس کو درست نہیں کرتا اور اسے اپنے حکم اور فرمانبرداری میں نہیں لاتا تو (اس کے لیے) نفسِ امارہ او خواہشاتِ نفس سے نجات حاصل کیے بغیر اللہ کی معرفت اور وصال تک پہنچنا محال ہے۔ جو اس نفس خبیث ابلیس دیو سلیمانی کو الفتِ الٰہی کی زنجیر سے نہ جکڑ لے اور نفس کو فنا فی اللہ کے زندان میں قید نہ کرے وہ عارف باللہ کیسے ہو سکتا ہے؟ تو جانتا نہیں کہ نفسِ امارہ خونی ہے جو خونِ آدم پیتا ہے اور بالکل پشیمان نہیں ہوتا۔ جو ایک ہی بار میں نفسِ امارہ سے تعلق ختم نہیں کرتا وہ ہرگز قلبِ سلیم اور رضائے حق کو تسلیم کرنے کے مراتب حاصل نہیں کر سکتا اور نہ ہی مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مشرف ہو سکتا ہے۔ مرشد کامل روزِ اوّل طالب کو یہ سبق دیتا ہے کہ نفس اور اس کی خواہشات کو ختم کرو تاکہ انبیا و اولیا کی مجلس میں ہر ایک سے ملاقات کر سکو اور طالب کے وجود میں ہر مراتب یعنی مراتبِ نفس، مراتبِ روح، مراتبِ قلب اور مراتبِ سرّ کی الگ الگ پہچان کراتا ہے۔ جب یہ چاروں مراتب وجود کے اندر جمع ہو کر یکجا ہو جاتے ہیں تو اس سے نوری تجلی پیدا ہوتی ہے جسے توفیقِ الٰہی کی صورت کہا جاتا ہے جو ہر ایک مرتبہ کو اس کی نشانی سے پہچاننے میں مدد کرتی ہے کہ صاحبِ نفسِ امارہ ترش رو اور بدخو ہوتا ہے جس کے وجود میں ریاکاری کی بُو ہوتی ہے۔ وہ جاہل ہو یا عالم جو بات بھی کرتا ہے اس کی ہر بات تکبر سے پُر ہوتی ہے۔ صاحبِ قلب کی اس طرح شناخت کی جا سکتی ہے کہ اس کی ہر بات اخلاص، محبت اور ذکرِ اَللّٰہُ پر مبنی ہوتی ہے۔ صاحبِ روح کو اس طرح شناخت کیا جا سکتا ہے کہ اس کی ہر بات نص و حدیث پر مبنی اور اللہ اور اس کے رسولؐ کے کلام سے لبریز ہوتی ہے۔ صاحبِ سرّ کو اس طرح شناخت کیا جا سکتا ہے کہ اس کی ہر بات معرفتِ الٰہی اور تجلیاتِ ذات کے مشاہدہ اور دیدار پر مبنی ہوتی ہے اور توفیقِ الٰہی کی صورتِ نور کو اس طرح شناخت کیا جا سکتا کہ اس کے حامل کی ہر بات صورتِ توفیقِ الٰہی کے متعلق اور مشاہدۂ تجلیاتِ نورِ ذات اور قربِ حضور پر مبنی ہوتی ہے۔ ابیات:

چوں نفس و قلب و روح ہر یک نور شد
لائق مذکور حق مغفور شد

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: جب نفس، قلب اور روح تینوں نور ہو جائیں تب طالب مغفور ہو کر بارگاہِ حق کے لائق بن جاتا ہے۔

ایں مراتب ابتدا طالب خدا
می برآئی از اربع عناصر و ز ہوا

ترجمہ: طالبِ مولیٰ کے ابتدائی مراتب یہ ہیں کہ وہ اربع عناصر سے بنے وجود اور خواہشاتِ نفس سے آزادی حاصل کر لیتا ہے۔

دیدہ از دل می کشاید باحضور
اولیا اللہ غالب بر قبور

ترجمہ: جب اولیا کے دل کی آنکھ کھل جاتی ہے تو وہ حضوری میں پہنچ جاتے ہیں اور وہ اہلِ قبور پر غالب ہوتے ہیں۔

شہسوارِ شیر نر گردد سوار
ہر کہ روباہ کرد دعویٰ زیر بار

ترجمہ: وہ (اولیا) نر شیر پر سواری کرنے والے ہوتے ہیں اور جو لومڑی کی طرح اس بات کا دعویٰ کرے تو اس دعویٰ کا بار اسی پر ہوگا۔

سروریم قادریم قدردان
مدنظرش پیر باشم ہر زمان

ترجمہ: میں سروری قادری ہوں اور ان کی قدر بھی جانتا ہوں۔ میں ہر لمحہ اپنے مرشد کی نگاہ میں رہتا ہوں۔

لاتخف لاتحزن چو مارا شد مقام
با نظر ہر یک شناسم خاص و عام

ترجمہ: چونکہ میں لاتخف و لاتحزن کے مقام پر ہوں اس لیے ہر ایک خاص و عام کو ایک نگاہ میں

www.sultan-ul-faqr-publications.com

پہچان سکتا ہوں۔

باھُوؒ در شریعت باش دائم شوق گیر
ایں مراتب انتہا فی اللہ فقیر

ترجمہ: اے باھُوؒ! دائمی شوق کے ساتھ شریعت پر قائم رہو۔ یہ مراتب فنافی اللہ فقیر کے ہیں۔

فنافی اللہ فقیر وہ ہے جو نفس پر امیر اور برکتِ قرآنِ مجید کی بدولت اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ[1] کے مرتبہ پر ہوتا ہے۔ لیکن جو خواہشاتِ نفس کو مغلوب نہیں کرتا اور نہ ہی نفس پر سواری کرتا ہے تو باطن کے ان مراتب تک پہنچنا اس کے لیے محال ہے اگرچہ تمام عمر ریاضت میں گزار دے اس کو کچھ فائدہ اور نفع نہ ہوگا۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى (79:40-41)

ترجمہ: اور جس نے اپنے آپ کو خواہشاتِ نفسانی سے روکا پس اس کا ٹھکانہ جنتِ ماویٰ ہے۔

ابیات:

نفس وسوسہ واہمہ ہم خطرات بد
قوت و قوت نفس را حرص و حسد

ترجمہ: نفس وسوسہ، وہمات اور خطراتِ بد پیدا کرتا ہے نفس کی قوت اور غذا حرص و حسد ہے۔

کی شناسد نفس را اہل از صنم
کی شناسد نفس را آں مردہ دم

ترجمہ: جو صنم پرست اور مردہ دم ہوں وہ نفس کو کیسے پہچان سکتے ہیں؟

کی شناسد نفس را ایں مردِ عام
ہر کہ یابد نفس را عارف تمام

ترجمہ: نفس کو یہ عام لوگ کیسے پہچان سکتے ہیں۔ جو نفس کو پہچان لے وہ عارف کامل ہو جاتا ہے۔

---

[1] ترجمہ: بے شک اللہ ہر شے پر قادر ہے۔ (2:20)

www.sultan-ul-faqr-publications.com

کی شناسد نفس را اہل از غرور

قتل سازد نفس را اہل از حضور

ترجمہ: مغرور لوگ نفس کو کیسے پہچان سکتے ہیں؟ لیکن اہلِ حضور نفس کو قتل کر دیتے ہیں۔

نفس را تحقیق کردم از خدا

ہر حقیقت یافتم از مصطفیؐ

ترجمہ: میں نے اللہ کی مہربانی سے اپنے نفس کی تحقیق کی اور اس کی ہر حقیقت کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پایا۔

نفس ناری عاقبت چوں نور شد

قلب قالب ہر اعضا مغفور شد

ترجمہ: نفس کی آگ جب نور بن جاتی ہے تو قلب اور وجود کے تمام اعضا مغفور ہو جاتے ہیں۔

ہر کہ فارغ ذکر فکرش شد حضور

میرآید ز نفس کافر غرق نور

ترجمہ: جو ذکر و فکر سے آزاد ہو کر حضوری میں پہنچ جائے وہ کافر نفس سے خلاصی پا کر نور میں غرق ہو جاتا ہے۔

انبیا را نفس صورت انبیا

اولیا را نفس صورت اولیا

ترجمہ: انبیا کا نفس انبیا صفت اور اولیا کا نفس اولیا صفت ہوتا ہے۔

نفس کافر را بود صورت کفار

ریسمان در گلو زاں لعنت زنار

ترجمہ: کافروں کے نفس کی صورت بھی کفار جیسی ہوتی ہے جن کے گلے میں زنار کی لعنت پڑی ہوتی ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

نفس خرس و خوک سگ دیوانہ

از خدا و از نبیؐ بیگانہ

ترجمہ: نفس ریچھ، خنزیر اور کتے کی مثل دیوانہ اور اللہ اور اس کے رسولؐ سے بیگانہ ہوتا ہے۔

مردہ دل را نفس جن است یا خبیث

گرچہ خواند بر زبان نص و حدیث

ترجمہ: جن کا دل مردہ ہو ان کا نفس شیطان وخبیث ہوتا ہے۔ اگرچہ وہ زبان سے قرآن وحدیث کی آیات پڑھتے ہوں۔

نفس شیطان بد بلا اہل زشت

نفس آدم را بر آورد از بہشت

ترجمہ: نفس شیطان سے بھی بُری بلا اور بدبخت ہوتا ہے۔ اسی نفس نے آدمؑ کو جنت سے نکلوایا۔

گر تو خواہی نفس را باخود رفیق

غرق شو دریائے وحدت زاں عمیق

ترجمہ: اگر تو نفس کو اپنا ساتھی بنانا چاہتا ہے تو وحدت کے گہرے سمندر میں غرق ہو جا۔

صاحبِ نفسِ مطمئنہ مراقبہ میں غرق رہتا ہے اور آنکھیں بند کر کے خونِ جگر پیتا ہے۔ ایسا مراقبہ اور مکاشفہ صرف توحید کے سمندر میں غرق ہو کر ہی ہو سکتا ہے۔ جو ان مراتب تک نہیں پہنچتا اس کا نفس فرمانبردار اور مسلمان نہیں ہوتا اور نہ ہی مومن کے مرتبہ پر پہنچتا ہے۔ معرفتِ الٰہی میں محو ہو جانا اور نفس مردود کو فنا اور نیست و نابود کرنا مومن کا مرتبہ ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ مَنۡ عَرَفَ نَفۡسَهٗ بِالۡفَنَآءِ فَقَدۡ عَرَفَ رَبَّهٗ بِالۡبَقَآءِ

ترجمہ: جس نے اپنے نفس کو فنا سے پہچانا پس تحقیق اس نے اپنے ربّ کو بقا سے پہچانا۔

صاحبِ نفسِ امارہ کا مخلوق کے سامنے منہ پر کپڑا ڈالنا اور مراقبہ میں آنکھیں بند کر کے بے خبری اور بے ہوشی کا مظاہرہ کرنا خود فروشی ہے۔ وہ اہلِ تقلید میں سے ہے نہ کہ اہلِ توحید میں سے۔ مرشد

www.sultan-ul-faqr-publications.com

کامل کو اس طرح شناخت کیا جا سکتا ہے کہ مرشد کامل صادق طالب کو آٹھ چیزیں عطا کرتا ہے جس سے طالب ہرگز خطا نہیں کرتا اور اگر خطا کر بھی لے تو مردود نہیں ہوتا۔ وہ آٹھ چیزیں یہ ہیں اوّل صدق المقال[1] دوم اکل الحلال[2] سوم طاعت، چہارم ہمت و توفیق اور ہمت خواہشاتِ نفس سے نجات کو کہتے ہیں اور توفیق اللہ کی ناپسندیدہ اور شریعت کی منع کردہ چیزوں کو ترک کرنے کو کہتے ہیں۔ چار چیزیں باطن سے تعلق رکھتی ہیں اوّل ذکرِ زوال، دوم ذکرِ کمال، سوم ذکرِ حال اور چہارم ذکرِ احوال۔ جان لو کہ ذکرِ زوال اسے کہتے ہیں جس میں مشرق تا مغرب ہر خاص و عام مخلوق رجوع کرتی ہے اور تمام اہلِ دنیا ذاکر کے طالب مرید بن جاتے ہیں اور بادشاہِ دنیا اور اس کے تابع امرا سب اس کے حکم اور غلامی میں آجاتے ہیں لیکن فقر کی نظر میں یہ مراتب کمینے، کمتر اور ادنیٰ ہیں۔ ان کو مخلوقِ الٰہی کا ولی کہتے ہیں نہ کہ خدا کا ولی۔ دوم ذکرِ کمال ہے۔ ذکرِ کمال اسے کہتے ہیں جس میں زمین و آسمان کے تمام فرشتے، اہلِ تسبیح فرشتے، حاملِ عرشِ اکبر فرشتے، چاروں مقربِ حق فرشتے اور تمام موکلات اس کے حکم کے تحت آجاتے ہیں اور ہر کام میں اس کی مدد کرتے ہیں اور الہام کرتے ہیں اور وہ ذاکر توجہ باطنی سے دیکھتا ہے کہ فرشتوں کے بیشمار لشکر اس کے اردگرد ہیں۔ یہ مراتب بھی فقر کی نظر میں کمتر ہیں کہ وہ فرشتوں کا ولی ہے نہ کہ اللہ کا ولی۔ سوم ذکرِ حال ہے۔ ذکرِ حال اسے کہتے ہیں جس میں ذاکر ازل سے ابد تک کے تمام انبیا و اولیا اللہ مومن و مسلمانوں کی ارواح سے ملاقات اور مصافحہ کرتا ہے۔ یہ مراتب بھی ادنیٰ ہیں کہ وہ ارواح کا ولی ہے نہ کہ اللہ کا ولی۔ چہارم ذکرِ احوال ہے۔ ذکرِ احوال اسے کہتے ہیں کہ ذاکر غرق فی التوحید اور نورِ حضور کے لازوال مراتب تک پہنچ جاتا ہے اور جو ان مراتب تک پہنچ جائے اس کا وجود پاک ہو جاتا ہے اور وہ طالب معرفتِ الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لائق ہو جاتا ہے۔ مرشد کامل روزِ اوّل ہی یہ تعلیم و تلقین کرتا ہے جس سے وہ دل کے اندر پوشیدہ و نہاں اسرارِ سبحان سے واقف ہو کر لامکان میں مشاہدہ میں غرق ہو جاتا ہے۔ یہ ولی اللہ عارف باللہ اولیا اللہ فقیر کے

---

[1] حق بات کہنا [2] حلال رزق کمانا اور کھانا

www.sultan-ul-faqr-publications.com

مراتب ہیں جو اللہ کی ذات میں فنا ہو چکا ہو اور حق سے وصال پا کر بقا باللہ کے لازوال مرتبہ پر پہنچ چکا ہو۔

ہر طریقے کی انتہا کامل قادری کی ابتدا کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔ سروری قادری کامل کی ابتدا کیا ہے۔ کامل قادری اپنی نظر یا تصور اسمِ اللہ ذات یا ذکرِ کلمہ طیب کی ضرب یا باطنی توجہ سے طالبِ مولیٰ کو معرفتِ الٰہی کے نور میں غرق کر دیتا ہے اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔ یہ کامل قادری کا روزِ اوّل کا سبق ہے۔ جو یہ سبق نہیں پڑھاتا اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک نہیں پہنچاتا وہ کامل قادری نہیں۔ اس کی مستیٔ حال محض خام خیالی ہے کیونکہ قادری ہمیشہ نور، معرفتِ الٰہی اور وصال میں غرق ہوتا ہے۔ وصال بھی دو قسم کا ہوتا ہے ایک وصال وہ جو تجلیٔ الہام کے باعث ہے۔ دوم اس تجلی میں مکمل غرق کا وصال۔ جو مرشد طالبوں کو ان مراتب تک نہیں پہنچاتا اور غوث، قطب پر غالب نہیں کرتا وہ کامل قادری نہیں ہے۔ کامل قادری شہسوار کی مثل ہے۔ لومڑی، گیدڑ اور کتے شیر کے سامنے شرمندہ حال ہو جاتے ہیں۔ ان کو کیا قدرت کے شیر کے سامنے دم ماریں۔

شرح ازل و ابد اور درجہ بدرجہ کل مخلوقات

قطعہ:

جائی کہ من رسیدم امکان نہ ہیچ کس را
شہباز لامکانم آن جا کجا مگس را

ترجمہ: میں جس جگہ پہنچا ہوں وہاں کسی کے پہنچنے کا امکان نہیں۔ میں لامکان کا شہباز ہوں وہاں مکھیوں کی گنجائش نہیں۔

لوح و قلم و عرش و کرسی کونین راہ نیابد
فرشتگان نہ گنجد آنجا نہ جائے ہوس را

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: لوح و قلم، عرش و کرسی اور دونوں جہان کو بھی وہاں پہنچنے کی راہ نہیں ملتی۔ نہ فرشتے وہاں تک رسائی پا سکتے ہیں اور نہ ہی اہلِ ہوس کے لیے وہاں کوئی جگہ ہے۔

یہ کامل اور عیاں معرفتِ توحید اسرارِ ربانی کا مغز ہے۔ یہ ذکرِ وجدانی کی انتہا اور شریعت کی بنیاد ہے یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدد اور قرآن و حدیث پر عمل سے حاصل ہوتی ہے۔ مطلب یہ کہ جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ کن فیکون کے راز کو بیان کرے تو فرمایا:

☆ کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِاُعْرَفَ

ترجمہ: میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا پس میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں تو میں نے اپنی پہچان کے لیے مخلوق کو تخلیق کیا۔

اور بائیں جانب قہر و جلال سے نظر کی جس سے نارِ شیطانی پیدا ہوئی اور دائیں طرف لطف و کرم، جمعیت، رحمت، شفقت اور التفات سے نظر ڈالی تو آفتاب سے روشن تر نورِ محمدی پیدا ہوا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے کن کہا تو کل و جز مخلوقات اور موجودات کی ارواح مراتب بہ مراتب اور جماعت بہ جماعت اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر صف بہ صف باادب کھڑی ہوگئیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

☆ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ (7:172)

ترجمہ: کیا میں تمہارا ربّ نہیں ہوں؟

سب ادنیٰ و اعلیٰ ارواح نے جواب دیا:

☆ قَالُوْا بَلٰی (7:172)

ترجمہ: ان سب نے کہا ہاں کیوں نہیں (تو ہی ہمارا ربّ ہے)۔

قَالُوْا بَلٰی کہنے پر بعض ارواح اسی وقت منکر اور پشیمان ہوگئیں جو کہ کافروں، مشرکوں، منافقوں اور کاذبوں کی ارواح تھیں اور بعض ارواح قَالُوْا بَلٰی کہنے سے خوش تھیں اور آوازِ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ پر مسرور ہوگئیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''اے ارواح! جو کچھ تم چاہتی ہو مانگو تاکہ میں تمہیں

www.sultan-ul-faqr-publications.com

عطا کروں''۔ اس پر سب ارواح نے کہا ''خداوندا! ہم تجھ سے تجھی کو مانگتے ہیں''۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ارواح کے بائیں ہاتھ پر دنیا اور اس کی زینت، آرائش، زیبائش اور نظارے ارواح کے سامنے پیش کیے جس پر شیطان نفسِ امارہ کی مدد سے دنیا میں داخل ہو گیا اور جیسے ہی دنیا میں آیا تو اس نے بلند آواز سے چوبیس (24) بانگیں دیں جس پر نو (9) حصہ ارواح شیطان کی ان بلند اور خوش آواز بانگوں کو سن کر شیطان کی راہ پر چل دیں۔ وہ چوبیس شیطانی بانگیں یہ ہیں:

1۔ سرود کی بانگ

2۔ حسن پرستی کی بانگ

3۔ انا، خواہشاتِ نفس اور مستی کی بانگ

4۔ شراب نوشی کی بانگ

5۔ بدعت کی بانگ

6۔ ترکِ نماز کی بانگ

7۔ سرود اور گانے کے اسباب جیسا کہ طنبورہ، باجا، ڈفلی، دف اور ڈھول اور ان جیسے دیگر ناشائستہ آلات کی بانگ

8۔ ترکِ جماعت کی بانگ

9۔ کینہ کی بانگ

10۔ غفلت کی بانگ

11۔ خود پسندی کی بانگ

12۔ ریا کی بانگ

13۔ حرص کی بانگ

14۔ حسد کی بانگ

15۔ تکبر کی بانگ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

16۔ نفاق کی بانگ

17۔ غیبت کی بانگ

18۔ شرک کی بانگ

19۔ کفر کی بانگ

20۔ جہالت کی بانگ

21۔ جھوٹ کی بانگ

22۔ بدگمانی کی بانگ

23۔ بدنظری کی بانگ

24۔ طمع کی بانگ

جو ان صفات کو اختیار کرتا ہے اس کی روح اس گروہ سے ہے جس نے شیطانی بانگوں کو سنا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ

ترجمہ: وہ ویسا ہی ہے جیسا تھا۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ (3:26)

ترجمہ: وہ جسے چاہے ذلت دے۔

☆ اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُ کُمُ الْفَقْرَ وَ یَاْمُرُ کُمْ بِالْفَحْشَآءِ (2:268)

ترجمہ: شیطان تمہیں فقر سے ڈراتا اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔

جس نے شیطان سے تعلق جوڑا اور اس کی پیروی کی وہ مراتبِ دنیا پر ہے اور وہ دنیا کو پسند کر کے دنیا میں غرق ہو گیا۔ ان نو حصہ ارواح میں سے ایک حصہ ارواح حق تعالیٰ کے حضور عاجزی سے کھڑی رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے لطف و کرم سے فرمایا ''اے ارواح! مجھ سے جو چاہتی ہو مانگو تا کہ میں

www.sultan-ul-faqr-publications.com

تمہیں عطا کروں۔'' باقی ایک حصہ ارواح نے کہا ''خداوند! ہم تجھ سے تجھی کو چاہتی ہیں''۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دائیں ہاتھ پر جنت، حور و قصور، جنت کی نعمتوں کی لذت اور اس کی تمام زینت اور زیبائش کو ارواح کے سامنے پیش کیا تو نو حصہ ارواح جنت کی طرف آ گئیں۔ ان میں سے جو ارواح سب سے پہلے جنت میں داخل ہوئیں وہ اہلِ تقویٰ کی تھیں جنہوں نے خوش آوازی سے تقویٰ کی بانگ دی جسے سنتے ہی دیگر متقین جیسا کہ عالم، فاضل، عامل اور پرہیزگاروں کی ارواح جنت میں داخل ہو گئیں اور شریعتِ محمدی پر ثابت قدم رہیں۔ باقی ایک حصہ ارواح حق تعالیٰ کے حضور کھڑی رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے لطف و کرم سے فرمایا ''اے ارواح! مجھ سے جو چاہتی ہو مانگ لو تا کہ میں تمہیں عطا کروں''۔ ان ارواح نے جواب دیا ''خداوند! ہم تجھ سے تجھی کو چاہتے ہیں''۔ حتیٰ کہ دنیا و عقبیٰ کی بانگوں کی ہزاروں آوازیں بھی ان کے کانوں تک نہ پہنچیں کیونکہ وہ اشتیاق کے ساتھ فنا فی اللہ نور اور بقا باللہ حضور کی حالت میں غرق رہیں۔ یہ فقیر عارف باللہ ہیں جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع میں ان کی مجلس میں حاضر رہتے ہیں جن کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَ الْفَقْرُ مِنِّیْ

ترجمہ: فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔

☆ اَلدُّنْیَا حَرَامٌ عَلٰی اَهْلِ الْعُقْبٰی وَ الْعُقْبٰی حَرَامٌ عَلٰی اَهْلِ الدُّنْیَا وَ الدُّنْیَا وَ الْعُقْبٰی حَرَامٌ عَلٰی طَالِبِ الْمَوْلٰی

ترجمہ: دنیا اہلِ عقبیٰ پر حرام ہے اور عقبیٰ اہلِ دنیا پر حرام ہے اور دنیا و عقبیٰ دونوں طالبِ مولیٰ پر حرام ہیں۔

☆ مَنْ لَهُ الْمَوْلٰی فَلَهُ الْكُلُّ

ترجمہ: جسے مولیٰ مل گیا اسے سب کچھ مل گیا۔

جو مرشد تصور اسم اللہ ذات، تصور اسم محمدؐ اور تصور کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

کے حاضرات سے طالبِ مولیٰ کو ان تین مقامات اور تین مراتب کا سبق نہیں دیتا اور نہ ہی یہ عطا کرتا ہے تو اسے مرشد کامل نہیں کہا جا سکتا اور اس کا طالب پریشان اور بے جمعیت رہتا ہے۔ جمعیت کسے کہتے ہیں؟ جان لو کہ جمعیت کی شرح کے لیے بیشمار دفاتر درکار ہیں۔ تاہم جمعیت کی اساس اور مغز کو اس طرح سمجھا جا سکتا کہ دودھ کے اندر تھوڑی لسی ڈال دی جائے تو دودھ جمعیت پکڑ لیتا ہے۔ دودھ کی اس جمعیت کو دہی کہتے ہیں اور جب دہی کو بلویا جاتا ہے تو اس میں سے مکھن نکلتا ہے اور جب مکھن کو آگ پر پکایا جاتا ہے تو دیسی گھی نکلتا ہے۔ پس عارفین کے وجود میں بھی اس لازوال ذات کا مجموعہ ہوتا ہے۔ مصنف کا کہنا ہے کہ میں غلط نہیں کہتا جمعیت قدرتِ الٰہی کی لطافت اور التفات کا لطیف لباس ہے جو معرفتِ الٰہی اور نورِ توحید سے تیار ہوتا ہے۔ جمعیت کا یہ لباس وہی پہن سکتا ہے جو ہمیشہ اللہ کی بارگاہ میں منظور اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے مشرف رہتا ہو۔ یہ لطیف لباس جمعیت جو معرفت اور نورِ حضور سے بنا ہوتا ہے وجود کو مغفور کر دیتا ہے۔ جمعیت کا یہ لباس اس کو پہنایا جاتا ہے جو مردار دنیا کی گندگی سے پاک ہو کر دائمی بندگی اختیار کر لیتا ہے۔ بندگی ذکر کے ذریعے دل کو زندگی عطا کرتی ہے۔ مردہ دل جو خطرات کا شکار ہوتے ہیں ان کے لیے ذکر بندگی نہیں بلکہ شرمندگی ہے۔ مطلب یہ کہ دنیا مقامِ خواہشِ نفس ہے اور عقبیٰ مقامِ ہوس ہے اس لیے صاحبِ جمعیت کا ان دونوں مقامات سے کوئی تعلق نہیں۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ جمعیت کے مزید معنی یہ ہیں کہ اٹھارہ ہزار عالم اور اس کی تمام مخلوقات قفل کی مثل ہیں اور جمعیت کلیدِ کُل ہے۔ جیسے ہی جمعیت کی کلیدِ کُل جز کے قفل میں لگتی ہے تو تمام مراتب کو کھول دیتی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ جمعیت اسمِ اللہ ذات میں ہے۔ جو اسمِ اللہ ذات کی کنہ تک پہنچ جاتا ہے اسے مقاماتِ ذات وصفات کے مشاہدہ اور کشف و کرامات کی ضرورت نہیں رہتی۔ جمعیت ایک نادر نور ہے جو دونوں جہان پر قادر ہوتا ہے۔ فنافی اللہ فقیر صاحبِ جمعیت ہوتا ہے اور اس کے مراتب یہ ہیں کہ وہ اپنے نفس پر امیر اور روشن ضمیر ہوتا ہے اور دونوں جہان فقیر کی قید اور غلامی میں ہوتے ہیں اور اس کی زبان پر ہمیشہ با تاثیر علمِ تفسیر ہوتا ہے۔ جمعیت ایک نور ہے

www.sultan-ul-faqr-publications.com

جس کی اصل توفیقِ الٰہی کی بدولت مغزِ معرفت اور توحید کی تصدیق پر مبنی ہے۔ وہ نورِ جمعیت جو غیب الغیب ہے' قلب کے درمیان آفتاب کی مثل طلوع ہو کر روشنی کا فیض بخشتا ہے اور اس قدر واضح ہوتا ہے کہ دونوں جہان کا نظارہ ناخن کی پشت پر نظر آتا ہے۔ اسے بھی جمعیت کہتے ہیں۔ جان لو کہ جمعیت کے پانچ حروف ہیں۔ جمعیت کا ہر حرف ہر ایک مقام اور اس کے تصور، تصرف اور نظارہ کی نعمت بخشتا ہے اور ان پانچوں مقامات کو صاحبِ جمعیت اس طرح اپنے قبضہ اور تصرف میں لے آتا ہے کہ اس کے دل میں کوئی افسوس باقی نہیں رہتا۔ وہ جو کچھ جانتا ہے اس کو اپنے تصرف میں لے آتا ہے۔ مقامِ جمعیت تمام علوم کا جامع ہے جو حیّ و قیوم ذات کا تحقیق شدہ علم عطا کرتا ہے۔ پانچ گنج اور پانچ مقام جس میں کامل نعمت اور تصرف ہے' یہ ہیں اوّل مقامِ ازل اور اس کی نعمتوں اور خزانوں کا تصرف، دوم مقامِ ابد اور اس کی نعمتوں اور خزانوں کا تصرف، سوم مقامِ دنیا اور اس کی نعمتوں اور خزانوں کا تصرف، چہارم مقامِ عقبیٰ اور اس کی نعمتوں اور خزانوں کا تصرف اور پنجم قربِ وحدانیت فنا فی اللہ بقا باللہ کے اعلیٰ مقام اور اس کی نعمتوں اور خزانوں کا تصرف۔ یہ جمعیت کی انتہا ہے۔ جو مرشد روزِ اوّل اسم اللہ ذات، اسمِ محمدؐ اور کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے حاضرات سے طالبِ مولیٰ کو جمعیت کے ہر مقام تک پہنچاتا ہے پس تحقیق وہی مرشد کامل ہے۔ خام و ناقص مرشد اہلِ زندیق ہے جو جھوٹا اور لافزن ہے۔ اللہ بس ما سویٰ اللہ ہوس۔

کیا تو جانتا ہے کہ کارِ رحمانی و شیطانی اور انسانی کی تاخیر اور مہلت میں تاثیر کے لحاظ سے کیا فرق ہے؟ مجھے ان لوگوں پر حیرت ہوتی ہے جن کے ہر خاص و عام کی زبان پر اللہ کے نام کا ورد ہوتا ہے یا وہ قرآن حفظ کر کے اس کی تلاوت کرتے اور مسائلِ فقہ کا علم پڑھتے ہیں لیکن ان کی زبان سے جھوٹ، دل سے نفاق اور وجود سے حرص، حسد اور تکبر کیوں نہیں جاتا؟ اس میں حکمت یہ ہے کہ وہ اللہ کا نام اخلاص سے نہیں لیتے اور نہ ہی اللہ کی رضا کی خاطر اس کا کلام اور علم سیکھتے ہیں اور تند و تیز ہوا کی مثل رسماً اَللّٰہُ ھُوَ اَللّٰہُ ھُوَ پڑھتے ہیں۔ جو کوئی اللہ کے نام اور اس کے کلام کی کنہ تک

www.sultan-ul-faqr-publications.com

پہنچ جاتا ہے وہ اللہ سے آشنا ہو جاتا ہے۔ اس کا نفس فنا اور اس کا قلب باصفا ہو جاتا ہے اور اس کی روح بقا پا لیتی ہے جس کے بعد اسے مجلسِ محمدیؐ کی دائمی حضوری حاصل ہو جاتی ہے اور وہ دونوں جہان کا نظارہ ناخن کی پشت پر دیکھتا ہے۔ جو کوئی اللہ کے نام سے آشنا ہو جائے اور کامل اخلاص کے ساتھ اسے پڑھے تو وہ دونوں جہان میں صدق کی چوگان سے معرفت کی بازی لے جاتا ہے۔ اللہ کا نام اس قدر عظیم اور عظمت کا حامل ہے کہ مشاہدۂ نورِ حضور، کامل معرفت اور ہر شے کی ابتدا و انتہا اس کے اندر ہے۔ لیکن اخلاص سے اللہ کے نام کو پڑھنا اور ہمیشہ مطالعۂ دل کے استغراق میں غرق رہنا جس طرح علما ہمیشہ ورق ورق کتاب کے مطالعہ میں غرق ہوتے ہیں' عارفین کے بال و پر ہیں۔

ابیات:

بر در درویش رو ہر صبح و شام

تا ترا حاصل شود مطلب تمام

ترجمہ: درویش کے در پر صبح وشام حاضری دے تاکہ تجھے تیرے سب مطالب حاصل ہو جائیں۔

گر ترا بر سر زند سر پیش نہ

آنچہ داری در ملک درویش دہ

ترجمہ: اگر وہ تیرا سر بھی اتارنا چاہیں تو اپنا سر ان کے سامنے رکھ دے اور جو کچھ تیرے پاس ہے اس درویش کے لیے وقف کر دے۔

دادۂ درویش یابی جاودان

از نظر درویش شد شاہِ جہان

ترجمہ: درویش کو تو جو کچھ دے گا اس کے بدلے جاودانی زندگی پائے گا اور درویش کی نظر سے تو جہان کا بادشاہ بن جائے گا۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ہر کہ مقبول است درویش از نظر
شد مراتب او ز بالا عرش تر

ترجمہ: جو درویش کی نظر میں مقبول ہو اس کے مراتب عرش سے بھی بالاتر ہوتے ہیں۔

جان لو کہ درویش اور فقیر کے مراتب میں کیا فرق ہے؟ مراتبِ درویش یہ ہیں کہ وہ ظاہری آنکھوں سے ہمیشہ لوحِ محفوظ کے مطالعہ میں مشغول رہتا ہے۔ فقیر ایسے مراتب کے حامل درویش کو نجومی کہتے ہیں یعنی وہ مراتبِ نجومی کا حامل ہوتا ہے جبکہ فقیر فنا فی اللہ اور غرق فی التوحید کی بدولت حیّ و قیوم کے مراتب کا حامل ہوتا ہے۔ مرتبۂ درویش مریض کی مثل ہے جبکہ مرتبۂ فقیر طبیب کی مثل ہے۔ درویش کی نظر سے وجود میں احمقانہ پن پیدا ہوتا ہے۔ احمقانہ پن کے مراتب کیا ہیں؟ کہ مفلس ماہی گیر کو مرتبہ بادشاہی پر پہنچا دینا۔ جبکہ فقیر کی نظر سے آدمی روشن ضمیر اور دونوں جہان پر امیر بنتا ہے اور وہ معرفتِ الٰہی اور نورِ ذات کی تجلیات کے مشاہدہ میں اس طرح مستغرق ہوتا ہے کہ اگر اسے سلطنتِ سلیمانیؑ کی بادشاہی بھی عطا کی جائے تو اسے قبول نہیں کرتا کیونکہ وہ باطن میں مرد ہوتا ہے اور اس کا دل دنیا، اہلِ دنیا اور مال و دولت سے بیزار ہوتا ہے۔ کیا تو جانتا ہے کہ علما میں مرشد کے وسیلے کے بغیر علم کے کثیر مطالعہ سے جلال، جذب، غضب اور غصہ پیدا ہوتا ہے جبکہ فقیر میں تصور اسمِ اللہ ذات کی بدولت معرفتِ الٰہی اور نورِ بصیرت پیدا ہوتا ہے، صاحبِ جلال و غضب اور صاحبِ نظر و بصیرت کو ایک دوسرے کی مجلس پسند نہیں آتی۔ جو قہر اور غصے کو ترک کر دیتا ہے وہ معرفتِ الٰہی اور بصیرت کو پالیتا ہے اسی طرح جو قیل و قال کو چھوڑ دیتا ہے وہ معرفتِ الٰہی اور وصال کو پالیتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ

ترجمہ: جس نے اپنے ربّ کو پہچان لیا پس تحقیق اس کی زبان گونگی ہوگئی۔

مطلب یہ کہ جو کوئی ایک ہی بار اخلاص، یقین، اعتقاد اور صدق سے یَا اَللّٰهُ کہتا ہے تو اللہ کا نام لیتے ہی مقامِ ازل و ابد، مقامِ دنیا و عقبیٰ اور مقامِ معرفتِ مولیٰ اس پر واضح ہو جاتے ہیں اور جو بھی

www.sultan-ul-faqr-publications.com

جاودانی نعمتیں ہیں، سب اس کے تصرف میں آجاتی ہیں۔ مجھے ان لوگوں پر حیرت ہوتی ہے جو اتنے سنگ دل ہیں کہ رات دن ذکرِ جہر سے یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ پڑھتے رہتے ہیں لیکن اسم اللہ ذات کی کنہ سے انجان ہوتے ہیں اور وہ رجعت خوردہ، اہلِ بدعت اور پریشان رہتے ہیں کہ ان کی لذت کا باعث خواہشاتِ نفسانی ہیں (نہ کہ ذکر)۔ پس معلوم ہوا کہ ان کی خلوت لوگوں کو پھنسانے کے لیے پھندہ ہے اور ان کا حجرہ طالب ومرید بنانے اور بادشاہ و امرا کو تسخیر کرنے کے لیے حجاب ہے۔ لٰہذا معلوم ہوا کہ اسمِ اللہ ذات اعظم اور پاک ہے جو معظم وجود کے سوا کسی میں تاثیر نہیں کرتا اور نہ قرار پکڑ کر نفع دیتا ہے جب تک مرشد کامل کی عطا سے اخلاصِ خاص نہ اختیار کیا جائے۔ جان لے کہ مراتبِ فقیر یہ ہیں کہ عین العیان کے مراتب کا حامل ہوتا ہے اور دونوں جہان اس کے منتظر اور اس کے لیے پریشان رہتے ہیں اور دل وجان سے اس کے عاشق ہوتے ہیں۔ مجھے ان لوگوں پر حیرت ہوتی ہے جو ایک دوسرے کو طالب اور مرشد کہتے ہیں لیکن مرشدی وطالبی کی حقیقت نہیں جانتے۔ وہ دونوں احمق اور نادان ہیں۔ مرشد کامل محبوبِ الٰہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مثل اور طالب اصحابِ کبار کی مثل جانثار ہونا چاہیے جن کی غذا رات دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دیدار تھا اور وہ کفر وشرک اور بدعت سے استغفار کرتے تھے۔ جو شخص شریعتِ محمدی اور اصحابِ کبارؓ کے (طریقے کے) خلاف کرتا ہے وہ ملعون ہے اور وہ مرشدی کے لائق کیسے ہوسکتا ہے؟ مرشدی کا سلک سلوک شریعت اور قرآن سے اخذ کیا گیا ہے اور یہ شریعت اور قرآن کی طرف ہی لے جاتا ہے۔ یہ مشاہدۂ حضوری کا طریق ہے جو اسمِ اللہ ذات اور آیاتِ قرآن سے حاصل ہوتا ہے اور اسے فنافی اللہ کا طریق کہتے ہیں۔ ابیات:

ہر کہ فی اللہ گشت فانی باخدا

از جاں گزشتہ آنچہ بیند شد روا

ترجمہ: جو اپنی جان کو قربان کردے اور اللہ کی ذات سے مل کر اس میں فنا ہو جائے وہ جو کچھ دیکھتا ہے درست ہوتا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

عقل و فکر کی رسد فی اللہ جمال
معرفت دیدار را گویند وصال

ترجمہ: عقل وفکر کی رسائی اللہ کے جمال تک نہیں ہے۔ معرفتِ دیدار کو وصال کہتے ہیں۔

جز لقائش معرفت منظور نیست
عارفان را جز خدا مذکور نیست

ترجمہ: اللہ کے دیدار اور اس کی معرفت کے علاوہ عارفین کو کچھ بھی منظور نہیں اور نہ ہی وہ اللہ کے سوا کسی کی بات کرتے ہیں۔

گرچہ عارف بستہ لب باشد مدام
باخدا ہم سخن مذکورش تمام

ترجمہ: اگرچہ عارف ہمیشہ خاموش رہتا ہے لیکن وہ ہر لمحہ اللہ کے ساتھ ہم کلام ہوتا ہے۔

ہر کہ ایں جائی نہ بیند دل سیاہ
حب دنیا دل سیاہی سر گناہ

ترجمہ: جس نے اس دنیا میں اللہ کا دیدار نہ کیا اس کا دل سیاہ ہوتا ہے اور اس کے دل کی یہ سیاہی حبِ دنیا کے باعث ہے جو کہ گناہوں کی جڑ ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ

ترجمہ: جس نے اپنے ربّ کو پہچان لیا پس تحقیق اس کی زبان گونگی ہوگئی۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى (17:72)

ترجمہ: جو اس (دنیا) میں (حق کے دیدار سے) اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

بیت:

آں چشم دل دیگر بود بیند روا
نہ کہ ایں چشمی بود با سر ہوا

ترجمہ: دل کی آنکھ سے ہی اللہ کا دیدار کیا جا سکتا ہے نہ کہ ان ظاہری آنکھوں سے جو خواہشاتِ نفسانی میں مشغول رہتی ہیں۔

جو عارف باللہ اس مراقبہ اور مکاشفہ میں مشغول ہو گویا وہ اپنی جان سے آزاد ہو چکا ہوتا ہے۔ بیت:

آں زبان دیگر است باحق بیان
ایں زبانِ لافزن دیگر بیان

ترجمہ: حق بیان کرنے والی زبان یہ ظاہری زبان نہیں ہوتی کیونکہ یہ ظاہری زبان تو جھوٹ بولنے میں مصروف رہتی ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَلسَّکُوْتُ تَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ رِضَآءُ الرَّبِّ

ترجمہ: سکوت مومنین کا تاج اور حق تعالیٰ کی رضا کا باعث ہے۔

مصنف کا فرمان ہے:

☆ اَلسَّکُوْتُ مِفْتَاحُ الْعِبَادَةِ ہ اَلسَّکُوْتُ مَکَانُ الْجَنَّةِ ہ اَلسَّکُوْتُ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ہ اَلسَّکُوْتُ حِصَارٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ ہ اَلسَّکُوْتُ خَیْرُ الْبَشَرِ ہ اَلسَّکُوْتُ سُنَّتُ الْاَنْبِیَآءِ ہ اَلسَّکُوْتُ نَجَاةٌ مِّنَ النَّارِ ہ اَلسَّکُوْتُ قُرْبُ الرَّبِّ ہ اَلسَّکُوْتُ غَرْقٌ فِی التَّوْحِیْدِ النُّوْرِ ہ

ترجمہ: سکوت عبادت کی چابی ہے۔ سکوت جنت کا مکان ہے۔ سکوت اللہ کی رحمت ہے۔ سکوت شیطان سے (بچاؤ کا) حصار ہے۔ سکوت انسان کے لیے بھلائی ہے۔ سکوت انبیا کی سنت ہے۔ سکوت آگ سے نجات کا باعث ہے۔ سکوت اللہ کے قرب کا باعث ہے۔ سکوت نورِ توحید میں استغراق ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

سکوت اور خاموشی کے لائق وہی ہے جو دائمی مشاہدۂ حضوری میں رہتا ہو۔ ایسے صاحبِ سکوت کو لاھوت کا مکین کہتے ہیں اور اصل سکوت یہ ہے کہ جسم و جان سے آزاد ہو کر لامکان میں غرق ہوا جائے۔ جو سکوت اس طریقے کا نہیں وہ محض مکاری ہے جو رجوعاتِ خلق کے لیے اختیار کیا گیا ہے کیونکہ اس طرح کا سکوت شیطان کا مکر اور نفسِ امارہ کا فریب ہے۔ شیطان عارف باللہ فقیر ولی اللہ کے ساتھ سات حربے استعمال کرتا ہے اوّل ایسے سکوت کے ذریعے جو اللہ کے اشتغال کے بغیر ہو۔ دوم خلوت کے ذریعے' کہ یہ بیابان میں اختیار کی جانی چاہیے اور اس طریقے سے سنت جماعت اور نماز سے باز رکھتا ہے۔ سوم حربہ یہ کہ دنیا کا مال کثرت سے جمع کرواور اسے یہ فریب دیتا ہے کہ تیرا یہ مال جمع کرنا مستحقین، درویشوں، فقرا، بیواؤں، یتیموں، مسکینوں اور عاجزوں پر خرچ کرنے کے لیے ہے نہ کہ طمعِ نفس کے سبب۔ پس یہ بھی سراسر حیلۂ شیطانی ہے۔ جو زیادہ مال جمع کرتا ہے وہ زکوٰۃ دینے سے منکر ہو جاتا ہے۔ چہارم شیطانی حربہ یہ ہے کہ اپنی تعریف کی خاطر کشف و کرامات پر مغرور بنا دیتا ہے جس کے باعث وہ انانیت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ پنجم شیطانی حربہ یہ ہے کہ علما اور علم کے مخالف کر دیتا ہے۔ ششم شیطانی حربہ یہ ہے کہ وہ طالب سے کہتا ہے کہ تیرا مرتبہ مرشد کے مرتبے سے بلند تر ہے اور اپنے مرتبے پر نظر کر جس پر شیطان اسے دیگر شیاطین کا تماشا دکھاتا ہے اور طالب اس بات کو تسلیم کر لیتا ہے اور شیطان اسے مرشد سے دور اور مردود کر دیتا ہے۔ ہفتم شیطانی حربہ یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ تم ''اَنْتَ اَنَا وَاَنَا اَنْتَ (تو میں ہے اور میں تو ہوں)'' کے مرتبہ پر ہو اس لیے ظاہری عبودیت اور اسمِ اللہ ذات کے تصور کی ضرورت نہیں کیونکہ اسمِ اللہ ذات محض نام ہے اور میرا دیدار ہی اصل کام ہے۔ پس اگر طالب صدیق ہو اور مرشد کامل کا دستِ بیعت ہو تو وہ یقیناً جان لیتا ہے کہ یہ سب حربے ملعون و زندیق شیطان کے ہیں پس وہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کا ورد کرتا ہے اور شیطان کو قتل کر کے خود کو اس سے دور کرتا ہے۔ اس راہ میں صاحبِ توفیق مرشد کامل کا ساتھ ہونا چاہیے جو ہمیشہ طالب کا رفیق بن کر اس کے ہمراہ رہے اور ہر ظاہری و باطنی حالت میں اس کے قال، افعال اور اعمال کی حفاظت

www.sultan-ul-faqr-publications.com

فرمائے اور اپنے سارے امور خدا کے سپرد کر کے خود کو درمیان سے نکال دے۔

بیت:

کار جہان چنان کہ تو خواہی اگر شود

ایمان نیاوری بہ خدائے جہاں کہ ہست

ترجمہ: اس دنیا کے کام اگر ویسے ہونے لگیں جیسے تو چاہتا ہے تو تجھے یہ یقین نہ ہوگا کہ اس جہان میں خدا بھی ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ یَفۡعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ (14:27)

ترجمہ: اللہ جو چاہتا ہے کر ڈالتا ہے۔

☆ یَحۡکُمُ مَا یُرِیۡدُ (5:1)

ترجمہ: وہ (اللہ) جو چاہتا ہے اسی کا حکم فرماتا ہے۔

آدمی کے وجود میں نفس یزید اور روح بایزید (کی مثل) ہوتی ہے۔ اگر صاحبِ روح حق تعالیٰ کے ساتھ مشغول ہو اور اس کے ہاتھ میں اسمِ اللہ ذات، کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ اور ذکرِ اللہ کی تلوار ہو تو گویا وہ رات دن شداد، نمرود، قارون، فرعون اور ہامان جیسے ملعون کافروں کو قتل کرتا ہے۔ اور اگر وجود میں نفس یزید کی مثل ہو تو وہ مردہ دل اور حق تعالیٰ سے غافل ہوتا ہے جس کے ہاتھ میں غفلت کی تلوار ہوتی ہے جس سے گویا انبیا کا قتل کرتا ہے۔ پس اہلِ نفس یزید اور اہلِ روح بایزید کو ایک دوسرے کی مجلس پسند نہیں آتی۔ تو ان میں سے خود کو کس گروہ میں سے سمجھتا ہے اہلِ بایزید یا اہلِ یزید؟ پس یہ راہِ معرفت و قربِ الٰہی سر کو پاؤں بنانے بلکہ سر اور پاؤں (یعنی اپنی ہستی) کو بھول جانے کی راہ ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ مَشۡیٌ عَنِ الرَّاسِ بِدُوۡنِ الۡاَقۡدَامِ

ترجمہ: (راہِ حق پر) قدموں کی بجائے سر کے بل چلنا پڑتا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ابیات:

صاحب سرّ بود بی سر مدام
سرّ را سر دیگر بود باحق کلام

ترجمہ: صاحبِ سرّ ہمیشہ سر کے بغیر ہوتا ہے۔اور وہ ظاہری سر کے بغیر سرّ کے ساتھ ہمیشہ حق تعالیٰ سے کلام کرتا ہے۔

آں سر رازی غرق باہمدم خدا
عام را سر دیگر است با سر ہوا

ترجمہ: حق تعالیٰ کے ساتھ مشغول رہنے والا سر پوشیدہ ہوتا ہے جبکہ عوام کا سر اس سے مختلف اور خواہشاتِ نفسانی سے بھرپور ہوتا ہے۔

گر بگویم سرّ رازی آنچہ ہست
دفتری باید رقم از وے الست

ترجمہ: اگر میں اس پوشیدہ سرّ کی شرح بیان کرنے لگوں تو اس کے لیے کثیر دفاتر درکار ہیں کہ اس کا تعلق روزِ الست سے ہے۔

باھُوؒ! بہر از خدا آں سرّ بگو
آنچہ باشد غیر حق از دل بشو

ترجمہ: اے باھُوؒ! خدا تعالیٰ کی خاطر وہ اسرار بیان کرو اور جو کچھ غیر حق دل میں ہے اسے دھوڈالو۔

بعد ازاں لائق شوی سرّ راز راہ
ہر دمی جان و جگر سوزد آہ! آہ!

ترجمہ: اس کے بعد ہی کوئی اسرار کی اس راہ پر چلنے کے لائق بنتا ہے جب وہ ہر لمحہ اپنی جان و جگر کو جلاتا ہے۔

اس راہ پر جس کو درد حاصل نہیں وہ نامرد ہے کیونکہ اہلِ دل کے لیے دل کے درد کی دوا بھی درد ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

احوالِ معرفتِ وصال، فنائے نفس، حیاتِ قلب و بقائے روح

معرفتِ وصال، فنائے نفس، حیاتِ قلب اور بقائے روح کے احوال کی شرح جان لے۔ مطلب یہ کہ ظلمات و غلاظت اور روشنی و باطنی پاکیزگی ایک دوسرے سے تبدیل ہوتے ہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ (3:27)

ترجمہ: تو (اللہ) ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔

سورج اگرچہ رات کی تاریکی میں پوشیدہ ہوتا ہے لیکن جب وہ اس تاریکی سے باہر نکلتا ہے تو اس کی روشنی کی بدولت تاریکی ختم ہو جاتی ہے۔ نفس کی تاریکی اور سیاہی سے روح کا سورج پوشیدہ نہیں رہتا کیونکہ سالک کو اس راہ اور منزل کی ہر خبر ہوتی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ نفس پرست بندے کا کام ہی گناہ کرنا ہے اور عفوو درگزر اللہ کا کام ہے۔ لیکن اگر کوئی استغفار کر لے تو وہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ کیا تو جانتا ہے کہ انسان قطرۂ آب کی مثل ہے اور ایک قطرۂ آب سے پیدا ہوا ہے اور وجود میں قطرۂ آب سے پیدا ہونے والی شہوت انسان کو اس طرح خراب کرتی ہے کہ اسے عقل مند سے بیوقوف اور انسان سے حیوان بنا دیتی ہے۔ پس ان سخت احوال میں مرشد کامل دستگیر ہوتا ہے جو نفس کی شہوت اور شامت سے (طالب کو) باہر نکال لیتا ہے۔ عارفین کی شہوت نورِ حضور کے شوق اور قربِ الٰہی کی برکت سے ہوتی ہے جو شہوت کو قابو میں رکھتی ہے۔ جب تک تو نفسانی خواہشات کو قابو میں نہیں کر لیتا عرشِ اکبر پر قدم نہیں رکھ سکتا۔ بیت:

ترا گر ہوائے بہشت آرزو است
مرو درپے آرزوئے ہوا

ترجمہ: اگر تجھے جنت کی نعمتوں کی آرزو ہے تو نفسانی خواہشات کی پیروی نہ کر۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

جو خواہشات کی نفی کرتا ہے وہ حق کو پسند کرنے والا عارف بن جاتا ہے۔ عارف چار قسم کے ہوتے ہیں جن کے چار اسم اور چار طرح کے جسم ہوتے ہیں جس کے باعث ان کو معرفت بھی چار قسم کی حاصل ہوتی ہے۔ معرفتِ ازل رکھنے والا عارف، معرفتِ ابد رکھنے والا عارف، معرفتِ دنیا رکھنے والا عارف اور معرفتِ عقبیٰ رکھنے والا عارف۔ یہ چاروں طرح کی معرفت حقیقی عارف کے لیے حجابِ اکبر ہے۔ خاص الخاص معرفت یہ ہے کہ عارف منتہی غرق فنا فی اللہ ذات ہو اور ان چاروں معرفتوں اور طبقات سے آزاد ہو جائے۔

ابیات:

مرد آں باشد کہ باشد غرق نور

کے رسد با نور ایں اہل غرور

ترجمہ: اصل مرد وہ ہوتا ہے جو نور میں غرق ہو۔ مغرور لوگ نور تک کیسے پہنچ سکتے ہیں!

فتنہ و فریاد دائم در طلب

ایں مراتبِ جیفہ اہل از کلب

ترجمہ: یہ مغرور لوگ ہمیشہ فتنہ (یعنی دنیا) کی طلب میں ہوتے ہیں اور اس کے لیے فریاد کرتے رہتے ہیں۔ یہ مردار مراتب کتوں کی مثل لوگوں کے ہیں۔

دعویٰ کردند قلب جیفہ ہمچو کلب دار

از میان عارفاں کلبش برآر

ترجمہ: وہ صاحبِ قلب ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن ان کے قلب کتوں کی مثل مردہ ہوتے ہیں۔ اس لیے ان کو عارفین میں شمار نہیں کرنا چاہیے۔

باھُوؒ! بہر از خدا عارف نما

معرفت حاصل شود از مصطفیؐ

ترجمہ: اے باھُوؒ! خدا کی خاطر عارف بنا دے۔ یہ معرفت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حاصل

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ہوتی ہے۔

یہ مراتب مردانِ خدا کی مدد سے حاصل ہوتے ہیں جو شریعت کے پیروکار ہوتے ہیں۔ یہ دنیا کے طالب کتوں کی مثل ہیں جو دیدار کے لائق نہیں۔ جان لو کہ تجرید اور تفرید اسے حاصل ہوتی ہے جو تہتر کروڑ دس لاکھ اور تین ہزار بلکہ بے شمار مقامات کو ایک رات دن یا ایک ہفتہ میں طے کر لے یا اگر اس کا مرشد کامل ہو تو ایک دم اور ایک ہی قدم میں اُسے تمام مقامات کی طیر سیر کرا دے جس کی بدولت وجود دونوں جہان میں حیات پا لے۔ تصورِ اسمِ اللہ ذات کے ذریعے دس لاکھ یا جتنے بھی وجود پر بال ہیں یعنی بے عدد و بے حساب صورتِ نور قدرتِ الٰہی سے طالب کے سامنے نمودار ہوتی ہیں ہوشیار طالب اس وقت ہر صورتِ نور میں غرق ہوتا رہتا ہے اور آخر معرفت میں محو ہو جاتا ہے جس سے اس کا وجود کامل ہو کر مخلوق کی راہنمائی اور ارشاد کے لائق بنتا ہے۔ یہ مراتب و مقامات، صورتِ نور، تجلیاتِ ذات، علمِ فقر اور معرفتِ الٰہی کا ابتدائی قاعدہ اور اس کے الف اور ب ہیں۔ جو شخص فقرِ الٰہی کا یہ ابتدائی قاعدہ نہیں پڑھتا وہ معرفتِ الٰہی کی انتہا کا ایک حرف بھی نہیں جان سکتا۔ جو اس قاعدہ کو ٹھیک سے پڑھ لیتا ہے وہ مقامِ ترک و توکل، تسلیم و رضا، تجرید و تفرید، توحید، فنا و بقا اور صفا کا مرتبہ حاصل کر لیتا ہے۔ وہ مراقبہ و خواب میں مجلسِ انبیا و اولیا یا مجلسِ سلطان الفقر میں حاضر رہتا ہے۔ سلطان الفقر بھی نور ہے جو ہمیشہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر رہتا ہے یا پھر وہ طالب مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری کی انتہا دیکھتا ہے۔ تجرید یہ ہے کہ طالب ہر ایک مقام سے ہوتا ہوا گزر جائے اور نفس و شیطان سے خلاصی پا لے اور ہمیشہ اللہ کی بارگاہ اور مجلسِ محمدیؐ میں منظور ہو اور اس کا نفس مطمئنہ کے مقام پر پہنچ کر باادب ہو جائے۔ شیطان کو یہ طاقت اور اختیار حاصل نہیں کہ مقامِ حضوری و منظوری پر پہنچ سکے۔ تفرید اسے کہتے ہیں کہ طالب باطنی طور پر تنہا ہو اگرچہ دن رات عوام میں رہتا ہو لیکن باطن میں ربوبیت میں غرق اور مقامِ یکتائی پر ہو۔ اس راہ کا تعلق گفتگو سے نہیں بلکہ مشاہدۂ احوال سے ہے۔ یہ راہ مرشد کامل کی عطا اور اللہ کا فیض و فضل ہے اللہ جسے چاہے بخشے۔ اس کے متعلق فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

www.sultan-ul-faqr-publications.com

☆ اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ (28:56)

ترجمہ: بے شک اللہ اسے ہدایت نہیں دیتا جسے آپ چاہتے ہیں بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت عطا فرماتا ہے۔

اس کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَلسَّعْیُ مِنِّیْ وَ الْاِتْمَامُ مِنَ اللّٰہِ

ترجمہ: کوشش میرے ذمہ ہے اور نتیجہ اللہ کے ذمہ ہے۔

جب عارف فقر، معرفت، توحید، تجرید، تفرید کے احوال کا علم مکمل طور پر حاصل کر لیتا ہے تو اسے ظاہر و باطن میں کسی چیز کی حاجت نہیں رہتی۔ ذات وصفات کے تمام مقامات اور احوال کا مجموعہ اس کے تصرف میں آجاتا ہے اسے جوہرِ جمعیت کہتے ہیں۔ جوہرِ جمعیت حاصل ہونے کی دو نشانیاں ہیں کہ ظاہر میں طالب شریعت میں ہوشیار رہتا ہے اور باطن میں مراقبہ میں یوں غرق ہوتا ہے گویا کہ مردہ' اور وہ دیدار سے مشرف اور مشاہدۂ ربوبیت اور تجلیٔ انوار کو دیکھنے میں مشغول ہوتا ہے۔ جو اس میں شک کرے وہ کافر ہو جاتا ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اگر تو آئے تو دروازہ کھلا ہے اور اگر نہ آئے تو حق بے نیاز ہے۔ جو اس کھلے دروازے میں آجائے وہ شہباز عارف اور طالبِ دیدار بن جاتا ہے اور جو اس کھلے دروازے میں آنے سے گریز کرتے ہیں وہ طالبِ دنیا ہیں جو چیل کی مانند لالچی اور حریص ہوتے ہیں۔

ابیات:

دیدہ باید لائق دیدار او
ایں نہ دیدہ در طلب مردار جو

ترجمہ: آنکھ وہ ہوتی ہے جو دیدار کے لائق ہو نہ کہ وہ جو مردار کی طلب اور تلاش میں ہو۔

کور چشمی کے بہ بیند آفتاب
کور را از آفتابش صد حجاب

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: آنکھوں کا اندھا آفتاب کو کیسے دیکھ سکتا ہے کیونکہ اس اندھے کے لیے آفتاب سینکڑوں حجابات میں ہوتا ہے۔

صاحبِ بصیرت اہلِ روح ہوتے ہیں اور کور چشم اہلِ نفسِ امارہ۔ اہلِ ارواح کی مجلس مقدس ہوتی ہے اور اہلِ نفسِ امارہ کی مجلس ناپاک' اس لیے انہیں ایک دوسرے کی مجلس پسند نہیں آتی۔ جان لو کہ جہالت سے بدتر چیز دونوں جہان میں کوئی نہیں۔ مطلب یہ کہ علم عمل کرنے کی خاطر حاصل کیا جاتا ہے۔ عمل کے بغیر علم ایسے ہے جیسے بانجھ اور بغیر حمل کے عورت۔

یقین رکھو کہ ابتدا اور انتہا کے چودہ علوم کو اپنے قبضہ و تصرف میں لے آنا اور ان تمام علوم کا عالم بننا آسان کام ہے لیکن عالم عامل صاحبِ طاعت، متقی اور پرہیز گار بننا بہت ہی دشوار کام ہے۔ زندہ دل ذاکرِ خفیہ رات دن نفس کو ذکر کی تلوار سے قتل کرتا ہے۔ ذاکرِ خفیہ ہونا بھی آسان کام ہے لیکن صاحبِ الہامِ مذکور ہونا، حضورِ حق پانا اور فنا فی اللہ ہونا بہت مشکل کام ہے۔ صاحبِ الہامِ مذکور ہونا اور حضورِ حق پانا بھی آسان کام ہے لیکن معرفتِ الٰہی حاصل کرنا بہت دشوار کام ہے۔ معرفتِ الٰہی حاصل کرنا بھی آسان کام ہے لیکن اس معرفتِ الٰہی کے لیے وجود میں وسیع حوصلہ پیدا کرنا بہت ہی مشکل کام ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں حاضر ہونا اور انوارِ رحمت کے توسط سے دیدار اور حضوری سے مشرف ہونا آسان کام ہے لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولایت، ہدایت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اوصاف و اخلاق، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرح ترک و توکل اور تسلیم و رضا اختیار کرنا اور جامع فقرِ محمدیؐ حاصل ہونا بہت ہی دشوار کام ہے۔ ملکِ سلیمانیؑ مشرق سے مغرب تک اپنے تصرف میں لے آنا اور بادشاہ بننا آسان کام ہے لیکن عدل و احسان کرنا اور مسلمانوں کو حق تک پہنچانا بہت مشکل اور دشوار کام ہے۔ مرشد ہونا آسان کام ہے لیکن طالب و مرید کو اس کے مقصود، انتہائے معرفت اور مجلسِ محمدیؐ کی حضوری تک پہنچانا اور نورِ وحدانیت میں غرق کرنا نہایت مشکل کام ہے۔ طالب ہونا آسان کام ہے لیکن باادب و باحیا ہونا اور اپنے اختیار و مرضی کو مرشد کے سپرد کر دینا بہت دشوار کام ہے۔ پیر ہونا اور حجام کی مثل

مریدوں کے بال کاٹنا آسان کام ہے لیکن مشکل وقت میں مرید کے پاس پہنچنا بہت دشوار کام ہے اور مردار کو ترک کرنا بھی نہایت مشکل ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَلْمُرِیْدُ لَا یُرِیْدُ

ترجمہ: مرید لا یرید ہوتا ہے۔

مشائخ کا قول ہے:

☆ اَلطَّالِبُ عِنْدَ الْمُرْشِدِ کَالْمَیِّتِ بَیْنَ یَدَیِ الْغَاسِلِ

ترجمہ: طالب کو مرشد کے پاس اس طرح ہونا چاہیے جیسے غسل دینے والے کے ہاتھوں میں میت۔ مطلب یہ کہ جو بھی طالبِ مولیٰ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں داخل ہوتا ہے تو اس کے وجود پر چار نظروں کی تاثیر ہوتی ہے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی نظر کی تاثیر سے طالبِ مولیٰ کے وجود میں صدق پیدا ہوتا ہے اور کذب اور نفاق اس کے وجود سے نکل جاتا ہے۔ حضرت عمر فاروقؓ کی نظر سے طالبِ مولیٰ کے وجود میں عدل اور محاسبۂ نفس کی تاثیر پیدا ہوتی ہے اور اس کے وجود سے خطرات اور نفسانی خواہشات مکمل طور پر نکل جاتی ہیں۔ حضرت عثمان غنیؓ کی نظر کی تاثیر سے طالبِ مولیٰ کے وجود میں ادب اور حیا پیدا ہوتے ہیں اور اس کے وجود سے بے ادبی اور بے حیائی نکل جاتی ہے۔ حضرت علیؓ کی نظر سے طالبِ مولیٰ کے وجود میں علم، ہدایت اور فقر پیدا ہوتا ہے اور اس کے وجود سے جہالت اور حبِ دنیا نکل جاتی ہے۔ اس کے بعد طالب تلقین کے لائق بنتا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اسے بیعت فرماتے ہیں اور مرشدی کے لازوال، لاتخف ولاتحزن اور لارجعت مراتب تک پہنچاتے ہیں۔ جو مرشد طالبِ مولیٰ کو روزِ اوّل مجلسِ محمدیؐ میں داخل نہیں کرتا اور اصحابِ کبارؓ سے نعمت نہیں دلاتا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستِ مبارک پر بیعت سے سرفراز نہیں فرماتا اور تصور اسم اللہ ذات اور راہِ حضوری کے ذریعے بغیر ریاضت وطاعت کے ایک ساعت میں ولایت وہدایت عطا نہیں کرتا اسے مرشد نہیں کہا جا سکتا۔

اگر راہِ باطن میں مجلسِ محمدیؐ کا شرف، قربِ حق تعالیٰ اور فنا فی اللہ کے اعلیٰ مراتب نہ ہوتے تو

www.sultan-ul-faqr-publications.com

راہِ باطن پر چلنے والے سب گمراہ ہو جاتے۔ درست باطن یہ ہے کہ طالب جو کچھ باطن میں دیکھتا ہے ظاہر میں بھی ویسے ہی وقوع پذیر ہوتا ہے اور شریعت اور قرآن و حدیث کے عین مطابق ہوتا ہے۔ ایسا باطن برحق ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو باطن باطل پر ہے کیونکہ شریعت باطن کا ہی اظہار ہے۔

جان لے کہ اگر کوئی تجھے باطن، خواب یا مراقبہ میں کسی نیک و بد کام یا دینی و دنیوی امور کی اجازت و حکم دے یا منع کرے اور پھر وہ اسی وقت باطن میں زبان سے کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھے اور اس کے بعد درود شریف اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھے اور اس کے ساتھ ارواح کی خیر کے لیے سورۃ فاتحہ پڑھے تو بے شک وہ (حکم دینے والا) انبیاؑ، اصحابِ کبارؓ، مجتہدین، اولیا، فقرا یا باطن صفا درویشوں اور فرشتوں میں سے ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو وہ شیطانوں یا جنوں میں سے ہے۔

جان لو کہ مراقبہ کا تعلق چار چیزوں سے ہے جو کہ چار 'م' ہیں۔ اوّل 'م' مراقبہ محبت ہے جس سے اسرارِ الٰہی کا مشاہدہ نصیب ہوتا ہے۔ یہ مراقبہ تصورِ اسمِ اللہ ذات سے کیا جاتا ہے۔ دوم 'م' مراقبہ معرفت ہے جس سے نورِ توحیدِ الٰہی نمودار ہوتا ہے۔ یہ مراقبہ تصورِ اسمِ لِلّٰہ سے کیا جاتا ہے۔ سوم 'م' مراقبہ معراج الصلوٰۃ ہے جس سے مشاہدہ دل کھل جاتا ہے اور ذکر جاری ہو جاتا ہے جو فرحت انگیز ذوق بخشتا ہے جس سے تمام وجود شکستہ ہو جاتا ہے اور ہر بال کی زبان سے یَا اَللّٰہُ جاری ہو جاتا ہے۔ یہ مراقبہ تصورِ اسمِ لَہٗ سے کیا جاتا ہے۔ چہارم 'م' مراقبہ مجموعۃ الوجود ہے جس سے وجود کے ہفت اندام سر سے قدم تک نادر نور کے مشاہدہ میں مشغول ہو جاتے ہیں اور وہ نفس و شیطان پر غالب آجاتا ہے اور جب تک صاحبِ مراقبہ مجلسِ انبیا اور اولیا میں ہر ایک سے ملاقات نہیں کر لیتا وہ مراقبہ سے باہر نہیں آتا اگرچہ باطن میں اسے مراقبہ میں ستر سال گزر جائیں لیکن عوام کی نظر سے ایک لمحہ یا ایک بات کرنے کے برابر وقت کے لیے پوشیدہ ہوتا ہے۔ اس مراقبہ میں صاحبِ مراقبہ کے ہفت اندام کامل اور انتہائی مراقبہ میں غرق ہو جاتے ہیں بلکہ وقتِ مراقبہ ہر ہفت اندام میں سے ذکرِ الٰہی میں مشغول ستر ہزار نوری صورتیں برآمد ہوتی ہیں جیسے ہی صاحبِ مراقبہ باخبر ہوتا

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ہے تو ہر نورانی صورت دوبارہ وجود میں چلی جاتی ہے جن میں سے بعض کو صاحبِ مراقبہ جانتا ہے اور بعض کو نہیں۔ یہ مراقبہ تصور اسمِ ھُو سے کیا جاتا ہے۔ تصور اسمِ ھُو سے چار انتہائی ذکر کھلتے ہیں جنہیں مطلق غرقِ نورِ حضور کہتے ہیں۔ اوّل ذکرِ حامل جو مرشد کامل سے حاصل ہوتا ہے۔ دوم ذکرِ سلطانی جس سے ذاکر نفسانی خواہشات سے آزاد ہو کر لاھوت لامکان میں پہنچ جاتا ہے۔ سوم ذکرِ قربانی جس سے ذاکر خطراتِ شیطانی سے نجات پا لیتا ہے۔ چہارم ذکرِ خفی جس سے ذاکر مجلسِ محمدی کی دائمی حضوری میں پہنچ جاتا ہے۔ جو یہ ذکر نہیں کرتا اس کا مراقبہ مردود ہے اور اس کی طلب مردار دنیا ہے جس کے خطرات کے باعث اس کا دل سیاہ ہو چکا ہوتا ہے۔ اہلِ دنیا ہرگز قربِ الٰہی نہیں پاتا اگرچہ دنیا میں وہ مراتبِ عز و جاہ کا حامل ہو یا صاحب روضہ و خانقاہ ہو۔ جس کی نظر آخرت کے عظیم جہان کی طرف ہو وہ نفس، دنیا اور شیطان مردود سے فارغ ہو جاتا ہے کیونکہ وہ صفتِ کریم کا حامل ہوتا ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

مندرجہ ذیل علوم ہدایت کا مجموعہ ہیں علمِ انجیل، علمِ زبور، علمِ توریت، علمِ قرآن، علمِ حدیثِ قدسی، علمِ حدیثِ نبویؐ، علمِ ایمانِ مجمل، علمِ ایمانِ مفصل اور ان آیات کا علم سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْعَظَمَۃِ وَالْھَیْبَۃِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَ لَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ ، سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ، علمِ کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ، علمِ کلمہ شہادت اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ ، دونوں کلمے اقرار باللسان اور تصدیق بالقلب سے تعلق رکھتے ہیں، علمِ جفر جس میں نقش و دائرے کھینچے جاتے ہیں، علمِ واردات وفتوحاتِ غیبی جو رفاقتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں قدرتِ الٰہی سے بذریعہ الہام شہ رگ سے بھی نزدیک حاصل ہوتا ہے۔ اصل محمدی طالب کو حضورِ حق اور تجلّیاتِ نور کا دیدار حاصل ہوتا ہے جو اُن تجلیات سے بہتر ہے جو جناب موسیٰ علیہ السلام کو کوہِ طور پر حاصل ہوتی تھیں۔ پس وہ طالب اللہ سے

www.sultan-ul-faqr-publications.com

جواب باصواب پاتا اور اس کی صحبت سے مستفید ہوتا ہے۔ ابلیس لعنتی کو کونسا فائق علم حاصل ہے جس کی طاقت سے وہ عالموں، فاضلوں، فقیروں، درویشوں، عارفوں اور واصلوں پر غالب آجاتا ہے؟ مصنف کہتا ہے کہ اس میں حکمت یہ ہے کہ شیطان ستر مرتبہ ہر آدم زاد کے وجود میں آتا جاتا ہے کیونکہ آدمی کے ہر بال میں شیطان کے لیے راستہ ہے۔ پس شیطان مردہ دل طالبِ دنیا کے وجود میں داخل ہوتا ہے اور نفسِ امارہ کو دنیا کے طمع کا علم دیتا ہے اور طمع وجود میں خناس اور خرطوم کو وسوسہ اور خطرات سے زندہ کرتی ہے۔ اس طمع کے علم سے شیطان لوگوں پر غالب آتا ہے اور لوگ اس کے حکم کے تابعدار ہو جاتے ہیں اور طمع و حرص کو نہیں چھوڑتے کیونکہ یہ علمِ طمع ہی شیطان کی کلید ہے۔ تین طرح کے لوگوں کے وجود میں شیطان داخل نہیں ہو سکتا: جن کے وجود میں نورِ ایمان موجود ہوتا ہے اور وہ ہمیشہ تصدیق دل سے کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھتے ہیں۔ یا وہ جن کے دل پر اسمِ اللہ ذات نقش ہوتا ہے اور کلمہ طیب کے نورِ آتش سے وجود میں شیطان جل جاتا ہے یا باہر نکل جاتا ہے۔ یا وہ جن کے وجود کا ہر بال لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھتا ہے کہ یہ شیطان کے لیے تلوار ہے۔ لاحول پڑھنے سے ستر شیطان قتل ہو جاتے ہیں۔ دو گروہ' علما عامل اور فقرا کامل شیطان کے علم، مکر اور حیلے سے نجات یافتہ ہوتے ہیں کیونکہ وہ اخلاص کے ساتھ اللہ سے وابستہ ہوتے ہیں۔ جیسا کہ حدیثِ نبوی میں آیا ہے:

☆ لِكُلِّ شَيْءٍ اٰفَةٌ وَّ اٰفَةُ الْعِلْمِ طَمَعٌ

ترجمہ: ہر شے کی ایک آفت ہے اور علم کی آفت طمع ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ؕ وَ كَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ۝ (17:65)

ترجمہ: (اے شیطان) بے شک میرے بندوں پر تیرا کوئی زور نہ چلے گا اور تیرا ربّ ان کی کارسازی کے لیے کافی ہے۔

مندرجہ بالا دونوں گروہوں کے علاوہ دیگر لوگ جو اہلِ دنیا ہیں اور دنیا کی طلب رکھتے ہیں وہ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

شیطان کی گنتی میں اس طرح رہتے ہیں جس طرح چرواہا اپنی بکریوں کو ایک ایک کر کے گنتا ہے۔
فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ اَنۡ لَّا تَعۡبُدُوا الشَّیۡطٰنَ ۚ اِنَّہٗ لَکُمۡ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ ۝ (36:60)

ترجمہ: اے بنی آدم! شیطان کی پیروی نہ کرو۔ بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ شَیْطٰنُ الْاِنْسِ اَشَدُّ مِنْ شَیْطٰنِ الْجِنِّ

ترجمہ: انسانی شیطان جن شیطان سے زیادہ خطرناک ہے۔
فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَ مِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝ (113:5)

ترجمہ: (میں پناہ چاہتا ہوں) حسد کرنے والے کے شر سے کہ جب وہ حسد کرے۔
چنانچہ کلماتِ معرفتِ ربانی، اسرارِ سبحانی، قرب و مشاہدات، دونوں جہانوں کو تسخیر کر کے اپنے تصرف میں لے آنا، عرش سے تحت الثریٰ تک ہر زمین اور ہر ملک کی سیر، جن وانس، تمام ملائکہ اور مؤکلات اور ملکِ سلیمانیؑ کو اپنے قبضہ میں لے آنا، ذات وصفات کے درجات اور تمام طبقات و مقامات کے علوم حاصل کرنا، تمام انبیا و اولیا کی ارواح سے مصافحہ اور ملاقات کرنا، جاودانی نظارہ، مقامِ ازل اور جو کچھ ازل سے متعلق ہے اور مقامِ ابد اور جو کچھ ابد سے متعلق ہے ان سب کا مشاہدہ، دنیا اور اس کا نظارہ اور مقامِ عقبیٰ اور ہر شے جو اس سے تعلق رکھتی ہے ان سب کا مشاہدہ، مقامِ معرفتِ مولیٰ اور تمام مقامات سے اعلیٰ و اولیٰ فنا فی اللہ بقا باللہ کا مرتبہ، کل و جز کے تمام مقامات کا مشاہدہ، سب تصور اسم اللہ ذات، تصور اسم محمدؐ، تصور کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ کے حاضرات اور اس کے ساتھ اسمِ اعظم کا ورد کرنے، آیاتِ قرآن پڑھنے اور ننانوے اسمائے باری تعالیٰ کے تصور سے حاصل ہوتے ہیں اور یہ سب کامل توحیدِ ذات حاصل کرنے سے متعلق ہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

www.sultan-ul-faqr-publications.com

☆ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ (35:10)

ترجمہ: پاکیزہ کلام اسی کی طرف چڑھتا ہے اور وہی ہر عملِ صالحہ کو بلند فرماتا ہے۔

☆ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ○ (48:26)

ترجمہ: اور انہیں کلمۂ تقویٰ پر مستحکم فرما دیا اور وہ اس کے زیادہ حقدار اور اہل تھے۔ اور اللہ ہر شے کو خوب جاننے والا ہے۔

ایمان، جمعیت، معرفتِ الٰہی، تصدیق اور ذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے نور کا مجموعہ دل میں ہے جو آفتاب کی مثل دل میں چمکتا ہے جس سے دل کی کلی کھل اٹھتی ہے اور پھر دل کا یہ پھول مشک سی خوشبو سے فرحت یاب کرتا ہے اور زبان فرحت سے حق کا اقرار کرتی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ پس تصدیقِ ایمان کی بنیاد قلب ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَ لَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ (49:14)

ترجمہ: اور تمہارے قلوب میں ایمان ابھی داخل نہیں ہوا اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی اطاعت کرو تو وہ تمہارے اعمال (کے اجر) میں سے کچھ بھی کم نہ کرے گا۔ بیشک اللہ بہت بخشنے والا بہت رحم فرمانے والا ہے۔

علم مزید دو قسم کا ہے۔ علمِ ظاہر جو معاملات، رسوم اور اقرارِ زبان اور زبان سے گفتگو کرنے سے متعلق ہے۔ اس کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ (58:11)

ترجمہ: جنہیں درجوں کے اعتبار سے علم سے نوازا گیا۔

دوسرا علمِ باطن ہے جو حیّ و قیوم ذات کی معرفت سے متعلق ہے اور تصدیقِ قلب سے تعلق رکھتا

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ہے۔اس کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا O (18:65)

ترجمہ:اور انہیں علمِ لدنی سکھایا۔

بیت:

علم رسمی سینہ صافان را نمی آید بہ کار

چوں شود آئینہ روشن بے نیاز از جوہر است

ترجمہ: رسمی علم باصفا قلوب کے حاملین کے لیے کسی کام کا نہیں۔ کیونکہ آئینہ جیسے ہی مکمل روشن ہو جاتا ہے اسے (چمکنے کے لیے) کسی شے کی ضرورت نہیں رہتی۔

جب تک علمِ ظاہر رفیق نہ ہو علم باطن کی توفیق حاصل نہیں ہوتی۔ علمِ ظاہر ابتدا ہے اور علم باطن انتہا ہے۔ان دونوں علوم کے بغیر مرتبۂ عین تک نہیں پہنچا جا سکتا۔ علم مونسِ جان ہے۔ علم کے بغیر زہد کرنے والا شیطان ہے۔ کیا تو جانتا ہے کہ روزِ ازل بعض ارواح نے جب آوازِ ازل اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ سنی تو قَالُوْا بَلٰی کہا اور بعض ارواح اس آوازِ ازل پر دوڑیں اور حضورِ حق میں پہنچیں اور اس آواز کے اسرار سے آگاہی حاصل کر کے اس کی لذت کو چکھا۔ جبکہ بعض ارواح آوازِ ازل سے قبل ہی ازل کے ان اسرار سے واقف تھیں اور دیدارِ پروردگار اور مشاہدۂ انوار میں روزِ الست سے ہی مست تھیں۔ انہوں نے کہا:

☆ اَنَا الْمُشْتَاقُ الْمُدَبِّرِیْنَ هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ

ترجمہ: ہم تیری سب سے زیادہ مشتاق ہیں۔ کیا مزید کچھ ہے؟

انہوں نے ماسویٰ اللہ ہر شے سے خود کو الگ کر رکھا تھا۔ ان ارواح کے ظاہری وجود اسرارِ الٰہی ہیں اور یہ ربوبیت میں غرق دیدار میں مشغول ہیں۔ ان لوگوں کے دل زندہ اور بیدار ہیں اور ظاہر میں وہ شریعت اور اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں ہوشیار اور بدعت، شرک اور کفر سے بیزار ہیں اور یہ لوگ اللہ کی نافرمانی سے استغفار کرتے ہیں۔ پس ایسے صاحبِ مراتب کو محبوب کہتے ہیں

www.sultan-ul-faqr-publications.com

کیونکہ وہ دیدار اور معرفتِ حق، مشاہدۂ حق، معرفتِ نورِ حق، عرفانِ ذات اور تجلیاتِ ذات کے سوا کسی شے کے متلاشی نہیں ہوتے اور نہ ہی حرفِ حق کے سوا زبان سے کچھ کہتے ہیں۔ یہ مراتبِ حق الیقین ہیں جو علم الیقین اور عین الیقین کے مراتب طے کرنے کے بعد حاصل ہوتے ہیں۔ اور یقین تب حاصل ہوتا ہے جب فنا فی اللہ ہوا جائے اور صاحبِ فنا فی اللہ اُسے کہتے ہیں جو مراتبِ بقا باللہ پر پہنچ جائے یعنی مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا (ترجمہ: مرنے سے پہلے مرجاؤ) کے مرتبہ پر۔ جو روزِ ازل دیدارِ حق سے مشرف ہوا وہ دنیا میں بھی اسی طرح دیدار میں مستغرق رہے گا اور مردار دنیا سے بیزار ہوگا۔ ایسے ولی کو مادرزاد ولی اللہ کہتے ہیں جو دنیا میں دیدارِ الٰہی میں مستغرق ہوتا ہے اس کا دل ذکرِ اَللّٰہُ کی بدولت زندہ ہوتا ہے اور اس کی آنکھیں ازل تا ابد بیدار رہتی ہیں۔ ان مراتب تک پہنچنا بھی آسان ہے لیکن نورِ الٰہی کے دیدار میں ایسے غرق ہونا جیسے ظاہری طور پر کتاب کے اوراق کے مطالعہ میں مشغول ہوں اور معرفت فنا فی اللہ میں محو ہونا بہت مشکل کام ہے۔ اسی لیے بعض لوگ مخلوق کی نظر میں تو مجذوب ہوتے ہیں لیکن باطن میں مراتبِ محبوبیت پر ہوتے ہیں۔ لیکن جسے نہ مراتبِ محبوب حاصل ہیں نہ مراتبِ مجذوب' وہ (اندرونی طور پر) اندھا اور محجوب ہے۔ جسے دل کی آنکھیں نصیب نہ ہوں وہ معرفتِ الٰہی کے لیے بینائی کہاں سے لائے؟ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى (17:72)

ترجمہ: جو اس (دنیا) میں (حق کے دیدار سے) اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا۔

بیت:

عارفان را دیدہ ازلش با وصال
کورِ ازلش کے بہ بیند با زوال

ترجمہ: عارفین کی آنکھیں تو ازل سے دیدار میں محو ہیں اور انہیں ازل سے ہی وصال حاصل ہے جبکہ ازلی کور چشم کبھی کچھ نہیں دیکھ سکتے کیونکہ وہ زوال کا شکار ہیں۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

یہ درست ہے کہ صاحبِ حق الیقین جسے ازل سے ہی یہ مرتبہ حاصل ہو وہ دنیا میں بھی مراتبِ حق الیقین پر پہنچ جاتا ہے۔ صاحبِ حق الیقین چار چیزوں کے مجموعہ سے تعلق رکھتا ہے دو چیزیں ظاہر سے متعلق ہیں جن میں سے ایک توفیقِ الٰہی سے طاعت، دوم اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور شریعت کی پیروی۔ دو چیزیں باطن سے متعلق ہیں ایک نورِ معرفتِ الٰہی کے استغراق کا مشاہدہ، دوم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جو اشرف البشر ہیں' ان کی مجلس کی دائمی حضوری۔ یہ مراتبِ حق الیقین ہیں جن سے باطن معمور رہتا ہے۔ راہِ معرفتِ توحید اور راہِ فقر مشکل ہیں۔ بعض اہلِ تقلید جیسا کہ کوئی زمیندار کا بیٹا یا کاشتکار کا بھائی اگر فقر اختیار کرے اور لوگوں کی نظر میں خود کو پارسا، متقی اور صالح فقیر ظاہر کرے تا کہ اس کا باپ یا بھائی اس پر اعتماد کریں اور وہ انہیں فتنہ وفریب سے قتل کر دے اور خود دنیا میں عیش کرے۔ یا پھر کوئی شخص جو نوکر یا سپاہی کی مثل ہو فقیری کا دعویٰ کرے اس کا مقصد بھی یہی ہوتا ہے کہ منصبِ بادشاہی حاصل کرے یا بادشاہ کے منصب دار اس کے طالب و مرید بن جائیں یا اگر منصب دار فقیری کا دعویٰ کرے تو اس کا مقصد بھی یہی ہوتا ہے کہ امرا کے مراتب حاصل کرے یا بادشاہ کے امرا کو اپنا طالب و مرید بنا لے اور جو امیر شخص فقیری کا دعویٰ کرے اس کا مقصد بھی یہی ہوتا ہے کہ بادشاہ کے وزیر کا مرتبہ حاصل کر کے بادشاہ کا مقرب بن جائے اور جو وزیر فقیری کا دعویٰ کرے اور اس کا مقصد بھی یہی ہوتا ہے کہ بادشاہی کے مرتبہ پر پہنچے یا بادشاہ کو اپنے حکم کے تابع کر لے لیکن جو بادشاہ اللہ کی خاطر فقیر ہو جائے وہ جلد ہی اپنے مقصود معرفتِ اِلَّا اللّٰہُ اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری تک پہنچ جائے گا اور اسے ترک و توکل کے مراتب حاصل ہو جائیں گے اور وہ عارف باللہ واصل ہو جائے گا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْفُقَرَآءَ الْاَغْنِیَآءَ

ترجمہ: بے شک اللہ غنی فقرا کو پسند کرتا ہے۔

مصنف فرماتا ہے کہ مرشد کامل کی نشانی یہ ہے کہ روزِ اوّل ہی طالبِ مولیٰ کو بادشاہی اور مکمل

www.sultan-ul-faqr-publications.com

تصرف عطا کر دے جس سے وہ دنیا کے تمام مراتب سے سیری حاصل کر لے اور اس کا دل دنیا اور اہلِ دنیا سے بیزار ہو جائے۔ راہِ معرفتِ مولیٰ میں جو غنایت کی تمامیت تک پہنچ جائے وہ ہدایت میں مکمل ہو جاتا ہے لیکن مرد وہ ہے جو علمِ دنیا کو حاصل کرے اور دوسرے ہی ہاتھ اسے ترک کر دے۔ جو مرشد دل کی غنایت اور توفیقِ ہدایت کی خاطر علمِ دنیا عطا کرتا ہے وہ چار چیزوں پر مشتمل ہے۔ اوّل سنگِ پارس کا علم کہ اگر لوہے کو چھو جائے تو وہ تانبا بن جائے۔ انہی مراتب کی بنا پر فقیر دنیا میں لایحتاج ہوتا ہے۔ دوم وہ علم جس کی بنا پر زمین میں جتنے بھی اللہ کے غیبی خزانے ہیں وہ سب طالب کو معلوم ہو جائیں اور ان میں سے جس قدر چاہے استعمال کر لے۔ ان مراتب کی بدولت بھی فقیر دنیا میں لایحتاج ہوتا ہے۔ سوم علمِ کیمیا جو مؤکل بذریعہ الہام طالب کو عطا کرتے ہیں اور جب طالب اس کو درست سیکھتا ہے تو اپنے عمل میں لے آتا ہے۔ یہ مراتب بھی دنیا میں لایحتاج کر دیتے ہیں۔ چہارم وہ علم جس کے حصول کے بعد وہ نظر سے مٹی کو سونا بنا سکتا ہے اور جب وہ اسے سنار کے پاس لے جاتا ہے تو وہ سونا واپس مٹی نہیں بنتا اور جس قدر چاہتا ہے اسے استعمال کرتا ہے۔ اسمِ اعظم کی برکت سے یہ علوم فقیر کو دنیا میں لایحتاج بنا دیتے ہیں۔ مرشد طالبِ مولیٰ کو ابتدا میں ہی تصور اسمِ اللہ ذات کے حاضرات سے یہ علوم عطا کرتا ہے جس سے اس کا نفس جمعیت پاتا ہے اور خواہشاتِ نفس سے خلاصی پا لیتا ہے۔ اے طالب! اس کمتر مرتبہ پر مغرور نہ ہو بلکہ مرشد سے اس سے بھی آگے کے مقاماتِ قرب و معرفتِ الٰہی طلب کرتا کہ تو اللہ کی بارگاہ میں منظور ہو اور فنا فی اللہ ہو کر نور میں غرق ہو جائے اور مجلسِ محمدیؐ کی دائمی حضوری سے مشرف رہے جہاں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گفتگو سن سکے اور اپنی عرض پیش کر سکے۔ وہ لوگ فقیر نہیں ہیں جو دنیا کے مال جیسے فتنہ و فضیحت کی طلب میں ہیں اور لوگوں کو اپنے جال میں پھنساتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ تَرْكُ الدُّنْيَا لِلدُّنْيَا

ترجمہ: (بعض لوگ) دنیا کو دنیا کی خاطر ترک کرتے ہیں۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

بعض لوگ نام و ناموس کی خاطر فقر اختیار کرتے ہیں اور عزو جاہ اور مال جمع کرنے کی خاطر لوگوں کو اپنی طرف مائل کرتے ہیں۔ جان لے کہ بعض نام نہاد فقیر کہتے ہیں کہ ہمیں دین اور دنیا دونوں عطا ہوئے ہیں۔ یہ نفسِ امارہ کا فریب اور حیلۂ شیطانی ہے جو کہ سراسر خطا ہے۔ ترکِ دنیا ہر عبادت کی بنیاد اور عطا ہے اور حبِ دنیا خطرات کی بنیاد اور خطا ہے۔ وہ عجیب احمق ہیں جو خطا کو عطا سمجھتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ تَرْکُ الدُّنْیَا رَاسُ کُلِّ عِبَادَةٍ وَ حُبُّ الدُّنْیَا رَاسُ کُلِّ خَطِیْئَةٍ

ترجمہ: ترکِ دنیا ہر عبادت کی بنیاد اور حبِ دنیا ہر برائی کی بنیاد ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ (4:77)

ترجمہ: آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) فرما دیجیے کہ متاعِ دنیا قلیل ہے۔

منافق اور بخیل مراتبِ دنیا کے طلبگار ہوتے ہیں اس لیے وہ ربِ جلیل کی معرفت سے محروم رہتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ حُبُّ الدُّنْیَا وَ الدِّیْنِ لَا یَسْعَانِ فِیْ قَلْبِ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ کَالْمَآءِ وَالنَّارِ فِیْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ

ترجمہ: مومن کے دل میں حبِ دنیا اور حبِ دین دونوں جمع نہیں ہو سکتے جیسے پانی اور آگ ایک برتن میں جمع نہیں ہو سکتے۔

وجود میں حرصِ دنیا کی آگ ایک مرض ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا (2:10)

ترجمہ: ان کے دلوں میں بیماری ہے اور اللہ نے اس بیماری کو مزید بڑھا دیا ہے۔

توکل ایک نور ہے جو پانی کی مثل ہے اور فقرا اس سے سیراب ہوتے ہیں اور توکل کا یہ پانی وجود کو کامل صحت اور جمعیت بخشتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ (65:3)

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: اور جو اللہ پر توکل کرتا ہے تو وہ اس کے لیے کافی ہے۔

بیت:

می نترسند عارفان دائم

لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَآئِمٍ

ترجمہ: عارفین کبھی بھی خوفزدہ نہیں ہوتے اور نہ ہی انہیں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا ڈر ہوتا ہے۔

اہلِ دنیا، منافق اور مشرک نفس پرست ہوتے ہیں جو نماز کو بھی ریا کاری سے پڑھتے ہیں۔ بیت:

نفس پلید باھُوؒ! بر تن جامہ پاک چہ سود

در دل ہمہ شرک است سجدہ بر خاک چہ سود

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: اے باھُوؒ! اگر نفس پلید ہو تو وجود پر پاک لباس کا کیا فائدہ؟ اسی طرح اگر دل میں شرک ہو تو خاک پر سجدہ کرنے کا کیا فائدہ؟

جان لو کہ تین طرح کے لوگوں کے وجود ہرگز پاک نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ ناپاک ہیں اور ہمیشہ نجاست میں رہتے ہیں جب تک وہ نجاست سے نہ نکلیں ہرگز پاک نہیں ہو سکتے۔ اوّل دیوث[1]، جو ریچھ کی صفات کا حامل ہوتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَلدَّیُّوْثُ لَا یَدْخُلِ الْجَنَّۃَ

ترجمہ: دیوث جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔

دوم طالبِ دنیا، جو کتے کی مثل ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَطَالِبُھَا کِلَابٌ

ترجمہ: دنیا مردار ہے اور اس کے طلبگار کتے ہیں۔

سوم منافق و کاذب، جو کافروں کی مثل ہیں ان کے متعلق اللہ کا ارشاد ہے:

---

[1] بیوی کی دلالی سے کمائی کر کے کھانے والا

☆ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ (4:143)

ترجمہ: وہ (ایمان اور کفر کے مابین) متذبذب ہوتے ہیں۔

☆ ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا (4:137)

ترجمہ: پھر وہ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے۔

مشرک، مردود، اہلِ بدعت، تارکِ صلوٰۃ و جماعت، ظاہری حسن پرست، اہلِ سرود اور تارکِ شریعت معرفتِ الٰہی اور وصال سے محروم ہوتے ہیں۔

ابیات:

سرود سر لعنت بود از سر گناہ
آں بود شیطان کہ ایں گوید مباح

ترجمہ: سرود سراسر لعنت ہے اور گناہوں کا باعث ہے۔ جو اسے جائز کہے وہ شیطان ہے۔

آں خوش آوازے دیگر است مدح رسولؐ
قتل سازد نفس را اہل الوصول

ترجمہ: لیکن وہ خوش آواز جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعریف بیان کرے وہ سرود نہیں ہے۔ اہلِ وصال (اس آواز کو سن کر) نفس کو قتل کرتے ہیں۔

جان لو کہ سرود کفر ہے۔ کافر بتوں کے سامنے گانا بجانا کرتے ہیں اور شیطان بھی دوزخ کے دروازے کے سامنے طرح طرح کے نعرے لگائے گا اور اہلِ سرود ان نعروں کو سنتے ہی مکمل طور پر مست ہو جائیں گے اور شیطان کی طرف دوڑیں گے اور شیطان اپنی اس قوم کے ساتھ جہنم میں جائے گا۔ عارفین کو سرود کی آواز گدھے کی آواز سے بھی بدتر محسوس ہوتی ہے۔ اسی لیے مسلمان، مومنین، انبیا اور اولیا اللہ کو آوازِ قرآن مجید، تلاوتِ قرآن، مطالعۂ کتاب و حدیث اور زبان سے خوشی آوازی کے ساتھ مد کو کھینچ کر کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھنے سے راحت ملتی ہے۔ جنت کے دروازے پر سب سے پہلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اصحابؓ کے ہمراہ مد کو

www.sultan-ul-faqr-publications.com

کھینچ کر بلند آواز کے ساتھ زبانِ مبارک سے کلمہ طیب کا نعرہ لگائیں گے اور کلمہ طیب کی آواز سنتے ہی تمام مومن و مسلمان مست ہو کر بے اختیار حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف دوڑیں گے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظورِ نظر اور اخلاص کے ساتھ کلمہ پڑھنے والے تمام امتی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اردگرد جمع ہو جائیں گے۔تب جنت سے یہ آواز آئے گی:

☆ یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِیْۤ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ۝ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ۝ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۝ (89:27-30)

ترجمہ: اے نفسِ مطمئنہ! اپنے ربّ کی طرف اس حالت میں لوٹ کہ تو اس سے راضی ہو اور وہ تجھ سے راضی۔ میرے بندوں میں شامل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام امت کے خاص الخاص لوگوں کے ہمراہ جنت میں داخل ہونگے۔ ان مومنین اور مسلمانوں کو مبارکباد۔ سرود سے اخلاص کے ساتھ وہی رجوع کرتا ہے جو کلمہ طیب و قرآن اور دینِ محمدی سے برگشتہ ہو چکا ہو۔ فقیر جو کچھ کہتا ہے حساب سے کہتا ہے نہ کہ حسد سے۔ جو سرود کے ساتھ ذکر کرتا اور تالیاں بجاتا ہے اور یَا اَللّٰہُ ھُوْ کہتا ہے وہ سرود سراسر رسوائی ہے کیونکہ اللہ کا نام عزت، صفائی اور پاکی سے تعلق رکھتا ہے اور جو اللہ کے پاک نام کو پلید سرود سے پڑھے وہ مطلق کافر ہو جاتا ہے۔ پس نام اللہ اور ذکرِ اللہ جہر ہو یا خفی' دائمی پاکیزگی اور زندگیٔ دل کا سبب ہے اور یہ فرضِ عین اور بندگی ہے۔ سرود پلیدی، شرمندگی اور شرِ شیطان ہے۔ انہیں اختیار کرنے والوں کا خاتمہ بھی شر اور گندگی میں ہوگا۔ پس معلوم ہوا کہ اہلِ بندگی اور اہلِ گندگی کو ایک دوسرے کی مجلس پسند نہیں آتی۔

ابیات:

ذکر قلبی چیست خاص الخاص نور
از ذکر ذاکر بود دائم حضور

ترجمہ: ذکرِ قلبی کیا ہے؟ یہ خاص الخاص نور ہے اور اس ذکر کی بدولت ذاکر کو دائمی حضوری حاصل

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ہوتی ہے۔

بے حضوری ذکر ذاکر سر ہوا
باحضوری ذکر حاضر مصطفیٰؐ

ترجمہ: حضورِ قلب کے بغیر کیا جانے والا ذکر ذاکر کو خواہشاتِ نفس کی طرف مائل کرتا ہے جبکہ حضورِ قلب کے ساتھ کیا جانے والا ذکر ذاکر کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حضوری میں لے جاتا ہے۔

ہر کہ با مشغول ذکرش صبح شام
خاتمہ بالخیر ذاکر والسلام

ترجمہ: جو صبح شام ذکرِ قلبی میں مشغول رہتا ہو اس کا خاتمہ خیر اور سلامتی پر ہوتا ہے۔

خلق گوید ذاکران دیوانہ اند
بے ذکر مردہ دل ز حق بیگانہ اند

ترجمہ: لوگ ذاکرانِ قلبی کو دیوانہ سمجھتے ہیں جبکہ بے ذکر مردہ دل ہیں جو حق سے غافل ہیں۔

ہر کہ دیوانہ شود با ذکر حق
زیر پائش عرش و کرسی ہر طبق

ترجمہ: جو ذکرِ حق میں مشغول ہو کر مست ہو جائے تو عرش و کرسی اور تمام طبقات اس کے قدموں تلے ہوتے ہیں۔

غرق گردد نور فی اللہ ہر دوام
انتہائے ذاکران را ایں مقام

ترجمہ: ذاکروں کا انتہائی مقام یہ ہے کہ وہ ہمیشہ نورِ الٰہی میں غرق رہتے ہیں۔

ہر کہ غافل میشود ذکر از خدا
نفس او فربہ شود کفر از ریا

ترجمہ: جو ذکرِ الٰہی سے غافل ہو جائے اس کا نفس کفر اور ریا کے باعث طاقتور ہو جاتا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

اس کے متعلق فرمایا گیا ہے:

☆ اَلرِّیَاءُ اَشَدُّ مِنَ الْکُفْرِ

ترجمہ: ریا کفر سے بھی بدتر ہے۔

ذاکروں پر ذکرِ اَللّٰہُ تب تک قرار نہیں پکڑتا جب تک کلیدِ ذکر ان کے ہاتھ میں نہ ہو اور کلیدِ ذکر اسم اللہ ذات کا تصور ہے۔ تصور اسمِ اللہ ذات سے ایسے ذکر کھلتے ہیں جو شمار نہیں کیے جا سکتے۔ وجود پر جتنے بال ہیں وہ الگ الگ ذکرِ اَللّٰہُ میں اس طرح نعرے لگاتے ہیں کہ سر سے قدم تک گوشت پوست، رگیں اور ہڈیاں سب ذکرِ اَللّٰہُ کی بدولت جوش میں آ جاتے ہیں۔ یہ صاحبِ تصور اسمِ اللہ ذات کے مراتب ہیں کہ اس کے ظاہر و باطن میں بس وہی ذات ہوتی ہے۔ نیز ذکر چار چیزوں کے بغیر اثبات نہیں پکڑتا اوّل غرق فنا فی اللہ کا مشاہدہ، دوم مجلسِ محمدیؐ کی حضوری، سوم ماسویٰ اللہ سے نجات، چہارم مراتبِ بقا باللہ پر پہنچنا۔ یہ چاروں مراتب درج ذیل ذکرِ ربانی سے تعلق رکھتے ہیں جیسا کہ ذکرِ خفی جس سے چشمِ روشن نصیب ہوتی ہے۔ ذکرِ حامل جس سے نفس فنا ہو جاتا ہے۔ ذکرِ سلطانی جس سے روح فرحت یاب ہوتی ہے اور ذکرِ قربانی جس سے قلب کو حیات حاصل ہوتی ہے اور تمام علوم کے مجموعہ کا ذکر جو کہ ذکرِ حیّ و قیوم ہے اس سے پنہاں اسرارِ سبحانی کھلتے ہیں۔ ان مراتب کے حامل ذاکر کو تصور اسمِ اللہ ذات سے اس قدر ربوبیتِ رحمٰن کے مشاہدات اور کلماتِ ربانی کا علم حاصل ہوتا ہے کہ اس کا حساب نہیں کیا جا سکتا۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ قُلْ لَّوْ کَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ کَلِمٰتُ رَبِّیْ وَ لَوْ جِئْنَا بِمِثْلِہٖ مَدَدًا O (18:109)

ترجمہ: آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) فرما دیں کہ اگر تمام سمندر کلماتِ ربانی تحریر کرنے کے لیے سیاہی بن جائیں تو تمام کلماتِ ربانی لکھنے سے قبل وہ سمندر ختم ہو جائیں گے خواہ ان جیسے مزید سمندر مدد کے لیے ساتھ ملا لیے جائیں۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

یہ مراتب اس حدیثِ قدسی کے موافق ہیں:

☆ مَنْ طَلَبَنِیْ فَقَدْ وَجَدَنِیْ وَمَنْ وَجَدَنِیْ عَرَفَنِیْ وَمَنْ عَرَفَنِیْ اَحَبَّنِیْ وَ مَنْ اَحَبَّنِیْ عَشَقَنِیْ وَ مَنْ عَشَقَنِیْ قَتَلْتُہٗ وَمَنْ قَتَلْتُہٗ فَعَلَیَّ دِیَّتُہٗ وَاَنَا دِیَّتُہٗ

ترجمہ: جو میری طلب کرتا ہے پس تحقیق وہ مجھے پالیتا ہے اور جو مجھے پالیتا ہے وہ مجھے پہچان لیتا ہے اور جو مجھے پہچان لیتا ہے اسے مجھ سے محبت ہو جاتی ہے اور جسے مجھ سے محبت ہو جاتی ہے وہ مجھ سے عشق کرنے لگتا ہے اور جو مجھ سے عشق کرنے لگتا ہے اسے میں قتل کر دیتا ہوں اور جسے میں قتل کر دوں اس کی دیت میرے ذمے ہوتی ہے اور اس کی دیت میں خود ہوں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ مَنْ لَہُ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلُّ

ترجمہ: جسے مولیٰ مل گیا پس اسے سب کچھ مل گیا۔

بیت:

باھُوؒ کشتگانِ دیدار دائم باوصال
باجمال و باوصال و لازوال

ترجمہ: اے باھُوؒ! دیدارِ حق سے قتل ہونے والے ہمیشہ باوصال رہتے ہیں اور انہیں لازوال جمالِ حق کا دیدار حاصل ہوتا ہے۔

جو ان مراتب پر پہنچ جائے وہ معرفتِ فقر کی انتہا پر قدم رکھتا ہے اور اس پر پانچ مراتب کھلتے ہیں اوّل مرتبہ یہ ہے:

☆ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (3:92)

تم ہرگز اَلْبِرّ تک نہیں پہنچ سکتے جب تک اپنی محبوب چیزوں کو (اللہ کی راہ میں) خرچ نہ کر دو۔

اور وہ اس صفتِ کریم کو اختیار کر لیتا ہے۔ دوم مرتبہ یہ ہے:

☆ فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ (51:50)

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: پس دوڑو اللہ کی طرف۔

اس مقام پر انسان حق تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور کبھی رجا اور کبھی خوف کی کیفیت میں ہوتا ہے۔ سوم مرتبہ یہ ہے:

☆ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ (50:16)

ترجمہ: اور ہم تو اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے نزدیک ہیں۔

اس مقام پر انسان تصور اسمِ اللہ ذات کی تاثیر سے شہ رگ سے بھی نزدیک ذات کی تجلیات کا مشاہدہ کرتا ہے اور قدرتِ الٰہی کی بدولت حضوری سے دل میں دلیل، الہام اور وھم کے ذریعے پیغامات پاتا ہے۔ یہ شرف امتِ محمدیہ کے ولی اللہ کا ہے جس کا وجود کوہِ طور کی مثل ہے اور اس وجود میں ہی وہ ولی اللہ موسیٰؑ کی مثل اللہ سے ہم کلامی کرتا ہے۔ ایسے فقرا کو علما عامل کہتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَلْعُلَمَآءُ اُمَّتِيْ خَيْرٌ مِنْ نَبِيِّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ

ترجمہ: میری امت کے علما بنی اسرائیل کے انبیا سے بہتر ہیں۔

چہارم مرتبہ یہ ہے:

☆ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ (51:21)

ترجمہ: اور (میں) تمہارے اندر ہوں کیا تم غور سے نہیں دیکھتے۔

بیت:

چشم را بکشا بہ بین از اسم نور
اسم اللہ می برد با تو حضور

ترجمہ: اپنی آنکھیں کھول اور اسم اللہ ذات کے نور سے دیکھ۔ اسم اللہ ذات تمہیں حضوری میں لے جائے گا۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

www.sultan-ul-faqr-publications.com

☆ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ إِذَا نَسِيْتَ (18:24)

ترجمہ: اور اپنے ربّ کا ذکر (اس قدر محویت سے) کریں کہ خود کو بھی فراموش کر دیں۔

جو شخص ذکر سے دیوانہ ہو کر خود سے بے خود ہو جائے تو اس کے وجود پر ہاتھ رکھ کر دیکھو۔ اگر اس کا وجود انگارے کی مثل آگ سے بھی گرم تر ہو تو وہ معرفتِ اِلَّا اللّٰہُ کے مشاہدے میں غرق ہوتا ہے اور اگر اس کا وجود پانی سے بھی سرد ہو گویا کہ مردہ، تو وہ انبیا و اولیا کی مجلس میں اُن سے ملاقات کر رہا ہوتا ہے۔ پس یہ مراتب توحید ہیں۔ جو وجود نہ سرد ہو نہ گرم اور وہ گریہ زاری اور آہ و فغاں کر رہا ہو تو وہ اہلِ تقلید ہے۔ پنجم مرتبہ اس آیت کے مصداق ہے:

☆ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى (53:17)

ترجمہ: ان کی نگاہ نہ کسی اور طرف مائل ہوئی اور نہ حد سے بڑھی۔

قطعہ:

کونین را نہ بیند ہر کہ بینا باخدا
کونین را بہ بیند آنکس کہ باہوا

ترجمہ: جو صاحبِ بصیرت ہو اور حق کو دیکھتا ہو وہ دونوں جہان کی طرف نظر بھی نہیں ڈالتا۔ دونوں جہان کی طرف وہی متوجہ ہوتا ہے جو خواہشاتِ نفس کا اسیر ہو۔

نظری کہ بانظیر است روشن ضمیر پس
آں کبر را نہ بیند کہ برسد بکبریا

ترجمہ: جس کی نظر کو دیدار حاصل ہو وہ روشن ضمیر ہوتا ہے اور چونکہ وہ ذاتِ کبریا تک پہنچ چکا ہوتا ہے اس لیے وہ متکبر نہیں ہوتا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ

ترجمہ: جب فقر مکمل ہوتا ہے تو وہی اللہ ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

مندرجہ بالا تمام مراتب اور نورِ الٰہی کی تجلیات کو عین بعین دیکھنے کے مراتب کلیدِ کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سے کھلتے ہیں اور یہ تحقیق شدہ طریق ہے جو برحق ہے۔ جو اس میں شک کرے وہ کافر و زندیق ہے۔ بلکہ کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور تصور اسم اللّٰہ ذات کے حاضرات سے مندرجہ ذیل آیات کا علم کھلتا ہے اور آگاہی بخشتا ہے:

☆ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا (2:31)

ترجمہ: (اللہ نے) آدمؑ کو تمام اسماء کا علم سکھایا۔

☆ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ (96:5)

ترجمہ: انسان کو وہ علم سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

☆ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ (59:22)

ترجمہ: وہ پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا ہے۔

تب اس (طالب) کے وجود میں شرک، کفر، بدعت اور ذرہ برابر بھی گمراہی باقی نہیں رہتی۔ لہٰذا وجود پر لباسِ شریعت اوڑھ کر شرعی احکامات پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتا ہے اور دریائے معرفت نوش کرتا ہے۔ یہ مراتب ہوشیار اور وسیع حوصلہ رکھنے والے کے ہیں جو معرفتِ اِلَّا اللّٰہُ میں غرق مجلسِ محمدیؐ کی حضوری میں رہتا ہے۔

جان لو کہ مرشد تین قسم کے ہیں اور طالب بھی تین قسم کے ہیں۔ مرشدِ دنیا جس کے طالب دنیا اور اس کی عز و جاہ کے طلبگار ہوتے ہیں۔ یہ دونوں گمراہ ہیں۔ مرشدِ عقبیٰ جس کے طالب عقبیٰ کے طلبگار ہوتے ہیں اور وہ صاحبِ تقویٰ ہوتے ہیں اور درد کے باعث آہ و زاری کرتے رہتے ہیں۔ مرشد عارف باللہ جس کے طالب نورِ الٰہ میں غرق ہونے کے طلبگار ہوتے ہیں۔ خاص طالب وہ ہے جو نیک اعمال کرنے والا باعمل عالم ہو اور رات دن معرفتِ الٰہی اور وصال کا طلبگار ہو لیکن مرشد کامل وہ ہے جو طالبِ مولیٰ کو ورد وظائف اور ذکر فکر میں مشغول نہ کرے کیونکہ ورد و وظائف اور ذکر فکر سے رجعت، سکر و سہو، لغو و لہو اور قبض و بسط پیدا ہوتے ہیں جو رجوعاتِ خلق،

www.sultan-ul-faqr-publications.com

حوادثاتِ دنیا کی پریشانی، خواہشاتِ نفسانی اور خطراتِ شیطانی جیسی بے انتہا مصیبتوں اور تکلیفوں کا سبب بنتے ہیں۔ مردِ مرشد وہ ہے جو طالبِ مولیٰ کو ہر ایک مصیبت سے نجات دلا دے اور ایک ہی بار میں اسمِ اللہ ذات کے حاضرات سے معرفتِ اِلَّا اللّٰہُ میں غرق کر کے ہمیشہ کے لیے اللہ کی نظر میں منظور کرا دے اور نورِ الٰہی میں فنا کر کے مجلسِ محمدیؐ کی دائمی حضوری سے مشرف کر دے۔ مرشد کامل وہ ہے جو معرفتِ اِلَّا اللّٰہُ اور مجلسِ محمدیؐ کی حضوری کے علاوہ کوئی دوسرا مسلک سلوک نہیں جانتا اور طالب صادق وہ ہے جو مرشد سے معرفتِ اِلَّا اللّٰہُ اور مجلسِ محمدیؐ کی حضوری کے علاوہ کچھ طلب نہیں کرتا۔

اکثر لوگ سانس کو روک کر ذکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ذکرِ حبسِ دم ہے۔ یہ ذکرِ حبسِ دم نہیں ہے۔ اس طرح سانس روکنا کفار کا طریقہ ہے جو کہ بیکار ہے۔ مسلمان اولیا کے طریقِ تحقیق کے مطابق ذکرِ حبسِ دم یہ ہے کہ جو شخص ذکرِ حبسِ دم کرتا ہے اس کا قلب زندہ ہو جاتا اور نفس مر جاتا ہے اور یہ ذکرِ حبسِ دم اپنے ذاکر کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس کی حضوری میں لے جاتا ہے اور نورِ وحدانیت میں غرق کر دیتا ہے جس سے ذاکر کے وجود میں دنیا کے غم، انا اور کچھ غلط چیز باقی نہیں رہتی۔ اس طریقے سے ذکرِ حبسِ دم کرنے والے ذاکر دنیا میں گمنام اور کم ہیں۔ یہ انتہائی ذکر، اسمِ اللہ ذات کا ذکر ہے جو کہ آفتاب کی مثل ہے۔ جب یہ وجود میں طلوع ہو کر روشنی بکھیرتا ہے تو نفس کی سیاہی اور شیطان وہاں موجود نہیں رہتے۔ جان لو کہ اکثر لوگ کہتے ہیں کہ فقر صلح کُل[1] ہے اس لیے ہر دل عزیز ہے۔ یہ احمق لوگ جو کفر و اسلام، حلال و حرام اور علم و جہالت کے درمیان فرق نہیں کر سکتے یہ نہیں جانتے کہ صلح کُل کے معنی کیا ہیں۔ صلح کُل دونوں جہان اور اٹھارہ ہزار عالموں کی کلید ہے اور وہ کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے۔ جو اس کلید کلمہ طیب کو اسمِ اللہ ذات کے حاضرات کی مدد سے آیاتِ نص و حدیث کے موافق اپنے ہاتھ میں لے آتا ہے تو شریعتِ محمدیؐ کی برکت سے دونوں جہان اس کے تصرف میں آ جاتے ہیں کیونکہ صاحبِ توفیق، فنا فی اللہ اور حق کے رفیق فقرا صلح کُل ہیں نہ کہ اہلِ بدعت و زندیق۔

---

[1] ہر شے کی سلامتی اور امن کا باعث

www.sultan-ul-faqr-publications.com

☆ اَلزِّنْدِیْقُ هُوَ الَّذِیْ یَخْفَیَ الْکُفْرَ

ترجمہ: زندیق وہ ہے جو اپنے کفر کو چھپاتا ہے۔

اکثر لوگ کہتے ہیں کہ میرا پیر خس (یعنی کم مرتبہ) ہے لیکن میرا اس پر کامل اعتقاد ہے۔ وہ غلط کہتے ہیں۔ کیونکہ مراتب تین ہیں عام، خاص اور خاص الخاص اخص۔ چونکہ میرا پیر معرفت اور فقر کی تمامیت اور انتہا پر ہے اور کامل و اخص ہے تو میرا اعتقاد بھی اسی وجہ سے کامل ہے۔

اکثر لوگ کہتے ہیں کہ حج کے لیے جانا دنیا کی سیر اور تماشا دیکھنا ہے اور نفلی روزے رکھنا رزق کی بچت ہے اور نوافل نمازیں ادا کرنا بیواؤں کا کام ہے اور دل کو قبضہ میں لے آنا مردوں کا کام ہے۔ مصنف کہتا ہے کہ یہ مردہ دل اور خوار لوگوں کا گروہ ہے جو دل کی زندگی اور معرفتِ پروردگار سے بے خبر ہے۔ نہ ہر وجود کے اندر دل معرفت و وِصال اور نورِ الٰہی کے خزانوں سے پُر ہوتا ہے اور نہ ہی ہر پتھر لعل ہوتا ہے اور نہ ہی ہر کوئی جمالِ ربوبیت کے مشاہدہ میں غرق ہوتا ہے اور نہ ہی ہر زبان پر باتاثیر تفسیر ہوتی ہے اور نہ ہر شخص روشن ضمیر اور نفس پر امیر فنا فی اللہ فقیر ہوتا ہے۔ میرا یہ قول ماضی، حال اور مستقبل کے لیے یکساں ہے۔ اے احمق اور گدھے سن! حج پر جانا سرمایۂ ایمان اور سلامتی ہے۔ نفل روزے رکھنا جان کی پاکی کا سبب ہے۔ نوافل نمازیں ادا کرنا خوشنودیٔ رحمٰن کا باعث ہے۔ جو اللہ رحمٰن کی طاعت سے روکے وہ دیو خبیث ابلیس اور راہزن شیطان ہے۔ مصنف کہتا ہے کہ اہلِ دنیا کے دل کو اپنے قبضہ میں لے آنا پریشان لوگوں کا کام ہے۔ کشف و کرامات میں مشغول رہنا نامکمل لوگوں کا کام ہے۔ رجوعاتِ خلق سے خوش ہونا نادان لوگوں کا کام ہے۔ نقش بنانا اور امرا و بادشاہوں کو اپنے سامنے حاضر کر لینا خام لوگوں کا کام ہے۔ جبکہ خود سے فنا ہونا اور عین بعین فنا فی اللہ بقا باللہ کے مراتب پر پہنچنا مردوں کا کام ہے۔ تیس حروف' جو عرشِ اکبر کے گرد لکھے ہیں' کے ہر حرف کے تصور سے کشف و کرامات کھلتی ہیں اور مذکورہ بالا تمام مراتب کا مشاہدہ ناخن کی پشت یا ہاتھ کی ہتھیلی پر ایک ساتھ دکھائی دیتا ہے اور اللہ کے کرم سے عمر بھر قائم رہتا ہے۔ پس جس مرشد کو یہ مراتب حاصل ہوں اسے ریاضت کرنے کی کیا ضرورت؟ صاحبِ محبت

www.sultan-ul-faqr-publications.com

کو محنت کرنی کی کیا ضرورت؟ صاحبِ مشاہدہ کو مجاہدہ کی کیا ضرورت؟ وہ عارف جو صاحبِ فقر ہو اور معرفت میں مکمل اور کامل ہو اسے جنات اور مؤکلات سے الہام پانے کی کیا حاجت؟ سن اے خام و ناقص! مرشد کامل عارف باللہ معرفتِ اِلَّا اللّٰہُ کی ابتدا و انتہا اور مجلسِ محمدی کی حضوری ایک ساعت میں بغیر کسی رنج اور طاعت کے جمعیت و آرام سے عطا کر دیتا ہے کیونکہ صاحبِ گنج کو محنت اور رنج کی کیا ضرورت؟ پس مرشد طالبوں کو ایک ہفتہ میں ظاہری و باطنی مطالب کی انتہا تک پہنچا کر لایحتاج بنا دیتا ہے۔ جو مرشد اس سے زیادہ محنت و ریاضت کرائے تو معلوم ہوا کہ وہ مرشد راہِ معرفت و باطن اور اسم اللہ ذات کے تصور کی قوت سے حاصل ہونے والی حضوری کے متعلق نہیں جانتا لہٰذا وہ خام ہے اور معرفتِ الٰہی اور وصال سے بے خبر ہے۔ جو اسم اللہ ذات اور معرفتِ اِلَّا اللّٰہُ کے درجات اور مجلسِ محمدی کی حضوری کا منکر ہو جائے اور اس پر اعتقاد نہ رکھے وہ مطلق کافر اور مردود ہو جاتا ہے کیونکہ مجلسِ محمدی کی حضوری کا طریق تحقیق شدہ ہے۔ جو اس میں شک کرے وہ منافق اور اہلِ زندیق ہے۔ عارف باللہ صاحبِ نگاہ و بصیرت ہوتا ہے۔ وہ بے بصیرت اور بے چشم نہیں ہوتا اس لیے عارف باللہ سے کوئی چیز بھی پوشیدہ نہیں ہوتی۔ یہ یقین ہے کہ جو راہِ محمدی سے بے یقین ہو وہ نابینا، کور چشم، اہلِ خشم، حاسد، پُر ہوس اور بے بصیرت ہوتا ہے۔ عارفین کو امتحان کی خاطر استخارہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ان سے حق طلب کرو کیونکہ وہ مراتبِ حق رکھتے ہیں اور باطل سے بیزار ہوتے ہیں۔ جو انہیں راضی کر لے وہ صاحبِ نظر ہو جاتا ہے اور دونوں جہان اس کے مدنظر ہوتے ہیں اور وہ صاحبِ دیدار ہوتا ہے۔ اللہ کے سوا اس کا دل دنیا کی ہر شے سے بیزار ہو جاتا ہے اور دنیا اس کے پاؤں تلے پتھر کی مثل ہوتی ہے۔

جان لو کہ مصنف کہتا ہے کہ علم کے تین حروف ہیں اور عمل کے تین حروف ہیں اور فقر کے بھی تین حروف ہیں اور فقہ کے بھی تین حروف ہیں۔ فیض کے بھی تین حروف ہیں، فضل کے بھی تین حروف ہیں، رحم کے بھی تین حروف ہیں، حلم کے بھی تین حروف ہیں، نفس کے بھی تین حروف ہیں، قلب کے بھی تین حروف ہیں، روح کے بھی تین حروف ہیں، راز کے بھی تین حروف ہیں، نور کے

www.sultan-ul-faqr-publications.com

بھی تین حروف ہیں، غرق کے بھی تین حروف ہیں، فنا کے بھی تین حروف ہیں اور بقا کے بھی تین حروف ہیں۔ پس یہ اڑتالیس حروف کا مجموعہ ہے اور ہر حرف سے تہتر ہزار علوم اور ستر ہزار درجات منکشف ہوتے ہیں۔ جو مرشد روزِ اوّل طالبِ مولیٰ کو ہر علم اور درجات کا مشاہدہ اور تحقیق اسمِ اللہ ذات اور کلیدِ کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سے نہیں کراتا اور قرآن وحدیث کی ہر آیت کی خاصیت طالب کے اندر پیدا نہیں کرتا تو معلوم ہوا کہ وہ مرشد ناقص اور ناتمام ہے۔ تاہم تعلیمِ علم اور تلقینِ فقر بس ایک حرف میں ہے۔

ابیات:

علم یک نقطہ بود زاں دان حرف
با علم عارف شوی صاحب شرف

ترجمہ: علم ایک نقطہ ہے اگر تو اس ایک حرف کو جان لے تو تُو صاحبِ علم اور صاحبِ شرف عارف ہو جائے گا۔

آں علم حرفی یافتم از مصطفیٰؐ
واقفِ اسرار گشتم از الٰہ

ترجمہ: اس ایک حرف کا علم میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سیکھا اور اس کی بدولت حق تعالیٰ کے اسرار سے واقف ہو گیا۔

جاہلاں را نیست جائے پیش حق
زیرِ پائی عالمان را ہر طبق

ترجمہ: حق تعالیٰ کے حضور جاہلوں کی گنجائش نہیں لیکن علمائے حق کے قدموں تلے تمام طبقات ہیں۔

عرش فرش خواب گاہِ ہر مقام
با خداوند غرق گشتم ہر دوام

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: عرش، فرش یا خوابگاہ میں کسی بھی مقام پر ہوں میں ہمیشہ حق تعالیٰ کے ساتھ مشغول رہتا ہوں۔

جان لو کہ وہ کونسا سلک سلوک ہے جس میں شیطان تمام عمر انسان کے قریب بھی نہیں آ سکتا اور نفس ظاہری و باطنی عبادت سے فارغ نہیں ہوتا۔ دنیا اور اہلِ دنیا اس طریق کے غلام ہیں۔ تو نہیں جانتا کہ عارف فقیر کی زبان تیغِ برہنہ ہے جو سیف اللہ کی مثل قتل کرنے والی ہے۔ تو نہیں جانتا کہ فقیر کی توجہ و دلیل جان بلب مردے کو دمِ عیسیٰؑ کی مانند حیاتِ ابدی عطا کرتی ہے۔ تو نہیں جانتا کہ وھم کے ذریعے فقیر نص و حدیث کے موافق علم واردات اور فتوحاتِ غیبی کا صحیح الہام بخشتا ہے۔

☆ اَلْاِلْهَامُ اِلْقَاءُ الْخَيْرِ فِيْ قَلْبِ الْغَيْرِ بِلَا كَسْبٍ o اَلْاِلْهَامُ قَرِيْبٌ عَنِ الرَّحْمٰنِ وَ بَعِيْدٌ عَنِ الشَّيْطٰنِ

ترجمہ: دوسروں کے دل میں بلا کسب بھلائی کا خیال ڈالنا الہام ہے۔ الہام رحمٰن کے قریب اور شیطان سے دور ہے۔

وہ الہام جو تصور اسمِ اللہ ذات اور ذکرِ نفی اثبات اور کلیدِ کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ سے دل میں پیدا ہو اور پھر زبان پر آئے اس سے ماضی، حال اور مستقبل کے حقائق کھلتے ہیں۔ تو نہیں جانتا کہ فقیر کے خیال سے دل میں معرفتِ وصال پیدا ہوتی ہے اور طالب کی زبان پر اللہ اور اس کے رسول کا کلام آ جاتا ہے اور وہ قال کا معاملہ قال سے، حال کا معاملہ حال سے اور وصال کا معاملہ لازوال وصال سے کرتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ كُلُّ اِنَاءٍ يَتَرَشَّحُ بِمَا فِيْهِ

ترجمہ: برتن سے وہی چیز برآمد ہوتی ہے جو اس کے اندر ہو۔

وہ کونسا سلک سلوک ہے جس میں طالب ہمیشہ اللہ کی نظر میں منظور اور مجلسِ محمدیؐ کی دائمی حضوری میں رہتا ہے جہاں وہ شعور کے ساتھ ذکرِ الٰہی میں مشغول رہتا ہے اور اپنی عرض پیش کرتا ہے۔ یہ تصور اسمِ اللہ ذات کی تلوار سے یہودی نفس کے ساتھ جہاد کرنے اور اسے قتل کرنے کے مراتب

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ہیں جس کی بدولت اُسے معبودِ برحق کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے جو کہ دونوں جہانوں کا مطلوب و مقصود ہے۔ یہ کل و جز مراتب اسمِ اللہ ذات کے حاضرات، تصور اسمِ محمدؐ اور کلیدِ کلمہ طیب سے کھلتے ہیں جو کہ تحقیق شدہ طریق ہے۔ جو اس میں شک کرے وہ ملعون و زندیق ہے۔ جان لو کہ بندے اور اللہ کے درمیان کوئی پہاڑ، دیوار یا میلوں کی مسافت نہیں ہے بلکہ بندے اور خدا کے درمیان پیاز کے پردے جیسا حجاب ہے۔ اس پیاز کے پردے کو تصور اسم اللہ ذات اور صاحبِ راز مرشد کامل کی نگاہ سے توڑنا بالکل مشکل نہیں۔ تو آئے تو دروازہ کھلا ہے اور اگر نہ آئے تو خدا بے نیاز ہے۔ جان لو کہ مرتبۂ فقر اور معرفت ہر دوسرے مرتبہ سے بلند تر، عظیم اور کریم ہے۔ یہ بدمذہب، بدعتی اور بدنظر لوگ فقیر نہیں ہیں جو کتوں کی مثل در در سے کھانا مانگتے ہیں۔ یہ تو تارک الصلوٰۃ، خبیث، ابلیس ثانی ہیں جو اُم الخبائث شراب پیتے ہیں اور معرفتِ الٰہی سے اندھے اور بے نصیب ہیں۔ جو ان کو محبوب رکھے گویا وہ شیطان کو محبوب رکھتا ہے۔ ان سے دوستی اللہ اور اس کے رسولؐ سے دشمنی ہے۔ یہ اہلِ بدعت، نفس پرست اور خواہشات کے غلام لوگوں کا گروہ ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُ كُمُ الْفَقْرَ وَ يَأْمُرُ كُمْ بِالْفَحْشَآءِ (2:268)

ترجمہ: شیطان تمہیں فقر سے ڈراتا اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ لَا تَجْلَسُوْا مَعَ اَهْلَ الْبِدْعَةِ

ترجمہ: اہلِ بدعت کی ہم نشینی اختیار نہ کرو۔

جیسا کہ شیخ سعدی شیرازیؒ نے فرمایا:

خلافِ پیغمبر کسی راہ گزید
کہ ہرگز بہ منزل نہ خواہد رسید

ترجمہ: جس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی راہ کے علاوہ کوئی دوسری راہ اختیار کی وہ ہرگز منزل

www.sultan-ul-faqr-publications.com

تک نہیں پہنچے گا۔

جوابِ مصنف:

خلافِ شریعت بود چشم کور

کہ نورش نہ بیند رسد لب بگور

ترجمہ: خلافِ شریعت چلنے والا اندھا ہوتا ہے جو قبر تک پہنچ جاتا ہے لیکن نور سے محروم (اور اندھا) ہی رہتا ہے۔

فقر نور کی ایک صورت ہے جو ہمیشہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت میں رہتی ہے۔ اس کا نام سلطان الفقر ہے اور وہ فیض بخش ہے۔ نورِ سلطان الفقر آفتاب سے بھی روشن تر ہے اور اس کی خوشبو مشک، گلاب اور عنبر سے بھی زیادہ خوشبودار ہے۔ جو سلطان الفقر کو خواب میں دیکھ لے وہ لایحتاج فقیر بن جاتا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اسے باطن میں دستِ بیعت فرما کر تعلیم و تلقین کرتے ہیں۔ میرا یہ قول میرے حال کے عین مطابق ہے۔ جو فقر کی انتہا تک پہنچ جائے دنیا و عقبیٰ دونوں مکمل طور پر اس کے قدموں تلے آجاتے ہیں۔ ابیات:

مرا ز پیر طریقت نصیحتی یاد است

کہ غیر یاد خدا ہر چہ ہست برباد است

ترجمہ: مجھے میرے پیر طریقت کی نصیحت یاد ہے کہ یادِ خدا کے سوا ہر شے برباد ہونے والی ہے۔

دولت بہ سگان دادند نعمت بخران

ما امن امانیم تماشا نگران

ترجمہ: دولت کتوں میں بانٹ دی گئی اور نعمتیں گدھوں کو اور ہم امن میں بیٹھے ان کا تماشا دیکھ رہے ہیں۔

جان لو کہ کلمہ طیب کے چوبیس حروف ہیں اور رات دن میں چوبیس گھنٹے ہیں اور دن رات کے درمیان انسان چوبیس ہزار بار سانس لیتا ہے۔ جب فقیر خاص حضوری میں تصدیق اور اخلاص

www.sultan-ul-faqr-publications.com

سے کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتا ہے تو کلمہ طیب کے ہر حرف سے اس کے ہر گھنٹے کے گناہ اس طرح جل جاتے ہیں جس طرح آگ خشک لکڑی کو جلا دیتی ہے اور کلمہ کے ہر حرف سے ہزار علم کھلتے ہیں اور ہر ایک علم سے ہزار عمل ظاہر ہوتے ہیں جو اللہ کی نظر میں مقبول ہوتے ہیں اور ان اعمال کے مجموعہ سے کلمہ طیب کا ذاکر عارف باللہ بن کر مقربِ حق ہو جاتا ہے اور اس پر حق ظاہر ہو جاتا ہے۔ مجھے ان احمق اور بے شعور لوگوں پر حیرت ہوتی ہے جو مردہ دل اور مغرور نفس کے حامل، بے باطن اور بے قوت ہیں اور انہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہ دست بیعت فرمایا ہے نہ ہی تعلیم و تلقین کی ہے اور وہ کلیدِ کلمہ طیب کی کنہ سے ناواقف ہیں۔ لیکن پھر بھی وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم اور رخصت و اجازت کے بغیر راہِ تقلید سے طالبوں کو ذکر کی تعلیم اور تلقین کرتے ہیں لیکن ذکر اُن کے اپنے وجود میں تاثیر نہیں کرتا اور نہ ہی ان کا نفس خواہشات اور گناہوں سے باز آتا ہے اور نہ ہی راہِ توحید اور معرفتِ الٰہی کے احوال ان پر کھلتے ہیں۔ جب کامل مرشد طالبِ مولیٰ کو اصل ذکر عطا کرتا ہے جس کی اساس توحید ہے تو سب سے پہلے اپنی نگاہ سے اور تصور اسمِ اللہ ذات کے ذریعے دریائے سِرّ میں غوطہ دیتا ہے جو توحید کے لیے سیپی (کی مثل) ہے اور طالب کا وجود پاک کر دیتا ہے۔ اس کے بعد مرشد ذکرِ کلمہ کی اجازت عطا کرتا ہے جس پر طالب کہتا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ جب طالب اس ترتیب سے کلمہ پڑھتا ہے تو اس کے دل کی آنکھ کھل جاتی ہے اور وہ مقامِ معرفت کے راز تک پہنچ جاتا ہے۔ پس اس طالب سے مقاماتِ ذات و صفات اور زمین و آسمان کے طبقات مخفی اور پوشیدہ نہیں رہتے ورنہ کلمہ تو جلاد، منافق اور مردہ دل بھی پڑھتے ہیں لیکن کلمہ کی کنہ اور حقیقت سے ناواقف رہتے ہیں۔ شریعت کی پیروی سے ہی کلمہ تاثیر کرتا ہے جبکہ بے شریعت ذکرِ کلمہ سے رجعت خوردہ اور خراب حال ہو جاتا ہے۔ بیت:

راہ می باید مرا راہِ نبیؐ
ہر کہ راہی رفت دیگر شد شقی

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: مجھے تو راہِ نبیؐ درکار ہے۔ جو کسی دوسری راہ پر چلا وہ بد بخت ہے۔

جان لو کہ علمِ توریت، علمِ انجیل، علمِ زبور اور علمِ قرآن اور علم حدیثِ قدسی و حدیثِ نبویؐ اور ایمان سے متعلق تمام علوم، ظاہر و پوشیدہ اسرارِ ربانی کا علم، علمِ نور، علمِ معراج و حضوری، علمِ مشاہدہ، علمِ قدس اور علمِ کل و جز سب کلمہ طیب کی طے میں ہیں۔ جیسے ہی کلمہ طیب کی کنہ کھلتی ہے تو تمام علوم شرح کے ساتھ اس پر منکشف ہو جاتے ہیں۔ کلمہ طیب پڑھنے والا جب اسے معنی و تحقیق سے پڑھتا ہے تو ہر علم کو کشف کے ذریعے جان لیتا ہے۔ ایسے بزرگ فقیر اور کلمہ طیب پڑھنے والے کو جو جاہل کہے اور کلمہ طیب پڑھنے سے روکے وہ کافر ہو جاتا ہے کیونکہ آوازِ کلمہ طیب سے کافر پریشان ہو جاتا ہے اور اس کی جان لبوں پر آجاتی ہے وہ اس لیے کہ کلمہ طیب کی آواز کافر، منافق، حاسد اور سیاہ و مردہ دل کو پسند نہیں آتی۔ لیکن آوازِ کلمہ طیب مومن، مسلمان اور صاحبِ تصدیقِ قلب کو فرحت بخشتی ہے اور لذت و جمعیت عطا کرتی ہے جس سے حق تعالیٰ کے لیے شوق بڑھتا ہے اور وجود میں عزت اور شرف پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ذکرِ الٰہی کی اس نعمت کو تمام مومن اور مسلمان بھائیوں کا نصیب کرے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ ذِکْرُ اللّٰہِ فَرْضٌ مِنْ قَبْلِ کُلِّ فَرْضٍ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ترجمہ: ذکرِ اللہ دیگر تمام فرائض سے اوّل فرض ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ (29:45)

ترجمہ: اور اللہ کا ذکر سب سے اعلیٰ ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مَرَّۃً لَمْ یَبْقَ ذُنُوْبُہٗ ذَرَّۃٍ

ترجمہ: جس نے ایک مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہا تو اس کا ایک بھی گناہ باقی نہ رہا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

www.sultan-ul-faqr-publications.com

☆ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ دَخَلَ الْجَنَّۃَ بِلَا حِسَابٍ وَّبِلَا عَذَابٍ

ترجمہ: جس نے کہا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وہ حساب اور عذاب کے بغیر جنت میں داخل ہوگا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مزید ارشاد فرمایا:

☆ قَائِلُوْنَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کَثِیْرًا وَ مُخْلِصُوْنَ قَلِیْلًا

ترجمہ: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہنے والے تو کثیر ہیں لیکن مخلص قلیل ہیں۔

مصنف کہتا ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہنے سے کلمہ طیب کی عصمت کی بدولت کلمہ طیب پڑھنے والے کی جان، مال اور وجود پاک ہو جاتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ترجمہ: افضل ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے۔

مصنف کہتا ہے کہ کلمہ طیب کا ذکر اولیا اللہ کو نصیب ہوتا ہے اسی لیے وہی اصل امتِ محمدیہ کہلاتے ہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَ لَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ o (10:62)

ترجمہ: خبردار! بیشک اولیا اللہ کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

☆ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی (93:5)

ترجمہ: اور عنقریب آپ کا ربّ آپ کو اس قدر عطا کرے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

ابیات:

نجات مردم جان لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
کلید قفل جنان لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

ترجمہ: لوگوں کی نجات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ میں ہے اور جنت کے قفل کی چابی بھی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

چہ خوف آتش دوزخ چہ باک دیو لعین
او را کہ کرد بیان لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

ترجمہ: جو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ورد کرتا ہو اسے آتشِ دوزخ کا کیا خوف اور شیطان لعین کا کیا ڈر؟

نبود ملک نہ عالم نہ دورِ چرخِ کبود
کہ بود دورِ امان لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

ترجمہ: جب نہ فرشتے تھے نہ عالم اور نہ نیلا آسمان، تب بھی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا دورِ امان تھا۔

کلمہ طیب پڑھنے والے کو چار چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اوّل جسے کلمہ طیب کے ذکر سے تصدیقِ قلب حاصل نہیں ہوتی وہ منافق ہے۔ دوم جسے کلمہ طیب سے پاکیز گی حاصل نہیں ہوتی وہ فاسق ہے۔ سوم جسے کلمہ طیب سے حلاوت، لذت، جمعیت اور اخلاص حاصل نہیں ہوتا وہ ریا کار ہے۔ چہارم جو کلمہ طیب کی تعظیم نہیں کرتا وہ بدعتی ہے۔ کیا تو جانتا ہے کہ کلمہ طیب کو یہ نام کیوں دیا گیا؟ اس لیے کہ اس کلمہ طیب میں خدا عزّ وجل کی پاکی کا ذکر ہے جس سے پلید لوگوں، مشرکوں، کافروں، منافقوں، حاسدوں، غافلوں اور مردہ دلوں پر غالب آیا جاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اِنَّ فِیْ ذِکْرِ الْجَلِیِّ عَشَرَ فَوَائِدَ صَفَآءُ الْقُلُوْبِ وَ تَنْبِیْہُ الْغَافِلِیْنِ وَ صِحَّۃُ الْاَبْدَانِ وَ مُحَارَبَۃُ بِاَعْدَآءِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاِظْھَارُ الدِّیْنِ وَنَفْیُ خَوَاطِرِ الشَّیْطَانِیَّۃِ وَ نَفْیُ خَوَاطِرِ النَّفْسَانِیَّۃِ وَ تَوَجُّہُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَ الْاِعْرَاضُ عَنْ غَیْرِ اللّٰہِ وَ فِیْہِ یَرْفَعُ الْحِجَابِ بَیْنَہٗ وَ بَیْنَ اللّٰہِ

ترجمہ: ذکرِ جلی میں دس فائدے ہیں قلوب کی پاکیز گی، غافلین کی تنبیہ، بدنوں کی صحت، اللہ کے دشمنوں سے جنگ، دین کا اظہار، شیطانی خیالات کی نفی، نفسانی خیالات کی نفی، اللہ کی طرف توجہ، غیر اللہ سے اعراض، اللہ اور ذاکر کے درمیان سے حجابات کا اٹھ جانا۔

مصنف کہتا ہے کہ مرشد و طالب کے درمیان یہ سوال و جواب ہوتے ہیں۔

مرشد فرماتا ہے:

www.sultan-ul-faqr-publications.com

از زن و فرزند طالب جان عزیز
طلب کن طالب ترا مطلب چہ چیز

ترجمہ: اے طالب! تو مجھے میرے اہل وعیال سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ لہٰذا طلب کر تیرا مطلوب کیا ہے؟

طالب کہتا ہے:

ہر مطالب می کشاید باطلب می نما کونین را بنمائے مارا در قلب
گر تو مرشد حق پرستی باخدا کونین را بر پشت ناخن می نما

ترجمہ: اگر تمام مطالب آپ سے طلب کرنے پر پورے ہو سکتے ہیں تو مجھے میرے قلب میں کونین کی حقیقت دکھا دیں اور اگر آپ حق پرست اور واصل باخدا مرشد ہیں تو کونین کا نظارہ مجھے میرے ناخن کی پشت پر دکھائیں۔

مرشد باھُوؒ فرماتا ہے:

ایں کمینہ مرتبہ کمتر مبین تا ترا فی اللہ برم حق الیقین
جز خدا دیگر نماند یاد تو طلب کن اللہ غیر از دل بشو

ترجمہ: (کونین کا نظارہ دیکھنا بھی) کمینہ مرتبہ ہے تو اس کمتر مرتبے کی طرف نہ دیکھ۔ میں تجھے اللہ تک لے جاؤں گا تاکہ تجھے حق الیقین حاصل ہو جائے پھر تجھے اللہ کے سوا کچھ یاد نہ رہے گا۔ لہٰذا اللہ کی طلب رکھ اور دل سے غیر اللہ کو دھو ڈال۔

جو فقرِ الٰہی کے مرتبہ پر پہنچ جائے پھر وہ بدعت اور گمراہی میں قدم نہیں رکھتا۔ یہ تصدیق القلب اور صدق کے مراتب ہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ○ (10:2)

ترجمہ: ان کے لیے ان کے ربّ کے پاس بلند پایہ (یعنی مرتبہ) ہے کافر کہتے ہیں کہ بے شک یہ شخص تو کھلا جادوگر ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَکْثِرُوْا ذِکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی حَتّٰی یَقُوْلُوْنَ اِنَّہٗ لَمَجْنُوْنٌ

ترجمہ: ذکرِ اللہ اس قدر کثرت سے کرو کہ لوگ تمہیں دیوانہ کہنے لگیں۔

☆ اَلنَّاسُ مُجْزِیُوْنَ بِاَعْمَالِھِمْ اِنْ خَیْرًا فَخَیْرٌ وَاِنْ شَرًّا فَشَرٌّ

ترجمہ: لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا اگر خیر کریں گے تو بدلہ خیر ہوگا اور اگر برا کریں گے تو بدلہ برا ہوگا۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ ؕ وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ۝ (99:7-8)

ترجمہ: پس جو ذرّہ برابر بھی نیکی کرے گا وہ اسے بھی دیکھ لے گا اور جو ذرّہ برابر برائی کرے گا تو وہ اسے (بھی) دیکھ لے گا۔

☆ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَیْھَا (41:46)

ترجمہ: جو اپنے نفس کے لیے نیک اعمال کرتا ہے اس کا وبال اس کی جان پر ہوگا۔

کافر، منافق اور حاسد انبیا اور اولیا اللہ کے قدیم دشمن ہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَ اصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاھْجُرْھُمْ ھَجْرًا جَمِیْلًا ۝ وَ ذَرْنِیْ وَالْمُکَذِّبِیْنَ اُولِی النَّعْمَۃِ وَمَھِّلْھُمْ قَلِیْلًا ۝ (73:10-11)

ترجمہ: (اے نبیؐ) یہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں اس پر صبر کریں اور ان سے احسن طریقے سے الگ ہو جائیں۔ اور مجھے اور ان جھٹلانے والے سرمایہ داروں کو چھوڑ دیں اور انہیں تھوڑی سی مہلت دے دیں۔

☆ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِھِمْ خَیْرًا ۙ وَّقَالُوْا ھٰذَآ اِفْکٌ مُّبِیْنٌ ۝ (24:12)

ترجمہ: مومن مرد اور مومن عورتیں اپنوں کے بارے میں نیک گمان کر لیتے اور (یہ) کہہ دیتے کہ یہ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

کھلا بہتان ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ ظَنُّ الْمُؤْمِنِيْنَ خَيْرًا

ترجمہ: مومنوں کا گمان اچھا ہوتا ہے۔

ہر کہ ظن بد میبرد بر مومنان
نیست آں مومن بدان از کافران

ترجمہ: جو مومنوں کے بارے میں بدگمانی رکھتا ہے انہیں مومن نہ سمجھ بلکہ وہ کافروں میں سے ہیں۔ مومن وہ ہے جن کا قلب باصفا ہو۔

☆ وَ السَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى (20:47)

ترجمہ: اور اس شخص پر سلامتی ہو جس نے ہدایت کی پیروی کی۔

جو کچھ اوپر تحریر کیا گیا ہے اسے کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے صحیح اقرار اور تصدیق سے شرک، کفر اور اہلِ زندیق سے الگ ہو کر تحقیق کر لو۔ جان لو کہ لَآ کلمہ طیب کی ابتدا میں اس لیے ہے کہ لَآ کی صورت قینچی سی ہے۔ لَآ کی قینچی گناہوں کو اس طرح کاٹتی ہے جس طرح قینچی کپڑوں کو کاٹتی ہے۔ یا پھر لَآ کی صورت ذوالفقار (تلوار) جیسی ہے جو کافر نفس کو قتل کرتی ہے۔ لَآ نفی کر کے ہر شے کو فنا کر دیتا ہے۔ اوّل لَآ سے ہر شے کی نفی ہوتی ہے تب طالب اِلٰهَ تک پہنچتا ہے اور اسے اِلَّا اللّٰهُ کا اثبات حاصل ہو جاتا ہے اور جب اِلَّا اللّٰهُ کا اثبات حاصل ہو جائے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جمعیتِ ایمان پاتا ہے اور ایمان کو روح سے متفق کر کے اپنا رفیق بنا لیتا ہے۔ نفس کی موت (ایمان کی) تصدیق سے ہے۔ جسے یہ تصدیق حاصل نہیں وہ منافق ہے اور مسلمان ہونے کے لیے زبان سے کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا اقرار لازم ہے۔ جو زبان سے کلمہ کا اقرار نہیں کرتا وہ کافر ہے۔ زبان سے اقرار کرنے کے دو گواہ ہیں۔ زبان کے وہ دو گواہ یہ ہیں اوّل سختی اور آسانی ہر حال میں سچ بولنا، دوم حلال رزق کھانا اگرچہ خشک اور بے نمک ہو۔ وہ حرام کے

www.sultan-ul-faqr-publications.com

فربہ و چرب لذیذ کھانے سے بہتر ہے۔ تصدیق یہ ہے اوّل قلب میں (اللہ کی) محبت ہو دوم معرفتِ الٰہی کی طلب ہو۔ ایسا صاحبِ تصدیق ہرگز سلب کا شکار نہیں ہوتا۔ اسلام اور مسلمانی کی بنیاد کے متعلق ایمانِ مجمل ایمانِ مفصّل اور کلمہ شہادت میں مکمل بیان کیا گیا ہے جو اس میں کامل و مکمل ہو جائے اس کا خاتمہ بالخیر ہوتا ہے۔

تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ ستر ہزار نظرِ رحمت صاحبِ تصدیق پر فرماتا ہے اور وہ بارگاہِ حق میں منظور ہوتا ہے۔ تصدیقِ قلب کے تین لباس ہیں اوّل لباس نورِ ایمان، دوم لباس تقویٰ روح، سوم لباس ذکرِ قلبی۔ جس طرح زبان گوشت کا لوتھڑا ہے اسی طرح قلب بھی گوشت کا لوتھڑا ہے۔ تصدیقِ قلب تب ثابت ہوتی ہے جب قلب زبان کھولتا ہے اور حرکت و جنبش میں آ کر کہتا ہے یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ قلب کا تعلق روح سے ہے اور جب قلب روح کے ساتھ تعلق قائم کرتا ہے وہ تصدیق میں لپٹا ہوتا ہے اور قلب آوازِ بلند سے گواہی دیتے ہوئے کہتا ہے:

☆ قَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ

ترجمہ: (اے اللہ) میں تیرے سب احکامات قبول کرتا ہوں۔

کیا تم جانتے ہو کہ ایمان تصدیق میں ہے یا تصدیق ایمان میں ہے۔ تصدیق رحمتِ الٰہی میں ہے یا رحمتِ الٰہی تصدیق میں ہے۔ تصدیق توفیقِ الٰہی میں ہے یا توفیقِ الٰہی تصدیق میں ہے۔ تصدیق توحیدِ الٰہی کی معرفت میں ہے یا توحیدِ الٰہی کی معرفت تصدیق میں ہے۔ تصدیق قلب میں ہے اور قلب روح میں ہے اور روح سِرّ میں ہے اور سِرّ خفی میں ہے، خفی یخفیٰ میں ہے اور یخفیٰ لا تحزن[1] میں ہے اور لا تحزن لا تخف[2] میں ہے۔ جو صاحبِ تصدیق لامکان کے لا تخف و لا تحزن مراتب تک پہنچ جائے اس کا باطن معمور ہوتا ہے اور وہ شوقِ الٰہی میں مسرور رہتا ہے۔ وہ اہلِ قبور کی تمام ارواح سے ملاقات کرتا ہے، ہمیشہ اللہ کی بارگاہ میں منظور اور مجلسِ محمدی کی حضوری میں

1۔ بے غم یعنی ایسا مرتبہ جہاں غم نہ ہو۔ 2۔ بے خوف یعنی ایسا مرتبہ جہاں خوف نہ ہو۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

رہتا ہے۔ اس کا وجود مغفور ہوتا ہے اور اس کا قلب بیت المعمور کی مثل ہوتا ہے۔ جب صاحبِ تصدیق ان مراتب پر پہنچتا ہے تو تصدیق نور کی صورت اختیار کر لیتی ہے اور وہ اسم اللہ ذات کے تصور و تصرف میں مشغول تجلیاتِ ربوبیت کے مشاہدہ میں غرق رہتا ہے۔ اس وقت وہ خناس اور خرطوم کے وسوسہ، وہمات اور خطرات سے نجات حاصل کر چکا ہوتا ہے اور اس کے گرد کلمہ طیب کا حصار ہوتا ہے کیونکہ وہ رات دن تصدیقِ قلب سے کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھنے میں مصروف رہتا ہے۔ جو تصدیق القلب کے ان مراتب تک پہنچ جائے وہ طریقِ تحقیق سے حقیقی مسلمان بن جاتا ہے۔ جو اس میں شک کرے وہ منافق و زندیق ہے۔ جو مرشد روزِ اوّل طالبِ مولیٰ کو باطن میں ذکرِ قلبی سے تصدیق کے ان مراتب تک نہیں پہنچاتا وہ مرشد بے قوت، خام اور بے توفیق ہے۔ مجھے ان لوگوں پر حیرت ہوتی ہے جنہیں نہ تصدیق کی خبر ہوتی ہے نہ معرفتِ الٰہی کی توفیق کی اور نہ ہی وہ اپنے نفس کی ظاہر و باطن میں تحقیق کرتے ہیں بلکہ معرفت و بندگی سے بے خبر کیڑے کی مثل ہمیشہ دنیا کی گندگی کی آرزو میں رہتے ہیں۔ وہ صاحبِ نجس بن کر غلیظ دنیا کی نجاست میں ڈوبے ہوتے ہیں اور خواہشاتِ نفس کے دھوکے میں خود کو صاحبِ فراست سمجھتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ (ظاہری) علم سے رجعت خوردہ روزی معاش، لذت و ذائقہ اور عیش و عشرت میں مشغول رہتے ہیں اسی لیے وہ فقرِ محمدیؐ پر قدم نہیں رکھتے اور نہ ہی اپنے امور خدا کے سپرد کرتے ہیں۔ علما عامل کی جان فقر و فاقہ سے لبوں تک کیوں نہ آ جائے اور وہ مر کیوں نہ جائیں لیکن اپنے قدم اہلِ دنیا کے دروازے تک نہیں لے جاتے کیونکہ علما عامل خود غنی بادشاہ ہوتے ہیں وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وارث اور لایحتاج ولی اللہ ہوتے ہیں اور مخلوق ان کے حکم کے تابع ہوتی ہے۔ علما کی جماعت سعادت مند ہوتی ہے اور وہ دنیا کے مال کی خاطر پریشان نہیں ہوتے۔ یہ فقیر جو کچھ کہتا ہے حساب سے کہتا ہے نہ کہ حسد سے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَ مُسْلِمَةٍ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: علم کی طلب کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

ابیات:

علم دانی چیست راہبر راہنما
از علم حاصل میشود باطن صفا

ترجمہ: کیا تو جانتا ہے کہ علم کیا ہے؟ یہ راہبر و راہنما ہے۔ علم سے ہی باطن کی صفائی حاصل ہوتی ہے۔

علم سہ حرف است ع ل م
از علم یابند راہِ مستقیم

ترجمہ: علم کے تین حروف ہیں ع، ل، م۔ علم سے صراطِ مستقیم حاصل ہوتی ہے۔

علم از عین است عین از عین بین
میشوی عارف خدا اہل از یقین

ترجمہ: علم عین ذات سے ہے اس لیے اس ذات کا دیدار اس علم سے حاصل کرتا کہ تو عارفِ خدا اور اہلِ یقین ہو جائے۔

علم را عزت بدہ ادب جزا
از جہل و کفر و شرک و کبر باز آ

ترجمہ: علم کو عزت دے تب ہی تجھے اس سے تہذیب حاصل ہوگی اور جہالت، کفر، شرک اور تکبر سے نجات حاصل کر۔

علم را بر چشم نہ نورِ خدا
از علم حاصل شود راہِ مصطفیٰؐ

ترجمہ: علم کو آنکھوں پر رکھو کیونکہ یہ نورِ خدا ہے اور اس علم سے ہی راہِ مصطفیٰؐ حاصل ہوتی ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

باھُوؒ را تعلیم علمش از حضور
از وجودش رفت غصہ ہم غرور

ترجمہ: باھُوؒ کو اس علم کی تعلیم حضورِ حق سے حاصل ہوئی ہے جس کی بدولت اس کے وجود سے غصہ اور تکبر ختم ہو گیا ہے۔

علم تابع ذکر ذکرش خوش بخوان
از ذکر روشن میشود عین العیان

ترجمہ: علم ذکر کے تابع ہوتا ہے لہٰذا ذکر کو خوشدلی سے کر۔ اس ذکر سے تیری آنکھ روشن ہو جائے گی اور تُو اس ذات کو عیاں دیکھے گا۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ ذکر امر ربی ہے جس کا تعلق روح سے ہے اور علم ادب سے ہے جس کا تعلق نفسِ مطمئنہ سے ہے۔ مطلب یہ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہؓ کے پاس ظاہری علم نہیں تھا لیکن کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے ذکر کی محبت اور تاثیر اور ذکرِ خفی، قلبی، روحی، سِرّی کی بدولت انہیں علمِ لدنّی اور با تاثیر تفسیر کا روشن فیض حاصل تھا۔ اور ان کی زبان سے جو بات بھی نکلتی تھی وہ سب سے پہلے کلمہ طیب اور اللہ کا نام ہوتا تھا اس کے بعد کوئی دوسری بات کرتے تھے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ

ترجمہ: جو اللہ کو پہچان لے اس سے کوئی شے بھی پوشیدہ نہیں رہتی۔

پس ذکر کُل ہے اور علم جز ہے۔ جز کُل سے ہے لیکن جز سے کُل حاصل نہیں ہوتا۔ جب تک کوئی کلیدِ کُل کو ہاتھ میں نہ لے تب تک معرفتِ توحید کا قفل کھولنا مشکل ہے۔ کُل سے دو علم واضح ہوتے ہیں علمِ سعادت اور علمِ ارادت۔ یہ تصدیقِ دل سے تعلق رکھتے ہیں اور مطلق مشاہدۂ نورِ الٰہی اور معرفتِ وصال ہیں۔ یہ علمِ غیب باطنی علم ہے جس کے متعلق اللہ نے فرمایا:

www.sultan-ul-faqr-publications.com

☆ اَلَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ (2:3)

ترجمہ: جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔

تین علوم کا تعلق زبان سے ہے علمِ عادت، علمِ اجازت اور علمِ عبادت۔ اور یہ تینوں محض قیل وقال سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو علمِ کُل اور جز دونوں کو اپنے عمل میں لے آئے وہ علما عامل اور فقیر کامل بن جاتا ہے۔ فقیرِ کامل اُسے کہتے ہیں جو مقامِ فنا فی اللہ پر پہنچ کر کامل معرفت حاصل کر چکا ہو اور بقا باللہ عارف اُسے کہتے ہیں جو نورِ ربوبیت کے دیدار میں غرق ہو۔ ایسے فقیرِ کامل کے لیے زندگی و موت برابر ہوتی ہے۔ ابیات:

مراتب موت با ایمان حیات است
ز دنیا رفتہ با ایمان نجات است

ترجمہ: اگر کوئی حالتِ ایمان میں مرے تو وہ موت اس کے لیے اصل حیات ہے۔ اس دنیا سے باایمان جانا ہی نجات کا باعث ہے۔

جسم اینجا است جانش آنجہانی
ملاقاتش مجالس با روحانی

ترجمہ: اُن کے جسم اِس دنیا میں لیکن روح اُس جہان میں ہوتی ہے اور وہ ارواح کی مجلس میں اُن سے ملاقات کرتے ہیں۔

فنا فی اللہ عارف باوصالم
ز ہستی خویش رفتم لازوالم

ترجمہ: میں فنا فی اللہ اور باوصال عارف ہوں۔ میں نے اپنی ہستی سے فنا حاصل کر لی اس لیے لازوال ہو چکا ہوں۔

مقام خویش را من پیش دیدم
حضوری مصطفیؐ مجلس رسیدم

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: میں اپنے مرتبہ کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں کیونکہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس کی حضوری میں پہنچ چکا ہوں۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ لِمَآ اَنۡزَلۡتَ اِلَیَّ مِنۡ خَیۡرٍ فَقِیۡرٌ O (28:24)

ترجمہ: اور تو جو خیر بھی میری طرف نازل کرے میں اس کا محتاج ہوں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ حُبُّ الۡفُقَرَآءِ مِفۡتَاحُ الۡجَنَّةِ

ترجمہ: فقرا کی محبت جنت کی چابی ہے۔

☆ حُبُّ الۡفُقَرَآءِ حُبُّ الرَّحۡمٰنِ

ترجمہ: فقرا کی محبت (دراصل) رحمٰن کی محبت ہے۔

یہ یقین ہے کہ کوئی جاہل بھی عارف ولی اللہ نہیں ہوا کیونکہ اس مرتبہ پر پہنچنے کے لیے علم ہونا چاہیے خواہ علمِ ظاہر خواہ علمِ باطن۔ اور کوئی بھی عالم شقی نہیں ہوا سوائے ابلیس کے۔

بیت:

علم باطن ہمچو مسکہ علم ظاہر ہمچو شیر
کے بود بے شیر مسکہ کے بود بے پیر پیر

ترجمہ: علمِ باطن مکھن کی مثل اور علمِ ظاہر دودھ کی مثل ہے۔ دودھ کے بغیر مکھن کہاں اور پیر کے بغیر بزرگی کہاں حاصل ہوتی ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ لَا فَرۡقَ بَیۡنَ الۡحَیۡوَانِ وَ الۡاِنۡسَانِ اِلَّا بِالۡعِلۡمِ

ترجمہ: انسان اور حیوان کے درمیان سوائے علم کے اور کوئی فرق نہیں۔

☆ اَلۡعِلۡمُ عِلۡمَانِ عِلۡمُ الۡمُعَامَلَةِ وَعِلۡمُ الۡمُكَاشِفَةِ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: علم دو طرح کے ہیں علمِ معاملات اور علمِ مکاشفات۔

☆ لَوْ لَا الْعُلَمَآءُ لَصَارُوا النَّاسُ کَالْبَهَآئِمِ

اگر علما نہ ہوتے تو تمام لوگ حیوان بن چکے ہوتے۔

مصنف کہتا ہے:

بعض آدمی صورت سے انسان لیکن سیرت سے حیوان ہوتے ہیں۔ انسانِ کامل پانچ صفات کا حامل ہوتا ہے علم، ادب، حیا، تصدیق، یقین۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ O (15:99)

ترجمہ: اور اپنے ربّ کی عبادت کرتے رہیں یہاں تک کہ یقین حاصل ہو جائے۔

ابیات:

یقین از یک پدر یک پیر باشد
دوئی را از دل خود می تراشد

ترجمہ: ایک مرشد پر ہی یقین ہونا چاہیے جیسے ایک بیٹے کو ایک باپ پر یقین ہوتا ہے اور یقین ہی دل سے دوئی کو نکالتا ہے۔

یقین شد از یقین تا وقت مردن
یقین باطاعت است لب گور بردن

ترجمہ: یقین مرتے دم تک برقرار رہنا چاہیے۔ یہ یقین ہی ہے جو قبر میں جانے تک اطاعت میں مشغول رکھتا ہے۔

یقین از دل کشاید راز اللہ
خطی در کش بگرد لاسویٰ اللہ

ترجمہ: یقین کے ذریعے دل میں اسرارِ الٰہی منکشف ہوتے ہیں اور یقین ماسویٰ اللہ ہر شے کو مٹا دیتا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

یقین امداد توفیق از الٰہی
یقین فیضی دہد فضلش آگاہی

ترجمہ: یقین اللہ کی مدد اور توفیق کا نام ہے اور یہ یقین اللہ کے فضل سے آگاہی اور فیض بخشتا ہے۔

یقین غرقش بود غیرش نہ بیند
بہ مجلس اولیا اللہ نشیند

ترجمہ: یقین (حق تعالیٰ کے دیدار میں) ایسے غرق کرتا ہے کہ طالب غیر اللہ کو نہیں دیکھتا اور (باطنی طور پر) اولیا اللہ کی ہم نشینی میں رہتا ہے۔

یقین در سجدہ و صوم و صلوٰتش
ز سجدہ کرد حاصل ذکر ذاتش

ترجمہ: سجدہ، روزہ اور نماز کو یقین سے ادا کر۔ اسی سجدہ سے تجھے ذکرِ ذات حاصل ہوگا۔

یقین ہرگز نہ وارد بے شریعت
اگر دعویٰ کند او در طریقت

ترجمہ: بے شریعت کو ہرگز یقین حاصل نہیں ہوتا۔ اگر چہ وہ دعویٰ کرے کہ وہ طریقت کی راہ پر ہے۔

یقین با شاہد و مشہود باشد
کہ ہر دم بندگی معبود باشد

ترجمہ: یقین شاہد (ذاتِ حق) کے ساتھ رہنے اور (اس میں غرق ہو کر) مشہود (یعنی عین وہی ذات) ہونے کا نام ہے جس کی بدولت انسان ہر لمحہ اللہ کی بندگی میں رہتا ہے۔

بکن طاعت کہ تا دم زندہ مانی
یقین شد بندگی تو یار جانی

ترجمہ: اپنی زندگی کے آخری دم تک طاعت کرو۔ تیرا یقین ہی اصل میں تیرے محبوب (اللہ) کی

www.sultan-ul-faqr-publications.com

بندگی ہے۔

کہ ملحد بدعتش در کفر ورزی

یقین ہرگز نہ داری زاں تو لرزی

ترجمہ: یقین کے بغیر تو ملحد اور بدعتی ہو کر کفر میں مشغول ہو جائے گا۔ تو اسی لیے متزلزل رہتا ہے کہ تجھے یقین حاصل نہیں۔

چو قرب ایشاں بہ ابلیس دارند

کہ با سجدہ نمازی رو نیارند

ترجمہ: جب وہ ابلیس کے قریب ہو جائیں تو پھر وہ سجدہ اور نماز کی طرف رُخ نہیں کرتے۔

کہ خندہ می کند بر اہل عالم

کہ لعنت حق بود بر اہل ظالم

ترجمہ: جو علما حق کے اوپر ہنستے ہیں وہ ظالموں میں سے ہیں۔ ان پر اللہ کی لعنت ہو۔

اکثر دینِ باطل کی طرف مائل ملحد کہتے ہیں کہ نماز تب تک فرض ہے جب تک مراتبِ یقین حاصل نہ ہو جائیں اور جو مراتب یقین پر پہنچ جائے اس پر فرض نماز اور روزہ ساقط ہو جاتے ہیں۔ یہ شیطان لعین کا حیلہ اور کافر و بے دین نفسِ امارہ کی حجت ہے۔ یقین کا تعلق اسلام کے پانچ بنیادی ارکان سے ہے۔ یہ درست ہے کہ علم اور علما کے ادب کا خیال رکھو اگرچہ ان کی تصویر دیوار پر نظر آئے اور فقرا کا حکم بجا لاؤ کیونکہ جو فقرا کی خلاف ورزی کرتا ہے وہ دونوں جہان میں خوار ہوتا ہے۔ نیک لوگوں کے یہ دونوں گروہ محمدی ہیں۔

بیت:

خندہ بر سینہ صافان می کنی ہشیار باش

ہر کہ بر آئینہ خندد رویش خندی خود کند

ترجمہ: تو پاکیزہ قلب لوگوں پر ہنستا ہے اس لیے تو خبردار رہ کیونکہ جو آئینہ پر ہنستا ہے وہ دراصل خود

www.sultan-ul-faqr-publications.com

پر ہنستا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ فقیر خود کو مفلس اور حقیر ظاہر کرتا ہے لیکن تمام دنیا اس کے حکم کے ماتحت ہوتی ہے اور پریشان دنیا درویشوں سے التماس کرتی ہے کہ مجھے قبول کر لیں لیکن فقیر کہتے ہیں کہ اے عورت! صاحبِ وصال مردانِ خدا تجھے تین طلاق دے چکے ہیں۔ دنیا کو صرف وہی قبول کرتا ہے جو ناسمجھ اور جاہل ہو کیونکہ دنیا جاہلوں اور کافروں کے گھروں میں زیادہ جمع ہوتی ہے۔ اہلِ حق ظلِ اللہ اور بادشاہوں کے گھروں میں جمع نہیں ہوتی جو ہمیشہ دنیا کو مسلمانوں کے لیے خرچ کر دیتے ہیں جیسا کہ حضرت عثمانؓ[1] اور حضرت نعمانؒ[2]۔ حدیث:

☆ اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ

ترجمہ: دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔

وہ دن میں جو حاصل کرتے ہیں رات تک خرچ کر دیتے ہیں اور جو رات کو حاصل کرتے ہیں دن تک خرچ کر دیتے ہیں جیسا کہ صاحبِ مدینہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَلْفَقِیْرُ لَا طَامِعَ وَلَا جَامِعَ وَلَا مَانِعَ

ترجمہ: فقیر طمع نہیں کرتا اور نہ وہ جمع کرتا ہے اور نہ ہی منع کرتا ہے۔

ظاہری طور پر فقیر صاحبِ خزانہ ہوتا ہے اور باطن میں وہ اللہ سے یگانہ ہوتا ہے۔

بیت:

نفس را رسوا کند بہر از گدا
بر ہر دری قدمی زند بہر از خدا

ترجمہ: فقیر گدائی کر کے نفس کو رسوا کرتا ہے اور در در پر محض خدا کی خاطر جاتا ہے۔

علم پر مغرور نہ ہو۔ اصل علم وہ ہے جو تجھے حضوری میں لے جائے اور تو خود کو بذریعہ الہام حضورِ حق میں سمجھے۔ علم پانچ ہیں اور عالم بھی پانچ ہیں۔ جو ان پانچ علوم کو حاصل کر لے تو عالم کو اس علم سے

---

[1] صاحبِ شرم وحیا، امیر المومنین حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ

[2] امام ابوحنیفہ حضرت نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

افتخار، جمعیت اور اعتبار حاصل ہوتا ہے۔ پانچ علوم یہ ہیں علمِ زبان اور عالمِ زبان، علمِ قلب اور عالمِ قلب، علمِ روح اور عالمِ روح، علمِ سِرّ اور عالمِ سِرّ، علمِ خفی اور عالمِ خفی۔ جو علمِ باری تعالیٰ کے اس مجموعہ کو حاصل کر لے تو وہ علم اسے نہ صرف زبان سے اقرار کرنا سکھاتا ہے بلکہ نورِ معرفتِ توحید بھی عطا کرتا ہے۔ اس علم سے نفس فنا ہو جاتا ہے اور وہ علم مشاہدۂ نورِ حضور کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور ربِّ جلیل کی حضوری میں لے جاتا ہے اور اس سے قلب زندہ ہو جاتا ہے اور وہ علم جو آفتاب کی مثل روح کو روشن کرتا ہے اور اللہ کے فیض و فضل سے نوازتا ہے۔ وہ علم جو ظلمات کا پردہ ہٹا دیتا ہے اور اسرارِ ذات کی تجلیات دکھاتا ہے اور اسرارِ ربانی اور قدرتِ سبحانی کا مشاہدہ کرواتا ہے۔ وہ خفی علم جو مجلسِ محمدی کی حضوری سے مشرف کرتا ہے اور جو اس خفی علم کو خیر البشر کامل انسان سے پڑھتا ہے اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی۔ یہ تمام علوم علمِ توحید کا حصہ ہیں اور یہ علوم اسمِ اللہ ذات کے حاضرات اور کلید کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سے کھلتے ہیں۔ ان علوم کی انتہا اور حضوری کے سلوک کو اہلِ تقلید کیا جانیں؟

ابیات:

چوں نہ من ماند نہ نام من وجود
غرق وحدت اسم اللہ می ربود

ترجمہ: جب نہ میرا نام باقی رہا نہ وجود تب اسمِ اللہ ذات نے مجھے وحدت میں غرق کر دیا۔

ایں مراتب از قلب باشد سلیم
قلب شد قلزم ز وحدت حق کریم

ترجمہ: یہ مراتب قلبِ سلیم کو حاصل ہوتے ہیں۔ تب وہ قلب وحدتِ حق کا سمندر بن جاتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اِتَّقُوا الْعَالِمَ الْجَاهِلَ قِيْلَ مَنِ الْعَالِمَ الْجَاهِلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَالِمَ اللِّسَانِ وَجَاهِلَ الْقَلْبِ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: جاہل عالم سے ڈرو۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جاہل عالم سے کیا مراد ہے؟ فرمایا جو زبان کا عالم ہو مگر دل سے جاہل ہو۔

جان لو کہ دینِ محمدی روشن راہ ہے جبکہ بدعت تاریکی ہے۔ اہلِ بدعت کے دل لالہ کی مثل سیاہ ہیں اور ان کے دل میں نفاق کے باعث داغ ہوتے ہیں۔ ابیات:

شبنم نہ کرد داغ دل لالہ را علاج
نتواں بگریہ شست خط سرِ نوشت را

ترجمہ: شبنم لالہ کے دل میں موجود داغ کو نہیں مٹا سکتی اسی طرح رونے سے تقدیر کا لکھا نہیں مٹایا جا سکتا۔

مکش رو درہم از حکم قضا چہ میکشی پردہ
چہ پروا آتش از چین بجبین بوریا دارد

ترجمہ: حکمِ قضا سے کیسا پردہ؟ اس سے دور نہ بھاگ کیونکہ آگ جب چٹائی کو جلاتی ہے تو اس کے ماتھے کی شکن (یعنی غصے) کی پرواہ نہیں کرتی۔

مصنف کہتا ہے:

باھُوؒ رضا بر قضا غالب چو گردد
ز کردہ از خدا ہرگز نہ لرزد

ترجمہ: اے باھُوؒ! جب قضا پر رضا غالب آتی ہے تو وہ (طالبِ مولیٰ) خدا کے امور سے ہرگز نہیں کانپتا۔

چرا لرزد کہ قرب او تمام است
ہر آں لرزد کہ ناقص عام خام است

ترجمہ: جسے اللہ کا کامل قرب حاصل ہو وہ کیوں (اسکے ڈر سے) کانپے بلکہ ناقص، عام اور خام اس (کے خوف) سے کانپتے ہیں۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

رضا قاضی قضا در حکم بہ او
بجز حکمش نہ گیرد جان از مو

ترجمہ: رضا قاضی (کی مثل) ہے اور قضا اس کے حکم کے ماتحت ہے اس لیے اس کے حکم کے بغیر قضا ایک بال کی بھی جان نہیں لے سکتی۔

جان لو کہ بندہ اپنی مرضی سے پیدا نہیں ہوا کہ اس کا ہر کام اور خواہش اس کی مرضی کے موافق ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا:

☆ عَرَفْتُ رَبِّیْ بِفَسْخِ الْعَزَائِمِ

ترجمہ: میں نے اپنے عزائم کی ناکامی سے اپنے ربّ کو پہچانا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ فِعْلُ الْحَکِیْمِ لَا یَخْلُوْا عَنِ الْحِکْمَۃِ

ترجمہ: حکیم کا کوئی بھی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔

بہتر یہی ہے کہ اپنے امور کو خدا کے سپرد کر دیا جائے اور خود کو درمیان سے نکال لیا جائے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ط اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ○ (40:44)

ترجمہ: اور میں اپنا (ہر) امر اللہ کے سپرد کرتا ہوں بے شک اللہ بندوں کو دیکھنے والا ہے۔

جان لو کہ اللہ عزّ وجل بے مثل اور بے مثال ہے۔ اللہ حیّ و قیوم وہ واحد ہستی ہے جس نے خود کو اپنی صورت پر قائم رکھا ہوا ہے کیونکہ صورتِ خدا تعالیٰ غیر مخلوق ہے۔ جو اس صورت کو خواب میں یا خواب سے غالب تر مراقبے میں دیکھ لے تو اس دیدار سے وہ مجذوب ہو جاتا ہے یا بیدار اور ہوشیار ہو کر نورِ توحیدِ ربوبیت کا دیدار کرتا ہے جس سے اس کے وجود میں اس قدر گرمی پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ جل کر مر جاتا ہے یا پھر اس کی زبان پر خاموشی کی مہر لگ جاتی ہے جیسا کہ کہا گیا:

☆ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُہٗ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: پس تحقیق اس کی زبان گونگی ہوگئی۔

یا پھر وہ رات دن سجدہ سے سر نہیں اٹھاتا۔ شریعت کا لباس وجود پر پہنتا ہے اور شریعت کی پیروی کرتا ہے اور وہ صورت جو بے مثل ہے اور اس کی مثال نہیں دے سکتا۔ جس وقت عارف باللہ واصل اس صورت کے دیدار و مشاہدہ میں مشغول ہوتا ہے تو اسے اللہ کی ایسی نعمت حاصل ہوتی ہے جسکی شرح وہم و فہم میں نہیں آسکتی۔ یہ مراتب بھی اسمِ اللہ ذات کے حاضرات اور کلید کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ سے حاصل ہوتے ہیں۔ کلمہ طیب کا یہ طریق تحقیق شدہ ہے جو اس میں شک کرے وہ اہلِ زندیق ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ تَفَكَّرُوْا فِيْ اٰيٰتِهٖ وَلَا تَفَكَّرُوْا فِيْ ذَاتِهٖ

ترجمہ: اس کی آیات میں تفکر کرو اور اس کی ذات میں تفکر نہ کرو۔

پس معلوم ہوا کہ آوازِ نفس، مقامِ نفس، سوالِ نفس اور احوالِ نفس اور ہیں۔ آوازِ قلب، رازِ قلب، مقامِ قلب، سوالِ قلب اور احوالِ قلب اور ہیں اور آوازِ روح، رازِ روح، مقامِ روح، سوالِ روح اور احوالِ روح اور ہیں۔ نفس کی آواز علمِ دنیا ہے اور اس کا مقام خواہشات ہیں۔ قلب کی آواز ذکر ہے اور اس کا علم شوق اور محبتِ الٰہی ہے اور اس کا مقام باصفا باطن ہے۔ روح کی آواز کلامِ الٰہی اور نص و حدیث ہے مقامِ روح تمام علوم کی جمعیت ہے۔ ہر ایک گروہ کو اس کے مقام سے معلوم کرنا چاہیے کہ یہ اہلِ نفس ہیں یا اہلِ قلب ہیں یا اہلِ روح۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اِنَّ فِيْ جَسَدِ بَنِيْ اٰدَمَ عَشَرَةَ اَنْوَاعٍ مِنَ النَّارِ نَارُ الشَّهْوَةِ وَ نَارُ الْحِرْصِ وَ نَارُ الْحَسَدِ وَ نَارُ النَّظْرِ وَ نَارُ الْغَفْلَةِ وَ نَارُ الْجُهْلِ وَ نَارُ الْبَطْنِ وَ نَارُ اللِّسَانِ وَ نَارُ الْمَعْصِيَّةِ وَ نَارُ الْفَرْجِ وَ نَارُ الشَّهْوَةِ لَا تَدْفَعُ اِلَّا بِالصَّوْمِ وَ نَارُ الْحِرْصِ لَا تَدْفَعُ اِلَّا بِذِكْرِ الْمَوْتِ وَ نَارُ الْحَسَدِ لَا تَدْفَعُ اِلَّا بِصَفَاءِ الْقَلْبِ وَ نَارُ النَّظْرِ لَا تَدْفَعُ اِلَّا بِذِكْرِ الْقَلْبِ وَ نَارُ الْغَفْلَةِ لَا تَدْفَعُ اِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ نَارُ الْجُهْلِ لَا تَدْفَعُ اِلَّا بِاِسْتِمَاعِ الْعِلْمِ وَ نَارُ الْبَطْنِ لَا تَدْفَعُ اِلَّا بِاَكْلِ الْحَلَالِ وَ نَارُ اللِّسَانِ لَا تَدْفَعُ اِلَّا بِتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَ نَارُ الْمَعْصِيَّةِ لَا

www.sultan-ul-faqr-publications.com

تَدْفَعُ اِلَّا بِالْاَسْتِغْفَارِ وَنَارُ الْفَرَجِ لَا تَدْفَعُ اِلَّا بِنِکَاحِ الْحَلَالِ

ترجمہ: بنی آدم کے جسم میں دس طرح کی آگ ہے شہوت کی آگ، حرص کی آگ، حسد کی آگ، نظرِ بد کی آگ، غفلت کی آگ، جہالت کی آگ، پیٹ کی آگ، زبان کی آگ، معصیت کی آگ، شرمگاہ کی آگ۔ شہوت کی آگ روزہ کے بغیر نہیں بجھتی۔ حرص کی آگ ذکرِ موت کے بغیر نہیں بجھتی۔ حسد کی آگ صفائے قلب کے بغیر نہیں بجھتی۔ نظرِ بد کی آگ ذکرِ قلب کے بغیر نہیں بجھتی۔ غفلت کی آگ ذکرِ الٰہی کے بغیر نہیں بجھتی۔ جہالت کی آگ علم کی بات سنے بغیر نہیں بجھتی۔ پیٹ کی آگ رزقِ حلال کے بغیر نہیں بجھتی۔ زبان کی آگ تلاوتِ قرآن کے بغیر نہیں بجھتی۔ معصیت کی آگ استغفار کے بغیر نہیں بجھتی اور شرمگاہ کی آگ حلال نکاح کے بغیر نہیں بجھتی۔

قطعہ:

چہ حاصل مرد را از دین و دنیا
ازیں ہا بگذر و ہم را بگذار

ترجمہ: مرد کو دین و دنیا سے کیا حاصل ہوتا ہے؟ ان سب کی خواہش کو ترک کر کے آگے بڑھ جاؤ۔

سَوَادُ الْوَجْہِ شد در ہر دو عالم
مگر روشن شوی اے نیک کردار

ترجمہ: خواہشات کی طلب دونوں جہان میں چہرے کی سیاہی ہے مگر چونکہ تو نیک کردار ہے اس لیے تیرا چہرہ روشن رہے گا۔

بعض فقیر خالق کو پسند ہوتے ہیں اور بعض مخلوق کو۔

بیت

ہر کہ باشد پسند خالق پاک
ور نباشد پسند خلق چہ باک

ترجمہ: جو پاک پروردگار کو پسند آ جائے تو اگر وہ مخلوق کو نہ بھی پسند آئے تو کیا ڈر!

www.sultan-ul-faqr-publications.com

جان لو کہ فقہ و مسائل اور عربی کا علم سیکھنے اور ظاہری ریاضت و طاعت سے نفس کافی موٹا ہو جاتا ہے اور مخلوق میں شہرت اور نام و ناموس پا کر بہت خوش ہوتا ہے جس کے باعث اس میں انانیت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ خود کو مخلوق کی نظر میں مزید نیک اور آراستہ ظاہر کرتا ہے جبکہ تصوف، توحید، معرفتِ الٰہی اور وحدانیت کا علم پڑھنے سے نفس شرمندہ ہوتا ہے اور ذکرِ خفی کی بدولت گویا وہ اپنا گوشت خود کھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے خوف کے باعث اس قدر آہ و زاری کرتا ہے کہ ہڈیوں سے مغز نکل آتا ہے۔ ایسی پوشیدہ اور بے ریا ریاضت کے ذریعے وہ ہمیشہ خونِ جگر پیتا ہے جس کے باعث نفس کمزور ہو کر خواہشاتِ نفس سے پاک ہو جاتا ہے اور نیست و نابود ہو کر فنا فی اللہ ہو جاتا ہے۔ یہ علمِ تصوف ہے جسے سیکھنا فرضِ عین اور انبیا کی سنت ہے اور اسی کی بدولت انسان مراتبِ اولیا پر پہنچتا اور مجلسِ محمدیؐ میں داخل ہوتا ہے۔ اگر کوئی فقیہ اور عالم جنہوں نے تمام علوم حاصل کیے ہوں اور وہ ان علوم کو تمام عمر پڑھتے رہیں تو بھی دل سے سیاہی، زنگار، کدورت، حبِ دنیا اور خطرات دور نہیں ہوتے جب تک کہ قلب کو صاف کرنے والا علم تصوف نہ پڑھا جائے اور ذکرِ خفی اور کلید کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ نہ جانتے ہوں تو دل زندہ نہیں ہوتا اور نہ ہی مردہ پن سے نجات حاصل کرتا ہے۔

اگر مردہ دل شخص علمِ توریت، علمِ انجیل، علمِ زبور اور علمِ تفسیرِ قرآن پڑھتا رہے تو بھی دل زندہ نہیں ہوتا بلکہ اس کی تمام عمر برباد ہو جاتی ہے کیونکہ اس کی روح پریشان اور نفس خوش رہتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ لِكُلِّ شَيْءٍ مُصْقِلَةٌ وَمُصْقِلَةُ الْقَلْبِ ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ: ہر شے کو صیقل کرنے والی ایک شے ہے اور دلوں کو صیقل کرنے والی شے ذکرِ اَللّٰهُ ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

جان لو کہ اگر کوئی شخص مرتبۂ مومن اور مسلمان پر نہ پہنچا ہو وہ عارف باللہ فقیر فنا فی اللہ اور درویش کیسے ہو سکتا ہے؟ جان لو کہ لفظ مسلمان کے چھ حروف ہیں م، س، ل، م، ا، ن۔ حرف 'م' سے

www.sultan-ul-faqr-publications.com

مسلمان رحمٰن کے موافق اور شیطان کے مخالف ہوتا ہے، وہ علم کے موافق اور جہالت کے مخالف، روح کے موافق اور نفس کے مخالف، شریعت کے موافق اور بدعت کے مخالف، فقر کے موافق اور دنیا واہلِ دنیا کے مخالف ہوتا ہے جو شہوات، حرص، طمع اور اس جیسی دوسری برائیوں کو ختم کرنے والا ہوتا ہے۔ حرف 'س' سے اس کا قلب سلیم ہوتا ہے جو حق کی رضا کو تسلیم کرنے والا ہوتا ہے اور مخلوق سے اچھے اخلاق سے پیش آتا ہے۔ حرف 'ل' سے اس کی زبان پر ہمیشہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا ورد ہوتا ہے۔ حرف 'م' دوم سے وہ علمِ نص وحدیث، مسائلِ فقہ اور علمِ توحید وتصوف کا متکلم ہوتا ہے۔ حرف 'ا' سے اس کا ارادہ صادق ہوتا ہے جس کی بدولت وہ صدیق با تصدیق ہوتا ہے۔ حرف 'ن' سے وہ نیک نیت ہوتا ہے۔ یہ سب مسلمان کے مراتب ہیں۔ اے مسلمان تجھ پر سلامتی ہو۔ جو ان صفات کا حامل ہو وہی حقیقی مسلمان ہوتا ہے جو حق بردار، حق پر جان نثار کرنے والا اور باطل سے بیزار ہوتا ہے۔ جان لو کہ لفظ مومن کے بھی چار حروف ہیں م، و، م، ن۔ حرف 'م' سے مومن نفاق سے ہمیشہ کے لیے نجات حاصل کر لیتا ہے اور ہمیشہ قلب سے تصدیق کرتا ہے۔ مولیٰ کا طالب اور اس کی محبت میں بڑھنے والا ہوتا ہے۔ یہ باصفا دل رکھنے والے باادب اور باحیا مومن کے مراتب ہیں۔ حرف 'وْ' سے واحد اور ماسویٰ اللہ ہر شے کو ترک کر کے وحدانیت میں غرق ہوتا ہے۔ وہ مردہ دل والوں سے جدا صاحبِ توحید، صاحبِ ترک وتوکل اور صاحبِ تجرید و تفرید ہوتا ہے۔ وہ بازید صفت روح کے ساتھ اخلاص رکھتا ہے اور یزید صفت نفس کا دشمن ہوتا ہے۔ مومن معرفتِ الٰہی کے علاوہ نہ کچھ طلب کرتا ہے نہ ڈھونڈتا ہے۔

بیت:

معرفت اندوز کہ با خود بری
کہ نصابِ دگراں است نصیب زر وسیم

ترجمہ: معرفت کو حاصل کر کہ یہی تو اپنے ساتھ (آخرت میں) لے جاسکتا ہے جبکہ دنیادار کا نصیب تو مال ودولت ہی ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

جوابِ مصنف:

آدمی را معرفت باید نہ جامہ از حریر

در صدف بنگر کہ او را سینہ پُر از گوہر است

ترجمہ: آدمی کو چاہیے کہ وہ معرفت کا طلبگار ہو نہ کہ قیمتی لباس کا۔ سیپی کو دیکھو کہ اس کے اندر قیمتی موتی ہوتے ہیں۔

ابیات:

عارفاں در معرفت باشد چناں

ماہی اندر آب گم باشد نہاں

ترجمہ: عارفین کو معرفت میں اس طرح غرق ہونا چاہیے جیسے مچھلی پانی کے اندر گہرائی میں گم ہو جاتی ہے۔

ہر کہ گوید عارفم آں لافزن

عارفاں لب بستہ باحق ہم سخن

ترجمہ: جو خود یہ کہتا ہے کہ میں عارف ہوں وہ جھوٹا ہے۔ عارفین تو لب بستہ اللہ سے ہم کلام ہوتے ہیں۔

ہر کہ گوید عارفم آں سر ہوا

عارفاں غرق فی اللہ شد فنا

ترجمہ: جو خود یہ کہتا ہے کہ میں عارف ہوں وہ خواہشِ نفس کا شکار ہے کیونکہ عارف تو اللہ کی ذات میں غرق اور فنا ہوتے ہیں۔

ہم عارفم ہم واصلم باحق قریب

ایں مراتب یافتم لطف از حبیبؐ

ترجمہ: میں عارف بھی ہوں اور واصل بھی اور حق تعالیٰ کے قریب بھی ہوں۔ میں نے یہ مراتب

www.sultan-ul-faqr-publications.com

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لطف و کرم سے پائے ہیں۔

حرف 'م' دوم سے مومن موذی نفس کو اس کی مراد اور لذت نہیں دیتا۔ حرف 'ن' سے مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہوتی ہے۔ مومن نیک بخت ہوتا ہے جو ہمیشہ نیک اعمال میں مشغول رہتا ہے۔ یہ مومن کے مراتب ہیں اے مومن تجھ پر سلامتی ہو۔ ازلی ہدایت کی عنایت کی بدولت مومن کا دل نورِ الٰہی اور رحمتِ الٰہی سے پُر رہتا ہے۔ وہ دنیا میں ولی اللہ کی مثل صاحب ولایت اور صاحب فیض و فضل ہوتا ہے۔ مومن کے دو گواہ ہیں گناہ کو درگزر کرے اور وجود سے غصے کو پی جائے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (3:134)

ترجمہ: اور وہ (مومن) غصے کو ضبط کرنے والے ہیں اور لوگوں (کی خطاؤں) سے درگزر کرتے ہیں۔ بے شک اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

ابیات:

مومن آنمرد است دارد خشم باز
تارک و فارغ ز دنیا بے نیاز

ترجمہ: مومن ایسا مرد ہوتا ہے جو غصے کو قابو میں رکھتا ہے اور دنیا سے تارک فارغ اور بے نیاز ہوتا ہے۔

در ملک مومن درم باشد صد گناہ
مومنان را نظر باشد بر اِلٰہ

ترجمہ: مومن کی ملکیت میں مال و دولت ہونا صد گناہ ہے کیونکہ مومنوں کی نظر تو اللہ پر ہوتی ہے۔

ہر کہ گوید مومنم زان وصف دان
بر نام اللہ مومنان بخشد جان

ترجمہ: جو یہ کہتا ہے کہ میں مومن ہوں تو اس کی یہ خوبی ایسے ثابت ہوگی کہ مومنین اللہ کے نام پر

www.sultan-ul-faqr-publications.com

جان بخش دیتے ہیں۔

مومن و مسلمان ہونا آسان کام نہیں۔ مومن و مسلمان کے مراتب میں اسرارِ پروردگار کے عظیم مشاہدات ہیں۔ مومن دنیا مردار کی طرف نظر نہیں کرتا اگرچہ بیشمار روز فقر و فاقہ سے گزر جائیں۔ طالبِ دنیا کو مومن و مسلمان نہ سمجھ کیونکہ دنیا منافقوں اور کافروں کا نصیب ہے۔

جان لو کہ جیسے ہی قلب جنبش میں آتا ہے اور صاحبِ قلب تصور اسم اللہ ذات سے قلب پر اسم اللہ ذات کو درست نقش دیکھتا ہے تب اسمِ اللہ ذات کے ہر حرف سے آفتاب کی مثل شعلۂ نور قلب کے اردگرد ظاہر ہو کر روشنی بکھیرتا ہے جس سے قلب سر سے قدم تک نورِ ذات کی تجلیات سے مغلوب ہو جاتا ہے اور زبان یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا ورد کرتی ہے۔ جتنی بار بھی قلب کلمہ طیب کے ساتھ اللہ کا نام لیتا ہے اسے ستر ہزار ختمِ قرآن کا ثواب ملتا ہے بلکہ اس کا ثواب تو اس سے بھی بہت زیادہ ہوتا ہے۔ ایسا صاحبِ قلب ذاکر جب اسمِ اللہ ذات کا تصور کرتا ہے تو آنکھیں بند کر کے مراقبہ میں یوں مستغرق ہوتا ہے کہ قلب کی طرف متوجہ ہونے پر تجلیٔ ذات میں غرق ہو جاتا ہے اور حضورِ حق میں نورِ ربوبیت کے مشاہدہ میں مشغول رہتا ہے۔ اللہ کے حکم، نورِ ذات کی برکت، اسمِ اللہ ذات کی عصمت اور کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی برکت سے اس کے اسی (80) سال کے گناہ کراماً کاتبین کے رجسٹر سے مٹا دیئے جاتے ہیں۔ یہ عمل اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہوتا ہے اور پوشیدہ اور بے ریا ہونے کی وجہ سے ہمیشہ اللہ کی نگاہ میں ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نظر دل پر ہوتی ہے۔ جان لو کہ جب صاحبِ تصور اسمِ اللہ ذات کلمہ طیب کو باترتیب اسمِ اللہ ذات کے ساتھ پڑھتا ہے تو محبوبِ خدا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلس کی حضوری سے مشرف ہوتا ہے اور آنکھیں بند کر کے مراقبہ کے دوران اپنے ہاتھ میں تصور اسمِ اللہ ذات کی تلوار پکڑتا ہے جس سے وہ تمام عمر کے صغیرہ و کبیرہ گناہوں کو قتل کر دیتا ہے اور شیطان و نفس کو اور خناس و خرطوم کو اور تمام خطرات کو بھی قتل کر دیتا ہے گویا کہ وہ روئے زمین پر موجود تمام دشمنوں کو قتل کر دیتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

www.sultan-ul-faqr-publications.com

☆ تَفَکُّرُ السَّاعَةِ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَیْنِ

ترجمہ: گھڑی بھر کا تفکر دونوں جہان کی عبادت سے افضل ہے۔

پس ایسے دائمی ذکر، کامل تفکر اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس کی حضوری والے مراقبہ کو تمام نیکیوں کا مجموعہ کہتے ہیں جو کہ ان آیات کے مطابق ہے:

☆ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَ O (11:114)

ترجمہ: بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ ذاکرین کے لیے ذکر ہے۔

☆ وَیَذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ فِیْٓ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰی مَا رَزَقَھُمْ مِّنْۢ بَھِیْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَکُلُوْا مِنْھَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِیْرَ O (22:28)

ترجمہ: اور (قربانی کے) مقررہ دنوں میں اللہ نے جو مویشی چوپائے انہیں عطا فرمائے ہیں ان پر (قربانی کرتے وقت) اسمِ اللہ ذات پڑھیں۔ پس تم اس میں سے خود (بھی) کھاؤ اور خستہ حال محتاجوں کو (بھی) کھلاؤ۔

جان لو کہ جب ذکرِ خفی کا ذاکر آنکھیں بند کر کے اور مراقبہ میں غرق ہو کر دل کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو سب سے پہلے وہ بلند آواز سے مد کو کھینچ کر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَغْمِضْ عَیْنَکَ یَا عَلِیُّ وَ اسْمَعْ فِیْ قَلْبِکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ترجمہ: اے علیؓ! اپنی آنکھیں بند کر لیں اور اپنے قلب میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سنیں۔

جو اس عظیم نعمت کو پالے وہ ذاکر اور علومِ رحمانی کا حافظ بن جاتا ہے اور جو اس نعمت سے محروم رہے اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے اور خطراتِ شیطانی کے باعث خراب حال رہتا ہے۔ پس انسان اور حیوان کے درمیان فرق اسی قلب کا ہے۔ اگر قلبِ سلیم ذکر اور نورِ الٰہی سے پُر ہو تو وہ روشن ضمیر انسان ہوتا ہے ورنہ حیوان۔ انسان اُسے کہتے ہیں جو ظاہر میں بندگی میں مشغول ہو اور باطن میں اس کا دل معرفتِ الٰہی اور نورِ حضورِ ربوبیت کے مشاہدہ میں غرق ہو کیونکہ عبودیت کا تعلق ظاہری

www.sultan-ul-faqr-publications.com

عبادات سے ہے جبکہ ربوبیت کا تعلق دل میں رازِ حضوری کے مشاہدہ سے ہے۔ سالک و عارف مومن کے لیے عبودیت اور ربوبیت دو بال و پَر ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ مَنْ لَّمْ اَدَّیْتَ فَرْضَ الدَّائِمِ لَمْ یَتَقَبَّلِ اللّٰہُ مِنْہُ فَرْضَ الْوَقْتِ وَمَنْ لَّمْ اَدَّیْتَ فَرْضَ الْوَقْتِ لَمْ یَتَقَبَّلِ اللّٰہُ مِنْہُ فَرْضَ الدَّائِمِ

ترجمہ: جو دائمی فرض ادا نہیں کرتا اللہ اس کے وقتی فرض بھی قبول نہیں کرتا۔ اور جو وقتی فرض ادا نہیں کرتا اللہ اس کے دائمی فرض بھی قبول نہیں کرتا۔

وقتی فرض پانچ وقت کی نماز ہے اور دائمی فرض دل میں دائمی خفی ذکر میں غرق ہونا ہے کہ دل سے آواز آتی ہے یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِکُمْ (4:103)

ترجمہ: پس جب تم نماز ادا کر چکو تو اللہ کا ذکر کرو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر (لیٹے ہوئے)۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ

ترجمہ: حضورِ قلب کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

حضورِ قلب سے مراد ایسا قلب جو ذکرِ الٰہی اور نورِ تجلیاتِ ذات سے پُر رہتا ہے اور خطراتِ شیطانی سے نجات حاصل کر چکا ہوتا ہے۔ ایسا صاحبِ قلب ہمیشہ باطن میں انبیا اور اولیا سے ملاقات کرتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ صاحبِ مراقبہ ذاکرِ دل اپنے دل میں دائمی نماز میں مشغول ہوتا ہے اور اس کا دل شرک، کفر اور نفاق سے نجات پا چکا ہوتا ہے۔ ایسا قلب دل اور آخرت میں زندہ اور حیات ہوتا ہے۔ ان کی شان یہ ہے کہ:

☆ اَلصَّلٰوۃُ دَآئِمُوْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ

ترجمہ: وہ اپنے قلوب میں دائمی نماز ادا کرتے ہیں۔

ان کی روح جمعیت پا لیتی ہے جبکہ نفس پریشان رہتا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

☆ اَجۡسَامُھُمۡ فِی الدُّنۡیَا وَ قُلُوۡبُھُمۡ فِی الۡاٰخِرَۃِ

ترجمہ: ان کے اجسام اس دنیا میں جبکہ قلوب آخرت میں ہوتے ہیں۔

ان کی راہ یہ ہے کہ وہ کلمہ طیب پر عمل کرتے ہیں اور ظاہر و باطن میں وقتی ودائمی فرض ادا کرتے ہیں۔ اور سخاوت کے ذریعے مسلمانوں کو نفع پہنچاتے اور ہدایت دیتے ہیں۔ یہ تینوں اعمال اللہ کی بارگاہ میں مقبول اور ان کے گواہ ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَلصَّلٰوۃُ یُذۡھِبُ السَّیِّاٰتِ وَکَلِمَۃُ الطَّیِّبُ یُذۡھِبُ السَّیِّاٰتِ وَالسَّخَاوَۃُ یُذۡھِبُ السَّیِّاٰتِ

ترجمہ: نماز، کلمہ طیب اور سخاوت گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ مراقبہ دو قسم کا ہے اوّل مراقبۂ اہلِ حضور جو کہ محمود ہوتا ہے اور دوم مراقبۂ اہلِ خطرات جو کہ شیطانی و مردود ہے۔ مراقبہ محمود تین قسم کا ہے۔ مراقبہ کی ابتدا میں صاحب مراقبہ چھ سمتوں کا تماشا دیکھنے میں غرق ہوتا ہے۔ جو کوئی اس مراقبہ کو ہفت اقلیم کے لیے سات روز تک متواتر کرتا رہے تو مشرق تا مغرب تمام عالموں کو اپنے قبضہ و تصرف میں لے آتا ہے۔ متوسط مراقبہ یہ ہے کہ صاحبِ مراقبہ خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوکر انبیا، اصفیا اور مرسلین کی ارواح سے ملاقات کرتا ہے۔ اگر صاحبِ مراقبہ اس سات روزہ مراقبہ میں غرق ہو تو اس کے ساتوں اندام اس طرح پاک ہو جاتے ہیں جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا بچہ گناہوں سے پاک ہوتا ہے اور مراقبہ کی انتہا یہ ہے کہ صاحبِ مراقبہ نورِ توحید میں غرق ہوتا ہے۔ وہ ظاہر میں بے خبر جبکہ باطن میں باشعور اور باحضور ہوکر تفکرِ ذات میں غرق ہوتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ تَفَکُّرُ السَّاعَۃِ خَیۡرٌ مِّنۡ عِبَادَۃِ الثَّقَلَیۡنِ

ترجمہ: گھڑی بھر کا تفکر دونوں جہان کی عبادت سے بہتر ہے۔

مصنف کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ نعمتِ عظمیٰ اور سعادتِ کبریٰ تمام مومن اور مسلمان بھائیوں کا نصیب کرے۔ توحید و معرفتِ الٰہی اور فقرِ محمدیؐ کا یہ طریق تحقیق شدہ ہے جو اس میں شک کرے وہ کافر و

زندیق ہے۔ جو شخص ابھی مومن کے مرتبہ پر ہی نہ پہنچا ہو وہ عارف فقیر کیسے ہو سکتا ہے؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ لَمْ یَکُنْ لَہٗ لَذَّۃً مَعَ الْخَلْقِ

ترجمہ: جو اللہ کی معرفت حاصل کر لے وہ مخلوق سے کسی قسم کی لذت نہیں پاتا۔

حضرت شیخ محی الدین قدس سرہٗ العزیز فرماتے ہیں:

☆ اَلْاُنْسُ بِاللّٰہِ وَالْمُتَوَحِّشُ عَنْ غَیْرِ اللّٰہِ

ترجمہ: اللہ سے انس رکھو اور غیر اللہ سے وحشت کھاؤ۔

ذکر اور علم اللہ کی عطا ہیں جبکہ جہالت و دنیا خطراتِ شیطانی کے باعث خطا ہیں۔ پس صاحبِ عطا اور صاحبِ خطا کو ایک دوسرے کی مجلس پسند نہیں آتی۔ یہ درست ہے کہ پارہ صاحبِ عمل عامل کے بغیر کشتہ نہیں بنتا اور نہ ہی کسی کام آتا ہے۔ اسی طرح مرشد کامل عارف کے بغیر فقر و معرفت اور حضوری میں غرق ہونے کے مراتب حاصل نہیں ہوتے۔ عارف بھی دو قسم کے ہیں۔ عارفِ طبقات جو حیرت میں گم ہوتے ہیں اور عارف فنا فی اللہ جو حضوری میں غرق ہوتے ہیں۔ صاحبِ حضور عارف کے چار گواہ ہیں اوّل تجرید، دوم تفرید، سوم توکل سے کیا جانے والا ترک، چہارم توحید۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَلتَّوَکُّلُ وَ التَّوْحِیْدُ تَوْاَمَانِ

ترجمہ: توحید و توکل دونوں جڑواں بھائی ہیں۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَ عَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ (3:122)

ترجمہ: اور مومنین کو اللہ پر ہی توکل کرنا چاہیے۔

مطلب یہ کہ مرشد کامل اکمل حضوری کا طریق جانتا ہے اور اپنے طالبوں کو ذکر فکر اور ورد وظائف جیسے اعمالِ ظاہر میں مشغول نہیں کرتا۔ صاحبِ حضور مرشد سے طالبِ مولیٰ کو پہلے ہی روز حضوری

www.sultan-ul-faqr-publications.com

حاصل ہو جاتی ہے۔ راہِ حضوری کی ابتدا فنا فی الشیخ کا مرتبہ ہے اور راہِ حضوری کا متوسط فنا فی اللہ کا مرتبہ ہے اور انتہائے راہِ حضوری فنا فی محمد رسول اللہ کا مرتبہ ہے۔ جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس کی حضوری، شریعت، امر بالمعروف اور نص وحدیث سے باہر قدم رکھے وہ مردود، خبیث اور ابلیس ہے جو ظاہر و باطن میں اہلِ بدعت، اہلِ سرود، حسن پرست اور خدوخال دیکھنے والا ہوتا ہے اور خواہشاتِ نفس کے باعث مست رہتا ہے وہ باطن کے کسی بھی مقام اور منزل پر نہیں پہنچتا کیونکہ اس کا باطن باطل ہے۔ اور اگر شیطان تجھے ظاہر میں کچھ (مقام و مرتبہ) دکھاتا ہے وہ جنونیت اور استدراج ہے۔

☆ اَلْاِسْتِدْرَاجُ بَعِیْدٌ مِّنْ رَحْمَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی

ترجمہ: استدراج اللہ کی رحمت سے دور ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَالَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُھُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ O (7:182)

ترجمہ: اور جو لوگ ہماری نشانیوں کو جھٹلاتے ہیں عنقریب ہم انہیں اس طرح گھیریں گے کہ انہیں خبر بھی نہ ہوگی۔

جان لو کہ فنا فی الشیخ کے ابتدائی مراتب یہ ہیں کہ طالب صورتِ شیخ کو اپنے تصور میں لاتا ہے تو اگر شیخ کامل ہو تو طالب کے وجود میں قلب کو زندہ کر دیتا ہے اور نفس کو مار دیتا ہے اور طالب کے وجود سے تمام ہوا و ہوس نکل جاتی ہے۔ اور اگر شیخ ناقص ہو تو وہ طالب کے وجود میں نفس کو زندہ اور قلب کو مار دیتا ہے۔ جس سے طالب کے وجود میں مردار کی طلب پیدا ہو جاتی ہے اور وہ مردار کا طالب کتا بن جاتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ شیخ کامل کا طالب فنا فی الشیخ کے مراتب تک پہنچتا ہے۔ جسے شیخ کامل نوازتا ہے اس طالب کا مرتبہ ایک ہی بار میں اپنے مرتبہ کے برابر بنا دیتا ہے[1] ایسے طالب کو فنا فی الشیخ کہتے ہیں۔ شیخ ناقص کا طالب جب ناقص شیخ کی صورت کو اپنے تصور میں لاتا ہے اسی

[1] یہاں اس صادق طالب کی بات ہو رہی ہے جسے مستقبل میں امانتِ الٰہیہ منتقل کرنا ہوتی ہے۔

(عنبرین مغیث سروری قادری)

www.sultan-ul-faqr-publications.com

وقت صورتِ شیطان شیخ ناقص کی صورت کی مثل بن جاتی ہے اور طالب فنافی الشیخ کے مراتب نہیں پاتا بلکہ فنافی الشیطان کے مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے۔

عقلمند اور آگاہ ہو جا۔ جب مبتدی طالب اسمِ اللہ ذات کو اپنے تصور و تصرف میں لاتا ہے تو اسمِ اللہ ذات دل پر نقش ہو جاتا ہے اور طالب دل کی طرف متوجہ ہوتا ہے تب نور کی مثل ایک شعلۂ نار دل کے گرد پیدا ہوتا ہے اور طالب اس نارِ شیطانی کو تجلیٔ حضور سمجھتا ہے اور اس نارِ شیطانی سے شیطان آواز دیتا ہے کہ میں تیرا اور تو میرا یار ہے اس لیے ظاہر و باطن میں بندگی سے توبہ کر لے اور بس اس تجلی میں میرا دیدار کر۔ اس کے بعد وہ شیطانی تجلی ایک بچے کی صورت اختیار کر لیتی ہے اور اس کے بعد جوان کا روپ دھار لیتی ہے اور پھر ایک بوڑھے کا روپ۔ اس کے بعد شیطان کہتا ہے کہ یہ فقیر کے مراتب کے اسرار ہیں۔ اس کے بعد وہ شیطانی صورت اس کو ہر چیز کے متعلق اس کے اندر سے جواب دیتی ہے اور ماضی، حال اور مستقبل کے حقائق تفصیلاً بتاتی ہے اور تمام لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ فلاں فقیر صاحبِ کشف ہے حالانکہ یہ استدراج کے مراتب ہیں جو اس کے اندر آوازِ شیطانی کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ اے عزیز! باخبر رہو۔ جب یہ شیطانی صورت تم سے ہم کلام ہو تو تُو باطنی توجہ سے کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھ تاکہ صورتِ شیطانی دفع ہو جائے۔ اس کے بعد حروفِ اسمِ اللہ ذات سے صورتِ تجلیٔ نور ظاہر ہوتی ہے اور وہ صورتِ تجلیٔ نور تجھے جو کچھ دکھائے وہ نص و حدیث کے عین مطابق برحق اور ہدایت ہے۔ ہم اس پر یقین لائے اور اس کی تصدیق کی۔ جو باطن ظاہر میں شریعت، قرآن اور اسمِ اللہ ذات کے موافق نہیں وہ باطل ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ کُلُّ بَاطِنٍ مُخَالِفٌ لِظَّاهِرٍ فَهُوَ بَاطِلٌ

ترجمہ: ہر وہ باطن جو ظاہر کا مخالف ہو وہ باطل ہے۔

مراتب فنافی الشیخ اسمِ اللہ ذات، تجلیاتِ نور حضور کے مشاہدہ اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

www.sultan-ul-faqr-publications.com

سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ مراتبِ فنافی الشیطان تمام وسوسہ، وہمات اور خطرات سے تعلق رکھتے ہیں۔ شیخِ ناقص کے فنافی الشیطان طالبِ دنیا مریدین کثیر ہیں جو نفس پرست، مغرور اور تکبر میں مست ہیں۔ جبکہ فنافی الشیخ طالب کم ہیں جو روشن ضمیر اور معرفتِ اِلَّا اللّٰہُ اور مجلسِ محمدیؐ کے لائق اور شریعت میں ہوشیار ہوتے ہیں۔

شرح تصور فنافی الشیخ کامل عارف

جان لو کہ تصورِ شیخ بے حد کثرت سے کرنے سے وجود میں غیب الغیب سے ایک صورتِ نور پیدا ہوتی ہے جو کبھی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتے ہوئے ذکرِ اللّٰہُ میں مشغول ہوتی ہے اور کبھی وہ صورت روز و شب تلاوتِ قرآن اور آیات حفظ کرنے میں مشغول ہوتی ہے اور کبھی وہ صورت علم فضیلت بیان کرتی ہے اور نص و حدیث، تفسیر، مسائلِ فقہ اور فرض، واجب، سنت، مستحب کے علم کے ذریعے سنتِ محمدی کو بجالانے اور ربّ کے حضور پیش ہونے کے فرض آداب سکھاتی ہے اور کبھی وہ صورت ذکرِ اللہ میں غرق ہوتی ہے اور کبھی وہ صورت وجود کے اندر بلند آواز سے سِرِّ ھُوْ، سِرِّ ھُوْ، ھُوَ الْحَقُّ، لَیْسَ فِی الدَّارَیْنِ اِلَّا ھُوْ پکارتی ہے جو طالب کو سنائی دیتی ہے اور کبھی وہ صورت ماضی، حال اور مستقبل کے احوال ایک ساتھ بتاتی ہے اور اکثر وہ صورت رات دن نماز میں مشغول رہتی ہے اور طاعت و بندگی سے کبھی بھی فارغ نہیں رہتی۔ اور وہ صورت ہر لمحہ شریعت کی نگہداری کرتی ہے۔ اگر طالب سے کوئی خطا، غلطی یا غیر شرعی امر واقع ہو جائے یا پھر کفر، شرک، بدعت یا گناہ کا کوئی جملہ اس کے منہ سے ادا ہو جائے تو وہ صورت نفس کو ملامت کرتے ہوئے محاسبہ کے لیے مغلوب کرتی ہے اور نفس سے کہتی ہے کہ پڑھو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد اللہ کے رسول ہیں۔

حدیث:

☆ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ بِالْفَنَآءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ بِالْبَقَآءِ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا پس تحقیق اس نے اپنے ربّ کو پہچان لیا۔ جس نے اپنے نفس کو فنا سے پہچانا پس تحقیق اس نے اپنے ربّ کو بقا سے پہچانا۔

نفس فنافی الشیخ کے مراتب پر پہنچ کر ہی خدا کو پہچانتا ہے۔ یہ صورت جب وجود میں غائب ہو جاتی ہے تو وجود گناہوں سے تائب ہو جاتا ہے۔ یہ صورت صرف صفائے قلب سے حاصل ہوتی ہے جو تصور اسمِ اللہ ذات سے ہی ممکن ہے۔ اس صورت کی ابتدا اس وقت ہوئی جب اللہ پاک نے (ارواح سے) فرمایا: اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى ترجمہ: کیا میں تمہارا ربّ نہیں ہوں؟ (ارواح نے جواباً) کہا ہاں کیوں نہیں۔ یہ صورتِ نفس زیاں کار کو سرزنش کرتی ہے تاکہ وہ خطاؤں اور سرکشی سے باز آ کر راہِ راست پر آجائے۔ نفس کو پہچاننا اور شیخ کی طرف سے ہونے والے الہام و پیغام کے ذریعے اس پر اعتبار کرنا بچوں کے (یعنی ابتدائی) مراتب ہیں کہ اس پیغام سے معرفت اور فقر حاصل نہیں ہوتا۔ اس لیے (اے طالب) اس مرتبہ پر مغرور نہ ہو۔ اللہ کے قرب اور نورِ حضور کے مراتب اس سے بہت آگے ہیں جو شوق و سرور سے حاصل ہوتے ہیں اور باطن کو معمور کر کے بارگاہِ حق میں منظور کراتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَوَّلَهٗ فَنَاءٌ فِى الشَّيْخِ بَعْدَهٗ فَنَاءٌ فِى اللّٰهِ

ترجمہ: پہلا مرتبہ فنافی الشیخ ہونا ہے اس کے بعد فنافی اللہ کا مرتبہ ہے۔

☆ لَا دِيْنَ لِمَنْ لَا شَيْخَ لَهٗ وَلِمَنْ لَا شَيْخَ لَهٗ يَتَّخِذُهُ الشَّيْطٰنُ

ترجمہ: جس کا شیخ نہیں اس کا دین نہیں اور جس کا شیخ نہ ہو شیطان اسے گھیر لیتا ہے۔

بیت

ہر کرا مرشد نہ شد شیطان مرید
ہر کہ با مرشد بود گو بایزید

ترجمہ: جس کا مرشد نہیں وہ شیطان کا مرید ہے اور جو مرشد کے ساتھ وابستہ ہو وہ گویا بایزیدؒ ہے۔

مرشد کامل مرد صفت ہونا چاہیے۔ زن سیرت اور مخنث صورت ناقص مرشد جو بے شریعت اور بدعتی

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ہو کسی کام نہیں آتا۔ اگر کوئی صورتِ شیخ میں فنا ہو اور وہ گناہوں کی طرف رجوع کرے تو شیخ کی صورت مانع ہو جاتی ہے اور قوت کے ساتھ گناہ و شہوات کے غلبہ سے باز رکھتی ہے۔ جب صاحبِ صورتِ فنافی الشیخ سوتا ہے تو وہ صورت توفیقِ الٰہی سے اس کی رفیق ہوتی ہے اور ہاتھ پکڑ کر توحید و معرفتِ اِلَّا اللّٰہُ میں غرق کر دیتی ہے اور اگر صاحبِ صورتِ فنافی الشیخ مراقبہ میں ہو تو وہ صورت ہاتھ پکڑ کر اسے مجلسِ محمدیؐ میں لے جاتی ہے اور منصب و مراتب دلاتی ہے۔ یہ باطن صفا فنافی الشیخ طالب کے مراتب ہیں۔

☆ وَ السَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی (20:47)

ترجمہ: اور اس شخص پر سلامتی ہو جس نے ہدایت کی پیروی کی۔

وہ صورت ہمیشہ درج ذیل تسبیح میں مصروف رہتی ہے۔

☆ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَکْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ○ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَ لَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ

ترجمہ: اللہ پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کسی کے پاس کوئی اختیار اور قوت نہیں وہ سب سے اعلیٰ اور عظیم ہے۔ پاک ہے وہ ذات' ملک و ملکوت اسی کے ہیں۔ پاک ہے وہ ذات' سب عزت، عظمت، ہیبت، قدرت، کبریائی اور جبروت اسی کے لیے ہے۔ پاک ہے وہ بادشاہ جو ہمیشہ سے زندہ ہے جو نہ سوتا ہے اور نہ اس کے لیے موت ہے۔ سب تعریفوں کے لائق اور سب سے پاک وہی ہے وہ ہمارا، تمام فرشتوں اور ارواح کا ربّ ہے۔

وہ صورت حاتم سے بڑھ کر سخی ہے اور اس قدر مکمل اور کامل ہے کہ مشرق تا مغرب سب سلطنت، جن و انس، درندوں و پرندوں، پانی و خاک، ہوا و آگ کو اپنے قبضہ و تصرف میں لے آتی ہے جو کہ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ملکِ سلیمانیؑ سے بہتر ہے۔ وہ صورتِ فنا فی الشیخ ان تمام مراتب تک پلک جھپکنے میں پہنچاتی ہے اور منصب و مراتب دلاتی ہے۔ یہ فنا فی الشیخ باطن صفا طالب کے مراتب ہیں۔ ابیات:

نیک خصلت خلق نیکو دل صفا
کان کرم و جود حکمت ہر بہ کاری از خدا

ترجمہ: مرشد کامل نیک صفت، مہربان اور باطن صفا ہوتا ہے۔ وہ کرم اور سخاوت کا منبع ہوتا ہے اس کے ہر کام میں اللہ کی طرف سے حکمت ہوتی ہے۔

یک نظر باحق رساند خلق را راہی نما
طالبان زوحق بیابند خود نما را نیست جا

ترجمہ: وہ (مرشد کامل) مخلوق کی رہنمائی کرتا ہے اور ایک ہی نظر میں حق تک پہنچا دیتا ہے۔ طالبان اس کے توسط سے حق کو پاتے ہیں لیکن اس مقام پر خود نمائی کی کوئی گنجائش نہیں۔

باھُوؒ باہم جلیس مرسلان و انبیا و اصفیا
غرق فی اللہ گشت فانی دائمی با مصطفیؐ

ترجمہ: باھُوؒ انبیا، اصفیا اور مرسلین کا ہم نشین ہے کیونکہ وہ فنا فی اللہ ہو چکا ہے اس لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں حاضر رہتا ہے۔

نفس کافر قتل سازم میر آیم از ہوا
ایں عبادت جاودانی بس ترا ای باھُوؒ

ترجمہ: میں نے اپنے کافر نفس کو قتل کر دیا ہے اور خواہشاتِ نفس سے بھی نجات حاصل کر لی ہے۔ اے باھُوؒ! یہ دائمی عبادت ہی تیرے لیے کافی ہے۔

طالبِ مولیٰ کو دنیا اور عز و جاہِ دنیا کی کیا ضرورت؟ وہ تو راہِ معرفت و وِصال کا طالب ہوتا ہے۔ جان لو کہ طالب کے چار حروف ہیں ط، ا، ل، ب۔ حرف 'ط' سے طالب دنیا کو طلاق دے دیتا ہے جس طرح بے حیا عورت کو طلاق دی جاتی ہے۔ حرف 'ا' سے طالب کے اپنے نفس کی کوئی

www.sultan-ul-faqr-publications.com

آرزو اور مراد نہیں ہوتی۔ حرف 'ل' سے لائقِ دیدار اور لامحتاج ہوتا ہے جو لاف زنی نہیں کرتا۔ حرف 'ب' سے باادب اور بے اختیار رہتا ہے اور مرشد کو اپنا بااختیار بنا دیتا ہے اور محبتِ حق کو پسند کرتا ہے۔ جو طالب ان خصوصیات کا حامل نہیں وہ طالب نہیں جو حرف 'ط' سے دنیا کو طلاق نہیں دیتا اور حرف 'ا' سے آرزو رکھتے ہوئے نفس کو اس کی مراد دیتا ہے اور حرف 'ل' سے لادین ہوتا ہے اور حرف 'ب' سے بدبخت اور بدنہاد ہوتا ہے۔ پس ایسے طالب کو تلقین وارشاد کرنا ہی نہیں چاہیے کیونکہ وہ کذاب اور فسادی ہے۔ کاذب طالب بے توفیق ہوتا ہے۔ صادق طالب تین طرح کے ہوتے ہیں بلبل کی مثل، پروانہ کی مثل اور مرغِ سمندر[1] کی مثل۔ جیسا کہ کہا گیا ہے:

بلبل نیم کہ نعرہ زنم و دردِ سر کنم

پروانہ ام کہ سوزم و دم بر نیاورم

ترجمہ: میں بلبل نہیں ہوں کہ نعرہ لگاؤں اور دردِ سر کا باعث بنوں۔ میں تو پروانہ ہوں جو جلتا ہے لیکن پھر بھی شکایت نہیں کرتا۔

پروانہ نیستم کہ بہ یک شعلہ جان دہم

مرغِ سمندرم کہ در آتش نشستہ ام

ترجمہ: بلکہ میں پروانہ بھی نہیں ہوں کہ ایک ہی شعلے سے جان دے دوں۔ میں تو مرغِ سمندر ہوں اور آگ میں رہتا ہوں۔

مصنف کہتا ہے کہ وہ مرشد بھی خام ہے جو مقامِ معرفت کی انتہا پر لے جائے اور کہے کہ یہی کامل فقر ہے۔ مرشد کامل وہ ہے جو معرفت سے نورِ توحید میں لے جائے اور اس طرح نور میں غرق کرے کہ نہ اسم یاد رہے نہ جسم، نہ مقامات یاد رہیں نہ طبقات بلکہ فنافی اللہ ہو کر عین بعین ذات میں غرق ہو جائے۔ یہ وہ لازوال مراتب ہیں جو وصال کے تصور سے بھی نکال دیتے ہیں کہ صاحبِ غرق کے نزدیک وصال بھی خام خیالی ہے۔ یہ یقین ہے کہ جب طالب صادق اور مرشد کامل اکمل فقیر صاحبِ تصرف اخلاص سے ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو اگر مرشد چاہے تو طالب کو باطن میں

---

[1] آگ میں رہنے والا پرندہ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

مشرق تا مغرب تمام جہان اور تمام انسانوں پر تصرف عطا کر دے اور مجلسِ محمدیؐ کی حضوری سے سرفراز فرما دے اور معرفت و فقر کے منصب دلا دے۔ اس مرتبہ پر حیران نہ ہو اور نہ نقص نکال کیونکہ صاحبِ باطن کے بغیر باطن حاصل نہیں ہوتا اس لیے طالب مرید کو بھی صادق ہونا چاہیے۔ یہی تفکر اور تصرف دونوں جہان کی عبادت سے بہتر ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ تَفَكُّرُ السَّاعَةِ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ

ترجمہ: گھڑی بھر کا تفکر دونوں جہان کی عبادت سے بہتر ہے۔

بیت:

مرد مرشد می رساند باتمام
مرشدی نامرد ناقص ہست خام

ترجمہ: مرد مرشد ہی تمامیت اور کمال تک پہنچاتا ہے جبکہ نامرد و ناقص مرشد طالب کو خام ہی رکھتا ہے۔

اے عزیز! راہِ فقر میں غیر ماسویٰ اللہ تو جو کچھ بھی دیکھتا ہے وہ راہزن ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى O (53:17)

ترجمہ: ان کی نگاہ نہ کسی اور طرف مائل ہوئی نہ حد سے بڑھی۔

☆ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى (20:47)

ترجمہ: اور اس شخص پر سلامتی ہو جس نے ہدایت کی پیروی کی۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَلدُّنْيَا لَكُمْ وَالْعُقْبٰى لَكُمْ وَالْمَوْلٰى لِيْ

ترجمہ: دنیا بھی تمہارے لیے ہے اور عقبیٰ بھی تمہارے لیے ہے۔ میرے لیے بس مولیٰ ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

www.sultan-ul-faqr-publications.com

☆ حَسْبِیَ اللّٰهُ (9:129)

ترجمہ: اللہ میرے لیے کافی ہے۔

☆ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ (33:39)

ترجمہ: اور اللہ (اپنے بندوں کے لیے) کافی ہے۔

اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ طالب اللہ کا طلبگار رہونا چاہیے نہ کہ گمراہی کا۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ○ وَ الَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا ○ وَ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ○ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ○ وَالَّذِیْنَ اِذَاۤ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَ لَمْ یَقْتُرُوْا وَ كَانَ بَیْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ○ وَ الَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَ لَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لَا یَزْنُوْنَ ۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ یَلْقَ اَثَامًا ○ یُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ یَخْلُدْ فِیْهٖ مُهَانًا ○ اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓىٕكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ○ وَ مَنْ تَابَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ یَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ○ وَ الَّذِیْنَ لَا یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَ اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ○ وَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ یَخِرُّوْا عَلَیْهَا صُمًّا وَّ عُمْیَانًا ○ وَ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ○ اُولٰٓىٕكَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَ یُلَقَّوْنَ فِیْهَا تَحِیَّةً وَّ سَلٰمًا ۙ○ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ○ (25:63-76)

ترجمہ: اور رحمٰن کے (مقبول) بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب ان سے جاہل لوگ (ناپسندیدہ) بات کرتے ہیں تو وہ سلام کہتے (ہوئے الگ ہو جاتے) ہیں۔ اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو اپنے ربّ کے لیے سجدہ ریزی اور قیام میں راتیں بسر کرتے ہیں۔ اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو (ہر وقت حضورِ حق میں) عرض گزار رہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! تو ہم سے دوزخ کا عذاب ہٹا لے

بیشک اس کا عذاب بڑا مہلک ہے۔ بیشک وہ بُری قرار گاہ اور بُری قیام گاہ ہے۔ اور (یہ) وہ لوگ ہیں کہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ بے جا اڑاتے ہیں اور نہ تنگی کرتے ہیں اور ان کا خرچ کرنا (زیادتی اور کمی کی) ان دو حدوں کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے۔ اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے اور نہ کسی ایسی جان کو قتل کرتے ہیں جسے ناحق مارنا اللہ نے حرام فرمایا ہے اور نہ (ہی) بدکاری کرتے ہیں۔ اور جو شخص یہ کام کرے گا وہ سزائے گناہ پائے گا۔ اس کے لیے قیامت کے دن دوگنا عذاب کر دیا جائے گا اور وہ اس میں ذلت وخواری کے ساتھ ہمیشہ رہے گا۔ مگر جس نے توبہ کر لی اور ایمان لے آیا اور نیک عمل کیا تو یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ جن کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔ اور جس نے توبہ کر لی اور نیک عمل کیا تو اس نے اللہ کی طرف رجوع کیا جو رجوع کا حق تھا۔ اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو کذب اور باطل کاموں میں حاضر نہیں ہوتے اور جب بیہودہ کاموں کے پاس سے گزرتے ہیں تو (دامن بچاتے ہوئے) نہایت وقار اور متانت سے گزر جاتے ہیں۔ اور (یہ) وہ لوگ ہیں کہ جب انہیں ان کے ربّ کی آیتوں کے ذریعے نصیحت کی جاتی ہے تو ان پر بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گر پڑتے (بلکہ غور وفکر بھی کرتے ہیں)۔ اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو (حضورِ حق میں) عرض کرتے ہیں اے ہمارے ربّ! ہمیں ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا دے۔ انہی لوگوں کو بلند ترین محلات ان کے صبر کرنے کی جزا کے طور پر بخشے جائیں گے اور وہاں دعائے خیر اور سلام کے ساتھ ان کا استقبال کیا جائے گا۔ یہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں وہ بہترین قرار گاہ اور عمدہ قیام گاہ ہے۔

جان لو کہ عبادت، بندگی، طاعت، تلاوتِ قرآن، وردو وظائف، ذکر فکر، فقیری، معرفتِ اِلَّا اللّٰہُ، مجلسِ محمدیؐ، توحید، شوق، اشتغال کی بنیاد اور مغز لقمۂ حلال ہے۔ جو حلال کھانے میں سے کھاتا ہے وہ جلد ہی معرفتِ الٰہی اور قرب و وِصال تک پہنچ جاتا ہے۔ جان لو کہ مشکوک اور حرام رزق اس زمانہ میں بہت ہے جبکہ حلال رزق کمانا بہت مشکل اور دشوار ہے۔ لیکن حق تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ علما

www.sultan-ul-faqr-publications.com

عامل اور فقیرِ کامل کے حلق سے لقمۂ حرام نہیں اترے گا اور نہ ہی علما عامل اور فقیرِ کامل کے پیٹ میں حرام لقمہ قرار پکڑتا ہے کیونکہ اگر ان کے پیٹ میں لقمۂ حرام چلا بھی جائے تو اثر نہیں کرتا جیسا کہ مولانا رومؒ نے فرمایا:

آنکہ او را لقمہ شد نورِ جلال

ہر چہ خواہد میخورد بروے حلال

ترجمہ: جس کا کھانا نورِ جلال ہو وہ جو بھی کھائے اس پر حلال ہوتا ہے۔

جوابِ مصنف:

رود در حلق عارف لقمۂ حلال

آنکہ عارف دائمی باحق وصال

ترجمہ: عارف کے حلق سے لقمۂ حلال ہی اترتا ہے کیونکہ وہ حق کے ساتھ دائمی وصال پا چکا ہوتا ہے۔

شد وجود عارفاں آتش تمام

باذکر آتش سوختہ لقمہ حرام

ترجمہ: عارفوں کے وجود میں ذکر کی بدولت اس قدر آگ ہوتی ہے کہ اگر اس میں لقمۂ حرام جائے تو جل جاتا ہے۔

پس معلوم ہوا کہ جس طرح پیغمبروں کا ان کی امت پر حق ہوتا ہے اور امت کا مال پیغمبروں کے لیے حلال ہے اسی طرح علما عامل اور فقیرِ کامل کا مخلوقِ خدا پر حق ہوتا ہے۔ وہ جو کچھ بھی کھاتے ہیں وہ مخلوق پر ان کا حق ہوتا ہے جو ادا ہو جاتا ہے کیونکہ تمام مخلوق اور زمین پر جو کچھ ہے وہ انہی دو گروہوں کی برکت سے قائم ہے۔ علما عامل انہیں کہتے ہیں جو تمام علوم اور علمِ قرآن کو اپنے عمل میں لے آئے ہوں اور علم انہیں باطن میں معرفتِ اِلَّا اللّٰہُ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس کی حضوری میں لے گیا ہو۔ علما عامل جس وقت چاہتے ہیں التماس اور عرض کرنے کے لیے مجلسِ محمدی

www.sultan-ul-faqr-publications.com

میں حاضر ہو جاتے ہیں۔ فقیرِ کامل اسے کہتے ہیں جو ہمیشہ اللہ کی بارگاہ میں منظور اور مجلسِ محمدیؐ میں ہمیشہ حاضر رہے اور ایک لمحہ کے لیے بھی جدا اور دور نہ ہو اگرچہ وہ ظاہر میں عام لوگوں سے ہمکلام ہو لیکن باطن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ہوتا ہے۔

حکایت:

ایک روز ایک ولی اللہ نے شیطان کو سکون سے بیٹھے دیکھا۔ ولی اللہ نے پوچھا کہ اے ملعون! تو آج لوگوں سے غافل کیوں ہے؟ ابلیس ملعون نے کہا کہ اس زمانہ میں بے عمل علما اور دشمنِ خدا صاحبِ طمع و حرص و حسد و ہوائے نفس اور اہلِ بدعت فقیر پیدا ہو گئے ہیں۔ یہ دونوں گروہ میرے طالب ہیں اور اولادِ آدم کو اپنے والد کی راہ سے گمراہ کر رہے ہیں اس لیے مجھے سیر و سفر کی ضرورت نہیں اسی وجہ سے سکون سے بیٹھا ہوں۔ لیکن علما عامل و فقیرِ کامل دینِ محمدی پر قوی اور عارف باللہ ہیں جو مجلسِ محمدیؐ میں حاضر رہتے ہیں میں ان پر غالب نہیں آسکتا اور نہ ہی ان پر میرا حکم چلتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ اِنَّ عِبَادِیۡ لَیۡسَ لَکَ عَلَیۡہِمۡ سُلۡطٰنٌ ؕ وَ کَفٰی بِرَبِّکَ وَکِیۡلًا O (17:65)

ترجمہ: بے شک میرے بندوں پر تیرا کوئی زور نہ چلے گا اور تیرا ربّ ہی ان کے لیے کافی اور کارساز ہے۔

پس معلوم ہوا کہ آدمی کی شامت اس کے نفس کی وجہ سے ہے اور شیطان نفسِ امارہ کا تابعدار غلام اور فرمانبردار ہے۔ صاحبِ نفسِ امارہ سیری کے وقت فرعون، بھوک کے وقت پاگل کتا، شہوت کے وقت بے عقل حیوان اور وقتِ سخاوت قارون ہوتا ہے۔ ابیات:

ترا با نفس کافر کیش کاریست
بدام آور کہ ایں طرفہ شکاریست

ترجمہ: تیرا واسطہ کافر صفت نفس کے ساتھ ہے اسے اپنے قابو میں لے آ کہ یہ ایک عجیب شکار ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

اگر مارِ سیاہ در آستین است

بہ از نفس کہ با تو ہم نشین است

ترجمہ: اگر تیری آستین میں سیاہ سانپ ہو تو وہ اس نفس سے بہتر ہے جس کا تو ہمنشین ہے۔

عارفین کا نفس مطمئنہ ہوتا ہے جو سیری کے وقت شاکر اور بھوک کے وقت صابر ہوتا ہے۔ ایسا نفس شہوت کے وقت باشعور اور عورتوں سے بیگانہ اور سخاوت کے وقت کریم صفت ہوتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى O فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى O (79:40-41)

ترجمہ: اور جس نے اپنے نفس کو خواہشات سے روکے رکھا پس بیشک اس کا ٹھکانہ جنتِ ماویٰ ہے۔

پس دیو سلیمانی و بادشاہ نفس اور شیطان کو فنا فی اللہ کے زندان میں ڈالنا اور اس کے گلے میں قرآن، نص و حدیث، تفسیر، معرفتِ الٰہی اور روشن ضمیری کی زنجیر ڈالنا اور ہمیشہ کے لیے قید کرنا سلطان الفقر عارفین کا کام ہے جو کہ قوت، فیض اور برکات یعنی آیاتِ قرآن کی برکت اور مجلسِ محمدیؐ کی برکت اور شریعت، ہدایت، ولایت اور عنایت کی برکت سے ممکن ہوتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْفَقِيْرَ الْغَنِيَّ

ترجمہ: بے شک اللہ غنی فقیر کو پسند کرتا ہے۔

☆ اَلْفَقْرُ كَنْزٌ مِّنْ كُنُوْزِ اللّٰهِ تَعَالٰى

ترجمہ: فقر اللہ کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

جب تک نفس دنیا سے مکمل طور پر غنایت اختیار نہ کر لے ہدایت اس کے وجود میں تاثیر نہیں کرتی اور نفس بغیر پیٹ بھرے جمعیت حاصل نہیں کرتا اور نہ ہی ایک گھڑی کے لیے طاعت اختیار کرتا ہے۔ اس لیے پہلے نفس کو غذا سے خوب سیر کر کے قابو کیا جائے بعد میں نفس بخوشی ذکرِ رحمٰن لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ میں مشغول ہو جاتا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

جان لو کہ مردانِ خدا وہ ہیں جو غذا تو اِس جہان کی کھاتے ہیں لیکن کام اُس جہان کے کرتے ہیں۔ یہ ان لوگوں کے مراتب ہیں جن کی عاقبت پُر عافیت ہوتی ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی (20:47)

ترجمہ: اور اس شخص پر سلامتی ہو جنہوں نے ہدایت کی پیروی کی۔

بیت:

دل پریشان و مصلیّٰ در نماز
خاک باد ایں چنین دل بے نیاز

ترجمہ: ایسی نماز بیکار ہے جس میں دل پریشان ہو۔ اللہ سے بے نیاز ایسے دل پر خاک۔

دونوں جہان کا مقصود جمعیت ہے۔ اہل وعیال کی جمعیت پیٹ بھرنے میں ہے جبکہ عارف فقیر کی جمعیت مکمل استغراق میں ہے۔ جان لو کہ دونوں جہان اور ہر مقام کا نظارہ اسم اللہ ذات کی قوت سے ہاتھ کی ہتھیلی اور ناخن کی پشت پر دیکھنا آسان کام ہے لیکن معرفت کے درجات سے گزرنا اور فنا فی اللہ ہو کر عین بعین ذات ہونا اور رات دن سر سے قدم تک نورِ الٰہی کی تجلیات میں جلنا اور ہر لمحہ نت نئے لازوال مشاہدات کرنا بہت دشوار اور مشکل کام ہے۔ یہ غرق فنا فی اللہ اور خاص الخاص وصال کے مراتب ہیں جو کہ صاحب علم واہلِ شریعت عالم کے مراتب ہیں نہ کہ اس مردود اور بدخصلت جاہل کے جو انانیت اور نفس پرستی میں مشغول ہوتا ہے۔ ابیات:

یک قدم برنفس خود نہ و آن دگر نہ بر ہوا
از ہوا باز آئی تا شوی مرد خدا

ترجمہ: ایک قدم اپنے نفس پر اور دوسرا اس کی خواہشات پر رکھ۔ جب تو خواہشاتِ نفس سے باز آئے گا تب تو مردِ خدا ہو گا۔

مردان خدا خدا نہ باشند
لیکن از خدا جدا نہ باشند

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: مردانِ خدا خدا تو نہیں ہوتے لیکن وہ خدا سے جدا بھی نہیں ہوتے۔

اگر بیائی در باز است

و اگر نیائی اللہ بے نیاز است

ترجمہ: اگر تو آئے تو دروازہ کھلا ہے اور اگر نہ آئے تو اللہ بے نیاز ہے۔

☆ اَلطَّالِبُ عِنْدَ الْمُرْشِدِ کَالْمَیِّتِ بَیْنَ یَدَیِ الْغَاسِلِ

ترجمہ: طالب کو مرشد کے پاس اس طرح ہونا چاہیے جیسے غسل دینے والے کے ہاتھوں میں میت۔

جو طالب زندگی میں ہی اپنے نفس کو مار لے اس میں نفس کے خلاف تین چیزیں پائی جاتی ہیں اوّل یہ کہ کھانا کھاتے وقت وہ اپنے نفس سے کہتا ہے کہ اے نفس! اللہ کے اس فرمان پر یقین رکھ کہ:

☆ کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ ط (3:185)

ترجمہ: ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔

تو جو کچھ کھانا چاہتا ہے کھالے کہ موت و جان کنی کے وقت کی تلخی لذیز و شریں کھانوں کی لذت سے بھی تلخ تر محسوس ہوگی۔ دوم لباس پہنتے وقت طالب نفس سے کہتا ہے کہ تو جو لباس بھی وجود پر پہنتا ہے اگرچہ ریشم اور زریں کا لباس ہو وہ تیرا کفن ہے۔ سوم یہ کہ جس جگہ یا خوبصورت عمارت میں بیٹھتا ہے تو اپنے نفس سے کہتا ہے کہ دیکھ اے نفس! یہ گھر ویران ہو جائے گا تیرا اصل گھر تو قبر ہے۔ مطلب یہ کہ آدمی کے دل میں جو کدورت، زنگار، سیاہی، نفاق، ظلمات، خطراتِ ہوائے نفسانی، وسوسہ، وہمات، معصیتِ شیطانی، حرص، حسد، طمع، بغض، خود پسندی اور اس طرح کی دیگر برائیاں ہیں وہ سب طالب کے دل کو مردہ کر کے اسے غفلت اور جھوٹ میں مشغول کر دیتی ہیں۔ جس کے وجود سے یہ تمام ناشائستہ بیماریاں نکل جائیں تو اس کی زبان اور قلب ہم آہنگ ہو جاتے ہیں اور وہ صاحبِ تصدیق بن جاتا ہے اور جس کی روح اور سِرّ ہم موافق ہو جائیں وہ باتحقیق عارف بن جاتا ہے۔ پس عارف کا ابتدائی مرتبہ تصدیق ہے اور انتہائی مرتبہ معرفتِ الٰہی کی تحقیق ہے۔ فقر اِن دونوں مراتب سے بالاتر ہے۔ مراتبِ فقر کی ابتدا ظاہر و باطن میں اللہ کی قوت اور توفیق

www.sultan-ul-faqr-publications.com

حاصل کرنا ہے اور مراتبِ فقر کی انتہا فنا فی اللہ بقا باللہ ہو کر حق کا رفیق ہونا اور توحیدِ الٰہی میں مطلق طور پر غرق ہونا ہے جس کے بعد وجود میں غضب، غصہ، غیبت، غلاظت، غل، غش، غفلت، غم اور غلط باقی نہیں رہتے۔ انتہائے فقر فردانیت ہے اور ہمیشہ اللہ کے دیدار کی طرف متوجہ ہو کر وحدانیت میں غرق رہنا ہے۔ یہ مراتبِ فقر ہیں جس میں باطن قربِ حق کی بدولت معمور رہتا ہے۔

☆ وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی (20:47)

ترجمہ: اور اس شخص پر سلامتی ہو جس نے ہدایت کی پیروی کی۔

جان لو کہ عارف کو تصدیق اور تحقیق کے مراتب فقیر کی تلقین، توفیق اور اس کی پیروی سے حاصل ہوتے ہیں۔ جس عارف کو بھی کوئی مشکل پیش آتی ہے تو فقیر اس کا مشکل کشا اور رفیق بن کر اس کی مدد کرتا ہے۔ فقیر کی ابتدا فنا اور انتہا بقا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ عارف طالب روزِ اوّل بغیر ریاضت کے تصدیق اور تحقیق کے مراتب پر پہنچ جاتا ہے اور فقیر طالب روزِ اوّل بغیر ریاضت کے فنا فی اللہ کے مراتب پر پہنچ جاتا ہے اور پھر فنا سے گزر کر مقامِ بقا پالیتا ہے۔ مطلب یہ کہ:

☆ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ۝ (55:29)

ترجمہ: ہر روز ھُو کی ایک نئی شان ہوتی ہے۔

دراصل قیامت کا ایک روز پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا جس میں تمام مخلوقات حساب کے لیے حشر گاہ میں آئیں گی اور ان کی ہر ہر نیکی اور بدی کا حساب ہوگا۔ حلال پر حساب ہوگا اور حرام پر عذاب ہوگا۔ جان لو کہ رات دن میں چوبیس گھنٹے ہوتے ہیں اور آدمی رات دن میں چوبیس ہزار سانس لیتا ہے۔ ہر سانس سے باخبر رہ کہ چودہ قسم کی تجلی، چودہ الہام اور چودہ علوم اس پر منکشف ہوتے ہیں جن میں سے بعض رحمانی، بعض شیطانی اور بعض نفسانی ہوتے ہیں جبکہ بعض حادثاتِ دنیا کی پریشانیوں، بعض جنات، بعض موکلات اور فرشتوں کی طرف سے ہوتے ہیں اور بعض قلبی، روحی اور سرّی وجود سے ہوتے ہیں۔ اگر توفیقِ الٰہی اور مرشد کی رفاقت نصیب ہو تو ہر ایک مقام کی حقیقت سے آگاہی حاصل ہوتی ہے جس کی بدولت طالب محفوظ رہتا ہے ورنہ اپنے مرتبہ سے گر

www.sultan-ul-faqr-publications.com

جاتا ہے۔اس مقام پر بہت سے طالب گم ہو جاتے ہیں یا رجعت کھا جاتے ہیں یا خلافِ شریعت ہو کر مردود ہو جاتے ہیں اور ان کا قلب مردہ ہو جاتا ہے۔حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا كَدَرَ

ترجمہ: صاف (صحیح) کو اختیار کرو اور ناپاک (غلط) کو ترک کر دو۔

ابیات:

مائل جیفہ کے شود جز سگے
کینہ وری بے خبری بدرگے

ترجمہ: کتوں کے سوا کون مردار کی طرف مائل ہوتا ہے جو کینہ پرور، غافل اور کمینہ ہوتا ہے۔

طالب دنیا کہ ز سگ کمتر است
ظاہر او گرچہ بجاہ و فراست

ترجمہ: طالبِ دنیا کتے سے بھی کمتر ہوتا ہے اگرچہ ظاہری طور پر وہ صاحبِ جاہ و فراست ہو۔

باطنش آلودہ بہ پندار او
خلقِ سگ ظاہر ز ادبار او

ترجمہ: اس کا باطن غرور کے باعث آلودہ رہتا ہے اور اس کتوں جیسے اوصاف سے ہی اس کی بدبختی ظاہر ہوتی ہے۔

بغضب و شہوت و حرص و ہوا
سیرت او چوں دد و آدم نما

ترجمہ: غضب، شہوت، حرص اور ہوس (جیسی برائیوں) کی بنا پر اس کی سیرت حیوانات کی مثل ہوتی ہے وہ محض دیکھنے میں ہی انسان ہوتا ہے۔

سیم و زرش قبلہ آرام او
گاؤ صفت خواب و خورش کام او

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: اس کا قبلہ اور آرام گاہ مال و دولت ہوتی ہے اور جانوروں کی مثل اس کا کام محض کھانا اور سونا ہوتا ہے۔

روز و شبش صرف بغفلت مدام
با زن و بچہ دل او گشتہ رام

ترجمہ: اس کے شب و روز ہمیشہ غفلت میں گزرتے ہیں اور عورتوں اور بچوں سے ہی اس کا دل سکون پاتا ہے۔

رفت ز یادش غم نزع و ممات
غافل و مخذول ز راہِ نجات

ترجمہ: وہ موت اور نزع کی تکلیف کو بھول چکا ہوتا ہے اس لیے راہِ نجات سے غافل اور بے پرواہ ہوتا ہے۔

عام صفت ما و توئی را گرفت
رنگ دو بینی و دوئی را گرفت

ترجمہ: عام لوگوں کی طرح وہ 'میں اور تو' کے چکر میں پھنس کر دوئی اور منافقت میں گھرا ہوتا ہے۔

صاف دلی را نہ شنید و نہ دید
تیرہ دلی از رخ او شد پدید

ترجمہ: دل کو صاف کرنے کی بات نہ وہ سنتا ہے اور نہ دیکھتا ہے۔ دل کی سیاہی اس کے چہرے سے ظاہر ہوتی ہے۔

خانۂ عمر تو بود بر دمے
بہر دمے می طلبی عالمے

ترجمہ: تیری زندگی تو محض لمحوں پر محیط ہے لیکن تو ہر لمحہ دنیا کی طلب میں ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

بہر دمے کینہ و کبر و ریا

بہر دمے ایں ہمہ حرص و ہوا

ترجمہ: اس ایک لمحے کے لیے یہ کینہ، تکبر اور ریا؟ اور اسی ایک لمحے کے لیے یہ ساری حرص اور ہوس؟

بہر دمے غصہ و بد خوئی است

بہر دمے با ہمہ بے روئی است

ترجمہ: اس ایک لمحے کے لیے یہ غصہ اور بدخوئی؟ اور اس ایک لمحے کے لیے یہ بے روی؟

بہر دمے ایں ہمہ شر و فساد

ہفت ہزارے شدنت اجتہاد

ترجمہ: اس ایک لمحے کی خاطر یہ شر اور فساد؟ اور اس کی خاطر یہ ہزاروں اجتہاد؟

حیف بریں دانش و آئین تو

کور شدہ دیدۂ حق بین تو

ترجمہ: تیرے اس اصول اور عقل پر افسوس جس کی وجہ سے تو حق دیکھنے سے اندھا ہو چکا ہے۔

دنیا خوار را جواب خوار تر

ملعونست در نظر عارفان بابصر

ترجمہ: دنیا خوار ہے اور یہ بدلے میں شدید خوار کرتی ہے۔ اس لیے صاحبِ بصیرت عارفین کی نظر میں یہ ملعون ہے۔

حرص دنیا دل گرفتہ از ریا

چوں ز دل دنیا رود محرم خدا

ترجمہ: دل کو دنیا کی حرص اور ریا نے جکڑا ہوا ہے۔ جیسے ہی دل ان سے نجات حاصل کرتا ہے وہ خدا کا محرم ہو جاتا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

جان لو کہ دنیا اپنے طالب کو انائے شیطانی کی شراب کا جام پلاتی ہے اور طالب اس مستیٔ خام میں تمام عمر گزار دیتا ہے اور کبھی خود پرستی اور ہوائے مستی سے باہر نہیں نکل سکتا۔ یعنی دنیا اپنی ہر شے کو خوبصورت بنا کر طالب کے سامنے پیش کرتی ہے اور اسے مال و دولت پر فریفتہ کر دیتی ہے اور ہر کھانے سے نفس کو طرح طرح کی لذت دیتی ہے اور اس کا ایمان سلب کر لیتی ہے۔ دنیا کہتی ہے کہ جو کوئی میری متاع کو حاصل کرتا ہے وہ شیطان کا بھائی بن جاتا ہے پھر وہ سب سے پہلے ایمان کو ترک کرتا ہے اور بعد میں قاتل، خونی اور شدید ظالم بن جاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَلدُّنْیَا یَاْکُلُ الْاِیْمَانَ کَمَا تَاْکُلُ النَّارَ الْحَطَبَ

ترجمہ: دنیا ایمان کو اس طرح کھا جاتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو۔

☆ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مَظْلُوْمًا وَلَا تَجْعَلْنِیْ ظَالِمًا

ترجمہ: اے اللہ! مجھے مظلوم بنا نہ کہ ظالم۔

☆ جُمُوْدُ الْعَیْنِ مِنْ قَسْوَۃِ الْقَلْبِ وَ قَسْوَۃِ الْقَلْبِ مِنْ اَکْلِ الْحَرَامِ وَ اَکْلِ الْحَرَامِ مِنْ کَثْرَۃِ الذُّنُوْبِ وَ کَثْرَۃِ الذُّنُوْبِ مِنْ طُوْلِ الْاَمَلِ وَ طُوْلِ الْاَمَلِ مِنْ نِّسْیَانِ الْمَوْتِ وَ نِسْیَانِ الْمَوْتِ مِنْ حُبِّ الدُّنْیَا وَ حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ وَ تَرْکُ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ عِبَادَۃٍ

ترجمہ: آنکھوں کا نہ رونا دل کی سختی کی وجہ سے ہے اور دل کی سختی حرام رزق کی وجہ سے ہے اور حرام رزق گناہوں کی کثرت کی وجہ سے ہے اور گناہوں کی کثرت طویل امیدوں کی وجہ سے ہے اور طویل امیدیں موت کو بھول جانے کی وجہ سے ہیں اور موت کو بھول جانا حبِ دنیا کی وجہ سے ہے اور حبِ دنیا ہر برائی کی بنیاد ہے اور ترکِ دنیا ہر عبادت کی بنیاد ہے۔

لہٰذا دنیا کی طلب وہی کرتا ہے جو بے اعتبار ہو۔ یہ درست ہے کہ یقین کی بنیاد معرفتِ الٰہی، فقرِ محمدیؐ اور قوی دین ہے جبکہ دنیا کی بنیاد فرعون اور ابلیس لعین ہیں۔ دین اسے کہتے ہیں کہ کسی کے

www.sultan-ul-faqr-publications.com

پاس رات کے کھانے کے لیے کچھ نہ ہو اور کوئی اسے سونا و چاندی کے ایک لاکھ دینار دے اور کہے کہ اسلام کے خلاف بول یا میرے مذہبِ بدعت میں آ لیکن وہ دینِ محمدی کو دنیا لعین کے مال کی خاطر تبدیل نہ کرے۔ اس سے معلوم ہوگا کہ وہ صاحب دین پر قوی ہیں اور بے دینی کو قبول نہیں کرتے۔ مطلب یہ کہ ہر آفت، رنج، ہر فتنہ و فساد اور ہر مصیبت شیطان کی متاع ہیں اگر ان کو ایک کمرے میں جمع کر دیا جائے تو اس کی کلید یہی دنیا ہے۔ فقیر اسے کہتے ہیں جو تمام دنیا کا سونا و چاندی اور مال و دولت ایک جگہ جمع کر کے اس کے قریب بیٹھ جائے اور لوگوں میں سے جو کوئی بھی اس کے پاس بیٹھے اسے کہے کہ یہ دنیا رکھی ہے آپ جس قدر چاہتے ہیں اس میں سے لے لیں تا کہ میں اس سے نجات پاؤں۔ تاہم وہ فقیر بھی جھوٹا ہے کہ اس نے اسے اپنے پاس اس لیے جمع کر رکھا ہے کہ اس کے دل میں اس کی محبت ہے۔ اس لیے فقیر وہ ہوتا ہے کہ اگر اس سے کوئی کہے کہ دنیا اختیار کرو ورنہ میں تمہاری گردن اڑا دوں گا تو پھر بھی وہ دنیا کو ہرگز اختیار نہ کرے اگرچہ اس کا سر گردن سے جدا کر دیا جائے۔ یہ بھی کامل فقیر نہیں بلکہ متوسط درجے پر ہیں۔ فقیر کامل وہ ہے کہ تمام دنیا کو ایک جگہ جمع کرے اور ایک ہی بار میں لوگوں میں فی سبیل اللہ تقسیم کر دے اور اس پر بھی اس کا نفس پریشان نہ ہو۔ یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظیم سنت ہے۔

ابیات:

دنیا کہ دو روزہ کاخ و کوخ است
در راہِ محمدیؐ کلوخ است

ترجمہ: دنیا، اس کی بلند عمارتیں اور جھونپڑے محض دو دن کے ہیں اور راہِ محمدیؐ میں مٹی کے ڈھیلے کی مانند ہیں۔

او کہ آبِ حیات عشق خوردہ
استنجا ازیں کلوخ کردہ

ترجمہ: جس نے عشق کا آبِ حیات پی لیا ہو وہ مٹی کے ان ڈھیلوں (یعنی بلند و بالا عمارتوں اور مال و

www.sultan-ul-faqr-publications.com

دولت) سے استنجا کرتا ہے۔

جان لو کہ دنیا کی جڑ جہالت، تکبر، شرک اور کفر ہے کیونکہ دنیا کافروں کا ورثہ، فخر اور عزت ہے۔ مطلب یہ کہ دنیا، شیطان اور نفسِ امارہ تینوں نے اخلاص کے ساتھ یکجا ہو کر اولادِ آدم کو گمراہ کرنے پر اتفاق کر رکھا ہے یہ تینوں مردود ہیں۔ دنیا اپنے نازک بدن کو آراستہ کر کے اور اپنے چہرے کو حسن وزینت سے سجا کر لوگوں کے سامنے ظاہر ہوتی ہے اور اکثر لوگوں کا دل قابو کر کے انہیں اپنی قید میں لے آتی ہے۔ جو بھی دنیا کی قید میں آ جائے خطراتِ شیطانی، وسوسہ و وہماتِ نفسانی اور حرص، حسد، طمع، ہوس اور تکبر اس کے وجود کو جکڑ لیتے ہیں اور وہ انانیت کا شکار ہو کر راہِ راستی سے مکمل طور پر ہٹ جاتا ہے اور ہر علم سے ہمیشہ یہی حجت اور شیطانی حیلہ کرتا ہے کہ مرشد کے وسیلہ اور اس کی ہدایت کی کیا ضرورت؟ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ (5:35)

ترجمہ: اے ایمان والو! تقویٰ اختیار کرو اور اس (اللہ) کی طرف وسیلہ تلاش کرو۔

اکثر لوگ کہتے ہیں کہ وسیلہ سے مراد علم ہے۔ جبکہ علم وسیلہ نہیں ہے۔ علم شریعت کی شاہراہ ہے اور مرشد اس شاہراہ کا وسیلہ اور راہبر ہوتا ہے جو اپنے لشکر کے ہمراہ شیطان سے حفاظت کرتا ہے اور اس کے پاس اتنی قوت ہوتی ہے کہ اس راہ سے سلامتی سے گزارتا ہے اور معرفتِ اِلَّا اللّٰہُ اور مجلسِ محمدی کی حضوری تک امن وسکون سے پہنچا دیتا ہے۔ صاحبِ ارشاد مرشد بہت ہیں اور صاحبِ ولایت اور صاحبِ روایت بہت کم ہیں اور صاحبِ روایت کا علم اس کے مرشد و پیر کے فیضِ ہدایت کی بدولت ہوتا ہے۔ بے پیر و مرشد شیطان ہوتا ہے جس پر یومِ آخرت تک لعنت ہے اور وہ پریشانی کا شکار رہتا ہے۔ اس لیے بے پیر و مرشد نہیں ہونا چاہیے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ لَوْ كَانَ الْعِلْمُ بِدُوْنِ التَّقْوٰى لَكَانَ شَرْفُ عَلٰى خَلْقِ اِبْلِيْسِ مَلْعُوْنِ

ترجمہ: اگر تقویٰ کے بغیر علم کو بزرگی حاصل ہوتی تو ابلیس ملعون کو تمام مخلوق پر بزرگی حاصل ہوتی۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

لہٰذا ہدایت کے لائق صرف علما ہیں کیونکہ جاہلوں کے لیے ہدایت کسی کام کی نہیں۔ اِس زمانہ میں علم کتابوں میں (محدود) ہے اور علما عامل طالبانِ مولیٰ قبروں میں ہیں۔ یہ ظاہری علما نفسِ امارہ کی قید میں ہیں اور بادشاہ کے قرب اور حضوری کے خواہشمند ہیں یا روزی معاش اور لذیذ کھانے پینے کی فکر میں مبتلا ہیں اور دنیاوی درجات میں ترقی کی خاطر نمازِ استخارہ پڑھتے ہیں اور اپنا رُخ معرفتِ اِلَّا اللّٰہُ اور مجلسِ محمدیؐ کی طرف نہیں کرتے۔ وہ زمین، وظیفے، کھیتی اور ربیع و خریف کی فصل کے طلب گار رہوتے ہیں۔ افسوس اور ہزار آہ! کہ دنیا عالموں اور لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لے جاتی ہے۔ اے گمراہ! طلبِ دنیا بدعت کی جڑ ہے اور طلبِ مولیٰ ہدایت کی جڑ ہے۔ اہلِ بدعت اور اہلِ ہدایت کو ایک دوسرے کی مجلس پسند نہیں آتی۔ پس اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ''شیطان تمہارا دشمن ہے اس سے خبر دار رہو اور اپنے دل کو دنیا سے الگ کر لو اور نفسِ امارہ کی اتباع نہ کرو''۔ جو شخص خلافِ قرآن شریف کام کرتا ہے وہ نہ تو عالم و عامل ہے اور نہ وارثِ انبیا و باطن صفا فقیرِ کامل۔ پس علما عامل کی کیا نشانی ہے؟ ان کی زبان پر ہمیشہ اللہ اور اس کے رسولؐ کا کلام، علمِ تفسیر اور مسائلِ فقہ کا علم رہتا ہے۔ انبیا کے وارث صاحبِ درد علما ہیں جن کی آنکھیں ہمیشہ خوفِ خدا سے روتی رہتی ہیں۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

بیت:

ذرہ درد خدا در دل ترا
بہتر از ہر دو جہان حاصل ترا

ترجمہ: تیرے دل میں خدا کے لیے درد کا ایک ذرہ بھی دونوں جہان کے حاصل ہونے سے بہتر ہے۔

بلاشبہ جو علما عامل ابتدا میں مرشد سے ہدایتِ الٰہی طلب کرتا ہے وہ انتہا میں فقیرِ کامل بن جاتا ہے۔ پس جو علما عامل نہیں وہ محض علم کے حامل ہیں جیسا کہ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ (62:5)

ترجمہ: ان کی مثال اُس گدھے سی ہے جس نے کتابوں کا بوجھ اٹھا رکھا ہے۔

فقیرِ کامل عارف باللہ کو سات چیزوں سے پہچانا جا سکتا ہے اوّل وہ صاحبِ تقلید نہیں بلکہ صاحبِ توحید ہوتا ہے اور ہر مشکل کام کے قفل کی کلید اس کے پاس ہوتی ہے جس سے ہر مشکل کام اللہ کے کرم سے آسان ہو جاتا ہے۔ دوم ہر مٹھی بھر غلے کو ڈھیر میں تبدیل کر سکتا ہے۔ سوم وہ صاحبِ نظر ہوتا ہے۔ چہارم وہ صاحبِ شریعت ہوتا ہے۔ پنجم وہ لایحتاج ہوتا ہے اگرچہ خود ضرورت مند ہو لیکن اپنے طالبوں کو لایحتاج بنا دیتا ہے۔ ششم وہ راست گو اور ثابت قدم ہوتا ہے، حق کی پیروی کرتا ہے اور باطل و بدعت سے بیزار رہتا ہے۔

☆ اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا ۝ اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا

ترجمہ: اے اللہ! ہمیں حق کو حق اور باطل کو باطل سمجھنے کی توفیق عطا فرما۔

ہفتم وہ صاحبِ خُلق اور صاحبِ جمعیت ہوتا ہے اور باطن کی انتہا پر حق تعالیٰ کے ساتھ یکتا ہوتا ہے۔

☆ وَ السَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی (20:47)

ترجمہ: اور اس شخص پر سلامتی ہو جس نے ہدایت کی پیروی کی۔

اگر تُو آئے تو معرفتِ اِلَّا اللّٰہُ اور مجلسِ محمدی کی حضوری تک پہنچ جائے گا جو کہ رحمت کا راز ہے اور اگر نہ آئے تو اللہ بے نیاز ہے۔

حکایت ہے کہ دو طالب اپنے مقاصد کی غرض سے ایک باصفا درویش کی خدمت میں گئے اور اس کے پاس رہنے لگے۔ ایک کا ماننا تھا کہ روزی وہی ملتی ہے جو ازلی تقدیر میں لکھ دی گئی ہو جبکہ دوسرا اسے درویش کی کرامت پر منحصر سمجھتا تھا۔ ایک روز اس درویش نے شفقت فرمائی اور اس طالب کے پاس گئے جو روزی کو ولی کی کرامت سمجھتا تھا اور خادموں میں سے ایک خادم سے فرمایا کہ ایک تربوز کو اندر سے خالی کر کے جواہرات سے پُر کر دو۔ خادم نے تربوز کو خالی کیا اور قیمتی جواہرات سے پُر کر کے جلدی سے درویش کی خدمت میں پیش کر دیا۔ درویش نے وہ تربوز اُسی

www.sultan-ul-faqr-publications.com

وقت اس طالب کو عطا کر دیا جو کہ تربوز کی حقیقت سے ناواقف تھا۔ اس نے مفلسی و بدحالی کی بنا پر وہ تربوز ایک سبزی فروش کو ایک ٹکے میں فروخت کر دیا۔ دوسرا طالب جو ازلی نصیب کا قائل تھا وہ اسی وقت وہاں پہنچا اور وہی تربوز سبزی فروش سے خرید لیا اور اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔ وہ خادم جو تربوز کی حقیقت سے واقف تھا پہلے طالب کے پاس گیا تا کہ درویش کی اس پوشیدہ عطا کی حقیقت اس پر عیاں کرے اور اس سے انعام لے لیکن طالب خادم کو تنہا دیکھ کر غصے سے بولا کہ درویش نے مجھے ایک تربوز عطا کیا جو میں نے ایک ٹکہ میں فروخت کر دیا۔ خادم یہ سنتے ہی حیرت زدہ رہ گیا اور تمام حقیقت بتا دی جس کا اب کوئی فائدہ نہ تھا۔ اس راز سے آگاہی پر طالب بہت زیادہ افسردہ ہوا اور سبزی فروش کے پاس گیا اور تربوز واپس مانگا۔ سبزی فروش نے کہا کہ تربوز امانت تو نہیں تھی کہ جس میں خیانت کا ڈر ہوتا۔ تم سے خریدا اور کسی دوسرے کے ہاتھ بیچ دیا۔ طالب اس خریدار یعنی دوسرے طالب کے پاس گیا اور تربوز طلب کیا۔ اس دوسرے طالب نے جواب دیا کہ یہ نعمت ازلی نصیبہ تھا جو مجھ تک پہنچ گیا۔ دونوں طالبوں کے درمیان جھگڑا کھڑا ہو گیا اور اس معاملہ کو درویش کے سامنے پیش کیا گیا۔ یہ واقعہ سن کر درویش کو تعجب ہوا اور اس تربوز کو خریدار طالب کے حوالے کر دیا جو اللہ کی عطا پر ایمان رکھتا تھا۔

ابیات:

رزق ہر چند باسباب تعلق دارد
روزِ میثاق اسباب ہائے مسبب انگیخت

ترجمہ: اگرچہ رزق اسباب سے تعلق رکھتا ہے لیکن ان اسباب کو بھی روزِ میثاق مسبب نے پیدا فرمایا۔

ہمہ عالم ز دل و جان بسبب بستہ کمر
کمتر است آنکہ دل و جان بمسبب انگیخت

ترجمہ: تمام عالم دل و جان سے اسباب کے پیچھے بھاگ رہا ہے لیکن دل و جان سے مسبب کی

www.sultan-ul-faqr-publications.com

طرف جانے والے لوگ بہت کم ہیں۔

جوابِ مصنف:

ہیچ آفریدہ حق از رزق و منصب خالی نیست

می دانی کہ ہر تن انسان از سر خالی نیست

ترجمہ: جیسے تُو جانتا ہے کہ کسی بھی انسان کے وجود کو سر کے بغیر پیدا نہیں کیا گیا اسی طرح حق تعالیٰ نے کوئی بھی انسان ایسا پیدا نہیں فرمایا جسے رزق اور منصب سے محروم رکھا ہو۔

جو اپنے سر کو خواہشات سے خالی کرتا ہے اس کا سر خزائنِ الٰہی کے اسرار سے پُر ہو جاتا ہے۔ وہ جس جگہ بیٹھتا ہے اور جس طرف دیکھتا ہے خاک کو اپنی نظر سے سونا بنا دیتا ہے جیسا کہ (اس فارسی ضرب المثل میں) کہا گیا:

خاک بردار از تودہ کلاں

ترجمہ: یعنی فقرا کی بڑی باتوں سے چھوٹی چھوٹی چیزیں لازمی سیکھ لیا کرو۔

کوئی بھی مادر زاد مفلس حق تک نہیں پہنچا کیونکہ فقرِ مکب سے اللہ کی محبت کے مرتبہ پر نہیں پہنچا جا سکتا۔ پس معلوم ہوا کہ عوام کا رزق کسبِ اعمال سے آتا ہے اور خواص کا رزق معرفتِ حق' جو کہ لم یزل اور لازوال ہے' سے آتا ہے۔ متوکل روزی معاش کی امید نہیں رکھتا اور نہ ہی ربیع و خریف فصل کا منتظر ہوتا ہے کیونکہ جب (روزِ ازل) رزق لکھا جا چکا تھا تو قلم ٹوٹ گئی۔ مردہ دل آدمی کا رزق حرص ہے اور حرص کا پیٹ نہیں ہوتا اور نہ ہی حرص کرنے والا مال و دولت سے کسی بھی حال میں سیر ہوتا ہے کیونکہ وہ غلط راستے پر ہوتا ہے اور عارفین کا رزق یہ ہے کہ رات دن حق تعالیٰ کے وصال میں مستغرق رہتے ہیں اور رزق رات دن ان کے پیچھے سرگردان اور پریشان رہتا ہے۔ اس حقیقت کو ناشائستہ، بے توکل، بے معرفت، بے عمل، بے دانش، بے مذہب اور جاہل لوگ کیا جانیں! جیسا کہ کیڑے کا رزق گوبر ہے اور وہ اسی میں خوش رہتا ہے اور عطار کا رزق عطر ہے وہ اس سے معطر رہتا ہے۔ جو مولیٰ کی طلب میں ہو رزق اس کی طلب میں ہوتا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

☆ مَنْ لَهُ الْمَوْلٰى فَلَهُ الْكُلُّ

ترجمہ: جسے مولیٰ مل گیا اسے سب کچھ مل گیا۔

عارفین، واصلین، عاشقین اور متوکلین کے لیے ہر روز نیا رزق آتا ہے۔ ان کی بازید صفت روح جمعیت پاتی ہے اور یزید صفت نفس پریشان رہتا ہے۔ انسان کا رزق موت کی مثل اس کی شہ رگ سے بھی نزدیک ہے۔ جس طرح موت کسی جگہ بھی نہیں چھوڑتی اسی طرح رزق بھی انسان کے پاس ہر جگہ پہنچ جاتا ہے۔

بیت:

رزق گر بر آدمی عاشق نمی بودی چرا
از زمین گندم گریبان چاک می آمد برون

ترجمہ: رزق اگر انسان پر عاشق نہ ہوتا تو گندم زمین کا سینہ چیر کر باہر کیوں آتی۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا (11:6)

ترجمہ: اور زمین پر کوئی چلنے پھرنے والا (جاندار) ایسا نہیں مگر (یہ کہ) اس کی روزی (کا ذمہ) اللہ پر ہے۔

مصنف کہتا ہے کہ جو رزق، ایمان، یقین اور تصدیقِ قلب کو تو یاد رکھتا ہو لیکن ذکرِ اَللّٰهُ سے غافل ہو تو یہ چاروں بھی اس سے بیزار رہتے ہیں اور جو رات دن اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتا ہو رزق، ایمان، یقین اور تصدیقِ قلب اس سے جدا نہیں ہوتے اور اس سے شاد رہتے ہیں۔ رزق آدمی کی طلب میں اس طرح ہوتا ہے جس طرح عزرائیلؑ جان کی طلب میں۔ جس طرح ملک الموت عزرائیلؑ خشکی و تری میں لوگوں کو (جس کی موت کا وقت آ چکا ہو) نہیں چھوڑتے اسی طریق پر رزق کو بھی تحقیق کیا جا سکتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ طَلَبُ الرِّزْقِ اَشَدُّ مِنْ طَلَبِ اَجَلِهٖ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: رزق انسان کو اس کی موت سے بھی زیادہ شدت سے طلب کرتا ہے۔

پس رزق کا انحصار یقین اور نیت پر ہے۔ خاص کا رزق حلال اور بد کا رزق حرام ہوتا ہے۔

مصنف کہتا ہے کہ آدمی کے وجود میں نفس، قلب، روح اور سرّ کو تو کس طرح پہچان سکتا ہے؟ تصور اسمِ اللہ ذات کی حد درجہ کثرت سے باطن معمور ہو جاتا ہے جس میں توفیقِ الٰہی سے ایک نوری صورت پیدا ہوتی ہے جو ہمیشہ اس کے اندر رہ کر معاملات، عبادات اور محاسبات کے دوران نفس کو مقید رکھتی ہے۔

☆ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ

ترجمہ: جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا پس تحقیق اس نے اپنے ربّ کو پہچان لیا۔

وہ صورتِ نور کبھی شوق اور فکر سے ذکر کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ میں مشغول رہتی ہے تو کبھی ورد و وظائف اور تلاوت وحفظ قرآن پاک میں۔ اس نوری صورت کا حامل شخص جب سوتا ہے تو وہ نوری صورت اسے معرفتِ حق میں غرق کر کے بارگاہِ الٰہی میں منظور کرا دیتی ہے اور اگر وہ شخص مراقبہ میں جائے تو اُسے مجلسِ محمدیؐ کی حضوری میں پہنچا دیتی ہے اور اگر وہ گناہ کا ارادہ کرے تو وہ نوری صورت علمِ تفسیر، علمِ مسائلِ فقہ، فرض، واجب، سنت اور مستحبات کے وعظ و نصیحت کے ذریعے اسے کسی حال میں اللہ سے غافل نہیں رہنے دیتی اور اس کے قلب و قالب دونوں کو اپنے قبضہ و تصرف میں رکھتی ہے۔ یہ صورت زبان کی عالم ہے جو تصدیقِ قلب اور روح کی پاکیزگی عطا کرتی ہے۔ یہ عارفین کا سرّ اور درجات کو طے کرنے کے لیے وسیلہ ہے۔ اور یہ رحمٰن کے موافق اور شیطان کے مخالف ہوتی ہے۔ اگر وہ شخص سونے لگے تو اسے سونے نہیں دیتی اور اگر وہ سرود، بدعت، شراب اور ترکِ صلوٰۃ میں مشغول ہونے لگے تو اسے پریشان اور بے آرام کر دیتی ہے۔

☆ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ بِالْفَنَآءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ بِالْبَقَآءِ

جس نے اپنے نفس کو فنا سے پہچانا پس تحقیق اس نے اپنے ربّ کو بقا سے پہچانا۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

یہ صورت سرِّ الٰہی ہے۔ابیات:

صورت از اسرار وحدت راز ربّ
از حضوری نور باشد باادب

ترجمہ: وہ صورت وحدت کے اسرار میں سے اللہ کا ایک راز ہے جو باادب لوگوں کو حضوری میں نور بنا دیتی ہے۔

صورتی قلب است قالب بر لباس
می شناسد قلب را عارف شناس

ترجمہ: وہ صورت قلب ہے اور اس کا لباس وجود ہے۔ اس قلب کو صاحبِ بصیرت عارف ہی پہچانتے ہیں۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

اور اگر طالب غیر حق کی طلب کرے تو اسے عذاب سے تنبیہ کرتی ہے۔ یہ صورت راہنما ہے۔تُو اس صورت کے متعلق کیا کہتا ہے؟ یہ بھی ابتدائے حال کے مراتب ہیں۔اگرچہ یہ صورت تم سے ہمکلام ہو اور وہ تجھے ماضی، مستقبل اور حال کی حقیقت بتائے تب بھی تو مراتبِ خام پر ہے۔تُو اس سے آگے کے مراتب یعنی معرفتِ الٰہی اور وصال کی طلب کر۔معرفت اور وصال کس طرح حاصل ہو سکتا ہے؟ سن اے حیوان! حضوری و معرفت کے مراتب مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا (مرنے سے پہلے مر جاؤ) سے تعلق رکھتے ہیں۔غرض یہ کہ کوئی شخص خواب یا مراقبہ میں اس طرح غرق ہو گویا مر چکا ہو اور حشر گاہِ قیامت اور پل صراط کے تمام مقامات سے گزر کر جنت میں داخل ہو اور دیدارِ ربّ العالمین سے مشرف ہو کر جاودانی بقا پا لے۔پس جس وقت بھی وہ مراقبہ میں حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اس مراقبہ میں لقا کے مراتب سے مشرف ہوتا ہے اور اس پر مستی غالب آ جاتی ہے جس سے وہ خود کو بھی بھول جاتا ہے۔رات دن شریعت کی پیروی کرتے ہوئے اس کے امور میں کوشش کرتا ہے۔اس کا باطن مست لیکن ظاہر میں وہ ہوشیار اور لائقِ دیدار ہوتا ہے اور مردار اور مردہ دل والوں سے بیزار رہتا ہے۔اسے عارفِ دیدار کہتے ہیں۔جو ان مراتب پر پہنچ جائے اس

کی آنکھ دیدار کے لائق ہو جاتی ہے اور وہ حضورِ حق میں جو دیدار اور تجلیاتِ انوار کا مشاہدہ کرتا ہے اسے بخوبی سمجھتا ہے اور جب وہ مراقبہ یا خواب سے باہر آتا ہے تو جو کچھ دیکھا ہوتا ہے اس کی مثال بیان نہیں کر سکتا۔

☆ مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ

ترجمہ: جس نے اپنے ربّ کو پہچان لیا پس تحقیق اس کی زبان گونگی ہو گئی۔

بیت:

ہر کہ اینجا میرسد عارف تمام

خاک پائی گشت باھُوؒ شد غلام

ترجمہ: جو اس مقام پر پہنچ جائے وہ کامل عارف بن جاتا ہے۔ باھُوؒ ایسے عارفین کی خاکِ پا اور غلام ہے۔

اس راہ میں غلط کی گنجائش نہیں اور کور چشم نابینا معرفتِ حق سے آگاہ نہیں ہوتا۔ یہ اہلِ توحید کے مراتب ہیں جس کو اہلِ تقلید شرمندہ لوگ کیا سمجھیں؟ اہلِ توحید اور اہلِ تقلید کو ایک دوسرے کی مجلس پسند نہیں آتی۔ اللہ بس ماسوئ اللہ ہوس۔ یہ باطن کی پاکیزگی کی انتہا ہے۔

☆ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى (20:47)

ترجمہ: اور اس شخص پر سلامتی ہو جس نے ہدایت کی اتباع کی۔

اس راہ پر تجھے خوش آمدید۔ خام اگر تمام عمر بھی ریاضت کرتا رہے تو بے فائدہ ہے بلکہ اس سے اُسے تکلیف پہنچتی ہے اور معرفتِ الٰہی اور وصال کے خزانوں میں سے کچھ بھی اس کے ہاتھ نہیں آتا۔ جان لو کہ راہِ معرفتِ مولیٰ ڈھائی قدم کا فاصلہ ہے جس میں نہ ریاضت ہے نہ غم۔ اگر ایک قدم میں وہ نفس اور اس کی خواہشات سے خلاصی پا لے تو دوسرے قدم میں مجلسِ محمدیؐ کی حضوری میں پہنچ جاتا ہے اور آدھے قدم سے فنا فی اللہ بقا باللہ ہو کر حق تعالیٰ کی ذات میں غرق ہو جاتا ہے۔ جو مرشد یہ ڈھائی قدم ڈھائی سانسوں میں طالبِ مولیٰ کو طے کرا کے ابتدا سے انتہا تک نہیں پہنچاتا

www.sultan-ul-faqr-publications.com

تو اُس مرشد سے عورت بہتر ہے بلکہ وہ مرشد ہیجڑے سے بھی کمتر ہے۔ مرد وہ ہے جو مذکر انسان ہے اور جو ذات وصفات اور حضوری کے تمام مقامات اور تمام مطالب و درجات اسمِ اللہ ذات سے ایک گھڑی میں عطا کر دیتا ہے۔ جو یہ راہ نہیں جانتا وہ حضوری اور اسرار سے آگاہ نہیں اس لیے اس پر لوگوں کو طالب و مرید بنانا حرام ہے۔

حکایت:

ایک روز ایک مرید نے مرشد کی خدمت میں سوال پیش کیا کہ خلاصہ جس طرح کا بھی ہے قدرت (اثر) رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ کسی چیز کا اثر نہیں اور نہ ہی کسی شے کو اس تک رسائی ہے اور موجوداتِ عالم کا وجود پانی اور مٹی سے بنا ہے اور یہ وجود اپنے خلاصہ کے بغیر جنبش نہیں کر سکتا۔ پس اس جہان اور اس کی تمام مخلوقات کی تخلیق کو کس چیز سے سمجھا جا سکتا ہے؟ مرشد نے جواب دیا کہ جس چیز سے اس کی ابتدا اور انتہا منسوب ہے درحقیقت اس کا کوئی وجود نہیں کہ جس پر اعتبار کیا جا سکے اور اگر تُو کہے کہ اس عالم کی جنبش اور حرکت کیا ہے؟ تو جان لو کہ یہ عالم موہوم صورت میں موجود ہے جو درحقیقت عدم کو وجود کی صورت میں ظاہر کرتا ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ آئینہ جس میں صورت تو دیکھی جا سکتی ہے لیکن درحقیقت وہ موجود نہیں ہوتی۔ اسی معنوں میں وجودِ عالم محض انسان کی کم عقلی ہے کہ اسے عالم کا وجود دکھائی دیتا ہے جیسا کہ سونے سے بہت سی چیزیں بنائی جاتی ہیں لیکن کوئی بھی سونے کا نام زبان پر نہیں لاتا۔ اسی طرح خلاصہ نے میل ملاپ سے خود کو وجود میں اس طرح گم کر لیا ہے کہ انسان کی نظر اصل میں خلاصہ پر نہیں ہوتی اور وہ ظاہری وجود کے سوا کچھ نہیں دیکھتے۔ بلاشبہ اس کی جگہ صرف زندگی اور موت کی امید راستہ بنا لیتی ہے اور (موہوم) صورتِ عالم وجود کی شکل اختیار کر لیتی ہے لیکن جب خلاصہ باطن میں ظہور پذیر ہوتا ہے تب نہ وجود رہتا ہے نہ حواس، نہ عالم اور نہ آدم۔ بالکل اسی طرح جب لکڑی کو آگ لگتی ہے تو ساری لکڑی کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ابیات:

کالبد چوب است عشق آتش درو
از سر خامی نہ تابد اندرو

ترجمہ: وجود لکڑی کی مثل ہے جس میں عشق کی آگ لگتی ہے اگر وجود خام ہو تو اس کے اندر یہ آگ نہیں بھڑکتی۔

لیک از چوبی چو آتش شد پدید
در دمی چوب از دمش شد ناپدید

ترجمہ: جب اس لکڑی میں آگ بھڑکتی ہے تو دم بھر میں اسے راکھ کر دیتی ہے۔

آتشی را کشتہ سازد آب تر
کشت نفسی عارفان در یک نظر

ترجمہ: جس طرح آگ کو پانی سے بجھایا جاتا ہے اسی طرح عارفین ایک نظر سے نفس کو مار دیتے ہیں۔

جوابِ مصنف:

جان لو کہ آدمی کا وجود برتن کی مثل اور اس کا دل دودھ کی مثل ہے۔ اس دودھ میں دہی بھی ہوتا ہے لسی بھی، مکھن بھی اور گھی بھی۔ اسی طرح وجود میں نفس، قلب، روح اور سِرّ، اسرارِ پروردگار اور ہزاروں ہزار بے شمار تجلیاتِ انوار ہوتے ہیں لیکن مرشد عورت سے کمتر نہیں ہوتا کہ عورت دودھ میں تھوڑی سی لسی ڈالتی ہے جس کی وجہ سے دودھ سے دہی جم جاتا ہے اور جب اس دہی کو بلویا جاتا ہے تو مکھن الگ ہو جاتا ہے اور لسی الگ۔ جب مکھن کو آگ پر رکھ کر پکایا جاتا ہے تو گھی تیار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح عارف مرشد کو بھی ہونا چاہیے جو طالب کے وجود میں ہر شے کو الگ الگ کر کے دکھائے اور ہر مقام کو کھول دے کہ وہ وجود میں ہر ایک کو الگ الگ دریافت کر کے شناخت کر لے کہ یہ میرا نفس ہے اور یہ اس کے مراتب ہیں اور یہ میرا قلب ہے اور یہ اس کے مراتب ہیں اور یہ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

میری روح ہے اور یہ اس کے مراتب ہیں اور یہ میرا سِرّ ہے اور یہ اس کے مراتب ہیں۔ پس جو چیز وجود میں ہر ایک سے انصاف کرتی اور الگ الگ پہچان کرا کر خطاب دیتی ہے وہ توفیقِ الٰہی ہے جس کی آگاہی مرشد بخشتا ہے۔ دراصل ابتدا اور انتہا ایک ہی چیز ہیں لیکن طالب کے لیے تب تک ایک نہیں ہوتیں جب تک وہ دوئی میں رہتا ہے جس کے دو احوال ہیں اوّل زوال جس کا تعلق قال سے ہے اور دوم وصال جس کا تعلق مشاہدۂ جمال سے ہے۔ بیت:

کی بود آیا کہ شود بہرہ ور
دیدہ بہ دیدار چو گوش از خبر

ترجمہ: وہ وقت کب آئے گا جب آنکھیں دیدار سے بہرہ ور ہوں گی جیسے کان خبر سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔

پس ایک حالتِ دید ہے اور دوسری حالتِ شنید۔ جو اہلِ دید ہو وہ مسرور اور خوش و خرم رہتا ہے اور جو اہلِ شنید ہو وہ کسی مقام تک نہیں پہنچ سکتا اور نامکمل اور حیرت میں رہتا ہے۔ بیت:

حیرت اندر حیرت و حیرت چہ چیز
اہل حیرت از حضوری باعزیز

ترجمہ: (اس راہ میں) حیرت در حیرت ہے۔ حیرت کیا چیز ہے؟ اہلِ حیرت حضوری کی بدولت محبوب ہوتے ہیں۔

یہ عظیم مراتب لامکان کے ہیں جہاں پہنچ کر طالب فنا سے بقا میں پہنچ جاتا ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ مجھے ان لوگوں پر حیرت ہوتی ہے جو ''اللہ بس'' کو چھوڑ کر ہوا و ہوس کو اختیار کرتے ہیں وہ نابینا بیل کی مثل ہیں (جو ایک جگہ گھومتا رہتا ہے اور سمجھتا ہے کہ نہ جانے کس قدر فاصلہ طے کر لیا ہے)۔ یہ لوگ اپنے مقام و منزل سے دور ہوتے ہیں لیکن خود کو حضوری میں سمجھتے ہیں۔ یہ ان کا وہم اور خام خیالی ہے۔ یہ لوگ مخلوق کے ساتھ بخیل ہوتے ہیں اور خلل کو دوست رکھتے ہیں۔ جو حق کو دوست رکھتا ہو وہ ربِّ جلیل کا ہم نشین ہوتا ہے۔ مرشد کامل سالہا سال کی ریاضت بھی کروا سکتا ہے اور لمحہ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

بھر میں بھی عطا کر سکتا ہے۔ تلقین وارشاد کے یہ دونوں طریقے تحقیق شدہ ہیں۔ آدمی کے لیے تین سواریاں ہیں۔ خوف کی سواری جو زندگی کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ جب انسان خوف کی اس سواری سے زندگی گزار کر موت تک پہنچتا ہے تو وہ دوستی و دشمنی کے خوف سے آزاد ہو جاتا ہے اور رجا کی سواری تک پہنچ جاتا ہے۔ رجا کی سواری عقبیٰ تک لے جاتی ہے۔ اہلِ محبت و معرفت عقبیٰ تک لے جانے والی سواری سے الفت نہیں رکھتے بلکہ شوق کی سواری پر سوار ہو کر اپنا رُخ دیدارِ پروردگار کی طرف کر لیتے ہیں۔ جو اللہ کے دیدار کے سوا کسی اور چیز کی طلب کریں وہ درحقیقت مردار کی طلب کرتے ہیں۔ اہلِ دیدار کا مردار سے کیا واسطہ؟ عبادت میں انتشار اس لیے ہوتا ہے کہ عبادت کرنے والے کا دل مختلف امور میں مشغول ہونے کے باعث پراگندہ ہوتا ہے اور جمعیت یہ ہے کہ ان سب سے توجہ ہٹا کر واحدِ حقیقی کے مشاہدہ میں غرق ہوا جائے۔ بہت سے لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ جمعیت اسباب کو جمع کرنے میں ہے اس لیے وہ ہمیشہ تفرقہ میں رہتے ہیں اور ایک فرقہ یہ یقین رکھتا ہے کہ اسباب کا جمع کرنا ہی تفرقہ ہے اس لیے وہ اپنے ہاتھ ان سب سے جھاڑ لیتے ہیں۔ ابیات:

ای دل طلب کمال کن و در مدرسہ چند
تکمیل اصول و حکمت و ہندسہ چند

ترجمہ: اے دل! تو کمال کی طلب رکھ۔ کب تک مدرسہ میں اصول و حکمت اور حساب سیکھتے رہو گے۔

ہر فکر بجز ذکر خدا وسوسہ دان
شرمی ز خدا بدار ایں وسوسہ چند

ترجمہ: ذکرِ خدا کے سوا ہر فکر کو وسوسہ سمجھو اور ان وسوسوں کے باعث خدا سے شرم کرو۔

جوابِ مصنف:

باطن کی پاکیزگی اور خطرات سے جمعیت مرشد کامل اکمل اور تصور اسمِ اللہ ذات کے ذریعے حاصل

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ہوتی ہے۔ مرشد کامل کا وجود چار چیزوں میں کامل ہوتا ہے بعض کی نظر کامل ہوتی ہے یعنی کیمیا نظر۔ بعض کی توجہ کامل ہوتی ہے کہ وہ توجہ سے چھ سمتیں طالب کے قبضہ و تصرف میں لے آتے ہیں۔ بعض کی زبان کامل ہوتی ہے وہ جس چیز کے لیے کہتے ہیں کہ 'ہو جا' وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسی وقت ہو جاتی ہے۔ اور بعض کے قدم کامل ہوتے ہیں کہ جس جگہ وہ قدم ڈالتے ہیں اس جگہ کو عزت بخش دیتے ہیں۔

☆ شَرَفُ الْمَکَانِ بِالْمَکِیْنِ

ترجمہ: مکان کی عزت اس کے مکین کی وجہ سے ہوتی ہے۔

ان کے قدم ہاتھوں کی طرح (مقدس) ہوتے ہیں جو ان کے قدموں پر بوسہ دیتا ہے اور ان کے ہاتھ پکڑ لیتا ہے تو ہاتھ پکڑتے ہی اس کا دل زندہ ہو جاتا ہے اور دنیا و آخرت میں کبھی نہیں مرتا۔ کیا تو جانتا ہے کہ وقتِ نماز، وقتِ ذکر یا نیک کام کرتے وقت بہت سے خطرات، خلل، وہمات اور وسوسے پیدا ہوتے ہیں اس میں کیا حکمت ہے؟ جب طالب بندگی کی طرف مائل ہوتا ہے تو شیطان اس کے کانوں میں طمع و حرص اور اس جیسے دیگر ناشائستہ اور ناپاک چیزوں کا طبل بجا کر بندگی سے روکتا ہے اور اسے انتہائی طمع، حرص، حسد، غیبت، خواہشِ نفس، نفاق اور اس جیسی دیگر بیماریوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ آدمی کا دل پاک گھر کی مثل ہے اور ذکرِ اللہ فرشتہ کی مثل پاک ہے اور خطرات کتے کی مثل ہیں۔ جس گھر میں کتا داخل ہو جائے فرشتہ اس گھر سے نکل جاتا ہے اور اگر کوئی اس پاک گھر کو مضبوطی سے بند کر لے اس میں خطرات کا کتا داخل نہیں ہو سکتا۔

☆ لَا یَدْخُلِ الْمَلٰٓئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ الْکَلْبِ

ترجمہ: جس گھر میں کتا ہو وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

پس ان خطرات کا علاج یہ ہے کہ نظر اسمِ اللہ ذات پر رکھی جائے کیونکہ خطرات کو یہ قوت حاصل نہیں کہ وہ اہلِ ذات پر غالب آسکیں۔ اہلِ صفات کے لیے ہزاروں حجابات ہوتے ہیں کیونکہ وہ ثواب کے طلبگار ہوتے ہیں اور باطن میں معرفتِ الٰہی، الہام اور جواب باصواب سے محروم

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ہوتے ہیں۔ بیت:

من کہ در ذات او شدم فانی
کی بسوئی صفات او بینم

ترجمہ: میں اس کی ذات میں فانی ہو چکا ہوں اس لیے اس کی صفات کی طرف کیوں دیکھوں؟

جان لو کہ جب صاحبِ تصور اسمِ اللہ ذات حروفِ اسمِ اللہ ذات میں غرق ہوتا ہے تو اسمِ اللہ ذات کا ہر حرف زمین و آسمان کے ہر طبق، عرش و کرسی، لوح و قلم بلکہ دونوں جہان سے وسیع نظر آتا ہے۔ جو اس وسیع مقام میں آ جائے وہ تجرید و تفرید سے گزر کر معرفتِ توحیدِ مطلق اور فنا فی اللہ بقا باللہ کے مراتب پا لیتا ہے۔ جو اسمِ اللہ ذات کے ہر حرف کا محرم ہو جائے وہ اہلِ ذات ہے اور اس کا وجود مکمل طور پر پاک ہو جاتا ہے۔ جو اسمِ اللہ ذات کے پاک حروف میں محو رہتا ہوا سے روزِ قیامت کے حساب کا کیا خوف؟ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ o (10:62)

ترجمہ: خبردار! بیشک اولیا اللہ کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

جو شخص اسمِ اللہ ذات کے حروف کی معرفت کا محرم ہو جائے دنیا و آخرت میں جو کچھ ہے سب کچھ اس عارف پر منکشف ہو جاتا ہے اور وہ معروف و مکشوف بن جاتا ہے۔ مخلوق کی نظر میں وہ حقیر اور کمتر ہوتا ہے لیکن باطن میں ہوشیار ہوتا ہے اور تمام انبیا و اولیا اللہ اہلِ جنت کی ارواح اس (سے ملنے) کی مشتاق ہوتی ہیں۔ ایسے عارف کو حروفِ ذات کا عارف باللہ بھی کہتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ عارف باللہ کا بیٹھنا اور اٹھنا یا جو بھی کام وہ کرتا ہے وہ اللہ کے حکم و حضوری اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت سے ہوتا ہے۔ اس کا کوئی بھی دینی اور دنیوی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔

☆ فِعْلُ الْحَكِيْمِ لَا يَخْلُوْا عَنِ الْحِكْمَةِ

ترجمہ: حکیم کا کوئی بھی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔

ان کا ہر حال، قول، عمل اور فعل معرفتِ الٰہی اور وصال پر مبنی ہوتا ہے کیونکہ ان کی اصل تصور اسمِ اللہ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ذات ہے اور ان کا ہر کام وصال سے متعلق ہے اگرچہ مخلوق کی نظر میں ان کے کام گناہ ہوتے ہیں لیکن خالق کی نظر میں وہ درست اور راستی کے کام ہیں جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام کی راہ اور گناہ ایک دوسرے سے مختلف تھے جیسا کہ سورۃ الکھف میں بیان ہوا ہے حضرت خضرؑ نے کشتی کو ڈبو دیا اور شکستہ دیوار کو دوبارہ بنا دیا اور بچے کو قتل کر دیا۔

☆ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَ بَيْنِكَ (18:78)

ترجمہ: (حضرت خضرؑ نے) فرمایا یہ میرے اور آپ کے درمیان جدائی (کا وقت) ہے۔

جان لو کہ خشکی وتری اور بحر و بر کی کوئی بھی شے چاہے وہ مخلوق سے متعلق ہو یا توحید سے متعلق، قرآن کی آیات سے باہر نہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَ عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؕ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ؕ وَ مَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَ لَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَ لَا رَطْبٍ وَّ لَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ O (6:59)

ترجمہ: اور اسی کے پاس غیب کی چابیاں ہیں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور وہ جانتا ہے جو کچھ خشکی وتری میں ہے اور کوئی پتہ نہیں گرتا مگر (یہ کہ) وہ اسے جانتا ہے اور نہ زمین کی تاریکیوں میں کوئی (ایسا) دانہ ہے اور نہ کوئی تر چیز ہے اور نہ کوئی خشک مگر ہر شے کتابِ مبین میں (درج) ہے۔ قرآن کی ہر آیت خاصیت وحکمت رکھتی ہے اور اللہ کے حکم سے درجات عطا کرتی ہے اور ہر ایک آیت میں کامل حکمت، معرفت، جمعیت، عنایت، ولایت اور ہدایت پائی جاتی ہے۔ عارف باللہ کامل ان تمام کو حاصل کرتا ہے۔ جو ان آیات (کی حکمت) سے بے خبر ہو وہ ناقص، خام اور بے معرفت ہوتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ O (62:2)

ترجمہ: اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ان پر آیات تلاوت کرتے ہیں اور ان (کے نفوس) کا تزکیہ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

کرتے ہیں اوران کو کتاب وحکمت کی تعلیم دیتے ہیں اوراس سے قبل وہ صریح گمراہی میں تھے۔
قرآن اوراس کی آیات سے حاصل ہونے والے یہ تمام مراتب اور احوال ارکانِ ایمان سے تعلق رکھتے ہیں جن میں سے ایک لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا درست اقرار ہے اور دوسرا ذکرِ قلب کی تسبیح وتحقیق سے اس کی تصدیق ہے۔فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ (58:22)

ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر (اللہ نے) ایمان لکھ دیا ہے اوران کی مدد اس نے اپنی روح سے کی۔

☆ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ط قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰکِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ ط وَاِنْ تُطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَا یَلِتْکُمْ مِّنْ اَعْمَالِکُمْ شَیْئًا ط اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ O (49:14)

ترجمہ: دیہاتی لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے۔آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) فرما دیجیے کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ کہو کہ ہم نے اسلام قبول کیا ہے اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ اور اگر تم اللہ اوراس کے رسول کی اتباع کرو تو اللہ تمہارے اعمال (کے اجر) میں سے کچھ ضائع نہ کرے گا، بیشک اللہ بہت بخشنے والا بہت رحم فرمانے والا ہے۔

قلب تین قسم کا ہے اوراس کے تین نام ہیں قلبِ منیب، قلبِ شہید اور قلبِ سلیم۔ان سے موافق تین آیات ہیں اور یہ آیات قلب سے متعلق ہیں۔فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ مَنْ خَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِیْبِۨ O لا اُدْخُلُوْھَا بِسَلٰمٍ ط ذٰلِکَ یَوْمُ الْخُلُوْدِ O (50:33-34)

ترجمہ: جو رحمٰن سے غائبانہ طور پر ڈرتے رہے اور جس نے قلبِ منیب پیش کیا اسے سلامتی سے (جنت میں) داخل کیا جائے گا اور وہ ہمیشہ کا دن ہے۔

☆ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَھُوَ شَھِیْدٌ O (50:37)

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: بے شک اس میں ان کے لیے نصیحت ہے جو صاحبِ قلب ہے یا کان لگا کر سنتا ہے اور وہ اس کا گواہ ہے۔

☆ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۙ﴿﴾ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ﴿﴾ (26:88-89)

ترجمہ: اس (قیامت کے) دن نہ مال نفع دے گا نہ اولاد بلکہ وہ جس نے قلبِ سلیم پیش کیا ہوگا۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ مَا جَعَلَ اللّٰہُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِہٖ (33:4)

ترجمہ: اللہ نے کسی آدمی کے سینے میں دو دل نہیں بنائے۔

☆ وَاِنَّہٗ لَتَنْزِیْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿﴾ؕ نَزَلَ بِہِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ ﴿﴾ۙ عَلٰی قَلْبِکَ لِتَکُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ ﴿﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ ﴿﴾ؕ وَاِنَّہٗ لَفِیْ زُبُرِ الْاَوَّلِیْنَ ﴿﴾ اَوَلَمْ یَکُنْ لَّھُمْ اٰیَۃً اَنْ یَّعْلَمَہٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ﴿﴾ؕ وَلَوْ نَزَّلْنٰہُ عَلٰی بَعْضِ الْاَعْجَمِیْنَ ﴿﴾ۙ فَقَرَاَہٗ عَلَیْھِمْ مَّا کَانُوْا بِہٖ مُؤْمِنِیْنَ ﴿﴾ (26:192-199)

ترجمہ: اور بیشک یہ (قرآن) سارے جہانوں کے ربّ کا نازل کردہ ہے۔ اسے روح الامین (جبرائیلؑ) لے کر اترے ہیں۔ آپ کے قلب پر تاکہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ڈر سنانے والوں میں سے ہو جائیں۔ (اس کا نزول) فصیح عربی زبان میں ہے۔ اور بے شک یہ پہلی امتوں کے صحیفوں میں (بھی مذکور) ہے۔ اور کیا ان کے لیے یہ دلیل (کافی) نہیں کہ اسے بنی اسرائیل کے علما (بھی) جانتے ہیں۔ اور اگر ہم اسے غیر عربی لوگوں (یعنی عجمیوں) میں سے کسی پر نازل کرتے سو وہ اس کو ان لوگوں پر پڑھتا تو (بھی) یہ لوگ اس پر ایمان لانے والے نہ ہوتے۔

مردہ دل ہمیشہ ظلمات و تاریکی میں رہتا ہے جبکہ زندہ دل ہمیشہ معرفتِ الٰہی میں غرق رہتا ہے جو کہ جاودانی حیات کا باعث ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۙ یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَوْلِیٰٓـئُھُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ یُخْرِجُوْنَھُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ ؕ (2:257)

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: اللہ مومنین کا دوست ہے جو انہیں ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے اور جو لوگ کفر کرتے ہیں ان کی دوست شیطانی طاقتیں ہیں جو انہیں نور سے نکال کر ظلمات میں لے جاتی ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَلْقَلْبُ عَلٰی ثَلٰثَۃِ اَنْوَاعٍ قَلْبُ مُنِیْبٍ وَ قَلْبُ الشَّھِیْدِ وَقَلْبُ السَّلِیْمِ اَمَّا قَلْبُ مُنِیْبُ الَّذِیْ یَکُوْنَ فِیْ طَاعَۃٍ اَبَدًا وَ اَمَّا قَلْبُ الشَّھِیْدُ الَّذِیْ یَکُوْنَ فِیْ مَعْرِفَۃِ اَسْرَارِ الْعٰلَمِیْنَ وَ اَمَّا قَلْبُ السَّلِیْمُ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْہِ مَا سِوَی اللّٰہِ

ترجمہ: قلب تین قسم کا ہے قلبِ منیب، قلبِ شہید اور قلبِ سلیم۔ قلبِ منیب وہ ہے جو ہمیشہ اطاعت میں رہتا ہے۔ قلبِ شہید وہ ہے جو اسرارِ دوجہان کی معرفت میں مشغول رہتا ہے اور قلبِ سلیم وہ ہے جس میں اللہ کے سوا کچھ موجود نہیں ہوتا۔

مصنف کہتا ہے کہ قلب کے دو بنیادی اور انتہائی مراتب ہیں ایک قلبِ غلیظ جو خطراتِ شیطانی و نفسانی اور حوادثاتِ دنیا کی پریشانیوں کے باعث مکمل بیمار اور مریض ہوتا ہے اور تب تک دوا کے بغیر اور اللہ کی رحمت و معرفت کی نگاہ سے محروم رہتا ہے جب تک مکمل اخلاص کے ساتھ اللہ کی جانب نہیں آتا اور قلب کی بیماریوں سے شفا کے لیے قلوب کے طبیب مرشد کی طلب نہیں کرتا۔ جو طبیب القلوب مرشد کی طلب نہیں کرتا اس کا قلب مرض کی وجہ سے روز بروز سیاہ ہوتا جاتا ہے اور بالآخر سلب ہو جاتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ فَزَادَھُمُ اللّٰہُ مَرَضًا (2:10)

ترجمہ: ان کے قلوب میں بیماری ہے پس اللہ نے اس بیماری کو مزید بڑھا دیا ہے۔

پس معرفتِ الٰہی کے لیے علمِ فضیلت حاصل کرو جس کا وسیلہ مرشد ہے۔ صاحبِ تصور اسمِ اللہ ذات مرشد زندگی و موت میں نجات کا وسیلہ ہے۔

☆ اَلشَّیْخُ یُحْیِ الْقَلْبَ وَ یُمِیْتُ النَّفْسَ

ترجمہ: شیخ قلب کو زندہ کرنے والا اور نفس کو مارنے والا ہوتا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

دوم قلب جو ذکرِ اللہ سے پاک و صاف اور اللہ کی بارگاہ میں برگزیدہ ہوتا ہے یہ قلب معرفتِ الٰہی کے اسرار کا حامل ہوتا ہے۔ ایسا قلب نورِ الٰہی سے پُر ہوتا ہے اور صاحبِ زندہ قلب دائمی حضوری کا حامل ہوتا ہے۔

بیت:

دل یکی است نظر گاہِ ربانی
خانہ دیو را چہ دل خوانی

ترجمہ: دل ایک ہی ہوتا ہے جو اللہ کی توجہ کا مرکز ہوتا ہے۔ اس نفس دیو کے گھر کو تو دل کیسے کہہ سکتا ہے؟

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَمَن يُؤْمِنۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ (64:11)

ترجمہ: اور جو اللہ پر ایمان لاتا ہے تو وہ اس کے قلب کو ہدایت فرما دیتا ہے۔

بیت:

از دل بدر کن بیشہ خطرات را
تا بیابی وحدتِ حق ذات را

ترجمہ: اپنے دل سے خطرات کے جنگل کو نکال دے تاکہ تو ذاتِ حق کی وحدت تک پہنچ سکے۔

اہلِ ذکر اور اہلِ باطن صاحبِ معرفت کے لیے سکر و مستی سراسر خام اور ناقص ہوتی ہے کیونکہ ناکمل و ناتمام ہونا زبان کا عالم اور دل کا جاہل بناتا ہے۔ بیت:

دل صفا پُر نور اللہ ذات راز
اہل دل را دائمی با حق نماز

ترجمہ: باصفا دل اللہ کے نور اور اسرار سے پُر ہوتا ہے کیونکہ اہلِ دل حق کے ساتھ دائمی نماز میں مشغول ہوتے ہیں۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

فقیر باھُوؒ کہتا ہے:

خام را مستی بود وہم از خیال
مست را ہشیار گرداند وصال

ترجمہ: خام کی مستی اس کے وہم اور خیال کے باعث ہوتی ہے جبکہ وصال کے بعد حاصل ہونے والی مستی مزید ہوشیار بنا دیتی ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اِتَّقُوا الْعَالِمَ الْجَاهِلَ قِيْلَ مَنِ الْعَالِمَ الْجَاهِلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَالِمَ اللِّسَانِ وَجَاهِلَ الْقَلْبِ

ترجمہ: جاہل عالم سے ڈرو۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! جاہل عالم سے کیا مراد ہے؟ فرمایا جو زبان کا عالم ہو مگر دل سے جاہل ہو۔

مصنف کہتا ہے کہ علم چار طرح کے ہیں اور جو ان چاروں علوم کو حاصل کر لیتا ہے وہ فاضل، مرد اور لائقِ ارشاد ہوتا ہے۔ جبکہ ناقص مرشد فساد کا باعث ہے۔ وہ چار علوم یہ ہیں علمِ لسان، علمِ قلب، علمِ روح اور علمِ سِرّ۔ جو ان چاروں علوم پر دسترس حاصل کر لیتا ہے تو لوحِ ضمیر پر درج علم اس پر کھل جاتا ہے کہ ہر علم کے درمیان ستر ہزار نفسانی و جسمانی، قلبی و روحانی اور سِرّی و لامکانی حجابات ہیں۔

☆ اَلْعِلْمُ حِجَابُ الْاَكْبَرِ

ترجمہ: علم حجابِ اکبر ہے۔

جو ہر ایک علم کو حاصل کر کے فارغ ہو جائے تب وہ معرفتِ الٰہی میں قدم رکھتا ہے اور اولادِ آدم ہونے کا حق ادا کر کے انسانیت کا بزرگ مقام حاصل کرتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ (17:70)

ترجمہ: اور بیشک ہم نے اولادِ آدم کو عزت بخشی۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

پس یہ ہر ایک مقام قلب کے اندر ہے اور قلب سے ہی کھلتا ہے۔ قلب سے مراد غلیظ خون سے پُر گوشت کا لوتھڑا نہیں۔ قلب نورِ الٰہی سے پُر ہے جو وہم اور عقل میں نہیں آسکتا۔ قلب کی پہچان بھی ایک عظیم مرتبہ ہے اگر تو اسے حاصل کر کے عزت و شرف پائے تو اس مرتبہ پر فریفتہ اور مغرور نہ ہو بلکہ اس سے بھی آگے غرق فنا فی اللہ، معرفتِ الٰہی، قرب اور حضوری کے مراتب ہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ O (50:16)

ترجمہ: اور ہم تو اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے نزدیک ہیں۔

قدرتِ الٰہی سے الہام مذکور، قرب، مشاہداتِ تجلیاتِ ذات، حضوری اور معرفت انسان کی شہ رگ سے بھی نزدیک ہیں (یعنی انہیں پانا بہت آسان ہے)۔ پس معلوم ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام اللہ سے کلام کے لیے کوہِ طور پر جاتے تھے اسی طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصل پیروکاروں کا وجود کوہِ طور کی مثل ہے اور وہ شہ رگ سے نزدیک ذات سے کلام کرتے ہیں۔ اس ربّ الارباب سے ذکر اور حضوری کے ذریعے جواب پاتے ہیں۔ ہاں یہ یقین ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصل پیروکار وسیع حوصلہ رکھتے ہیں کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک ذرہَ تجلی سے بے ہوش ہو گئے اور تین رات دن تک ایسے ہی پڑے رہے۔ پھر جیسے ہی ہوش میں آئے تو بولے:

☆ سُبْحٰنَکَ تُبْتُ اِلَیْکَ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ O (7:143)

ترجمہ: (اے اللہ!) تیری ذات پاک ہے۔ میں تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اور میں اوّل ایمان لانے والا ہوں۔

لیکن ستر ہزار تجلیاتِ ذات نگاہِ رحمت سے ہر دم ہر گھڑی عارفین فقرا کے دلوں پر نازل ہوتی ہیں اور وہ اپنی حالت بھی تبدیل نہیں کرتے بلکہ اپنے حال پر برقرار رہتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَلْعُلَمَآءُ اُمَّتِیْ خَیْرٌ مِّنْ اَنْبِیَآءِ بَنِیْٓ اِسْرَائِیْلَ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: میری امت کے علما بنی اسرائیل کے انبیا سے بہتر ہیں۔
علما سے مراد عارف فقیر ہیں جو ظاہری و باطنی دونوں علوم کو اپنے عمل میں رکھتے ہیں۔ فقیرِ کامل علما عامل ہے نہ کہ صرف علم کا حامل۔

☆ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ (62:5)

ترجمہ: ان کی مثال اس گدھے سی ہے جس نے کتابوں کا بوجھ اٹھا رکھا ہے۔
پس معلوم ہوا کہ عارفین کا سینہ تجلئ ذات کے غلبہ اور ذکر کی سوزش سے اس قدر کشادہ اور صاف ہو چکا ہوتا ہے کہ چودہ طبقات ان کے سینے میں سما جاتے ہیں اور معلوم بھی نہیں ہوتا جیسے ن کے اندر نقطہ۔

رباعی

ای سرّ تو در سینہ ہر صاحب راز
پیوستہ در رحمت تو بر ہمہ باز

ترجمہ: اے اللہ! تیرا سرّ ہر صاحبِ راز کے سینہ میں ہے۔ تیری رحمت کا دروازہ ہر کسی کے لیے کھلا ہے۔

ہر کس کہ بہ درگاہِ تو آید بہ نیاز
محروم ز درگاہِ تو کی گردد باز

ترجمہ: جو تیری بارگاہ میں عاجزی سے آئے وہ تیری بارگاہ سے کیسے محروم جا سکتا ہے؟
عارفین کا دل اللہ کی رحمت سے بھی وسیع ہے کیونکہ رحمتِ الٰہی دل میں سما سکتی ہے لیکن دل رحمتِ الٰہی میں نہیں سما سکتا۔ رحمت نگاہِ الٰہی ہے اور دل نظرگاہِ الٰہی ہے اور ہر طریق سے ثابت ہے کہ ان عارفین کا دل ہر حقیقت سے آگاہ اور ان کا سینہ مقامِ ہدایت ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَ مَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا

www.sultan-ul-faqr-publications.com

یُؤۡمِنُوۡنَ ○ (6:125)

ترجمہ: پس اللہ جس کسی کو ہدایت دینے کا ارادہ فرماتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لیے فراخ فرما دیتا ہے اور جس کسی کو گمراہی پر رکھنا چاہتا ہے اس کا سینہ شدید گھٹن کے ساتھ تنگ کر دیتا ہے اور وہ ایسے ہو جاتا ہے گویا بمشکل آسمان پر چڑھ رہا ہو۔ اسی طرح اللہ ان پر عذاب لاتا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔

☆ اَفَمَنۡ شَرَحَ اللّٰہُ صَدۡرَہٗ لِلۡاِسۡلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوۡرٍ مِّنۡ رَّبِّہٖ ؕ فَوَیۡلٌ لِّلۡقٰسِیَۃِ قُلُوۡبُھُمۡ مِّنۡ ذِکۡرِ اللّٰہِ ؕ اُولٰٓئِکَ فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ○ (39:22)

ترجمہ: جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے فراخ کر دیا ہو وہ اپنے ربّ کی طرف سے نور پر ہے۔ پس ان کے لیے ہلاکت ہے جن کے دل ذکرِ الٰہی سے (محروم ہو کر) سخت ہو چکے ہیں اور یہی لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

☆ اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَکَ صَدۡرَکَ ۙ○ وَ وَضَعۡنَا عَنۡکَ وِزۡرَکَ ○ (94:1-2)

ترجمہ: کیا ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا سینہ فراخ نہیں فرما دیا اور ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا بار آپ سے اتار دیا۔

☆ وَلَذِکۡرُ اللّٰہِ اَکۡبَرُ (29:45)

ترجمہ: اور اللہ کا ذکر سب سے اعلیٰ ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ ذِکۡرُ اللّٰہِ فَرۡضٌ مِنۡ قَبۡلِ کُلِّ فَرۡضٍ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

ترجمہ: ہر فرض سے قبل ذکرِ اللہ فرض ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ مِمَّا لَمۡ یُذۡکَرِ اسۡمُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ وَ اِنَّہٗ لَفِسۡقٌ ؕ (6:121)

ترجمہ: جس شے پر اللہ کا نام نہ لیا ہو بیشک وہ ناپاک ہے۔

☆ وَاِلٰی رَبِّكَ فَارْغَبْ O (94:8)

ترجمہ: اور اپنے ربّ کی طرف راغب ہو جایا کریں۔

جو صاحبِ صدق وشہادت اور باصلاحیت ہونے کا دعویٰ کرے تو (اس کا یہ دعویٰ) درج ذیل آیت کے مطابق ثابت ہو جاتا ہے:

☆ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ ۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا O (4:69)

ترجمہ: (وہ) انبیا، صدیقین، شہدا اور صالحین کے ساتھ (ہوگا) اور وہ بہت اچھے رفیق ہیں۔

اس مقام پر وہ غرق فنا فی اللہ ہو کر صداقت اختیار کر لیتا ہے۔ یہ بقاباللہ فقیر اور درویش کے استغراق کے انتہائی مراتب ہیں کہ انہیں مشاہدۂ نورِ اللہ کے سوا کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ وہ تجلیاتِ ذاتِ حق میں اس طرح غرق ہوتے ہیں کہ خود سے فانی ہو جاتے ہیں اور معرفت کے ذریعے بقا پا لیتے ہیں۔ اس مقام پر نہ تو انہیں رسم ورواج یاد رہتے ہیں نہ طلبِ محبت، نہ جسم وجان یاد رہتی ہے نہ ذکر فکر۔ وہ ذکرِ حضوری میں اس طرح غرق ہوتے ہیں کہ انہیں صبر اور شکر بھی یاد نہیں رہتا۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ (18:24)

ترجمہ: اور اپنے ربّ کا ذکر (اس قدر محویت سے) کریں کہ خود کو بھی فراموش کر دیں۔

یہ مراتبِ یقین نفس کے خلاف چلنے سے صرف اُسے حاصل ہوتے ہیں جو نفس کے ساتھ انصاف کرنے والا، حق شناس اور امین ہو۔ جو ان مراتب کو پا کر استغراق حاصل کر لے اس کا نفس شیطان ملعون کی صحبت سے الگ ہو جاتا ہے اور اس کا دل روح القدس کی جانب صدق اور یقین کے ساتھ پیشوائی کرنے والا وزیر بن جاتا ہے۔ تو نہیں جانتا کہ وجود میں نفس بادشاہ ہے اور شیطان اس کا مقرب وزیر ہے جو ہمیشہ مصلحت ومنصوبہ بندی سے انانیت کی تدبیر کرتے رہتے ہیں۔ معرفتِ مولیٰ میں صادق وہ ہے جو یہ خصوصیات رکھتا ہو جن کا تذکرہ حضرت رابعہ بصریؒ کی مجلس

www.sultan-ul-faqr-publications.com

میں اولیا کے درمیان ہوا۔ ایک ولی نے حضرت رابعہ بصریؒ کے سامنے صدق کے بارے میں کہا کہ وہ اپنے دعویٰ میں صادق نہیں جو اپنے مولیٰ کی دی گئی تکلیف پر شکر نہیں کرتا۔ دوسرے ولی نے صدق کے متعلق کہا کہ وہ اپنے دعویٰ میں صادق نہیں جو اپنے مولیٰ کی دی گئی تکلیف پر صبر نہیں کرتا۔ تیسرے ولی نے صدق کے متعلق کہا کہ وہ اپنے دعویٰ میں صادق نہیں جو اپنے مولیٰ کی دی گئی تکلیف سے لطف اندوز نہیں ہوتا۔ حضرت رابعہ بصریؒ نے فرمایا کہ ایسا صدق تو بچوں کا کھیل ہے جو جدائی کا باعث اور مجازی ہے۔ حضرت رابعہ بصریؒ نے فرمایا وہ اپنے دعویٰ میں صادق نہیں جو اپنے ربّ کے دیدار اور مشاہدہ میں مشغول ہو کر اس کی طرف سے دی گئی تکلیف کو بھول نہیں جاتا۔ مصنف صدق کے بارے میں فرماتا ہے کہ وہ شخص اپنے دعویٰ میں صادق نہیں جو اپنے مولیٰ کی دی گئی تکلیف سے صدق کے ساتھ فنا فی اللہ نہیں ہوتا۔ صدق کے معنی یقین ہے اور یقین یقین سے ہی حاصل ہوتا ہے اور یقین خاص دینِ محمدیؐ ہے اور یقین پیشانی کو (اللہ کے حضور) سجدہ میں رکھنے سے حاصل ہوتا ہے۔ جو سجدہ کو ترک کرتا ہے وہ شیطان لعین ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

شرح یقین

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۝ (15:99)

ترجمہ: اور اپنے ربّ کی عبادت کرتے رہیں یہاں تک کہ یقین حاصل ہو جائے۔

ابیات:

عبادت حق ببر تا وقتِ مردن
یقین شد از یقین ایمان بردن

ترجمہ: مرتے وقت تک حق تعالیٰ کی عبادت کر جس سے تجھے یقین حاصل ہوگا اور یقین ہی ایمان کی ضمانت ہے۔

یقین قرآن برو اعمال کردن
یقین آنست خود با حق سپردن

ترجمہ: یقین قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنا ہے اور یقین خود کو خدا کے سپرد کرنے کا نام ہے۔

یقین سرمایۂ ایمان نورش
یقین با معرفت قربِ حضورش

ترجمہ: یقین سرمایۂ ایمان اور اس کا نور ہے۔ اور یقین اللہ کی معرفت، قرب اور حضوری عطا کرتا ہے۔

یقین از یک پدر یک پسر باشد
دوئی شیطان را از دل تراشد

ترجمہ: یقین ایسا ہونا چاہیے جیسے ایک بیٹے کو اپنے باپ کا ہوتا ہے اور یقین ہی دل سے شیطانی دوئی کو نکالتا ہے۔

یقین دیدہ بچشم خویش بیند
کہ صحبت عارفان باہم نشیند

ترجمہ: یقین اپنی آنکھوں سے دیدارِ حق کرنے سے حاصل ہوتا ہے اور یہ دیدار عارفین کی صحبت سے نصیب ہوتا ہے۔

یقین از حق شود حق رازِ اللہ
خطی درکش بگرد لاسویٰ اللہ

ترجمہ: حق پر یقین اسرارِ الٰہی کی طرف لے جاتا ہے اس لیے لاسویٰ اللہ ہر شے کی نفی کر دے۔

یقین ببرد حضوری بے ریاضت
یقین شد از یقین صاحبِ اجازت

ترجمہ: یقین بغیر ریاضت کے حضوری میں لے جاتا ہے لیکن یہ یقین کسی صاحبِ یقین کی اجازت

www.sultan-ul-faqr-publications.com

(مرشد کامل اکمل) سے ہی حاصل ہوتا ہے۔

کسی را شد یقین حق بحاصل
رسد حق الیقین عرفان واصل

ترجمہ: جسے یقین حاصل ہوا سے حق مل جاتا ہے اور وہ حق الیقین کے مراتب پر پہنچ کر حق تعالیٰ کی معرفت اور وصال پالیتا ہے۔

جان لو کہ اہلِ کفر اور اہلِ حرب، رافضیوں، خارجیوں اور منافقوں کو یقین حاصل نہیں ہوتا۔ یقین پاکی کا نام ہے اور اس کا تعلق حق سے ہے اور یہ خبیث لوگ قرآن، نص و حدیث اور سنی طریقہ و سنت جماعت کے مخالف ہیں۔ ان کا اعتبار باطل ہے کیونکہ غلیظ اور مردار پر اعتماد کرنا باطل ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت جماعت کے یقین کا یہ عالم ہے کہ ان کے پاس ایک روز کی غذا بھی نہ ہو اور کوئی انہیں ایک لاکھ سونے کے سکے دے دے تو بھی وہ اپنے یقین سے نہیں پلٹیں گے کیونکہ دینِ محمدیؐ کے طفیل انہیں معرفتِ مولیٰ سے آگاہی اور قربِ اعلیٰ نصیب ہوتا ہے۔ جان لو کہ یقین کے چار حروف ہیں ی، ق، ی، ن۔ یقین کا حرف 'ی' حق سے یگانہ کرتا ہے۔ یقین کا حرف 'ق' قربِ حق بخشتا ہے۔ یقین کا حرف 'ی' دوم یکتا بحق کرتا ہے اور یقین کا حرف 'ن' نفس کو ہوا و ہوس سے نیست و نابود کر دیتا ہے۔ یقین طالبِ مولیٰ کو متوکل بنا دیتا ہے جیسا کہ کہا گیا:

☆ حَسْبِیَ اللّٰهُ (9:129)

ترجمہ: اللہ ہی میرے لیے کافی ہے۔

☆ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ (33:39)

ترجمہ: اور اللہ ہی (اپنے بندوں کے لیے) کافی ہے۔

یقین قدرتِ خدا تعالیٰ کو ہر حال اور فعل میں حاضر جاننے کا نام ہے۔ یقین ہدایت کا انتہائی مرتبہ ہے۔ صاحبِ ہدایت و صد یقین کا یقین دینِ الٰہی کی دوستی میں پہاڑ کی مثل ہوتا ہے جو نہ حرکت کرتا ہے نہ لرزتا ہے اور نہ ہی لڑکھڑاتا ہے۔ بے یقین، منافق، بے دین اور بد مذہب شیطان لعین کے

www.sultan-ul-faqr-publications.com

تابع ہوتے ہیں جن کا یقین ریت کی مثل ہوتا ہے جو ایک حالت میں برقرار نہیں رہتا۔ ابیات:

یقین تصدیق دل اقرار ازلش
یقین راہبر شود بافیض فضلش

ترجمہ: یقین دل کی تصدیق اور ازلی اقرار کا نام ہے اور یقین اللہ کے فیض و فضل کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔

یقین پاکش تعلق روح دارد
چو پاکش شد یقین باروح آرد

ترجمہ: یقین روح کی پاکیزگی سے تعلق رکھتا ہے جیسے ہی روح پاکیزگی حاصل کرتی ہے وہ بایقین ہو جاتی ہے۔

یقین باشد خلاف نفس دائم
یقین با زندگی دل ہست قائم

ترجمہ: یقین ہمیشہ نفس کے خلاف چلنے سے حاصل ہوتا ہے۔ یقین دل کی زندگی کے ساتھ قائم ہے۔

یقین در دل نوشتہ حق نظیرش
ز حق گردد یقین روشن ضمیرش

ترجمہ: یقین حق کو دل پر نقش کر کے اللہ کا دیدار عطا کرتا ہے۔ حق پر یقین سے روشن ضمیری حاصل ہوتی ہے۔

باھُوؒ یقین از سہ یقین و سہ مقامش
ز ہر سہ یک شود ختمی تمامش

ترجمہ: اے باھُوؒ! یقین کے تین مراتب اور مقامات کو طے کرنے سے کامل یقین حاصل ہوتا ہے۔ جب یہ تینوں ایک ہو جاتے ہیں تو یقین کامل ہو جاتا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

وہ تین مراتب علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین ہیں۔ کتابِ دل سے تصدیقِ قلب آفتاب کی مثل طلوع ہوتی ہے جس کی بدولت وجود میں سے ظلمات اور بے یقینی ختم ہو جاتی ہے اور یقین یہ ہے کہ طالب ہر حالت یعنی صحت و بیماری، سختی و آسانی میں خدا تعالیٰ کے امور اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع کرے اور ہرگز اپنی حالت سے نہ پلٹے اور نہ ہی خواہشاتِ نفس کی طرف رجوع کرے۔ اور یہ یقین ہی خدا کی طرف وسیلہ ہے جو ذکرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سے حاصل ہوتا ہے۔ جان لو کہ محبت، معرفت، طلبِ مولیٰ، ذکر فکر، حضور مذکور، الہام، باطن، قربِ الٰہی اور فنا و بقا سب کی بنیاد یقین ہے۔ بیت:

اصل یقین است یقین گر شود
کار تو از ہفت فلک بہ گزرد

ترجمہ: اصل چیز یقین ہے اگر یہ حاصل ہو جائے تو تیرا معاملہ ساتوں آسمانوں سے بھی آگے نکل جائے۔

مصنف کہتا ہے کہ یہ لوگ غلط کہتے ہیں کہ ناقصوں اور خام لوگوں کو بھی ان کا یقین عرش و کرسی اور لوح و قلم کی طرف لے جاتا ہے۔ لیکن ان (ناقصوں) کا یہ یقین انہیں معرفت اور وحدانیتِ الٰہی سے جدا کر دیتا ہے۔ صدیقین اور عارفین کا یقین یہ ہے کہ وہ مشاہدۂ معرفتِ الٰہی اور مجلسِ محمدیؐ کی دائمی حضوری میں مکمل غرق رہتے ہیں۔ جسے مرشد اسمِ اللہ ذات کا تصور عطا کرتا ہے تو اس کے قلب، قالب، گوشت پوست، رگوں، مغز، ہڈیوں، روح، سرّ اور تمام اعضا اور جسم پر جس قدر بھی بال ہیں سب کی زبان پر یَآ اَللّٰہُ یَآ اَللّٰہُ کا ذکر جاری ہو جاتا ہے اور وہ ذکر کرتے ہوئے جوش میں آجاتے ہیں اور ازل سے ابد، دنیا تا عقبیٰ اور عقبیٰ سے معرفت و لقائے الٰہی کے تمام مقامات تصور اسمِ اللہ ذات اور ذکر اللہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سے کھل جاتے ہیں۔ یہ ذکر کا ابتدائی مرتبہ ہے جو وصال عطا کرتا ہے۔ جب ذکر اَللّٰہُ یہ سب مقامات عطا نہ کرے اور نہ ہی ذاکر کے وجود میں اسمِ اللہ ذات کا ذکر تاثیر کر رہا تو وہ ذکر محض وہم اور خام خیالی ہے۔ یہ ذکر باطن میں کیا

www.sultan-ul-faqr-publications.com

جاتا ہے اور برحق ہے۔ اس غیبی ذکر میں نقص نہ نکال کیونکہ یہ ذکر ذاکر کو اس طرح مستغرق کر دیتا ہے جیسے وہ بے جان اور مردہ ہو اور اس کی روح جو کچھ بھی دیکھتی ہے وہ حق ہوتا ہے۔ اسی کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا

ترجمہ: مرنے سے قبل مر جاؤ۔

لیکن اس کی ایک شرط ہے جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

☆ اِسْمُ اللّٰہِ شَیْئٌ طَاھِرٌ لَا یَسْتَقِرُّ اِلَّا بِمَکَانٍ طَاھِرٍ

ترجمہ: اسمِ اللہ پاک ہے اور یہ پاک وجود کے علاوہ کہیں قرار نہیں پکڑتا۔

اسمِ اللہ کی تاثیر اور ذکرِ اللہ کی بدولت طالبِ مولیٰ روزِ اوّل ہی ظاہری و باطنی تصرف کے مراتب پالیتا ہے۔ مرشد پر فرضِ عین ہے کہ چند طالبوں کو معرفتِ الٰہی کی تمامیت تک ضرور پہنچائے اور اگر معرفت و ارشاد کے لائق وسیع حوصلہ طالب نہ ملے تو اسے چاہیے کہ یہ نعمتِ معرفت اہلِ اللہ بادشاہ جو ظلِ اللہ کی مثل ہو' کو عطا کرے کیونکہ غنی کی قدر غنی ہی جانتا ہے۔ مکب اور اضطراری فقر والے راہِ معرفت پر نہیں چل سکتے۔ تاہم کامل مرشد کے لیے ایک ہی طالب کافی ہوتا ہے اگرچہ اپنی طلب کے موافق طالب ہزاروں ہزار بلکہ بے شمار ہوتے ہیں۔ اللہ بس ما سویٰ اللہ ہوس۔ مرشد کامل وہ ہے جو طالبِ مولیٰ کو یہ چار مراتب عطا کرے۔ مراتبِ دل جس سے وہ باطن میں ہمیشہ اہلِ دل اولیا اللہ کی مجلس میں رہے۔ یا مراتبِ روح جس سے باطن میں انبیا اور اولیا اللہ کی ارواح کی مجلس میں رہے۔ یا مراتبِ سرّ جس سے مشاہدۂ معرفتِ الٰہی اور اسرار منکشف ہوں یا مراتبِ خفی کیونکہ خفی ذکر کرنے والے ذاکر سے کوئی بھی چیز مخفی اور پوشیدہ نہیں رہتی۔ جو اس طریق اور راہِ تحقیق کو نہیں جانتا اسے عارف مرشد نہیں کہا جا سکتا۔

جان لو کہ جب وحدانیتِ حیّ و قیوم اور معرفتِ الٰہی کا علم سینہ میں آتا ہے تو ظاہری علوم سینے سے باہر نکل جاتے ہیں اور جو علمِ ظاہری و باطنی دونوں پر برقرار رہے وہ لائقِ ارشاد اور صاحبِ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

معرفت ووصال ہوتا ہے۔ کیا تو جانتا ہے کہ ایک علم سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام انجان تھے اور وہ حرص، حسد، عجب، تکبر اور خواہشاتِ نفس کا علم تھا کیونکہ یہ علم شرم کا باعث ہے جبکہ شیطان اسی علم کا عالم، فاضل اور قاری تھا اور اسی وجہ سے شیطان علمِ ہدایت اور معرفتِ الٰہی سے انجان اور علمِ استغراق اور وصال سے محروم تھا۔ کیا تو جانتا ہے کہ علم علما عامل اور فقیرِ کامل کی روح پر تاثیر کرتا ہے جس سے نفس خراب حال اور پریشان ہو جاتا ہے اور بے عمل علما اور ناقص فقیر کے نفس پر علم تاثیر کرتا ہے جو دل کو خراب حال اور پریشان کرتا ہے۔ پس عالمِ روحانی اور عالمِ نفسانی کو ایک دوسرے کی مجلس پسند نہیں آتی۔ علم کے تین حروف ہیں ع، ل، م۔ علم کا مطلب ہے جاننا۔ علم کا ایک سر ہے اور جو علم کا سر یعنی 'ع' حاصل کرتا ہے تو وہ علمِ عین عالم کو عین العنایت، عین الولایت، عین الہدایت، عین الوصال، علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین عطا کرتا ہے۔ علمِ 'ع' حق تک پہنچا کر باطل سے نجات دلاتا ہے۔ جو علمِ 'ل' حاصل کرتا ہے تو وہ علم کا وسط ہے۔ علمِ 'ل' لا یحتاج بنا دیتا ہے اور لا نفی ہے اور نفی کرنے سے مراد نفس کو فنا کرنا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ بِالْفَنَآءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ بِالْبَقَآءِ

ترجمہ: جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا پس تحقیق اس نے اپنے ربّ کو پہچان لیا۔ جس نے اپنے نفس کو فنا سے پہچانا پس تحقیق اس نے اپنے ربّ کو بقا سے پہچانا۔

جس نے فنا بقا اور معرفتِ الٰہی کو پہچانا علم سے پہچانا اور وہ ولی ہو گیا۔ کوئی بھی جاہل عارف باللہ نہ ہوا۔ جو علم کی انتہا یعنی 'م' کو حاصل کر لے وہ مجلسِ محمدیؐ میں سب (انبیا و اولیا) سے ملاقات کرتا ہے لیکن جو علم کے احکام بجا نہ لائے وہ علم کے خلاف اور اپنے نفس و خواہش کے مطابق عمل کرتا ہے۔ اور جو وارثِ انبیا علما کے مراتب کی طرف توجہ نہیں کرتا وہ حرف 'ع' سے عاق، حرف 'ل' سے لادین اور حرف 'م' سے مردار کھانے والا ہو جاتا ہے اور ہمیشہ نفس مردود اور ہوا و ہوس کی قید میں رہتا ہے۔

ایمان کا سرمایہ اور عزت و شرف نص و حدیث، مسائلِ فقہ اور تصوف کا علم ہے۔ فقہ قرآن ہے اور فقیری کی بنیاد علم فقہ ہے اور فقہ کی بنیاد توحید و معرفتِ الٰہی ہے اور تصوف و فقہ کی بنیاد ذکرِ اَللّٰہُ اور

www.sultan-ul-faqr-publications.com

اشتغالِ اللہ ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ لَا یَشْغُلُهُمْ شَیْئٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی طَرْفَةُ الْعَیْنِ

ترجمہ: اہلِ ذکر کو کوئی بھی شے پل بھر کے لیے بھی ذکر سے غافل نہیں کر سکتی۔

مجھے ان لوگوں پر حیرت ہوتی ہے جن کا ہر عمل مخلوق کی خوشنودی، عز و جاہ اور روضہ و خانقاہ کی خاطر ہوتا ہے اور وہ اپنا رُخ غرقِ معرفت اور اللہ کی خوشنودی کی طرف بالکل نہیں کرتے۔ ہاں یہ یقین ہے کہ کامل و مکمل فقیر کے نزدیک طبقات کی طیر سیر، غوث و قطب کے مراتب، بالائے عرش ستر ہزار درجات اور مقامات کو اپنے قبضہ و تصرف میں لے آنا خام لوگوں کا کام ہے اور علمِ کیمیا کو شہرت اور نام و ناموس کی خاطر سیکھنا، جن و انس، جانوروں، پرندوں اور دیگر مخلوقات کا اس کی طرف رجوع کرنا اور کشف و کرامات دکھا کر دنیا میں ترقی و درجات حاصل کرنا نامکمل لوگوں کا کام ہے۔ علمِ کیمیا اکسیر، علم دعوتِ تکسیر، اسمِ بدوح کی مدد سے بیس دائرے پُر کر کے نقش بنانے کا علم، دائرے اور نقش بنانے کا علمِ جفر، بادشاہ اور امرا کو اپنے سامنے حاضر کر کے مسخر و قید کرنا نادان لوگوں کا کام ہے۔ خودی کو فنا کرنا اور عین معرفتِ اِلَّا اللّٰهُ تک پہنچنا اور مجلسِ محمدیؐ میں دائمی حضوری کے مراتب حاصل کرنا مردوں کا کام ہے۔

بیت:

ہر کہ باشد پسند خالق پاک
ور نباشد پسند خلق چہ باک

ترجمہ: جو پاک پروردگار کو پسند آ جائے تو اگر وہ مخلوق کو نہ بھی پسند آئے تو کیا ڈر!

کیا تو جانتا ہے کہ کوئی بھی چیز مکھن سے نرم اور ملائم تر نہیں ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر اس تک گرمی پہنچے تو وہ نرم ہو جاتا ہے اسی طرح درویشوں، فقیروں اور مومنوں کے دل جس گرمی سے تڑپ اٹھتے ہیں وہ دوسرے مومن بھائی کی تکلیف اور درد ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

بیت:

دل ہماں است کہ از تاب کسان آب شود
ورنہ دیگر دل ہمہ یک مضغہ از آب و گل است

ترجمہ: دل تو وہ ہے جو کسی کی تکلیف سے تڑپ اٹھے ورنہ وہ دل پانی و مٹی سے بنا محض ایک لوتھڑا ہے۔

جوابِ مصنف:

دل پُردرد ز دردش می برآید
آزاری دل کہ اہل از دل نشاید

ترجمہ: اہلِ درد کے دل کسی کی تکلیف سے تڑپ اٹھتے ہیں کیونکہ وہ کسی کی تکلیف نہیں دیکھ سکتے۔

دل سنگین سیاہ و سر خجالت
برائی معرفت او کے وصالش

ترجمہ: سخت دل سیاہ اور شرمندہ ہوتا ہے اس لیے وہ اللہ کی معرفت اور وصال کے قابل کیسے ہو سکتا ہے؟

رباعی:

دل شکستہ مارا کسی درست کند
کہ دل شکستگی خویش نخست کند

ترجمہ: میرے شکستہ دل کو وہی درست کر سکتا ہے جس کا اپنا دل پہلے ہی شکستہ ہو۔

شکستگی بدرستی تواں درست نمود
شکستگی بہ شکستن کسی درست کند

ترجمہ: شکستگی درستی میں تب ہی بدل سکتی ہے کہ اگر کوئی اسے مزید شکستہ کر کے درست کرنا جانتا ہو۔

مردہ دل سے گریز کرو کیونکہ اللہ کے ساتھ مشغول ہونا ہی دل کی زندگی ہے۔ اور زندہ دل وہ ہے جو

www.sultan-ul-faqr-publications.com

اسمِ اللہ ذات میں غرق ہو کر فنا فی اللہ ہو چکا ہو۔

ابیات:

گر روی بر عرش اکبر عرش نور

ایں مراتب ناقصان است بیحضور

ترجمہ: اگر تو نور کے عرشِ اکبر تک پہنچ جائے تو یہ بھی بے حضور اور ناقصوں کے مراتب ہیں۔

در مطالعہ لوح باشی روز و شب

ایں مراتب ناقصان است بے ادب

ترجمہ: اگر تو رات دن لوحِ محفوظ کے مطالعہ میں مصروف رہے تو یہ بھی بے ادب اور ناقصوں کے مراتب ہیں۔

عرش و کرسی لوح قلم و ہر مقام

ایں مراتب ناقصان است ناتمام

ترجمہ: عرش و کرسی، لوح و قلم اور دیگر تمام مقامات نامکمل اور ناقص لوگوں سے تعلق رکھتے ہیں۔

نظر حق بر دل بود از دل بجو

ہر چہ باشد غیر حق از دل بشو

ترجمہ: حق کی نظر دل پر ہوتی ہے لہٰذا اسے دل میں تلاش کر اور حق کے علاوہ جو کچھ بھی تیرے دل میں ہے اسے دھو ڈال۔

دل نورِ الٰہی سے پُر ہونا چاہیے۔ دل وہ نہیں جو مٹھی بھر مٹی سے بنا ہو اور خطرات سے پُر رہتا ہو۔ جو دل مکمل طور پر جہالت میں ڈوبا ہو وہ مردہ اور افسردہ ہی رہتا ہے۔

ابیات:

چرا در زندگی اے دل نہ کوشی

چرا زیں شربت شریں ننوشی

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: تو اس دل کو زندہ کرنے کی کوشش کیوں نہیں کرتا اور اس حیاتِ ابدی کا شریں شربت کیوں نہیں پیتا؟

دلی زندہ شود ہرگز نہ میرد
دلی بیدار شد خوابش نہ گیرد

ترجمہ: جو دل ایک بار زندہ ہو جائے وہ ہرگز نہیں مرتا اور بیدار دل کبھی نہیں سوتا۔

یہ اس آیت مبارکہ کے مطابق ہے جس میں فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰھٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَۃً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْھُنَّ اِلَیْکَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی کُلِّ جَبَلٍ مِّنْھُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُھُنَّ یَاْتِیْنَکَ سَعْیًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ O (2:260)

ترجمہ: اور جب ابراہیمؑ نے عرض کی اے ربّ! مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرے گا۔ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا کیا تمہیں اس بات پر یقین نہیں؟ (ابراہیمؑ نے) عرض کی کیوں نہیں لیکن میں بس اپنے اطمینانِ قلب کے لیے ایسا چاہتا ہوں۔ (اللہ نے) فرمایا چار پرندے لو اور انہیں خود سے مانوس کرو اور تب ان (کو ذبح کرو اور ان) کے ٹکڑوں کو پہاڑوں پر رکھ دو اور پھر انہیں بلاؤ پس پھر وہ دوڑتے ہوئے تمہارے پاس آئیں گے اور جان لو کہ بے شک اللہ بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے۔

جان لو کہ عبودیت، ربوبیت، عبادات، معاملات، مجلسِ محمدیؐ کی حضوری، استغراقِ ذات، فنا فی اللہ بقا باللہ کی اساس ظاہری و باطنی علم ہے۔ جو علمِ الف سے عشق کرتا ہے اور علمِ الف کی کنہ کو پا لیتا ہے تو علمِ الف سے علمِ عشق کھلتا ہے کیونکہ علمِ الف سے کوئی بھی علم باہر نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ علمِ الف کے تصور کی تاثیر سے یقیناً دونوں جہان کا نظارہ ناخن کی پشت یا ہاتھ کی ہتھیلی پر اسپند کے دانے کی مقدار کے برابر دکھائی دیتا ہے۔ جسے یہ مراتب حاصل ہوں کہ پشتِ ناخن پر یہ سب دیکھ سکتا ہو اسے پڑھنے، لکھنے اور انگلی میں قلم پکڑنے کی کیا ضرورت؟

www.sultan-ul-faqr-publications.com

بیت:

خیال خواندن چندیں کتب چراست ترا
الف بس است اگر فہم ایں اداست ترا

ترجمہ: تجھے اس قدر کتب پڑھنے کا خیال کیوں رہتا ہے؟ اگر تو سمجھے تو تیرے لیے محض علمِ الف کافی ہے۔

پس معلوم ہوا کہ سلک سلوک دو قسم کے ہیں اوّل عرش سے لے کر تحت الثریٰ تک کے طبقات کی سیر اور یہ طبقات ابتدا سے انتہا تک خواہشاتِ نفس کی بنیاد پر قائم ہیں۔ خواہشاتِ نفس کے حامل لوگ سالہا سال ریاضت کرتے ہیں تب کہیں انتہا تک پہنچتے ہیں لیکن پھر بھی اللہ کے قرب سے بے خبر رہتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نظر خواہشاتِ نفس پر قائم ان طبقات پر نہیں بلکہ باصفا دل پر ہے اور باصفا دل صاحبِ باصفا کا ہوتا ہے جو مجلسِ محمدیؐ کی دائمی حضوری میں رہتا ہے۔ یہ نورِ حضور لامکان میں ہے۔ جو ان مراتب تک پہنچ جائے وہ رحمٰن کے مطابق اور شیطان کے مخالف بن جاتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ مقامِ شریعت، مقامِ طریقت، مقامِ حقیقت اور مقامِ معرفت ناسوت، ملکوت، جبروت اور لاھوت سے متعلق ہیں اور یہ تمام مقامات خواہشاتِ نفس اور طبقات سے تعلق رکھتے ہیں اسی وجہ سے فقرِ محمدیؐ سے دور ہیں کیونکہ فقرِ محمدیؐ کا تعلق لامکان اور وحدانیتِ ذات سے ہے جہاں تک فنا فی اللہ ہو کر ہی پہنچا جا سکتا ہے۔ پس صاحبِ خواہشاتِ طبقات اور صاحبِ غرق فنا فی اللہ ذات کو ایک دوسرے کی مجلس پسند نہیں آتی۔ اگرچہ فقیر جب باطن میں ان مراتب تک پہنچتا ہے تو وہ بال برابر بھی شریعت کے خلاف عمل نہیں کرتا اور اگر وہ شریعت کے خلاف کرے گا تو مقامِ حضوری سے گر جائے گا اور اس کی ہر بات جھوٹ اور کذب ہوگی۔ جو زندہ قلب فقیر ذکرِ اَللّٰہُ اور معرفتِ اِلَّا اللّٰہُ میں غرق ہو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس فقیر سے نظر نہیں ہٹاتے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خواہشاتِ نفس کے غلاموں اور اہلِ دنیا کی طرف ہرگز نظر نہیں کرتے وہ اس آیت مبارکہ کے مصداق ہوتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

www.sultan-ul-faqr-publications.com

☆ وَ اصۡبِرۡ نَفۡسَکَ مَعَ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ رَبَّہُمۡ بِالۡغَدٰوۃِ وَ الۡعَشِیِّ یُرِیۡدُوۡنَ وَجۡہَہٗ وَ لَا تَعۡدُ عَیۡنٰکَ عَنۡہُمۡ ۚ تُرِیۡدُ زِیۡنَۃَ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ۚ وَ لَا تُطِعۡ مَنۡ اَغۡفَلۡنَا قَلۡبَہٗ عَنۡ ذِکۡرِنَا وَ اتَّبَعَ ہَوٰىہُ وَ کَانَ اَمۡرُہٗ فُرُطًا O (18:28)

ترجمہ: (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) آپ ان لوگوں کی مجلس میں رہا کریں جو ہر وقت اپنے ربّ کے دیدار اور اس کی خوشنودی کی طلب میں اسے پکارتے ہیں۔ آپ کی نگاہیں ان سے نہ ہٹیں۔ کیا آپ دنیاوی زندگی کی آرائش چاہتے ہیں۔ اور آپ اس کی اتباع نہ کریں جس کے قلب کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے کیونکہ وہ خواہشاتِ نفس کی پیروی میں حد سے بڑھ چکا ہے۔

جان لو کہ اسمِ اللہ ذات کا تصور سات روز میں آدمی کے ساتوں اندام کو اس طرح پاک کر دیتا ہے جس طرح پانی ناپاک کپڑے کو پاک کرتا ہے۔ معرفت کی یہ باطنی راہ اہلِ علم کو ہی نصیب ہوتی ہے کیونکہ جاہل اس راہ پر نہیں چل سکتے۔ جاہل اگرچہ تمام عمر عبادت و ریاضت کے پتھر سے سر پھوڑتا رہے وہ ہرگز معرفتِ الٰہی تک نہیں پہنچ سکتا۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ابیات:

علم را دانستم از تحقیق تر
علم بہتر معرفت فقر و فخر

ترجمہ: میں نے تحقیق سے یہ جانا کہ معرفت اور فقر کا علم ہر دوسرے علم سے بہتر اور ہر علم کا فخر ہے۔

باھُوؒ عالمان را علم باشد پیشوا
از علم محرم میشوند عارف خدا

ترجمہ: باھُوؒ عالموں کا رہبر علم ہی ہوتا ہے اور علم کی بدولت ہی عارف خدا سے محرم ہوتے ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ طالبِ علم آزمائش کے بغیر طالبِ مولیٰ نہیں بن سکتا اور اگر وہ آزمائش میں کامیاب ہو جائے تو وہ صاحبِ عیاں ہو جاتا ہے۔ جب طالبِ علم طالبِ مولیٰ بنتا ہے تو اس کے مراتب بلند ہو جاتے ہیں۔ طالبِ مولیٰ بننے کے لیے طالبِ علم کو علمِ فضیلت کا عالم فاضل

ہونا چاہیے تا کہ وہ اس علم سے سلک سلوک کو معلوم کر لے اور باطن کی ہر خاص و عام چیز کو جان لے۔ اور وہ محققین کے ذریعے علم کی دشوار حقیقت اور دقیق نکات کو کھولنے والا ہو۔ ایسا فاضل طالب لائقِ ارشاد ہوتا ہے جو طلبِ مولیٰ رکھتا ہے اور ظاہر و باطن میں شریعت میں ہوشیار رہتا ہے ورنہ ہزاروں ہزار جاہلوں کو ایک دم میں دیوانہ بنانا کونسا مشکل کام ہے۔ جاہلوں کو عارفین اور اولیا کے ساتھ شمار نہیں کیا جا سکتا۔ جاہل گدھے کا بڑا بھائی ہوتا ہے اس لیے جاہلوں کی مجلس سے ہزار بار استغفار۔ نہ نہ میں غلط نہیں کہتا کہ گدھا بھی جاہلوں سے بہتر ہے جو بوجھ اٹھاتا ہے۔ لوگوں کو اذیت دینے والے جاہل سے بوجھ اٹھانے والا گدھا بہتر ہے۔ پس معلوم ہوا کہ علما عامل ہی فقیرِ کامل اور عارف باللہ بنتے ہیں۔

ابیات:

علم را آموز اول آخر اینجا بیا

جاہلانرا پیش حضرت حق تعالیٰ نیست جا

ترجمہ: پہلے علم حاصل کر پھر اس راہ پر چل کیونکہ اللہ تعالیٰ کے حضور جاہلوں کی کوئی گنجائش نہیں۔

علم حق نور معرفت از دل بجو

ہر چہ باشد غیر حق از دل بشو

ترجمہ: علمِ حق نورِ معرفت ہے اسے دل میں تلاش کر اور دل میں غیر حق جو کچھ بھی ہے اسے دھو ڈال۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْمُعَامَلَةِ وَعِلْمُ الْمُكَاشِفَةِ

ترجمہ: علم دو طرح کے ہیں علمِ معاملات اور علمِ مکاشفات۔

پس معلوم ہوا کہ دو قسم کے گروہ ہیں اوّل اہلِ جنت کا گروہ ہے جو اہلِ علم ہیں اور معرفت و دیدار کے طالب ہیں ان کے متعلق فرمایا گیا:

www.sultan-ul-faqr-publications.com

☆ فَتَنْسَوْنَ النَّعِيْمَ اِذَا رَاَيْهَا

ترجمہ: جب وہ (اللہ کا) دیدار کریں گے تو جنت کی نعمتوں کو بھول جائیں گے۔

دیدار کی نعمت سے مشرف ہونے کی لذتِ عظمیٰ اور سعادتِ کبریٰ مومن و مسلمان، انبیا و اولیا اللہ، اہلِ اسلام اور کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھنے والوں کا نصیب ہے۔ دوم گروہ کفار کا ہے جو اہلِ دوزخ ہیں۔ بیت:

از ہیبت آں دو راہ خون شد دل من
تا از ہر دو بہ کدام راہ باشد منزلِ من

ترجمہ: ان دونوں راہوں کے خوف کی وجہ سے میرا دل خون رو رہا ہے کہ ان دونوں میں سے کس راہ سے میری منزل حاصل ہوگی؟

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَلْاِيْمَانُ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرِّجَآءِ

ترجمہ: ایمان خوف اور رجا کے درمیان ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ○ (42:7)

ترجمہ: ایک گروہ جنت میں ہوگا اور دوسرا گروہ دوزخ میں۔

ان دو آیات میں اہلِ اسلام اور کفار کے متعلق اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَ يُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ○ قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ○ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا وَ فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ○ وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَ اَوْرَثَنَا الْاَرْضَ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ٥ وَ تَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ قِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥ (39:71-75)

ترجمہ: اور جن لوگوں نے کفر کیا وہ دوزخ کی طرف گروہ در گروہ ہانکے جائیں گے یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس کے نگران ان سے کہیں گے کیا تمہارے پاس تم میں سے ہی رسول نہیں آئے تھے جو تم پر تمہارے ربّ کی آیات پڑھ کر سناتے تھے اور تمہیں اس دن کی پیشی سے ڈراتے تھے؟ وہ (دوزخی) کہیں گے ہاں (آئے تھے) لیکن کافروں پر فرمانِ عذاب ثابت ہو چکا ہو گا۔ ان سے کہا جائے گا دوزخ کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ (تم) اس میں ہمیشہ رہنے والے ہو سو غرور کرنے والوں کا ٹھکانہ کتنا بُرا ہے۔ اور جو لوگ اپنے ربّ سے ڈرتے رہے انہیں (بھی) جنت کی طرف گروہ در گروہ لے جایا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچیں گے اور اس کے دروازے (پہلے ہی) کھولے جا چکے ہوں گے تو ان سے وہاں کے نگران کہیں گے تم پر سلامتی ہو۔ تم خوش وخرم رہو سو ہمیشہ کے لیے اس میں داخل ہو جاؤ۔ اور وہ (جنتی) کہیں گے تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور ہمیں سرزمینِ جنت کا وارث بنا دیا کہ ہم (اس) جنت میں جہاں چاہیں قیام کریں۔ سو نیک عمل کرنے والوں کا کیسا اچھا اجر ہے۔ اور (اے حبیب) آپ فرشتوں کو عرش کے اردگرد حلقہ باندھے ہوئے دیکھیں گے جو اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہوں گے اور (سب) لوگوں کے درمیان حق وانصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ کُل حمد اللہ ہی کے لائق ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

☆ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ اَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ٥ (47:11)

ترجمہ: یہ اس لیے کہ مومنین کا مولیٰ اللہ ہے کافروں کا مولیٰ کوئی نہیں۔

پس معلوم ہوا کہ کافر کا نفس بھی کافر، قلب بھی کافر اور روح بھی کافر ہوتی ہے۔ منافق کا نفس بھی

www.sultan-ul-faqr-publications.com

منافق، قلب بھی منافق اور روح بھی منافق ہوتی ہے۔ انبیا کا نفس بھی نبی، قلب بھی نبی اور روح بھی نبی ہوتی ہے۔ عارف باللہ کا نفس بھی عارف، قلب روشن ضمیر اور عارف اور روح بھی عارف اور سِرّ بھی عارف ہوتا ہے۔ جب عارف باللہ کو معرفتِ الٰہی حاصل ہوتی ہے تو وہ توفیقِ الٰہی سے حق کا رفیق بن جاتا ہے اور اس کے وجود کے اندر نفس، قلب، روح اور سِرّ ہر ایک صورتِ نور بن جاتے ہیں اور وہ (عارف باللہ) اللہ سے ہمکلام ہو کر جواب باصواب پاتا اور اسرارِ ربانی حاصل کرتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ

ترجمہ: جس نے اپنے ربّ کو پہچان لیا پس تحقیق اس کی زبان گونگی ہوگئی۔

اور وہ مخلوق سے وحشت کھاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ لَمْ يَكُنْ لَهٗ لَذَّةٌ مَعَ الْخَلْقِ

ترجمہ: جو اللہ کی معرفت حاصل کر لے وہ مخلوق سے کسی قسم کی لذت نہیں پاتا۔

مجھے ان لوگوں پر حیرت ہوتی ہے جو مردہ دل ہیں اور اللہ کی معرفت اور ذکر سے غافل اور اندھے ہیں لیکن (پھر بھی) خود کو ذاکر کہلاتے ہیں اور مخلوق بھی ان کو ذاکر کہتی ہے۔ ذاکر کے مراتب کا تعلق انبیا کی مجلس میں ان سے ملاقات، مشاہدۂ ربوبیت میں استغراق اور اللہ کے قربِ حضوری سے ہے جس میں ذاکر اللہ کا ہم نشین ہو کر ملاقات کرتا ہے اور اس کے اسرار حاصل کرتا ہے۔ ان مراتب کا تعلق بلند آواز سے ذکرِ جہر کرنے سے نہیں ہے۔ حدیثِ قدسی ہے:

☆ اَنَا جَلِيْسٌ مَّعَ مَنْ ذَكَرَنِىْ

ترجمہ: جو میرا ذکر کرتا ہے میں اس کا ہم نشین ہوتا ہوں۔

خفی ذکر کرنے والا ہی اللہ کا ہم نشین ہوتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً (7:55)

ترجمہ: اپنے ربّ کو پکارو عاجزی اور خفیہ طریقے سے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

جان لو کہ ذاکر کے لیے دو گواہ ہیں اوّل دائمی ذکر، دوم کامل فکر۔ دائمی ذکر کے مزید دو گواہ ہیں اوّل مجلسِ محمدیؐ کی دائمی حضوری، دوم اللہ کی معرفت، قرب اور حضوری میں استغراق۔ کامل فکر کے بھی مزید دو گواہ ہیں اوّل فنائے نفس، دوم فیض و فرحتِ روح۔ کیا تو جانتا ہے کہ ذکر حضوری سے ہوتا ہے اور ذکرِ اسمِ اللہ ذات حضوری کا دوسرا نام ہے۔ اسم اللہ جب ذاکر کے وجود پر تاثیر کرتا ہے تو اسے اپنے قبضہ و تصرف میں لے کر اس پر غالب آجاتا ہے اور ذاکر کی نفسانی اور کثیف جان کو نکال لیتا ہے اور روحانی وجود کو پاک و لطیف کر کے حضوری کے استغراق میں لے جاتا ہے۔

مجھے ان لوگوں پر حیرت ہوتی ہے جو حبسِ دم کر کے ذکر کرتے ہیں اور اپنے مردار خور مرشد کا تصور کرتے ہیں اور فنا فی الشیطان ہونے کو فنا فی الشیخ کے مرتبہ سے تشبیہ دیتے ہیں جبکہ (فنا فی الشیخ کا اصل مرتبہ یہ ہے کہ) صورتِ فنا فی الشیخ پل بھر میں مجلسِ محمدیؐ کی حضوری اور معرفتِ اِلَّا اللّٰہُ تک پہنچا دیتی ہے۔ ذکر کا تعلق جمعیت سے ہے اور جمعیت اسے کہتے ہیں کہ مراقبہ میں ہزاروں ہزار مقامات اور نورِ ذاتِ الٰہی کی تجلیات کا مشاہدہ کیا جائے۔ اس کو مرتبہ حسنات کہتے ہیں۔ جو مراتبِ حسنات پر پہنچ جائے وہ سخاوت کرنا چاہتا ہے جس کے لیے وہ دائمی نماز ادا کرتا ہے اور تیغ کلمہ طیب سے صغیرہ و کبیرہ گناہوں کو قتل کرتا ہے اور وہ نجات یافتہ عارف ولی اللہ بن جاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَلصَّلٰوۃُ یُذْھِبُ السَّیِّاٰتِ وَکَلِمَۃُ الطَّیِّبُ یُذْھِبُ السَّیِّاٰتِ وَالسَّخَاوَۃُ یُذْھِبُ السَّیِّاٰتِ

ترجمہ: نماز، کلمہ طیب اور سخاوت گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ط اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ ط ذٰلِكَ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَ ○ (11:114)

ترجمہ: اور آپ دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے بعض حصوں میں نماز قائم کریں۔ بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں اور یہ ذاکرین کے لیے ذکر (کی مانند) ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

یہ بھی عارف باللہ فقیر کے مراتب ہیں جیسا کہ مولانا رومؒ نے فرمایا:

آنکہ او را لقمہ شد نور جلال
ہر چہ خواہد میخورد او را حلال

ترجمہ: جس کا کھانا نورِ جلال ہو وہ جو بھی کھائے اس پر حلال ہوتا ہے۔

آنکہ جز ماہی ز آبش سیر شد
آنکہ بیروزیست روزش دیر شد

ترجمہ: جو مچھلی پکڑے بنا ہی پانی سے سیر ہو جائے وہ روزی سے محروم رہتا ہے اور اس کی روزی دیر سے آتی ہے (یعنی جو محنت نہیں کرتا اس کی روزی دیر سے ملتی ہے)۔

جوابِ مصنف:

رود در حلق عارف لقمہ حلال
زانکہ عارف دائمی باحق وصال

ترجمہ: عارف کے حلق سے لقمۂ حلال ہی اترتا ہے کیونکہ وہ حق کے ساتھ دائمی وصال پا چکا ہوتا ہے۔

شد وجود عارفان آتش تمام
باذکر آتش سوختہ لقمہ حرام

ترجمہ: عارفوں کے وجود میں ذکر کی بدولت اس قدر آگ ہوتی ہے کہ اگر اس میں لقمۂ حرام جائے تو جل جاتا ہے۔

وحدتِ حق آب عارف آبجو
آبجو در آب گم شد آب گو

ترجمہ: وحدتِ حق سمندر ہے اور عارف ندی کا پانی۔ ندی کا پانی سمندر میں گم ہو کر سمندر ہی کہلاتا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ماہی در آب است و از آب بیخبر
از جدائی آب ماہی جان بدر

ترجمہ: مچھلی پانی کے اندر رہتے ہوئے پانی (کی اہمیت) سے انجان ہوتی ہے لیکن پانی کی جدائی سے اس کی جان نکل جاتی ہے۔

عارفان بسیار گویند عارفم
معرفت را کی رسد ایں اہل غم

ترجمہ: بہت سے عارف کہتے ہیں کہ میں عارف ہوں جبکہ غمگین لوگ معرفت تک کیسے پہنچ سکتے ہیں؟

معرفت نوریست سر راز نور
ز آفتاب معرفت عالم ظہور

ترجمہ: معرفت نور ہے اور اسرار کے نور کا سرچشمہ ہے۔ اس معرفت کے آفتاب سے ہی تمام عالم کا ظہور ہے۔

فقیر مالک الملکی ہوتا ہے۔ عارف باللہ صاحبِ ذات ولی اللہ کے مراتب یہ ہوتے ہیں کہ اسے توفیقِ الٰہی حاصل ہوتی ہے اور وہ یہ جاودانی خدمات سرانجام دیتا ہے کہ جسے چاہے اللہ کے حکم سے مسندِ بادشاہی پر بٹھا دے اور جسے چاہے معزول کر دے۔ جو بادشاہ اللہ کی راہ میں جنگ کر رہا ہو تو اہلِ اللہ فقیر کو چاہیے کہ باطنی لشکر کے ساتھ اس کی مدد کرے اور ملک فتح کر کے مراتب سے نواز دے۔ مونس فقیر کی رفاقت سے عرب وعجم کے سب ملک اس بادشاہ کے قبضہ وتصرف میں آ جاتے ہیں۔

بیت:

حمایت را کہن دامان درویش
ز صد سد سکندر در مدد بیش

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: کسی کو اگر مدد کے لیے درویش کا پرانا دامن بھی مل جائے تو وہ سکندر بادشاہ کی سینکڑوں دیواروں سے بہتر ہے۔

درویشی کے مراتب کے لائق وہی شخص ہے جو رات دن اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہو۔ درویش وہ ہوتا ہے جو ذکرِ الٰہی سے ایک لمحے کے لیے بھی فارغ نہ رہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَلْاَنْفَاسُ مَعْدُوْدَةٌ وَ كُلُّ نَفَسٍ يَخْرُجُ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَهُوَ مَيِّتٌ

ترجمہ: سانس گنتی کے ہیں اور جو سانس ذکرِ اللہ کے بغیر خارج ہو وہ مردہ ہے۔

نیز درویش اسے کہتے ہیں جو ظاہری آنکھوں سے ہمیشہ لوحِ محفوظ کے مطالعہ میں مشغول رہے۔ لیکن فقرا ان مراتب کے حامل کو نجومی کہتے ہیں۔ فقیر کے مراتب یہ ہیں کہ اللہ کی معرفت اور توحید کے علاوہ مخلوقات اور طبقات کی طرف نظر بھی نہیں کرتے۔ اور فقیر کے مراتب یہ ہیں کہ وہ فقر اور معرفتِ الٰہی کا حامل ہوتا ہے۔ مخلوق کی نظر میں وہ تقلید کرنے والا ہوتا ہے لیکن باطن میں وہ توحید میں مستغرق ہوتا ہے۔ بعض کے مراتب یہ ہوتے ہیں کہ وہ مخلوق کی نظر میں صاحب عز و جاہ اور صاحبِ عظمت اور اہلِ توحید ہوتے ہیں جبکہ اللہ کی بارگاہ میں وہ مردہ دل اہلِ تقلید ہوتے ہیں۔

جان لو کہ ذکر چار ہیں۔ ذکرِ زبان، ذکرِ قلب، ذکرِ روح اور ذکرِ سِرّ۔ پس زبان سے ذکر کرنے والے کی زبان تلوار بن جاتی ہے اور ذکرِ قلب کرنے والے کے دل میں ذکرِ قلب سے اللہ کی محبت پیدا ہو کر ایسے ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ کے سوا وہ کسی دوسرے سے انس، پیار اور محبت نہیں رکھتا اور اس ذاکر کا قلب ذکرِ قلب سے ایسے زندہ ہو جاتا ہے کہ حق کی تصدیق کرتا ہے اور زندگی و موت میں کبھی نہیں مرتا۔ ذکرِ روح کا ذاکر ہمیشہ انبیا اور اولیا کی ارواح کی مجلس میں ہوتا ہے اور اسے نفسانی لوگوں کی مجلس پسند نہیں آتی۔ ذکرِ سِرّ کرنے والے کو ظاہر و باطن میں تجلیاتِ ذات کا ایسے مشاہدہ حاصل ہوتا ہے جس طرح بارانِ رحمت برستی ہے۔ جب ان چاروں اذکار کا مجموعہ ایک ہی بار کھلتا ہے تو ذاکر عارف باللہ اور عاجز فقیر بن جاتا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

بیت:

خاکساران جہاں را بہ حقارت منگر
تو چہ دانی کہ دریں گرد سواری باشد

ترجمہ: تو عاجز لوگوں کو حقارت کی نظر سے مت دیکھ۔ تو کیا جانے کہ اس گرد میں ہی سوار چھپا ہوتا ہے۔

جوابِ مصنف:

خاکسارم جان سپارم باخدا
عارفانی غرق فی اللہ باخدا

ترجمہ: میں عاجز اور اللہ پر جان فدا کرنے والا ہوں کیونکہ میں اللہ کی ذات میں غرق فنا فی اللہ عارف ہوں۔

فنا فی اللہ اسے کہتے ہیں جو وحدانیتِ حق میں اس طرح غرق ہو جس طرح انگارہ آگ میں، نمک کھانے میں اور پانی دودھ میں شامل ہوتا ہے۔ یہ نفس پر غالب، روشن ضمیر اور فنا فی اللہ فقیر کے مراتب ہیں۔ پس تو جان لے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام معرفت و توحید کی دوستی کی بنا پر فقر کو عزیز رکھتے تھے اور اسی لیے فقر کے متعلق فرمایا:

☆ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ

ترجمہ: فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔

اور پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فقرا کو عزت دیتے ہوئے فرمایا:

☆ سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُ الْفُقَرَآءِ

ترجمہ: قوم کا سردار فقرا کا خادم ہوتا ہے۔

لہٰذا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فقر کو اس لیے عزت دے کر اپنا فخر قرار دیا کہ فقر کے سر پر اللہ کا نام ہے یعنی فقر اللہ سے ہے۔ فقر کا دشمن تین چیزوں سے خالی نہ ہوگا یا وہ حاسد ہوگا یا منافق یا نفس

www.sultan-ul-faqr-publications.com

سے مغلوب غیبت کرنے والا۔ اور فرمایا گیا:

☆ اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَاءِ

ترجمہ: غیبت زنا سے بھی بدتر ہے۔

پس معلوم ہوا کہ فقر آئینے کی مثل روشن ہوتا ہے جو پاکیزہ باطن دکھاتا ہے۔ جو اس آئینہ میں دیکھتا ہے تو اس کا جو بھی حال ہو اس میں ظاہر ہو جاتا ہے۔ یہ بالکل درست ہے کہ ہر کوئی اپنے احوال پر فخر کرتا ہے۔ کوئی کلامِ الٰہی کے علم کا حامل ہوتا ہے اور کوئی قرب و وِصال اور معرفتِ اِلَّا اللّٰہُ کے مرتبہ کا حامل ہوتا ہے۔ کلامِ الٰہی کے علم سے ہی وصال حاصل ہوتا ہے اور کلامِ الٰہی کے اس علم اور فقر کے بغیر وصال محض جہالت ہے اور جاہل ہمیشہ زوال کا شکار رہتا ہے۔ یقیناً ایسا ہی ہے کیونکہ کلامِ الٰہی کے علم کا حامل عالم اس علم پر ناز کرتا ہے جبکہ صاحبِ وصال فقیر تصور اسم اللہ ذات کی تلوار سے نفس کو قتل کرتا ہے اور اس پر نازاں ہوتا ہے۔ اے عالم! اس علم سے معرفتِ الٰہی طلب کر اور تکبر اور خواہشاتِ نفسانی پر مغرور نہ ہو کیونکہ ہر علم کی انتہا معرفتِ الٰہی اور حضوری میں استغراق ہے۔ علما کی زبان لمبی ہوتی ہے (یعنی وہ بہت زیادہ بولتے ہیں) اور اس کے مراتب قال کے ہوتے ہیں جبکہ فقیر خاموش رہتے ہیں وہ مراتبِ کُل پر ہوتے ہیں جیسا کہ حدیث میں آیا ہے:

☆ مَنْ لَہُ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلُّ

ترجمہ: جسے اللہ مل گیا اسے کُل (سب کچھ) مل گیا۔

جب قلب ذکرِ اللہ کی بدولت اللہ کا نام یَا اَللّٰہُ پکارتا ہے تو اسے گویائی عطا ہوتی ہے اور اس کی ظاہری زبان گفتگو سے باز رہتی ہے جس کے بعد عارف باللہ مراقبہ کے استغراق میں حق تعالیٰ سے ایک ہی لمحہ میں الہام مذکور پاتا ہے۔ جو ہر لمحہ اللہ کے ساتھ محوِ گفتگو رہے وہ خواہشاتِ نفس سے گفتگو نہیں کرتا بلکہ اس کے لب خاموش رہتے ہیں۔ عارف خاموش رہتے ہیں اور خاموشی میں ستر ہزار حکمتیں ہیں اور ہر حکمت میں مزید ستر ہزار حکمتیں ہیں اور حکمت معرفتِ اِلَّا اللّٰہُ اور حکمِ الٰہی کو کہتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

www.sultan-ul-faqr-publications.com

☆ لَا تُکَلِّمُ کَلَامَ الْحِکْمَۃِ عِنْدَ الْجُھَّالِ

ترجمہ: جاہلوں کے سامنے حکمت کی بات بیان نہ کرو۔

☆ مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُہٗ

ترجمہ: جس نے اپنے ربّ کو پہچان لیا پس تحقیق اس کی زبان گونگی ہوگئی۔

بعض مردہ دل والوں کی خاموشی مکروفریب اور تقلید کی غرض سے ہوتی ہے اور بعض کی خاموشی معرفتِ اِلَّا اللّٰہُ اور توحید کی بدولت ہوتی ہے۔ توحید و تقلید کی حقیقت کو گفتگو، عقل و بینائی، سمجھداری، پاکیزگی اور صحبت کی تاثیر سے معلوم کرنا چاہیے۔ جان لو کہ بعض عارف دنیا سے مفلس اور دین سے غنی ہوتے ہیں اور ہمیشہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں حاضر رہتے ہیں۔ وہ بظاہر مخلوق کے سامنے گداگر اور مفلس ہوتے ہیں لیکن باطن میں اللہ کے ساتھ (مشغول) ہوتے ہیں۔ اس طرح دودھ سے دہی جمائی جاتی ہے اور جب دہی کو بلویا جاتا ہے تو مکھن نکلتا ہے اور اگر اس مکھن کو دہی یا دودھ میں ڈالا جائے تو وہ اس میں حل نہیں ہوتا۔ پس اہلِ محبت اہلِ اللہ دنیا میں اسی طرح ہوتے ہیں۔ فَھِمَ مَنْ فَھِمَ۔

جان لو کہ صاحبِ مراقبہ کو مراقبہ سے دائمی حضوری کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ مراقبہ کسے کہتے ہیں؟ مراقبہ میں ہدایتِ الٰہی، صراطِ مستقیم اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیم باطنی راہ کے عظیم مراتب ہیں۔ صاحبِ مراقبہ کا مراقبہ تب تک درست نہیں ہوتا جب تک تصور اسمِ اللہ ذات سے نہ کیا جائے۔ مراقبہ وصال کے خاص الخاص درجات کی بنیاد ہے۔ مراقبہ اگر اسمِ اللہ ذات کے ذکر، فکر اور تسبیح سے کیا جائے تب درست ہوتا ہے۔ صاحبِ مراقبہ باطن یا نیند یا مشاہدہ میں جو کچھ دیکھتا ہے وہ معرفتِ الٰہی سے متعلق ہے جو اسے مجلسِ محمدیؐ کی حضوری میں لے جاتا ہے جہاں وہ انبیا اور اولیا سے ملاقات کرتا ہے۔ جسے مراقبہ سے یہ دو مراتب گواہ کے طور پر حاصل نہ ہوں اس کا مراقبہ غلط ہے اور وہ اس مراقبہ سے کوئی راستہ نہیں پاتا۔ مراقبہ نفس، شیطان اور خطراتِ دنیا کی پریشانی سے حفاظت اور نگہبانی کرتا ہے اور ہر منزل و مقام درجہ بدرجہ طے کروا کر معرفتِ اِلَّا اللّٰہُ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

میں غرق کر دیتا ہے اور مجلسِ محمدیؐ کی حضوری عطا کرتا ہے۔ لہٰذا وہ صاحبِ مراقبہ طریقِ تحقیق سے جس وقت چاہتا ہے حضوری میں پہنچ جاتا ہے۔ عارف باللہ کا مراقبہ کامل اور اس کا خاتمہ بالخیر ہوتا ہے۔ ایسے آباد باطن پر اسے مبارکباد۔

جان لو کہ تین چیزیں پوشیدہ نہیں رہتیں اگرچہ انہیں ہزاروں پردوں میں لپیٹ دیا جائے اوّل آفتاب، دوم مشک و عطر کی طرح معطر دینِ محمدی، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ، سوم معرفتِ اِلَّا اللّٰهُ کا حامل عارف باللہ۔ جان لو کہ جو شخص خواب یا مراقبہ میں جنت میں داخل ہو اور جنت کا کھانا کھائے اور جنت کی نہر کا پانی پیئے اور حور و قصور کا نظارہ دیکھے تو جیسے ہی وہ خواب یا مراقبہ سے باہر آتا ہے تو اسے تمام عمر کھانے اور پینے کی حاجت نہیں رہتی۔ بھوک اور پیاس کا احساس اس کے وجود سے ختم ہو جاتا ہے اور اس کی آنکھوں کو زندگی بھر نیند نہیں آتی اگرچہ وہ ظاہری طور پر سوتا ہوا نظر آئے اور وہ ایک ہی وضو سے تمام عمر گزار دیتا ہے۔ اس کے وجود میں اس قدر قوت و توفیق پیدا ہوتی ہے کہ رات دن اس کا سر سجدہ سے فارغ نہیں رہتا اور وہ روز بروز طاقتور ہوتا جاتا ہے۔ بظاہر وہ جو کچھ کھاتا پیتا ہے محض مخلوق کی ملامت سے بچنے اور ان سے پوشیدہ رہنے کی غرض سے۔ موسمِ گرما اور موسمِ سرما اس کے لیے برابر ہو جاتے ہیں اور گرمی و سردی اسے کچھ مزہ نہیں دیتیں۔ یہ بھی خام اور ناقص درویش کے مراتب ہیں۔ فقیر کو ان مراتب سے شرم اور حیا آتی ہے اور یہ مراتب فقرِ محمدیؐ سے بہت دور ہیں کیونکہ ان کا تعلق خواہشِ نفس سے ہے۔ اس مرتبہ کی انتہا یہ ہے کہ طالب مراقبہ یا خواب میں لقائے ربّ العالمین سے مشرف ہوتا ہے کہ ظاہری طور پر اس (ذات کے دیدار) کی مثال نہیں دی جا سکتی۔ اس کے وجود میں معرفتِ توحید، ذکر و تصور اسمِ اللہ ذات اور طلبِ محبت سے اس قدر آگ پیدا ہوتی ہے کہ اس کی جلالیت و غضب کے باعث وہ رات دن عبادت کے ذریعے نفس پر قہر برسانے میں مشغول رہتا ہے۔ وجود پر شریعت کا لبادہ اوڑھتا ہے اور ہمیشہ شریعت کی پیروی کرتا ہے اور کہتا ہے:

☆ تَفَكَّرُوْا فِيْ نَعْمَآئِهٖ وَلَا تَفَكَّرُوْا فِيْ ذَاتِهٖ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: اس (اللہ) کی نعمتوں میں تفکر کرو اس کی ذات میں تفکر نہ کرو۔

اللہ کی معرفت اور توحید نعمتِ عظمیٰ ہے۔ صادق طالبِ مولیٰ اللہ کے جسم اور جوہر میں فکر نہیں کرتا کیونکہ وہ ذات بے مثل و بے مثال ہے۔ فقیر کا وجود تنور کی مثل ہے جس میں ذکر کی آگ سے اس کے اعضا اس طرح جلتے ہیں جس طرح آگ خشک لکڑی کو جلاتی ہے اور اگر وہ اس آتشِ جلالیت کا ایک ذرہ بھی زمین و آسمان پر ڈال دے تو ہر شے راکھ ہو جائے۔ اس وجود پر آفرین ہے جو جلتا ہے لیکن پھر بھی دم نہیں مارتا اور نہ ہی اس آتش سے روزِ قیامت تک خلاصی پاتا ہے۔ اس ریاضت سے کوئی بھی ریاضت سخت نہیں۔ ان مراتب پر پہنچ کر بعض لوگ کافر و مشرک ہو جاتے ہیں اور بعض دیوانے اور مجنوں اور بعض مجذوب ہو جاتے ہیں۔ اور جو یہ بار برداشت کرتا اور شریعت میں باخبر اور ہوشیار رہتا ہے وہ مخلوق کو تکلیف نہیں پہنچاتا۔ ہزاروں ہزار مجذوب اس آتش میں جل کر راکھ ہو گئے۔ ہزاروں میں سے کوئی ایک ہی ایسا ہوتا ہے جو رحمت کے پانی سے اس آگ کو بجھاتا ہے اور معرفتِ الٰہی حاصل کر کے محبوبیت کے مراتب پر پہنچ جاتا ہے۔ میرا یہ قول میرے حال کے مطابق ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ کیا تو جانتا ہے کہ زمین و آسمان کے تمام طبقات بغیر ستون کے محض اسمِ اللہ ذات کے ادب سے کھڑے ہیں اور تا قیامت اسمِ اللہ ذات کی طرف ہی متوجہ رہیں گے اور زمین و آسمان میں موجود ہر شے اسمِ اللہ ذات کی تسبیح بیان کرتی ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ (57:1)

ترجمہ: جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ہر شے اللہ کی تسبیح کر رہی ہے اور وہ بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے۔

☆ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ○ (33:72)

ترجمہ: بیشک ہم نے اپنی امانت آسمانوں پر، زمین پر اور پہاڑوں پر پیش کی لیکن سب اس کا بارِ گراں اٹھانے سے خوفزدہ ہو گئے لیکن انسان نے اس (بارِ گراں) کو اٹھا لیا بے شک وہ ظالم اور

www.sultan-ul-faqr-publications.com

نادان ہے۔

بیت:

اسم اللہ بس گرانست بس عظیم
ایں حقیقت یافتہ نبیؐ کریم

ترجمہ: اسمِ اللہ ذات نہایت بھاری اور عظیم امانت ہے۔ اس کی حقیقت صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی جانتے ہیں۔

پس خواب اور مراقبہ کے احوال ایک جیسے ہیں بلکہ مراقبہ خواب سے غالب تر ہے۔ صاحبِ خواب بلند آواز اور شور سے بیدار ہو جاتا ہے لیکن جس کسی پر مراقبہ غالب آ جائے وہ وحدانیتِ ذات اور نورِ حضور کے مشاہدہ میں اس طرح غرق ہوتا ہے کہ اس حالت میں اگر صاحبِ مراقبہ کا سرتن سے جدا کر دیا جائے تو بھی اسے خبر نہ ہو۔ پس معلوم ہوا کہ مراقبہ موت کی مثل ہے۔ موت جیسے اس مراقبہ میں طالب حضوری سے مکمل شعور کے ساتھ جواب باصواب پاتا ہے۔ مراقبہ اور معرفت کے یہ مراتب اللہ تعالیٰ عارفوں کو عطا کرتا اور انہیں اپنے نور سے سرفراز فرماتا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

☆ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ وَ رَضُوۡا عَنۡہُ (98:8)

ترجمہ: اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہیں۔

اور ان کی دوستی سے اللہ راضی ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ اِرۡجِعِیۡۤ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرۡضِیَّۃً ۞ فَادۡخُلِیۡ فِیۡ عِبٰدِیۡ ۞ وَ ادۡخُلِیۡ جَنَّتِیۡ ۞ (89:28-30)

ترجمہ: تو اپنے ربّ کی طرف اس حال میں لوٹ کہ تو اس سے راضی ہو اور وہ تجھ سے راضی۔ پس میرے خاص بندوں میں شامل ہو کر میری جنت میں داخل ہو جاؤ۔

مراقبہ اللہ کے اسرار سے محرم ہونے کا نام ہے۔ صاحبِ مراقبہ کی بیداری نیند کی مثل ہوتی ہے لیکن

www.sultan-ul-faqr-publications.com

وہ نیند میں بھی بیدار اور ہوشیار ہوتا ہے اور اللہ کے سوا کسی غیر کی طرف دیکھنے سے استغفار کرتا ہے۔ مراقبہ معرفت، محبت اور مجلسِ محمدیؐ کے مراتب عطا کرتا ہے جو کہ محبین اور محققین کا ہی نصیب ہیں۔ مراقبہ کے ان مراتب سے مردہ دل اور مردود محروم رہتے ہیں۔ مراقبہ مومنین کو مجلسِ محمدیؐ کی دائمی حضوری بخشتا ہے اور معراج کی مثل ہے۔

☆ اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ

ترجمہ: نماز مومنین کی معراج ہے۔

☆ لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ

ترجمہ: حضورِ قلب کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

مراقبہ اور معرفت عارف باللہ کے دو بال و پَر ہیں جس کی نظر ہمیشہ معرفتِ مولیٰ پر رہتی ہے۔ بیت:

ناظران را نظر باشد بر اِلٰہ
لعنتی بر مال دنیا عز و جاہ

ترجمہ: عارفین کی نظر اللہ کی طرف ہوتی ہے اس لیے وہ دنیا کے مال اور عز و جاہ پر لعنت بھیجتے ہیں۔

مرتبہ دنیا تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ہے یعنی اللہ جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے اور صاحبِ مراقبہ فقیر کا مرتبہ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ ہوتا ہے یعنی اللہ جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے۔ خواب و مراقبہ چھ قسم کا ہوتا ہے بعض کا خواب اور مراقبہ تصور اسمِ اللہ ذات کے زیرِ اثر ہوتا ہے اور معرفت عطا کرتا ہے۔ ان کا خواب و مراقبہ رحمانی ہوتا ہے۔ بعض کا خواب اور مراقبہ تلاوتِ قرآن اور اسمائے حسنیٰ کے وظیفہ کے زیرِ اثر ہوتا ہے جو انہیں انبیا اور اولیا کی ارواح سے ملاقات کا شرف عطا کرتا ہے۔ ان کا خواب اور مراقبہ روحانی ہوتا ہے۔ بعض کا خواب اور مراقبہ سرود، شراب، بدعت جیسے اعمال کے باعث ہوتا ہے جو انہیں گمراہ کر دیتا ہے۔ ایسا خواب و مراقبہ شیطانی ہوتا ہے۔ بعض کا خواب اور مراقبہ حرص، حسد، غیبت، خود پسندی، تکبر اور ریا کے باعث ہوتا ہے ایسا خواب اور مراقبہ دنیا اور اس کی پریشانیوں سے متعلق ہوتا ہے۔ بعض کا خواب اور مراقبہ غصے، غضب اور غلاظت کے اثر کے باعث ہوتا ہے

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ایسا خواب اور مراقبہ نفسانی ہے۔ بعض کا خواب اور مراقبہ فرشتوں، جنات یا مؤکلات کی طرف سے ہوتا ہے جو پوشیدہ احوال کے بارے میں خبر دیتے ہیں ایسا خواب اور مراقبہ نادانی ہے۔ دراصل خواب اور مراقبہ دو قسم کا ہوتا ہے بعض کا خواب اور مراقبہ محض خیال ہوتا ہے جو سیاہ اور مردہ دل دنیا دار لوگوں کا ہوتا ہے اور وہ خواب و مراقبہ میں جو کچھ دیکھتے ہیں وہ جانوروں، درندوں، پرندوں، مور، سانپ، بیل، گدھے اور اونٹ وغیرہ کو دیکھتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ حبِ دنیا کی وجہ سے ان کے دل تاریک ہیں اس لیے معرفتِ الٰہی سے محروم رہتے ہیں۔ خواب و مراقبہ کی دوسری قسم اللہ کی معرفت اور وصال سے متعلق ہے جو صاحبِ ذکر فکر، صاحبِ تلاوت و وظائف اور صاحبِ صوم و صلوٰۃ ذاتِ الٰہی میں مستغرق صاحب فنافی اللہ بقا باللہ کرتا ہے اس لیے بعض خواب اور مراقبہ میں نہریں، باغات، حوریں اور محلات دیکھتے ہیں، خواب میں نماز پڑھتے ہیں اور حرمِ کعبہ اور حرمِ مدینہ کی زیارت کرتے ہیں۔ یہ متقی، علما عامل کے مراتب ہیں جو اہلِ جنت ہیں۔ بعض لوگ خواب و مراقبہ میں دریا کے پانی میں تیرتے ہیں اور پھر تیرتے ہوئے اس پانی سے نکلتے ہیں اور طیر سیر کرتے ہیں اور ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور تفکر کرتے ہیں اور ہمیشہ مجلسِ محمدیؐ میں حاضر رہتے ہیں اور نورِ معرفتِ توحید کے سمندر میں غوطے لگاتے ہیں۔ یہ فقیر کامل عارف باللہ کے مراتب ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ خواب کا دارومدار تعبیر پر ہے اور مراقبہ کا دارومدار مکمل طور پر روشن ضمیری پر ہے۔ عارفین کو نہ تو مراقبہ کی ضرورت ہوتی ہے نہ خواب کی۔ کیونکہ ایک لمحہ میں انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہزاروں ہزار الہام اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جانب سے پیغامات وصول ہوتے ہیں اور وہ اس قرب و حضوری میں جواب باصواب پاتے ہیں۔ صاحبِ باطن صفا کو مراقبہ، خواب اور استخارہ کی کیا حاجت؟ کیونکہ نفسِ امارہ کو قتل کرنے کی بدولت دونوں جہان ان کے مدِنظر ہوتے ہیں اس لیے کہ عارفانِ باللہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو مدِنظر رکھتے ہیں اور مجلسِ محمدی کی حضوری میں حاضر رہتے ہیں۔ قرب کے یہ مراتب اسمِ اللہ ذات کی برکت اور حرمت سے حاصل ہوتے ہیں اس کے علاوہ خواب و مراقبہ کے پانچ مراتب اور پانچ مقامات ہیں۔ بعض ہر ایک مقام

www.sultan-ul-faqr-publications.com

پر کامل اور مکمل عامل ہوتے ہیں اور بعض ہر ایک مقام سے بے خبر اور ناقص و خام ہوتے ہیں۔ وہ پانچ مراتب اور مقامات یہ ہیں:

۱) مقامِ ازل، صاحبِ مقامِ ازل کا مرتبہ رجا ہے۔ اس مرتبہ پر وہ جو کچھ خواب اور مراقبہ میں دیکھتا ہے وہ روحانیت سے اور ذکرِ روح کی برکت سے دیکھتا ہے۔

۲) مقامِ ابد، صاحبِ مقامِ ابد کا مرتبہ خوف ہے اس مرتبہ پر وہ جو کچھ خواب اور مراقبہ میں دیکھتا ہے وہ مقامِ ابد سے متعلق اور ریاضت، وظائف اور نوافل نماز کی برکت سے دیکھتا ہے۔

۳) مقامِ دنیا، صاحبِ مقامِ دنیا کا مرتبہ ناسوت ہے۔ اس مرتبہ پر جو کچھ خواب اور مراقبہ میں دیکھتا ہے وہ نفس کی شامت، مردہ دلی اور دنیا داری کی وجہ سے ہے۔

۴) مقامِ عقبیٰ، صاحبِ مقامِ عقبیٰ اس مرتبہ پر جو کچھ بھی خواب اور مراقبہ میں دیکھتا ہے وہ ذکرِ قلب کی برکت سے مقامِ عقبیٰ سے دیکھتا ہے۔

۵) مقامِ معرفتِ مولیٰ، صاحبِ معرفتِ مولیٰ کے مراتب اولیٰ ہیں وہ جو کچھ بھی خواب اور مراقبہ میں دیکھتا ہے وہ مقامِ توحید لامکان سے متعلق ہے جو اسے اسرارِ سبحان، معرفت، قرب، حضوری، عنایت، ہدایت اور تمام علوم کی جمعیت عطا کرتا ہے اور وہ یہ سب ذکرِ سِرّ حیّ و قیوم کی برکت سے دیکھتا ہے۔

پس عارف باللہ اسے کہتے ہیں جو یہ پانچوں مقامات اور اس کے مطالب تصور اسم اللہ ذات کی مدد سے طالب پر کھول دے اور بغیر ریاضت اور تکلیف کے ایک لمحہ میں یہ پانچوں خزانے طالب کو عطا کر دے۔ پس مرشد اس صفت کا حامل اور کامل و مکمل ہونا چاہیے۔ ناقص مرشد کے ہاتھ پر بیعت ہونا اور اس سے تلقین لینا طالب پر حرام ہے۔

ابیات:

دست مردی گیر تا مردی شوی

جز بہ مردان نیست راہ راہبری

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: کسی مردِ کامل کا ہاتھ تھام تاکہ تو بھی مرد ہو جائے کیونکہ مردانِ خدا کے سوا کوئی اس راہ پر راہنمائی نہیں کر سکتا۔

مرد مرشد می رساند ہر مقام
مرشدی نامرد طالب زر تمام

ترجمہ: مردِ مرشد ہی ہر مقام تک پہنچاتا ہے جبکہ نامرد مرشد صرف مال و دولت کا طالب ہوتا ہے۔ اگر تو آئے تو دروازہ کھلا ہے اور اگر نہ آئے تو اللہ بے نیاز ہے۔

بیت:

گر بہ خواہی خوش حیاتی نفس را گردن بزن
یا رضائے دوست بگزیں یا ہوائے خویشتن

ترجمہ: اگر تو خوشگوار زندگی گزارنا چاہتا ہے تو نفس کی گردن مار دے۔ لہٰذا یا دوست کی رضا اختیار کر یا اپنی مرضی پر چل (یعنی اب تیرے ہاتھ میں ہے جو تو کرنا چاہے)۔

جان لو کہ نفس کے تین سو ساٹھ سر ہیں اور ہر ایک سر میں تین سو ساٹھ خواہشات ہیں جو حق کی رضا اور معرفت سے محروم رکھتی ہیں۔ ہر ایک خواہش میں ستر ہزار قسم کی مستی، نشہ اور انا ہے اور یہ ہر ایک نشہ شراب کے نشے سے زیادہ غالب ہے۔ یہ درست ہے کہ اگر تو تمام جنوں اور شیاطین کو جمع کرے تو تمام شیاطین نفس کی دیوانگی کی تعلیم سے دیوانے ہو جائیں گے کیونکہ ہر ایک شیطان کے اردگرد نفسِ امارہ ہے۔ پس معلوم ہوا کہ نفس کے تین سو ساٹھ سر کاٹنے کے لیے تین سو ساٹھ طرح کی ریاضت روزانہ درکار ہے۔ اور اگر تین سو پینسٹھ دن ریاضت کی جائے جو کہ ایک سال بنتا ہے تو ہر روز نفس کا ایک سر جدا ہو۔ اس کے بعد ہی طالب تلقین و ارشاد کے لائق بنتا ہے اور مؤدب بن کر مراتبِ معرفت کی ابتدا کو پہنچتا ہے۔ لیکن عارف باللہ مردِ مرشد غازی ہوتا ہے جو تصور اسم اللہ ذات کی تلوار سے نفس کے تمام سروں کو ایک ہی بار میں جدا کر دیتا ہے اور جنگ سے امن پا لیتا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

بیت:

نفس را گردن بزن با تیغ ذات

نفس کشتہ باز کے گردد حیات

ترجمہ: نفس کی گردن اسمِ اللہ ذات کی تلوار سے جدا کر دے۔ نفس اگر مر جائے تو دوبارہ زندہ نہیں ہوتا۔

علما عامل، فقیرِ کامل اور صاحب زیرک عقلمند انسان وہ ہے جو سب سے پہلے نفس کے سرکش گھوڑے کو چوگان کے ذریعے کھینچ کر میدانِ تعلیم میں ڈالے اور ہمت کی باگ سے اس کی اصلاح کر کے اسے بے حجاب دیدار عطا کر دے۔ یا پھر یہ کہ نفس کو بچے کی مثل معرفت کے مکتب میں ایسی تعلیم دے کہ وہ مرتے دم تک حق سے دور نہ جائے۔ کیا تو جانتا ہے کہ ہر بلا سے سخت اور ہر دشمن سے بدترین جان اور ایمان کا دشمن آدمی کے وجود میں اس کا نفس ہے جو وجود میں غائب ہوتا ہے۔ پس اس غائب کو غائب راہ سے تلاش کرنا چاہیے۔ نفس کو ظاہری ریاضت سے نہیں مارا جا سکتا سوائے عارف باللہ مربی کی مدد سے۔ نفس کو پہچاننا آسان کام ہے لیکن نفس کو توفیقِ حق سے شفیق رفیق بنانا مشکل ہے۔ جیسے ہی نفس توفیقِ حق پا لیتا ہے وہ حق تعالیٰ کا رفیق بن جاتا ہے اور جب نفس حق کا رفیق بن جائے وہ قلب میں ڈھل جاتا ہے اور قلب روح میں تبدیل ہو جاتا ہے اور روح سِرّ میں بدل جاتی ہے۔ پس ان سب کی اصل ایک ہی ہے۔ عارف باللہ صاحبِ وصال مرشد پہلے ہی روز طالبِ مولیٰ کو چار چیزیں عطا کرتا ہے اوّل صفائے قلب کے لیے ذکر، دوم قربِ حق کے لیے معرفت، سوم انتہائی مراتب کے لیے دعوت، چہارم مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ اے مبتدی طالب! ان مراتب پر مغرور نہ ہو۔ قرب و وصال حضوری سے آگے کا مرتبہ ہے۔ بعض طالب ابتدا میں خام خیالی کی وجہ سے واردات، وہمات اور خطرات کا شکار ہو جاتے ہیں ایسے میں مبتدی طالب کو چاہیے کہ ذکر اور تفکر کرے اور اسمِ اللہ ذات سے مشاہدۂ تجلیات اور جمعیت حاصل کرے۔ مجھے ان لوگوں پر حیرت ہوتی ہے جو مقامِ زوال پر ہوتے ہیں لیکن سمجھتے ہیں کہ وہ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

صاحبِ وصال ہیں۔ پس معرفت ذکر فکر میں نہیں اور نہ ہی حضوری میں ہے معرفت صرف غرقِ حق میں ہے اور غرقِ حق حضوری سے آگے کا مقام ہے کیونکہ حضوری میں جدائی (یعنی دوئی) ہے اور غرق نورِ توحید میں فنا ہے۔

ابیات:

غرق را داند شناسد اہل غرق
ہر کہ اینجا می رسد از جملہ فرق

ترجمہ: غرق کی حالت کو صرف وہی جانتے اور پہچانتے ہیں جو غرق ہو چکے ہوں۔ جو اس مقام پر پہنچ جاتا ہے وہ دیگر ہر شے سے جدا ہو جاتا ہے۔

جیم جملہ و ز جدائی کے جمال
از جمالِ حق ببین زاں غرق حال

ترجمہ: جو مخلوق سے قریب اور حق سے دور ہوا سے جمالِ حق کا مشاہدہ کیسے ہو سکتا ہے۔ جمالِ حق کے مشاہدہ کے لیے غرق ہونا ضروری ہے۔

جو ان مراتب پر پہنچ جاتا ہے وہ شریعتِ محمود کی پیروی کرتا ہے اور بدعت مردود سے بیزار ہو جاتا ہے۔ پس مرد وہ ہے جو میدانِ معرفت کا پہلوان بن کر مردوں سے کشتی لڑے۔ تو نہیں جانتا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں چار طرح کے لشکر تھے۔ جس کے پاس یہ چار لشکر نہیں وہ ہفت اقلیم فتح نہیں کر سکتا۔ یہ دو لشکر ظاہر کے اور دو لشکر باطن کے تھے۔ لشکرِ ظاہر میں ایک اہلِ شجاعت اصحابؓ کا لشکر اور دوسرا اخلقِ محمدی کا لشکر تھا۔ لشکرِ باطن میں ایک لشکر انبیا اور شہدا کی ارواح کا اور دوسرا لشکر فرشتوں اور باطن صفا فقرا کی ارواح کا تھا۔ یہ چاروں ظاہری و باطنی لشکر اللہ کے حکم اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت سے ظلِ اللہ اہلِ اللہ کی مدد کے لیے تیار رہتے ہیں لیکن تمام زمین درویشوں کی برکت سے قائم ہے۔ جو درویشوں کا منکر ہو وہ دونوں جہان میں پریشان رہتا ہے لیکن درویش کو دنیاوی فائدوں کے پیچھے نہیں ہونا چاہیے۔ یہ کتاب اسم اللہ ذات سے مسمّٰی کو

www.sultan-ul-faqr-publications.com

پہچاننے کا معمہ ہے یا یہ کتاب حقیقت کا عکس ہے یا یہ کتاب اسم اللہ ذات کا طلسمات ہے۔ اس کتاب کے معمہ کو صاحبِ معمہ ہی کھول سکتا ہے کیونکہ کسی عامل کامل کے بغیر نہ پارے سے کشتہ بنایا جاسکتا ہے نہ اسے کھایا جاسکتا ہے۔ اسی طرح کامل کے بغیر دعوت جاری نہیں ہوسکتی۔ اے بیدار مغز والے! اصل انسان وہی ہے جو اللہ کی معرفت اور دیدار کے لائق ہو۔

ابیات:

نہ ہر سر بود لائق بادشاہی
نہ ہر دل تواں گفت گنج الٰہی

ترجمہ: نہ ہر سر بادشاہی کے لائق ہے اور نہ ہی ہر دل کو گنجِ الٰہی کہا جاسکتا ہے۔

علم باطن ہمچو مسکہ، علم ظاہر ہمچو شیر
کی بود بے شیر مسکہ کے بود بے پیر پیر

ترجمہ: علمِ باطن مکھن کی مثل ہے اور علمِ ظاہر دودھ کی مثل۔ دودھ کے بغیر مکھن کہاں سے آسکتا ہے اس طرح پیر کے بغیر بزرگی کیسے حاصل ہوسکتی ہے۔

حق کا دوست بن اور ہمیشہ حق کے ساتھ خوش رہ۔ بیت:

مرا ز پیر طریقت نصیحتی یاد است
کہ غیر یاد خدا ہر چہ ہست برباد است

ترجمہ: مجھے اپنے پیر طریقت کی نصیحت یاد ہے کہ حق تعالیٰ کی یاد کے سوا ہر شے فنا ہونے والی ہے۔

اے طالبِ حق! درست اور سچائی کو اختیار کر اور غلط اور گندگی کو ترک کردے۔ بعض کا باطن غلط ہوتا ہے اور ظاہر درست اور وہ تلاوت، ورد و وظائف اور تسبیح میں مشغول رہتے ہیں اور بعض کا ظاہر عجب وریا جیسے اعمال کے باعث غلط ہوتا ہے جیسا کہ کہا گیا:

☆ اَلرِّیَآءُ اَشَدُّ مِنَ الْکُفْرِ

ترجمہ: ریا کفر سے بھی بڑا گناہ ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

لیکن ان کا باطن درست ہوتا ہے اور وہ معرفتِ اِلَّا اللّٰہُ میں غرق اور مجلسِ محمدیؐ میں ہوتے ہیں۔ بعض کا ظاہر و باطن دونوں درست اور بعض کا ظاہر و باطن دونوں غلط ہوتے ہیں۔ پس جن کا ظاہر باطن صحیح ہو وہ صاحبِ مراقبہ اور صاحبِ استغراق ہوتے ہیں اور وہ بارہ قسم کی 'غ' سے پاک ہوتے ہیں ا۔غلط ۲۔غل ۳۔غش ۴۔غلیظ ۵۔غیبت ۶۔غیرت ۷۔غضب ۸۔غصہ ۹۔غیر ۱۰۔غلاظت ۱۱۔غفلت ۱۲۔غلبۂ نفسِ امارہ۔ جب یہ تمام 'غ' صاحبِ غرق کے وجود سے ختم ہو جاتے ہیں اور وہ غین سے عین تک رسائی حاصل کر کے عین سے واصل ہو جاتا ہے اور درج ذیل مراتب حاصل کر لیتا ہے:

☆ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ (98:8)

ترجمہ: اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔

☆ یُحِبُّھُمْ وَ یُحِبُّوْنَهٗ (5:54)

ترجمہ: وہ (اللہ) ان سے محبت کرتا ہے اور وہ اس سے محبت کرتے ہیں۔

اس کے بعد صاحبِ غرق اپنے وجود کے اندر وحدت کے سمندر میں اس طرح غوطہ زن ہوتا ہے کہ (وقت گزرنے کا احساس ہی نہیں ہوتا) ایک ہی دم اور ایک ہی قدم میں صورِ اسرافیل اس کے کانوں تک پہنچتا ہے اور قیامت قائم ہو جاتی ہے۔ ایسی قوت صاحبِ غرق کو حاصل ہوتی ہے اور وہ تمام مقامات کو طے کر کے مقامِ ازل اور ابد تک پہنچ جاتا ہے لیکن فرض، واجب، سنت اور مستحب کی ادائیگی کے لیے مراقبہ میں استغراق سے پلک جھپکنے میں باہر آتا ہے لیکن صاحبِ مراقبہ کو ظاہر باطن میں ایسی توفیقِ الٰہی حاصل ہوتی ہے کہ وہ حق سے یگانگت کی وجہ سے اس کا رفیق ہوتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَھُوَ مَعَكُمْ اَیْنَمَا كُنْتُمْ (57:4)

ترجمہ: اور وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہو۔

جب صاحبِ مراقبہ اس مرتبہ پر پہنچتا ہے تو اس کا نفس مطمئنہ ہو کر قلب کی صورت اختیار کر لیتا ہے

www.sultan-ul-faqr-publications.com

اور قلب روحِ مقدس کی صورت اختیار کر لیتی ہے اور روح امرِ خدا ہے اور سِرّ کے ساتھ ڈھل جاتی ہے اور مغز و پوست اور جان اور ہر رگ میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے کہ بندہ نہ خدا ہوتا ہے نہ خدا سے جدا۔ پس چار لوگوں کو چار طرح کے لوگوں کے سامنے حجت کے طور پر پیش کیا جائے گا جب وہ (بروز قیامت) معذرت کر رہے ہوں گے درویشوں پر حجت کے لیے حضرت عیسیٰؑ کو، اہلِ دنیا پر حجت کے لیے حضرت سلیمانؑ کو، بیماروں پر حجت کے لیے حضرت ایوبؑ کو اور غلاموں پر حجت کے لیے حضرت یوسفؑ کو۔

چہل حدیث صحیفہ

قَالَ اَخۡبَرَنَا الشَّیۡخُ الۡوَاحِدُ الزَّاهِدُ اَبُوۡ سَعِیۡدَ اَحۡمَدۡ اِبۡنُ الۡحُسَیۡنُ الطُّوۡسِیؒ قَالَ جَمَعۡتُ اَرۡبَعِیۡنَ حَدِیۡثًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیۡ فَضۡلِ الۡفُقَرَآءِ وَ الصُّوۡفِیَةِ بِاَسۡنَادٍ صَحِیۡحٍ مِنۡ غَیۡرَانِیۡ مَرَاحَةِ السَّائِلِ لِیَكُوۡنَ اَخَفَّ وَ اَسۡهَلُ عَلٰی مَنۡ یَّحۡفَظُ اَوۡ یَسۡمَعُ نَكۡتُبُ فِیۡ اِبۡتِدَآءِ فِیۡ اَوَّلِ الۡحَدِیۡثِ تَبَرُّكًا بِالۡمَشَائِخِ رَاوِیُ الۡحَدِیۡثِ الۡاَوَّلِ اَبُوۡ سَعِیۡدِ عَبۡدُ اللّٰهِ اِبۡنِ مُحَمَّدِ بۡنِ اَحۡمَدُ الۡفَقۡرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّیۡخُ اَبُوۡ بَكۡرٍ اَحۡمَدُ ابۡنِ عَبۡدُ اللّٰهِ الصَّیۡرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوۡ اَسۡلَمَ اِبۡنِ عَلِیِّ الرَّازِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا نَصِیۡرِ مُحَمَّدِ ابۡنِ اِسۡمَاعِیۡلِ ابۡنِ یُوۡسُفَ اِبۡنِ یَعۡقُوۡبُ الثَّقَفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبۡدُ الۡمُؤۡمِنِ خَلَفُ اِبۡنِ سَعِیۡدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحۡیُ الدِّیۡنِ الۡمِنۡقَادِ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَبُ اِبۡنِ جَعۡفَرَ اِبۡنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانِ اِبۡنِ مَرۡوَانِ الۡجُمَعِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَارِثِ ابۡنِ نُعۡمَانُ قَالَ اَخۡبَرَنَا سَعِیۡدِ اِبۡنِ جُبَیۡرٍ رضی اللہ عنہ۔

ترجمہ: شیخ واحد الزاہد ابو سعید احمد بن حسین طوسیؒ نے ہمیں خبر دی، کہا "میں نے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے چالیس صحیح الاسناد احادیث فقرا اور صوفیا کے فضائل میں جمع کی ہیں جن کی سند کے درست ہونے کا اقرار کرتا ہوں تاکہ حفظ کرنے اور سننے والوں کے لیے آسانی اور سہولت ہو۔ پہلی حدیث کی ابتدا میں مشائخ کے نام تبرکاً تحریر کیے ہیں۔ اوّل حدیث کے راوی ابو سعید

عبداللہ بن محمد بن احمد الفقریؒ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم نے اس حدیث کو سنا شیخ ابوبکر احمد بن عبداللہ الصیریؒ سے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے سنا ابواسلم بن علی الرازیؒ سے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے سنا نصیر محمد بن اسماعیل بن یوسف بن یعقوب الثقفیؒ سے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے سنا عبدالمومن خلف بن سعیدؒ سے۔ وہ فرماتے ہیں ہم نے سنا محی الدین المنقادؒ سے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے سنا وھب بن جعفر بن عمرؒ سے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے سنا حبان بن مروان الجمعیؒ سے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے سنا حارث بن نعمانؓ سے۔ وہ فرماتے ہیں کہ انہیں سعید بن جبیرؓ نے خبر دی۔''

حدیث نمبر 1

قَالَ سَمِعْتُ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ ؓ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى مُوْسٰى ابْنِ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا مُوْسٰى اِنَّ عِبَادِيْ لَوْ سَاَلُوْنِيَ الْجَنَّةَ يَخْلُدُوْا فِيْهَا لَاَعْطَيْتُهُمْ وَلَوْ سَاَلُوْنِيْ عَلَاقَةَ سَوْطٍ مِّنَ الدُّنْيَا لَمْ اُعْطِهٖ وَ لَمْ يَكُنْ ذَالِكَ مِنْ هَوَانٍ بِهٖ عَلَيَّ وَ لٰكِنْ اُرِيْدُ اَنَّ الْاٰخِرَةَ لَهُمْ خَيْرٌ وَّ الْاٰخِرَةُ مِنْ كَرَامَتِيْ وَ رَحْمَتِيْ مِنَ الدُّنْيَا كَمَا يَرْحَمُ الرَّاعِيْ غَنِمَهٗ مِنْ سَرَاءِ السُّوْءِ وَ اَحَبُّ الْفُقَرَاءَ اِلَى الْاَغْنِيَآءِ وَ اِنَّ مَائِدَتِيْ ضَاقَتْ عَلَيْهِمْ وَ اِنَّ رَحْمَتِيْ لَمْ يَسْعَهُمْ وَ لٰكِنْ فَرَضْتُ لِلْفُقَرَآءِ فِيْ مَالِ الْاَغْنِيَآءِ مَا يَسْعَهُمْ وَ اَرَدْتُ اَنْ اَبْلُوا الْاَغْنِيَاءَ لِاَنْظُرَ كَيْفَ سَارِعَتُهُمْ فِيْ مَا فَرَضْتُ عَلَيْهِمْ نِعْمَتِيْ عَلَيْهِمْ لِلْفُقَرَآءِ فِيْ اَمْوَالِهِمْ ○ يَا مُوْسٰى اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ اَتْمَمْتُ عَلَيْهِمْ نِعْمَتِيْ وَ ضَاعَفْتُ لَهُمُ الْحَسَنَةَ فِي الدُّنْيَا الْوَاحِدَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا ○ يَا مُوْسٰى كُنْ فِي الشِّدَّةِ صَاحِبًا وَّ فِي الْوَحْدَةِ مُوْنِسًا وَّ اَكْلُوْكَ فِيْ لَيْلِكَ وَ نِهَارِكَ۔

ترجمہ: فرماتے ہیں کہ میں نے انس بن مالکؓ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ بن عمران کی طرف وحی کی ''اے موسیٰؑ! بے شک میرے بندے اگر مجھ سے جنت کا سوال کریں تو میں انہیں جنت عطا کروں گا جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور اگر وہ مجھ سے دنیا کی حکمرانی کے متعلق سوال کریں تو وہ عطا نہ کروں گا کہ یہ ان بندوں کے لیے نہیں ہے بلکہ یہ ان

کے لیے ذلت و رسوائی ہے لیکن میں ان بندوں کے لیے آخرت میں بھلائی کا خواہشمند ہوں اور آخرت میرے عطیات میں سے ہے اور میری رحمت دنیا کی ہر لذت اور برائی سے بچانے کے لیے ہے جیسے گڈریا اپنے ریوڑ پر رحم کرتا اور انہیں مصیبت سے بچاتا ہے۔ میں اغنیا کی نسبت فقرا کو زیادہ پسند کرتا ہوں کیونکہ اغنیا میرا دستر خوان فقرا کے لیے تنگ کر دیتے ہیں اور بیشک میری رحمت ان اغنیا کے لیے نہیں ہے۔ لیکن میں نے فقرا کے لیے اغنیا کے مال میں حصہ مقرر کر رکھا ہے جو ان فقرا تک پہنچ جاتا ہے کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ اغنیا کو آزماؤں اور دیکھوں کہ میری عطا کردہ نعمتوں میں سے جو حصہ فقرا کے لیے مقرر ہے' اس میں سے فقرا کو دیتے ہیں یا نہیں۔ اے موسیٰ! اگر یہ ایسا کریں تو میں ان پر اپنی نعمتیں تمام کر دوں اور ان کو دنیا میں ایک کے بدلے دس گنا اجر دوں۔ اے موسیٰ! مصیبت میں ان (فقرا) کا ساتھی اور تنہائی میں غمخوار بن۔ اور دن رات ان کو کھانا کھلایا کر۔"

حدیث نمبر 2

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ شَیْءٍ مِفْتَاحٌ وَ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ حُبُّ الْفُقَرَآءِ وَ الْمَسَاکِیْنِ وَ لَا ذُنُوْبَ عَلَیْھِمْ لِاَنَّھُمْ جُلَسَآءُ اللّٰہِ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "ہر شے کی ایک چابی ہے اور جنت کی چابی فقرا اور مساکین کی محبت ہے اور ان کے لیے کوئی گناہ نہیں کیونکہ یہ روزِ قیامت اللہ کے ساتھ بیٹھے ہوں گے۔"

حدیث نمبر 3

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَبَاذَرٍ یَا اَبَاذَرٍ اَلْفُقَرَآءُ ضِحْکُھُمْ عِبَادَۃٌ وَّ مِزَاحُھُمْ تَسْبِیْحٌ وَّ نَوْمُھُمْ صَدَقَۃٌ یَنْظُرُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَیْھِمْ کُلَّ یَوْمٍ ثَلٰثَ مِائَۃَ مَرَّۃٍ وَّ مَنْ یَّمْشِیْ اِلَی الْفَقِیْرِ سَبْعِیْنَ خُطْوَۃٍ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ لِکُلِّ خُطْوَۃٍ سَبْعِیْنَ حَجَّۃً مَقْبُوْلَۃً وَّ مَنْ یُّطْعِمُھُمْ عِنْدَ کَسْرَۃٍ فَجَعَلَھَا اِلَیْھِمْ کَاَنَّ فِیْ دَوْلَتِہٖ نُوْرٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت ابوذرؓ سے فرمایا ''اے ابوذرؓ! فقرا وہ ہیں جن کا ہنسنا عبادت، جن کا مزاح تسبیح اور جن کی نیند صدقہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی طرف ایک دن میں تین سو مرتبہ دیکھتا ہے۔ جو کسی فقیر کے پاس ستر قدم چل کر جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلے ستر مقبول حج کا ثواب لکھتا ہے اور جنہوں نے ان فقرا کو مصیبت میں کھانا کھلایا تو وہ کھانا قیامت کے دن ان کی دولت (اجر و ثواب) میں نور کی مانند ہوگا۔''

حدیث نمبر 4

✿ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَجْمَعُ اللّٰہُ الْفُقَرَآءَ وَ الْمَسَاکِیْنَ فَیَقُوْلُ لَھُمْ تَصَفَّحُوا الْوُجُوْہِ فَکُلٌّ مَنْ اَطْعَمَکُمْ لُقْمَۃً اَوْ سَقَاکُمْ شَرْبَۃً اَوْ کَسَاکُمْ خِرْقَۃٍ اَوْ رَدَّ عَنْکُمْ غَمَّۃً فِیْ دَارِ الدُّنْیَا فَخُذُوْہُ بِاَیْدِیْھِمْ وَ ادْخُلُوا الْجَنَّۃَ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فقرا اور مساکین کو جمع فرمائے گا تو ان سے کہا جائے گا کہ ان لوگوں کی بخشش کرالو جنہوں نے دنیا میں آپ کو کھانا کھلایا یا پانی پلایا یا لباس پہنایا یا آپ سے کوئی مصیبت دور کی۔ پس ان کے ہاتھ پکڑ و اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔''

www.sultan-ul-faqr-publications.com

حدیث نمبر 5

✿ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ قَالَ اِتَّخِذُوْا اَیَادِیُ الْفُقَرَآءِ قَبْلَ اَنْ تُفْنِیْ دَوْلَتُکُمْ۔

ترجمہ: نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا ''(اپنے مال و دولت سے) فقرا کی خدمت کرو اس سے پہلے کہ تمہاری دولت فنا ہو جائے۔''

حدیث نمبر 6

✿ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُبُّ الْفُقَرَآءِ وَ الْمَسَاکِیْنَ مِنْ اَخْلَاقِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ مُجَالِسُھُمْ مِنْ اَخْلَاقِ الْمُتَّقِیْنَ وَ الْفَرَارُ مِنْھُمْ مِنْ اَخْلَاقِ الْمُنَافِقِیْنَ۔

ترجمہ: نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''فقرا اور مساکین کی محبت رسولوں کے اخلاق میں سے ہے اور ان کی مجالس اخلاقِ متقین میں سے ہیں اور ان سے فرار منافقین کی عادات میں سے ہے۔''

حدیث نمبر 7

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَا بِلَالُ عِشْ فَقِیْرًا وَّلَا تَعِشْ غَنِیًّا قَالَ بِلَالُ مَنْ لِیْ بِذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ فَقَالَ ھُوَ ذَالِکَ وَاِلَّا فِی النَّارِ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''اے بلالؓ! فقیر کی طرح زندگی جیو نہ کہ اغنیا کی طرح۔'' بلالؓ نے عرض کی ''یا رسول اللہ! کیا ایسا شخص (فقیر) مجھ جیسا ہے۔'' فرمایا ''ایسا شخص تم جیسا ہے اور اگر نہیں تو وہ دوزخ میں جائے گا۔''

حدیث نمبر 8

❁ عَنِ النَّبِیِّ اِنَّہٗ قَالَ فِیْ تَفْسِیْرِ قَوْلُہٗ تَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ اَلْوَسِیْلَۃُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی حُبُّ الْفُقَرَآءِ ط

ترجمہ: نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ (ترجمہ: اے ایمان والو! تقویٰ اختیار کرو اور اللہ کی طرف وسیلہ تلاش کرو) کی تفسیر میں فرمایا کہ فقرا کی محبت ہی اللہ کے قرب کے لیے وسیلہ ہے۔

حدیث نمبر 9

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ الْفُقَرَآءُ مِنْ اُمَّتِیْ قَبْلَ الْاَغْنِیَآءِ بِنِصْفِ یَوْمٍ وَّھُوَ خَمْسُ مِائَۃِ عَامٍ ط

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''میری امت کے فقرا اغنیا سے آدھا دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور وہ آدھا دن پانچ سو سال کے برابر ہوگا۔''

www.sultan-ul-faqr-publications.com

حدیث نمبر 10

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَرَّ عِیْسٰی بِنْ مَرْیَمَ فِیْ بَعْضِ الصَّحَارِیْ فَرَاٰی رَجُلًا جَلَسَ لِعِبَادَۃِ الصَّنَمِ فَکَسَرَہٗ وَ قَالَ لِلْوَثْنِیْ قُمْ یَا عَبْدِ اللّٰہِ وَ اعْبُدُ اللّٰہِ الَّذِیْ ھُوَ اَفْضَلُ مَا تَعْبُدُہٗ قَالَ فَمَا صِفَتُہٗ قَالَ ھُوَ رَبُّ الدُّنْیَا وَ اَھْلِھَا قَالَ عِیْسٰی فَھِمَ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰؑ بن مریمؑ کسی صحرا کے پاس سے گزرے تو ایک ایسے شخص کو دیکھا جو بیٹھا ایک بت کی پوجا کر رہا تھا۔ پس آپ (عیسیٰؑ) نے اس بت کو توڑ دیا اور اس بت پرست سے فرمایا! ''اے اللہ کے بندے اُٹھ اور اس اللہ کی عبادت کر جو اس بت سے افضل ہے جس کی تُو عبادت کر رہا ہے۔'' بت پرست نے پوچھا ''اس کی صفات کیا ہیں۔'' عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ''وہ دنیا اور اس کی مخلوقات کا ربّ ہے۔'' عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وہ بت پرست یہ بات سمجھ گیا۔

حدیث نمبر 11

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِتَّخِذُوْا اَیَادِیَ الْفُقَرَآءِ فَاِنَّ لَھُمْ عِنْدَ اللّٰہِ دَوْلَتَہٗ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''فقرا کی خدمت کیا کرو بے شک ان کے لیے اللہ پاک کے پاس خزانے ہیں۔''

حدیث نمبر 12

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَا طَالِبَ الدُّنْیَا اَلْبِرُّ فَتَرْکُ الْبِرِّ اِثْمٌ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''اے طالبِ دنیا! نیکی کیا کرو کیونکہ نیکی کو ترک کرنا بڑا گناہ ہے۔''

حدیث نمبر 13

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَدَ اَنْ یَّجْلِسَ مَعَ اللّٰہِ فَلْیَجْلِسُ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

مَعَ اَھْلِ التَّصَوُّفِ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''جو یہ چاہتا ہے کہ اللہ کا ہم نشین ہو تو اسے چاہیے کہ اہلِ تصوف کی مجلس اختیار کرے۔''

حدیث نمبر 14

۞ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لِعَائِشَۃِ رضی اللہ عنہا یَا عَائِشَۃُ جَالِسُ الْفُقَرَاءَ وَ الْمَسَاکِیْنَ فِی الدُّنْیَا تُجَالِسُھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ فَاِنَّ دَعْوَتَھُمْ مُسْتَجَابَۃٌ وَ فِی الْاٰخِرَۃِ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ وَ تُلْقٰی مَعَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا ''اے عائشہ رضی اللہ عنہا! دنیا میں فقرا اور مساکین کی مجالس اختیار کرو تاکہ آخرت میں بھی تمہیں ان کی مجلس نصیب ہو۔ بے شک ان کی دعائیں مستجاب ہوتی ہیں اور وہ آخرت میں بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے اور میری بھی قیامت کے روز ان فقرا سے ملاقات ہوگی۔''

حدیث نمبر 15

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ رَحْمَۃَ اللّٰہِ بِخَمْسَۃِ نَفَرٍ اَلْمَلٰٓئِکَۃِ وَ الْمُجَاھِدِیْنَ وَ الْفُقَرَآءِ وَ الشُّھَدَآءِ وَ رَجُلٍ یَبْکِیْ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی فِیْ خَلْوَۃٍ ط

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''بے شک اللہ کی رحمت پانچ گروہوں پر ہوتی ہے ملائکہ، مجاہدین، فقرا، شہدا اور وہ لوگ جو اللہ کے خوف سے خلوت میں گڑگڑاتے ہیں۔''

حدیث نمبر 16

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا تَطْغَوْا فِیْ اَھْلِ التَّصَوُّفِ وَالْخِرَقِ فَاِنَّ اَخْلَاقُھُمْ مِنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِیَآءِ وَلِبَاسُھُمْ لِبَاسُ الْاَتْقِیَآءِ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''اہلِ تصوف کے سامنے سرکشی اور غرور نہ کرو کہ بے شک ان کے اخلاق اخلاقِ انبیا سے ہیں اور ان کے لباس متقین کے لباس ہوتے ہیں۔''

www.sultan-ul-faqr-publications.com

حدیث نمبر 17

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِرْغَبُوْا فِیْ دُعَآءِ اَهْلِ التَّصَوُّفِ فَاِنَّهُمْ اَصْحَابُ الْجُوْعِ وَ الْعَطْشِ فَاِنَّ اللهَ تَعَالٰی یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ فَیُسْرِعُ اِجَابَتَهُمْ ط

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''اہلِ تصوف کی دعا کے متمنی رہو کہ یہ لوگ بھوک اور پیاس برداشت کرنے والے ہوتے ہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ ان پر نظر فرماتا ہے اور ان کی دعائیں جلد قبول فرماتا ہے۔''

حدیث نمبر 18

❁ قَالَ اَسْهَلُ ابْنُ سَعِیْدٍ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللهِ عَلِّمْنِیْ عِلْمًا اِذَا اَنَا عَمِلْتُ بِهٖ اَفْلَحْتُ قَالَ اِتَّقِ اللهَ وَ اَحِبَّ النَّاسَ وَ ازْهَدْ فِی الدُّنْیَا بِحَبْلِ اللهِ تَعَالٰی وَ ازْهَدْ فِی النَّاسِ بِحُبِّكَ النَّاسِ ط

ترجمہ: اسہل ابنِ سعیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کی ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! مجھے ایسا علم سکھائیے جس پر عمل کرنے سے میں فلاح پا جاؤں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''اللہ سے ڈرو اور لوگوں سے محبت کرو۔ اللہ کی رسی کے ذریعے دنیا سے پرہیز کرو اور لوگوں سے ان کی محبت کے باعث پرہیز کرو (یعنی ایسا نہ ہو کہ لوگوں کی محبت میں گرفتار ہو جاؤ)۔''

حدیث نمبر 19

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْفَقْرُ شَیْنٌ عِنْدَ النَّاسِ وَ زَیْنٌ عِنْدَ اللهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ط

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''فقر لوگوں کے نزدیک حقیر چیز ہے لیکن قیامت کے روز اللہ کے نزدیک باعثِ زینت ہوگا۔''

www.sultan-ul-faqr-publications.com

حدیث نمبر 20

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رَکْعَتَانِ مِنْ فَقِیْرٍ صَابِرٍ فِیْ فَقْرِہٖ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مِنْ سَبْعِیْنَ رَکْعَۃً مِنْ غَنِیٍّ فِیْ غِنَائِہٖ وَ رَکْعَتَانِ مِنَ الْغَنِیِّ الشَّاکِرِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مِنَ الدُّنْیَا وَ مَا فِیْھَا ط

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''صابر فقیر کی حالتِ فقر میں ادا کی گئی دو رکعتیں اللہ تعالیٰ کو غنی کی حالتِ غنایت میں ادا کی گئی ستر رکعتوں سے زیادہ پسند ہیں اور شاکر غنی کی دو رکعتیں اللہ تعالیٰ کو دنیا اور اس کی ہر شے سے زیادہ پسند ہیں۔''

حدیث نمبر 21

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ وَ مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا فَھُوَ مَعَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ط

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''جو کسی قوم سے مشابہت رکھے گا وہ اسی میں سے ہوگا اور جو کسی شے سے محبت رکھے گا تو قیامت کے روز اس شے کے ساتھ ہی ہوگا۔''

حدیث نمبر 22

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لِاَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لِلْخَادِمِ فِیْ خِدْمَۃِ الْمُؤْمِنِ مِثْلُ اَجْرِ الصَّائِمِ بِالنَّھَارِ وَ الْقَائِمِ بِاللَّیْلِ وَ مِثْلُ اَجْرِ الْمُجَاھِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُھُمْ وَ مِثْلُ اَجْرِ الْحَاجِّ وَالْعُمَرِ وَ مِثْلُ اَجْرِ الْمُبْتَلِ وَ مِثْلُ اَجْرِ کُلِّ بَارٍّ فِی الْاَرْضِ فَطُوْبٰی لِلْخَادِمِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَ لِلْخَادِمِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ شَفَاعَتُہٗ فِی النَّاسِ مِثْلُ غَنَمِ رَبِیْعٍ وَ مُضَرَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ فَاِنْ کَانَ الْخَادِمُ فَاجِرًا قَالَ یَا اَنَسُ خَادِمُ السُّوْءِ اَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ مُجْتَھِدٍ وَ مَنْ یَعْلَمُ مُحْتَسِبُ وَلِلْخَادِمِ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ یَخْدِمُہٗ مِنْ غَیْرِ اَنْ یُنْقَصَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْءٌ ط

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہٗ سے فرمایا ''مومن (فقیر) کے

خادم کے لیے دن کو روزہ رکھنے والے اور رات کو قیام کرنے والے کے برابر اجر ہے۔ نیز فقیر کے خادم کے لیے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں جتنا اجر ہے جن کی دعا ردّ نہیں کی جاتی۔ فقیر کے خادم کو حج و عمرہ کرنے والوں اور زاہدوں کے برابر اجر ملتا ہے اور ان کے لیے زمین پر موجود ہر شہباز کے برابر اجر مقرر ہے۔ قیامت کے روز اس خادم کے لیے خوشخبری ہوگی اور اس کی شفاعت دیگر لوگوں (کے حق) میں قبیلہ ربیع اور مضر کی بکریوں کی تعداد کے برابر قبول ہوگی۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہٗ نے عرض کی ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! اگر وہ خادم فاجر ہو تو؟'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''اے انسؓ! ایسا گناہگار خادم اللہ کے نزدیک ہزار عابدوں اور مجتہدین اور حساب جاننے والوں سے افضل ہے اور خادم کے لیے مخدوم کے برابر اجر ہے اور اس کے اجر میں کسی بھی چیز سے کوئی کمی نہ ہوگی۔''

حدیث نمبر 23

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اَفۡضَلُ الۡاَشۡیَآءِ ثَلٰثَۃٌ اَلۡعِلۡمُ وَ الۡفَقۡرُ وَ الزُّھۡدُ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا ''تین چیزیں تمام اشیا سے افضل ہیں علم، فقر اور زہد۔''

حدیث نمبر 24

جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الۡفَقۡرُ قَالَ خَزَانَۃٌ مِّنۡ خَزَائِنِ اللّٰہِ تَعَالٰی ثُمَّ قَالَ مَا الۡفَقۡرُ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ کَرَامَۃٌ مِّنۡ کَرَامَاتِ اللّٰہِ تَعَالٰی لَا یُعۡطِیۡہِ اللّٰہُ اِلَّا نَبِیًّا مُّرۡسَلًا اَوۡ وَلِیًّا مُّخۡلِصًا وَ اَجۡرُ الۡعَبۡدِ الۡکَرِیۡمِ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور سوال کیا کہ فقر کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''فقر اللہ کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔'' اس شخص نے پھر پوچھا یا رسول اللہ! فقر کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''فقر کراماتِ الٰہی میں سے ایک

www.sultan-ul-faqr-publications.com

کرامت ہے جو اللہ مرسلین انبیا اور مخلص اولیا کے سوا کسی کو عطا نہیں فرماتا اور کریم انسان کا اجر اللہ کے ذمہ ہے۔''

حدیث نمبر 25

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَلَامُ الْفُقَرَآءِ کَلَامُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ مَنْ یَّتَھَاوَنَ بِکَلَامِھِمْ فَقَدْ تَھَاوَنَ بِکَلَامِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ مَنْ عَادَی الْفُقَرَآءِ کَفَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِیَّاھُمْ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''فقرا کا کلام اللہ کا کلام ہے۔ جس نے ان کے کلام کی اہانت کی گویا اس نے اللہ کے کلام کی اہانت کی اور جو فقرا سے دشمنی رکھے گا اللہ تعالیٰ ان (دشمنوں سے نبٹنے) کے لیے کافی ہوگا۔''

حدیث نمبر 26

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْفُقَرَآءِ عَلَی الْاَغْنِیَآءِ کَفَضْلِیْ عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ ھُوَ الْفَقِیْرُ الَّذِیْ لَا یَعْلَمُ النَّاسُ بِجُوْعِہٖ وَ مَرَضِہٖ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''فقرا کی اغنیا پر فضیلت ایسے ہے جیسے میری فضیلت تمام مخلوقِ خدا پر ہے اور فقیر وہ ہے جو اپنی بھوک اور بیماری کے باوجود لوگوں سے واقف نہ ہو (یعنی کسی بھی حالت میں مخلوق کی طرف متوجہ نہ ہو)۔

حدیث نمبر 27

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰہُ کُلَّ خَلْقٍ مِنْ طِیْنِ الْاَرْضِ وَ خَلَقَ الْاَنْبِیَآءَ وَ الْفُقَرَآءَ مِنْ طِیْنِ الْجَنَّۃِ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّکُوْنَ عَبْدَ اللّٰہِ فَلْیُکْرِمُ الْفُقَرَآءَ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کو زمین کی مٹی سے پیدا کیا اور انبیا و فقرا کو جنت کی مٹی سے پیدا کیا۔ پس جو یہ چاہتا ہے کہ وہ اللہ کا حقیقی بندہ بن جائے وہ فقرا

www.sultan-ul-faqr-publications.com

کی عزت کرے۔''

حدیث نمبر 28

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْاَغْنِیَآءُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ ھُوَ الْفُقَرَآءِ وَلَوْ لَا الْفُقَرَآءُ لَھَلَکَ الْاَغْنِیَآءُ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''اغنیا صرف دنیا میں ہی غنی ہیں آخرت میں وہ محتاج ہوں گے۔ اگر فقرا نہ ہوتے تو اغنیا ہلاک ہو چکے ہوتے۔''

حدیث نمبر 29

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِثْلُ الْفُقَرَآءِ مَعَ الْاَغْنِیَآءِ کَمِثْلِ الْعَصَآءِ بِیَدِ الْاَعْمٰی۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''فقرا کی اغنیا کے ساتھ مثال ایسے ہی ہے جیسے لاٹھی کی اندھے کے ساتھ (یعنی اغنیا فقرا کے ایسے محتاج ہیں جیسے اندھا لاٹھی کا)۔''

حدیث نمبر 30

❁ قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اَکْرَمَ غَنِیًّا لِغِنَآئِہٖ وَ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اَھَانَ فَقِیْرًا لِفَقْرِہٖ وَ یُسَمّٰی فِی السَّمٰوٰتِ عَدُوَّ اللّٰہِ وَ عَدُوَّ الْاَنْبِیَآءِ وَ لَا یُسْتَجَابُ لَہٗ دَعْوَۃٌ وَلَا یُقْضٰی لَہٗ حَاجَۃٌ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''ان پر اللہ کی لعنت ہے جو اغنیا کی عزت ان کی غنایت (تونگری) کے باعث کرتے ہیں اور ان پر بھی اللہ کی لعنت ہے جو فقرا کی اہانت ان کے فقر کے باعث کرتے ہیں۔ ایسے شخص کو آسمانوں میں اللہ اور انبیا کا دشمن سمجھا جاتا ہے جس کی نہ کوئی دعا قبول ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی حاجت پوری کی جاتی ہے۔''

حدیث نمبر 31

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

یَسۡتَغۡفِرُوۡنَ لِلۡفُقَرَآءِ وَ یَشۡفَعُوۡنَ لَھُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ وَ لِمَنۡ شَفَعَ لَہُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ مَآ اَحۡسَنَ حَالَہٗ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''بے شک ملائکہ فقرا کے لیے مغفرت طلب کرتے رہتے ہیں اور ان کے لیے قیامت کے روز شفاعت کریں گے اور جس کے لیے ملائکہ شفاعت کریں اس کا کیا ہی عمدہ حال ہوگا۔''

حدیث نمبر 32

❁ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَنۡظُرُ اِلَی الۡفُقَرَآءِ کُلَّ یَوۡمٍ خَمۡسَ مِائَۃِ مَرَّۃٍ فَیَغۡفِرُ لَھُمۡ بِکُلِّ نَظۡرٍ سَبۡعَ خَطِیۡئَۃٍ

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''بے شک اللہ تعالیٰ فقرا کی طرف ایک دن میں پانچ مرتبہ (رحمت کی نگاہ سے) دیکھتا ہے اور ہر نظر میں ان کی سات خطائیں معاف فرماتا ہے۔''

حدیث نمبر 33

❁ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلۡفَقۡرُ ذِلَّۃٌ فِی الدُّنۡیَا وَعِزَّۃٌ فِی الۡاٰخِرَۃِ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''فقر دنیا میں ذلت جبکہ آخرت میں عزت کا باعث ہوگا۔''

حدیث نمبر 34

❁ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنۡ اٰذٰی مُؤۡمِنًا فَقِیۡرًا بِغَیۡرِ حَقٍّ فَکَاَنَّمَا ھَدَمَ الۡکَعۡبَۃَ وَ قَتَلَ اَلۡفَ مَلَکٍ مِّنَ الۡمُقَرَّبِیۡنَ۔

ترجمہ: نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''جس نے کسی مومن فقیر کو ناحق اذیت دی تو گویا اس نے کعبہ کو منہدم کیا اور ایک ہزار مقرب ملائکہ کو قتل کیا۔''

حدیث نمبر 35

❁ قَالَ الرَّسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حُرۡمَۃُ الۡمُؤۡمِنُ الۡفَقِیۡرِ عِنۡدَ اللّٰہِ تَعَالٰی اَعۡظَمُ مِنۡ سَبۡعَ السَّمٰوٰتِ وَ سَبۡعَۃِ الۡاَرۡضِیۡنَ وَ الۡجِبَالِ وَ مَا فِیۡھَا وَ الۡمَلٰٓئِکَۃِ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

اَلْمُقَرَّبِیْنَ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''مومن فقیر کی حرمت اللہ کے نزدیک سات آسمانوں اور سات زمینوں، پہاڑوں اور ان کے مابین جو کچھ ہے' ان سب سے اور مقرب ملائکہ سے بڑھ کر ہے۔''

حدیث نمبر 36

✿ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لِلْجَنَّۃِ ثَمَانِیَۃُ اَبْوَابٍ سَبْعَۃٌ عَنْھَا لِلْفُقَرَآءِ وَوَاحِدٌ لِلْاَغْنِیَآءِ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''جنت کے آٹھ دروازے ہیں جن میں سے سات فقرا کے لیے اور ایک اغنیا کے لیے ہے۔''

حدیث نمبر 37

✿ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَنْظُرُ اِلٰی ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ بِالْعُلَمَآءِ وَ الْفُقَرَآءِ فَالْعُلَمَآءُ وَرَثَتِیْ وَ الْفُقَرَآءُ اَحِبَّائِیْ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''بے شک اللہ علما اور فقرا کی بدولت میری اُمت پر (خاص) نظر کرتا ہے پس علما میرے وارث اور فقرا میرے احباب ہیں۔''

حدیث نمبر 38

✿ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سِرَاجُ الْاَغْنِیَآءِ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ حُبُّ الْفُقَرَآءِ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''فقرا کی محبت دنیا اور آخرت میں اغنیا کے لیے چراغ کی مانند ہے۔''

حدیث نمبر 39

✿ قَالَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ دَوْلَتِ الْاَغْنِیَآءِ لَا بَقَائِھَا وَ دَوْلَۃُ الْفُقَرَآءِ لَا فَنَائِھَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''اغنیا کی دولت کو بقا حاصل نہیں لیکن فقرا کی

www.sultan-ul-faqr-publications.com

دولت کے لیے قیامت کے روز فنا نہیں ہوگی۔‘‘

حدیث نمبر 40

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَ بِہٖ اَفْتَخِرُ عَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَآءِ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ ط

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ’’فقر میرا فخر ہے اور فقر کی بدولت مجھے تمام انبیا پر فخر حاصل ہے۔‘‘

بیت:

فقر فخری آں فقر حق فیض بر
طالبان را برد با حق یک نظر

ترجمہ: وہ فقر باعثِ فخر ہے جو حق کا فیض عطا کرتا ہے اور طالبوں کو ایک ہی نظر میں حق تک پہنچا دیتا ہے۔

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ غِفَارِیْ تَمْشِیْ وَحْدَکَ فَاللّٰہُ تَعَالٰی فِی السَّمَآءِ فَرْدٌ وَّ اَنْتَ فِی الْاَرْضِ فَرْدٌ کُنْ فَرْدًا یَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ وَ یُحِبُّ الْجَمَالِ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِیْ مَا غَمِّیْ وَ فِکْرِیْ وَ لِاَیِّ شَیْئٍ اِشْتِیَاقِیْ فَقَالَ اَصْحَابَہٗ اَخْبِرْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ بِغَمِّکَ وَ فِکْرِکَ وَ اِشْتِیَاقِکَ ثُمَّ قَالَ اٰہٌ اٰہٌ اٰہٌ وَ اَشْوَقَاہُ اِلٰی لِقَآءِ اِخْوَانِیْ تَکُوْنُ مِنْ بَعْدِیْ شَأْنُہُمْ کَشَانِ الْاَنْبِیَآءِ وَ ھُمْ عِنْدَ اللّٰہِ بِمَنْزِلَۃِ الشُّھَدَآءِ یَفِرُّوْنَ مِنَ الْاٰبَآءِ وَ الْاُمَّھَاتِ وَ الْاِخْوَانِ وَ الْاَخَوَاتِ وَ الْاَبْنَآءِ اِبْتِغَآءَ لِمَرْضَاتِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ ھُمْ یَتْرُکُوْنَ الْاَمْوَالَ لِلّٰہِ وَ یُبَدِّلُوْنَ اَنْفُسَھُمْ بِالتَّوَاضُعِ وَ لَا یَرْغَبُوْنَ فِی الشَّھَوَاتِ وَ حُصُوْلِ الدُّنْیَا یَجْتَمِعُوْنَ فِیْ بَیْتٍ مِّنْ بُیُوْتِ اللّٰہِ مَغْمُوْمِیْنَ وَ مَحْزُوْنِیْنَ مِنْ حُبِّ اللّٰہِ وَ قُلُوْبُھُمْ اِلَی اللّٰہِ وَ اَرْوَاحُھُمْ مِنَ اللّٰہِ وَ عَمَلُھُمْ لِلّٰہِ اِذَا مَرَضَ وَاحِدٌ مِّنْھُمْ ھُوَ اَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ عِبَادَۃِ اَلْفِ سَنَۃٍ وَاِنْ شِئْتَ اُرِیْدُکَ یَا اَبَا ذَرٍّ رضی اللہ عنہ! قَالَ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْوَاحِدُ مِنْھُمْ یَمُوْتُ فَھُوَ کَمَنْ

مَاتَ فِی السَّمَآءِ لِکَرَامَتِهِمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ اَزِیْدَکَ یَا اَبَاذَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ بَلٰی
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَاحِدُ مِنْهُمْ یُؤْذِیْهِ قُمْلَةٌ فِیْ ثِیَابِهٖ فَلَهٗ
عِنْدَ اللّٰهِ اَجْرَ سَبْعِیْنَ حَجَّةٍ وَّ عُمْرَةٍ وَّ کَانَ لَهٗ اَجْرٌ مَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعِیْنَ رَقَبَةً مِنْ اَوْلَادِ
اِسْمَاعِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ بِاَثْنٰی عَشَرَ اَلْفَ دِیْنَارٍ وَّاِنْ شِئْتَ اَزِیْدُکَ
یَا اَبَاذَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَاحِدُ مِنْهُمْ
یَذْکُرُ اَهْلَ الْوُدِّ ثُمَّ یَخْتِمُ یُکْتَبُ لَهٗ بِکُلِّ نَفْسٍ اَلْفَ دَرَجَةٍ اِنْ شِئْتَ اَنْ اَزِیْدَکَ یَا
اَبَاذَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَاحِدُ مِنْهُمْ
یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ یَعْبُدُ اللّٰهَ فِیْ جَبَلِ الْعَرَفَاتِ لَهٗ ثَوَابُ مِثْلِ عُمْرِ نُوْحٍ اَلْفَ سَنَةٍ وَاِنْ
شِئْتَ اَنْ اَزِیْدَکَ یَا اَبَاذَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ
قَالَ الْوَاحِدُ مِنْهُمْ لَهٗ تَسْبِیْحَةٌ خَیْرٌ لَّهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ اَنْ یَّصِیْرَ مَعَهٗ جِبَالُ الدُّنْیَا
ذَهَبًا وَّ فِضَّةً وَهَبَهَا وَاِنْ شِئْتَ اَزِیْدُکَ یَا اَبَاذَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ یَنْظُرُ اِلٰی اَحَدِهِمْ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ مَنْ یَنْظُرُ اِلٰی بَیْتِ اللّٰهِ
تَعَالٰی وَمَنْ نَظَرَ اِلَیْهِ فَکَاَنَّمَا یَنْظُرُ اللّٰهَ وَمَنْ سَتَرَهٗ فَکَاَنَّمَا سَتَرَ اللّٰهَ تَعَالٰی وَمَنْ اَطْعَمَهٗ
فَکَاَنَّمَا اَطْعَمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاِنْ شِئْتَ اَزِیْدُکَ یَا اَبَاذَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَاحِدُ یَجْلِسُ اِلَیْهِمْ قَوْمٌ مُّعِزِّیْنَ مُثْقِلِیْنَ مِنَ
الذُّنُوْبِ یُغْفَرُ مَا یَقُوْمُوْنَ مِنْ اَحَدٍ عِنْدَهُمْ اِلَّا الْمُخَفِّفِیْنَ فَاعْلَمْ اَنَّ اَرْبَابَ الْقُلُوْبِ
یُکَاشِفُوْنَ بِاَسْرَارِ الْمَلَکُوْتِ تَارَةً عَلٰی سَبِیْلِ الرُّؤْیَاءِ الصَّالِحَةِ وَ تَارَةً فِی الْیَقْظَةِ عَلٰی
سَبِیْلِ کَشْفِ الْمَعَانِیْ بِمُشَاهِدَةِ الْاَمْثِلَةِ کَمَا یَکُوْنُ فِی الْمَنَامِ وَ هٰذَا مِنْ اَعْلَی
الدَّرَجَاتِ وَ هِیَ دَرَجَاتُ النُّبُوَّةِ الْعَالِیَةِ کَمَا اَنَّ الرُّؤْیَاءَ الصَّالِحَةَ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ
اَرْبَعِیْنَ وَهِیَ مِنَ النُّبُوَّةِ فَاِیَّاکَ وَاِنْ کَانَ خَطَائُکَ یَکُوْنُ مِنَ الْعِلْمِ وَاِنْ کَانَ کُلُّ مَا
جَاوَزَ حَدَّ قُصُوْرِکَ قَضِیَّةٌ هَلَکَ الْمُتَّخِذُ بِعَیْنٍ وَالْجَهْلُ خَیْرٌ مِّنْ عَقْلٍ یَدْعُوْنَ بِهٖ اِلٰی
الْاِنْکَارِ مِنْ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ الْاَوْلِیَآءِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَمَنْ اَنْکَرَ ذَالِکَ الْاَوْلِیَاءَ لَزِمَهٗ اِنْکَارُ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

الْاَنْبِیَآءِ وَکَانَ خَارِجًا مِّنَ الدِّیْنِ کُلِّہٖ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''اے ابوذر غفاریؓ اکیلے چلا کرو۔ اللہ آسمانوں میں تنہا ہے اور تم زمین پر تنہا ہو لہٰذا تنہا ہی رہو۔ اے ابوذرؓ! بے شک اللہ جمیل ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''اے ابوذرؓ! کیا تمہیں میرے غم وفکر سے آگاہی ہے کہ میں کس چیز کے لیے مشتاق ہوں۔'' انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! مجھے اپنے غم وفکر اور اشتیاق سے آگاہ فرمائیں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''آہ آہ آہ! میرا اشتیاق میرے ان بھائیوں سے ملاقات کے لیے ہے جو میرے بعد آئیں گے۔ وہ انبیا جیسی شان کے مالک ہوں گے اور اللہ کے نزدیک ان کا مرتبہ شہدا جیسا ہوگا۔ وہ اللہ کی رضا کی خاطر اپنے ماں باپ، بہن بھائی اور بیٹوں سے دور رہیں گے اور اللہ کی خاطر اپنا مال و دولت ترک کریں گے اور اپنے نفسوں کو تواضع سے بدل دیں گے اور شہوات اور حصولِ دنیا کی طرف راغب نہیں ہوں گے اور حبِ الٰہی کی بدولت اللہ کے گھروں میں سے ایک گھر میں غمگین اور افسردہ جمع ہوں گے۔ ان کے قلوب اللہ کی طرف راغب ہوں گے، ان کی ارواح اللہ کی جانب سے ہوں گی اور ان کے اعمال اللہ کی خاطر ہوں گے۔ جب کوئی ان میں سے بیمار ہوگا تو وہ بیماری اللہ کے نزدیک ایک ہزار سال کی عبادت سے افضل ہوگی۔ اے ابوذرؓ اگر تم چاہو تو میں مزید بیان کروں۔'' عرض کی ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! مزید ارشاد فرمائیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''اللہ کے نزدیک ان کی بزرگی اس قدر ہے کہ اگر ان میں سے کوئی فوت ہو جائے گا تو گویا آسمان والوں میں سے کوئی فوت ہو گیا ہو۔ اے ابوذرؓ اگر تم چاہو تو میں مزید بیان کروں۔'' عرض کی ''کیوں نہیں، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! مزید ارشاد فرمائیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''اگر ان میں سے کسی کو کوئی جوں لباس میں گھس کر کاٹے گی تو اللہ کے نزدیک اس (تکلیف) کا اجر ستر حج اور عمرہ کے برابر ہوگا اور ان کے لیے اولادِ اسماعیل سے چالیس غلام آزاد کرانے جتنا اجر ہوگا اور ہر غلام کی قیمت بارہ ہزار دینار ہوگی۔ اے ابوذرؓ اگر تم چاہو تو میں مزید بیان کروں۔'' عرض کی

www.sultan-ul-faqr-publications.com

''کیوں نہیں' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! مزید ارشاد فرمائیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''جب ان میں سے کوئی اہلِ محبت کا تذکرہ کرتے ہوئے جو سانس لے گا تو ہر سانس کے بدلے اس کے لیے ایک ہزار درجات لکھے جائیں گے۔ اے ابوذرؓ اگر تم چاہو تو میں مزید بیان کروں۔'' حضرت ابوذرؓ نے عرض کی ''کیوں نہیں' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! مزید ارشاد فرمائیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''اگر ان میں سے کوئی جبلِ عرفات پر عبادتِ حق کی غرض سے دو رکعت نماز ادا کرے گا تو اس کے لیے حضرت نوحؑ کی ایک ہزار سالہ عمر جتنا ثواب ہوگا۔ اے ابوذرؓ اگر تم چاہو تو میں مزید بیان کروں۔'' عرض کی ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! مزید ارشاد فرمائیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''اگر ان میں سے کوئی تسبیح کرے گا تو وہ تسبیح قیامت کے روز اس بات سے بہتر ہوگی کہ دنیا کے پہاڑ سونا و چاندی کے بن کر ان کے ساتھ چلتے اور وہ انہیں خیرات کر دیتا۔ اے ابوذرؓ اگر تم چاہو تو میں مزید بیان کروں۔'' عرض کی ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مزید ارشاد فرمائیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''اگر کوئی ان کی طرف دیکھے گا تو اللہ پاک کو یہ بات بیت اللہ کی طرف دیکھنے سے زیادہ پسند ہوگی اور جس نے انہیں دیکھا اس نے گویا اللہ پاک کو دیکھا، جس نے انہیں لباس پہنایا گویا اس نے اللہ پاک کو لباس پہنایا اور جس نے انہیں کھانا کھلایا گویا اس نے اللہ پاک کو کھانا کھلایا۔ اے ابوذرؓ اگر تم چاہو تو میں مزید بیان کروں۔'' عرض کی ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! مزید ارشاد فرمائیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''اگر کوئی ایسا شخص ان کے ساتھ بیٹھے گا جو انتہائی گنہگار ہو اور گناہوں سے مغلوب ہو تو اس شخص کے اُٹھنے سے پہلے سوائے کبیرہ گناہوں کے اس کے دیگر تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ پس جان لو کہ اربابِ قلوب کبھی سچے خوابوں میں اسرارِ ملکوت کا مشاہدہ کرتے ہیں تو کبھی بیداری میں مشاہدہ سے ان پر معانی منکشف ہوتے ہیں جیسا کہ نیند کی حالت میں ہوتے ہیں۔ اور یہ نبوت کے اعلیٰ درجات میں سے ہے کیونکہ بے شک سچے خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں۔ پس اگر تم کوئی خطا کرو تو وہ تمہارے اپنے علم کے (ناقص

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ہونے کے) باعث ہوگی اور اگر تمہارے قصور کی حد تجاوز کر جائے تو تمہارے لیے قضا ہے جبکہ اس میں پڑے رہنے والے کے لیے ہلاکت ہے۔ ایسی عقل سے جہالت بہتر ہے جو اولیا اللہ کے ان امور سے انکار کی طرف لے جائے اور جس نے ان اولیا کا انکار کیا تو وہ لازماً انبیا کا منکر ہوگا اور وہ دین سے مکمل طور پر خارج ہو جائے گا۔"

انسان حق تعالیٰ کی بندگی کی حجت سے تب تک فارغ نہیں ہو سکتا جب تک کوئی اسے معرفت اور نورِ حضورِ توحید کے سمندر میں غرق کر کے حق تعالیٰ میں مستغرق اور فنا فی اللہ نہیں کر دیتا۔ معرفت کی ابتدا میں عارفین معرفت کے اس سمندر میں بلبلے کی مثل ہوتے ہیں لیکن جب وہ معرفت کے اس سمندر میں گم اور غرق ہو کر فنا فی اللہ ہوتے ہیں تب وہ عارف باللہ بن جاتے ہیں۔ معرفت کے اس سمندر کو توحید کا مغز کہتے ہیں۔ پس جب وہ عارف کشف کی حالت میں معرفت کے سمندر میں غوطہ لگاتا ہے تو اس کی لطافت کے موافق اس کے سامنے معرفت کے جاودانی خزانے ہوتے ہیں۔ دیگر جاودانی لذات سے نفس سرور حاصل کرتا ہے لیکن معرفتِ ذات کی لذت سے روح کو فرحت حاصل ہوتی ہے۔ یہ اللہ کی عظیم نعمت ہے جو اس کا فیض، فضل اور فتح عطا کرتی ہے۔

قطعہ

از بستگیٔ خویش اگر وا گردی
بر رستگی خویش مہیا گردی

ترجمہ: اگر تو نے اپنی بندشوں سے آزادی حاصل کر لی تو گویا تُو اپنی ذات سے نجات حاصل کرنے کے لیے تیار ہو گیا۔

وا گرد بگرد خویش مانند حباب
تا وا گردی ز خویش دریا گردی

ترجمہ: اگر تو بلبلے کی مثل اپنی ہستی کو فنا کر دے تو تُو سمندر کی مثل (وسیع) ہو جائے گا۔

یہ فقر کے انتہائی مراتب ہیں۔ اکثر لوگ صرف فقر کے نام تک ہی پہنچے ہیں اور بعض فقر کے مرتبہ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

الہام تک اور بعض محض مرتبہ اقتدا تک پہنچے ہیں۔ بعض لوگوں نے (فقر کا نام استعمال کر کے) دنیاوی ترقی اور عزوجاہ کی خاطر طالب و مرید بنا لیے ہیں اور روضہ و خانقاہ تعمیر کر کے عوام میں مشہور ہو گئے ہیں۔ لیکن ہزاروں میں سے کوئی ایک ہی ایسا ہوتا ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدد سے فقر کی تمامیت تک پہنچا ہو۔ میرا یہ قول میرے حال کے مطابق ہے کہ جو عالم تمام علوم حاصل کر چکا ہو اُسے ہی فقیر کہتے ہیں کیونکہ اس کے تصرف میں اٹھارہ ہزار عالم ہوتے ہیں اور وہ صفتِ کریم کا حامل ہوتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (49:13)

ترجمہ: بے شک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ متقی ہے۔

جان لو کہ فقر کے تین حروف ہیں ف، ق، ر۔ حرف 'ف' سے طالب دونوں جہان کی فکر سے فارغ ہوتا ہے یعنی فنائے نفس۔ حرف 'ق' سے طالب نفس پر قہر ڈالتا ہے اور اللہ کے قریب ہو جاتا ہے۔ حرف 'ر' سے طالب راہِ راستی پر ہوتا ہے اور ہمیشہ اللہ کی ذات میں مستغرق رہتا ہے۔ لیکن جو فقر کے ان مراتب پر پہنچ کر بھی دنیا سے میل جول رکھے اور فقرِ محمدی کو ترک کر دے تو وہ دنیا اور فرعون کے مراتب کو اختیار کر لیتا ہے تب وہ حرف 'ف' سے فضیحتِ فرعون، حرف 'ق' سے قہرِ خدا اور حرف 'ر' سے ابلیس مردود کی مثل راندہ اور رَدّ ہو جاتا ہے۔ جان لو کہ ظاہری اعمال اور ظاہری مراتب سے نفس طاقتور ہو جاتا ہے اگرچہ ساری زندگی رات دن ریاضت میں گزاری جائے (نفس طاقتور ہی رہتا ہے) اور باطنی اعمال سے نفس مرتا ہے اگرچہ ظاہری طور پر طاقتور ہی کیوں نہ ہو۔ جان لو کہ فقرِ محمدی اور معرفتِ توحیدِ الٰہی ہی مکمل طاعت و بندگی ہے جبکہ مرتبۂ دنیا، عزوجاہِ دنیا سراسر مردار اور گندگی ہے کیونکہ فقیری اور درویشی انبیا کی سنت ہے۔

حکایت:

روایت ہے کہ حضرت عیسیٰؑ جنہوں نے اپنی زندگی سفر میں گزاری اور کسی ایک جگہ یا ایک مکان میں سکونت اختیار نہ کی' ایک روز برہنہ سر اور پاؤں جا رہے تھے کہ آپ کی امت کے چند لوگ آپ کے

www.sultan-ul-faqr-publications.com

پاس آئے اور عرض کی یا عیسیٰؑ! ہم پر لازم ہے کہ دین کے قواعد اور شرائط سیکھیں اس لیے ہم آپ کی خدمت میں آئے ہیں۔ لہٰذا بہتر یہی ہے کہ آپ کی خاطر ایک مکان تعمیر کریں۔ جناب عیسیٰؑ نے فرمایا شرط یہ ہے کہ جو جگہ میں دکھاؤں وہاں مکان تعمیر کیا جائے۔ لوگوں نے یہ بات قبول کر لی۔ حضرت عیسیٰؑ نے اس جگہ اشارہ کیا جہاں دریا گہرا اور تیزی سے رواں تھا۔ یہ ماجرا دیکھتے ہی سب حیران رہ گئے اور بولے کہ اس بہتے دریا میں مکان کیسے تعمیر کیا جا سکتا ہے؟ جناب عیسیٰؑ نے فرمایا اے بے خبر اور نادانو! کیا تمہیں دریائے موت اس سے کمتر دکھائی دیتا ہے!

جوابِ مصنف:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت اس ظاہری دریا پر کشتیوں کو ایک دوسرے سے جوڑ کر سارے دریا پر پل بنا سکتے ہیں اور پھر اس پر ایک مکان تعمیر کر کے اس جگہ مقیم بھی ہو سکتے ہیں۔ زندہ دل انسان کو موت کا کیا خوف؟ بلکہ ملک الموت حضرت عزرائیلؑ زندہ دل اولیا سے خوفزدہ ہوتے ہیں کہ وحدتِ ربانی سے جذب کی ایک نگاہ عزرائیلؑ پر ڈالیں تو اسکے پَر جلا دیں۔ لیکن دل اس گہرے اور تیز رواں دریا سے زیادہ گہرا ہے جسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قلزم کا خطاب دیا ہے اور دریائے قلزم توحید کا سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں۔ جان لو کہ امت محمدیہ اس دل کے قلزم پر تصور اسمِ اللہ ذات سے عمارت تعمیر کر کے اسے نورِ معرفتِ الٰہی سے آراستہ کرتے ہیں اور پھر اس میں سکونت اختیار کر کے اس سے فائدے حاصل کرتے ہیں اور دل کے اس دریا کو توفیقِ الٰہی کی بدولت حاصل کرتے ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ جو قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ کہہ کر مردوں کو ڈھائی گھنٹے کے لیے زندہ کرتے تھے لیکن امتِ محمدیہ کے حقیقی اولیا نظر سے مردہ دل کو زندہ کرتے ہیں جو ابدالآباد تک نہیں مرتا۔

بیت

عیسویؑ دم زندہ گرداند نہ دل

ہر کہ زندہ دل شود ہرگز نمیرد جاودان

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: حضرت عیسیٰؑ کے دم (پھونک) سے دل زندہ نہیں ہوتے تھے کیونکہ جو دل زندہ ہو جائے وہ ہرگز نہیں مرتا بلکہ ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔

جان لو کہ امتِ محمدیہ کے اولیا کے لیے موت نہیں ہے بلکہ وہ تو حق تعالیٰ سے ملاقات کرتے ہیں کیونکہ وہ فنا فی اللہ اور فنا فی الذات ہوتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنَ الدَّارِ اِلَی الدَّارِ

ترجمہ: بیشک اولیا اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہوتے ہیں۔

بیت:

حق ز شہ رگ قرب چوں گویند دور

یک دمی باحق برم وحدت حضور

ترجمہ: حق تعالیٰ تو شہ رگ سے بھی قریب ہے اسے دور کیوں سمجھتے ہو۔ میں ایک دم میں تجھے وحدت میں حق تعالیٰ کے حضور لے جا سکتا ہوں۔

جو فنا فی التوحید اور نورِ معرفتِ الٰہی میں غرق ہو جائیں وہ ظاہر و باطن میں زندہ ہوتے ہیں اگرچہ وہ زیرِ خاک ہی ہوں۔ لوگوں کی نظر میں وہ مردہ ہوتے ہیں۔ موت ان کی زندگی کے لیے ایک حجاب ہے۔ اور ان کی زندگی اس موت میں ہے جو بے حجاب دیدار اور اجر عطا کرتی ہے۔

ابیات:

نیم کباب کہ در ہنگام سوختن گریم

چو کاغذیم کہ در سوزش است خندہ ما

ترجمہ: میں کباب نہیں ہوں کہ جلتے وقت گریہ کروں۔ میں تو اس کاغذ کی مثل ہوں جو جلتے ہوئے بھی مسکراتا ہے۔

باھوؒ چوں نہ خندم راہِ من دیدار شد

چوں نہ گرید آں کہ بامردار شد

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: اے باھوؒ! میں کیوں نہ مسکراؤں کہ میں تو دیدار کرتا ہوں اور وہ کیوں نہ گریہ کریں جو مردار کے ساتھ ہیں۔

مطلب یہ کہ دیدار آیات اور احادیث سے ثابت ہے اور جو اس میں شک کرے وہ کافر اور ابلیس کا ساتھی ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ O (10:62)

ترجمہ: خبردار! بے شک اولیا اللہ کو نہ کوئی خوف ہوتا ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

خوف اور ڈر کا تعلق تو دل کی موت سے ہے جبکہ نجات تو زندہ دل کی ہے جو تصور اسم اللہ ذات سے دائمی حیات پاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا

ترجمہ: مرنے سے قبل مرجاؤ۔

☆ اَلْمَوْتُ جِسْرٌ يُوْصِلُ الْحَبِيْبَ اِلَى الْحَبِيْبِ

ترجمہ: موت ایک ایسا پل ہے جو حبیب کو حبیب سے ملاتا ہے۔

☆ اَلنَّوْمُ اَخُ الْمَوْتِ

ترجمہ: نیند موت کی بہن ہے۔

اے مردہ دل اور باطنی طور پر معرفتِ توحیدِ الٰہی سے بے خبر انسان سن! مراقبہ خواب سے غالب تر ہے۔ دیدار کی شرح یہ ہے کہ مراقبہ میں غرق کے دوران روحانی جسم اس نفسانی جسم سے باہر آجاتا ہے۔ یہ مراتب اسمِ اللہ ذات کے تصور سے حاصل ہوتے ہیں جو محض اللہ کا فیض وفضل اور مرشد کامل کی عطا ہے اور اس کے لیے حوصلہ وسیع ہونا چاہیے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کے مراتب کا حامل طالب اسم اللہ ذات میں غرق ہو کر حق تعالیٰ تک پہنچ جاتا ہے۔ الغرض صاحبِ اشتغالِ اللہ دوزانو بیٹھ کر سر کو جھکائے مراقبہ میں مستغرق ہوتا ہے تو آنکھیں بند کر کے تصور اسم اللہ ذات کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو تصور اسم اللہ ذات کی تاثیر سے باطن میں ہی

www.sultan-ul-faqr-publications.com

آخرت کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اور اس کا جسم دار الفنا سے دار البقا کی طرف یوں چلا جاتا ہے گویا کہ مردہ جو جان سے بے جان ہو گیا ہو اور اس وقت ازلی حقائق اور روح کی حقیقت اس پر واضح ہو جاتی ہے اور اسمِ اللہ ذات کی تاثیر سے صاحبِ استغراق جان کنی کی تلخی کے سارے احوال یوں دیکھ لیتا ہے گویا وہ اصل میں مر چکا ہو۔ اس وقت ایک غسال آتا ہے اور اسے غسل دیتا ہے۔ جس کے بعد لوگ جمع ہو کر اس کا جنازہ پڑھتے ہیں۔ اس کے بعد اس کے سر اور دماغ میں ایک وسیع ہڈی' جسے ولایت الابن کہتے ہیں جو آسمان اور زمین سے زیادہ وسیع ہے' میں اسکی روح کو لے جایا جاتا ہے اور فرشتے اس سے ستر ہزار سوال و جواب کرتے ہیں اور وہ لمحہ بھر میں ان کے جواب دیتا ہے۔ اس کے بعد اسے قبر میں مقامِ لحد میں اتارا جاتا ہے جو زمین اور آسمان سے بھی بے حد وسیع ہے۔ اس وقت فرشتے منکر نکیر اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے سوال و جواب کرتے ہیں جس سے فارغ ہونے پر منکر نکیر کہتے ہیں:

☆ نَمْ فِي النَّوْمِ كَنَوْمِ الْعُرُوْسِ

ترجمہ: دلہن کی نیند سو جا۔

پھر ایک فرشتہ آکر اسے دلہن کی نیند سے اٹھاتا ہے اور اپنی انگلی کو قلم' تھوک کو سیاہی اور منہ کو دوات اور کفن کو کاغذ بناتا ہے اور اس کی نیکی و بدی کے اعمال کفن کے کاغذ پر لکھ کر اس کے دستخط کرواتا ہے اور کفن کے کاغذ پر لکھے ان اعمال کا تعویذ بنا کر اس کے گلے میں ڈالتا ہے اور غائب ہو جاتا ہے۔ قبر میں پڑے اسے ہزاروں سال اور بے شمار صدیاں گزر جاتی ہیں۔ پھر صورِ اسرافیل کی آواز اس کے کانوں میں سنائی دیتی ہے اور لوگ زمین سے گھاس کی طرح باہر نکلنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اٹھارہ ہزار عالم حساب کے لیے میدانِ قیامت میں حاضر ہو جاتے ہیں اور اعمال نامے ان کے ہاتھوں میں تھما دیئے جاتے ہیں اور ان اعمال کو وزن کی خاطر ترازو پر رکھا جاتا ہے اور پھر ان کو پل صراط سے گزار کر جنت میں داخل کیا جاتا ہے:

☆ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۙ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝ (89:29-30)

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: پس میرے بندوں میں شامل ہو کر میری جنت میں داخل ہو جا۔

پھر وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستِ مبارک سے شرابِ طہور پیتا ہے اور وہ شراب پیتے وقت کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتا ہے اور حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر پانچ سو سال رکوع میں اور پانچ سو سال سجدہ میں رہتا ہے۔ اس کے بعد وہ سجدہ سے اُٹھتا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت میں اصحابِ رسول کے پیچھے کی صف میں دیدارِ ربّ العالمین سے مشرف ہوتا ہے۔ اور جب ان انتہائی مراتب پر طریقِ تحقیق سے لقائے ربّ العالمین سے مشرف ہو کر واپس ہوش میں آتا ہے تو اس صورت جس کی مثل کوئی شے نہیں، اس بے مثل و بے مثال غیر مخلوق صورت کی مثال نہیں پیش کر پاتا۔ وہ جس وقت بھی باطن میں غرق اور متوجہ ہوتا ہے تو دیدار سے مشرف ہوتا ہے اور کسی بھی حال میں لمحہ بھر کے لیے بھی دیدار اور مشاہدۂ تجلیات کی لذات سے فارغ نہیں رہتا۔ اگرچہ ظاہر میں وہ عوام کے ساتھ ہم کلام ہوتا ہے لیکن باطن میں دائمی حضوری میں ہوتا ہے۔

اے خام! یہ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کے مراتب ہیں جو عارف واصل کو اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہُ کے کامل مرتبہ کی طرف لے جاتے ہیں۔ یہ مراتب آیاتِ کلامِ الٰہی اور شریعتِ محمدی کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں۔

☆ مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُهٗ

ترجمہ: جس نے اپنے ربّ کو پہچان لیا پس تحقیق اس کی زبان گونگی ہوگئی۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ مَنْ کَانَ فِیْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی (بنی اسرائیل۔72)

ترجمہ: جو اس (دنیا) میں (دیدارِ الٰہی سے) اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا۔

یہ ان علما عامل کے مراتب ہیں جو فقرا کے ہاتھ پر بیعت ہوتے ہیں۔ بیت:

خندہ بر سینہ صافان می کنی ہشیار باش
ہر کہ بر آئینہ خندد رویش خندی خود کند

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: تو باطن صفا فقرا پر ہنستا ہے۔ ہوشیار رہ کیونکہ جو آئینہ پر ہنستا ہے وہ اپنا مذاق خود اڑاتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُ الْفُقَرَآءِ

ترجمہ: قوم کا سردار فقرا کا خادم ہوتا ہے۔

پس دیگر لوگوں کی کیا مجال کہ ان کے سامنے دم ماریں۔ جو ان کے سامنے دم مارے وہ دونوں جہان میں خراب حال اور پریشان رہتا ہے۔ ابیات:

فقر را بہ شناس عارف با نظر
نظر فقرش بہ بود از سیم و زر

ترجمہ: عارفین فقر کو ایک ہی نظر میں پہچان لیتے ہیں۔ فقر کی نظر سونا و چاندی سے بہتر ہے۔

او نہ بیند فقر را آں زرد رو
زانکہ او را زر کشد باخجل سو

ترجمہ: جو زرد چہرے والے ہیں وہ فقر کو نہیں پا سکتے کیونکہ زر نے ان کے چہرے کو (زرد کر کے) شرمندہ کر دیا ہے۔

دل کسی را بستہ شد با زر زوال
کور چشمی کے بیند حق وصال

ترجمہ: جس کے دل کو زر کی ہوس نے باندھ رکھا ہو وہ زوال کا شکار ہو جاتا ہے کیونکہ اندھے کیسے حق کا وصال حاصل کر سکتے ہیں۔

باھُوؒ بہر از خدا وصلش نما
وصل حاصل میشود از مصطفیؐ

ترجمہ: اے باھُوؒ! خدا کی خاطر اس کے وصال کا راستہ دکھا جو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حاصل ہوتا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

اے عزیز! بندے اور خدا کے درمیان پیاز کے پردہ کی مثل پردہ ہے۔ اگر تو آئے تو دروازہ کھلا ہے اور اگر نہ آئے تو اللہ بے نیاز ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ جو مرشد تصور اسم اللہ ذات کے حاضرات سے حضوری کے ابتدائی و انتہائی مراتب نہیں کھولتا اسے مرشد نہیں کہا جا سکتا اس لیے خام اور ناقص مرشد سے تلقین لینا سراسر حرام ہے۔ کیونکہ ہزاروں کتابیں ایک نکتہ میں سما سکتی ہیں لیکن وہ ایک نکتہ ہزاروں کتابوں میں نہیں سما سکتا۔ وہ نکتہ علم چون و چرا میں مشغول نہیں کرتا۔ پس معلوم ہوا کہ اللہ کا فضل اور رحمت دل کی بیداری کے لیے ہے اور دل رحمت اور فضل سے عظیم ہے۔ دل اسے کہتے ہیں کہ جس کے گرد عرش اور کعبہ طواف کریں۔ یہ صاف دل کے مراتب ہیں۔

گنج چہارم شرح دعوت

منتہی کامل (فقیر کامل اکمل) شہسوار قبور ہوتا ہے جو ذوالفقار کی مثل تیغ برہنہ کو ہاتھ میں لیتا ہے اور اللہ کے حکم سے کفار کو قتل کر کے غازی بن جاتا ہے۔ جان لو کہ دعوت پانچ طرح سے پڑھی جا سکتی ہے اوّل دعوت ازل کی طرف وسیلہ ہے جو مقامِ ازل پر پہنچاتی ہے۔ دوم دعوت ابد کی طرف وسیلہ ہے جو مقامِ ابد تک پہنچاتی ہے۔ سوم دعوت دنیا کی طرف وسیلہ ہے جو مشرق سے مغرب تک تمام زمین کی بادشاہی عطا کر کے دنیا میں کاملیت تک پہنچاتی ہے۔ چہارم دعوت عقبیٰ کی طرف وسیلہ ہے جو مقامِ عقبیٰ تک پہنچاتی ہے۔ پنجم دعوت معرفتِ الٰہی کی طرف وسیلہ ہے جو مجلسِ محمدیؐ کی حضوری تک پہنچاتی ہے اور مقامِ معرفت پر پہنچا کر نور توحیدِ الٰہی کا مشاہدہ عطا کرتی ہے۔

جان لو کہ دعوت پڑھنے کے لائق وہی کامل، مکمل اور اکمل عارف باللہ ہوتا ہے جو عالم و عامل ہو اور اسے رجعت اور زوال سے پاک قرب و وِصال حاصل ہو۔ تو جان لے کہ دعوت پڑھنا اور رجعت سے محفوظ رہنا غالب الاولیا کا کام ہے نہ کہ نفس پر مغرور صاحبِ ہوائے نفسانی کا۔ جو ایک شب میں ایک ہی وضو سے دعوت میں ترتیب وار مکمل قرآن پڑھتا ہو وہ اگر اسی طریقے سے

www.sultan-ul-faqr-publications.com

دعوت میں تین روز تک مسلسل مکمل قرآن پڑھتا رہے تو اس (کی دعوت) کے اس عمل کا اثر قیامت تک جاری رہے گا۔ ایسا ہی ولی دونوں جہان پر غالب ہوتا ہے ورنہ عامل کامل کی اجازت کے بغیر دعوت رواں نہیں ہوتی۔ جو مسلسل ایک ہفتہ دعوت میں سورۃ مزمل کی تلاوت کرتا رہے وہ کامل و مکمل ہو جائے گا۔ دعوت اگرچہ ابتدائی مرتبہ کی ہو یا انتہائی مرتبہ کی' قرآنِ مجید سے پڑھی جاتی ہے کیونکہ قرآن اللہ کا کلام اور دونوں جہان میں معتبر راہنما، پیشوا اور وسیلہ ہے۔ اللہ کے ظاہر و باطن، خشکی و تری اور بحر و بر کے تمام خزانے اور چھ سمتوں میں موجود کل مخلوقات کی حقیقت اور توحیدِ ذات و صفات سب قرآن میں ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ لَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ○ (6:59)

ترجمہ: نہ کوئی تر شے ہے نہ خشک مگر ہر تفصیل اس کتابِ مبین میں (درج) ہے۔

لیکن ہر آیت کی تحقیق کرنی چاہیے کیونکہ ہر دینی و دنیوی امر کے لیے علیحدہ علیحدہ آیات ہیں جن کی اپنی الگ خاصیت ہے اور جو مختلف اعداد میں مختلف طریقے سے پڑھی جاتی ہیں جیسا کہ آیاتِ امر معروف، آیاتِ نہی و منکر، آیاتِ قصص الانبیا، آیاتِ وعدہ، آیاتِ وعید، آیاتِ منسوخ، آیاتِ ناسخ۔ بعض دعوت پڑھنے میں عامل و کامل ہیں اور بعض حکم و اجازت میں عامل کامل ہیں۔ بہتر وہی ہے جو دعوت پڑھنے اور اجازت دونوں میں عامل کامل ہو۔ رجعت اور زوال سے پاک دعوت پڑھنا کاملوں کا ہی کام ہے کہ جب وہ کسی دینی و دنیوی کام کے لیے دعوت شروع کرتے ہیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے اس کام کو کرنے کا حکم ہو جاتا ہے۔ ایسی دعوت دو طریقِ تحقیق سے پڑھی جاتی ہے۔ اوّل جو اسمِ اللہ ذات کی حضوری سے پڑھی جاتی ہے۔ دوم وہ جو اولیا اللہ کی قبور پر پڑھی جاتی ہے۔ جو ان دونوں طریقوں سے دعوت پڑھنا نہیں جانتا وہ دعوت پڑھنے کے لائق ہی نہیں کیونکہ علمِ تکثیر اور اس کا عالم ہر دوسرے علم اور عالم پر غالب ہوتا ہے۔ جان لو کہ علمِ تکثیر سے مراد دعوت ہے اور دعوت کے چار حروف ہیں۔ اگر دعوت مکمل شرائط اور طاعت (مرشد کی اجازت) سے پڑھی جائے تو اس کا ہر حرف بزرگی، عزت اور شرف عطا کرتا ہے۔ دعوت

www.sultan-ul-faqr-publications.com

کے چار حروف یہ ہیں د، ع، و، ت۔ حرف 'د' سے دائرہ دل ذکرِ دوام سے پاک ہو جاتا ہے اور ذکرِ دوام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حاصل ہوتا ہے۔ حرف 'ع' سے علمِ غیبی اور فتوحاتِ لاریبی مراد ہیں جو کہ مؤکلات عالم غیب سے لا کر دعوت پڑھنے والے کو عطا کرتے ہیں۔ حرف 'و' سے وردو وظائف مراد ہیں یعنی کلامِ الٰہی کو ترتیب، ادب وعزت اور اعتقاد سے پڑھا جائے اور حرف 'ت' سے مراد ترک ہے یعنی جن چیزوں کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اصحاب نے ترک کیا ان کو ترک کر دیا جائے۔ یہ دعوتِ کامل کی ابتدا ہے۔

یہ درست ہے کہ جس طرح کامل کے بغیر پارے کا کشتہ نہیں بنایا جا سکتا اسی طرح صاحبِ دعوتِ قبور عامل کامل کے حکم کے بغیر دعوت نہیں پڑھی جا سکتی۔ ناقصوں کو دعوت پڑھنے سے دائمی رجعت اور تکلیف پہنچتی ہے جبکہ کامل کو دعوت پڑھنے سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس کی دائمی حضوری اور جمعیت کے خزانے عطا ہوتے ہیں۔ صاحبِ دعوتِ کامل کو صاحبِ نصاب ہو کر زکوٰۃ دینے، قفل کھولنے، وظائف کرنے، بخشش دینے، وقت اور مقام پہچاننے، نیک و بد اعداد کا حساب کرنے اور جمالی وجلالی جانوروں کو کھانا ترک کرنے کی کیا ضرورت؟ یہ سب وسوسے اور خطرات ناقصوں کو درپیش ہوتے ہیں کیونکہ وہ ابتدائی وانتہائی دعوت پڑھنے کی ترتیب ہی نہیں جانتے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے نام کو وسیلہ بناتے ہیں۔ بیت:

با مؤکل دائرہ عدد و حساب
از بروجش و کوکب شد اکتساب

ترجمہ: مؤکلات کے ذریعے اعداد کا حساب لگانا اور دائرے بنانا اور برجوں، ستاروں سے اکتساب کرنا ناقصوں کا کام ہے۔

یہ سب کچھ انسان کے تابع ہے اور انسان وہی ہے جو رحمٰن کی حضوری سے الہام پاتا ہے۔ اسے نہ رجعت ہوتی ہے اور نہ پریشانی۔ جان لو کہ دعوتِ کل وجز، دعوتِ ذکر، دعوتِ فکر، دعوتِ تجلیاتِ نورِ الٰہی اور دعوتِ منتہی ان سب کا تعلق ان دو آیات سے ہے جو اسمِ اعظم کے ساتھ ملا کر پڑھی جاتی

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ہیں۔فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ (51:50)

ترجمہ: پس دوڑو اللہ کی طرف۔

جو اس جانب آتا ہے اس کا ہر کام اللہ تعالیٰ کے حکم سے جاری و ساری ہو جاتا ہے کیونکہ اس کی توجہ، وھم، خیال سب وصالِ حق سے ہوتا ہے جو کہ اس آیتِ کریمہ کی برکت کی بدولت ہے:

☆ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ (2:257)

ترجمہ: اللہ مومنین کا ولی ہے جو انہیں ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے۔

پس مقامِ ازل، مقامِ ابد، مقامِ دنیا اور مقامِ عقبیٰ یہ چاروں مقامات ظلمات ہیں اگرچہ اس ظلمات میں آبِ حیات ہے لیکن اس کا انجام آخر کار موت ہے سوائے معرفتِ اِلَّا اللّٰهُ کے۔عارف وہی ہوتا ہے جو ان ظلمات کی لذات سے نجات حاصل کر لے۔اس کے بعد ہی اس کو ذاتِ وحدانیت میں غرق کی لذت حاصل ہوتی ہے۔یہ خاص لوگوں کے معرفتِ الٰہی کے روشن نور اور حضوری تک پہنچنے کے مراتب ہیں۔بندے کے لیے اس سے بہتر چیز کوئی نہیں کہ اپنا رُخ اللہ کی جانب کر لے اور اپنے دینی و دنیوی سب امور اللہ کے سپرد کر دے۔فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ O (40:44)

ترجمہ: اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔بے شک اللہ اپنے بندوں کو دیکھنے والا ہے۔

عارف باللہ کو معرفتِ الٰہی سات مراتب میں حاصل ہوتی ہے اوّل مرتبہ نفی یعنی لَآ اِلٰهَ، دوم مرتبہ اثبات یعنی اِلَّا اللّٰهُ، سوم مرتبہ تصدیق سے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھنا، چہارم آیاتِ قرآن کی تلاوت، پنجم دعائے سیفی کا ورد، ششم اسمائے باری تعالیٰ میں سے اسمِ اعظم حاصل کرنا، ہفتم مرتبہ اسمِ اللہ ذات سے وحدانیت میں غرق ہونا۔یہ سات خزانے ہیں اور ان میں سے ہر ایک خزانے سے ستر ہزار خزانے مزید حاصل ہوتے ہیں۔ہم ایمان لائے اور تصدیق کی۔غیر ماسویٰ اللہ کسی دوسرے پر یقین رکھنا کفر بنا دیتا ہے۔جو دعوت کے ان انتہائی مراتب پر پہنچ جاتا ہے وہ عامل کامل

www.sultan-ul-faqr-publications.com

عارف باللہ ہو جاتا ہے اور اس کی نظر اور توجہ بھی کامل ہو جاتی ہے۔ اس کی زبان اللہ کی تلوار کی مثل کامل ہو جاتی ہے۔ اور وہ جس کام کے لیے بھی اپنے دونوں لب ہلاتا ہے تو جو کچھ چاہتا ہے اپنا ہر مطلب اللہ سے حاصل کر لیتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ لِسَانُ الْفُقَرَآءِ سَیْفُ الرَّحْمٰنِ

ترجمہ: فقرا کی زبان رحمٰن کی تلوار ہے۔

عارف کی زبان تب تک ہرگز تلوار نہیں بنتی جب تک صاحبِ دعوت اولیا اللہ کی قبور پر ترتیب سے دعائے سیفی کے ذریعے دعوت پڑھنا نہ جانتا ہو۔ اس ترتیب سے دعوت پڑھنے کی قدرت صرف کامل کو ہی حاصل ہوتی ہے جو غوث و قطب کی قبر پر جا کر دعوت پڑھتا ہے اور جب وہ عامل کامل قبر پر سوار ہو کر تمام تر جذب و غصہ اور غضب سے دعوت پڑھتا ہے تو اس کا ہر دینی و دنیوی مشکل کام اللہ کے کرم سے بغیر کسی تعطل کے مکمل ہو جاتا ہے اور وہ صاحبِ وصال عارف باللہ بن جاتا ہے۔

جان لو کہ مؤکلات اور جنوں کو عالمِ غیب سے اپنی قید میں لے آنے والی دعوت اور ہے جسے عام، ناقص اور خام بھی پڑھتے ہیں جبکہ انبیا، غوث و قطب اولیا اللہ، شہدا، عارف باللہ فقرا اور درویشوں کی ارواح کو مسخر کرنے والی دعوت اور ہے۔ ایسی دعوت کے لیے صاحبِ دعوت جب قبر پر جاتا ہے تو با ترتیب پڑھتا ہے:

☆ اُحْضُرُوْا لِلْمُسَخَّرَاتِ بِحَقِّ مَلِكِ الْاَرْوَاحِ الْمُقَدَّسِ

اے ارواحِ مقدس! اللہ کی خاطر میرے مقاصد کے حصول کے لیے حاضر ہوں۔

تب اہلِ قبور ارواح اس کے گرد جمع ہو جاتی ہیں اور جو دعوت بھی پڑھی جاتی ہے وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حضوری میں آپ کے حکم سے حاصل ہوتی ہے اور اجازت و حکم دینے کا یہ اختیار مرشد در مرشد ابدالآباد تک جاری رہے گا اور کبھی نہ رکے گا۔ بیت:

ہر کرا مرشد نہ شد شیطان مرید
ہر کہ با مرشد بود گو بایزیدؒ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: جس کا مرشد نہیں وہ شیطان کا مرید ہے اور جو مرشد کے ساتھ وابستہ ہو وہ گویا بایزیدؒ ہے۔

دعوتِ قبور اور دعوتِ حضور سے کوئی بھی دعوت سخت تر اور بہتر نہیں۔ اگرچہ بزرگوں کی قبور کے آداب کا خیال رکھنا بھی عظیم کام ہے۔ جان لو کہ اگر ایک طرف آگ ہو اور دوسری طرف قبر ہو تو آگ پر قدم رکھ دو لیکن قبر پر قدم نہ رکھو کیونکہ اگر کوئی نفسانی انسان کسی روحانی کی قبر پر پاؤں رکھ دے گا تو اس روحانی سے ایسی رجعت اور آسیب لاحق ہوگا کہ وہ دیوانہ ہو کر مر جائے گا اور اگر قدم آگ پر رکھے گا تو پاؤں جل جائیں گے لیکن چند روز بعد ٹھیک بھی ہو جائیں گے۔ چونکہ روحانی نفسانی پر غالب ہوتا ہے اس لیے روحانی کی قبر پر دعوت پڑھنے کے لائق وہی ہوتا ہے جو غالب الاولیا ہو اور مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کے مراتب کا حامل ہو۔ بلکہ روحانی کی قوت اس قدر ہوتی ہے کہ وہ تو آسمانوں اور زمین کے سات طبقات میں ہر جگہ حاضر ہوتا ہے۔ فاتحہ کا ثواب حاصل ہوتے ہی روحانی کو ایسی طاقت اور قوت حاصل ہوتی ہے جو ہر شے پر غالب آجاتی ہے وہ اس لیے کہ روحانی کے نزدیک جو کچھ دنیا میں ہے وہ سب فانی ہے جبکہ اہلِ دنیا کے نزدیک روحانی زیرِ زمین فانی ہوتا ہے تاہم اصل حیات وہ ہے کہ دنیا کی زندگی میں زندہ قلب عارفین طلبِ مولیٰ میں گزارتے ہیں جن کے متعلق فرمایا گیا:

☆ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا یَمُوْتُوْنَ

ترجمہ: خبردار! بے شک اولیا اللہ ہرگز نہیں مرتے۔

جو شخص اپنی حیات میں ہی روحانی مراتب پالے تو اس کے لیے لازم ہے کہ صاحبِ زندہ قلب روحانی کی قبر پر جا کر دعوت پڑھے۔ ابیات:

شہسوار قبر کامل شد فقیر
شہسوار قبر عالم ملک گیر

ترجمہ: کامل فقیر ہی قبروں پر سواری کرتا ہے وہ نہ صرف قبور کا شہسوار ہوتا ہے بلکہ تمام دنیا پر غالب ہوتا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ہر کرا قوت بود اہل القبور
صاحب دعوت چنیں باشد حضور

ترجمہ: جو صاحبِ دعوت اہلِ قبور پر غالب ہو اسے ہی حضوری حاصل ہوتی ہے۔

ہر کہ واقف میشود دعوت قبر
ہر حقیقت یافتہ زیر و زبر

ترجمہ: جو قبور پر دعوت پڑھنے کے علم سے واقف ہو جائے وہ زیر و زبر کی ہر حقیقت جان لیتا ہے۔

دعوت تیغ برہنہ دستگیر
قتل موذی را کند فی اللہ فقیر

ترجمہ: دعوت تیغِ برہنہ کی مثل ہے جسے فنافی اللہ فقیر ہاتھ میں لے کر موذیات کو قتل کرتے ہیں۔

جو شخص قبر پر سوار ہو کر قرآن پڑھے تو کلامِ الٰہی کی برکت سے صاحبِ قبر روحانی کا مرتبہ مزید بڑھ جاتا ہے۔ اس میں حیران نہ ہو کیونکہ روحانی کی قبر کو قرآن سے عزت حاصل ہوتی ہے اور قرآن روحانی اور اس کی قبر سے افضل ترین ہے۔ قرآن غیر مخلوق ہے جبکہ روحانی اور اس کی قبر مخلوق ہے۔ جو شخص بزرگ اور عظیم اولیا اللہ کی قبر پر سوار ہو کر قرآنِ مجید پڑھے تو اس کی دعوت رواں دریا کی مثل جاری ہو جاتی ہے اور قیامت تک نہیں رکتی۔ لیکن صرف تین کاموں کے لیے قبر پر سوار ہونا چاہیے اور قرآن میں سے جو کچھ یاد ہو وہ پڑھنا چاہیے اوّل بادشاہِ اسلام کی مدد کے لیے جو دشمنوں کے ساتھ جنگ کر رہا ہو۔ دوم خاص و عام مسلمانوں کو نفع پہنچانے کے لیے۔ سوم بدعتی و ملحد بے دینوں سے نجات کے لیے۔ ان تینوں اسلامی کاموں کے لیے دعوت پڑھنے والا جو دعوت میں عامل و کامل اور قبور کا شہسوار ہوُا سے چاہیے کہ رات کے وقت تنہا کسی غوث، قطب یا شہید کی باعظمت و پُر ہیبت قبر پر جائے اور اپنے گرد حصار بنا لے۔ سب سے پہلے قبر کے گرد اللہ اکبر اللہ اکبر سے محمد رسول اللہ تک مکمل اذان دے کیونکہ قبر کے گرد صرف اذان دینے سے روحانی قید میں آ کر حاضر ہو جاتا ہے اور دل میں وہم و خیال ڈالتا ہے اور اگر صاحبِ دعوت غالب ہو تو قبر پر پاؤں

www.sultan-ul-faqr-publications.com

مار کر کہتا ہے قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ (اٹھ اللہ کے حکم سے)۔ اس کے بعد وہ ذکر کرتے کرتے خود سے بیگانہ ہو کر بے ہوش ہو جاتا ہے اور روحانی اسے جواب باصواب دیتا ہے اور اس کا کام اسی وقت جاری ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر قبر کے گرد اذان دینے سے اور قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ کہنے سے روحانی حاضر نہ ہو اور جواب باصواب نہ دے اور نہ ہی قید میں آئے تو معلوم ہوا کہ وہ روحانی صاحبِ دعوت پر غالب ہے یا پھر روحانی اس لیے حاضر نہیں ہوا کہ صاحبِ دعوت کے قرآن پڑھنے کی بدولت اسے نعمت و لذت حاصل ہو رہی ہوتی ہے اور اسی وجہ سے روحانی اس کام میں تاخیر کرتا ہے۔ اس لیے صاحبِ دعوت کو چاہیے کہ روحانی کو قید میں لا کر عاجز کر لے اور کبھی قبر کے پاؤں کی جانب اور کبھی قبر پر سوار ہو کر قرآن پڑھے۔ ان دو سخت اعمال سے روحانی اسی وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور فریاد کرتا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جانب سے روحانی کو حکم ہوتا ہے کہ جاؤ اور دعوت پڑھنے والے کے باتوفیق رفیق بن جاؤ اور اس کے کام مکمل کرو۔ اسی وقت اس کا جو بھی مقصود ہو اُس کو حاصل ہو جاتا ہے جیسا کہ اس حدیث مبارکہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ

ترجمہ: جب تم اپنے امور میں پریشان ہو جاؤ تو اہلِ قبور سے مدد مانگ لیا کرو۔

اس طرح کی دعوت پڑھنا کسی شہسوار کا ہی کام ہے اور اسے صرف وہی پڑھتا ہے جسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جانب سے اس دعوت کو پڑھنے کی اجازت حاصل ہو۔

ابیات:

ہر کرا رخصت نباشد از رسولؐ
ایں مراتب را نیابد جز وصول

ترجمہ: جسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جانب سے دعوت پڑھنے کی اجازت حاصل نہ ہو اسے اس دعوت سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ہر کرا رخصت نباشد از حضور

ایں مراتب کے بیابد از قبور

ترجمہ: اور جسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جانب سے دعوت پڑھنے کی اجازت حاصل نہ ہو وہ قبور سے یہ مراتب کیسے پا سکتا ہے؟

جان لو کہ دعوت پڑھنے کی دوسری ترتیب یہ ہے کہ عرش سے تحت الثریٰ تک اٹھارہ ہزار عالم ایسی دعوت پڑھنے والے کی قید میں آ جاتے ہیں۔ دعوتِ معظم و مکرم یہ ہے کہ قرآنِ مجید پر اعتبار کیا جائے اور قرآن کو اپنا پیشوا اور شفیع بنایا جائے۔ اس طریقے سے قرآن پڑھنے والا جیسے ہی قرآن کے علوم کے سمندر میں غوطہ لگاتا ہے تو چاروں حاملینِ عرش فرشتے اور چاروں مقرب فرشتے جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام چاہتے ہیں کہ زمین کو الٹ دیں اور تمام مقدس ارواح حیرت میں آ جاتی ہیں اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھا کر کہتی ہیں اے خداوند! اس صاحبِ دعوت کی دعوت کو قبول فرما اور اس کے کام کو جلد مکمل کر دے تاکہ ہم اس کی قید سے خلاصی پائیں اس دعوت سے سخت تر دعوت اور کوئی نہیں۔ بیت:

www.sultan-ul-faqr-publications.com

باھُوؒ بہر از خدا بہر از رسولؐ

اطلاعی کس مکن اہل الوصول

ترجمہ: اے باھُوؒ! اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے واسطے صاحبِ وصال کا راز کسی کو مت بتانا۔

پس ایسی دعوت اُس شخص کے علاوہ نہ کوئی جانتا اور نہ پڑھتا ہے جو ہر رات اور ہر گھڑی و ہر لمحہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں حاضر رہتا ہو۔ یہ مراتب منتہی اہلِ دعوت کے ہیں جو عامل کامل اور صاحبِ دیدار ہو جیسا کہ حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نظر گناہ پر تھی جبکہ خضر علیہ السلام کی نظر راہِ صواب پر تھی۔ حضرت موسیٰؑ اور حضرت خضرؑ کا یہ واقعہ سورۃ الکہف میں درج ہوا ہے:

☆ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيۡنِيۡ وَبَيۡنِكَ (18:78)

ترجمہ: (حضرت خضرؑ نے) فرمایا یہ میرے اور آپ کے درمیان جدائی (کا وقت) ہے۔

جان لو کہ کامل عامل منتہی صاحبِ دعوت وہ ہے کہ اس کے طالبان بھی پہلے ہی روز دعوت کے عامل اور کامل بن جائیں۔ وہ نر شیر کی مثل پہلوان اور قبر پر سواری کرنے والا ہوتا ہے اور زمین و آسمان میں اوپر نیچے جو کچھ بھی ہے وہ سب کی حقیقت سے باخبر ہوتا ہے۔ جان لو کہ کلامِ الٰہی کو پاک صاف ہو کر پڑھنا چاہیے اور صرف پاک آدمی ہی اسے پڑھنے کے لائق ہوتا ہے کیونکہ جو پاک کلامِ الٰہی کو ناپاکی کی حالت میں پڑھے وہ دیوانہ ہو جاتا ہے اور پریشان رہتا ہے۔ پاک کون ہے اور نجس کسے کہتے ہیں؟ جان لو کہ نفسِ امارہ ناپاک ہے اور شیطان کا بھی بادشاہ ہے اور ناپاک شیطان اور مردار کے ساتھ متفق ہو جاتا ہے اور مردار کا طالب کتا ہوتا ہے۔ لیکن جو دل ہمیشہ ذکرِ اللہ میں مشغول رہتا ہو وہ پاک ہے اور دل کی انتہائی پاکی کی بدولت روح بھی پاکیزہ ہو جاتی ہے۔ اسم اللہ پاک تر ہے اور یہ پاک دل اور پاکیزہ روح کو سر سے قدم تک نورِ الٰہی میں ڈھال دیتا ہے اور ابدی حیات عطا کرتا ہے۔ صرف ایسا ہی پاکیزہ وجود قبر پر سوار ہو کر دعوت پڑھنے کے لائق ہے۔ صرف وہی مرشد لائقِ ارشاد ہے جو معرفتِ الٰہی تک پہنچاتا ہے۔

ابیات:

خام از رجعت شود خانہ خراب

کامل از دعوت شود مطلب بیاب

ترجمہ خام کو دعوت پڑھنے سے رجعت ہوتی ہے اور وہ برباد ہو جاتا ہے جبکہ کامل کو دعوت پڑھنے سے اس کا مطلب حاصل ہوتا ہے۔

ہر کہ شد واقف بجان اہل القبور

جثہ آں را پاک گردد خاص نور

ترجمہ: جو اہلِ قبور ارواح سے واقف ہو جائے اس کا وجود پاک ہو کر خاص نور بن جاتا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

باھُوؒ دعوت قبر مشکل کشا
از قبر حاصل شود نور صفا

ترجمہ: اے باھُوؒ! قبر پر دعوت پڑھنے کا عمل مشکل کشا ہے کیونکہ اس سے ایسا نور حاصل ہوتا ہے جو باصفا بنا دیتا ہے۔

جاننا چاہیے کہ اہلِ قبر روح کا روحانی وجود ہمیشہ اس کی قبر پر ایسے سوار رہتا ہے جیسے کوئی گھوڑے پر سوار ہو۔ معلوم ہوا کہ اس کی قبر اس کے لیے سواری کی مثل ہے۔ اگر روحانی دنیا سے باایمان رخصت ہوا ہو تو وہ سعید ہے اور اس کا مقام علیین ہے اور اس کے مراتب، نظر اور جمعیت عرش سے بالاتر ہیں اور وہ انبیا و اولیا سے ان کی مجلس میں ہم کلام ہوتا ہے لیکن اگر روحانی شقی ہو تو اس کا مقام سجین ہے۔ اور اس کا مرتبہ تحت الثریٰ ہے اور اس کے پاؤں کے نیچے آتشِ دوزخ ہوتی ہے جس سے اُسے عذاب دیا جاتا ہے۔ دن رات اس کا وجود اس آگ سے ایسے جوش میں رہتا ہے جیسے آگ کے اوپر دیگ رکھی ہو۔ پس اگر کوئی شخص قبر پر سوار ہو اور روحانی کے ساتھ قرآنِ عظیم پڑھے تو اگر روحانی عذاب یافتہ ہے تو قرآن پڑھنے کی برکت سے عذاب سے نجات پاتا ہے اور وہ روحانی سے اپنے مطالب حاصل کرتا ہے۔ اور اگر روحانی بزرگ ہو اور وہ شخص اس بزرگ کی قبر پر سوار ہو کر اس کے ساتھ قرآنِ مجید پڑھے تو قرآن پڑھنے کی برکت سے وہ انبیا و اولیا اللہ کی مجلس میں پہنچ جاتا ہے اور قرآن پڑھنے سے اس کے مراتب عزت و فخر زیادہ ہو جاتے ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ بزرگوں کی قبر کے ادب کا خیال رکھنا لازم اور قبر پر سوار ہونا بے ادبی ہے تو ایسا کہنے والا اس روحانی کے احوال سے واقف نہیں بلکہ وہ نفسانی ہے۔ اسے جواب دو کہ قبر بہتر ہے یا قرآن؟ قرآن کے مطابق قبر کمتر ہے اور قرآن بہتر ہے۔ لہٰذا کمتر قبر پر بہتر قرآنِ مجید پڑھنے میں کوئی برائی نہیں۔ بلکہ قرآن پڑھنے کی برکت سے کمتر بھی بہتر ہو جاتا ہے اور قرآن پڑھنے والا بزرگ کے مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے۔ دعوت پڑھتے وقت اہلِ قبور روحانی سے دعوت پڑھنے والے کو الہام ہوتا ہے اور وہ جواب باصواب پاتا ہے اور قرآن کی زبان میں یا غیب کی زبان سے اسے جواب ملتے

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ہیں یا دل کو دل سے دلیل ہوتی ہے یا روح کو روح سے خیال حاصل ہوتا ہے یا سرّ سے سرّ کو وھم ہوتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اِذَا تَحَيَّرْتُمْ فِي الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِيْنُوْا مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ

ترجمہ: جب تم اپنے امور میں پریشان ہو جاؤ تو اہلِ قبور سے مدد مانگ لیا کرو۔

پس احوالِ قبور کی اس حقیقت کو صرف وہی جانتا ہے جو مجلسِ محمدیؐ کی حضوری میں پہنچ گیا ہو اور اولیا اللہ کی ارواح سے ملاقات کرتا ہو اور اسے مجلسِ محمدیؐ کی حضوری سے دعوتِ قبور پڑھنے کی اجازت حاصل ہوئی ہو اور اس کا یہ عمل حضوری کا حامل ہوتا ہے اور وہ دعوت پڑھنے والا انبیا اور اولیا کی مجلس میں مشہور ہوتا ہے۔ ابیات:

اولیا را قبر ہم چو جسم و جان

اولیا را در قبر خفتہ بدان

ترجمہ: اولیا کی قبر ان کے لیے ایسے ہے جیسے روح کے لیے جسم۔ اس لیے انہیں اپنی قبر میں سویا ہوا سمجھ۔

خفتگان را از قبر بیدار کن

ہم سخن با ہم کلامی یار کن

ترجمہ: ان سوئے ہوئے اولیا کو قبر میں بیدار کر کے ان سے ہمکلام ہو اور ان سے دوستی کرو۔

دل ز دل سخنی شود با ہم کلام

ایں چنیں سخنش ز الہامی کلام

ترجمہ: تیرا دل ان کے دل سے ہمکلام ہوگا اور یہ بات چیت الہامی طور پر ہوگی۔

چوں درآید سخن روحانی بدل

اولیائش زندہ جانی زیر گل

ترجمہ: جیسے ہی تیرا دل روحانی کی گفتگو سننے لگے تو جان لو کہ وہ قبر زندہ قلب والے ولی کی ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

وقت مشکل یاد کن از عہد او
طرفہ زد حاضر شود تو روبرو

ترجمہ: تو مشکل وقت میں انہیں یاد کر اور انہیں ان کا وعدہ یاد دلا تو وہ پلک جھپکنے میں تیرے روبرو حاضر ہو جائیں گے۔

صد ہزاران با مؤکل گرد گرد
ایں چنیں دعوت بود تاثیر ورد

ترجمہ: دعوت پڑھنے کی تاثیر یہ ہوگی کہ ہزاروں مؤکلات تیرے اردگرد جمع ہو جائیں گے۔

با تو گویم بشنو اے اہل یقین
لاتخف باشد روحانی تہ زمین

ترجمہ: اے اہلِ یقین! سن میں تجھ سے مخاطب ہوں۔ روحانی اپنی قبور میں لاخوف ہوتے ہیں۔

روح بالا عرش قالب زیر خاک
احتیاجی نیست روضہ جان پاک

ترجمہ: ان اولیا کی روح عرش سے بھی اوپر جبکہ جسم زیرِ زمین یعنی قبر میں ہوتا ہے۔ اس لیے ان کی پاک جان کو کسی روضے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

گم قبر گم نام بی نام و نشان
جثہ را با خود برند صاحب عیان

ترجمہ: ان کی قبر اور نام گمشدہ یعنی اگر وہ بے نام و نشان بھی ہوں تو کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ وہ صاحبِ دیدار ہوتے ہیں جو اپنے وجود کو اپنے ساتھ (لامکان میں) لے جاتے ہیں۔

باھُوؒ ازیں بہ نباشد باشرف
الف اللہ بس ترا زیں یک حرف

ترجمہ: اے باھُوؒ! تیرے لیے بس ایک حرف یعنی اسم اللہ کا الف ہی کافی ہے کہ اس سے بہتر کوئی

www.sultan-ul-faqr-publications.com

شرف نہیں۔

جان لو کہ تصرف تین طرح کے ہیں تصرفِ دنیا کو بھی لوگ خزانہ سمجھتے ہیں اور تصرفِ عقبیٰ کو بھی لوگ خزانہ سمجھتے ہیں جبکہ عارف باللہ فقیر کی نظر میں یہ دونوں تصرف ہی مصیبت ہوتے ہیں کیونکہ غیر ماسویٰ اللہ کی طرف رجوع کرنا رجعت و زوال کا باعث ہے۔ صاحبِ وصال عارف باللہ کا کوئی بھی طالب اپنے مقصد و مطلب تک نہیں پہنچ سکتا جب تک مرشد اس طالب کی طرف توجہ نہ کرے۔ اگر مرشد ناقص ہو تو طالب کو ایک ہفتہ کی توجہ سے اس کے مقصود تک پہنچاتا ہے اور اگر مرشد کامل ہو تو طالب کے لیے تین دن رات کی توجہ کافی ہے اور اگر مرشد مکمل ہو تو طالب کے لیے مرشد کی ایک دن اور رات کی توجہ ہی کافی ہے اور اگر مرشد اکمل ہو تو طالب کے لیے مرشد کی ایک گھڑی کی توجہ کافی ہے لیکن اگر مرشد سروری قادری جامع ہو تو طالب کے لیے اس جامع مرشد کی پل بھر کی توجہ ہی کافی ہے۔ صاحبِ حضور مرشد کی توجہ اور دعوتِ قبور کا عمل تا قیامت نہیں رکتا۔

جان لو کہ سب سے پہلی شرط یہی ہے کہ جس کا باطن معمور ہو وہی دعوتِ قبور پڑھنے کے لائق ہوتا ہے کیونکہ ان قبور سے اللہ کا قرب، معرفت اور حضوری حاصل ہوتی ہے۔ جان لو کہ دعوت میں مزید سات خزانے ہیں اور یہ خزانے اللہ کے حکم اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت سے حاصل ہوتے ہیں۔ اوّل خزانہ یہ ہے کہ کلامِ خدا اور دعائے سیفی کے ساتھ دعوت پڑھنے سے تانبے کی مثل وجود سونے کی مانند قیمتی ہو جاتا ہے جبکہ بعض کی نظر کیمیا ہو جاتی ہے۔ دوم خزانہ یہ ہے کہ دل کو قبور سے حاصل ہونے والے جواہرِ علم سے جمعیت حاصل ہوتی ہے۔ سوم خزانہ یہ ہے کہ قبور سے حاصل ہونے والے علم کے فیض سے روح فرحت پالیتی ہے۔ چہارم خزانہ یہ ہے کہ نفس پاکی و پاکیزگی کی صفت اختیار کر لیتا ہے۔ پنجم خزانہ یہ ہے کہ علمِ غیب حاصل ہوتا ہے۔ ششم خزانہ یہ ہے کہ وجود سے غفلت کی نیند ہمیشہ کے لیے ختم ہو جاتی ہے۔ ہفتم خزانہ یہ ہے کہ توفیقِ الٰہی حاصل ہوتی ہے لیکن ان چار طرح کی رجعت سے باخبر رہو۔ علما کو علم کے خلاف عمل کرنے سے رجعت ہوتی ہے۔ فقیر کو اسم اللہ ذات کے خلاف کرنے سے رجعت ہوتی ہے اور وہ جو بھی بات کرتا ہے

www.sultan-ul-faqr-publications.com

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہے۔ جاہل کو دل کی سیاہی کی وجہ سے رجعت ہوتی ہے اور غنی کو مال کی زیادتی کے باعث رجعت ہوتی ہے۔ جان لو کہ جو شخص دعوت کو اللہ کی خاطر نہیں بلکہ امراو بادشاہ سے ملاقات کی غرض سے پڑھے تو وہ دعوت اسے امراو بادشاہ تک ہی پہنچاتی ہے۔ اس کے بعد اس کی دعوت جاری نہیں ہوتی بلکہ دعوت کی راہ ہی بند ہو جاتی ہے۔ لیکن جو شخص حکمِ خدا سے دعوت پڑھے تو وہ صاحبِ دعوت راہِ حق کو پسند کرنے والا ہوتا ہے اور وہ راہ اس پر اوّل سے آخر تک کبھی بند نہیں ہوتی۔ اور جو اس کو دین اور دنیا کے لیے پڑھے اس کی ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے اور مشکلات میں بھی دعوت اس کی مدد کرنے سے عاجز نہیں آتی۔ چالیس روزہ چلوں کی ریاضت سے اولیا اللہ کی قبر پر ایک رات دعوت پڑھنا بہتر ہے۔ اگر کوئی دولت و نعمت حاصل کرنا چاہے اور یہ چاہتا ہو کہ بغیر کسی محنت و تکلیف کے بزرگی اور دینی و دنیوی خزائنِ الٰہی حاصل کر لے اور نفسِ امارہ اس کی قید میں آ جائے اور شیطان ملعون دفع ہو جائے اور تمام عالم اس کے حکم کے تحت آ جائے اور چھوٹی و بڑی تمام مخلوقات مسخر ہو کر اس کی طرف رجوع کریں اور وہ قرآن سے اسمِ اعظم پا لے اور مؤکلات سے بذریعہ الہام علمِ تکسیر، علمِ تاثیر اور علمِ روشن ضمیر، علمِ کیمیا نظیر حاصل کرے اور ان سے مشکلات کے حل کے لیے نقش لکھنے کا طریقہ اور علم سیکھے اور مجلسِ محمدیؐ کی حضوری سے مشرف ہو اور اصحاب کبارؓ اسے سرفراز فرمائیں تو اس کے لیے اس طالبِ مولیٰ کو وسیع حوصلہ کا حامل ہونا چاہیے تاکہ اسرارِ ربانی کا حامل ہو سکے اور کسی کو وہ اسرار نہ بتائے۔ تب مرشد اسے حضوری کے ذریعے ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے اور زیرِ زمین سونا و چاندی کے جتنے بھی اللہ کے پوشیدہ خزانے ہیں اور جتنے خزانے زمین کے اوپر ہیں سب بیک وقت اس پر روشن اور واضح ہو جاتے ہیں بلکہ یہ تمام خزانے اللہ کے حکم سے اس کے تصرف میں آ جاتے ہیں۔ جو فقر کے ان مراتب پر پہنچ جائے اس کا دل غنی ہو جاتا ہے اور وہ مجلسِ محمدیؐ کی دائمی حضوری میں پہنچ کر الفقر لا یحتاج کا مقام حاصل کر لیتا ہے۔ ظاہری طور پر وہ عاجز اور در در سوال کرنے والا گدا نظر آتا ہے جبکہ باطن میں وہ صاحبِ معرفت اور واصل باللہ ہوتا ہے۔ یہ مراتب اور درجاتِ حضوری اولیا اللہ کی قبر کی ہم نشینی

www.sultan-ul-faqr-publications.com

میں دعوت پڑھنے سے حاصل ہوتے ہیں۔ دعوت تیغ برہنہ کی مثل ہے اگر خام اسے پڑھے تو یہ تیغ گویا کسی اناڑی کے ہاتھ میں ہے جسے وہ کسی طرف بھی گھما سکتا ہے اور اگر کامل اس دعوت کو پڑھے تو وہ اس تلوار کو ہاتھ میں لیتے ہی موذی، منافق اور دینِ محمدیؐ کے دشمن کو قتل کر دیتا ہے۔ جان لو کہ پاکیٔ وجود کی اساس جس کی بدولت زندگی و موت میں وجود پاک رہتا ہے' یہ ہے کہ اسمِ اللہ ذات کو باطنی تفکر سے دل پر لکھا جائے۔ جیسے ہی مشق کی کثرت سے دل پر اسمِ اللہ ذات نقش ہو جاتا ہے تو اسے مقامِ حیّ و قیوم حاصل ہوتا ہے اور دل سے بلند آواز آتی ہے ''یاحیّ یاقیوم''۔ اس کے بعد دل پر اسمِ محمدؐ لکھنا چاہیے جس سے طالب دعوتِ قبور پڑھنے کے لائق بنتا ہے۔ جان لو کہ دعوتِ قبور پڑھنے والا چار حکمتوں سے خالی نہیں ہوتا یا کہ دعوت پڑھنے والے کو رجعت ہو جاتی ہے یا اگر کسی کے لیے پڑھی جائے تو ترقیٔ درجات اور جمعیت کی جاودانی دولت حاصل ہوتی ہے یا وہ رجعت کھا کر خراب حال ہو جاتا ہے یا یہ کہ دعوت پڑھنے والا یا جس کے لیے دعوت پڑھی جا رہی ہو دونوں رجعت کھا کر خراب حال ہو جاتے ہیں۔ جبکہ کامل صاحبِ دعوت وہ ہے کہ جب وہ دعوت پڑھے یا جس کے لیے دعوت پڑھی جا رہی ہو دونوں کو جمعیت اور دونوں جہانوں میں ترقی عطا ہوتی ہے۔ زندہ دم اور زندہ قلب صاحبِ دعوت کی دعوت تب رواں ہوتی ہے جب وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اجازت کے بعد پڑھی جائے اور جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اجازت طلب کیے بغیر دعوت پڑھی جائے تو دعوت پڑھنے والا خراب حال ہو جاتا ہے۔ جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حضوری سے اجازت حاصل کر کے اس طریقے سے دعوت پڑھتا ہے تو اسے انتہائی درجے کا وھم عطا ہوتا ہے کیونکہ فقیر کی توجہ اور وھم تمام جہان پر محیط ہوتا ہے۔ اسی لیے صاحبِ دعوت جب دعوت ختم کرتا ہے تو چار باطنی لشکر جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مدِنظر ہوتے ہیں' اس کی حفاظت کی غرض سے اس کے اردگرد جمع ہو جاتے ہیں اگرچہ وہ ظاہری آنکھوں سے نظر نہیں آتے۔ وہ چاروں باطنی لشکر یہ ہیں اوّل لشکر جو اللہ تعالیٰ کی نظر میں منظور ہوتا ہے۔ دوم لشکر جو مجلسِ محمدیؐ کی حضوری میں منظور ہوتا ہے۔ سوم لشکر موکلات اور فرشتوں اور ان کے تابع

www.sultan-ul-faqr-publications.com

جنوں کا ہوتا ہے۔ چہارم لشکر شہدا کی ارواح کا ہوتا ہے۔ ایسے ولی کے پاس ہر طرح کے ہتھیار ہوتے ہیں جیسا کہ تیغِ برہنہ، نیزہ، تیر و کمان، چاقو، خنجر اور بندوق۔ اور یہ سب ہتھیار اس کی نظر کے ساتھ ہوا میں معلق ہوتے ہیں۔ اگر وہ کسی پر غضبناک ہو تو اسے غیب سے ایسا زخم لگتا ہے جو کبھی ٹھیک نہیں ہوتا اور اسی زخم سے وہ مر جاتا ہے۔ لیکن بہتر وہی ہے جو مخلوقِ خدا کا بوجھ اٹھائے اور اسے تنگ نہ کرے بلکہ سنت کے مطابق یہ اس کے منہ سے یہی دعا نکلے:

☆ اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ٥

ترجمہ: اے اللہ! میری قوم کو ہدایت دے کیونکہ وہ بے خبر ہیں۔

☆ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

بیت:

ایں کتابی تم ختم گنج بے شمار
گنج از گنجش برآید شہسوار

ترجمہ: (اللہ کے) بے شمار خزانوں سے بھرپور یہ جامع کتاب مکمل ہوئی۔ اس سے خزانے صرف شہسوار ہی حاصل کر سکیں گے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

کلید التوحید (کلاں)

(فارسی متن)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَاَھۡلِ بَیۡتِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ o

اَمّا بعد! می گوید مصنف تصنیف ہدایت اللہ رحمت اللہ فنافی اللہ بقا باللہ عنایت لطف اللہ نکاتِ متبرکات صحیح موافقِ نص و حدیث آیات بذکر اللہ تسبیح لطیفہ شریفہ شرف الاشراف ۔ باز می گوید فقیر باھُو ولد بازید رحمتہ اللہ علیہ عرف اعوان ساکن قلعہ شور در زمانہ محی الدین صاحب شریعت راسخ بر دین۔

دین بر دین محمدؐ شد قوی قاتل الکفار اصحابش نبیؐ

برگزیدہ از عباد اللہ الٰہ شاہ اورنگ زیب غازی بادشاہ

بادشاہ اسلام را جمعیت باد۔ نامِ ایں کتاب را کلید التوحید نہادہ شد و از ہر مشکل مشکل کشا مشرف کنندہ بمجلس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و غرق کنندہ بوحدانیتِ خدا خطاب دادہ شد۔ المطلب آنکہ مرشد کامل مکمل اکمل جامع کہ در تصرفِ او کل وجز اہلِ راز طالب اللہ را روزِ اول سبق میدہد بتعلیم و تلقین غرق فنافی اللہ معرفت قرب مع اللہ ابتدا و انتہا تمام راز کہ ریاضت لوازمہ راہ است و راز روزِ اول از تصور اسمِ اللّٰہ ذات غرق فی اللہ با جمعیت قرب اللہ است۔ شخصی کہ طالب اللہ را برکت اسم اعظم و از تاثیرِ کلمہ طیب معظم و از غلباتِ تصور اسم اللّٰہ ذات عطا اللہ بکشاید مقام فنافی اللہ غرق قرب با جمعیت اللہ آنرا بس است ۔ ریاضت اہل راز پنج وقت با سنت جماعت نماز ۔ راز با نماز برحق است و راز بے شریعت و بے نماز بر باطل است و صاحب راز دوام بتصور اسم اللّٰہ ذات عارف باللہ اہلِ نظر و مخمور از وجود خونِ جگر۔ از ین ریاضت ہیچ ریاضت سخت تر و بہتر نباشد۔ ریاضت نیز بر دو قسم است ۔ ریاضت عام کہ بعضی را ریاضت باریا از نفس ہوا از برائے رجوعاتِ خلق بنام ناموس و ریاضتِ خاص کہ ظاہر باطن از بہر خدا۔ این راہ راز توحید را کلمہ طیب کلید لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ۔ ہر کہ از کلید کلمہ طیب قفل دل واکند و از و می کشاید معرفت الٰہی راز طالب لایحتاج بے نیاز ۔ اینست سلک سلوک حضور غرق فنافی اللہ مشاہداتِ تجلیاتِ ذات نور و بمشرف مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسرور وجود از سر تا قدم پر ذکر اَللّٰہُ و باطن معمور ۔ این طریق محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عطا اللہ رحمت فیض فضل اللہ از

www.sultan-ul-faqr-publications.com

طریق تحقیق است۔ ہر کہ ناقص حاسد منافق کورچشم شک آرد از اہل زندیق است۔ این چنین سلک سلوک بے ریاضت راز است و بے مجاہدہ مشاہدہ است یعنی خوردن او مجاہدہ و خواب او مشاہدہ یعنی فقیر فنا فی اللہ را شکم مثلِ تنور است و خوردن او از مجاہدہ غلباتِ آتش ذکر سوختہ گردد و در وجود پیدا شود نور و آنرا بے محنت با محبت معرفت است و آنرا بطاعت از خاص طلب توفیق است کہ دوام مع اللہ بحق رفیق است و این چنین بے رجعت راہ است کہ ابتدا و انتہا ہر مقاماتِ ذات و صفات در نگاہ است۔ دل بتصدیق سراپردہ از دل کشادہ روشن ضمیر۔ تحقیق زبان او سیف اللہ و مراتبِ او ولی اللہ و عامل در عمل خاصیتِ اسم اعظم و از آیاتِ قرآنِ مجید صاحب ترک و توکل تجرید تفرید کہ کار او حسبۃ اللہ و در نظر او غیبی خزائن اللہ۔ مؤکلان فرشتہ مسخرات در قیدِ خود آوردن ہر وقت کہ خواہد حاضر شوند و مشروحاً جواب باصواب چنانچہ روحانیان ارواح انبیا، اولیا اللہ، جن و انس و حوش و طیور بلکہ ہژدہ ہزار عالم از علم حاضرات بتصور اسم اللہ ذات و واقفِ احوال حقیقت دریافتن از ہریک اسمائے باری تعالیٰ و علم در عمل آوردن از قبور از حکم حضور علم دعائے سیفی دعوت روان گردد۔ علمِ نقش دائرہ جفر از مشرق تا مغرب مثلِ ملک سلیمان علیہ السلام در حکم بمد نظر و بادشاہی در قبض خود آوردن بہ از سلطان سکندر۔ این چنین مراتب فقیر در دنیا عظیم و بلند تر۔ از خلق رنج بردارد و خلق را نیازارد۔

بدانکہ اللہ تعالیٰ فقیرانِ صاحب حاضراتِ اسم اللہ ذات را چنان قوت بخشیدہ است، اگر خواہند مؤکلان مشروحاً علم کیمیا و یا آنکہ سنگ پارس کہ بہ آہن چسپد زرسرخ گردد، مؤکلان غیب الغیب برکتِ کلام اسم اعظم بدست آوردہ می دہند لیکن فقیران اہل اللہ کہ دوام استغراق مع اللہ ظاہر چنان دل غنی و در باطن حاضر مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مرتبہ مؤکل مراتب تمامیت دنیا، جانب کیمیا و سنگ پارس بہ گوشہ چشم نہ نگرند اگرچہ از فقر فاقہ خون از جگر خورند۔ قولہ تعالیٰ وَاَتۡبَعۡنٰهُمۡ فِىۡ هٰذِهِ الدُّنۡيَا لَعۡنَةً ۔ حب دنیا در وجود مثل کرم است، از بیماری خطرات آرام و قرار ندید۔ دیگر بدان کہ بہر ارواح انبیا و اولیا اللہ و شہدا مومن مسلمان صاحب مراتب آمدہ حاضر شوند وقت اشتغال اللہ بہر یک روحانی دست مصافحہ ملاقات کند و ہمیشہ غرق فقیر اولیا اللہ عارف باللہ بمعرفتِ اِلَّا اللّٰه و بحضوری مجلس مشرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوام حاضر میباشد۔ اینچنین فقیر فی الدنیا و الآخرۃ لا یحتاج گردد۔

فقیر را ہفت کلید است کہ از یں ہفت کلید مراتب ہفت توحید طی از طی، حی از حی "يُخۡرِجُ الۡحَىَّ مِنَ الۡمَيِّتِ وَيُخۡرِجُ الۡمَيِّتَ مِنَ الۡحَىِّ"۔ و ہفت تصور با ہفت تصرف، ہفت آیات با ہفت حاضرات روشن نماید ہر زمان تماشا بہ بیند در ہر دو جہان۔ این چنین مراتب اہل شریعت حلقہ بگوش محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، استغراق فنا فی اللہ با خدا آنست عارف باللہ راز کہ آنرا خوش نباید حسن پرستی و شرب شراب و از سرود آواز، قولہ تعالیٰ "وَاَنۡذِرۡهُمۡ يَوۡمَ الۡاٰزِفَةِ اِذِ الۡقُلُوۡبُ لَدَى الۡحَـنَـاجِرِ كٰظِمِيۡنَ ؕ مَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ حَمِيۡمٍ وَّلَا شَفِيۡعٍ يُّطَاعُ ؕ يَعۡلَمُ خَآئِنَةَ الۡاَعۡيُنِ وَمَا تُخۡفِى الصُّدُوۡرُ"۔ تخمِ زنا سرود و حسن پرستی است و تخم خیانت شرب و خمر است۔ المطلب آنکہ ہر کہ علم را شاسد و

www.sultan-ul-faqr-publications.com

باعوت در عمل آرد علم آن رامی رساند بہ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ہر کہ بکنہ اسم اللہ راشناسد و ماہیت دریابد اسم اللہ آنرا میرساند بمعرفت وحدانیت ذات۔ پس معلوم شد کہ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ از برائی ربوبیت معرفت وحدانیت اللہ ذات است۔ اساسِ فقر و معرفت و مراتب ابتدائے فقیر آنست کہ ابتدا علمِ اکسیر و تکسیر در عمل آرد۔ چوں در عمل آرد دل غنی شود باز بگذارد۔ ایں چنین فقیر راپشتی از حضور جمعیت باہتمام است۔

ہر کہ این ہفت مراتب حاضرات و ہفت تصور تصرف ذات نداند فقیری او مثل پیغام است یا ناقص ناتمام است۔ از تصور اسم اللہ ذات ذکر غرق ربوبیت نور اللہ کشاید، طالب اللہ را ہر مطالب از نور حضور نماید و ظاہر و باطن و لوحِ محفوظ در لوحِ ضمیر درآید و از حاضراتِ تصور کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ذکر پاکی عبہر کشاید طالب اللہ را در ہر دو جہان بہرہ بخشد، بمطلب بہرہ ورنماید۔ مرشد کامل طالب صادق را ازیں ہفت کلید بہ ہفت قفل حاضرات می کشاید و بیک دم و بریک قدم طالبان را بمطالب مقصود ہر دو جہان بنماید آنچہ تصرفِ ظاہری، تصرفِ باطنی، تصرفِ ازلی، تصرفِ ابدی، تصرفِ دنیا، تصرفِ عقبیٰ، تصرفِ غرق فنافی اللہ مولیٰ و تصرفِ توحید معرفت از ہر مراتبِ قرب اعلیٰ و اولیٰ۔ این چنین راز و گنج بیریاضت و بیرنج مرشد قادری سروری کامل مکمل اکمل جامع مجموعۃ الفقر و مجموعۃ الفضل و مجموعۃ القرب و مجموعۃ المعرفت و مجموعۃ التوحید غرق نور۔ این چنین مرشد لائقِ ارشاد است ختم تمام۔ مرشد ناقص راہزن است طالبان را ناقص خام۔ بیت

باھُوؒ مرد مرشد می برد در ہر مقام	مرشدے نامرد طالب زر تمام

از مرشد کامل می کشاید طالب اللہ را علم دعوت۔ از دم دعوت در قبض خود و در عمل خود آرد از روحانی انبیا و اولیا اللہ اہل قبور است و عاملِ دعوت اہل قبور را رخصت از محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضور است کہ مراتب کار او ذکر از ذکر لازوال کہ دریک دم رسانندہ معرفت اللہ وصال۔ چنانچہ کار زبان از زبان است یعنی عاملِ قال عالم قال و کار قلب از قلب است، معرفت احوال یعنی عامل و عالمِ احوال و کارِ روح از روح است یعنی وصال، عامل و عالمِ وصال و کار سرّ از سرّ است، کار معرفت از معرفت است، کار توحید از توحید است، کار مشاہدہ از مشاہدہ است، کار نور از نور است، کار تجرید از تجرید است، کار تفرید از تفرید است، کار حضور از حضور است۔ این چنین عالم فیض بخش فاضل عارف فقیر اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ باشد مرشد اہلِ توحید است یعنی رسانندہ بقرب ذات۔ مرشدی کہ از ہر مقام طی در طی مقام نکشاید و در ہر مقام طی در طی ندر آید معلوم شد کہ مرشد صاحب تقلید طبقات رسانندہ بہوا است بی خبر از فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بعید سرہوا است۔

بیت:

طالباں را بس بود ایں راہِ پند	راہِ مردان شد حضوری ہوش مند

www.sultan-ul-faqr-publications.com

طالبی و مرشدی نہ مرتبہ آسان کار است۔ در مرشدی و طالبی مشاہدہ تجلیات ذات بمدِ نظر اللہ منظور و در مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضورِ عظیم سِرّ اسرار۔ اللہ ماسوی اللہ ہوس۔

كُلُّ بَاطِنٍ مُخَالِفٌ لِّظَّاهِرِ فَهُوَ بَاطِلٌ۔ بیت

ذکر ہم دوری است در غرق نور　　در نظرِ نبویؐ شوی دائم حضور

اگر فقیر ان عارف ولی اللہ را در باطن چنین توفیق معرفت و یگانگت بحق رفیق مراتب عظمیٰ معرفت اللہ وسعادتِ کبریٰ مشرف مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم در راہِ باطنی روندگان راہ ہر حقیقت ظاہری باطنی احوالات آگاہ نعمت اللہ رحمت اللہ نہ بودی روندگانِ راہ باطنی ہمہ گمراہ شدندی۔ اعمالِ ظاہر از برائی باطن است نہ از برائی بطن آسائش است نفس را لذت در دنیا وطن۔ بیت

ہر کرا از دل کشاید چشم نور　　شد حضوری مصطفیؐ رست از غرور

قولہ تعالیٰ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ قولہ تعالیٰ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ O

راہِ ظاہر و باطن متعلق بعلم است۔ بے علم در راہِ مولیٰ نتوان رفت کہ جاہل طالبِ نفس و مرید شیطان است۔ جاہل نام نادانستہ و از افعال خود پریشان است کہ جاہل سرگین کش مثل جعل است۔ در جہان از جہل و از جاہل ہیچ بدتر و خوارتر نباشد مگر آنکہ حلقہ بگوش و تابع متابعتِ شریعت علم علما۔ المطلب آنکہ سرمایہ ایمان علم است، راہنما علما علم است، نعمت ہر دو جہان علم است، قاتلِ شیطان علم است، علم مسلمان کنندہ نفسِ امارہ و صحتِ جان است وعلم سپرِ آتش است دوزخ نیران۔ از علم ظاہر باطن سِرّ اسرار کشاید قدرتِ سبحان است۔ عالم عامل را ملک علم بہ از ملک سلیمان است۔ ہر کہ علم را شناسد و قدر داند یعنی عمل بر آن کند آن عالم عارف باللہ شود، از و ہیچ چیز پوشیدہ و مخفی نماند۔ علم حق است کہ رسانندہ بحق است۔ علم کہ بمقام روحانیت زند، عالم قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ روحانی شود۔ قال علیہ السلام اَلْعُلَمَآءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ۔ این چنین علما مردہ جسد را دمِ عیسیٰؑ حیات نو نما، صاحبِ قوت، باطن صفا، دوام حاضر ملازم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، فقرا عارف باللہ اولیا اللہ است۔ نہ نہ غلط گفتم فقرا اولیا اللہ از امت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مراتب از دمِ عیسیٰ بہتر است از آنکہ از قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ بگفتنِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردہ کہ از قبر زندہ می خیزیدند و زبان بکلام می کشادند بمقدارِ دو نیم ساعت زندہ می ماندند باز می مردند۔ فقیر اولیا اللہ از امت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مردہ دل را از وجود قبر قالب بہ قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ زندہ کردند و قلب بذکر نام اللہ بزبان قلب يَا اَللّٰهُ. يَا اَللّٰهُ گویائی گیرد قلب و قالب ہرگز نمیرد تا آنکہ از مراتبات کل طی کردہ مدخل شود در بہشت صاحب قلب حیؔ از حیات ابدی وسعادت سرمدی۔ اَلشَّيْخُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ اَيْ يُحْيِي الْقَلْبَ وَيُمِيْتُ النَّفْسَ۔ ابیات

www.sultan-ul-faqr-publications.com

باھُوؒ زندہ قلبش مردہ قالب زیرِ خاک   ہم خاک قالب زندہ از ذکر پاک

قبر ایشان خلوت است خلوت گزین   غرق وحدت حق شدہ حق الیقین

اگر جمیع علما عامل صدق المقال واکل الحلال آنچہ برروئے زمین است کہ علم از برائی عند اللہ می خوانند از برائی نیک عمل وشاگردان را تعلیم علم میکنند از برائی نیک عمل، ازاں کدام چیز بہتر است؟ شخصی کہ زمین را طی کند و بزیر اقدام او رامی شود دو نیم گام و ہمیشہ پنج وقت در خانہ کعبہ نماز باسنت و جماعت می خواند، ازاں کدام چیز بہتر است؟ شخصی کہ ہمیشہ ہم صحبت با مہتر خضر علیہ السلام نبی اللہ باشد و با یک دیگر مقابلہ دور مدو رعلم کند ازاں کدام چیز بہتر است؟ شخصی کہ وقتِ باریدن باران قطرات مطرات بہر قطرۂ آب باران کہ فرشتگان برکفِ دست نہادہ برزمین نہند، ہریک فرشتہ را نام می داند و بتوجہ باطنی بشناسد، ازاں کدام چیز بہتر است؟ شخصی کہ از حضرت آدم علیہ السلام تا خاتم النبیین و از خاتم النبیین تا روزِ قیامت بہر یک ارواح انبیا و اولیا اللہ، صاحبِ مراتب مومن مسلمان دست مصافحہ و ملاقات مجلس کند و ہر یک ارواح را نام بداند و بشناسد، ازاں کدام چیز بہتر است؟ و آنچہ برروئے زمین صاحبِ ورد وظائف اہل دعوت و حافظ تلاوت قرآن کہ شب و روز میخواند بطہارت ازاں کدام چیز بہتر است؟ و صاحبِ ذکر فکر محاسبۂ نفس و مکاشفہ جمیع جمعیت خُلق باخلق ازاں کدام چیز بہتر است؟ شخصی کہ تمام عمر در طوافِ خانہ کعبہ و ہیچ حج از و فوت نشدہ و در دادن زکوٰۃ از و نقصان نہ گردد و از نماز نوافل ہیچ حال فارغ نباشد، قائم اللیل و صائم الدہر و صاحبِ ریاضت و تقویٰ و در مطالعہ علم فقہ مسائل با تفسیر باشد، ازاں کدام چیز بہتر است؟ شخصی کہ در تمام عمر جنگ کند فی سبیل اللہ قتل کند دار حرب کفار را، ازاں کدام چیز بہتر است؟ شخصی کہ تمام دنیا بدست آرد شب و روز تصرف کند فی سبیل اللہ و سخاوت کند، نافع المسلمین باشد، ازاں کدام چیز بہتر است؟ شخصی کہ ظل اللہ باشد مثل بادشاہ از مشرق تا مغرب با مردم عدل و احسان کند و انصاف کند ازاں کدام چیز بہتر است؟ شخصی کہ در تماشائے مقامِ ابد و احوالات ہر دو جہان را بر پشتِ ناخن و برکفِ دست بہ بیند، ازاں کدام چیز بہتر است؟ شخصی کہ مراتب غوث قطب و یا مراتب ابدال و یا مراتب اوتاد کہ ہفتاد ہزار مقامات بالاتر از عرش طبقات باہوا تا تحت الثریٰ در تصرف باشد، ازاں کدام چیز بہتر است؟ پس ایں ہمہ درجات است و جملگی ہریک درجات مثل نردبان رسیدن بوحدانیت معرفت الٰہی، استغراق فنا فی اللہ نور مد نظر اللہ منظور از تصور اسم اَللّٰہُ ذات، مجلس مشرف ملازم سرورِ کائنات حضور، این چنین طریق از تصور حضوری کلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

بیت

بہ ابتدا توحید آخر نور شد   ذکر با مذکور آن مغفور شد

المطلب آن کہ ہر کہ غرق بہ مقام مشاہدہ فنا فی اللہ فی النور صاحب نور را گویائی او نور و بینائی و شنوائی او نور، پس معلوم شد کہ صاحبِ نور را نفس تزکیہ مطمئنہ نور و قلب تصفیہ او نور و روح مقدس تجلیہ او نور و سِر اسرار ربانی مشاہدہ نما از قرب خدا تجلیہ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

اونور آنست از سر تا قدم صاحبِ نور کہ از وکار ناشائستہ نشود ظہور، دوام بمد نظر اللہ منظور و در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور۔ صاحبِ نور را نہ نفس نہ قلب نہ روح نہ سِرّ نہ جسد الاجساد۔ بمد نظر اللہ از قید مخلوق آزاد۔ ایں است مراتبِ صاحب نور باطن آباد۔ اہل نور نوادر بروجود یہ قادر۔ بیت

رفت قلبش رفت روحش رفت نفس سر ہوا
نور بودم و نور باشم غرق فی اللہ باخدا

ایں مراتبِ نور ذات حاصل شود از حاضراتِ غرق اسم اللہ ذات برکت و خاصیت اسم اعظم، نص وحدیث، قرآن آیات، ذکر با مذکور کلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ آدمی از قید نفس ہر گز خلاص نشود و بر شیطان غالب نیاید تا با ترک وتوکل از دنیا دل سرد نہ گردد و مراتب طالبی و در طلب مرد نمیشود تا آنکہ دست بیعت مرشد جامع قادری نگیرد۔ ابیات

شد مطالب دیدن رو مصطفیٰؐ شد حضوری غرق فی اللہ باخدا
در ذکر رجعت دوتش دیوانگی سکر مستی خام تر بے گانگی
گر تو خواہی دائماً باشی حضور ہم نشین قبران بشو اہل از قبور
باھُوؒ! بہر از خدا حاضر نما با تصور اسم اللہ شو فنا

در فقر معرفت اللہ دو مراتب از ہر یک مراتب کہ آں را اکبر کبیر گویند کہ ابتدا و انتہا ایں ہر دو مراتب را بظاہر شغل تعلق ندارد کہ بیرون از ذکر فکر کہ محض مشاہدۂ حضور و توحید نور است کہ از تصور اسم اللہ ذات کشاید و غرق فنا فی اللہ در اسم اللہ ذات در آید۔ ایں چنین مراتب را مراتب ناظر و مراتبِ حاضر گویند۔ ہر کہ ایں مراتبین را در عمل آرد و مرشد از التفات می نماید، مجموعہ مراتب با از ایں مراتبین میکشاید بطرفہ زد از حاضراتِ اسم اللہ ذات و حاضرات اسم اللہ ذات از حضوری توحید غرق بحکم خدا و از اجازتِ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصلیت حضور از حضور است۔ بغیر از حکم و حضوری حاضراتِ اسم اللہ ذات در وجود تاثیر نہ کند و نفع نہ دہد و باطن نکشاید و نفس تابع نہ گردد و دل ذوق نگیرد و روح فرحت نیابد و سِرّ بہرہ فیض ندہد و وجود گلشن بہار شگفتن آغاز نگیرد۔ اگر مرشد کامل جامع سروری قادری طالب اللہ را حضور بر دعینہ بعین یابد و در وجود غینِ غلط و غلاظت و غصہ و غیبت و غمِ دنیا نماند۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ از ہر دو جہان دست بیفشاند، چنانچہ ام المومنین بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا می فرماید کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ غرق در مشاہدہ معرفت قرب اللہ، یگانگت فی التوحید نور حضور چنان بودند کہ یک لحظہ و لمحہ از مشاہدہ حضور ربانی باز نمی استادند و از غایت لامکان لانہایت درد و محبت و سوزِ آتش عشق توحید پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یک دم نمی آسودند و از زبان مبارک ایں می فرمودند یَالَیْتَ رَبَّ مُحَمَّدٍ لَمْ یَخْلُقْ مُحَمَّدًا از گرمی بار برداری اسم اللہ ذات۔ بیت

www.sultan-ul-faqr-publications.com

اسم اللہ بس گراں است بے بہا   این حقیقت را بداند مصطفیؐ

وجودی کہ در اسم اللہ ذات توحید دریائے غوطہ خورد، چنانچہ ماہی غوطہ خورد وگم شود در آب ہم چنان فنافی اللہ غرق بی حجاب۔ بیت

چنان کن جسم را در اسم پنہاں   کہ میگردد الف در بسم پنہاں

این حقیقت معرفت فقر فنا بقا باطن صفا حقائق حق ہر آن کس داند کہ از باطل برآمدہ بحق رسیدہ باشد۔ مگر از طالبان و مرشدان ہزاراں ہزار یک کس سروری جامع قادری کہ دوام غرق بوحدت اللہ جل شانہ و در مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ملازم وغلام حضرت شاہ عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ

مدحتِ حضرت پیر دستگیر رحمتہ اللہ علیہ

شفیعِ اُمت سرورؐ بود آں شاہ جیلانیؒ

تعالیٰ اللہ چہا قدرت خدایش داد ارزانی

سکندر می کند دعویٰ کہ ہستم چاکر آن شاہ

افلاطون پیشِ علم تو مقر آمد بہ نادانی

کلاہ داران این عالم گدایان گدائے تو

ترا زیبدٗ ترا زیبد کلاہ داری و سلطانی

گدا سازی اگر خواہی بیک دم بادشاہان را

گدایاں را دہی شاہی بیک لحظہ بہ آسانی

گدائے درگہت خاقان غلام حضرتت قیصر

چہ عالیشان سلطانی الّا ای غوثِ ربانی

بایں حشمت بایں عظمت بایں شوکت بایں قدرت

نبود است و نخواہد بود الحق مثل تو ثانی!

چہ ناسوتی چہ ملکوتی چہ جبروتی چہ لاہوتی

ہمہ در زیر پائے تو چہ عالی شان سلطانی

حقیقت از تو روشن شد طریقت از تو گلشن شد

سپہر شرع را ماہی زہی خورشید نورانی

ز باغ اصفیا سروی ز بزم مصطفیؐ شمع

www.sultan-ul-faqr-publications.com

علیؓ را قرۃ العینی بدین محبوبِ سبحانی
دلا گشتی مرید او بہ بین لطف مزید او
چہ اوصافِ حمیدہ او گہ و بیگاہ می خوانی
زباں را شست شو باید بہ آبِ جنت الکوثر
وزاں پس نام محی الدینؒ بہ پاکی بر زبان رانی
بزرگ و خورد و مرد و زن مریدت شد ہمہ عالم
خطا پوشی عطا پاشی و دین بخشی جہان بانی
تو شاہِ اولیا و اولیا محتاج درگاہت
مشائخ راس زد بر درگہت از فخر دربانی
مطیع حکم تو دیوان ملائک چوں پری بندہ
شہنشاہِ شہنشاہاں امام انس و روحانی
چہ عبدالقادری قدرت چنان داری بیک لحظہ
برآری آشکارہ از کرم حاجاتِ پنہانی
بدنیا درّ عدن بخشی بہ عقبیٰ جنت الماویٰ
بہ رحمت بحر الطافی بہ شفقت کان احسانی
ملاذاً دستگیری تو معاذاً دل پذیری تو
بلطفِ خود رہائی دہ ز گردابِ پریشانی
جگر ریشم درون خستہ دل اندر لطفِ تو بستہ
تو ہم از غایت احسان دوا بخشی و درمانی
ترا چوں من ہزاراں بندہ با ہستند در عالم
مرا جز آستانت نیست اگر خوانی و گردانی
نہ دارم اندریں عالم بجز درد و غم و شدت
خلاصی دہ ازیں محنت کہ دارم صد پریشانی
منم سائل بجز تو نیست غم خوارم کہ گیرد دست
نظر رحمت کنی برمن توئی مختارِ سبحانی

www.sultan-ul-faqr-publications.com

فقائے بندہ عاجز فتادہ بر سر کویت
عجب نہ بود اگر ایں ذرہ را خورشید گردانی
سگِ درگاہِ میرانؒ شو چو خواہی قرب ربانی
کہ بر شیراں شرف دارد سگِ درگاہ جیلانیؒ

جوابِ مصنف:

ہر مریدش آفتاب روشنیٔ حق نما
فیض بدہد فیض بخشد برد حاضر مصطفیٰؐ
رازِ رحمت فیض فضلش می دہاند از خدا
بی نصیبی کس نہ باشد گفت باھُوؒ دل صفا

مریدان ایشاں مرداند اہل تجرد پر درد اند۔

ابیات

عرش و کرسی در دل است لوح و قلم — ہر کہ دل را یافت آنرا نیست غم
ایں مراتب طفل گانی سر ہوا — راہِ وحدت غرق فی اللہ باخدا
غیر مخلوق است وحدت نورِ حق — ایں بود مخلوق سیر ہر طبق
تا نگردد غرقِ وحدت ذات نور — عارفانش کی شود اہل از حضور
درمیانِ بندہ و حق دیوار نیست — مردہ دم دل لائق دیدار نیست
پردہ را بردار بحق شو ہم سخن — تا ترا حاصل شود کنہش ز کن
چشم با چشم است و دل با دل نظیر — انتہائے عارفانش ایں فقیر
کی تواند بست صورت بی مثال — ہر کہ از خود بہ گزرد بیند جمال
باھُوؒ بہر از خدا وحدت نما — می برد حاضر ترا با مصطفیٰؐ
ہر کہ منکر از نبیؐ مجلس نبیؐ — عاقبت کافر شود اہل از شقی

آدمی را باعمال خواندن ظاہر دل از نفاق بیرون نہ برآید آنکہ تا آتش اسم اللہ ذات عشق محبت معرفت او را نہ سوزد، سیاہی از دل وزنگار خلاص نہ گردد و بذکر خاص اخلاص نہ پذیرد و بغیر از ذکر زندگی دل نہ شود و نفس ہرگز نہ میرد اگرچہ تمام عمر تلاوتِ قرآن کند و مسئلہ فقہ خواند کہ صفائے قلب از ذکر دوام۔ حضرت قرآن میخواند اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَۃً ۔ ہر کہ وجودیہ حواس خمسہ خطرات خارخس از آتش تصور اسم اللہ ذات نہ سوزد و بشوق حق دل نہ اندوزد طالبِ مردار

رادیدار محال است وخام خیال را معرفت وصال محال است۔ ابیات

یا رب مرا ز عرفان پیمانہ سرشار دہ   چشمِ بینا و جان آگاہ و دل بیدار دہ
ہر سرِ مو حواسِ من بہ راہے می رود   ایں پریشان سیر را در بزمِ وحدت بار دہ
مدتی گفتار کرد آری کہ کردی مرحمت   روزگاری ہم بمن کردارِ بے گفتار دہ
شیوہ اربابِ ہمت نیست جودی ناتمام   رخصت دیدار دادی طاقتِ دیدار دہ
ہر کہ در مردار غرقش کی شود دیدار او   غیر اللہ ہر چہ باشد دفتر از دل بشو
تا نگردد غرق فی اللہ بخبر از خود فنا   ہر کہ از خود برآید دل شود راہبر خدا

بدانکہ مرشد اہلِ توحید کامل مکمل اکمل دو قسم است، یکی صاحب ناظر کہ طالبان را میرساند بمد نظر وحدانیت حاضر بنظر رحمت منظور۔ دوم مرشد آنکہ طالبان را میبرد در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر از طریق دعوت اہل قبور و یا از تصور اسم اللہ حضور و یا از توجہ باطنی از غلبات شوق مسرور۔

ایں چنین سلک سلوک حضوری از عین راز است کہ عین از عین کشاید و عین از عین نماید۔ بیت

باھُوؒ ہر کہ بیند عین را عفو العباد   عارفان از عفو باطن شد آباد

اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ ایں آیت کریمہ بہر طبقات وسیع دل لقنا فی اللہ ذات وجودیہ است۔ قولہ تعالیٰ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۔

ایں آیات کریمہ در باب اولیا است وولی آنرا گویند کہ دوام بمد نظر اللہ و بحضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بذکر اللہ دل صفا و دوام بمجلس بہر ارواح انبیا و اولیا ملاقات۔ آیات کریمہ اینست۔ قولہ تعالیٰ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ وَّ كَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا قولہ تعالیٰ فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قولہ تعالیٰ وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ۔ اولیا اللہ را خوف از ذکر و تصور اسم اللہ ذات بر دل است۔ بیت

از ہیبت آں دو راہ خون شد دل من   تا آخر بہ کدام راہ برد منزلِ من

قولہ تعالیٰ فَرِيْقٌ فِى الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِى السَّعِيْرِ آدمی را چشم از دل کشاید و چشم ظاہر ہیچ کار نیاید۔

ای عارف باللہ اولیا اللہ چشم از دل نگر، چشمِ ظاہر داشتند ہم گاو خر۔ اہل چشم باطن مقرب الحق است طالبِ مولی دیدار

بین، صاحب مراتب حق الیقین۔ قولہ تعالیٰ وَ كُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ مَا اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝ وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ مَا اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَ قَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۝ مُّتَّكِئِيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ۝ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۝ بِاَكْوَابٍ وَّ اَبَارِيْقَ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَ لَا يُنْزِفُوْنَ ۝ وَ فَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۝ وَ لَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ وَ حُوْرٌ عِيْنٌ ۝ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۝ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّ لَا تَاْثِيْمًا ۝ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ۝ ذکر روحانیت و تصور اسم اللہ ذات غرق نور ایمان برو ظاہر بر شریعت مدام و در باطن عارف باللہ تمام۔ قولہ تعالیٰ وَ كَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَ لَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ۝ قولہ تعالیٰ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ قولہ تعالیٰ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝ بیت

از شرک و کفر باز آ ای بت پرست   تا ترا حاصل شود وحدت الست

ہر کہ خواہد کہ برسم بدر یائے وحدانیت اللہ و دوام حاضر مشرف ملازم حضور مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و بملاقات سلطان الفقر کہ صورتِ سلطان الفقر نور الحق است کہ سلطان الفقر ہمیشہ بقرب فنافی اللہ باخدا و ہم صحبت با محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ہی لکھ وہی کروڑ زخم یا زیادہ کہ برتن آدمی موئی است و بہر مقابلہ موئی در ہر یک موئی خانہ شیطان است و سر ہوائے نفس حس حواس است و اساس دنیا ہر یکی از زندگانی پرورش لذت دنیا مثلِ آب کہ سیراب گرداند۔ اول ہر کہ از دل حب دنیا بیرون نبر کشد ہرگز بقرب اللہ و مجلس نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نرسد و از ہر یک موئی از قلب قالب ذکر جاری نہ گردد و معرفت و فقر خدا کہ فتح اصل است بغیر از ترک دنیا نمی رسد بوحدانیت وصل اگرچہ تمام عمر سر بسنگ زند از غایت تقوی و مجاہدہ کمر مثل پشت کوزہ وجود مثل موئی باریک از خدا جدا و حجاب و تفریق است دوست دنیا دشمن خدا را۔ ابیات

ز بہر زر چرا تو دلق پوشی   ز بہر زر چرا دائم خموشی
ز بہر زر چرا عرفاں مکانی   ز بہر زر چرا درویش خوانی
ز بہر زر چرا گریہ کشائی   ز بہر زر چرا صورت نمائی
ز بہر زر چرا خلوت نشینی   ز بہر زر چرا خوش خواب بینی

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ز بہر زر چرا اللہ فروشی ز بہر زر چرا غوغا خروشی
ز بہر زر چرا نقشی بدانی ز بہر زر چرا تسبیح خوانی
ز بہر زر چرا علم و فضیلت ز بہر زر چرا دنیا وسیلت
ز بہر زر چرا تو شاہ طلبی ز بہر زر چرا تو ذکر قلبی
ز بہر زر چرا تو انتظاری ز بہر زر چرا ہر در بخواری
باھُوؒ را نیست طلبش زر زوالی کہ غرق معرفت با حق وصالی

دانی کہ دنیا متاعِ روزِ چند است و آخر کار تو بخداوند است ۔ دانی کہ دنیا متاعِ شیطان است و تارک از دنیا بمراتب از عرفان است ۔ یک دم اشتغال بذکرِ الٰہی بہ از ہزار دنیا بادشاہی ۔ دانی کہ از حضرت پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اصحابان و یاران پرسیدند کہ یا حضرت کدام چیز بہتر است کہ بقرب اللہ تعالیٰ رساند فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ و کدام چیز کہتر است کہ از حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ دوری و بعد دہد فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ کہ موجبِ ذلت است؟ از زبان مبارک حضرت پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمود کہ دوست دارید معرفت و فقر را کہ ازیں ہر دو نعمت سرفرازی و فخر دارین است و نہ بینید بسوئے دنیا مگر بہ حقارت کہ دنیا متاعِ شیطان است ۔ ابیات

مائلِ جیفہ کے شود جز سگے کینہ وری بی خبری بدرگے
طالبِ دنیا ز سگ کمتر است ظاہرِ او گرچہ بجاہ و فراست
باطنش آلودہ بہ پندار او خلق سگ ظاہر از ادبارِ او
بغضب و شہوت و حرص و ہوا سیرتِ او چوں دد و آدم نما
سیم و زرش قبلہ آرام او گاوٴ صفت خواب و خورش کام او
روز و شبش صرف بغفلت مدام با زن و بچہ دل او گشتہ رام
رفت ز یادش غم نزع و ممات غافل و مخذول ز راہِ نجات
عام صفت ما و توئی را گرفت رنگ دو بینی و دوئی را گرفت
صاف دلی را نہ شنید و نہ دید تیرہ دلی از رخ او شد پدید
خانۂ عمر تو بود بر دمے بہر دمے می طلبی عالمے
بہر دمے کینہ و کبر و ریا بہر دمے ایں ہمہ حرص و ہوا
بہر دمے ایں ہمہ شر و فساد ہفت ہزارے شدنت اجتہاد
حیف بریں دانش و آئین تو کور شدہ دیدۂ حق بین تو

www.sultan-ul-faqr-publications.com

دنیا خوار را جواب خوار تر ملعونست در نظر عارف بابصر

حب دنیا دل گرفت از سر ہوا دل ز حُبِ دنیا رود عارف خدا

دانیکہ طلب دنیا نکند مگر بے حیا و منافق و بے ادب و کاذب و ظالم، ازاں کہ دنیا پرورندہ دون است کہ اصل دنیا چوں است کہ طالب دنیا مرید نفس و مصاحب شیطان۔ بنا برآں شب و روز بحرص و حسد پریشان۔ فقیری و مفلسی و غنایت دل و ہدایتِ معرفت اللہ جل شانہٗ خاصہ سنتِ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم است و درم زر جمع کردن و برآں فخر خوردن رسم رسوم کفار علیہم اللعنت اہلِ زنار فرعونست۔ ہر آنکس مومن مسلمان چگونہ باشد کہ از فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حیا آرند و بگزارند و از درم دنیا فخر خورند و بردارند، آری یقین است دنیا طالب خود را نہ میگزارد تا آنکہ در دوزخ نبرد۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلدُّنۡیَا مَزۡرَعَۃُ الۡاٰخِرَۃِ دیگر است ہر کہ از قوت یومیہ زیادہ طلب کند، جائے او در دوزخ است۔ فقر و معرفت طالب اللہ را نہ میگزارد تا بلقائے اللہ مشرف نکند در بہشت۔ پس فرضِ عین و سنتِ عظیم است در فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہر آنکس قدم زند کہ حب دنیا از دل بیرون کند۔

شرح مجلس محمدی
و بیان مراقبہ ذکر فکر مکاشفہ محاسبہ مقامات و درجات

بدانکہ استغراقِ معرفت توحید با تصور اسم اللہ ذات و حضوری مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم متبرکات موافق نص آیات تحقیقات، نور تجلیات ربانی کہ در باطن باطل نہ باشد چنانچہ خطرات شیطانی و وسوسہ و وہمات نفسانی و حوادث دنیا پریشانی مطلقاً از دل برخیزد و باز این چنین ناشائستہ غل و غش رخ نہ نماید۔ سلک سلوکِ راستی راہ بکرم اللہ بکلماتِ شہادت و بصدق ارادت ایں است کہ چوں طالب اللہ متوجہ باستغراق اشتغال اللہ شروع کند ہر دو چشم را پوشد و در مراقبہ درآید و تفکر اسم اللہ ذات بگیرد اما طالب اللہ را میباید کہ وقت شروع راہ شیطانی ظاہر و باطن بند سازد و نفسانیت خطرہ از خود جدا اندازد و میباید کہ طالب اللہ سہ مرتبہ تسمیہ بخواند بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ وسہ مرتبہ درود شریف بخواند وسہ مرتبہ آیت الکرسی بخواند وسہ مرتبہ سَلٰمٌ ۟ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِیۡمٍ بخواند وسہ مرتبہ وَاللّٰہُ الۡمُسۡتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوۡنَ بخواند وسہ مرتبہ چہار قل بخواند وسہ مرتبہ سورۃ فاتحہ بخواند وسہ مرتبہ سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ بخواند و ہزار مرتبہ استغفار بخواند وسہ مرتبہ کلمہ شہادت بخواند وسہ مرتبہ کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ بخواند و برخود بدمد، بعد ازاں اسم اللہ ذات و اسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم در تصور در آرد و برآمیمن نظر دارد و بعد ازاں در دریائے توحید معرفتِ الٰہی غوطہ خورد و از غلباتِ ذکر اللہ غرق

www.sultan-ul-faqr-publications.com

شود واز خود بیخود گشت بہ موافق این آیت قولہ تعالیٰ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ إِذَا نَسِيْتَ ۔
المطلب آنکہ تا آنکہ وجود طالب بچہار ذکر و بچہار مراقبہ و بچہار و فکر پختہ آوند نہ گردد وجود لائق مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ میشود ۔ اول ذکر زوال بشروع ذکر زوال رجوعات خلق کہتر و مہتر پیدا شود ۔ طالب مرید بسیار بلکہ بیشمار ۔ چوں ذکر زوال بتمامیت رسد مریدان و طالبان ہمہ باز گشت رجعت خورند و میشوند بیزار و میگویند از ذکر فکر ہزار بار استغفار ۔ طالب مرید صادق ہر آنکس ماند برحال کہ با نتہا رسیدہ باشد بمعرفت الٰہی وصال ۔ و بشروع ذکر دوام دوم ذکر کمال ۔ بشروع ذکر کمال رجوعات فرشتہ می شود ۔ لشکر فرشتگان گرد بگرد و کراما کاتبین از نیک و بد الہام می دہند و از گناہاں باز میدارند ۔ چوں ذکر کمال بتمامیت رسد سیوم ذکر وصال ۔ بشروع ذکر وصال مجلس انبیا و اولیا اللہ در باطن حاصل شود ۔ واصل را چوں ذکر وصال مجلس انبیا و اولیا اللہ ختم تم شود بعد ازاں چہارم ذکر احوال و ذکر احوال نورِ ذات تجلیات بمراتب فنافی اللہ بقا باللہ رسد ۔ بعد ازاں از ہر چہار ذکر بگزرد و وجود لائق مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شود ۔
مرشد لائق ارشاد سروری قادری جامع آنست کہ روز اول انتہا از اسم اللہ ذات ربانی میکشاید ذکر روحانی بموافق نیت ہر مقام و ہر مراتب و ہر مجلس انبیا و اولیا اللہ بموافق مطالب طالب را برساند و اگر از غلباتِ ذکر غایت الغایت لانہایت بمقام فنافی اللہ بقا باللہ محو گرداند نہ از خود یاد ماند نہ مقامات ۔ این است مراتب در قید قبض معرفت اِلَّا اللّٰهُ ذات توحید لازوال بیمثل ، بیمثال را مثال بستہ نہ شود نور اللہ تجلیات ۔ المطلب آنکہ چوں طالب با نتہائے ایں کمالیت رسد در تصور تصرف ذکر فکر مراقبہ کشف القلوب کشف القبور قوت باقوی دوام بمجلس حاضری نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پختہ شود و باہر یک اصحاب و با اصحاب کبار و باہر یک انبیا و اولیا اللہ روحانی ہم سخن نص و حدیث مذکور حضور مقابلہ علم کلام کند و یگانہ آشنا گردد و در آورد برد بے حجاب اللہ کہ درمیان پردۂ شیطانی نہ ماند فِيْمَا بَيْنَ اللّٰهِ وَبَيْنَهٗ بہ مراتب فقیر عارف باللہ حصول الوصول و مقام علم الیقین و عین الیقین و حق الیقین راطے کند ۔ بعد ازاں صاحب باطن فقیر عارف باللہ را چہ احتیاج خواندن ۔ ہرگز اورا آرزو نماند کہ حقیقتِ ظاہر باطن حق دریابد و در حق می در آید و از باطل می برآید کہ فقیر عارف باللہ از دید نادیدہ نیست و از فقیر عارف باللہ راہ معرفت الٰہی ظاہر باطن پوشیدہ نیست ۔ قال علیہ الصلوٰۃ السلام مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ ۔
بدان کہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاص بہ نہ (9) مقام است کہ مراتب ۔ بمراتب و مقام بمقام مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را ختم تمامیت است ۔ اول مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در مقام ازل ۔ دوم مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در مقام ابد ۔ سوم مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در مقام حرم روضہ مبارک مدینہ ۔ چہارم مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در داخلی خانہ کعبہ در حرم خانہ کعبہ و یا در صفِ جبل عرفات کہ قبولیتِ لبیک دعائے حج است ۔ پنجم مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالائے عرش است ۔ ششم مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در مقام قاب قوسین است ۔ ہفتم مجلسِ محمدی صلی

www.sultan-ul-faqr-publications.com

اللہ علیہ وآلہٖ وسلم در مقام بہشت است۔ آنچہ در آن مقام بخورد و در آں مقام بہ نوشد تمام عمر گرسنگی و تشنگی نہ شود و در چشم خواب نیاید۔ ہشتم مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم در مقام حوضِ کوثر از دستِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شراباً طہوراً خورد وجود پاک شود۔ مقام ترک وتوکل وتوحید وتجرید وتفرید توفیق بحق رفیق شود۔ نہم مقامِ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مشرف دیدار غرق فی الانوار رویت ربوبیت۔ ہرکہ از خود فنا شود بمعرفت وفقر انتہا اللہ بقا رسد۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُہٗ۔ ہرکہ درین نہ (9) مقام و نہ (9) مجلس خاص از پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم طلبِ دنیا و یا غرضِ اہل دنیا کند از مرتبہ مجلسِ محمود برگشتہ بمرتبہ مردود برسد۔ بیت

بیت ایں مراتب عارفاں از خاص نور ایں جا است جانم در حضور

المطلب آنکہ چوں عارف باللہ بایں مراتب رسد ارواح فرحت گیرد و نفس از ہستی نیست نابود بمیرد۔ بدانکہ راہِ سالکان وکاملان وعارفان حق شناس را ایں است کہ ابتدا و انتہا کاملان را یکی است گرسنگی وسیری ایشان را یکی است گوئی کہ خوردن ایشان مجاہدہ وخواب ایشان حضورِ خاص مشاہدہ مستی آن ہوشیاری وخواب آن بیداری۔ بعضی را خواب از خیال است، آن خواب خیال و بعضی را خواب از وصال است، آن خواب وصال۔ ایں مراتب را چہ داند مردہ دل بدخصال؟ در راہِ معرفت الٰہی مستی ہمہ خام است و بندگی عبادت باسعادت تمام است۔ مرد آنست کہ در مستی خواب باشعور بہر ذکر مذکور۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام یَنَامُ عَیْنِیْ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ کہ مرشد کامل صاحبِ تصور تصرف طالب اللہ را از ذکر فکر بہ بخشد راہِ حضوری ومعرفتِ اِلَّا اللّٰہُ و نہ (9) مقامِ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم از حاضرات اسم اللہ ذات و برکت اسم اعظم خاصیت ہریک وقرآن آیات ناسخ متبرکات از کلید کلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ می کشاید و مجلسِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مینماید۔ ہریک سلک سلوک اعمالِ ظاہر مثل چراغ است و راہ سلک حضوریٔ تصور حاضرات اسم اللہ ذات مثل آفتاب است۔ چوں آفتاب تجلّٰہ نورِ توحید ذات شعلہ زند، از آں طلوع تمام قلب روشن ضمیر شود و چوں از اسم اللہ ذات تابش برلوحِ ضمیر شود نازل صاحبِ لوحِ ضمیر در علم معرفتِ الٰہی میشود صاحبِ تحصیل بعلم علوم مقام حیّ قیوم، معرفتِ توحید مقامات ہریک میشود روشن معلوم مفہوم۔ آنچہ علم برلوح محفوظ است مرقوم از آنکہ لوح ضمیر مثل آئینہ گردد رونما۔ برکتِ حضوری مجلسِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہر علم وحقیقت آنچہ برلوحِ محفوظ است نوشتہ ہمہ در لوحِ ضمیر درآید وکلام اللہ آنچہ مرقوم برلوح محفوظ است بالوحِ ضمیر درآید ومقابلہ کند۔ اگر کلام اللہ بمقابلہ ظاہر و باطن درست آید تحقیق است و ہر حرفی کہ از مقابلہ از راہِ عظمت وکرم وشرف بمد نظر اللہ تعالیٰ کہ نظر اللہ تعالیٰ برعرش کرسی لوحِ محفوظ نیست بلکہ نظر اللہ تعالیٰ برلوحِ ضمیر آن صاحب لوح ضمیر کہ برنفس امیر دوام بطاعت وبندگی کہ زندگی بی بندگی شرمندگی۔ قولہ تعالیٰ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۔ اَیْ لِیَعْرِفُوْنِ۔ دلی کہ جنبش بذکر اللہ مشاہدہ نور اللہ حضوری درآید معرفت الٰہی بکشاید۔ ایں چنین دل بگرد خانہ کعبہ طواف کند یا آنکہ بگردِ عرش اکبر

www.sultan-ul-faqr-publications.com

طواف کند یا آنکہ بگرد دل کعبہ و عرش اکبر طواف کند بموجب ایں آیت کریمہ تَنۡزِيۡلًا مِّمَّنۡ خَلَقَ الۡاَرۡضَ وَالسَّمٰوٰتِ الۡعُلٰى ؕ اَلرَّحۡمٰنُ عَلَى الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰى ۝ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا وَمَا تَحۡتَ الثَّرٰى ۝ وَاِنۡ تَجۡهَرۡ بِالۡقَوۡلِ فَاِنَّهٗ يَعۡلَمُ السِّرَّ وَاَخۡفٰى ۝ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰى۔

ہرکہ از نود و نہ (99) نام اللہ تعالیٰ ہریک نام اللہ را در تصور و تصرف در آرد تاثیرِ نام باری تعالیٰ سیاہی و کدورت و زنگار از دل بردارد۔ دلی کہ بدین صفت بہ روشنی معرفت الٰہی موصوف و مکشوف گردد۔ ایں چنین دل بے زنگار پر نور بذکر پروردگار لائق نظر گاہ اللہ روشن ضمیر اِذَا تَمَّ الۡفَقۡرُ فَهُوَ اللّٰهُ۔ فقیر یعنی الہام بالہام جواب باصواب۔ بدین مقام مشو مغرور ای خام۔ ایں مقام نیز مبتدی است۔ مصنف میگوید عجب دارم ازاں قوم کہ دعویٰ کنند مقام فنافی الشیخ و در مقام فنا فی الشیطان اند یعنی از صورت پرستی شیخ مست شوند و با حسن سرود دم رابستہ از راہِ تقلید دم کشی کنند۔ آن دمی کہ بذکر اثبات شود، آں دم و ذکرو مجلس حضوری مشاہدہ بوحدت ذات برد، مطلقاً غرق توحید۔ نہ ایں اہلِ سرود مقلد تقلید خواہ ذکر دم باشد خواہ ذکر قلب خواہ ذکر روح باشد خواہ ذکر سِرّ خواہ ذکر خفی خواہ ذکر انا خواہ ذکر سلطانی خواہ ذکر قربانی خواہ ذکر حامل خواہ ذکر عبہر خواہ ذکر منور خواہ ذکر وجد خواہ ذکر غرق خواہ ذکر شوق خواہ ذکر جلالی خواہ ذکر جمالی خواہ ذکر مشاہدہ خواہ ذکر حضوری خواہ ذکر قرب خواہ ذکر فنا خواہ ذکر بقا خواہ ذکر حیّ خواہ ذکر قیوم۔ ہریک ذکر بر ذاکر اثبات نہ شود تا آنکہ از قرب حضوری معرفت اِلَّا اللّٰهُ ذات و مشرفِ مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سرورِ کائنات می کنند معلوم۔ ذکر وجودِ ذاکر را می کند پاک خاص و از ناپاکی نفس شیطان حوادث دنیا می کند خلاص و بحضور برد و مشاہدہ بخشد لذت ربانی دہد بے قیاس۔ ہرکہ بدین صفت موصوف ذاکر نباشد اہل دروغ مقلد، آں مطلق باریا لباس، ذاکر را بسرود و باریا چہ کار؟ ہرآنکہ ذکر پاک نام اللہ را بسرود و بلندی نعرہ زنند و کف برکف و دست بر دست زنند مطلقاً کافر شوند۔

مرشد شیخ صاحبِ شریعت اَلشَّيۡخُ يُحۡيِ السُّنَّةَ وَيُمِيۡتُ الۡبِدۡعَةَ واقع شد۔ اَلشَّيۡخُ يُحۡيِ الۡقَلۡبَ وَيُمِيۡتُ النَّفۡسَ۔ عجب دارم ازاں قوم کہ دعویٰ کنند فنافی اسم محمد محمود صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و مردہ دلان مردہ اند در مقام طلب شرب جیفہ مردود۔ عجب دارم ازاں قوم کہ دعویٰ کنند مقامِ فنافی اسم اللہ ذات آزاد و بیشہ دارند فتنہ ایں اہلِ بدعت مایہ فساد۔ مقام فنافی الشیخ آنست کہ چوں طالب اللہ صورت شیخ را در باطن تصور آرد صورت شیخ ہمون دم حاضر شود و دستِ طالب گرفتہ بمعرفت الٰہی و یا بمجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم می برد۔ ایں چنین شیخ را يُحۡيِ وَ يُمِيۡتُ گویند۔ مقام فنافی اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آنست ہرکہ اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم در تصرف تصور آورد بیشک ارواح مبارک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بمع اصحاب کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ از روئے کرم و لطف حاضر شوند و صاحب تصور را پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بزبان مبارک درافشان میفرماید خُذۡ بِيَدِىۡ۔ بگرفتن دست مبارک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دیدہ دل

www.sultan-ul-faqr-publications.com

بمعرفت الٰہی راز روشن واضح گردد۔ بعدہٗ لائق ارشاد شود از برائی آنکہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صاحبِ تصور را از زبان مبارک میفر مایدکہ با خلق خدا تعالیٰ امداد بکن۔ بحکم حضرت پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صاحبِ تلقین تعلیم کند طالبان را دست بیعت۔ قولہٗ تعالیٰ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ۔

عجب دارم ازاں احمق قوم کہ لذتِ باطن از نور معرفت الٰہی نہ چشیدہ اند۔ فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ را مگر فَفِرُّوْا مِنَ اللّٰہِ فہمیدہ اند۔ مقام فنافی اسم اللہ ذات آنست ہرکہ اسم اللہ ذات را دا تصور آورد تاثیر معرفت اِلَّا اللّٰہُ بخشد وغیر ماسوی اللہ از دل او کلیہ برود و بردارد۔ ہرکہ بدیں مقام برسد ساغر از دریائے توحید معرفتِ الٰہی بنوشد ولباس شریعت از سرتاقدم بپوشد و دوام درشریعت امر معروف بکوشد۔ آنچہ سرِّ معرفتِ الٰہی بہ بیند پیش احمق جاہل نہ گوید ونہ خروشد وخود را نہ فروشد۔ بیت

تا توانی خویش را از خلق پوش عارفانے کی بوند ایں خود فروش

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ لَمْ یَکُنْ لَہٗ لَذَّۃٌ مَعَ الْخَلْقِ۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ۔ اکثر کافران وکاذبان ومنافقان باواز بلند می گفتند کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فقیر۔ حضرت پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم درجواب ایشان میفرمایدایں فقر محمد بہ فخر محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہ فقر یکانگی اللہ بخشد و بیگانگی از خلق اہل ہوا۔ ابیات

ہر کہ باشد پسند خالق پاک ور نباشد پسند خلق چہ باک
ہر کرا داند خداوند ہم فرشتہ انبیا اولیا آں ہم بدانند عالمان باطن صفا
نیست عیبے گر ندانند جاہلانِ سر ہوا کور چشمی کے شناسد تابع رشوت ریا
داد عزت حق تعالیٰ فقر را باقرب خویش از فقیری فیض گیرند روز و شب درویش

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلْفَقْرُ لَا یُحْتَاجُ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ۔

شرم آید فقر را از اہل دنیا سیم و زر اہل دنیا سگ بود یا خرس باشد بی خبر

فقیران اولیا اللہ اگرچہ باگرنگی وفقر فاقہ جان بہ لب رسیدہ فقیر لایحتاج روئے اہل دنیا نہ دیدہ۔ اگرچہ باگرنگی وفقر فاقہ در خلوت خانہ مردہ اند قدم بردر اہل دنیا نہ بردہ اند واگر بحکم خداو باجازتِ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حَسْبَۃً لِلّٰہِ وَلِنَفْعِ الْمُسْلِمِیْنَ قدم بردر اہل دنیا بردہ اند اہل دنیا را جمعیت بخشیدہ اند از مقام ظلم کشیدہ بمقام خوف آوردہ اند۔ ہر کار فقیر از حکمت خدا تعالیٰ خالی نیست کہ فقیر حکیم اند و حکیم آن را گویند کہ اول در علم عالم شوند و عالم آن را گویند کہ نیک و بد را تحقیق کنند و آنچہ در علم است و حکیم آنرا گویند کہ نیک را بردارد و بد را بگذارد۔ نیک حق است و بد باطل۔ پس فقر حق است و دنیا باطل۔ شخصی کہ در باطن دعویٰ نمازِ حضوری کند ومیگوید کہ مرا احتیاج نماز نیست ہر آنکس دروغ گوید۔ چوں وقت نماز فرض رسد عارفان را از مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حکم شود کہ بروید نماز وقتی را ادا کنید و اِلَّا نہ از مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

www.sultan-ul-faqr-publications.com

حضور سلب شود۔ ابیات

کعبہ در دل بینم جان کنم بروی فدا   در مدینہ دائمی ہم صحبتم با مصطفیٰؐ

خلق ما با خویش داند من بباطن بارسولؐ   عارفان را راہ اینست بشنو ای اہل الوصول

طالب مولیٰ عالم فاضل باید از ہر علم باخبر ظاہر باطن ہوشیار۔ این چنین طالب لائق مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و معرفت پروردگار۔ والاّ نہ جاہلان ہزاران ہزار را بیک نظر دیوانہ کردن چہ مشکل کار؟ آری یقین است کہ فقر بے علم محال است وعلم بے فقر وبال کہ طالب العلم بجز امتحان ظاہری باطنی ہرگز در قید مرشد نیاید ونہ کند طلب مولیٰ واگر از مرشد در باطن مجلسِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ومقام معرفت نور غرق باقرب حضور اللہ تعالیٰ بہ بیند از ہر طالبان بالیقین طالب اعلیٰ واولیٰ۔

نیز شرح مجلسِ صحیح بذکر وتسبیح

بدانکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم در دریائے معرفت الٰہی گنج فیض بخش برامت خاص وعام کریم نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم از کرم ولطف مہربان ہر دو جہان است۔ زیارت آں شفیع الامم خوش وقتی وشادی ایمان است۔ باید دانست کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم را اللہ تعالیٰ پیدا کرد از برائی ہدایت خلق اللہ۔ شیطان علیہ اللعنت را چہ قدرت است کہ نام خود را ہادی گوید۔ شیطان از ہدایت اسم اللہ ذات واسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم واز کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ واز تلاوت کلام اللہ واز مسائل فقہ واز تفسیر قرآن واز رحمت اللہ کہ نظر عارفان از رحمٰن است و از خواندن لاحول شیطان چناں گریزد چنانچہ کافر از دین اسلام۔ پس معلوم شد کہ بے دین لعین منافق بے یقین است کہ بشنیدن نام مبارک پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام خوش وقت وفرخندہ نشود و بالیقین حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نداند معلوم شد کہ آں خبیث را یقین دین ابلیس بردہ۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اِنَّ اَخَافُ مَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ ضُعْفِ الْیَقِیْنِ۔

پس ہر آنکس مومن مسلمان از امتِ حضرت پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چہ طور باشد کہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم را حیات نداند۔ ہر آنکس کاذب بے دین منافق کذاب است ہر چہ باشد۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلْکَذَّابُ لَا اُمَّتِیْ ای بدبخت بے یقین تابع ابلیس لعین اعتقاد سبق حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم از مردم اہل عرب بیاموز کہ در حرم مبارک بر دروازہ روضۂ پاک التماس می کنند "یا حیات النبیؐ سید الابرار کار مرا از درگاہ الٰہ برآر"۔ مشروحاً جواب باصواب یابند، کار بالیقین باعتبار است۔ ہر کرا بر حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اعتبار نیست در ہر دو جہان خوار است۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم راہر آن کس داند ممات کہ دل او مردہ و سرمایہ ایمان ویقین او شیطان بردہ باشد۔ نیز شرح تحقیقات مجلس حضوری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہ صحبت خاص الخاص محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم را ہفت نشان است۔ اول آن کہ خوشبوئی معطر بہ از مشک وجود پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ سرِّ اسرار خدا کہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم در وجود نفسِ امارہ نداشت ونبود در وجود مبارک طمع حرص حسد ہوا۔ دوام غرق فنافی اللہ باخدا۔ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم از آب منی پدر پیدا نہ شدہ۔ پیدائش آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا را وحی جبرائیل میوہ از بہشت آوردہ دادہ کہ نام آن میوہ شجرۃ النور است۔ وجود محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم را خوشبوئی از شجرۃ النور است از سرتا قدم وجود مبارک را خوشبوئی ظہور است و در تمام عالم مشہور است۔ وجود دیگر را قدرت نیست کہ مثل وجود مبارک آن سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خوشبوئی شود اگر چہ ظاہر باطن تمام عمر ہم مجلس وہم صحبت مشرف حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم باشد۔ دوم تاثیر صحبتِ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آنست کسی کہ دوام مجلس حاضر نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم در ظاہر و باطن دل غنی است۔ سیوم ہر سخن کہ گوید موافق نص وحدیث گوید، چہارم لباس شریعت پوشد، پنجم سنت جماعت برخود لازم گیرد، ششم نافع المسلمین باشد، ہفتم در سخاوت بے نظیر باشد ظاہر ہم سخن با مردم و در باطن غرق فنافی اللہ۔

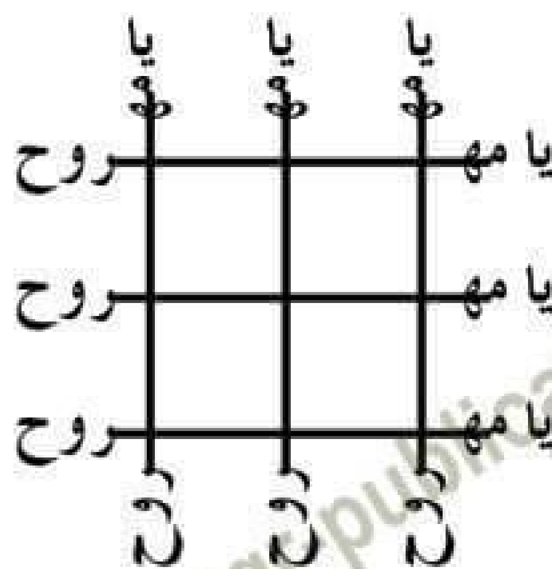
دیگر مراتب مجلسِ حضوری این است کہ ظاہر جثہ نفسانی ہم سخن بمردم نفسانی و در باطن جثہ روحانی ہم سخن بروحانی و بجنبیدن ہر دو لب محققان را عبرت وحیرت است و اہل نفسانی میدانند کہ بما ہم سخن و اہل روحانی میدانند کہ بما ہم سخن است و او ہم سخن با رحمٰن است۔ از وجود نفس مردہ کردہ و مصاحبِ نفس شیطان پریشان است چنانچہ حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ می فرماید ”سی سال بخدا ہم سخن بودہ ام و مردم نفسانی خلق میدانند کہ بما ہم سخن است و اہل روحانی دانست کہ بما ہم سخن است“۔ بیت

باھُو جثہ از جثہ برآید بہر راز　　　ہر بجثہ ہر حقیقت ہر آواز

پس معلوم شد کہ مراتب عارفان از مار کمتر نباشد کہ مار اول پوست در پوست خود پختہ کند بعد ازاں از پوست خود می برآید۔ پس عارفان و اولیا اللہ امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بہر منزل و مقام کہ می بینی بجثہ نور ہمہ جا حضور است۔ این راہ جنونیت وشیطانیت وجہولیت نیست۔ جمعیت جمالیت از کرم واخلاص توفیق ورفاقت خاص برکت مجلسِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم است۔ از حاضرات تصور اسم اللہ ذات برکت نص وحدیث واسم اعظم۔ از قرآن آیات از کلید کلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ از قفل قلب روشن ضمیر میکشاید و راستی راہ مینماید از طریق تحقیق۔ این نیز عطا از سروری قادری کامل مکمل اکمل مرشد جامع بخشدہ جواہر الذکر و گنج الفکر است ازاں اَلَسْتُ کُنْ فَیَکُوْنَ۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ایں است مراتب اہل مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم با جمعیت شان بشنو! ای ناقص اہل نفس پریشان ۔شرح وجودیہ صورت مبارک مجلس صحیح موافق حلیہ شمائل النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم این است بالصدق و بالیقین ۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَحْمَرُ بَیَاضُ اللَّوْنِ رَاحَۃُ الْجَبْھَۃِ اَفَالِجُ الْاَسْنَانِ اَقْنَی الْاَنْفِ اَسْوَدُ الْعَیْنِ مَلِیْحُ مُجْمَعُ اللِّحْیَۃِ طَوِیْلُ الْیَدَیْنِ رَقِیْقُ الْاَنَامِلِ قَامُ الْقَدِّ لَیْسَ فِیْ بَدَنِہٖ شِعْرٌ اِلَّا کَالْخَطِّ مِنَ الصَّدْرِ اِلَی السُّرَّۃِ وَکَانَ خَاتَمُ النَّبُوَّۃِ کُتِبَ بَیْنَ مَنْکَبَیْہِ۔



قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاَ الْحَقِّ اِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ وَلَا بِالْکَعْبَۃِ اَیْ مَنْ رَّاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ تَحْقِیْقًا لِاَنَّ الشَّیْطَانَ لَایَقْدِرُ عَلٰی صُوْرَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَلَا عَلٰی ھَیْئَۃِ شَیْخِ الْکَامِلِ فَمَنْ اَنْکَرَ رُؤْیَۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِمُوَافِقِ الْحُلْیَۃِ فَقَدْ اَنْکَرَ الْحَدِیْثِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْہِ الْاِنْکَارِ فَقَدْ اَنْکَرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَمَنْ اَنْکَرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَدْ کَفَرَ ۔ایں عطا اللہ شرف از مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم است ۔ابیات

عارفاں ہوشیار وحدت غرق نور ۔۔۔ واصلان بمصطفیؐ دائم حضور

فقر را ختم است آخر این مقام ۔۔۔ ہر کہ ایں جا میرسد عارف تمام

طالبان را برد کامل باخدا ۔۔۔ طالبان را میبرد با مصطفیؐ

لائقِ ارشاد مرشد غرق نور ۔۔۔ اینچنین مرشد بود صاحبِ حضور

از نبیؐ ارشاد آں را صد فخر ۔۔۔ سرفرازش گشت طالب باظفر

ہر کرا قوت نہ باشد ایں چنین ۔۔۔ اہل بدعت ناقص و گمراہ دین

مرد مرشد حق حضوری باخبر　　طالبان را میبرد بایک نظر
خاک پائے کاملان شود بالیقین　　اہل بدعت مرشد شیطان لعین

اول طالب را علم باید از دانش شعور کہ از علم دانش شعور حاصل شود علم قرب معرفت حضور۔ بیت

زمین بر ناخن است در نظر درویش　　بہ بیند ہر تماشا بنظر خویش

ازیں مراتب علم طبقات است، علم مراتب از ذات باید۔ ابیات

علم باید از خدا صاحب نظیر　　از اسم اعظم دل شود روشن ضمیر
طلب کن تو علم را از مصطفیٰؐ　　علم سرّ رازِ وحدت از الٰہ
چوں ختم گردد علم حلم زان مقام　　اینچنین تحصیل شد عارف تمام

المطلب آنکہ ناقص مرشد مثل طالب است و ناقص طالب مثل مرشد۔ چوں ہر دو ناقص بی شعور راز باطن معرفت الٰہی بے خبر مرشد گاؤ طالب خر۔ ابیات

خام مرشد ہمچو باشد بیوہ زن　　طلب سیم و زر کند با ہر سخن
نظر بر نقد است مال و جنس وار　　از برائی درم دنیا انتظار
بہ طالبان تلقین و تعلیم است پند　　بہر خانہ درم خواہد نقد چند
خام مرشد ہمچو قصابش نظر　　ز استخوان مغزش برآرد بہر زر
از خدا حفظ خواہم زیں قصاب　　گوشت آدم را خورد بہر از ثواب
ہر طریقہ را کنم تحقیق تر　　دوست دارند طالبان را بہر زر
دل خبیث و بر زبان گوید حدیث　　کی شود نامرد باحق ہم جلیس
باھُوؒ قادری مرشد بود حق حق نما　　ہر کہ راہے حق نداند سر ہوا

بدانکہ مرشدی و طالبی مراتب عظیم است کہ در و سرّ اسرار معرفت کریم است۔ بدان کہ بایں شش مراتب ہیچ کس نمی رسد و اگر کسی گوید رسد ہر آنکس دروغی کاذب ساحر کافر استدراجی مرتد شود۔ آں شش مراتب خاص الخاص این است۔ اول مراتب آنکہ آیات قرآن بر ہیچ کس نازل نمی شود بجز محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ دوم مراتب آنکہ بعد از پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانب کسی وحی نمی آید بجز خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ سیوم مراتب آنکہ بمراتب معرفت ہیچ کس نمی رسد بجز محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ چہارم مراتب آنکہ بقاب قوسین معراج بچشم ظاہر ہیچکس نرسیدہ و دیدہ نمی تواند بجز محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ پنجم مراتب آنکہ مرتبہ جمیع اصحاب، اصحاب صفہ و اصحاب بدر و اصحاب کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم ہیچ کس نمیرسد بجز اصحابان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ششم

www.sultan-ul-faqr-publications.com

مراتب آنکہ در علم روایت مجتہدی مذہب چہار، ہیچ کس نمی رسد بجز امامان مجتہد کہ چہار مذہب برحق است کہ من مذہب حضرت نعمان امام اعظم کوفی رحمتہ اللہ علیہ صافی صوفی تارک فارغ از شرک کفر بدعت سرود۔ سوائے ازیں شش مراتب دیگر مراتبِ ولایت و ہدایت و غنایت لانہایت غایت الغایت ذکر فکر ورد وظائف تلاوت استغراق معرفت الٰہی قرب و وصال مشاہدہ تجلیات نور حضور شوق العطش اشتیاق دعوت علمِ فضیلت درویشی فقیری ابدالی اوتادی فنا بقا غوثی قطبی از یک دیگر مراتب بہ مراتب قائم مقام تاقیامت بازنمانند۔ بدان کہ مراتب غوث قطب سہ قسم است۔ یکی غوث قطب دہقانی کہ تا دوازدہ کروہ حد بہ حد در قید ایشان است۔ دوم غوث قطب روحانی کہ باستغراق نفس فانی و روح باقی مستِ الست روز اول نوشیدہ ساغر شوق از دست محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مواحد ساقی ہر دم از مستی از سوزش ازل آہ آہ آہ۔ نہ طلب طالب نہ ذوق مرید غرق بتوحید۔ ایں است مراتب غوث قطب تجرید تفرید۔ سیوم مراتب غوث قطب کہ آنرا غوث قطب وحدت گویند۔ قدرت سرِ سبحانی معشوق ربانی غوث الجن والانس والملائکہ شاہ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ۔ ایں است مراتب طالبان و مریدان و ناظران مشتاق دیدار غرق در معرفت پروردگار، غرق باشتغال اللہ شاد، طریقہ سروری قادری را معرفت اِلَّا اللّٰہ و دوام حضوری مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبارک باد۔ المطلب آنکہ مرشد کامل قادری آنست کہ بجز معرفت اِلَّا اللّٰہ و حضوری مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہِ دیگر نہ طلبد از برائی آنکہ در راہ ذکر فکر ورد وظائف رجعت نفسانی و معصیت اناۓ شیطانی و رجوعاتِ خلق دنیا پریشانی حوادثات رہزن بسیار بیشمار است۔ قلب سلب قبض بسط سکر صحو و اہل حضور را مستی ہوشیاری و خواب بیداری است۔ ہر کرا معرفتِ الٰہی و مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دست ندہد و در مشاہدہ غرق نشود از مراتب وصال واصل محروم بے حاصل۔ ہنوز طالب است بہ مطلب نرسیدہ۔ ایں چنین کور چشم ندارد مادرزاد تا بلب گور۔ قولہ تعالیٰ وَمَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى۔

شرح مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نیز شرح سلک سلوک مدخل شدن مجلس مشرف حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ ایں است کہ چوں طالب اللہ بر دل تصور اسم اللہ ذات صورت نقش منقش گردد، قرار و سکونت درست گیرد و در باطن اسم اللہ ذات را درست بہ بیند۔ چوں اسم اللہ ذات مثل آفتاب روشنی صبح صادق تابش طلوع شعلہ تجلیات نور اللہ جل شانہٗ معرفت الٰہی زند تاریکی و سیاہی ظلمات شب کاذب نفسانی شیطانی از دل برخیزد۔ بعد از اں مرشد رامیباید کہ طالب اللہ را گوید کہ با تفکر و تصور باطنی بگرد دل اسم اللہ ذات ببین کہ ترا در نظر چہ می آید؟ بدیدن طالب اللہ گرد دل اسم اللہ ذات اگر غرق شد، در باطن شعور حضور

مذکور نداشت، معلوم شد کہ در نورِ معرفت الٰہی محو گشت و اگر در باطن باشعور ماند، بگوید کہ گرد دل و جگر د اسم اللہ ذات میدان وسیع عظیم است لاحد ولاعد و طالب اللہ باز متوجہ بدل و متوجہ باسم اللہ ذات شود۔ از مراقبہ بیرون برآید و می گوید کہ در آن میدان یک گنبدی است مثل روضہ و بر دروازہ نوشتہ است لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کلمہ بر زبان راند و بخواند کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ دروازہ خلاص شد۔ ابیات

نجات مردم جان لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔ کلید قفل چنان لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

چہ خوف آتش دوزخ چہ خوف دیو لعین ۔ ہر آنکہ کرد بیان لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

نبود ملک دو عالم نہ دور چرخ کبود ۔ کہ بود در امان لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

چون طالب اللہ درون روضہ در آید مجلس خاص الخاص رخ نماید و در آن مجلس ذکر مذکور قرآن نص و حدیث۔ معلوم شد کہ این مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است۔ از مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہفت مقام میسر گردد۔ اول مقام ازل، دوم مقام ابد، سیوم مقام دنیا و در دنیا نیز چہار مقام میسر گردد چنانچہ اول مقام در حرم مدینہ مجلس روضہ پاک، دوم مجلس در حرم کعبۃ اللہ و باز دو مقام بالائے فلک شود و مجلس حضور بر عرش اکبر و دیگر مجلس بدریائے ژرف کہ آن دریا مطلق توحید است۔ ہر موج از نور معرفت الٰہی بی مثل زند و دیگر مجلس پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در لامکان کہ مثل او بتہ نمی شود مثل بیان۔ در ہر مقام مذکور ذکر است لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ ابیات

از دل بدر کن بیشہ خطرات را ۔ بیابی وحدت حق ذات را

دل کہ ز اسرارِ خدا غافل است ۔ دل نتوان گفت کہ مشت گل است

این طالب صاحب تصور سیر بہر مجلس کہ حاضر شود آنرا مراقبہ و ذکر در باطن حضوری چنان بردہ کہ ظاہر از جان بے جان گوئی کہ مردہ۔ بدیں طریق مرتبہ مدخل مجلس مبتدی طالب است۔ چون ظاہر باطن یک شود منتہی عارف باللہ تمام است۔ بدانکہ کاملان راہمہ جا مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثل آفتاب است و طالب مجلس دوام حضوری او مثل ذرہ کہ ذرہ از آفتاب جدائی ندارد بلکہ ذرہ را روشنی از آفتاب است۔ المطلب آنکہ طالب اللہ ظاہر بہ ورد و وظائف و باعمال ظاہر ہرگز در باطن مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمی رسد اگرچہ تمام عمر بار یاضت سر بسنگ زند کہ راہ باطن از مرشد کامل صاحب باطن می شود حاصل در یک لحظہ بحضور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم می رسد می گردد واصل۔

بدانکہ امت پیروی را گویند و پیروی آن است کہ پیا پی قدم بر قدم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود را بحضور مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رساند۔ عجب دارم از آن قوم کہ راہِ حضوری را نمی دانند و از بے حیا کبر ہوا خود نما نفس پرست از عارفان باللہ طلب نمی کنند ہر آنکس کہ در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور روند حاسدان آنہا را از دیدہ حسد دیدہ نمی توانند مطلق احمق حیوان اند۔ ہر کہ بنظر نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور منظور نگردد ہر آنکس مومن مسلمان فقیر درویش علما فقہا

www.sultan-ul-faqr-publications.com

پیروی از امت او چگونه باشد؟ بدان که حضوری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سرِ ہدایت است و این ہدایت در ہدایت است ۔قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلنِّھَایَۃُ ھُوَ الرُّجُوْعُ اِلَی الْبِدَایَۃِ ۔قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ ۔

بدانکہ در باطن شخصی بہ ملازمت حضور پیش حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام از برائی کار دینی و دنیوی التماس می کند و از حضور حکم عالی شود و در وقت حکم اعلیٰ در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بمع اصحاب کبار پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فاتحہ خیر میخوانند و آن کاری کہ ظاہر بہ صلاح نہ پذیرد ایں چہ حکمت است؟ باید دانست کہ آن طالب اللہ بہ تمامیت نرسیدہ مرتبہ ہنوز در ترقی است و آں طالب در طلب مشکل است بموافق عرض حال باطن نعم البدل خوش وقت گردد شاد ۔ایں چنین مرتبہ و ترقی قرب بروی مبارک باد ۔اگر طالب جاہل است یا آنکہ طالب جیفہ طلب از مجلس خاص محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آں نالائق را کشیدہ بدر کنند یا آنکہ از مرتبہ اعلیٰ باز می گردد سلب ۔کسی را ظاہر باطن یکی شود قدم او و مقام او ہمون است مرتبہ در ترقی نہ شود ۔ہر کہ در توحید در آید اہل توحید را توحید الٰہی کشاید مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمچنان است ۔

مصنف میگوید کہ از راہ تصرف تصور اسم اللہ حضور و یا از راہ توجہ باطنی بذکر فکر مذکور و یا از راہ قبر اولیا اللہ اہل قبور بہ مجلس حاضر شدن کریم النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیچ مشکل نیست آسان کار است لیکن علم حلم خلق ملک رضا باطن صفا جود و کرم شریعت شرف استقامت با جمیع سنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بدست آوردن خیلی مشکل و دشوار است ۔

عارف باللہ آنست کہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و سنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بجان و دل حضوری اختیار کند و از فرمودہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یک موئی خلاف قدم بیرون نبر کشد ۔حضوری پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مثل محک است ۔ہر کہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم را دید و باعتقاد دید درست و شکرانہ مشرف شدن حضور پر نور بجا آورد آخر نفس او پاک گردد و قلب او زندہ شود و روح در ذکر محمود ۔ہر کہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم را دید و اعتقاد درست نماند مرتد مردود شود ۔بدان کہ ہفت کس از دیدار و حضوری مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم محروم اند ۔یکی تارک الصلوٰۃ، دوم تارک الجماعت، سیوم اہل شرب، چہارم اہل بدعت، پنجم دشمن علمائے عامل، ششم دشمن فقیر کامل، ہفتم اہل سرود و حسن پرست مرد و زن بیگانہ ۔ہر کہ فقیر کامل صاحب شریعت و صاحب باطن را خالی و بے برکت و بے حکمت داند ہر آنکس احمق و نادان کہ ملک تمام زمین از مشرق تا مغرب بحکم خدا و باجازت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بحوالہ درویشان باطن معمور صفا کیشان است ۔ہر سخنی کہ از دہان فقرا می برآید از حکمت حق تعالیٰ خالی نباشد کہ از حکمت ہائے حق تعالیٰ فقیر نیز یک حکمت است ۔

لِسَانُ الْفُقَرَآءِ سَیْفُ الرَّحْمٰنِ واقع شد ۔آنست فقیر سیف الرحمٰن کہ دوام مشغول بذکر فکر تلاوت قرآن ۔فقیر لا یحتاج بحق معرفت وصالی است سوالی نیست ۔چیزی کہ از کسی بستاند از حق سبحانہ وتعالیٰ دہ چندان بدہاند ۔قال علیہ الصلوٰۃ و

www.sultan-ul-faqr-publications.com

السلام اَلْفَقِیْرُ لَا طَامِعٌ وَ لَا جَامِعٌ وَ لَا مَانِعٌ فقیر کامل ہم صحبت مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از کدام چیز شناختہ میشود؟ اینست نشان مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ہر سخن کہ از دہان اومی برآید معرفت توحید الٰہی بموافق فقہ وقرآن و حدیث وتفسیر۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ آنرا چہ احتیاج است نقش پر کردن وخط دائرہ کشیدن؟ وآنرا چہ احتیاج است کہ دعوت خواند؟ ایں مراتب فنافی الشیخ ابتدا ہنوز طالب راحال است۔ دوم مراتب حضوری فنافی اللہ تصور تصرف بگیر د اسم اللہ ذات چناں از تجلیات ومشاہدات نور کشاید۔ از سرتا قدم قلب وقالب رانور گرمئ آتش اسم اللہ ذات چناں سوزد شب و روز چنانچہ میسوزد آتش ہیزم خشک را۔ تاقیامت سرد نگردد مگر در آمدن در بہشت۔ باز مشرف لقائے رب العلمین۔ حدیث قدسی فَتَنْسَوْنَ النَّعِیْمَ اِذَا رَاَیْھَا قولہ تعالیٰ وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی ۚ وَلِیُبْلِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اِنَّ الْعَبْدَ لَا یَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ بِکَثْرَۃِ الصَّوْمِ وَ بِکَثْرَۃِ الصَّلٰوۃِ اِلَّا بِاَرْبَعِ خِصَالٍ اَوَّلُھَا سَخَاءُ الْیَدَیْنِ وَالثَّانِیْھَا بِاِصْلَاحِ الْقَلْبِ وَالثَّالِثُ بِتَعْظِیْمِ الْاَمْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالرَّابِعُ بِشَفْقَۃٍ عَلٰی خَلْقِ اللّٰہِ تَعَالٰی قولہ تعالیٰ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا فَکَرِھْتُمُوْہُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ قولہ تعالیٰ لَا تَکَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ۚ فَمِنْھُمْ شَقِیٌّ وَّسَعِیْدٌ۔ ہر کہ غیبت مومن مسلمان کند زانی فاسق بود۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَاءِ وزانی می خورد گوشت بردار حقیقی۔ ازیں ریاضت دوام کہ وجود راپاک گرداند تصور اسم اللہ ذات از سرتاقدم سخت تر و بہتر نباشد۔ از آتش دوزخ گویا کہ ازیں آتش یک ذرہ آتش ازیں وجود گرفتہ باشد۔ اگر اہل آتش فنافی اللہ نظر قہر جلالیت کند از مشرق تا مغرب سوختہ گردد۔ آفرین باد برآں وجود کہ ایں آتش را بردارد و خلق را نیازارد۔ شخصی کہ چہل سال زہر یک چلہ چہل چلہ کشیدہ باشد از برائی کار دینی و دنیوی مہمات از اں بہتر است کہ دم تصور غرق اسم اللہ ذات کہ اہل تصور اسم اللہ ذات کہ از و ہر کار مشکل بتوجہ می برآید در یک ساعت وآں صاحب کہ یک ساعت در باطن مجلس ملاقات بہ ہر یک صحبت روحانیات خصوصاً حضوری مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرور کائنات آنرا چہ احتیاج خواندن نماز استخارہ کہ تماشائے ہر دو جہان رابیند بر پشت ناخن۔ صاحب نظر بانظارہ واز چشم دل آنچہ ببیند مینماید آشکارہ۔ ایں مراتب نیز فقیر را ابتدائی سبق اول قاعدہ الف ب است چنانچہ تعلیم علم طفل را۔ عجب دارم از اں قوم کہ فقیر را باخلاص از برائی عند اللہ بہرہ ورنسازند۔ از منافقت کلوخ اندازند۔ ابیات

از مکافات جہان غافل مشو گندم از گندم بروید جو از جو

باھُوؒ حق راست گو فقرش چہ چیز فقر بیرون از عقل فکرش تمیز

از برائی آنکہ فقر را بر سر نام اللہ فقر سِرّ اسرار اللہ۔ ہر کہ قدم در فقر زند خطے در کشد بگرد ماسوی اللہ۔ فقر مقام فردوس است کہ در مقام فردوس جمعیت دیدار است کہ در آنجا بوئے دنیا واہل دنیا نباشد۔ بہ فقر معرفت الٰہی بہار است کہ در دنیا فقر را

درچشم زینت دنیا خوار است۔ فقیر از آں خوار ہوشیار است۔ ازاں در دیدہ اہلِ دنیا و اہلِ غافل خوار است۔ نی نی غلط گفتم فقرا بر نام اللہ جان فدا بحق جان سپار است و بر نفس مرکب سوار است، دوام دیدہ دل از ازل تا ابد بیدار است۔ اہلِ مراتب فقر حق الیقین باعتبار است۔ زبان فقیر مثل ذوالفقار است در نیام دہان پوشیدہ بہتر باشد و اگر کشیدہ باشد قہر فقرا نمونہ قہر خدا تمام عالم را قتل سازند کہ لِسَانُ الْفُقَرَآءِ سَیْفُ الرَّحْمٰنِ واقع است کہ سیاہی ازل بزبان ایشان۔ ہر کہ منکر از ایشان در ہر دو جہان خوار و پریشان۔ بیت

اصل یقین است بود با اصل　　　ہر کہ رسد با اصل حق وصل

وصل واصل ہنوز دوری است۔ ہر کہ در یکتا غرق توحید در آید باشوق مسرور یست۔ مست باش بے ریا۔ ایں است مراتب مردان خدا۔ در تکلف مباش کہ تکلف کار زنان است مرد را در تکلف زر و زیور چہ کار؟

زن نہ مردی بکن دست کرم بکشا کہ زر　　　مرد را بہر کرم زن را برائے زیور است

بشنوای طالب اللہ اہل محبت دوست ایں است مراتب از دوست ذکر در مغز و پوست۔

قولہ تعالیٰ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ اہل حضور را ہر اعمال و افعال و اقوال با قرب معرفت مع اللہ وصال ہمہ از حضور است از آنکہ صاحبِ استغراق مشاہدہ نور بقرب حضور باطن معمور وجود مغفور دوام بمد نظر اللہ منظور است۔ المطلب آنکہ صاحب مراتب فنافی اللہ ہمیشہ حاضر بموجب ذکر۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام ذِكْرُ اللّٰهِ فِي الْغَدْوَةِ وَالْعَشِيِّ اَفْضَلُ مِنْ ضَرْبِ سَيْفٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام لَا يَشْغُلُهُمْ شَيْئٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى طَرْفَةَ الْعَيْنِ ذکر نام اللہ و از حکم اللہ تعالیٰ نام اللہ بر کسی کہ میشود نازل ہر آنکس از تاثیر نام اللہ می شود در علم عالم ظاہر باطن عالم فاضل۔ پس معلوم شد کہ ذکر نام اللہ حضوری است۔ ہر کرا نام اللہ ذکر اللہ در وجود کسی را تاثیر کند ذکر ذاکر را در معرفت اِلَّا اللّٰہ و در مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضوری میسر دو ذکر نام اللہ از خطرات وہمات نجاست باطل بیرون بر کشد۔ ذکر در مشاہدہ حضوری است و بے مشاہدہ حضوری ذکر نتوان گفت۔ مقلدان اہلِ رجعت در مراتب انا و مغروری است۔ ذکر نام غرق است و غرق روشن کنندہ مطالعہ از لوحِ ضمیر دفاتر وحدانیت ورق یعنی علم واردات غیبی فتوحات می کشاید از اسم اللہ ذات و می نماید از کلمہ طیبات لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ ایں چنین ذاکر را عیسیٰؑ دم و خضرؑ قدم غرق فنافی اللہ از دنیا و عقبیٰ بے غم۔ عجب دارم ازاں احمق قوم کہ مقلدان بہ سرود ذکر کنند و نام اللہ تعالیٰ را بر زبان آوردہ دست بدست دیگر زنند و مطلقاً کافر شوند۔ پس معلوم شد حقیقتِ ایشان کہ رنج و ریاضت کشند از برائے مراتب دون از بہر دنیا پریشان۔

از دست نارسا است کہ مکارہ پارسا است

ذکر اہل تقلید را مثل باد مخول بر آن باید خواند لاحول چنانچہ مستیٔ حال خام خیال و میگویند کہ گرمی و سردی مراتب مخفی و

www.sultan-ul-faqr-publications.com

نامردی باستماع سرود گریان تپ لرزہ احوال ثانی شیطانی مراتب دجال دیوانگی شعور اہل جنونیت محروم از معرفت الٰہی باطن حضور۔ مرشد اہل توحید برحق است کہ رسانندہ بہ حق است۔ پس طلب حق باید کرد۔ راہِ مقلدی و باطل بگذار و رو بطرف توحید آر قرب و معرفت اِلَّا اللّٰہ بردار و در شریعت باش کمربستہ ہوشیار۔ سلک سلوک ذکر توحید اینست۔ بدانکہ اساس معرفت توحید و اساس تجرید تفرید و اساس مجاہدہ کہ بحر المشاہدہ است و اساس ذکر فکر و اساس استغراق مکاشفہ زندگی قلب۔ کشف القلوب مراتب جذب خوردہ احمق دیوانہ مجذوب۔ اساس محاسبہ نفس مراقبہ۔ کشف القبور مراتب خام نامنظور۔ اساس قبض بسط، اساس الہام وہم خیال ہجر فراق وصال، اساس علم علوم مراتب حیّ قیوم اساس معرفت و مراتب غوث قطب طیر سیر طبقات از ہوا است کہ بر ہوا است بے خبر از لامکان غرق فنافی اللہ خدا است۔

المطلب آنکہ علم تصوف توحید کرا گویند؟ تصوف صفا کنندہ دل را گویند شخصی را کہ شد دل صفا لائق معرفت دیدار لقا دوام بمد نظر خدا و حاضر مجلس محمدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ترک دہد مراتب غوثی قطبی آنچہ متعلق بہ طیر سیر طبقات ہوا، ایں را مراتب اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہ فقیر گویند و فقیر عالم تصوف باطن صفا است۔ ہر کہ بہ فقیر اہل تصوف دم زند، در ہر دو جہان خراب شود کہ فقیر برگزیدہ درگاہ راستی راہ از ہر حقیقت آگاہ۔ ہر کہ بہ فقیر دم زند بیماری و رجعت خورد و بہ فقیر ہر آنکس دم زند کہ بے پیر سخت سنگ دل و یا آنکہ بے مرشد روئی خجل۔ دشمنِ فقرا بے بہرہ از خدا و محروم از شفاعت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ فقیر نہ خدا نہ از خدا جدا است۔ آنچہ خواہی مطالب از فقیر طلب کن ای طالب اینست کلیہ مطالب۔ دشمن فقیر ہیچ کس نہ باشد مگر اہل کلب۔ رباعی

با کس نمی شود رام طبع رمیدہ ما	منت کشی طلب نیست دست کشیدہ ما
ہر چند کہ خاکساریم اندازِ ما بلند است	برشاخ گل نشیند مرغ پریدہ ما

بدانکہ بالائے عرش طبقاً عن طبق فی السمٰوٰت و الارض تا تحت الثریٰ فوق العرش بر ہوا ہفتاد و سہ کروڑ ہشتاد و سہ لک بیست و یک مقامہا کہ انتہائی مقام آنرا سِرّ الامی نام کہ ہر یک مقام را ختم تمام لامکان مکان است کہ تشبیہ او بہ شش جہات ستہ و کون مکان در نظر فقیر بمقدار پر پشہ می نماید سبحان اللہ! بہ ہمراہ فقیر حضرت پیغمبر صاحب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چہ مراتب از کرم و لطف می بخشد۔ ایں توفیق مرشدی کہ روز اول طالب اللہ را سبق توحید لامکان فقر نہ دہد و در لامکان توحید نرساند، پس معلوم شد کہ ہر آنکس راہبر راہِ مرشدی و فقیری نداند۔ دانی کہ قلب حیات و روح زندگانی و نفس فانی جسم اینجاست و جان در لامکانی و لامکان اسرار وحدانیت نور استغراق در مشاہدہ حضور قدرت سبحان اللہ است۔ ایں مراتب عظمٰی و سعادت کبریٰ روزِ اول مرشد کامل میکشاید از طریق تحقیق حاضرات از تصور اسم اللہ ذات برکت اسم اعظم شریعت نص حدیث آیات از کلید کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اینست طریقت از طریق تحقیق ہر کہ شک آرد منافق از اہل زندیق۔ بیت

www.sultan-ul-faqr-publications.com

فقرش ازاں نشانم فی اللہ فنا ازانم　　من مرغِ لامکانم جز لامکان نمانم

المطلب آنکہ شخصی راکہ اول در وجود سرکش نفس امارہ باشد از تصور اسم اللہ ذات لوامہ شود و از تصور اسم اللہ ذات نفس ملہمہ شود و از مشق کردن اسم اللہ ذات نفس مطمئنہ شود و اگر نفس مطمئنہ باشد از سرتا قدم وجود بذکر اللہ پُر نور فی التوحید گردد۔
ایں مراتب نیز از تصور حاضرات اسم اللہ ذات از کلید کلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ می کشاید و برحق است آنچہ می نماید و حاضرات اسم اللہ ذات کل و جز مخلوقات خداوندی آنچہ پیدا و پنہاں است در یک دم و بریک قدم طیر سیر طرفتہ العین عین بعین طی کند۔ اینست مراتب حاضرات از اسم اللہ ذات زود با مقصود آورد بردو سلک سلوک راہِ حاضرات با ترتیب حضوری در مشاہدہ غرق ذات تجلیات نوری ہر آنکس میداند کسانی کہ در باطن بخواب یا مراقبہ از زبان مبارک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سبق می خواند۔ از حاضرات ہر یک مکان عیان و ہر یک علم بیان گردد۔ المطلب آنکہ تصور اسم اللہ ذات مشق کردن در وجود نفس را بیماری چنان است چنانچہ در وجود آدمی بیماری علت خسرہ۔ از تصور اسم اللہ ذات نفس ہیچ حال و بہر احوال قرار و آرام نگیرد و از ہستی بود نابود گردد و ایں نفس نافرمان در فرمان آید، شب و روز در حکم تمام مثل غلام۔ تصور اسم اللہ ذات و تاثیر کلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ نفس را چنان خورد چنانچہ خورد آتش ہیزم خشک را۔
آری یقین است اگر مرشد صاحب قرب غرق در مشاہدہ حضور است و طالب جاہل بی شعور است ہیچ فائدہ ندارد و اگر طالب اللہ عالم فاضل صاحب فراست باشعور است و مرشد ناقص بے حضور است ہیچ سود ندارد و اگر طالب اللہ باشعور و مرشد اہل حضور ہر دو را یکی اتفاق میشود و حاضرات اسم اللہ ذات میداند و اسم اللہ میخواند از وی ہیچ چیز و ہیچ مقام ذات و صفات مخفی و پوشیدہ نماند۔ بیت

کہ ازل و ابد را خبر ہم ندارم　　چناں غرق گشتم بدریائے وحدت

کسی کہ بہ استغراق در لامکان است جز حق دیگر ہمہ نسیان است۔ ایں چنین مراتب صاحب فنا فی اللہ چناں غرق فی التوحید چنانچہ ماہی را جمعیت در آب چنانچہ نمک در طعام چنانچہ اخگر در آتش چنانچہ آب در شیر۔ ہم چناں است فی اللہ فقیر۔ نہ خدا نہ از خدا جدا۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ ایں چنین مراتب را بے حجاب اللہ مشاہدہ بعین حق الیقین۔ ایں مراتب راچہ داند اہل بدعت لعین بے دین؟ قولہ تعالیٰ وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۔
ای عزیز از چشم دل بینا باش۔ آنچہ کینہ و نفاق است از دل بتراش۔ قولہ تعالیٰ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ۔ ابیات

از شہ رگ نزدیک تر باحق نگر　　گر تو عارف واصلی صاحبِ نظر

نَحْنُ اَقْرَبُ قرب وحدت با حضور　　دم زدم الہام قدرت ذات نور

روئیتش را خوش ببیں با دل چشم ہر چہ بینی غیر حق زان بت صنم

قولہ تعالیٰ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۔ ابیات

کن تصرف جان مال و ہر چہ ہست تا ترا حاصل شود کنہش الست

ہر کہ گردد غرق فی اللہ باخدا ہر کہ از خود گم شود یابد خدا

ہر کہ از حق منکرست مردود شد ہر کہ باحق مشتغل محمود شد

باھُوؒ ایں مراتب از شریعت یافتہ پیشوائے خود شریعت ساختہ

قولہ تعالیٰ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى قولہ تعالیٰ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۔ ابیات

باھُوؒ ذکر گوید ہر گیاہی وحدہ ذکر گوید قلب قالب ہر بہ مو

باھُوؒ ہر طرف کردم نگاہی ذکر ذات ذات را از ذات یابد شد نجات

قولہ تعالیٰ اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ ۔ ابیات

در وجودی دو خدا ہر یک شناس وز دوئی بگذر بیابی حق سپاس

نفس شہوت را بکش کلی ہوا تا ترا حاصل شود واحد خدا

اینست مراتب باطن صفا دار حضوری مجلس محمدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى کہ چہ طور است انتہا مراتب فقیر فنا فی اللہ بقا باللہ؟ المطلب آنکہ مراتب قرب سہ قسم است کہ بہ سہ تصور مسمّٰی است ۔ تصور فنا فی الشیخ تصور فنا فی اسم اللہ ذات و تصور فنا فی اسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرور کائنات ۔ بدانکہ کل مخلوقات از نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است و نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از نور اللہ است ۔ مرشدی کہ روز اول صورتِ نورِ طالب بصورتِ نور حضور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نرساند و صورت نور حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صورتِ نور طالب را بغرق نور وحدانیت دریائے ربوبیت نسازد آنرا مرشد نتوان گفت کہ روز اول طالب را از تصور اسم اللہ ذات نفس تزکیہ نور و قلب تصفیہ نور و روح تجلیہ مقدسہ نور و سر تجلیہ نور ۔ چوں ہر چہار نور مجموعہ نور یک شود رجوع باصل خود کند ۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام كُلُّ شَيْءٍ يَرْجِعُ اِلٰى اَصْلِهٖ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِيْمَانِ ۔ ایمان نورِ الٰہی است و روح را صورت نور است و مجلس اہل روحانیت نور است فارغ از مقام ناسوت نفسانیت اربعہ عناصر نار ۔ مجلس اہل ارواح نور و اہل نفس نار راس نیاید ۔ ہر کہ در طلب نور حضور وحدانیت پاک و بہ نور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکان ابتدا و انتہا اینست و مجلس سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراتب انتہا است و غرق فنا فی اللہ مراتب ابتدا است ۔ حدیث اَلنِّهَايَةُ هُوَ الرُّجُوْعُ اِلَى الْبِدَايَةِ ۔ بیت

گر بشوق حق دلت شد مبتلا مرگ ہرگز کے شد بروی روا

www.sultan-ul-faqr-publications.com

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا بلکہ عارفان را حیات حجاب است و در دنیا زندانی اند کہ دنیا مومنان را مثل دوزخ است۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَجَنَّۃُ الْکٰفِرِیْنَ۔ بیت

با تو دل مسجد است بے تو کنشت بے تو دل دوزخ است با تو بہشت

عجب دارم ازاں احمق قوم عالم بے عمل بے خبر از معرفت الٰہی اہل نفس کہ نفس بادشاہ شیطان است و شیطان وزیر نفس کہ اہل نفس را شیطان از باطن معرفت الٰہی باز دارد بار یا نام و ناموس ظاہر پرستی ہوا و ہوس کہ اکثر علما می گویند کہ دریں زمانہ شیخ و ولی اللہ لائق ارشاد مرشد صاحب توفیق ہیچ کس نیست وسیلہ مرشد علم فقہ کتاب بگیرید۔ غلط گویند۔ علم روشن راہ است و وسیلہ مرشد با لشکر جمعیت توشہ بذکر فکر از نفس شیطان حوادث دنیا نگہبان ہمراہ است۔ تو نمی دانی کہ شیطان در علم عالم است وحضرت آدم علیہ السلام ہیچ علم ظاہر نداشت۔ پس شیطان را علم ظاہر برزبان بیان بود وحضرت آدم علیہ السلام را علم باطن عیان معرفت الٰہی باعزت و شرف از جملگی فرشتگان گوئی می ربود۔ قولہ تعالیٰ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا۔ پس علم ظاہر از برائی دفع کردن و رد کردن شیطان است قولہ تعالیٰ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ○ از علم باطن توحید معرفت قرب اللہ است۔ قولہ تعالیٰ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ۔ پس وسیلہ مرشد کامل مکمل از حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دست بیعت از یک دیگر مثلِ اصحاب کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ مرشدان کامل فقیر اہل ولایت اہل ہدایت تا قیامت قائم مقام از طریق تحقیق باز نمانند۔ ہر کہ شک آرد اہل زندیق مردمان را از راہ راستی می رانند۔ ابیات

ہر کرا مرشد نہ از سر ہوا میبرد مرشد حضور مصطفیٰ ﷺ

ہر کرا مرشد نہ شد شیطان مرید ہر کہ با مرشد بود گو بایزیدؒ

ہر کرا مرشد نہ باخود نما مرد مرشد میبرد وحدت خدا

مجتہدان بے مرشد و بے پیر نمی بودند۔ ایشان را فیض علم روایت از تلقین تعلیم ہدایت مرشد یافت۔ پس معلوم شد کہ روایت از برائے ہدایت است محض برائے کشتن نفس۔ ہر کہ منکر از باطن مجلس حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و ہر کہ منکر از دست بیعت مرشد صاحب ہدایت اللہ ہر آنکس کافر گردد (نعوذ باللہ منہا) یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ۔

مراتب حضوری فنا فی اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہر کہ در تصرف تصور اسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم را بگیرد صورتِ ارواح محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمو ندم حاضر شود

www.sultan-ul-faqr-publications.com

وتعلیم تلقین کند۔ پس معلوم شد کہ مرشد آن را گویند کہ دوستی علمِ قرآن بخشد کہ از ہر عبادت افضل خواندن تلاوت قرآن است و دوستی عالم بخشد و عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است۔ از راہ حاضرات اسم اللہ ذات مشرف گرداند۔ از مرشد باطن انتہا راہ ببین مرشد را در گناہ مبین۔ از قصہ حضرت خضر علیہ السلام و حضرت موسیٰ علیہ السلام کہ در سورۂ کہف واقع است۔ ہر کہ از راہِ خدا غافل گشتہ حب دنیا حرص حسد جاہل است۔ ہر کہ بہ حب اللہ غرق مع اللہ معرفت اِلَّا اللّٰہ ہوشیار در باطن با شعور در مجلس نبی اللہ حضور ہر آن کس فقیر عالم عامل است۔ کراماً کاتبین را چہ قدرت است کہ بروی گناہ بنویسد؟ ہر کہ غرق شد بہ فنا فی اللہ ابتدا انتہا محو شد بروی گناہ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ اَحَبَّ الْعِلْمَ وَالْعُلَمَآءَ لَمْ تَكْتُبْ خَطِيْئَةً۔ این است مراتب يُحْيِ الْقَلْبَ وَيُمِيْتُ النَّفْسَ و مراتب فنا فی الشیخ و مراتب فنا فی اللہ و مراتب فنا فی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و مراتب فنا فی خلق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ قولہ تعالیٰ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ۔ و علم و حلم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ پس مرشد را دو گواہ است۔ یکی خلق عظیم و خلق عظیم از تاثیر اسم اعظم است۔ دوم صفت کریم و صفت کریم از تاثیر قلب سلیم است۔ طالب حق را نیز دو گواہ است یکی طلب مولیٰ از تاثیر قرب مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اولیا اللہ اولی است۔ دوم طالب را گواہ محبت جمعیت در دل درد الٰہ است۔ ابیات:

باھوؒ طالبِ حق را شناسد بانظر گرچہ طالبِ حق بود مثلِ خضرؑ

نیم نظرش بہ بود مردِ خدا زاں نظر حاضر شود با مصطفیٰؐ

بدانکہ مرشد کامل آنست کہ بہر حال طالب و بہر اقوال طالب و بر ہر اعمال طالب و بہر افعال طالب و بر معرفت قرب وصال طالب و بر خطرات دلیل و ہم خیال طالب باخبر۔ مرشد چنان ہوشیار باید کہ دوام بر گردن طالب گوئی کہ سوار است و ہوشیار است چنانچہ طالب را سخن از سخن دم بادم۔ این چنین مرشد باطن آباد و طالب ظاہر باطن حاضر داند از حاضرات اسم اللہ ذات صاحب اعتقاد۔ بدان کہ شعرا را علم از دانش شعور است و فقیران عارفان را علم من لدنی است از قرب حضور است۔ پس تصنیف اہل حضور اولیا اللہ ہر کہ دوام در مطالعہ دارد سخن او از حکمت حکیم خالی نباشد و از برکت تصنیف شریف ذکر واردات و زندگی قلب بیدار شود۔ قاضی حق از ذکر دوام دو گواہ طلب کند یکی در معرفت اِلَّا اللّٰہُ غرق نور دوم در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور و قاضیٔ حق از فکر تمام دو گواہ طلب کند یکی از فکر فنا نفس، دوم فرحت روح بقا۔ این چہ احمق قوم اند از باطن وجود یہ قلب و نفس و روح بے خبر کہ لقمہ گوشت دل را از مکان دل دل را بادم بستہ با تفکر بکشند و میگویند کہ این ذکر قلب است و لقمہ گوشت دل را بادم در سینہ در آرند و میگویند کہ این ذکر قربانی است و لقمہ گوشت دل را بچشم مد نظر در آرند و میگویند کہ ذکر جوہر نور حضور است و لقمہ گوشت دل را بادم کشیدہ با تفکر در سر مغز در آرند و می گویند کہ این ذکر سلطانی روحانی است، غلط گویند این ہمہ وسوسہ خطرات در وجود شیطانی۔ ذکر بکثرت تقلید تعلق ندارد و ذکر توحید کلید است در قفل دل کہ در آید ہر ذکر و ہر مراتب بے توجہ و بے تفکر می کشاید و ہر یک احوالات مشاہدات از تصور حاضرات

www.sultan-ul-faqr-publications.com

اسم اللہ ذات و حاضرات قرآن آیات و حاضراتِ اسماء حسنیٰ نود و نہ متبرکات و از حاضرات اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و حاضرات کلمہ طیبات از تصور حاضرات اسم اللہ ذات برکت کلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مینماید۔ بدان کہ از تصور اسم اللہ ذات و نظر مرشد کامل از وجود نہ (9) دروازہ خون روان شود۔ چنانچہ از دو دروازہ گوش خون بر آید و از دو دروازہ چشم خون بر آید و روان شود و از دو دروازہ بینی خون می بر آید و از دروازہ دہن خون روان و از دو دروازہ بول غائط خون رواں۔ چوں ذاکر طالب تمام در خون غرق مدفون ہفت اندام وجود پاک شد۔ اینست مجموعہ تاثیر ذکر قربانی و ذکر سلطانی و ذکر روحانی و ذکر خفی و ذکر یخفیٰ و ذکر نور و ذکر حضور۔ ایں است ذکر دوام بمد نظر اللہ منظور۔ دیگر شرح ذاکر خفیہ خلوت دل گزین دوام در مشاہدہ حق الیقین۔ ابیات

ذکر خفیہ دم بدم شد حق رفیق — غوطہ خوردن رازِ رحمت حق غریق

اہلِ ذکرش را بود نفس فنا — لذتِ وحدت بیابد دل صفا

بدان کہ ذکر از احوالات مشق کردن اسم اللہ ذات وجود یہ حیات فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ نجات دوام مجلس سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ از حاضرات اسم اللہ ذات وجود او ظاہر و باطن او موافق نص و حدیث طاہر کہ زبان ذاکر سیف اللہ است و ذاکر اَلْمُفْلِسُ فِیْ اَمَانِ اللّٰہِ است و ذاکر گنج الٰہی است و سِرِّ ذاکر سِرِّ خدا است کہ ذاکر فارغ از شرک کفر بدعت ہوا است و چشم ذاکر حق بین است و ذاکر بیزار از اہل دنیا باطل بے دین است و سینہ ذاکر پُر از علم معرفت توحید است و ذاکر بے ریا بے تقلید است و دست ذاکر صفت کریم است و قدم ذاکر در شریعت صراط المستقیم است و کمر ذاکر بستہ برامر معروف بہ جہادِ نفس۔ ذاکر را اللہ بس در وجود نماند ہوا و ہوس و ذاکر را تصور اسم اللہ ذات در وجود اصل است و ذاکر آنچہ بیند سِرِّ معرفت الٰہی تجلیات ذات نور مشاہدہ حضور وصل است۔ ہفت اندام ذاکر بذکر اللہ پیچیدہ در اسم اللہ ہمہ نور است از آنکہ ذاکر دوام بمد نظر اللہ حضور است و از ہر نظر اللہ رحمت نور بے شمار۔ بر دل ذاکر منور انوار۔ بنا برآں در دنیا ذاکر بے جمعیت و بیقرار۔ وجودِ ذاکر مغفور است و ذاکر ہمیشہ در مجلس انبیا و اولیا اللہ حضور است۔ ابیاتِ باھُوؒ

ذکر کامل از مرشد کامل طلب — ذکر قلبش لازوال و لا سلب

بعد مردن قلب آید در خروش — مردہ قالب زندہ قلبش ذکر جوش

مردہ دل بے ذکر جن و باجہل — اہل ابلیس است باخطرہ خلل

ہر کہ گوید نام اللہ یافتہ — خود رفیق نام اللہ ساختہ

مردہ دل چو گفت اللہ شد نجات — از رضائے حق آں یابد برات

باھُوؒ اسم اللہ ختم شد بر دل تمام — خاتمہ باالخیر شد دارالسلام

www.sultan-ul-faqr-publications.com

اصل بر وصل است وصلش بر اصل   غرق ذاکر ذوق وحدت بی خلل

ذاکر دوام بر نفس قہر زند قلندر۔ مراتب او بہتر از ملک حضرت سلیمان و از بادشاہی سلطان سکندر۔ شخصی کہ می خواہد کہ نفس او تابع شود اگرچہ خوان با گونا گوں خورد و لباس زریں اطلس پوشد و از حادثات دنیا ایمن یابد و از معصیت شیطان خلاص شود و خناس خرطوم وسوسہ و ہمات خطرات را از بود نابود خاک خاکستر گردد و پس آزامی باید کہ تصور اسم اللہ ذات را مشق کند در دل و خط کشد بیشک دل غنی و حاضر مجلس نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شود و حضور مجلس نبی علیہ السلام شیطان لعین قدرت ندارد کہ او را از راہِ حق باز گرداند۔ ہر کہ دوام مشق اسم اللہ ذات کند خون از جگر خورد روز لاغر شود، از چشم خون گریان و جان کباب بریان و بعضی را از مشق کردن اسم اللہ ذات در وجود آتش تپ پیدا شود از گرمی اسم اللہ ذات سوختہ بمیرد۔ و اگر نمیرد می شود بر نفس امیر روشن ضمیر صاحب تاثیر و در علم معرفت کامل بے نظیر صاحب تفسیر۔ ایں کمالیت کل کامل مکمل اکمل مرشد سروری قادری مراتب نر شیر شہسوار۔ دیگر روباہ را چہ قدرت است کہ بہ شیر دم زند۔ انتہائے جمیع طریقہ جز و کل بہ ابتدائے قادری نمیرسد اگرچہ تمام عمر سر بر سنگ ریاضت زند۔ مرشد سروری قادری جامع است و مجمل۔ باطن و ظاہر ایں کتابی است طالبان را کتب الاکتاب۔ از خواندن فنافی اللہ شوند بے حجاب۔ ابیات

طالبان را ہر مطالب خوش نما   اعتقاد صدق خواں و ز دل صفا

درمیان یک ہفتہ دولت بیشمار   ہر مطالب می شود از کردگار

دولت دنیا و عقبیٰ شد تمام   زیر زبرش گشت واضح ہر دوام

ہر کہ خواہد معرفت فیضش فضل   درمیان یک ہفتہ آید در عمل

علم اکسیر و بہ تکثیر کہ ہست   ہر مؤکل می نماید پیش دست

ہر بدرجہ میرساند اسم ذات   علم را تحقیق کن از حاضرات

اسم اللہ بس ترا بہر از غنا   اسم اللہ حاضر آرد مصطفیؐ

ہر مطالب طلب کن تو از نبیؐ   تا شوی صاحب ولایت ہم غنی

ہر کرا باور نباشد مصطفیؐ   لعنتی بروی بگو شد روسیاہ

رحمتہ للعالمینی یا رسولؐ   از نظرش مصطفیؐ وحدت وصول

بہر دنیا غم مخور خر خوار تر   و از سیم و زر بہتر بود نبویؐ نظر

نظر باھوؒ بر نظر نظرش نبیؐ   ہر کرا باور نہ اہل از شقی

بر محمدؐ جان فدا کن ہر چہ ہست   محرم اسرار گردد با الست

زاں کنہ کن آوازِ وحدت راز شد   قدس بر عنقا بجان شہباز شد

www.sultan-ul-faqr-publications.com

مگس را قدرت نباشد بال و پر / شہباز را از عرش بالا تر نظر

جثہ اینجا است جانم در حضور / با ذکر مذکور وحدت غرق نور

می بداند آنکہ جان بجانان رسد / عام را قدرت نباشد دم زند

ہر کرا اینجا و آنجا یک نظر / از خضرؑ بہتر بود باطن خضرؑ

باھوؒ خضر امت مصطفیٰؐ فی اللہ فنا / دست بیعت کرد نبوی مصطفیٰؐ

پس خلاف نفس چیست؟ ذکر موت۔ ذکر موت چیست؟ کہ مراتب موت در حیات یابد۔ قولہ تعالیٰ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۝ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۚ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۝ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۔ ای غافل خبردار باش! قولہ تعالیٰ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۔ ابیات

رخت بردار زیں سرائے کہ ہست / کلبۂ کاندروں نخواہی ماند

بام سوراخ ابر طوفان بار / سال عمرت چہ دہ چہ صد ہزار

جواب مصنف

گہ نہ میرد آں کہ وحدت یافتہ / خویش را در غرق وحدت ساختہ

باھوؒ شد در دریائے فی اللہ غرق نور / نیست مرگ آنرا کہ باشد حق حضور

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا يَمُوْتُوْنَ بَلْ يَنْتَقِلُوْنَ مِنَ الدَّارِ اِلَى الدَّارِ ۔

پس از قبر اولیا اللہ جواب نمی برآید و ہم سخن نمی شوند پس چہ طور زندگانی مِنَ الدَّارِ اِلَى الدَّارِ معلوم کنند از آنکہ ایں خفتہ اند بہ خواب نوم العروس۔ ایشان را شہسوار قبر بزور ضرب از خواب برآرند و در ذکر فکر سخن در آرند۔ ابیات

اولیا غالب شود بر اولیا / با توفیقش قوتے از مصطفیٰؐ

باسخن گردد روحانی را ز روح / ذکر طوفان در وجودش ہمچو نوحؑ

ناقصاں زیں بے خبر عبرت برند / لامکانی آنچہ دانند می زنند

ایں شرح قصہ شود حاضر رسولؐ / کے خورد رجعت کہ باشد حق وصول

قبر گنج و ہم بہ رنج و ہم کرم / شہسوار قبر را ہرگز نہ غم

ہر مطالب طلب کن تو از قبر / قبر خلوت خانۂ اہل الخبر

در قبر شیر است ترسند ناقصاں / شہسوار شیر آں عارف جہان

ہر مشکل می کشاید از قبر / از قبر روشن شود زیر و زبر

www.sultan-ul-faqr-publications.com

باھُوؒ ایں عمل دعوت بود اہل قبور   روزِ اوّل شد مشرف حق حضور

بدانکہ تمام ترک وتوکل وتمام ذکر وصال، تمام دعوت لارجعت ولازوال وتمام ابتدا وانتہا از حاضرات اسم اللہ ذات وکلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ طرفتہ العین تمامیت ختم سبق روزِ اول مرشد کامل سروری قادری را فتح از قادری است۔ قادری کہ بہ طریقہ دیگر رجوع آرد اہل گناہ وگمراہ بے برکت سلب شود۔ بیت

عزیزی کہ از درگہش سر بتافت   بہر در کہ شد ہیچ عزت نہ یافت

نزدیک طریقہ قادری دیگر طریقہا خام، طریقہ قادری ختم۔ صاحب ختم راچہ احتیاج است بہ خام۔ بیت

درخیالے ہر چہ باشی عین آنی آن زمان   زر چو در آتش افتد دریک دمی اخگر شود

جوابِ مصنف:

چوں شدم در غرق فی اللہ جز خدا دیگر نماند   از دہانم حق برآید جز خدا دیگر نخواند

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ۔ ابیات

ای سرخ ز بیرون و سیہ کار بدل   اقرار بلب داری و انکار بدل

دین ز تو دو رویہ شد مانند قلم   مصحف بزبان داری و زنار بدل

روسیاہی بہتر است از دل سیاہ   دل سیاہی حب دنیا سر گناہ

بر زبان تفسیر از دل بے خبر   ایں مراتب از نفاق است سر بسر

صادقان را شد بہ تصدیق قلب   تصدیق باخلاص از مرشد طلب

ہر کرا مرشد نہ از سر ہوا   کے شود بے پیر و مرشد دل صفا

ہر کہ جاہل قلب عالم بر زبان   ایں مراتب را کند نبویؐ بیان

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اِتَّقُوا الْعَالِمَ الْجَاھِلَ قِیْلَ مَنِ الْعَالِمَ الْجَاھِلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ عَالِمَ اللِّسَانِ وَجَاھِلَ الْقَلْبِ۔ مثنوی

بر زبان قرآں تفسیر و حدیث   اشتغال دل بود بارب جلیس

ایں چنین عالم بود عارف خدا   باجواب و باصواب مصطفیٰؐ

ہر کہ عالم منکر از باطن نبیؐ   آں منافق کافر است و از شقی

عالمان را فرض شد تلقین طلب   راہ نمایند خلق را از بہر رب

ہر کرا قرب است آں عالم خدا   ہر کرا قرب است حاضر مصطفیٰؐ

بے حضوری علم حجت سر حجاب   عالمِ بی معرفت شیطان خراب

www.sultan-ul-faqr-publications.com

پس شیطان را از سجدۂ حضرت آدم علیہ السلام علم لَا سَجْدَۃَ لِغَیْرِ اللّٰہِ وسرخودی باز داشت۔ پس در دل شیطان انَا خَیْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ۔ پس در ہر دو جہان انا آدمی را خراب کند۔ بدان کہ مخلوقات آسمان و زمین تا برسیدن قیامت پنجاہ ہزار سال است۔ ایں پنجاہ ہزار سال را یک شب دنیا گویند و حساب عرصہ گاہِ قیامت پنجاہ ہزار سالہ روز است۔ پس ظاہر باطن لکھ سال شد۔ پس در شب دنیا لباس است و در روز قیامت معیشت است۔ لباس تعلق بعبودیت دارد و معیشت کسب را گویند و کسب ذکر فکر معرفت اشتغال اللہ بربوبیت تعلق دارد اہل علما صاحب عبودیت است و فقرا صاحب ربوبیت است قولہٗ تعالیٰ وَّ جَعَلْنَا الَّیْلَ لِبَاسًا ۝ وَّ جَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝ پس اہل شب را نظر بر دنیا است کہ اعمال ظاہری بدنیا است و اہل روز را نظر بروز قیامت است بجز حق دیگری نہ خرند و نہ برند۔ پس درمیان علما و فقرا چہ فرق است؟ علما وقت غضب از جلالیت علم در انائے منی در آیند و فقیران وقت خشم از جمالیت معرفت اِلَّا اللّٰہُ از انائے منی میر آیند۔ ہر کہ ابتدا علما عامل است انتہا و نتیجہ پیشہ درویش فقیر کامل است۔

المطلب آنکہ اللہ تعالیٰ بندہ را پیدا کرد از برائے عبادت و معرفت و شناس خود، قولہٗ تعالیٰ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ اَیْ لِیَعْرِفُوْنِ ۔ چوں روز قیامت جمع کل مخلوقات در حساب گاہ شوند در دنیا کہ بر مکان علما عبادت و علم از برائی حَسْبَۃً لِلّٰہِ خواندہ اند و جائی کہ فقیران نشستہ اند مع اللہ اشتغال اللہ گشتہ، آں زمین مکان شرف الباب المساکین مثل آفتاب روشن شود۔ آں مکان کامل الانسان علما و فقرا را کہ بردارد مثل برق از صراط گزشتہ در بہشت برد۔ قولہٗ تعالیٰ وَیَقُوْلُ الْکَافِرُ یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا ۔ کافران میگویند کاش کہ ماہم خاک پائے علما و فقرا می بودیم کہ از سبب خاک پائے ایشان داخل جنت شویم۔ از عذاب دوزخ خلاصی می یافتیم۔ قدر علما عامل و فقرا کامل آں روز ترا معلوم خواہد شد۔ علما عامل و فقرا کامل ایں ہر دو طائفہ بزرگ اند۔ ہر کہ دامن ایشان گیرد فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ پریشان نگردد۔ طالب العلم از برائی طلب مولیٰ است و طلبِ مولیٰ قرب اعلیٰ و اولیٰ۔ ایں نیز عطا از مرشد کامل است۔ بیت

جائی کہ برقِ عصیان بر آدم صفی زد　　　　مارا کجا این زیبد دعوائی بی گناہی

قولہٗ تعالیٰ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۔ نفس سہ حروف است ن ف س۔ از حرف ''ن'' نیت بد، نالائق، نان طلب، ایمان کش ناقص ناپسند۔ از حرف ''ف'' فریب دہندہ، فتنہ فضیحت فساد کش، فاجر۔ از حرف ''س'' سخت از آہن و سنگ، موافق شیطان و مخالف رحمٰن۔ ایں حقیقت نفسِ امارہ اہل کفار و اہل نفاق و اہل ظلم دنیا کاذب۔ نفس مطمئنہ نیز سہ حروف است ن ف س۔ از حرف ''ن'' نالد شب و روز گریان از خوفِ خدا۔ نہی را بگزارد و امر معروف را بردار، نان از وجہ حلال خورد و بطاعتِ بے ریا، سلامتی ایمان برد، ناصر التوفیق و اشتغال اللہ ذکر فکر در معرفت مراقبہ مشاہدہ غرق۔ چون نفس

www.sultan-ul-faqr-publications.com

بہ نورِ الٰہی رسد اہلِ نفس مطمئنہ مغفور شود وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔ از حرف ''ف'' نفس مطمئنہ فرق کنندہ درمیان کفر و اسلام، فخرِ دین۔ قولہ تعالیٰ ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ مَوْلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ اَنَّ الْکٰفِرِیْنَ لَا مَوْلٰی لَھُمْ O اہلِ نفس مطمئنہ مراتب حق الیقین دارد و حق الیقین آنرا گویند کہ در قید حق شود و نظر بر باطل نکند۔ اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَّ الْکُفْرُ بَاطِلٌ ۔ فقر و معرفت الٰہی اساس اسلام است و درم دنیا اساس کفر است۔ سرِ بدعت حب دنیا است و سرِ ہدایت حب مولیٰ است۔ از حرف ''س'' نفس مطمئنہ سر راستی راہ باستغراق اللہ ظاہر بر سجدہ سجود و در باطن فنا فی اللہ غرق بمعبود۔ اینچنین خصلت نفس مطمئنہ انبیا و فقرا و بعضی کم صاحبِ ولایت اولیا۔ ابیات

نفس را بہ شناس از خصلت ہوا ۔ خاصہ را خاصیت است حق راہنما
نفس را بہ شناس لذت ذائقہ ۔ نفسِ خاصان میکشد بس فائقہ
گر نہ بودی نفس کے بودی ہوا ۔ گر نہ بودی نفس کے برسد خدا
نفس مرکب مطمئنہ راز بر ۔ می رساند حق بہ توحیدش بنگر
ہر کرا قرب است از نفس و ہوا ۔ باز دارد ہر دو آنرا از خدا
درمیانش از دوئی دو راہ شد ۔ ہر کہ گذرد از دوئی آن شاہ شد
شرک و کفر و بد بلا دیگر ہوا ۔ نفس را سر راس کن ای باھوؒ

بدانکہ مرشد کامل اول بوجود طالب نظر کند کہ وجود طالب آوند پختہ درست یا خام شکستہ لائق نعمت اللہ معرفت وحدت ذات نور مشاہدات حضور تجلیات بارحق بردارد یا نہ و نفس و باطل را بگذارد یا نہ و حوصلہ کم یا حوصلہ وسیع۔ طالب اللہ را امتحان از تصور اسم اللہ ذات حاضرات تحقیق کند کہ طالب دریا نوش است و یا از نوشیدن قطرۂ معرفت مست شود و خود فروش است۔ ابیات

طالبِ دنیا بود از سر ہوا ۔ طالب عقبیٰ طلب عیش و جاہ
طالبِ مولیٰ بود در غرق نور ۔ بگذرد از خود و دنیا و حور و قصور
ایں چنین طالب خدا باطن صفا ۔ در طلب دائم مقامِ کبریا
ہر کہ طالب خود مطالب لاف زن ۔ طالبِ جاسوس باشد راہزن
ہر کہ دعویٰ کرد طالب حق طلب ۔ بگذرد از ہر مطالب بد کلب
طالبی ازش بباید جان فدا ۔ ایں چنین طالب بود بہر از خدا
گر بباید طالب حق راز راہ ۔ مرشدی کامل رساند یک نگاہ
مرشدی حاضر ولے طالب کجا ۔ در میدان استادہ اند راہبر خدا

www.sultan-ul-faqr-publications.com

سگ خصالت نیست طالب سگ طریق　　طالبے انسان بہ باید حق رفیق
دُر بدہن سگ میندازای حکیم　　لائق انسان درش یا فتیم

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام لَا تَتْرُكِ الدُّرَّ فِي أَفْوَاهِ الْكِلَابِ ۔ بیت

طبل زد ہفت کشور جذب زد بر ہفت شاہ　　اولیا والی ولایت فقر وحدت از الہ

مرشد کامل آن است کہ روزِ اول طالب اللہ را کونین در قبض تصرف عطا بخشد از حاضرات اسم اللہ ذات کہ طالب با جمعیت برحال ماند۔ بدانکہ مرشد جامع سروری قادری است ۔ مرشد جامع را چہار طریق طالب است ۔بعضی طالب او کامل و بعضی طالب او مکمل و بعضی طالب او اکمل و بعضی طالب او موصل واصل ۔مرشد جامع آنرا گویند کہ اول بانظر جاہلان را تمامیت علم بخشد و عالمان را بانظر تمامیت معرفتِ الٰہی بخشد و عارفان را تمامیت فقر بخشد ۔قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ ۔ از چہار نظر مرشد جامع طالبان بایں چہار مراتب برسند و مرشد جامع آنرا گویند کہ از نظر او لوحِ ضمیر بکشاید و در لوحِ ضمیر تمام علم مرقوم است از مطالعہ لوح محفوظ نماید و مرشد جامع کل است و در نظر او ہر دو جہان جزء۔ جز را چہ قدرت است کہ پیش کل دم زند۔

بدانکہ بر بندہ طالب اللہ پنج حق است ۔ اول حق مادر پدر، دوم حق استاد، سیوم حق پیر، چہارم حق مرشد، پنجم حق زن ۔ از ہر یک حق حق مرشد غالب تر و فائق تر ست کہ از مرشد مراتب بیابد معرفت الٰہی بر حق نظر ۔ چون طالب برسد بحق نظر میشود روشن ضمیر، ظاہر عالم در علم تفسیر با تاثیر بر ہر دو جہان امیر ۔ ہر یک حق را بہ درم دنیا ادا ساز د و ہر یک اہل حق دعا کنند و رضامند شود ۔ ایں نہ مرشد اند کہ نظر بر سیم زر بد تر خوئی از خر ۔ بدانکہ مرشد از طالب یا آنکہ پیر از مرید پرسید کہ پیر مرشد را اول پرسیدن از طالب مرید فرضِ عین است ،طالبان را و مریدان را سہ مراتب است : مرتبۂ دنیا و مرتبۂ عقبیٰ و مرتبۂ معرفت مولیٰ و مجلس مشرف ملاقات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ترا کدام مراتب اختیار پسندیدہ است؟ طالب مرید بموافق مطالب احوالِ خود پیش پیر مرشد دروغ نگوید طلب کند مرتبہ دل خواہ، خواہ دنیا گمراہ، خواہ مرتبۂ عقبیٰ حور و قصور و جاہ خواہ مرتبۂ معرفت قرب الٰہ خواہ مجلس حضرت سرور عالم پناہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔قال علیہ الصلوٰۃ والسلام طَالِبُ الدُّنْيَا مُخَنَّثٌ وَ طَالِبُ الْعُقْبٰى مُؤَنَّثٌ وَ طَالِبُ الْمَوْلٰى مُذَكَّرٌ ۔پس پیر مرشد ایں ہر سہ مراتب در تصرف دارد دران حال لائق ارشاد باشد و پیر مرشد بے قوت بے تصرف خام ناتمام فتنہ مایہ فساد کہ عمر طالب مرید ضائع برباد شد ۔وقت مردن افسوس خورد کہ وقت از دست رفتہ و تیر از کمان جستہ باز بدست نیاید ۔ از انکہ در جہان عالم عامل بسیار است و زاہد عالم متقی بیشمار اہل دکان نام و ناموس دار و کم اند فقیر عارف باللہ فنافی اللہ اہل قرب پروردگار ۔ اَلْوَقْتُ سَيْفٌ قَاطِعٌ واقع شد ۔طالب مرید را وبال بر گردن پیر مرشد زوال ۔ ایں ہر سہ مراتب دنیا و عقبیٰ و معرفت مولیٰ مشرف مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طالب مرید را مرشد کامل در سہ شبان روز نصیب کناند از حاضرات اسم اللہ ذات و

www.sultan-ul-faqr-publications.com

یا از قرآن آیات و یا از کلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ ابیات

فقر دریائے است از توحید نور | کل و جز مخلوق شد از وے ظہور
دل ز دریائے توحیدش یافتم | غرق توحیدش بخود را ساختم
فقر خاص الخاص حق توحید ذات | ہر کہ آید در فقر گردد نجات
فقر قدم دم بود بے غم بود | در جہانش فقر فی اللّٰہ کم بود
ایں نہ فقرش بر ہر در گردد خراب | با محاسب نفس باشد اکتساب
فقر لایحتاج صاحبِ گنج زر | از گنج زر بہتر بود فقرش نظر
فقر را عاجز مبین عاجز مدان | بادشاہی فقر دارد جاودان
باھوؒ بہر از خدا فقرش نما | فقر وحدت قرب اللّٰہ شد مصطفیٰؐ

ایں ہر یک مراتب بہ رحمت مد نظر اللّٰہ منظور و فقیر در مجلس محمدی صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم حضور از حاضرات تصور مشق کردن اسم اللّٰہ ذات برکت خاصیت اسم اعظم نص حدیث تلاوت قرآن آیات کہ ہر یک مقاماتِ ذات و صفات کلید کلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ قفل دل میکشاید و مینماید از طریق تحقیق۔ ہر کہ شک آرد منافق زندیق۔ ایں سلک سلوک نیز سروری قادری است۔ ابیات

پیر باید ہم چو باشد پیر من | وقتِ مشکل حاضر است با انجمن
پیر باقوت مریدان بانظر | زود تر حاضر شود مثل خضرؑ
چوں نباشد پیر میرانؒ زندہ دین | آں وزیرے مصطفیٰؐ روح الامین
شاہ عبد القادرؒ است راہبر خدا | دم بدم آنجا بجانست مصطفیٰؐ
باھوؒ از غلامان مریدش خاکِ پا | گوئی برد از غوث و قطب اولیا

عجب دارم از اں قوم کہ در خلوت از فقیران نعمت اللّٰہ برکت تعلیم تلقین میگیرند و از فقر حیا دارند و بہ اہل دنیا رو آرند و باطل روا دارند، مرشد فقیر را بدنام کنند و خود را می فروشند بنام ناموس در خلق اشتہار نیک نام۔ از بے اعتقادی اسم اللّٰہ ذات روشنی بہ از آفتاب ابر ہستی و انا سلب گرداند۔ یُحْیِ النَّفْسَ وَ یُمِیْتُ الْقَلْبَ۔

ای عزیز! دانا و آگاہ باش کہ پیر دستگیر حضرت شاہ محی الدین و مریدان و طالبان او دوام غرق بوحدانیت نور مشاہدہ معرفت قرب الٰہی حضور صاحبِ وصال است و غوث و قطب با طالبان مریدان عاجز مفلس بایں درگاہ سوالی است۔ ہر کہ گدائے فضلہ بوجہ خیرات مراتب یافت از ایشان یافت۔ ہر کہ منکر از ایشان در ہر دو جہان مردود الحق رجعت خوردہ احمق و پریشان۔ مراتب حضرت پیر دستگیرؒ مثل دریائے عمیق است۔ ہر کہ قطرہ آب یافت ازیں دریا سیراب گشت۔ ہر کہ بہ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

طالب مرید حضرت پیر جذب کند خود را از خود سلب شود۔ در اندک روز بیمار گردد و بمیرد۔ دشمن حضرت پیرؒ از سہ حکمت خالی نہ باشد یا علیہ اللعنت رافضی شیطان ابلیس و یا آنکہ علیہ اللعنت خارجی نجس خبیث و یا آنکہ منافق بد کیش محروم از فقر معرفتِ الٰہی درویش و دشمن حضرت پیرؒ دشمن خدا است و دشمن حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم است و دشمن حضرت پیرؒ دشمن چہار یار کبار رضی اللہ عنہم است و حضرت پیر دستگیرؒ چہار یار کبار رضی اللہ عنہم را دوست دارد اہل سنی صاحب جماعت نائب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ظاہر باطن در طاعت فارغ نبود از بندگی خدا یک ساعت۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

بدان کہ از مریدان و طالبان حضرت پیر دستگیرؒ ناقص از کمترین کمینہ کہتر مراتب او از غوث قطب فائق فوق تر بہتر از آنکہ آنچہ طالبان و مریدان حضرت پیر دستگیرؒ کہ در شمار طالبی و مریدی باخلاص ایشان است از قوت ظاہری و باطنی تصور تصرف تصرفات از حاضرات اسم اللہ ذات و یا جذب ذکر ضرب کلمہ طیبات لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ جملگی و ہمگی صورتِ طالبان و مریدان را در میدان لازوال وحدانیت بمد نظر اللہ منظور و در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضور میبرد و ہمیشہ طالبان و مریدان را حاضر میکند۔ کاملان واصلان و عارفان و اولیا، آں ولیان می دانند بعضی کہ اہل باطن نیست نمی دانند۔ پس وقت مردن طالبان و مریدان را حضرت پیر دستگیرؒ مراتب حضور دارند از قوت حاضری می گویند لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ و یا آنکہ بوقت مردن در وجود ایشان ذکر نام اللہ جاری و غالب آید و یا آنکہ قادری را در وجود تمام حب اللہ باشد۔ بیت

ای برادر گر ہمی خواہی بہ عقبیٰ سروری ۔۔۔ باش در دنیا تو طالب آستانہ قادری

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ مَّاتَ فِيْ حُبِّ اللّٰهِ فَقَدْ مَاتَ شَهِيْدًا شخصی کہ بدین صفت موصوف نباشد آنرا قادری نتوان گفت۔ قول حضرت شاہ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ لَا يَمُوْتُ مُرِيْدِيْ اِلَّا عَلَى الْاِيْمَانِ۔

بیت

باھُوؒ کسی گوید بہ نام شاہِ جیلانیؒ ۔۔۔ چہ خوف از آتش دوزخ چہ باک از دیو شیطانی

المطلب آنکہ ابتدائی مرتبہ طالبان و مریدان قادری را سروری قادری نرشیر شہسوار گویند۔ بدانکہ آدمی طالب مرید را ہفت چیزی می شود۔ اول اعتقاد و یقین و اخلاص و صدق و اعتبار و طلب و محبت۔ این ہفت چیز تعلق بہ کوششِ طالب مرید ندارد مگر کشش و جذب التفات از مرشد پیر۔ چوں از عطائے مرشد پیر ایں ہفت چیز مجموعہ در وجود طالب مرید جمعیت گیرد در وجود او پیدا شود از یقین صورت نور۔ پیش مرشد پیر ہمیشہ دلالت کند عرض احوالات حضور۔ درمیان پیر مرید و طالب مرشد صورت یقین است نور و یگانگی است عرض احوالات حضور۔ اگر طالب فنا فی الشیخ و فنا فی پیر نبودی در ظاہر باطن ہیچ کس گوئی مطالب و مقصود نہ ربودی۔ مردم عجب احمق اند کہ میگویند خود را طالب و در قید نفس امارہ و مرید بخود مطالب و نہ

حقیقت مرتبہ پیر داند و نہ اعتقاد۔ مرید بے خبر از روح بایزید و در قید نفس شیطان یزید۔ مرید طالب باقوت قوی تصرف مال و جان چنان فدا بر مرشد پیر۔ ایں است طالب مرید صاحب فراست روشن ضمیر۔ بیت باھوؒ

باھوؒ اصل یقین است یقین خاص نور   برد یقین حاضر مجلس حضور

اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

شرح مرشد و طالب

بدان کہ مرشد چہار حروف است م ر ش د۔ از حرف ''م'' مردہ دل را زندہ گرداند و ازاں زندہ دل تماشا بیک مراقبہ وحدانیت اِلَّا اللّٰہُ و مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برساند و از حرف ''ر'' ربائی دہد طالب را از ریاضت و بخشد راز و از حرف ''ش'' مرشد از شر نفس و از شر شیطان و از شر خلق باز دارد و از شر دنیا و از شر سیاہی دل و از ہر یک شر وجود طالب بستاند و تمام ہفت اندام استخوان با مغز گوشت پوست رگ و ہر موئی بنام اللہ زبان کشاید و قلب قالب طالب بذکر اللہ مثل دریا جاری گردد و ہر جوارح اعضا اَللّٰہُ اَللّٰہُ خوانند طالب لب بستہ مع اللہ غرق پیوستہ۔ از حرف ''د'' بہ نظر مرشد دم و دل طالب با قدم اثبات غرق فنافی اللہ ذات طالب فی الدنیا و الآخرۃ حیات۔ مرشدی کہ بدیں صفت موصوف جامع جمعیت بخش راہبر رحمان است۔ مرشدی کہ بدیں صفت موصوف نباشد خام ناقص طالبان را راہزن شیطان است۔ مرشد مرد مذکر ظاہر باطن اہل توفیق بطالبان راہبر رفیق۔ ایں نہ مرشد اہل بدعت طالب دنیا زندیق۔ طالب نیز چہار حرف است ط ا ل ب۔ از حرف ''ط'' طالب سہ طلاق بہوا بہ یکبارگی دہد و سہ طلاق بہوا لذت نفس و سہ طلاق دنیا دہد کہ پیر فرتوت زن راہزن و سہ طلاق معصیت شیطان را دہد کہ دشمن انسان است۔ چوں ہر یکے ناشائستہ را طلاق دہد از علائق و عوائق بعد ازاں تائب شود پاک۔ از حرف ط نیز طالب طلب مولیٰ طالب با مطالب اثبات و طالب لائق معرفت الذات۔ از حرف ''ا'' طالب ارادہ صادق صدیق با تصدیق طالب مولیٰ از طریق تحقیق بہ عبادت ظاہری باطنی پہلو بخواب بر زمین نہ نہد و مراقبہ استغراق با توفیق دوام غریق از راہ راستی قدم بہ غلط نبرد۔ جان تصرف فی سبیل اللہ می دہد۔ از حرف ''ل'' طالب لائق با حیا برآید از کبر و ہوا نفس فنا و با روح بقا۔ ایں چنین طالب بجانب اللہ خوش آمدی مرحبا۔ از حرف ''ب'' طالب باربردار حق بگذار باطل با ادب بزرگ بے اختیار در حکم مرشد ہوشیار۔ ایں چنین صفت طالب مرید قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلْمُرِیْدُ لَا یُرِیْدُ۔ ابیات

ہر کہ او کرد آن شود کردہ خدا   مرشدی باحق رساند حق نما

طالبی مشکل طلب مشکل طلب   طالب قلب ہرگز نشد اہل از کلب

www.sultan-ul-faqr-publications.com

طالبی جاسوس و دشمن صد ہزار — طالب حق یک دو کس طالب شمار
باھُوؒ طالبی کمیاب کے باشد طلب — مرشدی بسیار ببرند ز رب
مرشد ناقص بسے طالب طلب — از حیا مردند طالب باادب
درحقیقت طالبان مطلب طلب — طالبِ دنیا بسے کم بہر رب
جان ز جانم می برآید غرق نور — آں بداند ہر کہ برسد شد حضور
کے تواند بست مثل لازوال — عارفان شد غرق وحدت باوصال
اسم ذاتش ذات ببرد بے مثال — نیست ایں حرفی بود در قیل و قال
حق درون من من درون حق دل پذیر — حق ز حق واضح شود روشن ضمیر

عجب دارم ازاں قوم احمق کہ قدر قواعد طالبی ندانند، ہنوز بمرتبہ طالبی نرسیدہ اند و دعویٰ ہدایت مرشدی کشیدند، از خدا تعالیٰ نمی ترسند۔ احمقان کہ دست بیعت رانمیدانند کہ چہ مراتب است۔ شخصی کہ کسی را دست دہد دست قدرت بروی خدا شود۔ ہر کہ از دست بیعت بمعرفت دست قدرت خدا نرساند آں مرشد دشمن خدا شود فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ خراب در ہژدہ ہزار عالم شرمندہ و روسیاہ۔ قولہ تعالیٰ یَدُ اللّٰہِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡھِمۡ۔

شرح پیر و سفر حضرت خانہ کعبہ و زیارت روضہ مبارک و مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، طواف داخلی و دعا ج شنیدن و خطبہ از جبل عرفات و بہ طواف بوسہ دادن حجر اسود را و دوگانہ خواندن ختم طواف و در داخلی زنجیر نصوحا در گلو انداختن از برائی خلاصی معصیت گناہان۔ قولہ تعالیٰ مَنۡ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا۔ و ہر چہار ستون کہ در اندرون خانہ کعبہ اند بوسہ دادن باادب و چہارم ستون کہ پنہاں اندرون دیوار خانہ کعبہ۔ المطلب آنکہ کسی را کہ در خواب یا مراقبہ یا الہام بدل رسد از قدرت اللہ تعالیٰ و بحکم الٰہی رو دو یا آنکہ در خواب و یاد مراقبہ و یا بالہام تحقیق شود با کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ و درو بحکم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضور زیارت و طواف خانہ کعبہ و یا آنکہ مرشد طالب اللہ را رخصت کند و آنرا بہ سیر سفر با فتح ظفر زیارت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حیات النبی فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ شفیع طواف خانہ کعبہ بہر منزل و مقام دارد و چوں در آنجا برود باید کہ در آنجا ذکر و فکر و باجمعیت نماز بجود و جود پاک بہ عبادت معبود ہر قدم کہ می کشاید بشوق دل و محبت الٰہی شاد آنرا مبارک باد۔

بدانکہ حرم خانہ کعبہ و حرم مدینہ روضہ مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیشک مکانین شریفین حرمین پاک است۔ تا آنکہ مشرف شدن رسیدن حرمین ہر شبان روز استغفار و ر د کنند از گناہ کبیرہ و صغیرہ تائب شود پاک وجود کہ برسد بحضور قبلہ سجود کنند نفس کافر مسلمان شود و میبر آید از بد خصلت کافر یہود و میر سد بہ تمامیت مقصود۔ ہر کہ بدین صفت در طواف خانہ کعبہ در آید روشن ضمیر شود و پردۂ حجاب او بکشاید۔ و خانہ کعبہ بہ تمام حرم مطلق ذات تجلیات نماز نماید و فرشتگان گرد او

آوازمی دہند کہ طواف تو قبول است و بانماز در حرم بہ سجدہ الہام شود لَبَّیْكَ یَا اَسْعَدَ عَبْدِیْ۔ آنچہ از من بخواہی بخواہ تا برتو عطا کنم۔ ایں است مراتب قولہ تعالیٰ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا۔ ایں نیز عطا از مرشد کامل تصور اسم اللہ ذات و زندگی قلب است و چوں در میدان صف حاجیان باستماع خطبہ جبلِ عرفات بگفتن دعا لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ فرشتگان مشروحاً آواز میدہند کہ ای فلاں حج تو قبول و تو برگزیدہ از درگاہِ الٰہ مقبول و چوں داخل حرم مدینہ شود مشروحاً ملاقات مشرف دست مصافحہ بہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و بااصحاب کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ایں از پیغمبر صاحب دست بیعت تعلیم تلقین سرفراز مفخر و ممتاز با منصب و مراتب ولایت ہدایت دل غنایت از حضور حرم روضہ مبارک حضور رخصت و اجازت با تصدیق ارادت ہر وقت کہ خواہد در مراقبہ مستغرق در مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم با جواب صواب التماس عرض از طریق تحقیق۔ آنچہ گوید ہر سخن از حضوریت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہ از سر ہوا۔ قولہ تعالیٰ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی۔ چوں باز بخانہ اصل وطن خود برسد سنت عظیم بجا آورد آنچہ ملک مال در خانہ باشد ہمہ فی سبیل اللہ تصرف کند۔ قولہ تعالیٰ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ این چنین حاجی قبولیت حرم و صاحب کرم و غازی نفس در وجود او نماند ہوا نہ ہوس نہ درم دنیا دارد و نہ رو بہ عرصات حساب آرد۔ ہر کرا وجود بذکر اللہ پاک آنرا از محاسبہ قیامت چہ باک؟ اَلْمُفْلِسُ فِیْ اَمَانِ اللّٰهِ تَعَالٰی۔ اہل دنیا در قید شیطان علیہ اللعنت۔ بیت

حج بہرش از خدا حاضر رسولؐ ایں مراتب حاجیان اہل الوصول

این حج و طواف و مشرف مجلس نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اہل دلان است۔ ابیات

می خواستم کہ رفتہ کنم کعبہ را طواف کعبہ جواب داد بما دل بیار صاف

کعبہ دوام حاضر بازندہ دل طواف آنست صاف دل کہ کند نفس را خلاف

باھوؒ من غلام از نبیؐ حاضر نبیؐ دم جدائی نیست مارا از نبیؐ

حاجی نام بسیار با پیغام و حاجی بے حجاب آنست ختم تمام۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

نیز شرح مرشد و طالب

بدانکہ مرشد مراتبِ عظیم باید کہ ظاہر باطن از احوالِ طالب غافل نشاید و مرشد آنرا گویند اگر از طالب سہو و خطا یا گناہِ صغیرہ و کبیرہ واقع شود مرشد را از راہِ کشف آگاہ گشت، ہمو ندم در وجود مرشد غوطہ خوردہ بحضور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بردہ و از پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم التماس نمودہ گناہ طالب بہ بخشاند تابدیں طریق شب و روز سالہا سال مرشد صاحب قوت جامع بہ توجہ تصرف تصور صورت طالب را حضور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بردہ۔ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

وسلم آن طالب را با تعلیم تلقین سرفراز مرحمت فرمودہ۔ بعد ازاں از جملگی گناہان تائب شدہ و طالب آن از یکی واصلان حق گشت۔ بدانکہ مرشد جامع صاحب قوت باطن را لازم است کہ طالبان را روزِ اول از تصور حاضرات اسم اللہ ذات وکلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بحضور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کند و درمیان خود رانیارد۔ دست بیعت تعلیم تلقین از پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شود، خواہ کسی را بنواز دو خواہ کسی را بیندازد۔ المطلب آنکہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مثل محک است۔ بعضی طالبان مشرف دیدار محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صادق دل صفا شوند بجمیع مطالب کل و جز با ترک توکل غرق فی التوحید نور دوام مجلس محمدی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم باادب بالیقین و بعضی کاذبان از مجلس مشرف محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہ در آن مجلس ذکر ورد نص حدیث است از نفاق دل باور نیارند از مرتبہ محمود برگشتہ مردود و مرتد در آن کار در آیند۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْھَا۔ ابیاتِ باھوؒ

مرشدی راہبر چنین باشد رفیق طالبان را می کند وحدت غریق

از وجودی غلط بیرون برکشد باذکر جاروب در دل می کند

علم بہر از معرفت ذکر خدا عارفان را از علم جان و دل باشد صفا

بے علم ہرگز نیابد راز راہ جاہلان محروم از وحدت اللہ

اَلْعِلْمُ نَتِیْجَۃُ الْحِلْمِ واقع شد۔ ایں احوالات و نیک خصالت در وجود تاثیر کند کہ مس وجود اکسیر گردد از برکت مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چنانچہ ذوق شوق محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و معرفت وصال محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و جمعیت جمال محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ چوں خوئی بوئی محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام وجود را در قبض تصرفِ خود آورد و در رضائے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم در آید کار از ہر نوعی ناشائستہ میسر آید۔ ہر مراتب پنہاں و پیدا کشف و آگاہ شود و میکشاید۔ چوں عارف باللہ بایں مقام رسد از برائی دعا بد دعا لب نکشاید و شرم آید از برائی آنکہ اہل حضور را با التماس چہ کار؟ از دعا بد دعا لب از برائی اظہار کردن کشف و کرامات ہزار بار استغفار کہ اہل حضور را کشف و آگاہ است کہ بر اسم اللہ ذات نظر نگاہ است۔ المطلب آنکہ اہل حضور را وہم از مقام وحدانیت است چنانچہ در وہم در آید ہمو ندم کار مشکل بستہ از وہم میکشاید۔ مشرو حاٸر برو مینماید ہر چہ پیدا و پنہاں باشد۔ اہل حضور را چناں خیال ختم است از معرفت الٰہی قرب وصال ہر کاری کہ در آید بہ خیال بہ مطالب برسد بلا فرصت فی الحال و اہل حضور را دلیل از دل غرق ذکر نور است۔ دل و دلیل از حضوری با ہم جلیس رب جلیل است۔ ہر کاری کہ در دلیل در آید در آں دم میکشاید و صاحب باطن عارف باللہ حضوری کہ سلک سلوک حضوری ہر لحظہ بہ لحظہ ساعت بساعت باستغراق ہمسخن در ذکر مع اللہ مذکور کہ دوام بشوق مسرور۔ ابتدائی مراتب او مومن است۔ اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الْمُؤْمِنِ واقع است متوسط مراتب او مومن عاشق است۔ اَلْعِشْقُ نَارٌ یُحْرِقُ مَاسِوَی الْمَحْبُوْبِ۔ انتہا او مومن عارف باللہ و ایں ہر مرتبہ ابتدائے مومن فقیر نمی رسد کہ مراتب فقیر فارغ از مراتب

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ذکر مذکور۔ از آنکہ فقیر غرق فی التوحید نور فی النور۔ ایں است مراتب فنا فی اللہ غرق حضور۔ ہر یک مراتب کبریٰ و صغریٰ، علوی و سفلی، صوری و معنوی، ادنیٰ و اعلیٰ مقرب الحق با قربت حق تعالیٰ سروری قادری است و سروری قادری آنرا گویند کہ تلمیذ الرحمٰن متقی صاحب تقویٰ، اصل تقویٰ و ہدایت از اں روز ازل است۔ قولہ تعالیٰ فِیۡہِ ۚ ھُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ۝ ہر کہ شائستہ و آہستہ متقی از اں روز ازل است پیشہ او رحمت اللہ فیض فضل است۔ بدانکہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارواح کسانی را کہ در ازل تعلیم کردہ محمدی میباشد۔ باز ارواح آنرا کہ در شکم مادر درآید باز پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در شکم مادر تلقین تعلیم کند۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلشَّقِیُّ مَا فِیۡ بَطۡنِ اُمِّہٖ وَ السَّعِیۡدُ مَا فِیۡ بَطۡنِ اُمِّہٖ۔ وقتی کہ از شکم مادر آں تلقین کردہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسعد سعید بیرون برآید ہمو ندم از برآمدن شکم مادر پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در گوش او اول بانگ خواند بزبان مبارک۔ بعد از اں پس از بانگ باز تعلیم تلقین مرحمت فرماید آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ہر آنکس طالب مولیٰ در متابعت رسول اللہ اولیا اللہ اولی کہ ہر کاری کہ از و نیک واقع شود اگرچہ از سہو گناہ خطا واقع شود استغفار کند بترسد از خدا۔ چوں بوقت بلوغت رسد باز او را پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در خواب تعلیم تلقین مرحمت کند و از روئے اتمام مہربانی می فرماید خُذۡ بِیَدِیۡ و باز می فرماید کہ ترا اجازت است دست بیعت از من کہ با خلق اللہ امداد بکن و دراں وقت سرفرازی و منصب بحوالہ حضرت پیر شاہ محی الدینؒ کند و حضرت پیر نیز آنرا مرید و بہ نعمت اللہ مزید مفخر و ممتاز سازد و در حیات و ممات از نظر خود جدا نہ اندازد۔ سروری قادری از اں خطاب است۔ ایں قال من بر حال من و سروری قادری را از چہار مراتب شناختہ شود۔ اول شہسوار قبور و ملاقات با روحانیت حضور، دوم دوام بمد نظر اللہ منظور، سیوم ہمیشہ در مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور وجود مغفور، چہارم برزبان او قال اللہ و قال الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نص حدیث تفسیر مذکور۔ سروری قادری طالب اللہ بے رنج و محنت رسد بمعرفت الٰہی وصال لا رجعت و لا زوال۔ اینست مراتب سروری قادری ای ناقص خام خیال۔ سروری قادری را کَفٰی عِلۡمِہٖ بِحَالِیۡ۔ ایں قال من بر حال من۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

بداں کہ پیر نیز دو قسم است۔ یکی پیر ہفت موئی از مرید بدست گیرد و بامقراض ببرد۔ ببریدن این ہفت موئی از دستِ پیر تاثیر ہفتاد ہزار مراتب از عرش تا تحت الثریٰ روشن و اضح گردد۔ لوحِ محفوظ بچشم ظاہر دوام در مطالعہ او باشد و از نظر او خاک سیم و زر گردد، ماضی حال مستقبل بہ کشف کرامات می نماید و اگر بر دیوار خاک و یا بر کوہ و یا بر درخت سوار شود مثل اسپ بدواند۔ اگر در قبور رود اہل روحانیت مشروحاً حاضر شوند۔ اگر جانب درخت خشک نظر کند سبز گردد و ہمو ندم شگوفہ برآوردہ میوہ پختہ لائق خوردن شود و اگر از زمین طلب آب کند زمین بر روئے آب برآوردہ میدہد۔ اگر جانب آسمان نظر کند ہمو ندم ابر پیدا شود و باران ببارد ہر قدری کہ مردم بخواہند۔ اگر جانب آب نظر کند روغن زرد شود۔ اگر جانب ریگ نظر کند شکر شریں گردد و مانند ایں چیزہا۔ ایں مرتبہ از فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعید و از معرفت اللہ بے

www.sultan-ul-faqr-publications.com

نصیب۔ایں چنین پیر موئی بر مقراض مثل حجام است۔ پیر صاحب نظر باید چنانچہ پیر محی الدین رحمتہ اللہ علیہ پیر من است کہ ہزاران ہزار مریدان وطالبان را بیک نظر بعضی را غرق بہ معرفت اِلَّا اللّٰہُ و بعضی را مشرف حضوری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ایں چنین پیر کامل جامع باید گنج بخش بے ریاضت و بے رنج۔ پیر ہم چنان باید چنانچہ پیر من است کہ بانظر دل بذکر اللہ چاک چاک و نفس خاک و روح پاک موافق رحمٰن مخالف شیطان۔ابیات

باھُو شد مریدش از غلامان بارگاہ فیض فضلش می دہاند از الٰہ

باھُو سگ درگاہ میرانؒ فخر تر غوث و قطب زیر مرکب بار بر

قال محی الدین قدس سرہ العزیز قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ اَوْلِیَآءِ اللّٰہِ۔قال محی الدین قدس سرہ العزیز لَا یَمُوْتُ مُرِیْدِیْ اِلَّا عَلَی الْاِیْمَانِ۔حضوری معرفت غرق نور و مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور از طریقہ قادری از یک دیگر تا قیامت باز نماند سینہ بہ سینہ،نظر بہ نظر،توجہ بہ توجہ،ذکر بہ ذکر،معرفت بہ معرفت روان گردد چنانچہ روان دریا۔ابیات

ہر کہ گوید نام مرگش خوش پیغام از مرگ حاصل شود وصلش تمام

مرگ طالب قادری را راہبر میبرد وحدت حضوری حق نظر

زیر خاکش تن بود روح راز ربّ می درآید در خموشی باادب

در لامکانم روح قالب زیر خاک احتیاجی نیست روضہ جان پاک

گم قبر گم جثہ گم نام و نشان جثہ را با خود برم در لامکان

باھُو بہ "ھُو" اسم اعظم متصل اہل اعظم چون بماند زیر گل

بے حجابم در صوابم غرق نور احتیاجی نیست مارا باظہور

ہر یکی داند مرا باطن تمام با انبیا و اولیا حق ہم کلام

گر نداند مردمان اہل زشت کے ببیند جاہلان روئی بہشت

بدان کہ طالب مرید قادری ہیچ جاہل نباشد۔ باعلم آنرا ظاہر باطن با جمعیت باشد۔بیت

جمعیت جمالش مشرف محمدؐ مشرف محمدؐ ز علم جمعیت

بدانکہ علما کامل یا شاگرد علما عامل ہر شب یا شب جمعہ یا ماہ یا سال زیارت دیدار پُر انوار محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایشان را می شود۔بعضی میدانند وبعضی نمیدانند۔ای یار! ادب علما عاملان و حافظان نگہدار۔نیز طریق ہمین است اہل معرفت صاحب قرب و استغراق مشاہدہ نور حضور واصل اولیا اللہ۔فقیر ولی اللہ کہ کاتب مشق اسم اللہ ذات و مراتب او لاسویٰ اللہ متبرکات وہمیشہ مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرور کائنات بروے حرام شود وگناہ کبیرہ بلکہ سلب شود

www.sultan-ul-faqr-publications.com

رجوع بہ غیر حق آوردن از ہوائے نفس و رجوعات خلق بہ کشف کرامات و ہم سخن شدن با فرشتہ مؤکلات و تماشا دیدن طیر سیر طبقات ۔ ایں مراتب غوث قطب دہقانی را بگذار و متوجہ بمع اللہ شد و روئی خود را باللہ آر ۔ قولہ تعالیٰ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۔ بجز اللہ جل جلالہٗ طلب دیگری کردن و مشغول بدیگر شدن راہ غضب و غلطات چنانچہ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔ بیت

حی قیوم پیش تو قائم — تو گرفتار مردگان دائم

فقیر عارف باللہ و اولیا اللہ را بس وکفیٰ باللہ ۔ قولہ تعالیٰ حَسْبِیَ اللّٰهُ بشنوای احمق! نظر از غیر بردار آنچہ متعلق طبقات ہوا ۔ قولہ تعالیٰ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ۔ بیت

شو فنا فی اللہ فانی باخدا — شرک و کفر و از نفاق باز آ

مراتب یکتا شدن دوام بہ وحدانیت غرق وصال دَعْ نَفْسَكَ وَ تَعَالَ مراتب سروری قادری است کہ ظاہر در شریعت بر دین قوی و در باطن ہم جلیس نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ خوش آمدی مَرْحَبًا جَزَاكَ اللّٰهُ فِی الدَّارَيْنِ خَيْرًا ۔ بیت

غلط را بگذار وحدت راہ بگیر — تا شوی از اولیا عارف فقیر

طریقہ قادری نیز دو قسم است: یکی سروری قادری، دوم زاہدی قادری ۔ سروری قادری صاحب تصور از حاضرات اسم اللہ ذات طالب اللہ را کہ تعلیم با تلقین بنوازد طالب اللہ را روز اول برابر مراتب خود سازد ۔ طالب لایحتاج و بے نیاز برحق نظر ۔ در نظر او خاک و زر برابر ۔ دوم طریقہ زاہدی قادری دوازدہ سال ریاضت بکشد و در شکم او طعام نہ رود ۔ بعد از دوازدہ سال بنظر حضرت پیرؒ حاضر شود ۔ بمراتب سالک مجذوب یا مجذوب سالک و سروری قادری محبوب ۔ ابیات

شد حضوری معرفت از اسم اللہ ذات — اسم اعظم یافتم از ہر آیات

ہر کہ آید در مطالعہ راز رب — باخموشی دائمی صاحب ادب

ابتدا و انتہا صاحب حضور — ابتدا و انتہا در غرق نور

بے حضوری نور ناری راہزن — باحضوری نور عارف در امن

ایں طریقت مشکل است مشکل کشا — شد نصیب عارفان باطن صفا

مردہ دل را نیست راہی قدم خام — پیشوا او دنیا شد صد بت صنم

تن بود با دنیا دل شد با خدا — عارفان را ایں چنین حق راہنما

بدان کہ اساس معرفت، معراج محبت، ملاقات روحانی، قرب حضور، مشاہدات اسرار ربانی، مراتب فقیر فنا فی اللہ بقا باللہ، ابتدا تا انتہا توحید سبحانی، تصور تفکر تصرف توجہ توکل مشق کنندہ اسم اللہ ذات ۔ بہر نوع انواع ذکر حضور و علم کلمات

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ربانی الہام مذکور حضور از تاثیر اسم اللہ ذات مشق است کہ با تفکر انگشت بر دل نقش اسم اللہ ذات بنویسد۔ از یں اسم اللہ ذات معلوم شود علوم چنانچہ علم ''وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا چنانچہ علم اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝'' چنانچہ علم اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ چنانچہ علم وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ چنانچہ علم اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ۔ چنانچہ علم وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۔ چنانچہ علم وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝ بدانکہ اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْمُعَامَلَةِ وَعِلْمُ الْمُكَاشِفَةِ چنانچہ علم مکاشفہ معرفت الٰہی بکشاید و چنانچہ علم معاملات و علم معاملات در علم مکاشفات می در آید از آنکہ از مشق مشقت کتب الاکتاب بے حجاب از تصور اسم اللہ ذات می گردد و ہر یک علم ظاہری و باطنی کلمات الحق می ورزد۔ قولہ تعالیٰ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۔ از یں علم مشق تصور اسم اللہ ذات تزکیۂ نفس و تصفیۂ قلب و تجلیۂ روح و تجلیہ سرّ ۔ ہر کہ بایں مراتب رسد قالب لباس قلب پوشد و قلب لباس روح پوشد و روح لباس سرّ پوشد۔ چوں جملگی یکی گردد اوصاف ذمیمہ از وجودش برخیزد و حواسِ خمسہ ظاہر بستہ گردد و حواس باطن بکشاید۔ بعد ازاں علم وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ برسد دل۔ چوں روح اعظم در وجود معظم حضرت آدم صلوٰت اللہ علیہ داخل شد اول روح اعظم کہ در وجود گفت یا اللہ بگفتن نام اللہ فِيْ مَا بَيْنَ الْعَبْدِ وَالرَّبِّ ہیچ حجاب نماند تا قیامت برخیزد ہنوز انتہا بکنہ اسم اللہ ذات نرسیدہ باشد۔ بیت

ہر چہ خوانی از اسم اللہ بخوان　　اسم اللہ با تو ماند جاودان

فقیری کہ بہ علم ظاہری دوستی ندارد در باطن از مجلس انبیا جائی نیابد خارج است و عالمی کہ ظاہر باطن از فقیر کامل طلب معرفت اللہ و ذکر اللہ نکند عاقبت از معرفت الٰہی محروم ماند، از برائی آنکہ بغیر از طلب ذکر اللہ از مرشد عارف فقیر حب دنیا از دل بیرون نہ رود و بغیر از تصور اسم اللہ ذات سیاہی و کدورت و زنگار خطرات شرک و کفر از دل بیرون ہرگز نہ رود۔ بیت

از دل بدر کن بیشہ خطرات را　　تا بیابی وحدت حق ذات را

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَلَا يَنْظُرُ اِلٰى اَعْمَالِكُمْ بَلْ يَنْظُرُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَنِيَّاتِكُمْ ۝ نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ ۝ بیت

دل یکی نظر گاہ ربانی　　خانہ دیو را چہ دل خوانی

بغیر از مشق تصور اسم اللہ ذات دل ہرگز خلاص نگردد از دیو خطرات خناس خرطوم شیطان اگر چہ تمام عمر از طریق علم عربی و مسائل فقہ خواند و یا آنکہ تمام عمر ظاہری بہ عبادت و طاعت تصرف کند و یا آنکہ از بسیاری ریاضت پشت کوزہ شود، وجود

www.sultan-ul-faqr-publications.com

مثل موئی باریک گردد پس دل ہم چنان ماندہ سیاہ و تاریک ہیچ فائدہ ندارد اگر چہ سر بسنگ ریاضت زند۔ ہرگز خلاص نشود از قید شیطان مکر بغیر از تصور اسم اللہ ذات کہ تصور اسم اللہ ذات کنندہ مشق سلک سلوک معشوق بے مشقت و محبوب بے محنت۔ ایں مراتب مرغوب است کہ روشن ضمیر قلب محبوب القلوب از تصور اسم اللہ ذات تصرف در کار است از وجود بر آوردہ تصرف نما فیض بخش شود بہ خلق اللہ از رحمت فضل خدا۔ المطلب آنکہ اگر خزانہ در گنج است جائی گنج را ہیچ سود نیست بجز تصرف۔ بیت

سیخ کجا داند ذوق کباب   شیشہ چہ آگاہ ز بوئی گلاب

آری یقین است گل کہ می بر آید از استخوان چوب نہال آں نہال محروم است از بوئی گل۔ احوال اولیا اللہ در ملک ولایت خود ہم چنان باشد۔ آدمی آنست کہ باخبر باشد از شکم مادر خالی دست آمد، از دنیا خالی دست خواہد رفت مگر طالب حق حق آوردہ و حق بردہ قدم بہ باطل دنیا و غیر لاسویٰ اللہ نبردہ۔ ہر آنکس زندہ قلب اولیا اللہ ہرگز نہ مردہ۔ در نظر مردم مردہ دل زندہ۔ قولہ تعالیٰ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰی كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ۔ بہ اعمال ظاہر دل پاک و طاہر نگردد بغیر از اعمال باطن تصور اسم اللہ۔ نظر رحمت اللہ۔ المطلب آنکہ اعمال ظاہر ذکر فکر تلاوت ورد وظائف نوافل صوم و صلوٰۃ از عرش تا تحت الثریٰ طیر سیر طبقات۔ دریں قبض بسط سکر سہو زبر در راہزنی نفسانی شیطانی حوادثات دنیا پریشانی درجات سلب راچہ اعتبار است؟ مرد آنست کہ غرق ذات فنا فی اللہ تماشا علیہ بعین بہ بیند۔ بقا باللہ استغراق باپروردگار۔ ظاہر در شریعت ہوشیار و در باطن با جمعیت کشتہ نفس جان نثار۔ ایں است راہ مردان ای ناقص نابکار۔ قولہ تعالیٰ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَ يَوْمَ يَمُوْتُ وَ يَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا۔ تصور اسم اللہ ذات کنندہ مشق از سر تا قدم قلب قالب را چنان پاک کند چنانچہ پاک کند پارچہ نجس و پلید را آب و صابون و تصور اسم اللہ ذات کنندہ مشق مردہ وجود قلب قالب چنان زندہ گرداند چنانچہ زندہ شود از باران رحمت قطرات گیاہ خشک و زمین خشک و سبزہ از زمین سر برند و زندہ شود۔ از بسیاری تصور اسم اللہ ذات کنندہ مشق برتن آنچہ موئی است ہمہ موئی با تن زبان بہ ذکر اللہ بکشاید بنام یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ۔ تصور اسم اللہ ذات کنندہ مشق تمام عمر حصار شد از شر شیاطین و اہل شیاطین و تصور اسم اللہ ذات کنندہ مشق نجات یافت از آتش دوزخ و صاحب تصور اسم اللہ ذات کنندہ مشق را قبر خلوت خانہ خوابگاہ نوم العروس است۔ و بدین منکر نکیر کنندہ مشق اسم اللہ ذات را در آداب در آیند چوں حیران لب بستہ مانند و میگویند آفرین باد، خوش آمدی مرحبا۔ از تصور اسم اللہ ذات مشق کنندہ اسم اللہ ذات خلاصہ سلک سلوک راہ راز فقر است۔ صاحب کنندہ مشق ہمیشہ بمجلس ملاقات بہ ہر ارواح انبیا و اولیا اللہ است۔ بعضی می دانند و بعضی نمی دانند۔ آنکہ می دانند ولی اللہ اند و بذکر اللہ جلالیت وجد حال شوریدہ و جوشیدہ و آنکہ نمی دانند خود را زیر قبائے اللہ پوشیدہ چنانچہ اِنَّ اَوْلِيَآئِيْ تَحْتَ قَبَآئِيْ لَا يَعْرِفُهُمْ غَيْرِيْ۔ از صاحب تصور اسم اللہ ذات کنندہ مشق اسم اللہ ذات آتش دوزخ ہفتاد سالہ راہ می گریزد و بہشت ہفتاد سالہ راہ پیش او استقبال کند۔

ازتصور اسم اللہ ذات کنندہ مشق اسم اللہ ذات شش قسم است ۔اسم اللہ ذات اسم لِلّٰہُ واسم لَہٗ واسم ھُوْ واسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وکلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔ چوں در ہر یک اسم اللہ ذات واسم مُحَمَّدٌ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وکلمہ طیب محو گردد ہر گناہ زیر لباس نور اسم اللہ ذات می باشد نہفتہ ۔ایں نیز تمامیت اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہِ ۔مراتب فقر فَھُوَ اللّٰہِ از مرشد جامع سروری قادری مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا روز اوّل طالب اللہ را بہ مرتبہ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہِ. مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا عارف باللہ رساند و مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا آنرا گویند کہ آنچہ مراتب ممات در حیات ببیند ۔مراتب ممات چیست و مراتب حیات چہ باشد؟ مراتب ممات آنست کہ از وقت جان کندن آنچہ حساب کند عذاب ثواب از صراط گزشتہ در بہشت در آید و از دست محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم از حوض کوثر ساغر شراباً طہوراً بنوشد و پانصد سال بہ رکوع و پانصد سال بسجود بحضور رب العالمین افتادہ ماند ۔ بعد ازاں بہ متابعت صف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہ در آں صف بر ہر روحانی ذکر کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ دیدار رویت رب العالمین مشرف و معزز گردد بہ ظاہر چشم واز وچشم دل دوام بدیدار لقا راز ۔ایں مراتب اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہِ. مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا مرشد جامع از تصور حاضرات اسم اللہ ذات و از کلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ می کشاید و می نماید ۔مرشد جامع سروری قادری چنیں باید از طریق صاحب شریعت از سلک سلوک کلمہ طیب تحقیق ،ہر کہ شک آرد منافق زندیق ۔دیگر مراتب مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا آنرا گویند کہ قلب بذکر اللہ نور زندہ شود قالب نفس ہوائے ناری مردہ گردد و مراتب مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا آنرا گویند کہ بنظر توجہ باطنی کافر را کفر کشتہ سازد و در دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم زندہ گرداند ۔ باز آں بہ مردہ در کفر قدم نہ اندازد ۔ایں نیز مرتبہ اولیا اللہ است ۔قولہ تعالیٰ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَ لَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ بدانکہ حاضرات توحید اسم اللہ ذات پاک است طاہر وکلمہ طیب پاک است ۔طیب ہر کہ از یں طیب و طاہر طی تجلیات حضور مشاہدات غرق نور ذات ربانی کہ نفس مردہ گردد و قلب و روح زندہ شود جاودانی چنانچہ غرق جسم بااسم و اسم با جسم یکتا نور باطن معمور وجود مغفور ۔

ابیات

جثہ چوں با اسم اللہ گشت طی — غرق فی اللہ راز رحمت شد بگی
آورد بردش جثہ با جثہ نگار — با وجودش پختہ گردد پائدار
با وجود شد موجود باز آں کنہ کن — لائق وحدت شود فقرش سخن
ایں عطا از مرشد جامع کرم — ہر کہ راہی طی بداند نیست غم
در تصور غرق وحدت بے شمار — نقش بانقاش خوش بین اعتبار
شد وجودی نور با تاثیر نور — انتہائے فقر این است باحضور

www.sultan-ul-faqr-publications.com

بدانکہ در سلک سلوک فقر معرفت الٰہی اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہ مرشد جامع اسرار عالم فاضل عارف کامل مکمل اکمل صاحب تحصیل در علم توحید باطن منتہی آن است کسی کہ بے ذکر فکر بے ریاضت رنج در یک دم و بر یک قدم از حاضرات اسم اللہ ذات از طریق طی حیّ ابتدا و انتہا طی کند ہر مقامات ذات صفات طالب اللہ را کل و جز بہ مطالب رساند۔ کسی کہ ایں چنین طی تصور در عمل او باشد۔ بدانکہ نود و نہ (99) طی است و نود و نہ (99) تصور است با ہر یک نود و نہ نام باری تعالیٰ وسی طی است وسی تصور است بہ سی حروفی از حرف اتای۔ و چہار طی است و چہار تصور است و چہار تصرف است بہ چہار اسم ذات کہ اللہ اسم ذات است و لِلّٰہ اسم ذات است و لہٗ اسم ذات است و ھُو اسم ذات است۔ و یک طی و یک تصور و یک تصرف با اسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سرور کائنات است و بیست چہار طی و بیست چہار تصور و بیست چہار تصرف است بہ بیست چہار حروف کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ ایں معما موافق نص و حدیث۔ ہر کہ شک آرد منافق از اہل خبیث۔ ہر کہ مرشد جامع ایں طی طلسمات از وجود انسان صاحب معما قفل معما را با کلید توحید کلمہ طیب طرفۃ العین ایں طی را از ہر یک می کشاید و می نماید۔ مرشد عارف صاحب وصال است و الّا آنرا مرشد نتوان گفت، مرشد ناقص خام خیال است۔ ہر کہ دوستی بسرود بدعت دارد از اہل دجال است۔ ایں ہر یک مراتب عظمیٰ و سعادتِ کبریٰ دریافتم ببرکت شریعت، ازیں راہ دریافتم ببرکت حضوری مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ ہر کہ شک آرد از قوم منافق گمراہ۔ ابیات

لوح محفوظ است لوح از دل رقم ‌ ‌ ایں مطالعہ عارفان علم ختم

ہر کرا ذکرش کشاید روح دل ‌ ‌ از وجودش میبر آید ہر جہل

جاہلان را نیست علمی از خدا ‌ ‌ بد ہوائے نفس گویند سر ہوا

جہل جاہل خوار تر سرگین ببر ‌ ‌ فعل از خود خود بمیرند بے خبر

طالب مولیٰ بود طلب از علم ‌ ‌ اہل عالم را نباشد ہیچ غم

باخبر شیطان و از نفس بکشت ‌ ‌ عالمان را شد مقامی در بہشت

علم دانی چیست جنت انجمن ‌ ‌ از علم جوہر بود از کان تن

علم مونس یار باغمخوار بر ‌ ‌ عالمان را علم بہ از سیم و زر

المطلب آنکہ آخر انتہائے عالم فقیر را ختم معرفت مرتبہ فقیر کدام است؟ در حکم تصرف خود آوردن آنچہ کونین ہژدہ ہزار عالم خاص و عام؟ نہ نہ غلط گفتم ایں مراتب ناقص خام است انتہائے فقر گزشتن از ہوا و از نفسانیت مطالب فنا غرق شدن فنا فی اللہ بقا باللہ عینہ بعین در مشاہدہ نور باطن معمور۔ ایں است مراتب فقیر با قرب حضور ھو الحق الیقین۔ ایں مراتب را چہ دانند اہل نفس طالب بیدین۔ ابیات

www.sultan-ul-faqr-publications.com

هر که از خود گم شود بیند چه چیز | نور با نورش رسد ای بے تمیز
هر که از خود گم شود از خود فنا | باخدا وحدت رسد گردد بقا
هر که از خود گم شود آنجا چه هست | در مقامی غرق وحدت با الست
فقر را راهی بود زاں کنه کن | عاقلاں را بس بود ایں یک سخن
دل فقر در نظر اللہ پاک ذات | دل که باشد نظر اللہ چاک چاک
دل بگریان جان بریان جگر خون | بر زبان هرگز نیاید حرف چون
فقر را هر روز شد یوم الحشر | باحسابش عرصه گاهی در نظر
فقر را با سه نشان باید شناخت | غرق وحدت رفته از خود بالباس
فقر بار بس گران و ز جاودان | فقر را برداشتن فقرش بجان
هر که فقرش بار بر دلدار بر | فقر را احمق چه داند گاؤخر
از ملامت فقر ملکی یافته | از ملامت فقر خلقی یافته
باھُو بردار تسلیم و رضا | دل سلیمی گشت حاضر مصطفیٰ

وسلک سلوک مشق اللہ ذات اگر از ابتدا و انتہا ختم معرفت بکشاید در یک ساعت و اگر نکشاید تمام عمر۔ بتوجہ مشق کند اسم اللہ ذات طاعت اما ہر کہ دریں طاعت درآید آخر با انتہا تمامیت رسد تا بوقت مردن بے شک واصل شود۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُّوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ مَاتَ فِیْ حُبِّ اللّٰہِ فَقَدْ مَاتَ شَہِیْدًا۔ باید دانست کہ ہر یک مراتب نامیدہ شد چنانچہ ہر یک مراتب۔ بمراتب عالم مراتب ولی و اولیا مراتب ذاکر و مراتب صاحب مراقبہ مکاشفہ و محاسبہ و محاربہ و مراتب عارف و مراتب واصل و مراتب قرب و مراتب مشاہدہ و مراتب نور و مراتب حضور و مراتب دعوت و مراتب ابدال و مراتب اوتاد و مراتب اخیار و مراتب غوث و مراتب قطب و مراتب درویش، ایں ہمہ مراتبہا بہ طبقات طیر سیر و ہوا تعلق دارد۔ با بتدائے مراتب فقیر نمی رسد کہ فقیر مراتب طبقات ہوا را پس پشت انداختہ غرق بوحدانیت خدا۔ ایں ہر یک مراتبہا از نظر فقر فیض اثر ولی اللہ عارف باللہ۔ مراتب فقر ہر آنکس داند کہ بہ فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسیدہ باشد بعین حضوری غرق بہ تمامیت۔ از ہر یک مراتب غرق یک حرف حاصل شود۔ ابیات

ازان حرفی بشرف مصطفیٰ است | نوشتہ در دلم سرّ الہ است
نہ در دل کاغذ و قطرہ سیاہی | دلی پُر نور از رحمت الہی

رحمت و فضل اللہ در دل می گنجد۔ دل وسیع است از رحمت و فضل کہ در فضل و رحمت بگنجد۔ ایں نہ دل قلب است کہ مضغہ

گوشت خونِ غلیظ ناپاک است۔قلب کیفیت برواقف احوال ہر دو جہان صاحب ادراک است۔ابیات

ہر کہ طالب شد محمدؐ یافت حق   خاک بوسی او کند جملہ خلق

از محمدؐ یافت باھُوؒ آنچہ یافت   روزِ ازلش جان تصرف خویش ساخت

پیر مرشد آنکہ برد باحضور   پیر مرشد نیست ایں اہل الغرور

دانا و آگاہ باش آنچہ غیر ماسویٰ اللہ از دل بہ تراش۔ابتدا و انتہا حضوری راہ است کہ نظر برحق نگاہ است و بے حضوری راہ ہمہ خوف و خلل از برائی آنکہ نفس و شیطان غالب و طالب بے خبر از مراتب حضور۔راہِ حضوری بمراتب حضور برند و جوہر جمعیت بخشند۔

المطلب آنکہ در حین حیات از کفر و شرک نجات عارف باللہ متبرکات قدرت سبحانی محبوب ربانی پیر دستگیر حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز پنج ہزار طالبان و مریدان خود را ہمیشہ و ہر روز فیض می دادند سہ ہزار مشرف حضور در مشاہدات غرق میبر دند در وحدانیت اِلَّا اللّٰهُ کہ ایں ہر سہ ہزار بمراتب اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ و دو ہزار را داخل مشرف می بردند بمجلس نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ایں چنین سلک سلوک حضوری بتوجہ باطنی حاضرات اسم اللہ ذات و باکلمہ طیبات ذکر ضرب ذوق سخاوت تصور و تصرف در طریقہ قادری از یک دیگر تا قیامت باز نماند مثل آفتاب روشنی طلوع تابش ہر دو جہان واضح و فیض بری گردد۔بیت

شد مرید از جان باھُوؒ دل صفا   خاک پا سرمہ کشد در چشم جا

بدانکہ ہر طریقہ ظاہر باطن باشتغال است و در طریقہ قادری ظاہر باطن قرب معرفت اِلَّا اللّٰهُ و حضوری مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم باوصال است۔مراتب زبان از زبان جواب باصواب و دل از دل و قلب از قلب و روح از روح و سرّ از سرّ و مشاہدہ از مشاہدہ و معرفت از معرفت و نور از نور و قرب از قرب و جمعیت از جمعیت و حضور از حضور۔ایں چنین مراتب طالبان و مریدان قادری را کلید از توحید است کہ بدست ایشان جاودانی کلید است۔قادری را ہزار بار استغفار از تقلید است کہ مقلد و تقلیدی در طریقہ قادری نہ گنجد کہ گنجشکان کجا توانند کہ نزدیک شہبازان نشینند؟ طالب اللہ را چشم او معرفت نمودار نمودن بے مثل و بے مثال تحصیل کردن علم ابتدا و انتہا وصال آسان کار است لیکن در دریائے معرفت توحید غرق بودن از خود فنا و باخدا بقا خیلی مشکل و دشوار است۔بیت

غرق بہ دریائے محبت را چہ آرائی خطاب   چوں حباب از خود تہی شد گشت آب

فقیر مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ عارف خدا آنست کہ پنج عقل و پنج علم در ہر علم پنجاہ ہزار علم و پنج حکمت و در ہر حکمت پنجاہ لکھ حکمت و پنج ذکر و در ہر ذکر پنج کروڑ ذکر و پنج گنج و در ہر گنج چہل ہزار گنج و پنج مقام۔دریں پنج مقام طالب اللہ را ابتدا و انتہا ختم کند تمام مقصود و طرفۃ زدراز بے ریاضت و بے رنج طالب اللہ را نصیب کند از حاضرات اسم اللہ ذات از

www.sultan-ul-faqr-publications.com

حاضرات قرآن آیات از حاضراتِ اسماء الحسنیٰ نود نہ نام باری تعالیٰ متبرکات از حاضرات اسم اعظم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرورِ کائنات و از حاضرات کلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مجموعہ مقامات می کشاید و می نماید مقام ازل و مقام ابد و مقام دنیا و مقام عقبیٰ و مقام معرفت مولیٰ مینماید۔ بعضی طالب بدیدن مرتبہ محبوب و بعضی طالب بدیدن مرتبہ دیوانہ مجذوب و بعضی طالب بدیدن مرتبہ سلب مرتبہ مردود و بعضی طالب مرتبہ کشف القبور۔ سروری قادری مرشد روزِ اول طالب اللہ را ایں چنین مرشد باشد برساند بمعرفت خدا باز دارد از گناہاں ہوا۔ مرشد باشد چنین کامل تمام۔ از مرشد ناقص تلقین گرفتن حرام۔ ایں است مراتب عارفان ای خام۔ مصنف میگوید کہ صاحب قلب قلبی را از قلب ہفت فتح است کہ از ہر یک ہفت فتح ہفتاد ہزار فیض روشنی تابش زند ہر آنکس داند کہ دریں فیض روشنی فیض گیرد و دریں مقام طالب را حاجت از قرار ہر گز نخورد فرار و خوار سلب نشود۔ مصنف میگوید کہ تجلی ذاتی دیگر است و تجلی اسما دیگر است و تجلی حروف دیگر است و تجلی ربانی دیگر است و تجلی بر چہار نوع است کہ آں محض فیض عطا ذات گویند کہ آنچہ از حاضرات اسم اللہ ذات بیند مطلق توحید وحدانیت خدا است بیند کہ آں انور قرب معرفت الٰہی گویند و آنچہ تجلی اسما بیند کہ اینچنین تجلی را نہ تجلی ذات گویند و نہ صفات متفق ذات و صفات و آنچہ تجلی از آیات قرآن نص حدیث بیند ایں چنین تجلی را جہاد اکبر بالنفس گویند۔ و آنچہ تجلی از حروف سی حروفی درمیان بیند۔ ایں چنین تجلی حروف را قلب الکشوف گویند۔ ہر یک تجلی از مشق کردن بہ تصور و تفکر یقین بکشاید عینہ بعین می نماید بہ پوشیدن چشم را نا تمام است۔

مطلب کل کدام است؟ از خود بگذر د و حق بحق یعنی نوشیدن جام نور اللہ جمعیت۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ مرشدی کہ روزِ اول طالب اللہ را ہر یک مقام و آنچہ سوئے مقام معرفت الٰہی را از حاضرات سبق نمید ہد و نکشاید و معلوم نہ نماید مرشد ناقص لافزن است۔ ابیات

در تجلی ذات سوزم سر بسر سرِّ الٰہ	ایں تجلی ذات رہبر باخدا راہنما
از ازل تا ابد بودم غرق نور	از ازل تا ابد باشم باحضور
از ازل تا ابد بودم مست حال	از ازل تا ابد دائم باوصال
از ازل تا ابد از خود شد جدا	از ازل تا ابد بودم باخدا
خلق را وہم است جان قالب قلب	جان از جان می برآید رازِ رب
ہر گناہی شد عبادت راہِ من	ہر ز راہی شد آگاہی جاہِ من
پس مرا نیم از گناہی زاں طریق	عارفاں را راہ اینست از غریق
باھوؒ ہر گناہی را بہ سوزد آہ من	ہر کہ از حق غافل است آں راہزن

عبادت ظاہری را باطنی ہوشیاری ہمہ سعادت در راہ غفلت دیوانگی راہ ہمہ گناہ است۔ پس معلوم شد کہ طالب اللہ پیش نص

www.sultan-ul-faqr-publications.com

وحدیث قرآن بہ شریعت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عرض کند۔ ہر راہی را کہ شریعت منع کند، آں راہ کفر است وشریعت وقرآن برحق، روا کند آں راہ اسلام است وطریقہ اسلام در صبر است۔ چنانچہ قولہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ۔ ابیات

صبر کن صبر کہ جز صبر دوا نیست ۔۔۔ چہ کند گر تسلیم و رضا ندارد پیش

ہر کرا پنجۂ عشق تو گریبان گیرد ۔۔۔ ہر کرا دستِ غم عشق رگِ جان گیرد

قولہ تعالیٰ اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔ نہ کند طمع وحرص وحسد وکبر وہوا آنچہ مانند ایں حجاب است بے حجاب اللہ بے نکتہ در ہر کلام اللہ غرق شود نہفتہ چنانچہ در سلک مسلک سفتہ۔ عمل قرآن وعمل قبور وعمل اسم اللہ ذات حضور وعمل فنافی اسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مغفور شریعت بہتر است کہ نالائق خام ہیچ کس نگفتہ باشد کہ ایں محض مغز شریعت باطن است کہ ظاہر شریعت پوست شریعت باطن است۔ شریعت ظاہر چیست وشریعت باطن کرا گویند؟ شریعت ظاہر ایں است قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ طَالَ لِسَانُہٗ باعلم امر معروف فقہ مسائل نص حدیث وعظ پند روایت وشریعت باطن ایں است قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُہٗ یعنی ذکر خفیہ اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَۃً ومعرفت الٰہی مشاہدہ نور غرق وحدانیت الٰہی حضور قولہ تعالیٰ وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ۔ حاضرات اسم اللہ ذات ہر طرف کہ بیند تجلیہ اسم اللہ ذات قولہ تعالیٰ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ واندرون در وجود از سر تا قدم تجلی گردد۔ قولہ تعالیٰ وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۔

ہر کہ قدم اول در شریعت ظاہر درست زند شریعت باطن از شریعت ظاہر بکشاید۔ شریعت باطن از شریعت ظاہر بیرون نیست۔ شریعت ظاہر وشریعت باطن عارف باللہ فقیر مومن راہر دو بال و پر است ویا آنکہ ہر دو قدم است۔ بدانکہ عارفان را آگاہ از دلیل راہ است و دلیل راہ از الہام از لحم است ولحم مضغہ گوشت است۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اِنَّ فِیْ جَسَدِ بَنِیْ اٰدَمَ مُضْغَۃً وَّ مُضْغَۃٌ فِیْ فَوَادٍ وَ فَوَادٌ فِیْ قَلْبٍ وَ قَلْبٌ فِیْ رُوْحٍ وَ رُوْحٌ فِیْ سِرٍّ وَ سِرٌّ فِیْ خَفِیٍّ وَ خَفِیٌّ فِیْ اَنَاءٍ۔ ایں مراتب منتہی را جوہر جمعیت ایمان اَمَانٌ مِنْ زَوَالِ الْاِیْمَانِ گویند۔ قولہ تعالیٰ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَ لَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ خاتمہ بالخیر مبارک باد۔ بدانکہ فقیر آنرا گویند کسی کہ پنج گنج قوت ظاہری دارد وپنج گنج قوت باطنی اَلْفَقْرُ لَا یُحْتَاجُ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ۔ بلکہ بادشاہ دنیا محتاج فقیر است فقیری کہ بدیں صفت موصوف باشد۔ ظاہر پنج گنج وپنج قوت اینست۔ اول قوت آنکہ دعوت اہل قبور در عمل او باشد۔ صاحب دعوت اہل قبور بحکم اللہ تعالیٰ از اجازت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چنان قوت دارد قوی از قرب حضوری حضرت خاتم النبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم از مشرق تا مغرب تمام عالم را در قبض قید خود در آرد۔ دوم قوت ظاہری آنکہ عمل بحر قرآن آیات، اسم اعظم، باترتیب کلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میخواند ومیداند۔ عمل بحر قرآن تا قیامت باز نماند۔ سیوم قوت ظاہری آنکہ از حاضرات اسم اللہ ذات حاضر شود کل وجز فرشتہ موکلات آنچہ طلب کند مثلاً علم کیمیا

www.sultan-ul-faqr-publications.com

وغیرہ آوردہ غیب الغیب حاضر کنند۔ چہارم قوت ظاہری آنکہ از حاضرات اسماء الٰہی نودونہ نام باری تعالیٰ مجلس بہر یک ارواح در باطن دست مصافحہ کند چنانچہ ملاقات با انبیا و اولیا اللہ، آنچہ طلب کند از روحانیت مشروحاً دریابد۔ پنجم قوت ظاہر آنکہ از غلبات مشق کردن اسم اللہ ذات می کشاید سیر ذات صفات از عرش تاتحت الثریٰ از ہر یک طبقات۔ ایں چنین ہر یک مراتب ظاہری را اطراف الطی گویند گنج است از حاضرات اسم اللہ ذات و از اسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرور کائنات و کلمہ طیبات لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کلید است از توحید۔ ایں کلید حاضرات کہ در قفل دل آید ہر مراتب و ہر مشکل می کشاید۔ کسیکہ ایں کلید کلمہ طیب رامیداند و باترتیب می خواند آنچہ مراتب ظاہری و باطنی است از و ہیچ چیز مخفی و پوشیدہ نماند و پنج گنج و پنج وقت با پنج تصور و با پنج تصرف و با پنج حاضرات است۔ حاضرات مراقبہ و حاضرات اسم اللہ ذات بہ نیت ہر مراتب و ہر مکان و ہر مجلس و ہر بیان فارغ از نفس و شیطان است طالب اللہ ہر جا کہ خواہد و میداند بتفکر غوطہ خوردن غرق باسم اللہ مثل شعلہ نور برق می رساند۔ ایں راہ از اہل حضور است بے ریاضت راز و بے مجاہدہ مشاہدہ و بے محنت محبت و بے طلب طاعت۔ ایں است سلک سلوک طاعت باتوفیق۔ قولہ تعالیٰ فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ۔ او ہام با او ہام، آگاہ با آگاہ، دلیل با دلیل۔ ایں است راہ کاملان بہ رب جلیل، بشنوای ناقص بخیل۔ ایں طریق از کلمہ طیبات لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ مشق کردن تصور اسم اللہ ذات تحقیق است۔ ہر کہ شک آرد منافق زندیق۔ ایں ظاہر باطن توفیق پنج گنج و از پنج قوت منافق حاسد بے خبر از ظاہر باطن تصوف معرفت کور چشم۔ دیدہ از دل بیار چراکہ دیدہ ظاہر گاؤ خر ہم دارند۔ گاؤ خر را عارف مشمار۔ قولہ تعالیٰ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ۔ مومن مسلمان عالم فاضل را ابتدائی مرتبہ عبودیت است و از عبودیت میکشاید و مینماید مرشد کامل معرفت الٰہی مشاہدہ ربوبیت۔ ہر کہ ابتدا علما عامل است انتہا میشود فقیر کامل۔ ایں ہر یک مراتب ادنیٰ و اعلیٰ مجلس حضرت پیغمبر صاحب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و معرفت قرب حق تعالیٰ برکت قرآن آیات نص حدیث شریعت متبرکات از حاضرات اسم اللہ ذات و از کلید کلمہ طیبات لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ گویندگان ذاکر کثیر اند و مخلصون ہم جلیس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قلیل۔ مرشدی کہ در یک مراتب مجموعہ از مشق کردن اسم اللہ ذات و از حاضرات کلمہ طیبات لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ طالب صادق را روز اول میکشاید سالہا سال کہ وجود می شود پختہ و اگر عطا کند تمام باطن بخشد معرفت الٰہی نہفتہ۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ۔ ایں است مراتب اہل توحید دور تر از اہل تقلید۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

فقیر کامل آنست کہ ظاہر باطن صاحب گنج صاحب تصور صاحب تصرف قوت تمام دارد و خلق را نیاز ارد و بار خلق و ملامت بردارد۔ بیت باھوؒ

نفس را رسوا بکن بہر از گدا بر دری قدمی ببر بہر از خدا

کہ عند اللہ ضائع نیست فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام لَوْ لَا الْفُقَرَآءُ هَلَكَ الْاَغْنِيَآءُ۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام لَوْ لَا الْفُقَرَآءُ بَرَصَ الْاَغْنِيَآءُ اگر فقیران نمی بودند ہر آئینہ اہل دنیا ہمہ نیستی شدند۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام لِسَانُ الْفُقَرَآءِ سَيْفُ الرَّحْمٰنِ۔ آنست لِسَانُ الْفُقَرَآءِ سَيْفُ الرَّحْمٰنِ کہ مستقل بر شریعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و باستغراق ذکر حامل سبحان و ذکر حامل حاصل شود از مشق اسم اللہ ذات بنظر فقیر کامل و آنرا گویند ذکر حامل کہ اگر ذاکر ذکر را بگذارد ذکر آنرا بغیر از فکر وجود دراز یادہ تر بردارد و ذاکر را در قبض تصرف خود در آرد ہر گز نمی گزارد۔ ایں چنین است ذکر زندگی قلب کہ ہیچ نمی شود قلب سلب اگرچہ چرب بخورد و خوب پوشد۔ بدان کہ ساغر ہمیشہ از معرفت الٰہی بنوشد۔ از ذکر دوام و فکر تمام قاضیٔ حق دو گواہ طلب کند۔ یکی استغراق بمعرفت اِلَّا اللّٰهُ اگرچہ ظاہر ہم سخن بہ مردم عوام و باطن استغراق تمام۔ دوم گواہ ذکر ذاکر آنست کہ مشرف مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ہر کہ بدیں صفت موصوف نہ باشد آنرا دم بستن و حبس و جنبش قلب از سر ہوا است بے خبر از ذکر معرفت خدا۔ ذکر خفیہ بہ جنبش قلب تعلق نہ دارد و نہ گویائی زبان آواز۔ ذکر خفیہ محض غرق معرفتِ الٰہی فی النور مع اللہ راز کہ ذکر نام اللہ است و ذکر نام اللہ ذاکر را بیرون می کشد از غیر لاسوی اللہ از انکہ ذاکر دوام حضور مد نظر رحمت اللہ منظور است۔ ذاکر بذکر اللہ بدیں صفت موصوف ہمیشہ با خدا۔ ذاکر کہ بدیں صفت موصوف نباشد از ذکر انا سرِ ہوا۔ المطلب آنکہ در وجود ذاکر نماند طمع حرص حسد عجب کبر ہوا۔ بمقام کل و جز در ذاکر عمل است۔ ذاکر در ہر عمل صاحب عامل۔ ذاکر فقیر بر دارندہ ذکر قربانی سلطانی حامل۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ بیت

حق دانم حق بینم حق گویم حق حق در من من در حق، حق مشرب است

قولہ تعالیٰ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۟ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ۔ ہر کہ بایں مراتب رسد حق الیقین بر آید از باطل بدعت بے دین۔ ہر کہ دوام غرق بہ اسم اللہ ذات در آید بہ فنافی اللہ حلاوت با جمعیت لذات۔ ہر آنکس را بکشاید مراتب ذات کہ مطلق میسر آید از طیر سیر طبقات۔ بار برداشتن کوہ قاف، از عرش تا تحت الثریٰ ہر طبقات را آسان کار است لیکن بار گرانی اسم اللہ ذات برداشتن خیلی مشکل و کار دشوار است۔ از آنکہ اولیاء اللہ را اللہ تعالیٰ چناں قوت بخشیدہ است کہ چہاردہ طبق را بانظر طی کنند بمقدار دانہ اسپند شود و برکف نہادہ تماشا بہ بیند ہیچ مشکل نیست۔ وقتی کہ در تصور اسم اللہ ذات فنافی اللہ در آیند از گرانی اسم اللہ ذات ظاہر از چشم خون گریان کشایند۔ ایں مراتب والدہ ایں فقیر را بود تحقیق کہ از سوزش شوق حق تعالیٰ خون می گریست۔ قولہ تعالیٰ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا۔ اولین و آخرین چہاردہ علم علوم در مطالعہ قبض تصرف خود آوردن و عالم فاضل صاحب تحصیل شدن آسان کار است لیکن عالم متقی صاحب تقویٰ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

بطاعت پرہیزگار شدن، از خدا تعالیٰ ترسیدن و از گناہان بیرون برآمدن خیلی مشکل و دشوار است و بذکر زندہ قلب ذاکر خفیہ شدن آسان کار است لیکن یک مرتبہ نفس را قتل ساختن بہ تیغ تصور اسم اللہ ذات خیلی مشکل و دشوار است۔ بالہام مذکور حضور رسیدن بمعرفت اللہ آسان کار است لیکن معرفت را در وجود حوصلہ وسیع در وجود نگاہ داشتن مشکل و دشوار است و بمجلس کریم النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مدخل شدن و ملازم مشرف دیدار رحمت اللہ نثار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آسان کار است لیکن ہدایت و ولایت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خلق ملک محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صفت کریم رحیم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، خو بوئے محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قلب سلیم و بحق تسلیم و رضا شریعت شوق محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، ترک و توکل محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، مجموعہ فقر استقامت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بدست آوردن مشکل کار و خیلی دشوار است۔ بادشاہ دنیا شدن از مشرق تا مغرب ملک سلیمانی در یک دم و بر یک قدم از دعوت اہل قبور و بہ قوت کلمہ طیب بکنہ ترتیب خواندن لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ و از تصور اسم اللہ ذات حضور بدست آوردن آسان کار است لیکن با عدل و احسان بہ خلق اللہ خیلی مشکل و دشوار است۔ مرشد شدن و طالب مرید را تلقین و تعلیم کردن آسان کار است لیکن طالبان را و مریدان را بمعرفت اللہ و بمجلس مشرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضور رسانیدن بے ریاضت خیلی مشکل و دشوار است۔ چنانچہ گفتہ اند فقرا اَلطَّالِبُ عِنْدَ الْمُرْشِدِ کَالْمَیِّتِ بَیْنَ یَدَیِ الْغَاسِلِ۔

بدانکہ بعضی بزرگ کہ بدوازدہ سالہ و بیک روزہ چہل سالہ ریاضت کردہ لوح محفوظ در مطالعہ آوردہ و بہ عرش اکبر رسیدہ و از بالائے عرش ہزاران ہزار مقام بہوا پریدہ، مقام غوثی و قطبی طالب مرید و جاہ نعمت دنیا نام و ناموس و کشف کرامات جنونیات مؤکلات در حکم آوردہ و ہمیں مراتب را معرفت توحید الٰہی فہمیدہ اند و بعضی بزرگ بذکر قلب از غایت ذکر قلب و غرق در مطالعہ لوح ضمیر ورق الہام را توحید معرفت میدانند تمام۔ بعضی بذکر روح در دماغ سر بہ جنبش دماغ از تجلہ روح نور چراغ مشاہدہ را توحید و معرفت الٰہی پندارند۔ ایں ہر یک مراتب مخلوق درجات است و مراتب درجات از اہل تقلید از فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بعید و دور تر از معرفتِ الٰہی توحید۔ المطلب آنکہ ابتدا اللہ ہیچ کس ندیدہ و با نتہا اللہ ہیچ کس نرسیدہ۔ پس معرفت چہ چیز است و توحید کرا گویند و مشاہدہ قرب حضوری کرا خوانند؟ اے عزیز بشنو! سلک سلوک معرفتِ الٰہی توحید قرب مشاہدہ حضوری اینست کہ طالب اللہ تصور اسم اللہ ذات و با تصور کلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ در تصور تصرف آوردہ اسم اللہ ذات با کلمہ طیبات از ہر یک حروف شد تجلہ نور۔ آں تجلہ نور را اہل تصور را پیچیدہ در مکان مجلس محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام بردہ حضور کہ لامکان بمد نظر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دریائے وحدت گونان گون موج با آواز وحدہ وحدہ وحدہ نعرہ می زنند۔ ہر کہ بآں کنارہ دریائے توحید نور اللہ برسد و ببیند عارف باللہ شود۔ کسانی را کہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم از دست مبارک بہ گردن گرفتہ در آں دریائے وحدت بیندازد و در دریا غوطہ خورند غواص توحید شود و بمرتبہ فقر فنا فی اللہ رسد۔ بعضی غوطہ خوردہ سالک مجذوب و بعضی مجذوب

www.sultan-ul-faqr-publications.com

سالک صاحب اہل توحید ذات واز مراتب ذات محجوب اہل درجات ۔ ہر کہ درلامکان رسد از دریائے نور توحید کہ مثل بستہ نتواند وآواز لامکان غیر مخلوق است ومکان لامکان لامکان رامثل بستہ نتواند وآں مکان راچوں نام لامکان است از آنکہ نہ آنجا بوئے دنیا گندگی است ونہ آنجا ہوا از نفس ناپسندگی است ۔ درآنجا غرق دوام بندگی است ۔ شیطان رادرلامکان رسیدن امکان نیست ۔ دیدن لامکان نہ بہ جہان ایں جہان بعین از عین العیان کہ درلامکان متوجہ بچشم عیان رسد ۔ از وہمات نفسانی خطرات شیطانی وسوسہ دنیا پریشانی میشود خلاص ۔ فقیر عارف باللہ خاص مع اللہ اتحاد اخلاص ہر طرف کہ بیند بیابد ذات نور ۔ زراہ بگذرد از ہر مراتب شش جہات باستغراق فی اللہ ذات ۔ نور شدن کار فقر محمود است ومراتب عز وجاہ دنیا اختیار کردن کار مردود است ۔ بیت

مراتب را بگذار تا مردی شوی   غرق فی التوحید شد حاضر نبیؐ

ایں فقر راتوحید از تصور اسم اللہ ذات می کشاید وتصور اسم اللہ ذات خاصہ خلاصہ دوقسم است ۔ یکی تصور نور از مراقبہ کہ در مراقبہ حقیقت معشوق ۔ دوم تصور از مشاہدہ کہ درمشاہدہ قرب معرفت نور دیدار ۔ عاشق تصور راہ عاشقی ومعشوقی ومحبوبی ومطلوبی است ، قادری داند کہ قادری خواند ۔ ابتدا معرفت ذات از لامکان عین العیان توحید نور ذات تصور اسم اللہ ذات است واز ومعرفت مقام مکان نیست نور ذات لامکان است ۔ ہر کہ گوید از معرفت اللہ ذات توحید مکان است محروم از باطن بے خبر حیوان پریشان است ۔ قولہ تعالیٰ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۔ درلامکان ہر طرف کہ بینی نور توحید است ۔ ایں مراتب از رفاقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبرکت شریعت وکلمہ طیب حاصل شود لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔ ایں راہ لامکان تحقیق است ۔ ہر کہ شک آرد زندیق است ۔ طالب روز اول عارف شود وطالب فقیر روز اول بمرتبہ فقر رسد ودردریائے وحدانیت غوطہ خورد تارک از دنیا وفارغ از نفس شیطان ۔ اینست مراتب اولیا اللہ ولی اللہ مومن مسلمان ۔ قولہ تعالیٰ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ قولہ تعالیٰ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ہر کہ بایں مراتب رسد لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ اولیا اللہ لایحتاج شود صاحب وصال لازوال ۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس ۔ بیت

ہر کہ اینجا می رسد شد اولیا   دائما باشد حضوری مصطفیؐ

المطلب آنکہ عارف باللہ از ہزار کس یک باشد واگر تمام عارف یکجا جمع شوند بمرتبہ فقر نمیرسند ۔ غوث قطب عارف راچہ قدرت است کہ پیش فقیر دم زند ۔ اہل ذات غالب است بر اہل طبقات غوث قطب عارف اہل درجات وغوث قطب عارف نیز سہ قسم است یکی اہل دہقانی نفسانی ، دوم روحانی ، سیوم فقر اہل سر اسرار قدرت سبحانی ۔ بیت

چہار بودم سہ شدم اکنوں دوئم   وز دوئی بگذشتم ویکتا شدم

جواب مصنف

وز چہار و پنج می گذشتم انتہا وز دوئی بگذشتم حاضر مصطفیؐ

پنج حواسِ خمسہ کہ متفق اوصافِ ذمیمہ است و چہار طیور کہ ازاں چہار قوت نفس است اربع عناصر خاک، باد، آب و آتش یعنی خروسِ شہوت، کبوتر ہوا، طاؤس زینت و زاغِ حرص۔ ہر کہ ایں چہار مرغ را ذبح کند لائق معرفتِ مولیٰ شود و از حجاب برآید و راہِ معرفت بکشاید۔ چنانچہ حجاب عام سہ است، نفس، دنیا و شیطان و حجاب خاص نیز سہ قسم است، دید طاعت، دید ثواب و دید درجات۔ مصنف می گوید از حجاب عام و خاص ہر آنکس بیرون آید کسی را کہ معرفتِ وحدانیت ذات اللہ بکشاید۔ بلکہ مراد ہمہ حجاب است۔ بیت

ہر کہ دارد از مرادات فراغ نامرادی ہرگز نہ دہد بر روئی داغ

بدانکہ مصنف میگوید کہ وجودِ آدمی مثل غار است و در غار ساکن دوام نفس مثل مار است۔ اگر بر غار کسی شب و روز بزند نفس مار را ہیچ خبر سرزنش بہ نفس امارہ نشود۔ پس از ظاہرا عمال بندگی نفس را ہیچ رنج نمیرسد تا آنکہ اندرونِ غار کسی نفس امارہ را بہ آتش تصور اسم اللہ ذات سوختہ نگرداند، از بود نابود و ناچیز نسازد۔ پس ریاضت باطنی ایں چنین است۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام "رَجَعْنَا مِنَ جِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلٰی جِهَادِ الْاَکْبَرِ"۔ عارف زندہ قلب را نشان اینست کہ آنچہ امورات متعلق دنیا باشد ازاں ہمہ دست بیفشاند و اگر کند برائے خلق اللہ و نہ از نفس ہوا۔ نشان عارف دو است کہ زبان از کلام فضولی بستہ دارد و اسرار بمع اللہ پیوستہ دارد۔ بیت

مرادِ زیں جہان بگذر بیابی معرفت حق را
فنا فی ذات عارف شد نہ یارائی چنین کس را

عجب دارم ازاں احمق قوم کہ چنانچہ کافران پیدا کردہ خود صنم بت و آنرا می پرستند و اہل بدعت و اہل سرود را خطاب مرشدی دہند و تابع شوند۔ قولہ تعالیٰ اَیُشْرِکُوْنَ مَا لَا یَخْلُقُ شَیْئًا وَّ هُمْ یُخْلَقُوْنَ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام لَا طَاعَةَ لِلْمَخْلُوْقِ فِیْ مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام خُذْ مَا صَفَا وَ دَعْ مَا کَدَرَ۔ اما ذکر از اہل ذکر طلب و اہل طلب مرتبہ خاص است اگر دست بیعت از مرشد کامل تلقین کہ ازاں تلقین برسد بمقام معرفت حق الیقین۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام طَلَبُ الْخَیْرِ طَلَبُ اللّٰهِ۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام وَ ذِکْرُ الْخَیْرِ ذِکْرُ اللّٰهِ۔ قولہ تعالیٰ فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ بیت

ذکر ذاکر را برد وحدت حضور در وجودِ ذاکراں شد خاص نور

بدانکہ جملگی رحمت و نعمت و لذت و لطف و کرم و رحمت و شفقت و گنج و خزائن اللہ تیار موجود در وجود انسان است۔ جملگی علم و جملگی حکمت و جملگی ذکر فکر و جملگی ذوق شوق و جملگی مشاہدات فیض فضل اللہ نور تجلیات ذات و صفات ہر یک طبقات مقامات است، ایمان نور و تصدیق و راستی لازوال وصال قرب حضور وحدانیت موجود در وجودِ انسان است۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

تونمیدانی کہ وجود انسان مثل طلسمات است و ایں چیزہا کہ شمار کردہ شد تمامی در خزانۂ دل است لیکن چہ توان کرد کہ بردل ہمچو طلسمات است اما شکستن ایں طلسمات بدو قسم است کہ تا بدست آید ہر خزائن اللہ بعد از لعل و جواہر کہ در دل است امام مرشد کامل شکنندہ طلسم باید از کلید کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میکشاید و ہر یک خزائن اللہ از وجود طالب بنماید و یا آنکہ در وجود طلسمات مثل شیر و مار نفس را از آتش تصور اسم اللہ ذات سوختہ گرداند۔ ابیات

عارفا! نفس چوں طلسمی دان کو نہادہ بروئے گنج بود

خونِ دل آب کن ز آتش جہد زاں کہ دریافت او برنج بود

و از وجود طالب خزائن اللہ کل و جز برآرد و یا آنکہ از وجود طلسمات خواندن قرآن آیات باسم اعظم از وجود خزائن اللہ در یابد۔ ایں سلک سلوک راہ خزائن اللہ غیبی عطا اللہ فیض فضل اللہ تعلق بہ نصیحت وعظ ندارد۔ تا آنکہ بگردد از چشم دل روشن و از غرق و مشاہدہ نور حضور معرفت اِلَّا اللّٰہُ و مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رحمت راز۔ ہر کہ کرد حاصل وحدانیت اسم اللہ ذات آنچہ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ در حکم او در آید، از ماہ تا ماہی، از عرش تا تحت الثریٰ کل و جز در طی طیر سیر طبقات بحکم اللہ تعالیٰ در حکم او خاص و عام بادشاہ و امراو آنچہ تابع ایشان دنیا و اہل دنیا تمامی مثل حلقہ بگوش غلام از برائی آنکہ مرشد طالب را ازیں طریق تحقیق با توفیق مراتب رساند کہ طالب ظاہر از مشرق تا مغرب بر ہفت کشور ربع مسکون و بر ہفت اقلیم میشود غالب۔ المطلب آنکہ بحکم خدا و باجازت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایں خدمات بر فقیر اہل تصرف تصور اسم اللہ ذات و بمشرف ہمیشہ در مجلس نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام عرض بہ یکی از حقیقت التماس با ادب پر حیا مذکور دوام حضور است و مدام بر نفس روا ندارد و از دنیا یک درم۔ دوام بقوت قوی حاضر مجلس نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام صاحب اختیار در شریعت ہوشیار و از بدعت استغفار، صاحب علم تفسیر با تاثیر بر نفس امیر۔ اینست مراتب فنافی اللہ فقیر صاحب ترک و توکل، صاحب تجرید و تفرید، محرم اسرار ربانی توحید۔ اینست و اینچنین فقر را می گویند اختیاری بیزار از فقر اضطراری و خواری۔ بیت

ہم عارفم ہم کاملم روشن ضمیر بہترم از بادشاہ اہل سریر

چنانچہ فرمودہ حضرت خاقانیؒ مرد حقانی:

پس از سی سال ایں معنی محقق شد بخاقانیؒ

کہ یک دم باخدا بودن بہ از ملک سلیمانیؑ

جواب مصنف فقیر باھُوؒ میگوید:

بہ بحری غرق فی اللہ شو کہ باخود خود نمی مانی

دمی نامحرم است آنجا بوحدت رازِ ربانی

www.sultan-ul-faqr-publications.com

وجودیکہ دوام بہ غرق نور ربانی مثل آفتاب ہمہ جا حاضر است در کون و مکان ہم ظاہر ہم پنہانی ۔آنر اسخن جامع الاجسام را ازاں باید معلوم کرد کہ خلق میداند کہ بماہم سخن است و در باطن بخالق ہم سخن باستغراق مشاہدہ نور حضور باذکر مذکور۔ قولہ تعالیٰ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ ۔در مجلس پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میداند کہ بالتماس حضور باجواب سوال مذکور و جمیع ارواح انبیا و اولیا اللہ و ارواح صاحب مراتب مومن مسلمان خاکپایان اہل اسلام گویندگان کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ میداند کہ بماہم سخن است ۔بیت

نظر بر نیستی ہرگز نمی افتد ز مغروران
اگرچہ دامن مقراض لا دارد گریبان ہا

جمیع فرشتگان مقرب و حامل میدانند کہ بمانیز ہم سخن است ۔این است مراتب يُحْيِ الْقَلْبَ وَيُمِيْتُ النَّفْسَ ۔کہ اہل نفس را اعتبار بر زندہ قلب نیست و آواز زندہ قلب آنرا خوش نیاید و آواز اہل نفس زندہ قلب را خوش نیاید و زندہ قلب وزیر روح است مقدس و روح مقدس در وجود بادشاہ تمام اعضائے وجود مثل رعیت دارالسلام با جمعیت ۔و اگر در وجود نفس بادشاہ و شیطان وزیر در ولایت وجود بے جمعیت خلل پذیر۔

بدانکہ اکثر علما میگویند کہ درین زمانہ لائق ارشاد و تلقین مرشد واصل موصل ہیچ کس نماندہ مرشد وسیلہ مسائل فقہ بگیرید ۔از خواندن علم فقہ مسائل از دل نفاق و کدورت و سیاہی نمیرود ۔بغیر از ذکر قلبی تصدیق قلب صفائی نگیرد و بغیر از صدق صفائی آدمی مومن مسلمان نمیشود اگرچہ تمام عمر علم فقہ خواند، خواہ مسائل میداند ایشان تابع نفس پریشان در حرص حسد ہمیشہ کہ از وسیلہ مرشد منع میکنند ۔مرشد جمیع اصحاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہم داشتند ۔پس دیگری چہ باشد کہ منع از مرشد کنند ۔پس معلوم شد ہر آنکس کہ منع از مرشد کند کہ در وجود طلب اللہ و محبت باری تعالیٰ و معرفت اللہ نداشتہ باشد و نفس آں مردہ دل را باز دارد از باطن معرفت اللہ و مجلس حضوری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہ تلقین تعلیم دست بیعت ہدایت ولایت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم از یک دیگر چنانچہ چہار پیر چہاردہ خانوادہ تا قیامت باز نماند ۔ابیات

اگر گیتی سراسر باد گیرد چراغ مقبلاں ہرگز نمیرد
چراغی را کہ ایزد بر فروزد ہر آنکس تف زند ریشش بسوزد

ہر کہ مانع شود از مرشد اہل شریعت محروم از ہدایت کہ مرشد سلک سلوک ذکر می نماید و آدمی بغیر از ذکر مسلمان نگردد اگرچہ تمام عمر قرآن خواند یا تفسیر خواند و یا نماز خواند و یا علم فقہ خواند از برائی آنکہ ابتدا و انتہائے مسلمانی ذکر است، ذکر جہر بہ اقرار زبان و ذکر خفیہ بہ تصدیق دل ۔قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔قولہ تعالیٰ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ۔ چوں قلب بہ تصدیق زبان کشاید و در گویائی جنبش در آید یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہر دو گواہ ذکر را اقرار و تصدیق ثابت شود ۔ذاکر قلبی را قلب بذکر چنین گویائی

www.sultan-ul-faqr-publications.com

گیرد و نفس تابع شود و زبان از گویائی ناشائستہ بمیرد۔ نام اللہ و ذکر اللہ تا آنکہ بر زمین گویندگان ذاکر نام اللہ فقیران و درویشان یک کس اگر از ایشان زندہ باشد قیامت قائم نشود۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یُقَالَ فِی الْاَرْضِ اَللّٰہُ۔ برکت تصور اسم اللہ ذات تصدیق وبخواندن کلمہ بہ اقرار تحقیق گناہِ کبیرہ وصغیرہ ذاکر را بر دفاتر کراماً کاتبین مرقوم نگردد۔ پس معلوم شد کہ علم روایت از برائی صفائی ذکر ہدایت است کہ حضرت علم فتوٰی و روایت میدہد کہ ایں نفس موذی را بہ کش و از دوستی دنیا بیزار شود و از دوستی شیطان ہوشیار خبردار باش کہ علم تحصیل فضیلت از برائی طلب معرفت مولیٰ است۔ پس معرفت الٰہی طلب کن از مرشد وسیلت کہ مرشد کامل عارف وسیلۃ النجات مردہ دل را زندہ کند بذکر اللہ حیات و غرق کند فنافی اللہ بہ اسم اللہ ذات۔ المطلب آنکہ مراتب انسان را از انسان است و نصیب انسان را از انسان است و ہدایت انسان را از انسان است و حکمت انسان را از انسان است و مرتبۂ ولایت غنایت انسان را از انسان است و جمعیت انسان را از انسان است و جمعیت دو قسم است۔ جمعیت ظاہر و جمعیت باطن۔ جمعیت ظاہر در دو علم است کہ از ان دو علم بتمام جمعیت دو مراتب رسد۔ یکی علم تکثیر دعوتِ کمال اہل قبور کہ ہژدہ ہزار عالم در حکم در آیند بحکم اللہ تعالیٰ۔ دوم علم اکسیر کیمیا کہ در عمل آرد از طریق تحقیق صاحب اعمال علم اکسیر کیمیا۔ علم تکثیر دعوت از روحانیت اہل قبور حاصل شود در دنیا دل غنی لایحتاج با جمعیت باشد اگرچہ در نظر خلق مفلس اہل سوال بے جمعیت و پریشان۔ دوم جمعیت باطن در دو علم است کہ بدو مراتب رسد۔ یکی علم فنافی اللہ از تصور اسم اللہ ذات در وجود صاحبِ تصور اسم اللہ ذات از سر تا قدم نور تجلیات وحدانیت اسم اللہ ذات۔ در نظر او توحید و ہر حرف توحید کہ از زبان او میبر آید معرفت الٰہی توحید و آنچہ شنود سخن معرفت الٰہی توحید۔ خلاص شود از دنیا و شیطانیت و از نفس امارہ مکر از خلق ریا تقلید۔ دوم علم فنافی تصور اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم از سر تا قدم از تاثیر اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم در وجود نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم در آید و دیدہ از دل بکشاید ہمیشہ بمجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضور با ادب التماس ذکر مذکور۔ ایں علمین ابتدائی سبق فنافی الشیخ آنست چوں صورتِ شیخ در تصور بگیر در راہِ شریعت و علم بکشاید۔ جہل و بدعت از وجود بمیرد۔ قولہ تعالیٰ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ۔ بیت

ہر کرا مرشد نہ کبر از ہوا | مرد مرشد برد وحدت باخدا

جائی کہ عالمان در طلب محبت و معرفت اللہ روشن بعلم عمل نظیر انداز برائی تلقین ہدایت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فقیر کامل حاضر روشن ضمیر اند صاحب تاثیر بانظیر اند بموافق نص و حدیث تفسیر۔ دانی کہ محبت اللہ و شوق اللہ و طلب اللہ سگ اصحاب کہف را از سگان بر آوردہ بکجا آورد۔ بمراتب انسانیت رسید۔ بے ادبی و نافرمانی شیطان را از علم حضوری دوری آورد و وَاِنَّ عَلَیْکَ لَعْنَتِیْٓ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ سرزنش ذلت خطاب یافت۔ بشنو ہدایت اللہ و معرفت اللہ و ذکر اللہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ و اسم اللہ مثل ہدایت قرآن است کہ از قرآن است و استاد نیز تعلیم کنندہ علم قرآن است۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

چنانچہ بغیر از استاد شاگرد محرم و واقف علم قرآن نہ گردد ۔ پس ہمچناں بغیر از مرشد ہادی راہبر باطن طالب بمعرفت اللہ و مشرف مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضور نگردد ۔ بغیر از مرشد صاحب باطن اگرچہ ظاہر تلاوت قرآن یا بورد و وظائف و درود خواند و یا علم مسائل فقہ خواند و یا نماز نوافل خواند و یا تمام عمر ریاضت مجاہدہ بکشد و یا شب بیدار نماز تہجد خواند از اعمال ظاہر مراتب ظاہر عزوجاہ بکشاید و از اعمال ظاہر بچشم ظاہر لوح محفوظ در مطالعہ درآید راہ از عرش اکبر تا تحت الثریٰ بکشاید ۔ ایں مراتب درجات صاحب درجات طبقات بیخبر از باطن معرفت اللہ توحیدات و بے خبر از مشرف حضوری مجلس سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔ معرفت اللہ و حضوری مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم از مرشد وسیلت کامل صاحب باطن طلب کن کہ باطن از صاحب باطن بکشاید و باطن را صاحب باطن مشروحائے بنماید از توجہ توفیق باطنی و یا از تصور اسم اللہ ذات و از کلمہ طیبات لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ محال است معرفت الٰہی وصال ومشرف مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جمال بغیر از مرشد کامل کہ برساند طرفہ زد حال ۔ پس معلوم شد کہ حضرت علم می فرماید از نفس امارہ و شیطان و دنیا خبردار باش ۔ چوں ایں ہر سہ میشوند یک وجود باز دارند از سجدہ سجود و باز دارند از مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و معرفت وصال معبود ۔ عجب دارم از اں قوم احمق کہ دعویٰ کنند فنا فی الشیخ و منافق اہل صنم از برائے دنیا درم بہ اندوہ غم ۔ ایں نہ فنا فی الشیخ است فنا فی الشیطان طالب دنیا پریشان ۔ عجب دارم از اں قوم احمق کہ دعویٰ کنند صاحب مجلس مشرف حضور فنا فی نور محمد محمود صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و در قید نفس امارہ در طلب دنیا طالب دنیا مردود ۔ عجب دارم از اں قوم احمق کہ دعویٰ کنند فنا فی اللہ باخدا و در اَنَا بِاِذْنِیْ در شرک کفر ہوا کہ بزبان اقرار کنند لَآ اِلٰهَ و بدل اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ ۔ ابیات

سلطان ہوس چوں آشنائے تو شود ۔۔۔ دل مردہ فرمان ہوائے تو شود
چوں نفس خود پرستی ہوائے تو بود ۔۔۔ دشمن نفس تو ہوائے تو شود

قولہ تعالیٰ وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِیْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۔ از یں شرک و کفر باز آ ۔ بیت باھُوؒ:

یک زبان با یک دل و یک رنگ باش ۔۔۔ ہر چہ باشد غیر حق از دل تراش

ایں کتاب محک العلما و محک الفقرا و محک الفقہا و محک الاہل التوحید و اہل تقلید ۔ ہر کہ ایں کتاب را شب و روز در مطالعہ دارد و باخلاص می خواند آنرا مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مدخل مشرف گردد از سرِ اسرار الٰہی بروی کشف شود ۔ از وہیچ چیز آنچہ فی السمٰوات والارض مخفی و پوشیدہ نماند کہ خوانندہ ایں کتاب عارف الحق راہنما خلق کہ عارف باللہ بابصر دیدہ نادیدہ نیست و از عارف باللہ سرّ اسرار ربانی پوشیدہ نیست ۔ ہر کہ محتاج ایں کتاب را خواند اولیا اللہ لایحتاج گردد ۔ اگر مفلس خواند غنی گردد و اگر پریشان خواند صاحب جمعیت گردد و اگر اہل حیرت خواند صاحب حرمت گردد اگر مردہ دل خواند بذکر اللہ زندہ دل گردد و اگر جاہل خواند صاحب علم علوم کشف الاحوال حیّ قیوم رسد، حقیقت ماضی حال مستقبل معلوم

کنداز آنکہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ضرب ذکر کلمہ بر دل زند از صفائی دل عارف بینا شود۔ اگر عالم فاضل خواند فیض بخش شود۔ اگر صاحب عبودیت خواند۔ بمراتب ربوبیت رسد و اگر صاحب مجاہدہ خواند۔ بمراتب مشاہدہ رسد و اگر صاحب ریاضت خواند۔ بمراتب راز رسد و اگر صاحب فقہ خواند فنا نفس شود و۔ بمراتب اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہ رسد۔ اگر صاحب حدیث خواند غرق فنا فی رب جلیس خلاص از خطرات ابلیس گردد۔ اگر ناقص خواند کامل گردد و اگر کامل خواند مکمل شود۔ اگر مکمل خواند اکمل شود۔ اگر اکمل خواند۔ بمراتب سلطان الفقر رسد۔ اگر بادشاہ خواند احتیاج وزیر نماند کہ کارِ دینی و دنیوی ظاہری و باطنی مؤکلات الہام می دہند۔ اگر طالب کیمیا خواند عامل علم کیمیا گری بروی بخش کند۔ ہر کہ این کتاب را ابتدا و انتہا می خواند آنرا چنانچہ احتیاج دستِ بیعت ظاہر مرشد نماند۔ اگر صاحبِ رجعت خواند از رجعت خلاص شود۔ اگر بیمار خواند شفا یابد۔ اگر غافل خواند ہوشیار گردد۔ اگر محجوب خواند محبوب گردد۔ این کتاب آئینہ است نعمت ہر دو جہان روشن فیض بخش رونما۔ این مراتب از حاضرات اسم اللہ ذات و از تصور اسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرورِ کائنات و از تصور کلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ از برائی امتحان دریافتن اسم اعظم از تصور نود و نہ نام باری تعالیٰ اسمیکہ در تصور تجلّٰہ نور مثل آتش شعلہ زند و یا مثل برق تابش زند یا مثل آفتاب از میان اسما طلوع نماید کو نین بمد نظر بر پشت ناخن نظر می آید و یا آنکہ خواندن با ترتیب خاصیت درست قرآن آیات مشروحاً می نماید بہر مطالب درجات حقیقت حال ماضی مستقبل را احوالات ازیں طریقت طریق باطن راہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیق است۔ ہر کہ شک آرد، در شک افتد منافق حاسد مردود کافر زندیق است۔ بدانکہ نعمت ازل چیست؟ پس نعمت ازل بگفتن قَالُوْا بَلٰی اقرار است۔ نعمت دنیا چیست؟ نعمت دنیا از خوردن دنیا و اہل آن قرار است۔ نعمت ابد چیست؟ نعمت ابد کہ برآید آوردن اعتبار است۔ نعمت عقبیٰ چیست؟ برآمدن از گناہان استغفار است۔ نعمت معرفتِ مولیٰ چیست؟ از خود فانی و بحق باقی جان سپار است۔ بیت

نیم کباب کہ ہنگام سوختن گریم ۔۔۔ چو کاغذیم کہ در سوزش خندہ ما

چوں این پنج نعمت را بدست آرد عارف باللہ شود لائق دیدار پروردگار و در شریعت ہوشیار و از کفر بدعت بیزار و اہل بدعت در نظر او خوار۔ ابیات

بخلوت دل گزیں دل زندہ جانی ۔۔۔ جسم اینجا است جان در لامکانی
چرا دفتر سیاہی خویش کردی ۔۔۔ ز بد گفتن چرا تو کفر ورزی
خموشی بذکر خوش حق پسندی ۔۔۔ چرا در دنیا دون تو دل ببندی
بہر سختی بگو باذکر پاکی ۔۔۔ بسوزند حاسداں ذاکر چہ باکی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ با ترتیب کلمہ بخوان دران وقت بر سنگ دیوار خاک بکن نظر کہ ازیں بابرکت نظر

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ہر یک شود سیم وزر۔ بیت

سیمابش چہ حاجت نظر زر کنند ز اطلس و حریر مرا بہ نمد

کہ ظاہر باطن سلک سلوک فقر را می شناسد و می داند۔ ایں کتاب صاحب ابتدا و انتہا تمام است۔ اگر میخواند عالم فاضل ایں کتاب را صاحب تفسیر از یں کتاب چہار علم دریابد علم کیمیا اکسیر و علم دعوت تکثیر و علم ذکر اللہ روشن ضمیر و علم استغراق با تاثیر صاحب نظیر بر نفس امیر۔ ایں کتاب محک است از برائی مریدانِ صدیق و طالبانِ تصدیق و عارفانِ تحقیق و واصلانِ بحق رفیق و علماد ان با توفیق و فقیرانِ فنافی اللہ غریق بوحدانیت دریائے عمیق۔ ایں کتابی است کہ از یں اسم اعظم و گنج بے رنج نیافت سوال بر گردنِ او و بال۔ تصرف دینی و دنیوی ایں چنین تصرف تمام عظیم جائی دیگر نیافت کہ از برائی تصرف جان بہ لب رسیدہ مردہ اند بدست نیاوردہ اند۔ ایں تصرفِ عوام است۔ کسی را کہ عقل و دانش و شعور تمام است کہ ایں کتاب بحکم اللہ و بنظر رحمت اللہ مرقوم منظور و باجازت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رقم حضور شد کہ ہر حرفِ ایں کتاب حضوری مشاہدہ حق بخشد و ہر سطر از یں کتاب سرِّ اسرار مشاہدات تجلیاتِ ذات نور حق برکت اسم اللہ و نص حدیث قرآن آیات شریعت شریف نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میکشاید و خواندہ از باطل می برآید، یابد عین وعینہ بعین غرق فنافی اللہ بحق درآید۔ المطلب آنکہ مرشدِ ناقص باعمال ظاہر ریاضت طاعت نوافل مشغول گرداند کہ ظاہر عبادت ریاضت شب و روز کارزار جنگ محاربہ است بہ دارِ حرب کافر باطنی باعد اللہ تعالیٰ کہ نفس و شیطان است۔ چوں آدمی بظاہر عبادت ریاضت مشغول شود نفس و شیطان ہر دو بروی می خندند کہ ایں را از راہِ باطن بہ خطرات وسوسہ بحب دنیا طمع و حرص و حسد و نفاق و تکبر ہوا خراب خواہم کرد۔ ابیات

دزدِ ایمان نفس اندر جان تو دشمنِ غالب چہ علاج است او
با تیغ ذکر و تیرِ فکر و کار زار نفس کافر قتل کن با ذوالفقار
شیطان ہم غائب بگردی راہزن از دشمنی او کس نیابد در امن
ہر یکی دشمن بود علاج این غرق شو فی اللہ فنا حق الیقین
ایں ہمہ یاری بود از کردگار ایں مراتب عارفان است شہسوار

مصنف قدس سرہٗ میگوید کہ نہ نہ غلط گفتم ایں چنین جنگ کار مخنث نامرد مردک آسان کار است۔ جنگ مردانِ خدا مردِ غازی با نفس و شیطان اینست مشکل سخت و دشوار کہ نفس را بیک مرتبہ بہ تیغ تصور اسم اللہ ذات قتل سازد و روح را بنوازد بغرق فنافی اللہ و شیطان را از خود دور اندازد و بمراتب بقا باللہ غرق بہ توحید لامکان کہ نفس نور شود و شیطان را نیست امکان برسیدن غرق توحید و لامکان۔ ہر کہ ابتدا بایں مراتب رسد بہ تیغ تصور اسم اللہ ذات سر اغیار بردارد و از محاربہ او ایمن شود یعنی استقامت بہ از کرامت و مقامت کہ تصور اسم اللہ ذات لازوال صاحب غرق را جثہ بایں جہان ہم سخن

www.sultan-ul-faqr-publications.com

بمردم عوام و در باطن بہ آں جہاں غرق بمعرفت نور تمام۔ ایں نیز عطا از مرشد کامل باتوفیق فیض فضل اللہ است۔ ایں توفیق ہر کرا اللہ بخشد۔ قولہ تعالیٰ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ ایں چنیں فقیر عارف را در معرفت الٰہی عالم فاضل صاحب تحصیل فاضل فیض بخش گویند۔ قولہ تعالیٰ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ۔ ہمیں توفیق فیض فضل اللہ عطا است۔ آنچنیں مراتب را مجموعۃ الحسنات نیز گویند و صاحب مجموعہ جمیع کل و جزا برار۔ بمراتب مقرب الحق فنا فی اللہ پروردگار نمیرسد۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِيْنَ۔

بدان کہ مراتب عالم فاضل صاحب فقہ نص حدیث دیگر است باتفسیر و مراتب صاحب ورد وظائف ذکر دیگر است با فکر تاثیر۔ فکریست در نعمائے حضرت حق تعالیٰ کہ از و در دل محبت زاید، تفکریست در احسان حق تعالیٰ کہ از و در دل حیا زاید، تفکریست در وعدہ وعید حق تعالیٰ کہ از و در دل خوف زاید، تفکریست در معرفت حضرت حق تعالیٰ کہ از و در دل نور توحید الٰہی زاید، تفکریست از علم تلاوت قرآن مجید حق تعالیٰ کہ از و در دل اعمال صالح زاید، تفکریست از دنیا کہ از و در دل سیاہی جمع شود و منصوبہ بازی شیطان زاید۔ در جہان از اہل دنیا و دنیا ہیچ کس بدتر نباشد۔ عجب احمق اند ہر آنکس کہ ایں بدتر را از نام اللہ واز دین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واز فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتر فہمیدہ اند۔ مسلمان مومن ہر آنکس باشد کہ فرض عظیم دوام خداوند تعالیٰ را بقدرت قالب حاضر دانستن۔ ایں فرض عظیم کہ بر سر ہر فرض عظیم تر فرض عین است و سنت بزرگ کہ بر ہر سنت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بزرگ تر است خانہ فی سبیل اللہ تصرف کند کہ تا سنت بزرگ ادا می شود۔ ایں فرض و سنت را از اہل اللہ در عمل آورد۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَنِيْنُ الْمُذْنِبِيْنَ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ تَسْبِيْحِ الْمُقَرَّبِيْنَ۔ ہر کہ از مردہ دلان اہل دنیا جدائی گیرد دل او صفا گردد و نفس مطلق بمیرد و مردن نفس و قتل نفس ہمیں قرار دادہ است کہ از شرک کفر کبر ہوا از خوئے بدخصلت بیرون برآید۔ گوئی کہ نفس مردہ بہ نیک اعمال تزکیہ گشت واز لذات دنیا و مجلس اہل دنیا تائب گشت وانس بہ صفا قلب و بارواح مقدس بعبادت معرفت مولیٰ مشغول شد و نفس مرتبہ مطمئنہ یافت۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلدُّنْيَا قَوْسٌ وَ حَوَادِثُهَا سِهَامٌ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ حَتّٰى نَجَاتُ النَّاسِ۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلدُّنْيَا حَوْضٌ وَ الْاِنْسَانُ فِيْهِ حُوْتٌ وَ الْمَرَضُ شَكَبَةٌ وَ الْاَجَلُ صَيَّادٌ۔ ای عزیز! پنبہ غفلت از گوش بدر آرو كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ را نگار، آخر اعمال بتو می آید کار کہ اعمال نیک بتو گردد رفیق یار۔ اینست توفیق بحق رفیق۔ ہر قدری کہ ترا از دنیا لذتِ شریں آید وقت مرگ جان کندن تلخ تلخ نماید مگر بجز نام یا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ حدیث قدسی كُنْ فِى الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ كَعَابِرِ سَبِيْلٍ وَ عِدْ نَفْسَكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام جُمُوْدُ الْعَيْنِ مِنْ قَسْوَةِ الْقَلْبِ وَ قَسْوَةِ الْقَلْبِ مِنْ اَكْلِ الْحَرَامِ وَ اَكْلِ الْحَرَامِ مِنْ كَثْرَتِ الذُّنُوْبِ وَ كَثْرَةِ الذُّنُوْبِ مِنْ طُوْلِ الْاَمَلِ وَ طُوْلِ الْاَمَلِ مِنْ نِّسْيَانِ الْمَوْتِ وَ نِسْيَانِ الْمَوْتِ مِنْ حُبِّ الدُّنْيَا وَ حُبُّ الدُّنْيَا رَاْسُ كُلِّ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

خَطِيْئَةٍ وَ تَرْكُ الدُّنْيَا رَاْسُ كُلِّ عِبَادَةٍ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلْمَوْتُ وَ الْفِرَاقُ قَرِيْبٌ وَ لَيْسَ مُلَاقَاةٍ اِلَّا نَصِيْبٌ۔ بدانکہ شخصی را کہ زبان او مردہ از قال اللہ وقال الرسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و دل او مُردہ از حب دنیا و نفاق و روح اُو مُردہ از غلبات نفس و سِرّ او مُردہ از سرا پردہ وسوسہ خناس خرطوم اگرچہ ظاہر حیات است در طلب جیفہ سگ درجات است۔ شخصی را کہ زبان زندہ شد بعلم نص حدیث علم تفسیر و قلب اوزندہ شد بذکر اللہ روشن ضمیر و روح اوزندہ شد بر نفس امیر و سِرّ اوزندہ شد بمشاہدہ استغراق پروردگار۔ ہر کہ ایں چنین زندگی یافت آنرا بہ مردن چہ کار؟ ابیات

آنروز یاد کن کہ شود جان ز تن جدا فریاد ہیچ کس نرسد جز خدا خدا

زندہ دل ہرگز نہ میرد باھُوؒ مرگ راہبر شد مرا وصلِ خدا

بس خطا داریم عشرت بیشمار کز برائی وصل طلبیدہ است یار

جواب مصنف:

از مرگ من پیشتر حق یافتم شوق حق باخود رفیقی ساختم

ہر کہ از حق زندہ شد عارف خدا مردہ و مردود نفس و سر ہوا

نور نبویؐ می برد بانور ذات ذات با ذاتش رسد دائم حیات

خلوت خانہ مرا نامش قبر غرق در توحید نورش سربسر

کے بہ بیند سرّ اللہ کور بین گر دیدہ داری خوش بیا اہل از یقین

دنیا یک دم بود یک ساعتش آں دمی بہتر کہ باحق طاعتش

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلدُّنْيَا سَاعَةٌ فَجْعَلْ فِيْهَا طَاعَةً۔ بیت

آنچہ از حق باز دارد دنیا زشت آنچہ باحق میبرد مزرعہ بہشت

بدان کہ دنیا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ۔ حیاتی کہ بعبادت معبود بذکر اللہ زندگی دم است نہ از دنیا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ سیم وزر درم دنیا فخر فرعونی کہ متاع شیطان بت صنم وَ عَنْ اَهْلِ الرِّيَاضَةِ قَالَ الدُّنْيَا مِنْ خَمْرِ الشَّيْطٰنِ مَنْ سَكَرَ مِنْهَا لَا يُفِقْ اَبَدًا اَلْقَانِعُ غَنِيٌّ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ حَبَّةٌ وَالْحَرِيْصُ فَقِيْرٌ وَاِنْ مَلَكَ الدُّنْيَا۔ مصنف می گوید فقیر کامل آنست کہ اول متاع تمام دنیا رابدست آرد وعمل او در دست دارد و دل غنی کردو در دل از دنیا باقی افسوس نماند۔ چنانچہ دنیا بدست آرد و دست بدست بگذارد۔ صاحب گلہ کنندہ دنیا فقیر از دو حکمت و حال خالی نہ باشد، یا فقیر طالب دنیا است و دنیا درخانہ او نمی درآید، ازاں سبب بر دنیا آزردہ میشود زبان بملامت گلہ می کشاید و یا آنکہ فقیر طالب اللہ است مقرب الحق شب و روز بہ پاکی بندگی آنرا از دنیا گندگی بوئے بدمی آید نجس پلید جیفہ مردار گندگی روئی زشت بدمینماید، بر دنیا زبان گلہ کشاید۔ بیت

دنیا ز بہر خدمتی مردان خدا　　　اہل دنیا طالب شیطان ہوا

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام لَوْ لَا الْفُقَرَآءُ لَهَلَكَ الْاَغْنِيَآءُ ۔اہل دنیا را لازم است التجا بہ فقیر آوردن وفقیر را گناہ است التجا بہ اہل دنیا بردن مگر عنداللہ ضائع نیست ۔فقیری کہ شب وروز مصاحب بہ اہل دنیا ہم اکل شرب می باشد آں فقیر از اہل دنیا بدتر است ۔قال علیہ الصلوٰۃ والسلام لَا تَاْكُلُوْا طَعَامَ الْغَنِيِّ الظَّالِمِ وَطَعَامَ الْمُلُوْكِ الْمُبْدِعِ فَاِنَّ طَعَامَهٗ لَمَعْجُوْنَةٌ بِدَمِ الْمَسَاكِيْنِ ۔اول بدست آرا ز لقمۂ وجہ حلال بعد ازاں قدم زدن در فقر معرفت الٰہی وصال تا آنکہ نفس را از فقر فاقہ لذت بہ از دنیا ذائقہ نیاید راہ معرفت مولیٰ بروی نکشاید اما باقوت کہ خزانہ غیب الٰہی ظاہری و باطنی در تصرف او باشد تمام و برنفس روا ندارد از دنیا یک درم دام ۔ایں است مراتب عارفان ابو الوقت ای ناقص خام ۔

بیت

تا نیابی ز نفس فانی تو　　　کے رسی بہ لامکانی تو

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام لَيْلَةُ الْفَاقَةِ مِعْرَاجُ الْفُقَرَآءِ ۔بیت

چوں معدہ بود خالی از طعام　　　دراں وقت معراج باشد تمام

مصنف قدس سرہٗ میگوید کہ مرشد کامل و طالب کامل را خوردن مجاہدہ وخواب مشاہدہ دریک دم بہ بیند تجلیات ذات مشاہدات مقامات ہزاراں ہزار علیحدہ علیحدہ ۔ابتدا مرشد کامل مکمل و طالب کامل را از تصور اسم اللہ ذات مراتب معرفتِ الٰہی وصال است و متوسط تماشائے احوال و انتہا لازوال است بشرط آنکہ ۔قولہ تعالیٰ وَلَا تَرْكَنُوْۤا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۔ایں مراتب نیز صاحب ولایت قلب است ۔مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا ۔قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلْمَوْتُ غَنِيْمَةٌ وَّالْمَعْصِيَةُ مُصِيْبَةٌ وَّالْفَقْرُ رَاحَةٌ وَّالْغِنَآءُ عُقُوْبَةٌ ۔بیت

باھُوؒ! ما را ز مرگ پیغام خوش تر است
شادی ازاں پیغام کہ وصلش تمام شد

بدانکہ دل مثل خانہ است خانہ نور کہ دوام بمدنظر اللہ منظور حضور و در خانۂ دل نور معرفت ہفت گنج الٰہی است ۔اول گنج ایمان، دوم گنج علم، سیوم گنج تصدیق، چہارم گنج توفیق، پنجم گنج محبت، ششم گنج فقر، ہفتم گنج معرفت اللہ توحید و برگرد خانۂ دل از برائی محافظت ہفت گنج ہفت قلعہ است و در ہر قلعہ ہفتاد ہزار لشکر است نور الٰہی غالب الامر ۔ہفت قلعہ ایں است کہ بہ ہفت روز گردِ دل آراستہ کردہ شود کہ در حیات و ممات از لشکر شیطانی خطرات و ہوائے نفسانی وہمات وسوسہ دنیا حادثات فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فِيْ اَمَانِ اللّٰهِ ۔ایں است مراتب اہل مشاہدہ حضور فقر فنافی اللہ و عارف باللہ ۔نیز گویند ہفت قلعہ ہفت تصور است محنتِ یک ہفتہ ۔اول قلعہ تصور اسم اللہ ذات، دوم قلعہ تصور اسم لِلّٰهُ ذات، سیوم قلعہ تصور اسم لَهٗ، چہارم قلعہ تصور اسم ھُوْ، پنجم قلعہ تصور اسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ششم قلعہ تصور اسم فقر ہفتم قلعہ تصور کلمہ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ ذاکر قلبی آں است کہ اندرون ہفت قلعہ در ولایت قلب در آید و ہفت گنج الٰہی کہ در ولایت قلب است بے رنج و بے ریاضت در تصرف آرد۔ ایں را صاحب ولایت قلب گویند۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرِّجَآءِ۔ پس سہ مقام شد۔ مقام خوف نفس ہر کہ در مقام خوف نفس در آید از گناہان استغفار خواند۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا۔ چوں در مقام رجا در آید در طاعت و بندگی رجوع آرد، روح حلاوت یابد کہ رجا مقام روح است از اں روز ازل و درمیان نفس و روح مقام قلب است۔ چوں متوجہ بمقام قلب غرق شود قالب قلب گردد و ہفت اندام ہفت لباس نور پوشد و رجا خوف ہر دو بمد نظر در آیند و بمراتب اولیا اللہ رسد۔ قولہ تعالیٰ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ اولیا اللہ آنرا گویند کہ از سر تا قدم برحمت اللہ پیچیدہ باشد۔ ایمان وصدق وتصدیق یقین و ذکر اللہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ این مجموعہ چہار چیز اساس ایمان رحمت است نصیب اہل ایمان ختم آخر عاقبت خاتمہ بالخیر۔ بیت

ہر کہ با ایمان رود صد گنج برد   ہر کہ بے ایمان رود مفلس بمرد

بدانکہ سلک سلوک کدام است؟ مجاہدہ مشاہدہ کرا گویند؟ ریاضت راز کرا گویند وقرب وصال محبت طلب جمعیت معرفت فنافی اللہ بقاباللہ چہ چیز است؟ فقر فیض جملگی ونعمت وعظمت وعزت ومشرف دیدار محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کل و جزو علم ہژدہ ہزار عالم کہ یک بارگی میکشاید و ہر مطالب طالب رابدست آید۔ چنانچہ ہر وقت طالب میخواہد غرق بوحدانیت فی النور و ہر وقت کہ طالب خواہد ملازم مشرف دیدار پُر انوار جان فدا تصدق مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور۔ ایں راہ نور و حضور میکشاید از قبر اولیا اللہ و یا از قبر انبیا از قبر شہدا۔ اہل قبور کہ بہر یک روحانی ملاقات کند و از ملاقات اہل ارواح ظاہر باطن جمعیت شود۔ آنچہ بالا مرقوم تحریر یافت مراتب معرفت وحدانیت غرق نور و مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور و ملاقات دست مصافحہ بہر یک روحانی اہل قبور و از تصور اسم اللہ ذات و از تصور اسم محمد سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و از تصور کلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ و از تصور نود و نہ نام باری تعالیٰ اسم اعظم متبرکات و از تصور ہر یک آیات مشاہدات تجلیات مرشدی کہ بکند حاضرات در یک دم و بر یک قدم۔

معلوم شد کہ ہیچ کس را مقامی بلندتر از پیغمبران نیست و بہ آں ہم آرزوئے فقر محتاج بودند و از خدا تعالیٰ مرتبہ فقر خواستند بلکہ ہمچو پیغمبر ما کہ خلاصہ موجودات است۔ مرشدی ناقص ناتمام کہ بمرتبہ فقر نرسیدہ باشد اگرچہ در ریاضت است بے خبر از فقر راز۔ اگرچہ در مجاہدہ است بے خبر از فقر مشاہدہ۔ اگرچہ در دعوت است بے خبر از زندگی فقر۔ اگرچہ دوام در کشف است بے خبر از کشاف فقر۔ اگرچہ در کرامات است بیخبر از کرم فقر۔ مصنف میگوید کہ مرتبہ حاصل کردن فقر بسیار مشکل محال است کہ مراتب فقر پیشتر از قرب وصال است، غرق فنافی اللہ نور فی النور است۔ فقر دوام بمد نظر اللہ منظور است بمجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور است۔ بمراتب فقر ہر آنکس رسد بر کسی کہ عطائے فیض بخش تعلیم تلقین دست

www.sultan-ul-faqr-publications.com

بیعت ارشاد ہدایت محمدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کنند۔ بمرتبۂ فقر رسیدن نہ آسان کار است۔ در فقر معرفت عظیم مشاہدہ سِرّ پروردگار است۔ عجب دارم از اں قوم احمق کہ در مقام فضیحت و دعویٰ کنند فقر فیض نصیحت۔ بدانکہ فقر سہ حروف است۔ ف ق ر، از حرف ''ف'' فنا نفس و از حرف ''ق'' قوتِ روح و از حرف ''ر'' رحیم دل۔ و یا از حرف ''ف'' فخر و از حرف ''ق'' قرب و از حرف ''ر'' رحمت۔ ہر کہ در ایں عظیم فقر در آید و از فقر باز گشت خورد و مراجعت بدنیا قرب لئیم، از حرف ''ف'' فضیحت، از حرف ''ق'' قہر خدا و از حرف ''ر'' رد۔ بدانکہ در فقر قدم ہر آنکس بر حال ماند کہ در نظر او خزانہ غیبی دنیا از خزانہ بادشاہ بیشتر داشتہ باشد۔ باطن صاحب معرفت وصال و ظاہر از برائی طلب دنیا در پیش اہل دنیا التماس کند سوال۔ ایں است مراتبِ فقیر ظاہر مفلس و در باطن غنی دوام بحضور مجلس نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

ابیات

باھُوؒ می شناسد فقر را بایک نظر چوں بانظر زرگر شناسد سیم و زر
ایں گدایان کے رسند در فقر راہ ہم نشستن اہل دنیا سر ہوا

آری یقین است فقیر براستی راہ است اگرچہ راہ فقیر در نظر خلق گناہ است چنانچہ حقیقت حضرت موسیٰ صلوٰت اللہ و حضرت خضر علیہ السلام در سورۃ کہف واقع شدہ کہ کشتی را خرق کرد و دیوار شکستہ را بنا کرد و بچہ را کشت۔ اکثر بعضی در نظرِ مردم اہل اللہ واصل خدا و باطن ایشان نفس ہوا از خدا جدا۔ بیت

از سیہ کاران امید توبہ جرم دیگر است
جامہ خود را ہماں بہتر نہ شوید گلخنی

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلْاَحْمَقُ مَنِ اتَّبَعَ الْھَوٰی وَ تَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ الْمَغْفِرَۃِ۔ آری یقین است کہ بسیار علم خواندن آدمی را فرض عین نیست بجز فرض واجب سنت مستحب۔ از خدا تعالیٰ ترسیدن و از گناہان بیرون برآمدن و از حرص حسد کبر طمع قطع کردن فرض عین است۔ عجب دارم از اں قوم کہ بعضی مردم ظاہر عالم فاضل آراستہ با مردم پند نصیحت وعظ و در باطن بہ نفس خود فتنہ فضیحت، از معرفت اللہ محروم بے راز۔ ایں ہمہ مبتلائے فتنہ نفس است در طلب دنیا۔ قولہ تعالیٰ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ ۔ قولہ تعالیٰ وَ دَخَلَ جَنَّتَہٗ وَھُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِہٖ ۔ قولہ تعالیٰ وَنَھَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰی ○ فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ھِیَ الْمَاْوٰی۔ نفس امارہ بدنیا ہم چناں یگانہ است چنانچہ دم بجان و شیطان درمیان ایں ہر دو چنانچہ در وجود دل۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلدُّنْیَا مَنَامٌ وَ عَیْشُھَا فِیْہِ اِحْتِلَامٌ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلدُّنْیَا یَاْکُلُ الْاِیْمَانَ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلدُّنْیَا ظِلٌّ زَائِلٌ قولہ تعالیٰ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ ج اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۔ دانا و آگاہ باش کہ از تصور اسم اللہ ذات سیاہی مجموعہ گناہ و حب دنیا از دل بدر شود۔ بیت

www.sultan-ul-faqr-publications.com

بر زبان لَاحَوْلَ بر دل لَآ اِلٰہَ دل شود پُر نور ذکر از اِلٰہ

ازتصوراسم اللہ ذات راہِ حضوراست عاقبت حضور بردوغرق فنافی اللہ درتوحیدنور باطن معمورخاتمہ بالخیر برآیدازکل ناشائستہ غیر۔ ابیات

ذات حاصل میشود از ذکر ذات از صفاتی میسر آید شد نجات

وصف اول را بخوان از گناہ تا ترا حاصل شود وحدت الٰہ

یا آنکہ ہر مطالب طلب کن از ارواح انبیا و اولیا اللہ اہل قبور بہ روحانی ملاقات کنداز کون و مکان بیرون کشد نصیب اولامکان شود۔ ازنظر مرشدی کہ طالب دیوانہ مجنون مجذوب شود یا آنکہ ازنظر مرشد سرود وحسن پرستی بدعت خوش آید و یا آنکہ ازنظر مرشدی کہ ظاہر علم نسیان گردد، ازنظر مرشدی کہ ازظاہر عبودیت دل سرد گردد، از مرشدی کہ بغیر از باطن حضوری نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ورد ووظائف دعوت باز ماند، از مرشدی کہ بخواندن تلاوتِ قرآن لذت ندہد و رجوع بعلمِ فقہ نیاردا ایں چنین مرشد ابتدا قہر جلالیت متردد بے جمعیت است۔ بایں طریق کسی کہ باشد خام است، باو ہم سخن و ہم مجلس مشو۔ مرشد کامل و طالبان او کامل دوام بشوق مسرور۔ ایں نہ بزرگ اند کہ ظاہر باطن بے قوت بے شریعت بہ کرامات آباؤ اجداد مغرور۔ آری یقین است مرشدی کہ سلک داند نہ سلوک، حضور داند نہ قبور، نفس پرست اہل مقہور۔ مرشد کامل مکمل ہر طالب را کہ بنواز دیک بارگی بے ریاضت و بے رنج مرتبہ طالب بمرتبہ خود برابر سازد کہ بس است کامل را یک کرشمۂ نظر۔ توجہ کامل بہ از حضرت خضر علیہ السلام کہ ازنظر ایشان میشود خاک سیم وزر۔ فقیری کہ مراتب حق الیقین منصف حق شناس بر ہر دو جہان امین است کہ فقیر امین اللہ، ولی اللہ، اہل اللہ۔ عارف باللہ چنان با قوت قوی کہ زمین را مثل کمان سازند از مشرق تا مغرب قواسِ حق قوسین را برابر کنند، کمانِ قوس زمین راچنان بکشند و تیر قضا از قدرت خدا اماج تمام عالم راچنان بزنند و زخمی کنند کہ تمام عالم یا بہ تیر قحط و یا بہ تیر مرگِ مفاجات بمیرند۔ فقیر برتمام عالم غالب از آں است کہ کلید صحت وکلید زحمت وکلید کشائشِ رزق وکلید تنگی رزق وکلید مہمات درقید خود آوردن ہفت اقلیم بادشاہی ملک سلیمانی بروبحر ربع مسکون آنچہ برروئے زمین است ،کلید درقید خود آوردن روحانیت انبیا واولیا اللہ غوث قطب صاحب درجات ومومن مسلمان فرشتہ موکلات کُل مخلوقات جن دیو وحوش طیور، کلید مقامِ ازل، کلید مقام ابد، کلید مقام عقبیٰ وکلید مقام معرفت مولیٰ فنافی اللہ لامکان، ایں ہر یک مجموعہ دوازدہ کلید بادوازدہ علم و بادوازدہ حکمت و بادوازدہ علم کہ اَلْعِلْمُ نَتِیْجَۃٌ مِنَ الْحِلْمِ واقع شدو دوازدہ ذکر فکرو دوازدہ قبض بسط و دوازدہ سہو سکرو دوازدہ دعوت بطالب رسانند طرفۃ العین کہ از عین است و دوازدہ مذکور مشاہدہ حضور، دوازدہ سلک سلوک رسانندہ چشم زدن بمجلس انبیا اولیا اللہ و دوازدہ مکاشفہ و دوازدہ محاسبہ و دوازدہ توجہ و دوازدہ دلیل و دوازدہ وہم خیال و دوازدہ معرفت وصال و دوازدہ الہام و دوازدہ تجلیات و دوازدہ غرق و دوازدہ فنافی اللہ ہمہ ہر یک از حاضرات و ازتصور اسم اللہ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ذات وکلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہر یک کلید بدست دارد بحکم خدا و باجازت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم واز اعمال دعوتِ ختم قرآن وبخواندن اسم اعظم ہر یک قفل مقام از ہر یک کلید بکشاید۔فقیر صاحب خزائن اللہ کلید عارف باللہ صاحب قرب توحید است والّا نہ فقیر بے قوت بے کلید مقلد از اہل تقلید است۔فقیر شدن نہ آسان کار است۔در فقر عظیم مشاہدہ معرفت سرِّ اسرار پروردگار است۔ابیاتِ باھُوؒ:

اندرون تو میبر آید ہر آواز | با آواز دل میرساند اہل راز

مرشد ناقص چہ داند آواز راز | ہر کہ آوازش رسد شد بی نیاز

باھُوؒ آواز یک سرّیست در سرّ او مقام | ہر کہ اینجا میرسد ختم او تمام

بدانکہ مقام آواز کہ در سر یک استخوان است کہ وسیع از عرش تا تحت الثریٰ کہ ارواح را دراں قبض کنند وآں ملک اسرار الارواح است۔مرشد یکہ دریں ملک عظیم الارواح طالب اللہ را رساند مرشد لائق ارشاد وطالب او از موت آزاد اگرچہ در نظر خلق او بمیرد جان جامہ کہنہ بیند از دنو بہ نو بگیرد۔آری یقین است کہ نفس پرست باانا ہوا ہوس ہمہ کس۔فقیر خدا پرست کم کس۔ایں چنین فقیران اہل اللہ قوت دارند کہ ملامت وغیبت وستم وظلم وغصہ وغضب وقہر وآزارِ خلق منافق بمثل کافر ومشرک باربر دارند وخلق را نیازارند کہ سنتِ انبیا است وآزاردادن خلق را از سرِ نفس ہوا است۔فقیر کامل حوصلہ وسیع دارد کہ دوام حاضر بمجلس نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔فقیر کامل اگر طالب را ریاضت کشاند، سالہا سال واگر طالب را راز بخشد طرفۃ دمعرفت الٰہی وصال۔فقیر راایں ہر دو مراتب۔سکر احوال خام خیال است وبہ غرق فنافی اللہ مشاہدہ جمال۔بیت

اسم اعظم انتہا با ھو بود | ورد باھُوؒ روز و شب یاھو بود

اسم اعظم نصیب انبیا واولیا اللہ مومن مسلمان تصدیق تاثیر کنند ونفع دہد وعمل بخشد وروان گردد ولایحتاج گرداند وذاکر دل صفا واسم روان نگردد بمردہ دل از اہل حرص کبر ہوا۔صاحب عمل اسم اعظم میداند کہ دنیا یک ساعت است وعارف عاقل آنست کہ دریں یک ساعت عمر تصرف کند بطاعت۔قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلدُّنْیَا سَاعَۃٌ فَجْعَلْ فِیْھَا طَاعَۃٌ۔وطاعت عام را بہ دعا پیغام کہ فرشتگان حضور بہ درگاہ الٰہی برند ودر طاعت غرق فنافی اللہ خاصگان اہل حضور بذکر مذکور فنافی التوحید تمام نہ درمیان فرشتہ مقرب گنجد نہ احتیاج پیغام بحرمت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

فرشتہ گرچہ دارد قرب درگاہ | نہ گنجد در مقام لِیْ مَعَ اللّٰہِ

قولہ تعالیٰ وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ۔قال علیہ الصلوٰۃ والسلام لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ۔

بیت

خلق را طاعت بود از کسب تن | عارفان را طاعتی از ترک تن

www.sultan-ul-faqr-publications.com

طاعت توفیق پوشیدہ بی ریا استغراق فنافی التوحید باخدا، آں طاعت دیگر است کہ در چشم خلق نما مطلق انا با ہوا۔ قولہ تعالیٰ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۔ بیت

ہر کہ آمد در انا در نار شد　　خاکی آدم لائق دیدار شد

اے عزیز باخبر باش از سر گناہ کبیرہ کبر است۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ ذَرَّةٌ مِّنَ الْكِبْرِ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ ۔ ابیات

از خود گزر کن طالبا رو غرق نور　　احتیاجی نیست وصلش باحضور

در حضوری وصل شرک و باہوا　　زیں ہوائے شرک طالب باز آ

غرق فی اللہ بامطالب راز حق　　زیر پائش عرش و کرسی ہر طبق

مرشد کامل بود راہبر خدا　　طالبان را باز دارد از ہوا

ہر کہ طالب بامطالب خویشتن　　ایں چنین طالب بود بس لافزن

ہر کہ طالب حق بود من حاضرم　　در مجالس مصطفیٰؐ حاضر برم

باھوؒ خود مرشدم خود طالبم جانفشان　　طالب حق را نہ یابم در جہان

چنانچہ مردم شب و روز در طلب مرشد کامل ہستند ماہم چنان در طلب طالب کامل ہستم۔ بدانکہ غالب شدن بر ہر دو جہان آسان کار است و ہر یک طالب را بمرتبہ عام کہ حاصل شود عز و جاہ دنیا تمام ایں مرتبہ کمینہ آسان کار است و جاہل را علم مطالعہ لوح محفوظ بخشیدن آسان کار است لیکن نفس را در قید خود آوردن روز و شب بعلم محاسبہ خیلی مشکل و دشوار است۔ ہر کہ خواہد کہ خدا تعالیٰ را بشناسم و معرفت قرب اللہ را دریابم و از شہ رگ نزدیک ترمی شوم صاحب بصر بالہام و پیغام بے حجاب اللہ باسرّ اسرار جواب باصواب از علم واردات فتوحات لدنی غیبی لاریبی بہ خدا تعالیٰ ہم سخن و متکلم شوند اول مرشد کامل بدست آرد و نفس را از وجود دریابد و بشناسد و بانفس متکلم شود و ہر یک حقیقت نفس را از نفس تحقیق کند۔ ہر کاری کہ کند خلافِ نفس کند۔ تو نمید انی چوں نفس امارہ از قدرت ازلی پیدا شد بر سر تاج ہفت رنگین نہاد، یکی رنگ طمع و حرص و شرک و کفر و نفاق و کبر و ہوا بر تن جامہ حسد و ریا بہ زینت دنیا پوشید و شیطان را در بغل گرفت سرمہ، بے حیائی و بے ادبی در چشم مغروری کشید و شیطان را وزیر خود ساخت، از معرفت الٰہی نابینا گشت۔ بدیں طریق نفس امارہ را بدرگاہ اللہ حاضر آوردند۔ از اللہ تعالیٰ نظر رحمت مرحمت نیافت۔ ہر کہ معرفت رحمت وصال اللہ را بردارد نفس امارہ را بگذارد۔ ایں است مراتب عارفان حال دَعْ نَفْسَكَ وَ تَعَالْ ۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ بِالْبَقَاءِ ۔ ہر کہ اول نفس را سر راس نہ گرداند و در حکم فرمان برداری نہ بردارد، رسیدن معرفت محال است باخدا بجز بر آمدن از نفس امارہ سر ہوا کہ ایں نفس خبیث ابلیس دیو سلیمانی را با زنجیر

www.sultan-ul-faqr-publications.com

مع اللہ الفت گیرد در زندانِ فنافی اللہ نفس را فنا نکند عارف باللہ کی شود؟ تو ممید انی کہ نفس امارہ خونی خونِ آدم میخورد و ہرگز پشیمان نشود۔ ہر کہ یکبارگی از نفس امارہ قطع نکند ہرگز بمقام قلب سلیم رضا بحق تسلیم نرسد و در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مشرف نشود۔ مرشد کامل روزِ اول ایں سبق میدہد کہ بکشد از نفس ہوا ملاقات کند بہ مجلس بہر انبیا و اولیا و بہر یک مراتب طالب اللہ را در وجود شناسا کند مراتب نفس و مراتب روح و مراتب قلب و مراتب سِرّ۔ چوں ایں ہر چہار مراتب در وجود مجموعہ شود و بیک دیگر محو گردد از ان تجلی نور پیدا شود کہ آنرا محض صورت توفیق الٰہی گویند۔ بعد از ان ہر یک صورت را آثار معلوم کند کہ صاحب نفس امارہ ترش روئی بدخوئی جثہ بوئے ریا دارد۔ ہر سخنی کہ از کبر خواہ جاہل باشد خواہ عالم آں سخن بلغز اند و صاحب قلب را از اں باید شناخت کہ ہر سخن او باخلاص و محبت ذکر اللہ است و صاحب اہل روح را از اں باید شناخت کہ ہر سخن او بانص حدیث قال اللہ و قال الرسول است و صاحب سِرّ را از اں می باید شناخت کہ ہر سخن او بمشاہدہ معرفت الٰہی تجلیات ذات دیدار است و صورت نور توفیق الٰہی از اں باید شناخت کہ ہر سخنی کہ میسر آید صورتِ توفیق الٰہی نور مشاہدہ تجلیات ذات از قرب حضور۔ ابیات

چوں نفس و قلب و روح ہر یک نور شد	لائق مذکور حق مغفور شد
ایں مراتب ابتدا طالب خدا	می برآئی از اربع عناصر و ز ہوا
دیدہ از دل می کشاید باحضور	اولیا اللہ غالب بر قبور
شہسوارِ شیر نر گردد سوار	ہر کہ روباہ کرد دعویٰ زیر بار
سروریم قادریم قدردان	مدنظرش پیر ہاشم ہر زمان
لاتخف لاتحزن چو مارا شد مقام	با نظر ہر یک شناسم خاص و عام
باھُوؒ در شریعت باش دائم شوق گیر	ایں مراتب انتہا فی اللہ فقیر

آن است فی اللہ فقیر کہ بر نفس امیر برکت قرآن مجید اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ ہر کہ ہوائے نفس را زیر پا ندہد و بر مرکب نفس سوار نہ شود محال است کہ باایں مراتب باطن رسد اگرچہ ظاہر تمام عمر ریاضت صرف کند ہیچ فائدہ و سود ندارد۔ قولہ تعالیٰ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى۔ ابیات

نفس وسوسہ واہمہ ہم خطرات بد	قوت و قوت نفس را حرص و حسد
کی شناسد نفس را اہل از صنم	کی شناسد نفس را آں مردہ دم
کی شناسد نفس را ایں مردِ عام	ہر کہ یابد نفس را عارف تمام
کی شناسد نفس را اہل از غرور	قتل سازد نفس را اہل از حضور
نفس را تحقیق کردم از خدا	ہر حقیقت یافتم از مصطفیٰ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

نفس ناری عاقبت چوں نور شد ‌ ‌ ‌ قلب قالب ہر اعضا مغفور شد
ہر کہ فارغ ذکر فکرش شد حضور ‌ ‌ ‌ میبرآید ز نفس کافر غرق نور
انبیا را نفس صورت انبیا ‌ ‌ ‌ اولیا را نفس صورت اولیا
نفس کافر را بود صورت کفار ‌ ‌ ‌ ریسمان در گلو زاں لعنت زنار
نفس خرس و خوک سگ دیوانہ ‌ ‌ ‌ از خدا و از نبیؐ بیگانہ
مردہ دل را نفس جن است یا خبیث ‌ ‌ ‌ گرچہ خواند بر زبان نص و حدیث
نفس شیطان بد بلا اہل زشت ‌ ‌ ‌ نفس آدم را بر آورد از بہشت
گر تو خواہی نفس را باخود رفیق ‌ ‌ ‌ غرق شو دریائے وحدت زاں عمیق

نفس صاحب مطمئنہ را غرق مراقبہ چشم پوشی از خونِ جگر نوشی است۔ ایں چنیں مراقبہ مکاشفہ صرف از دریائے توحید است۔ ہر کہ بایں مراتب ترسد نفس تابع مسلمان نشود، در مقام مومن نہ درآید و مقام مومن محو معرفت الٰہی است از بود نابود کردن فنا نفس مردود۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ بِالْفَنَآءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ بِالْبَقَآءِ۔ صاحب نفس امارہ را در نظر خلق بروئی پارچہ انداختن و مراقبہ چشم پوشی در نظر خلق خود فروشی است اگرچہ بے خبر و بے ہوشی، از اہل تقلید نہ از اہل توحید۔ مرشد کامل را از آں باید شناخت کہ ہشت چیز مرشد کامل بر طالب صادق عطا کنند کہ طالب ہرگز خطا نخورد و اگر خطا خورد، مردود نشود۔ ہشت چیز اینست: اول صدق المقال، دوم اکل الحلال، سیوم طاعت، چہارم ہمت توفیق، ہمت آنرا گویند کہ از ہوا برآید و توفیق آنرا گویند کہ ترک دہد نا فرمودہ خدا تعالیٰ را چیزی را کہ شریعت منع کند۔ چہار چیز باطن ایں است: اول ذکر زوال دوم ذکر کمال سیوم ذکر حال چہارم ذکر احوال۔ بدانکہ ذکر زوال آنرا گویند کہ از مشرق تا مغرب رجوعات خلق از خاص و عام، طالب مرید تمام اہل دنیا و بادشاہی دنیا و آنچہ تابع امر او ہمہ در حکم او غلام و فرمانبردار حلقہ بگوش۔ ایں مراتب نیز کمینہ کمتر ادنیٰ در نظر فقر است۔ ایں را ولی خلق اللہ گویند نہ ولی اللہ۔ دوم ذکر کمال و ذکر کمال آن را گویند کہ جمیع فرشتگان آنچہ فی السموات والارض فرشتہ اہل تسبیح و فرشتہ حامل عرش اکبر و ہر چہار فرشتہ مقرب بحق اللہ تعالیٰ کل مؤکلات در قید حکم درآیند و از برائی ہر کاری امداد کنند و الہام دہند بتوجہ باطنی بہبیند کہ فرشتگان لشکر بی شمار گرد بہ گردمی گردد۔ ایں مراتب نیز در نظر فقر کہتر است کہ ولی فرشتگان شد نہ ولی اللہ شد۔ سیوم ذکر حال و ذکر حال آنرا گویند کہ روحانیت انبیا و اولیا اللہ مراتب مومن مسلمان از ازل تا ابد بہ ہر یک دست مصافحہ کند مجلس ملاقات گردد۔ ایں مراتب نیز ادنیٰ است کہ ولی روحانی شد نہ ولی اللہ۔ چہارم ذکر احوال و ذکر احوال آنرا گویند کہ برسد بمراتب لازوال غرق فی التوحید نور حضور۔ ہر کہ بایں مراتب رسد وجود او پاک گردد و طالب انسان را لائق معرفت اللہ و لائق مشرف مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم می شود۔ مرشد کامل روز اول تعلیم می کنند و تلقین پیش

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ازاں است کہ سرِ سبحان است مشاہدہ غرق لامکان است در دل نہفتہ ونہاں است ۔ این است مراتب ولی اللہ عارف باللہ اولیا اللہ فقیر فنا فی اللہ واصلان حق لازوال بقا باللہ۔

ہر طریقہ را انتہا بہ ابتدا قادری کامل نمی رسد۔ ابتدا سروری قادری کامل چیست؟ قادری کامل بنظر یا بہ تصور اسم اللہ و یا بذکر کلمہ طیب ضرب زند یا بتوجہ باطنی طالب اللہ را غرق کند بمعرفت اللہ نور و در مجلس مشرف محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور۔ ایں قادری را روزِ اول سبق است ۔ ہر کہ ایں سبق نخواند و در مجلس مشرف حضور نرساند ہر آنکس قادری کامل نباشد، مستیِ حال او خام خیال است کہ قادری دوام غرق فی النور غرق معرفت الٰہی وصال است و وصال نیز دو قسم ست ۔ یکی وصال از تجلی الہام است، دوم وصال دراں تجلی وصال غرق تمام است ۔ ہر کہ بایں مراتب طالبان را نرساند و بر غوث قطب غالب نہ گرداند آن قادری کامل نیست ۔ قادری کامل مثل شہسوار است پیش شیر شرمندہ حال روباہ وشغال وسگ راچہ قدرت است کہ پیش شیر دم زند۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

شرح ازل وابد وکل مخلوقات درجات بدرجات

قطعہ:

جائی کہ من رسیدم امکان نہ ہیچ کس را
شہباز لامکانم آن جا کجا مگس را
لوح و قلم و عرش و کرسی کونین راہ نیابد
فرشتگان نہ گنجد آنجا نہ جائے ہوس را

ایں چنین ختم معرفت توحید عیانی مخ سرِ اسرار ربانی انتہا ذکر وجدانی اساس از شریعت بیانی، امداد محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ونص وحدیث قربانی است ۔ المطلب آنکہ چوں اللہ تعالیٰ خواست کہ کُن فَیَکُوْن را بیان کنم گفت کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِاُعْرَفَ از دست چپ از قہر جلالیت نظر کرد ازاں نار شیطانی پیدا شد واز دستِ راست از کرم ولطف وجمعیت ومرحمت وشفقت والتفات نظر کرد نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا شد روشن تر از آفتاب ۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ ''کن'' فرمود ، ارواح کل وجز مخلوقات موجودات مراتب بہ مراتب جماعت بہ جماعت، صف بہ صف جابہ جا خود باادب استادہ شدند متوجہ بحق بامر اللہ تعالیٰ ۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ میفرمود اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ ۔ ارواحہا گفتند آنچہ کہتر ومہتر قَالُوْا بَلٰی وبعضی ہمو ندم ارواح از گفتن قَالُوْا بَلٰی منکر وپشیمان شدند چنانچہ ارواح کافران ومشرکان ومنافقان وکاذبان وبعضی بگفتن قَالُوْا بَلٰی خوش وقت ومسرور گشتند از آواز اَلَسْتُ

پرتِ گُم۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ فرمود کہ ای ارواحہا بخواہید آنچہ می خواہید کہ بر شمایان عطا کنم ۔جملگی ارواحہا گفتند ''خداوندا ازتو ترا می خواہیم''۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ از دست چپ ارواحہا دنیا و زینت دنیا و آرائش دنیا و زیبائش دنیا و تماشائے دنیا پیش ارواحہا کشید خزید شیطان از مدد نفس امارہ داخل بدنیا شد۔ چوں در دنیا رسید، شیطان بآواز بلند بیست و چہار بانگ خواند، نہ (9) حصہ ارواح از شنیدن بانگ بلند خوش آواز شیطان و در سلک شیطان در آمدند۔ بیست چہار بانگ شیطانی ایں است: اول بانگ خوش آواز شیطان سرود است۔ دوم بانگ حسن پرستی، سیوم بانگ از انا ہوا مستی، چہارم بانگ شرب شراب، پنجم بانگ بدعت، ششم بانگ ترک الصلوٰۃ، ہفتم بانگ آنچہ متعلق بسرود اسباب مطربانہ چنانچہ طنبورہ و رباب و قانون و سرنا و دف و دہل و آنچہ مانند ایں ناشائستہ، ہشتم بانگ ترک الجماعت، نہم بانگ کینہ، دہم بانگ غفلت، یازدہم بانگ عجب، دوازدہم بانگ ریا، سیزدہم بانگ حرص، چہاردہم بانگ حسد، پانزدہم بانگ کبر، شانزدہم بانگ نفاق، ہفدہم بانگ غیبت، ہژدہم بانگ شرک، نوزدہم بانگ کفر، بیستم بانگ جہل، بیست یکم بانگ کذب، بیست دوم بانگ ظنِ بد، بیست سوم بانگ نظر بد و بیست چہارم بانگِ شیطانی طمع۔ ہر کہ بدیں صفت موصوف باشد ارواح ازاں اہل قوم باستماع بانگ شیطانی است۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ، قولہ تعالیٰ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ، قولہ تعالیٰ اَلشَّیْطَانُ یَعِدُ کُمُ الْفَقْرَ وَ یَأْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ۔ آنچہ متعلق شیطان و متابعہ شیطان، بمراتب دنیا رسید، پسندیدہ دنیا و دنیا گزیدہ و در دنیا غرق شد۔ ازاں جملہ نہ حصہ یک حصہ ارواح پیش حق سبحانہ و تعالیٰ ایستادہ عاجز ماندند۔ اللہ تعالیٰ از لطف و کرم می فرمود کہ ای ارواحہا بخواہید آنچہ از من بخواہید تا بر شمایان عطا کنم۔ یک حصہ ارواح باقی گفتند! خداوند از تو ترا می خواہیم۔ اللہ تعالیٰ از دست راست بہشت و حور و قصور و لذت نعیم بہشت با تمام زینت و زیبائش پیش ارواحہا کشیدند، نہ حصہ ارواح جانب بہشت در آمدند۔ اول ارواح کہ در بہشت در آمدند اہل متقی و بانگ خوش آواز تقویٰ زد جملگی متقی باستماع بانگ تقویٰ مدخل بہشت شدند و بر شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غالب آمدند چنانچہ عالم فاضل عامل متقی پرہیزگار و باقی یک حصہ ارواح کہ رو برو اللہ تبارک و تعالیٰ ایستادہ ماندند۔ اللہ تعالیٰ از لطف و کرم میفرمود کہ ای ارواحہا بخواہید آنچہ از من بخواہید تا بر شمایان عطا کنم، آں ارواحہا گفتند خداوند از تو ترا میخواہیم حتی ہزار آواز بر گوش ایشان نہ بانگ دنیا و نہ بانگ عقبیٰ رسید، مشتاق غرق فنا فی اللہ نور بقا باللہ حضور متابعت مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور فقیر عارف باللہ بود کہ در باب ایشان پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ O قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلدُّنْیَا حَرَامٌ عَلٰی اَھْلِ الْعُقْبٰی وَالْعُقْبٰی حَرَامٌ عَلٰی اَھْلِ الدُّنْیَا وَالدُّنْیَا وَالْعُقْبٰی حَرَامٌ عَلٰی طَالِبِ الْمَوْلٰی O قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ لَہُ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلُّ۔

مرشدی کہ از حاضرات از تصور اسم اللہ ذات و از تصور اسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و از تصور کلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا

www.sultan-ul-faqr-publications.com

اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ایں ہر سہ مقام و ہر سہ مراتب طالب اللہ را سبق تمید ہد و نصیب نکند آں را مرشد کامل نتوان گفت و طالب او پریشان و بے جمعیت شود۔ جمعیت کرا گویند؟ شرحِ جمعیت ایں است۔ بدانکہ شرح جمعیت را دفاتر بیشمار بسیار باید، مغز اساس جمعیت اینست کہ آوردہ شد۔ المطلب آنکہ در شیر کہ اندک دوغ افتد شیر جمعیت گیرد و جمعیت شیر را جغرات گویند۔ پس از جغرات کہ جغرات را حل کند مسکہ برآید و مسکہ را کہ بر آتش نہند روغن زرد شود۔ پس در وجود عارفان مجموعہ ذات است از ذات لازوال۔ مصنفؒ میگویند نہ غلط گفتم کہ جمعیت یک جامہ است از قدرت الٰہی لطافت بالتفات لطیف شریف محض معرفت الٰہی توحید نور۔ آں جامہ جمعیت ہر آنکس پوشد کہ دوام بمد نظر اللہ منظور و ہمیشہ بمجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مشرف حضور۔ ایں جامہ جمعیت لطیف معرفت نورِ حضور و جود مغفور۔ ایں جامہ جمعیت ہر آنکس را می پوشاند کہ برآید از دنیا جیفہ گندگی و در آید بہ دوام بندگی و بندگی بذکر دل زندگی است و مردہ دل اہل خطرات را نہ بندگی است بلکہ شرمندگی است۔ المطلب آنکہ دنیا مقام ہوا است و عقبیٰ مقام ہوس است و صاحب جمعیت باایں ہر دو مقام تعلق ندارد۔ اللہ بس ما سوی اللہ ہوس۔ دیگر معنی جمعیت ایں است کہ جمعیت کلید است کل و ہژدہ ہزار عالم مثل قفل است چنانچہ جمیع مخلوقات۔ چوں کلید جمعیت کل در قفل جزدر آید ہر یک مراتب میکشاید۔ پس معلوم شد کہ جمعیت در اسم اللہ ذات است۔ ہر کہ بکنہ اسم اللہ ذات رسد آں را احتیاج نباشد بمشاہدہ مقاماتِ ذات صفات و کشف و کرامات۔ جمعیت یک نوریست نادر کہ بر ہر دو جہان میشود قادر۔ صاحب جمعیت مراتب فنافی اللہ فقیر است کہ بر نفس امیر است و روشن ضمیر است و ہر دو جہان در قید فقر او اسیر است و برزبان او دوام علم تفسیر است۔ آں تفسیر است کہ با تاثیر است۔ جمعیت یک نوریست کہ اصل او از تصدیق مغز معرفت از توحید تحقیق با توفیق الٰہی۔ آں نور جمعیت کہ غیب الغیب از میان قلب مثل آفتاب فیض روشنی طلوع تابش زند، نورِ جمعیت چناں بکشاید کہ تماشا کونین را بر پشت ناخن بمد نظرمی در آید۔ ایں را نیز جمعیت گویند۔ بدان کہ جمعیت پنج حروف است۔ ہر حرف جمعیت ہر یک مقام بہ تصور تصرف نعمت تماشا بخشد و ایں ہر یک پنج مقام را صاحب جمعیت در قبض تصرف خود در آرد احتیاج باقی در دل طالب افسوس نماند، آنچہ داند بستاند و مقام جمعیت جامع العلوم از علم تحقیقات حیّ قیوم۔ پنج گنج و پنج مقام کہ در و تصرف و نعمت تمام است ایں است۔ اول مقام ازل و تصرف ازل و نعمت ازل و گنج ازل۔ دوئم مقام ابد و تصرف ابد و نعمت ابد و گنج ابد۔ سوئم مقام دنیا و تصرف دنیا و نعمت دنیا و گنج دنیا، چہارم مقام عقبیٰ و تصرف عقبیٰ و نعمت عقبیٰ و گنج عقبیٰ۔ پنجم مراتب و نعمت و تصرف و گنج اعلیٰ قرب وحدانیت فنافی اللہ بقا باللہ با حق تعالیٰ۔ ایں است جمعیت ختم تمام۔ مرشدی کہ روزِ اول از حاضرات اسم اللہ ذات و از اسم محمد سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و کلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ طالب اللہ را بہر یک مقام جمعیت رساند مرشدِ کامل از طریق تحقیق۔ مرشد خام ناقص از اہل زندیق خلافِ سخن ولا فزن۔ اللہ بس ما سوی اللہ ہوس۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

دانیکہ درمیان کار رحمانی و شیطانی و انسانی تاخیر و اہمال بتاثیر چہ فرق است؟ عجب دارم ازاں قوم کہ بر زبان خاص و عام ورد است نام اللہ یا حفظ قرآن تلاوت و یا علم مسائل فقہ ۔از زبان ایشان دروغ و از دل ایشان نفاق و از وجود ایشان حرص حسد و کبر چرا نمیرود؟ حکمت ایں است کہ ایشان از اخلاص نام اللہ تعالیٰ نمیگیرند و از برائی حَسْبَۃً لِلّٰہِ علم کلام اللہ نمی خوانند بمثل باد صر صر اَللّٰہُ ھُوْ اَللّٰہُ ھُوْ می رود چنانچہ رسم رسوم ۔ ہر کہ بہ نام اللہ و علم کلام اللہ بکنہ رسد ومیشود آشنا نفس او فنا و قلب او صفا دوام حضوری مجلس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و روح او بقا، تماشائے کونین را بمد نظر بر پشت ناخن می نماید ۔ ہر کہ بنام اللہ آشنا شد و باخلاص تمام خواند گوئی معرفت بہ چوگانِ صدق از میدان ہر دو جہان می برد ۔ نام اللہ باعظمت عظیم آں نام است کہ ابتدا و انتہا در نام اللہ مشاہدہ نور حضور معرفت تمام است ،اما خوانندہ باخلاص نام اللہ باستغراق در مطالعہ دل غرق چنانچہ علما ہمیشہ در مطالعہ کتاب ورق و رق غرق و عارفان را ہر دو بال و پر است ۔ابیات

بر در درویش رو ہر صبح و شام | تا ترا حاصل شود مطلب تمام
گر ترا بر سر زند سر پیش نہ | آنچہ داری در ملک درویش دہ
دادۂ درویش یابی جاودان | از نظر درویش شد شاہِ جہان
ہر کہ مقبول است درویش از نظر | شد مراتب او ز بالا عرش تر

بدانکہ درمیان مراتب درویش و فقیر چہ فرق است؟ مراتب درویش بچشم ظاہر ہمیشہ لوح محفوظ در مطالعہ او می باشد ۔ ایں چنین مراتب را فقیر مراتب منجم گویند یعنی مراتب نجوم دارد و مراتب فقیر فنا فی اللہ غرق توحید حیّ قیوم است و مراتب درویش مریض است و مراتب فقیر طبیب است ۔از نظر درویش بر دل پیدا گاو ریش می شود ۔آنست مراتب گاو ریش کہ مفلس ماہی گیر را بمراتب بادشاہی رساند و از نظر فقیر روشن ضمیر بر ہر دو جہان امیر غرق تجلیات مشاہدہ معرفت اللہ نور ذات چنان غرق شود کہ اگر آنرا ملک بادشاہی سلیمانی میدہند ہر گز قبول نکند کہ در باطن مرد است کہ از دنیا و اہل دنیا سیم و زر دل او سرد است ۔ دانی کہ علما را بے واسطہ از خواندن علم مطالعہ بسیار جلالیت و جذب و غضب و غصہ بے واسطہ پیدا میشود خشم و فقیر را از تصور اسم اللہ ذات بکشاید از معرفت الٰہی نور بینائی چشم و مجلس صاحب خشم و صاحب چشم راست نیاید ۔ ہر کہ بگذرد از قہر خشم برسد بمعرفتِ الٰہی چشم چنانچہ ہر کہ بگذرد از قال برسد بمعرفت الٰہی وصال ۔قال علیہ الصلوٰۃ و السلام مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُہٗ ۔المطلب آنکہ ہر کہ یکبار باخلاص و بایقین و باعتقاد و باصدق بگوید یا اللہ بگفتن نام اللہ مقام ازل و ابد، دنیا و عقبیٰ معرفتِ مولیٰ بروی کشاید و آنچہ نعمتِ جاودانی است با و دست آید ۔عجب دارم ازاں قوم کہ بذکر جہر شب و روز ایں سنگ دلان یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ می خوانند و کنہ اسم اللہ ذات نمیدانند و رجعت خوردہ اہل بدعت پریشان اند کہ سرو ایشان را از سر نفس ہوا است ۔پس معلوم شد کہ خلوتِ ایشان دام از برائی مردم زیر خاک خلل

است وحجرہ ایشان حجاب است از برائی طالب مرید کردن بادشاہ وامراو تسخیرات خراب۔ پس معلوم شد کہ اسم اللہ ذات پاک است اعظم، بجز وجود معظم تاثیر نکند وسکونت نگیرد ونفع ندہد بجز اخلاص خاص بغیر از عطائے مرشد کامل۔ بدانکہ مراتب فقیر آنست کہ صاحب مراتب عین العیان کہ ہر دو جہان بروئے او منتظر ومبتلا پریشان، عاشق از دل وجان۔ عجب دارم از اں احمق قوم کہ طالب مرشد از یک دیگر رامی گویند ومی خوانند وحقیقت طالبی ومرشدی را نہ میدانند۔ ہر دو احمق نادان اند۔ مرشد کامل مثل حبیب اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم می باید وطالب مثل اصحاب کبار رضی اللہ تعالی عنہ جانثار کہ شب وروز قوت ایشان محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دیدار است، از کفر وشرک بدعت استغفار۔ شخصی کہ خلاف شرع محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وخلافِ اصحاب کبار کند، ہر آں شخص ملعون، لائق مرشدی چہ طور شود؟ کہ سلک سلوک مرشدی از شریعت قرآن برآید وباز در شریعت قرآن درآید کہ ایں محض مشاہدہ حضوری اسم اللہ ذات آیات است کہ آنرا فی اللہ گویند۔ ابیات:

ہر کہ فی اللہ گشت فانی باخدا ۔۔۔ از جاں گزشتہ آنچہ بیند شد روا
عقل و فکر کی رسد فی اللہ جمال ۔۔۔ معرفت دیدار را گویند وصال
جز لقائش معرفت منظور نیست ۔۔۔ عارفان را جز خدا مذکور نیست
گرچہ عارف بستہ لب باشد مدام ۔۔۔ باخدا ہم سخن مذکورش تمام
ہر کہ ایں جائی نہ بیند دل سیاہ ۔۔۔ حب دنیا دل سیاہی سر گناہ

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ قولہ تعالیٰ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى۔ بیت

آں چشم دل دیگر بود بیند روا ۔۔۔ نہ کہ ایں چشمی بود با سر ہوا

ہر کہ دریں مراقبہ مکاشفہ عارف باللہ درآید گوئی از جان میبر آید۔ بیت

آں زبان دیگر است باحق بیان ۔۔۔ ایں زبانِ لافزن دیگر بیان

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلسَّكُوْتُ تَاجُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَرِضَآءُ الرَّبِّ۔ قول مصنف اَلسَّكُوْتُ مِفْتَاحُ الْعِبَادَةِ ○ اَلسَّكُوْتُ مَكَانُ الْجَنَّةِ ○ اَلسَّكُوْتُ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ○ اَلسَّكُوْتُ حِصَارٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ ○ اَلسَّكُوْتُ خَيْرُ الْبَشَرِ ○ اَلسَّكُوْتُ سُنَّتُ الْاَنْبِيَآءِ ○ اَلسَّكُوْتُ نَجَاةٌ مِّنَ النَّارِ ○ اَلسَّكُوْتُ قُرْبُ الرَّبِّ ○ اَلسَّكُوْتُ غَرْقٌ فِي التَّوْحِيْدِ النُّوْرِ ○

اینست لائق سکوت خاموشی کہ دوام بمشاہدہ حضور باشد۔ پس ایں چنین صاحب سکوت را ساکن لاہوت گویند واصل سکوتی کہ برآمدن از جسم وجان وغرق شدن در لامکان۔ سکوتی کہ بدین طریق نباشد پس آں مکارہ است از برائی

www.sultan-ul-faqr-publications.com

رجوعاتِ خلق آشکارہ است کہ ایں سکوت مکرِ شیطان، فریب نفس امارہ است۔ شیطان با آدمی عارف باللہ فقیر ولی اللہ هفت پیشہ پیش آرد۔ یکی آنکہ سکوت بے اشتغال اللہ، دوم آنکہ خلوت تنہا بردشت باید گرفت کہ از نماز سنت جماعت باز گرداند۔ سیوم آنکہ دنیا بسیار جمع بکن و پیشہ مکر آرد کہ من آنچہ در ملک خود درم دنیا دارم از برائی مستحقان و درویشان و فقیران و بیوہ زنان و یتیمان و مسکینان و عاجزان خرچ کنم طمع نفس ندارم۔ پس ایں ہمی حیلہ شیطانی است۔ چوں زر بسیار جمع گردد از دادن زکوٰۃ منکر گردد۔ چہارم پیشہ شیطانی آنست کہ از برائی تعریف خود بر کشف کرامات مغرور گردد، در انا درآید۔ پنجم پیشہ شیطانی آنست کہ خلاف علم وعلما کند۔ ششم پیشہ شیطانی آنست کہ طالب را می گوید کہ از مرشد مرتبہ تو بلند تر و بر مرتبہ خود بکن نظر و شیطان تماشا شیاطین بنماید و میگوید بدان و از مرشد مردود و باز گرداند، ہفتم پیشہ شیطانی آنست میگوید کہ اَنْتَ اَنَا وَ اَنَا اَنْتَ، چہ احتیاج است ظاہر عبودیت و چہ احتیاج است تصور اسم اللہ ربوبیت کہ اسم نام است و مرا دیدن بتو کار تمام است۔ پس اگر طالب صدیق واز دست بیعت مرشد کامل تحقیق میداند ہر یک پیشہ کار علیہ اللعنت شیطان زندیق، ورد لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ سازد، شیطان را قتل کند و از خود دور اندازد۔ دریں راہ مرشد کامل باید صاحب توفیق، دوام بر گردن سوار ہمراہ رفیق بہر حال ظاہر باطن قال افعال اعمال، کار خود را بہ خدا سپارد و خود را در میان نیارد۔ بیت

کار جہان چنان کہ تو خواہی اگر شود ایمان نیاوری بہ خدائے جہاں کہ ہست

قولہ تعالیٰ یَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ۔ در وجود آدمی نفس یزید و روح بایزید رحمتہ اللہ علیہ۔ اگر صاحب روح بخدا تعالیٰ مشغول در دست تیغ اسم اللہ ذات و کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ذکر اللہ در دست گیر دگوئی کہ قتل کند شب و روز کافران را مثل شداد، نمرود، قارون، فرعون، ہامان علیہم اللعنت و اگر در وجود نفس یزید است مردہ دل از خدا غافل در دست تیغ غفلت گیر دگوئی کہ قتل کند پیغمبران را۔ پس مجلس اہل نفس یزید و اہل روح بایزید رحمتہ اللہ علیہ راست نیاید۔ تو خود را از اں کدام می پنداری؟ از اہل بایزیدؒ یا اہل از یزید؟ پس ایں راہ معرفت وقرب الٰہی سر اپا ساختن بلکہ سر و پارانہ شناختن۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مَشْيٌ عَنِ الرَّاسِ بِدُوْنِ الْاَقْدَامِ۔ ابیات

صاحب سرّ بود بی سر مدام سرّ را سر دیگر بود باحق کلام
آں سر رازی غرق باہمدم خدا عام را سر دیگر است با سر ہوا
گر بگویم سرّ رازی آنچہ ہست دفتری باید رقم از وے الست
باھوؒ! بہر از خدا آں سرّ بگو آنچہ باشد غیر حق از دل بشو
بعد ازاں لائق شوی سرّ راز راہ ہر دمی جان و جگر سوزد آہ! آہ!

دریں راہ بے درد نامرد است کہ اہل دل را دارو ئے درد، دوائے دل درد است۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

احوال معرفت وصال، فنانفس، زندگی قلب و بقاروح

بدانکہ احوالات شرح معرفت وصال، فنانفس و زندگی قلب و بقاروح۔ المطلب آنکہ ظلمات وغلاظت و روشنی باطن صفا یک دگر پیچ در پیچ است نعم البدل۔ قولہ تعالیٰ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ۔ آفتاب اگرچہ درتاریکی شب خورد، ازتاریکی باز آید، از روشنی آفتاب تاریکی برخیزد۔ درتاریکی وسیاہی نفس آفتاب روح پوشیدہ نماندکہ سالک راہمہ خبراست رسم راہ منزل۔ پس معلوم شدکہ کار بندۂ نفسانیت سراسر گناہ است وعفوکار الٰہ است۔ اگرکسی در استغفار درآید ازگناہ می برآید۔ دانی کہ انسان مثل قطرۂ آب است و پیدا از قطرۂ آب شد روجود شہوت قطرۂ آب انسان انسان راخراب کندکہ ازخرد ناخرد سازد از انسان حیوان سازد۔ پس دریں سخت احوال مرشد کامل دستگیر باشدکہ از شہوت وشامت نفس کہ بیرون بدرکشد۔ عارفان راشہوت ازشوق نورحضوراست، برکت قرب اللہ است شہوت رامی تواند بست۔ تاقدم برہوا نہی قدم برعرش اکبر نہی۔ بیت

تراگر ہوائے بہشت آرزو است ۔۔۔ مرو درپے آرزوئے ہوا

ہرکہ ہوارابند کند عارف حق پسند شود وعارف چہار قسم اند وبچہار اسم اند وبچہار جسم اند۔ معرفت نیز چہار قسم است، عارف معرفت ازل، عارف معرفت ابد، عارف معرفت دنیا، عارف معرفت عقبیٰ۔ ایں ہر چہار معرفت عارف حقیقی راحجاب اکبر است وخاص الخاص معرفت وعارف منتہی غرق فنافی اللہ ذات وبرآید ازیں ہر چہار معرفت وطبقات۔ ابیات

مرد آں باشد کہ باشد غرق نور ۔۔۔ کے رسد با نور ایں اہل غرور

فتنہ و فریاد دائم در طلب ۔۔۔ ایں مراتب جیفہ اہل از کلب

دعوی کردند قلب جیفہ ہمچو کلب دار ۔۔۔ از میان عارفاں کلبش برآر

باھُوؒ! بہر از خدا عارف نما ۔۔۔ معرفت حاصل شود از مصطفیٰﷺ

ایں مراتب نیز ازتقویت مردان خدا بہ شریعت شہسواران است، ایں طالب اہل دنیاسگان نہ لائق دیدار۔ بدانکہ تجرید تفرید ہرآنکس حاصل کند کسی کہ ہفتاد سہ کروڑ و دہ لکھ و سہ ہزار بلکہ بے شمار درمیان یک شبان روز انتہا تابہ ہفتہ واگر مرشد کامل است دریک دم وبریک قدم ہریک مقامات رابہ طیر سیر طی کناندکہ وجود فی الدارین حی یابدو دہ لکھ یا آنکہ چنانچہ برتن موئے است و بے عدد و بے حساب ازتصوراسم اللہ ذات صورت نورازقدرت الٰہی حضورنمودارشود۔ طالب ہوشیار دراں بہریک صورت نورغرق شود می درآید وبرآید محو بمعرفت، وجود پختہ گردد لائق ارشاد وراہنمائی خلق۔ ایں مراتب مقامات وصورت نور ذات تجلیات ابتدائی الف ب قاعدہ علم فقر معرفت الٰہی است۔ ہرکہ ابتدائی علم قاعدہ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

فقر الٰہی نخواند انتہائے معرفت الٰہی تمامیت یک حرف نداند۔ ہر کہ دریں قاعدہ درست شود بعد ازاں می بیند مقام ترک وتوکل تسلیم و رضا توحید تجرید تفرید توحید فنا بقا صفا۔ در مراقبہ و خواب مجلس انبیا و اولیا اللہ و یا مجلس سلطان الفقر و سلطان الفقر نیز نور است کہ دوام در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور است یا آنکہ آنچہ بیند آخر انتہا مجلس حضوری محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ تجرید آنست کہ از ہر یک مقام تجربہ کردہ شدہ باشد خلاص شود از نفس و شیطان، دوام بمد نظر اللہ منظور و در حضوری بمقام منظوری نفس مطمئنہ باادب باشد، شیطان را قوت قدرت نیست کہ بمقام حضور منظور رسد۔ وتفرید آنرا گویند کہ فرد باشد اگرچہ شب و روز در مردم عوام و در باطن غرق فردانیت ربوبیت تمام۔ ایں راہ بہ قال تعلق ندارد مشاہدہ احوال ایں عطا از مرشد کامل و فیض فضل از اللہ است ہر کرا اللہ بخشد۔ قولہ تعالیٰ اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ۚ اَلسَّعْیُ مِنِّیْ وَ الْاِتْمَامُ مِنَ اللّٰهِ واقع شد۔ چوں علم فقر معرفت توحید تجرید تفرید را عارف تمام تحصیل کند و احتیاج آنرا در باطن و ظاہر باقی نماند مجموعہ احوالات مقاماتِ ذات وصفات در تصرف او باشد، ایں را جوہر جمعیت گویند و جوہر جمعیت راہ دو نشان است، ظاہر در شریعت ہوشیار است و باطن غرق مراقبہ چناں بردہ گوئی کہ مردہ مشرف دیدار مشاہدہ ربوبیت رویت تجلی انوار۔ ہر کہ شک آرد کافر گردد فِی السَّقَرِ وَالنَّارِ۔ اگر بیائی در باز و اگر نیائی حق بے نیاز۔ ہر کہ میدر آید در باز عارف شہباز طالب دیدار و میگریزند از در باز طالب دنیا غلیو از صاحب حرص و آز۔ ابیات

دیدہ باید لائق دیدار او ایں نہ دیدہ در طلب مردار جو
کور چشمی کے بہ بیند آفتاب کور را از آفتابش صد حجاب

بینا اہل روح است و کور چشم اہل نفس امارہ مجلس اہل ارواح مقدس و اہل نفس امارہ نجس صاحب نجاست راست نیاید۔ بدانکہ از جہل بدتر در جہان ہیچ چیز بدتر و خوار نباشد۔ المطلب آنکہ علم از برائی عمل است علم بے عمل چنانچہ زن عقیمہ بے حمل است۔

آری یقین است کہ ابتدا و انتہا چہاردہ علم را در قبض و تصرف خود آوردن و عالم صاحبِ تحصیل شدن آسان کار است لیکن عالم عامل صاحب طاعت متقی پرہیزگار شدن خیلی دشوار است و زندہ دل ذاکر خفیہ است و ذاکر خفیہ شب و روز نفس را بہ تیغ ذکر قتل سازد و ذاکر خفیہ نیز شدن آسان کار است لیکن صاحب مذکور غرق مع اللہ الہام حضور شدن خیلی دشوار است. و الہام مذکور حضور پروردگار شدن آسان کار است لیکن معرفت الٰہی بدست آوردن خیلے دشوار، معرفت الٰہی بدست آوردن آسان کار است لیکن حوصلہ وسیع معرفت الٰہی در وجود نگہداشتن خیلی دشوار است۔ در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدخل شدن حضور ملازمت مشرف دیدار رحمت انوار شدن آسان کار است لیکن ولایت ہدایت محمدی و خوبوئے محمدی و خلق ملک محمدی و ترک و توکل محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و تسلیم و رضائے محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و مجموعہ فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدست آوردن خیلی دشوار است و بادشاہ شدن و ملک سلیمانی از مشرق تا مغرب بدست آوردن آسان کار

www.sultan-ul-faqr-publications.com

است لیکن عدل و احسان و مسلمانان را بحق رسانیدن خیلی مشکل و دشوار است ۔ مرشد شدن آسان کار است لیکن طالب مرید را بہر مطالب انتہا معرفت و غرق وحدانیت نور و مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور رسانیدن خیلی دشوار است ۔ طالب شدن آسان کار است لیکن با ادب و با حیا و اختیار خود بدست مرشد سپردن خیلی دشوار است و پیر شدن آسان کار است موئی بریدن بمثل حجام ولیکن مرید را بوقت مشکل رسیدن خیلی دشوار است و مردار را ترک دادن خیلی دشوار است ۔ قال نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلْمُرِیْدُ لَا یُرِیْدُ ۔ قول مشائخ اَلطَّالِبُ عِنْدَ الْمُرْشِدِ کَالْمَیِّتِ بَیْنَ یَدَیِ الْغَاسِلِ ۔ المطلب آنکہ کسی کہ مدخل مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شود اول در وجود طالب اللہ چہار نظر چہار تاثیر کنند ۔ از نظر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ در وجود طالب اللہ تاثیر صدق پیدا شود و کذب و نفاق از وجود او برخیزد و از نظر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ در وجود طالب اللہ تاثیر عدل و محاسبہ نفس پیدا شود و از وجود او خطرات و ہوائے نفسانی کلیہ برخیزد و از نظر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ در وجود طالب اللہ ادب و حیا پیدا شود و بے ادبی و بے حیائی از وجود او برخیزد و از نظر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ در وجود طالب اللہ علم و ہدایت و فقر پیدا شود و از وجود او جہل و حب دنیا برخیزد ۔ بعد از اں طالب اللہ لائق تلقین شود و حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دست بیعت کنند و بمراتب مرشدی لازوال ولاتخف ولاتحزن ولا رجعت رسانند ۔ مرشدی کہ روز اول طالب اللہ را کہ مدخل مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکند و از اصحاب کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم نعمت ندہاند و از دست بیعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرفراز نکناند و بولایت و ہدایت در یک ساعت بے ریاضت و طاعت از راہِ حضوری از تصور اسم اللہ ذات آنرا عطا نکند مرشد نتوان گفت ۔

اگر در راہِ باطن شرف مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و مراتب اعلیٰ قرب حق تعالیٰ فنافی اللہ ہُو دی روندگان راہِ باطن ہمہ گمراہ شدندی ۔ باطن آنست وجود ظاہر آنچہ در باطن بہ بیند موافق نص و حدیث قرآن شریعت مظاہر باطن او برحق است والا نہ باطن او بر باطل است کہ شریعت مظاہر باطن آورد ۔ بدانکہ ہر کہ ترا در باطن خواب یا مراقبہ از برائی کار نیک و بد یا مہمات دینی و دنیوی ترا اجازت و حکم کند یا مانع شود و در باطن در آنوقت اول بر زبان کلمہ طیب بخواند لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بعد از اں دورد شریف خواند بعد از اں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ خواند با فاتحہ خیر از ارواح بے شک انبیا و اصحاب کبارؓ و یا مجتہدان و یا اولیا و یا فقرا و یا درویشان باطن صفا و یا فرشتہ ہر کہ بدیں صفت موصوف نباشد از شیطان شیاطین و یا از جن باشد ۔ بدانکہ مراقبہ بہ چہار چیز تعلق دارد کہ محض چہار "م" است ۔ اول "م" مراقبہ محبت است ۔ از مراقبہ محبت مشاہدہ اسرار پروردگار مینماید ۔ ایں مراقبہ از تصور اسم اللہ ذات است ۔ دوم "م" مراقبہ معرفت توحید نور الٰہی نمودار شود ۔ ایں مراقبہ از تصور اسم لِلّٰہُ است ۔ سیوم "م" مراقبہ معراج الصلوٰۃ از دل بکشاید مشاہدہ و ذکر جاری ذوق بخش فرحت انگیز تمام وجود میریزد و ہر موئی زبان کشاید بنام یَا اَللّٰہُ تعالیٰ و میخیزد ۔ ایں مراقبہ از تصور اسم لَہٗ است ۔ چہارم "م" مراقبہ مجموعۃ الوجود است کہ ہفت اندام از سر تا قدم تمام در مشاہدہ نور نو ادر بر نفس و

شیطان غالب وقادر تا آنکہ بہر یک مجلس انبیا و اولیا صاحب مراقبہ ملاقات نکند از مراقبہ بیرون نبر آید۔ اگرچہ در باطن
مراقبہ بگزرد ہفتاد سال و در نظر مردم چشم پوشیدہ طرفہ زد حال بلکہ مقدار سخن قال۔ ایں مراقبہ ہفت اندام صاحب مراقبہ
را انتہا مراقبہ ختم تمام است بلکہ از ہر یک ہفت اندام وقتِ مراقبہ ہفتاد ہزار صورت از ہر اندام صورت نور بذکر اللہ
مذکور می برآید۔ چوں صاحب مراقبہ باخبر شود ہر یک صورت نور باز در جثہ در آید بعضی را صاحب مراقبہ میدانند و بعضی
نمیدانند۔ ایں میم مراقبہ از تصور اسم ھُوْ است۔ از تصور اسم ھُوْ چہار ذکر منتہی کشاید کہ آنرا محض حضور غرق نور گویند۔ اول
ذکر حامل کہ حاصل شود از مرشد کامل۔ دوم ذکر سلطانی کہ برآید از ہوائے نفسانی و برسد در لاھوت لامکانی۔ سیوم ذکر
قربانی کہ خلاص شود از خطرات شیطانی۔ چہارم ذکر خفی کہ دوام حاضر مجلس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ہر کہ ایں ذکر ندارد
مراقبہ او مردود طلب او دنیا مردار با خطرات است دل سیاہ۔ ہرگز نیابد اہل دنیا قرب الٰہ اگرچہ باشد در دنیا بمراتب
عز و جاہ صاحب روضہ و خانقاہ۔ کسی را کہ نظر بر ملک آخرت عظیم است فارغ از نفس دنیا شیطان رجیم است کہ آں صاحبِ
وصف کریم است۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ از علم انجیل و از علم زبور و از علم توریت و از علم قرآن و از علم حدیث قدسی و
از علم حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و از علم ایمان مجمل و از علم ایمان مفصل و از علم سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَ
الْمَلَکُوْتِ تا ختم وَالرُّوْحِ و از علم سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تا ختم الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ و از علم کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ و از علم کلمہ شہادت اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ کلمین اقرار باللسان و تصدیق بالقلب تعلق دارد و از علم جفر نقش دائرہ کشیدہ و از علم واردات فتوحاتِ
غیبی کہ محض از رفاقت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الہام قدرت الٰہی از شہ رگ نزدیک تر است محمدی را مذکور حضور
تجلۂ نور بہ از مہتر موسیٰ بکوہ طور جواب با صواب مع اللہ می شود مذکور۔ ازیں مجموعہ علم ہدایت است۔ ابلیس علیہ اللعنت را
کدام علم فائق تر است کہ بر عالمان و فاضلان و فقیران و درویشان و عارفان و واصلان کہ از قوت علم شیطان بر ایشان
غالب میگردد۔ مصنف میگوید حکمت ایں است کہ ہفتاد مرتبہ شیطان در وجود ہر یک آدم زادہ می در آید و میبر آید کہ از ہر
یک موئی آدمی او را راہ است۔ پس شیطان در وجود آدمی مردہ دل طالب دنیا در آید و نفس امارہ را علم طمع دنیا می دہد۔
اندرون طمع خناس خرطوم را با وسوسہ خطرات زندہ گرداند۔ از طمع علم بر مردم غالب آید و تابع در حکم شیطان در آیند و از حرص
طمع بیرون نبر آیند کہ کلید شیطان علم طمع است۔ در وجود سہ کس شیطان نتواند کہ درون در آید کہ در وجود ایشان صورت نور
ایمان است و ہمیشہ از تصدیق دل کلمہ طیب می خوانند لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ و یا بر دل ایشان تصور اسم اللہ
ذات است کہ از نور آتش کلمہ طیب اندرون شیطان می سوزد و یا بیرون بر تن ایشان ہر موئی می خوانند لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ
اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کہ لاحول تیغ است۔ بخواندن لاحول ہفتاد شیاطین قتل می شود۔ ایں دو طائفہ علما عامل و
فقیران کامل از علم شیطان و مکر شیطان و حیلہ شیطان خلاص اند کہ مع اللہ با خلاص اند چنانچہ در حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

وسلم وارد است ۔ لِكُلِّ شَيْءٍ اٰفَةٌ وَّ اٰفَةُ الْعِلْمِ طَمَعٌ ۔ قولہ تعالیٰ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ط
وَ كَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ○ و دیگر مردم عوام آنچہ از اہل دنیا در طلب دنیا تمام در شمار شیطان ہم چناں است یک بہ یک
چنانچہ در شمار راعی گوسپندان شمارد ۔ قولہ تعالیٰ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ○ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ
قال علیہ الصلوٰۃ والسلام شَيْطٰنُ الْاِنْسِ اَشَدُّ مِنْ شَيْطٰنِ الْجِنِّ قولہ تعالیٰ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۔
واقعہ شد چنانچہ کلمات معرفت ربانی اسرار سبحانی قرب مشاہدات ہر دو جہانی در قید تصرف آوردن مسخرات از عرش
تا تحت الثریٰ طیر سیر ہر زمین و ہر ملک در قید آوردن جن و انس وکل ملائکہ مؤکلات ملک سلیمانی و درجات از ذات
صفات و ہر علوم علم مقامات طبقات و در حکم آوردن ہر یک روحانی انبیا و اولیا اللہ دست مصافحہ و ملاقات و تماشا
جاودانی و مشاہدہ مقام ازل و آنچہ متعلق ازل باشد و مشاہدہ مقام ابد و آنچہ متعلق بہ ابد بود و دنیا و تماشا دنیا و مقام عقبیٰ و آنچہ
باو تعلق دارد و تماشا مقام معرفت مولیٰ از ہر مقامات اولیٰ و اعلیٰ فنا فی اللہ بقا باللہ با حق تعالیٰ ہر یک مقامات کل و جز از
حاضرات تصور اسم اللہ ذات و از تصور اسم محمد سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و از تصور کلمہ طیبات لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰهِ و متصل خواندن باسم اعظم قرآن و آیات و از تصور نود و نہ نام باری تعالیٰ کہ مطلق حاصل کردن توحید ذات قولہ
تعالیٰ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ط قولہ تعالیٰ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا
اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ط وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ○ ایمان و جمعیت و معرفت الٰہی و تصدیق و ذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ در قلب است مجموعہ نور مثل آفتاب بر دل تابش زند، غنچہ دل شگفتہ شود و گل دل بہ مشک خوشبوئی
فرخندہ گردد ۔ فرحت بر زبان اقرار راستی نماید لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔ پس اصل اساس تصدیق ایمان در
قلب است ۔ قولہ تعالیٰ وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ط وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ
اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ علم نیز بر دو قسم است، علم ظاہر معاملات رسم رسوم با قرار زبان و
بخواندن زبان قیل و قال تحقیق است اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ط و علم باطن معرفت الٰہی حیّ قیوم بہ قلب تصدیق
است مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ۔ بیت

علم رسمی سینہ صافان را نمی آید بہ کار چوں شود آئینہ روشن بے نیاز از جوہر است

تا آنکہ علم ظاہر رفیق نشود از علم باطن توفیق نیابد ۔ علم ظاہر ابتدا است و علم باطن انتہا ۔ بغیر از علمین بمرتبہ عین نمی رسد ۔ علم
مونس جان است ۔ زاہد بے علم شیطان است ۔ دانیکہ روزِ ازل بعضی از ارواح باستماع آواز ازل اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ
بہ گوش زد شد، گفت قَالُوْا بَلٰى و بعضی ارواح بہ آواز ازل دویدہ بحضور آواز ازل رسیدہ از آواز براز ازل لذت چشیدہ و
بعضی ارواح از راز ازل باآواز ازل پیشتر بمشاہدہ غرق انوار بدیدار پروردگار مست از اں روزِ الست اَنَا الْمُشْتَاقُ
الْمُدَبِّرِيْنَ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ۔ از لاسوی اللہ منقطع میبریدہ ۔ ایں چنین جسد را جسد الاسرار غرق ربوبیت رویت مشاہدہ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

زندہ دل بیدار ظاہر در شریعت متابعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہوشیار از بدعت شرک کفر بیزار از نافرمودۂ خدا تعالیٰ استغفار۔ پس ایں چنیں صاحب مراتب را محبوب گویند کہ بجز دیدارِ حق و معرفت مشاہدہ حق و معرفتِ نورِ حق و عرفان تجلیات ذات حق دیگری را نجوید و نگوید بر زبان بجز حرف حق۔ ایں است مراتب حق الیقین و بگذرد از علم الیقین و بہ عین الیقین ویقین آنرا گویند کہ فنافی اللہ شود و فنافی اللہ آنرا گویند کہ بمراتب بقا باللہ شود یعنی مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا۔ ہر کہ بروزِ ازل بدیدار مشرف شد در دنیا نیز ہم چناں باستغراق دیدار است و بیزار است از دنیا مردار۔ ایں چنیں ولی اللہ را مادر زاد ولی اللہ گویند و ہر کرا در دنیا در دیدار است دل او بذکر زندہ، دیدۂ او از ازل تا ابد بیدار است۔ ایں مراتب نیز رسیدن آسان کار است لیکن در نورِ دیدار غرق و ظاہر در مطالعہ کتاب ورق و محو معرفتِ فنافی اللہ شدن خیلی مشکل کار است۔ چنانچہ بعضی در نظر خلق مجذوب و در باطن مراتب محبوب۔ ہر کہ نہ مراتب محبوب دارد و نہ مجذوب، ہر آں کس کور چشم محجوب۔ ہر کہ دیدہ چشم از دل ندارد، بینائی معرفت الٰہی از کجا آوردہ؟ قولہ تعالیٰ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى۔

بیت باھوؒ:

عارفاں را دیدہ ازلش با وصال   کورِ ازلش کے بہ بیند با زوال

آری یقین است کہ صاحب حق الیقین ازل در دنیا بمراتب حق الیقین رسد و صاحب حق الیقین مجموعہ بچہار چیز تعلق دارد۔ دو چیز ظاہر یکی طاعت با توفیق الٰہی۔ دوم متابعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بہ رفاقت شریعت ہمراہی و دو چیز باطن یکی غرق مشاہدہ معرفت الٰہی نور۔ دوم دوام بمجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مشرف شرف البشر حضور۔ ایں است مراتب حق الیقین باطن معمور۔ راہِ معرفت توحید و فقر مشکل راہی است۔ بعضی از اہل تقلید چنانچہ فرزند اہل متعلقہ و یا برادر اہل دہقان زمیندار پیشہ فقر گرفت و در نظر مردم خود را پارسا متقی فقیر صالح می نماید یعنی پدر و برادر بر من اعتماد آرد و آنرا از راہِ فتنہ فریب بکشم و بہ مرتبہ عیش دنیا برسم و یا آنکہ شخصی مثل نوکر سپاہی فقیر شد مطلب او ہمیں است کہ بمراتب منصب شاہی برسم و یا منصب داران بادشاہی طالب مرید من گردند و اگر منصب دار فقیر شد مطلب او ہمیں است کہ بمراتب امرا ہفت ہزاری برسم و یا آنکہ امرایانِ بادشاہی طالب مرید من گردند و امرا کہ فقیر شد مطلب او ہمیں است کہ بمرتبہ وزارت بادشاہی برسم و مقرب بادشاہ شوم۔ وزیر کہ فقیر شد مطلب او ہمیں است کہ بمرتبہ بادشاہی برسم و یا آنکہ بادشاہ را در حکم تابع خود کنم و بادشاہ کہ فقیر شود از برائی عند اللہ زود بمقصود معرفتِ اِلَّا اللّٰهُ و در حضور مشرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، ایں مراتبین ترک و توکل میکند حاصل و عارف باللہ گردد واصل۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْفُقَرَآءَ الْاَغْنِيَآءَ۔ مصنف میگوید کہ نشان مرشد کامل ایں است کہ روزِ اول طالب اللہ را بہ تمامیت بادشاہی تصرف تصور بمراتب تمام دنیا غنایت برساند کہ دل او از دنیا و از اہل دنیا می شود سرد۔ در راہِ معرفت مولیٰ ہر کہ غایت غنایت رسد تمامیت ہدایت دست دہد، امام مرد آنست چنانچہ علم دنیا بدست آرد و از دست بدست بگذارد۔ مرشدی کہ علم دنیا بخشد از

برائی دل غنایت و توفیق ہدایت آں چہار چیز است، اول سنگ پارس کہ بہ آہن چسپد زر سرخ گردد۔ از یں مراتب فقیر در دنیا لایحتاج است۔ دوم آنکہ خزائن اللہ غیب الغیب کہ بر زمین است معلوم شود خزانہ از زمین برآوردہ تصرف کند چنداں کہ خواہد۔ از یں مراتب فقیر در دنیا لایحتاج است۔ سیوم آنکہ علم کیمیا موکلان با ترتیب الہام دہند، درست یابد در عمل درآرد۔ ایں مراتب نیز در دنیا لایحتاج است۔ چہارم آنکہ در نظر او خاک زر شود و پیش زرگر برد، باز از زر خاک نگردد، چنداں کہ داند در تصرف درآرد۔ برکت اسم اعظم ایں مراتب نیز فقیر در دنیا لایحتاج است۔ طالب اللہ را مرشد از حاضرات تصور اسم اللہ ذات عطا کند ابتدا کہ نفس او جمعیت یابد، و می برآید از سر ہوا۔ اے طالب بریں مرتبہ کمینہ مشو مغرور از مرشد طلب کن پیش از اں قرب معرفت بمد نظر اللہ منظور غرق فنا فی اللہ نور و بمشرف دوام علیہ الصلوٰۃ والسلام بالتماس ذکر مذکور کلام مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور۔ ایں نہ فقیر اند کہ در طلب فتنہ فضیحت درم دنیا بمردم دام گیر اند۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام تَرْكُ الدُّنْيَا لِلدُّنْيَا۔ فرمود پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بعضی مردم از دنیا ترک دنیا کنند و فقیر شوند از برائی نام و ناموس رجوعات خلق از برائی عز و جاہ دنیا جمع کردن درم۔ بدانکہ بعضی مردم فقیر میگویند کہ دین و دنیا ہر دو بر من عطا است فریب نفس امارہ و حیلہ شیطانی خطاست کہ ترک دنیا سر عبادت عطا و حب دنیا سر خطرات خطاست۔ عجب احمق اند کہ خطا را عطا فہمیدہ اند۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام تَرْكُ الدُّنْيَا رَاسُ كُلِّ عِبَادَةٍ وَ حُبُّ الدُّنْيَا رَاسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ۔ قولہ تعالیٰ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ۔ مراتب دنیا منافق بخیل محروم از معرفت رب جلیل۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام حُبُّ الدُّنْيَا وَالدِّيْنِ لَا يَسْعَانِ فِيْ قَلْبِ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ كَالْمَاءِ وَالنَّارِ فِيْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ۔ در وجود آتش حرص دنیا مرض است۔ قولہ تعالیٰ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ لا فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا و توکل نور آب است با فقیر سیراب گرداند با صحت تمام وجود را با جمعیت۔ قولہ تعالیٰ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ۔ بیت

می ترسند عارفان دائم لَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ

اہل دنیا منافق مشرک است نفس پرست کہ نماز بار یا میخوانند۔ بیت

نفس پلید باھُوؒ! بر تن جامہ پاک چہ سود در دل ہمہ شرک است سجدہ برخاک چہ سود

بدانکہ وجود سہ کس ہرگز پاک نگردد کہ نجس اند دوام در نجاست تا آنکہ از نجس نجاست بیرون نبرآیند ہرگز پاک نشوند۔ یکی دیوث کہ صفت خرس دارد۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلدَّيُّوْثُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ۔ دوم طالب دنیا سگ۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلدُّنْيَا جِيْفَةٌ وَّ طَالِبُهَا كِلَابٌ۔ سیوم کافر و آنچہ مثل او منافق و کاذب مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا مشرک و مردود اہل بدعت تارک الصلوٰۃ و تارک الجماعت و حسن پرست خط و خال و اہل سرود محروم از معرفت الٰہی و صال نامشروع۔ ابیات

www.sultan-ul-faqr-publications.com

سرود سر لعنت بود از سر گناہ   آں بود شیطان کہ ایں گوید مباح
آں خوش آوازے دیگر است مدح رسولؐ   قتل سازد نفس را اہل الوصول

بدان کہ سرود کفر است۔ کافران پیش بتان سرود می کنند و بر در دوزخ شیطان آواز سرود گونان گون نعرہ بزند و اہل سرود باستماعِ سرود ہمہ مست شدہ دویدہ بہ شیطان برسند شیطان با جملہ قوم خود اٰنَا فِی السَّعِیْرِ۔ عارفان را آواز سرود از آواز خر بدتر مینماید چنانچہ مسلمان، مومنان، انبیا و اولیا اللہ را آواز قرآن مجید و تلاوتِ قرآن و مطالعہ کتاب و حدیث و برزبان خواندن کلمہ طیب بمد دراز خوش آواز لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ بر در بہشت اول پیغمبر صاحب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمعہ اصحاب کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم بامد آواز بلند برزبان در افشان مبارک نعرہ کلمہ زند باستماع آواز کلمہ طیب مومنان مسلمانان مست شدہ بے اختیار دویدہ بحضور نظر منظور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امت خاص گویندگان کلمہ باخلاص مجموعہ شوند۔ از بہشت آواز می درآید۔ قولہ تعالیٰ یٰٓاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ○ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ○ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ○ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ○ و پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باامت خاص در بہشت درآید مبارک باد مومنان مسلمان را۔ بسرود رجوع واخلاص ہر آنکس کند کسانی کہ از کلمہ و قرآن، از دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برگشتہ باشد۔ فقیر آنچہ گوید از روئی حساب نہ از راہ حسد، ہر کہ از ذکر را بسرود کند و دست بردست دستک زند می گوید یَآ اَللّٰهُ ھو سرود رسوائی است و نام اللہ بہ عزت صفائی پاکی تعلق دارد۔ ہر کہ نام اللہ پاک را باسرود پلید بگوید مطلقاً کافر شود۔ پس نام اللہ و ذکر اللہ جہر و خفیہ دوام پاکی و فرض عین بدل زندگی و بندگی است۔ سرود پلیدی شرمندگی از شر شیطان خاتمہ بالشر گندگی است۔ پس معلوم شد کہ مجلس اہل بندگی و اہل گندگی را اس نیاید۔ ابیات

ذکر قلبی چیست خاص الخاص نور   از ذکر ذاکر بود دائم حضور
بے حضوری ذکر ذاکر سر ہوا   باحضوری ذکر حاضر مصطفیٰؐ
ہر کہ بامشغول ذکرش صبح شام   خاتمہ بالخیر ذاکر والسلام
خلق گوید ذاکران دیوانہ اند   بے ذکر مردہ دل ز حق بیگانہ اند
ہر کہ دیوانہ شود با ذکر حق   زیر پائش عرش و کرسی ہر طبق
غرق گردد نور فی اللہ ہر دوام   انتہائے ذاکران را ایں مقام
ہر کہ غافل میشود ذکر از خدا   نفس او فربہ شود کفر از ریا

اَلرِّیَآءُ اَشَدُّ مِنَ الْكُفْرِ واقع شد۔ بر ذاکران ذکر اللہ ثابت نہ گردد تا آنکہ کلید ذکر بدست نگیرد۔ کلید ذکر تصور اسم اللہ ذات است۔ از تصور اسم اللہ ذات چندان ذکر کشاید کہ در شمار نیاید، آنچہ برتن موئی است علیحدہ علیحدہ بذکر اللہ چنان نعرہ زند کہ از سر تا قدم گوشت پوست رگ مغز استخوان ہمہ در خروش بذکر اللہ درآیند۔ اینست مراتب صاحب تصور اسم اللہ

ذات ہمہ اوست در مغز و پوست ۔ نیز ذکر اثبات نگردد بغیر از چہار چیز، یکی مشاہدہ غرق فنافی اللہ، دوم حضوری مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سیوم برآمدن از لاسویٰ اللہ، چہارم رسیدن بمراتب بقاباللہ ۔ ایں ہر چہار مراتب بایں ذکر ہائے ربانی تعلق دارد چنانچہ ذکر خفیہ عین العیانی واز ذکر حامل نفس فانی و بفرحت روح از ذکر سلطانی و زندگی قلب از ذکر قربانی و ذکر مجموعۃ العلوم ذکر حیّ قیوم کہ از و بکشاید سرّ اسرار سبحانی آنچہ پنہانی است ۔ مراتب ذاکر را کلمات الحق ربانی تصور اسم اللہ ذات مشاہدات ربوبیت رحمانی، حساب او کے نوشتہ میتوانی؟ قولہ تعالیٰ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ایں مراتب بموافق ایں حدیث قدسی است ۔ مَنْ طَلَبَنِیْ فَقَدْ وَجَدَنِیْ وَمَنْ وَجَدَنِیْ عَرَفَنِیْ وَمَنْ عَرَفَنِیْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ عَشِقَنِیْ وَمَنْ عَشِقَنِیْ قَتَلْتُهٗ وَمَنْ قَتَلْتُهٗ فَعَلَیَّ دِيَتُهٗ وَاَنَا دِيَتُهٗ ۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ لَّهُ الْمَوْلٰى فَلَهُ الْكُلُّ ۔ بیت

باھُوؒ کشتگان دیدار دائم باوصال   باجمال و باوصال و لازوال

ہر کہ بایں مراتب رسد قدم بہ تمامیت معرفت فقر زند، پنج مراتب بروے بکشاید اول مراتب ایں است ۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۔ صفت کریم گردد ۔ دوم مراتب فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ از خدا تعالیٰ بترسد، گاہی در رجاو گاہی درخوف ۔ سیوم مراتب وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ از شہ رگ نزدیک تر از تصور تاثیر اسم اللہ ذات مشاہدات تجلیات تمام و از قدرت الٰہی بردل از حضوری دلیل الہام و ہم خیال پیغام ۔ ایں شرف امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولی اللہ را وجود مثل کوہ طور ۔ ولی اللہ مثل موسیٰ کلیم اللہ حضور ۔ ایں چنین فقیر اعلما عامل گویند ۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلْعُلَمَآءُ اُمَّتِیْ خَيْرٌ مِّنْ نَّبِیِّ بَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ چہارم مراتب وَفِیْٓ اَنْفُسِكُمْ ط اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۔ بیت

چشم را بکشا بہ بین از اسم نور   اسم اللہ می برد با تو حضور

قولہ تعالیٰ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ ۔

شخصی کہ از ذکر دیوانہ از خود بے خود گردد بر تن او دست بیند از اگر وجود او از آتش گرم تر است مثل اخگر غرق است در مشاہدہ معرفت اِلَّا اللّٰهُ، اگر وجود او سرد است از آب سرد تر گوئی کہ مردہ در مجلس انبیا و اولیا اللہ مشرف ملاقات ۔ پس ایں مراتب از توحید است ۔ وجودی کہ نہ سردی دارد و نہ گرمی بگریان آہ در شور فغان از اہل تقلید است ۔ مراتب پنجم مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۔ قطعہ

کونین را بہ بیند آنکس کہ باھوا   کونین را نہ بیند ہر کہ بینا باخدا

آں کبر را نہ بیند کہ برسد بکبریا   نظری کہ بانظیر است روشن ضمیر پس

www.sultan-ul-faqr-publications.com

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہُ۔ ایں ہر یک مراتب آیات نور اللہ تجلیات عین بعین حق نما بر حق تحقیقات از کلید کلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ می کشاید و از طریق تحقیق است۔ ہر کہ شک آرد کافر زندیق است بلکہ از کلید کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ از حاضرات تصور اسم اللہ ذات علم عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا واضح گردد وعلم عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ دست دہد وعلم عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ کشف آگاہی بخشد۔ در وجود شرک کفر بدعت ہیچ گمراہی نماند۔ برتن لباس شریعت پوش و در شریعت امر معروف بکوش و دریائے معرفت بہ نوش۔ اینست مراتب ہوشیار حوصلہ وسیع غرق معرفت اِلَّا اللّٰہُ در حضوری مجلس نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

بدانکہ مرشد سہ قسم اند و طالب نیز سہ قسم اند۔ مرشد دنیا و طالب او در طلب دنیا و عز و جاہ دنیا گمراہ و مرشد عقبیٰ و طالب او در طلب عقبیٰ صاحب تقویٰ با دردسوز آہ و مرشد عارف باللہ و طالب او در طلب غرق نور اللہ۔ طالب خاص آنست کہ عالم با عمل نیک اعمال شب و روز در طلب معرفتِ الٰہی وصال اما مرشد کامل آنست کہ طالب اللہ را بہ ورد وظائف دعوت ذکر فکر مشغول نگرداند از برائی آنکہ در ورد وظائف دعوت ذکر فکر رجعت سکر سہو لغو لہو قبض بسط حوادثات از خلق رجوعات دنیا پریشانی وہوائے نفسانی وخطرات شیطانی غایت الغایت لانہایت ہر بلا و رنج پیدا می شود۔ مرد مرشد آن است کہ طالب اللہ را از ہر یک بلا بیرون برکشد و یک بارگی طالب اللہ را از حاضرات اسم اللہ ذات غرق بمعرفت اِلَّا اللّٰہُ دوام بمد نظر اللہ منظور استغراق فنا فی اللہ نور و در مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضور دوام مشرف گرداند۔ مرشد کامل آنست کہ بجز معرفت اِلَّا اللّٰہُ و مجلس مشرف حضوری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سلک سلوک راہی دیگر نداند و طالب صادق آنست کہ بجز معرفت اِلَّا اللّٰہُ وحضوری مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم از مرشد طلبِ دیگر نکند۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

اکثر مردم کہ ذکر را با دم حبس بگیرند و می گویند کہ ایں ذکر حبس است۔ ایں ذکر حبس نیست۔ ایں چنین دم حبس رسم رسوم کفار عبث است۔ مسلمانان ولیان را از یں طریق تحقیق ذکر حبس است کسی کہ ذکر حبس را بگیرد قلب زندہ گردد و نفس بمیرد و ذکر حبس ذاکر حبس را بحضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میبرد و ذکر حبس ذاکر حبس را بغرق نور وحدانیت کند و ذاکر حبس را در وجود غیرت و غلط نماند از دنیا غم۔ ایں چنین ذاکر حبس در جہان گمنام کم۔ اینست ذکر ختم ذکر اسم اللہ مثل آفتاب است، در وجودیکہ طلوع تابش روشنی زند سیاہی نفس و شیطان نماند۔ بدان کہ اکثر مردم می گویند کہ فقر صلح کل است بہر دل عزیز۔ ایں چنین احمق درمیان کفر و اسلام، درمیان حلال و حرام، درمیان علم و جہل فرق نمیکنند و معنی صلح کل نمیدانند۔ صلح کل کلید ہر دو جہانی ہژدہ ہزار عالم کلمہ طیب است لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ ہر کہ ایں کلید کلمہ را از حاضرات اسم اللہ ذات بموافق نص حدیث آیات بدست دارد ہر دو جہان بہ برکت شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم باختیار اوست کہ صلح کل صاحب توفیق فنا فی اللہ بحق رفیق نہ صلح کل ایں اہل بدعت زندیق۔ اَلزِّنْدِیْقُ ھُوَ الَّذِیْ

یُخْفِیَ الْکُفْرَ ۔ اکثر مردم میگویند کہ پیر من خس است و اعتقادِ من بس است، غلط گویند، مراتب عام مراتب خاص و مراتب خاص الخاص اخص ۔ چوں پیر من منتہی بہ تمامیت معرفت فقر کامل اخص است اعتقادِ من بس است ۔

اکثر مردم می گویند کہ حج رفتن سیر تماشائے جہان است و روزہ نفل داشتن صرفہ نان است و نماز نوافل گزاردن کار بیوہ زنان است و دل بدست آوردن کار مردان است ۔ مصنف می گوید کہ ایں طائفہ مردہ دل خوار بے خبر از زندگی دل معرفت پروردگار ۔ نہ در ہر وجود دل گنج الٰہی پر نور اللہ معرفت وصال است نہ در ہر سنگ لعل است و نہ ہر کس غرق بمشاہدہ ربوبیت جمال است و نہ بر ہر زبان تفسیر با تاثیر روشن ضمیر بر نفس امیر فنافی اللہ فقیر ۔ قال نمائندہ ماضی مستقبل حال است ۔ بشنو ای احمق حمار! حج رفتن سرمایہ سلامتی با ایمان است و روزہ نفل داشتن پاکی جان است و نماز نفل گزاردن خوشنودیٔ رحمان است ۔ ہر کہ از طاعت رحمانی مانع شود ہر آنکس دیو خبیث ابلیس راہزن شیطان است ۔ مصنف می گوید! اہل دنیا را دل بدست آوردن کار پریشان است ۔ در کشف و کرامات ماندن کار نا تمامان است و بہ رجوعاتِ خلق خوش وقت شدن کار نادان است و نقش پُر کردن و امراو بادشاہ را بحضور خود آوردن کار خامان است، از خود فانی گشتن بعینہٖ بعین فنافی اللہ بقا باللہ رسیدن کار مردان است و از تصور حروف سی حرفی کہ گرد بگرد عرش اکبر مرقوم است کہ از ہر حرف پردہ کشف و کرامات می کشاید و آنچہ بالا نوشتہ شد بر پشت ناخن و یا بر کف دست جملگی بمدنظر آوردن یکبارگی نمودار در تمام عمر پائیدار بہ کرم پروردگار بماند ۔ پس ایں چنین مرشد صاحب راز را چہ احتیاج ریاضت؟ و صاحب محبت را چہ احتیاج محنت؟ و صاحب مشاہدہ را چہ احتیاج مجاہدہ؟ و عارف کہ صاحب فقر در معرفت خاتم ختم تمام آنرا چہ احتیاج جنونیت مؤکل الہام؟ بشنو! ای خام ناقص ابتدا و انتہا معرفت اِلَّا اللّٰہُ و مجلس حضوری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مرشد کامل عارف باللہ در یک ساعت بیرنج و طاعت می بخشد جمعیت و آرام کہ صاحب گنج را چہ احتیاج محنت و رنج؟ پس طالبان را بمطالب ظاہری و باطنی بہ تمامیت رساند و لایحتاج گرداند و درمیان یک ہفتہ ۔ مرشدی کہ از یں زیادہ ریاضت و محنت کشاند معلوم شد کہ راہِ معرفت باطنی تصور حاضرات از اسم اللہ ذات حضوری نداند خام است و بے خبر از معرفت الٰہی وصال است ۔ ہر کہ از اسم اللہ ذات و معرفت اِلَّا اللّٰہُ درجات مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منکر شود و اعتقاد ندارد مطلق مردود و کافر گردد کہ راہِ حضوری مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم از طریق تحقیق است ۔ ہر کہ شک آرد منافق و از اہل زندیق است کہ عارف باللہ با بصر با دیدہ، بے بصر نادیدہ نیست و از عارف باللہ ہیچ چیز پوشیدہ نیست ۔ آری یقین است ہر کہ از راہِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بے یقین است، بے بصر نابینا کور چشم اہل خشم حاسد پر طمع بے دیدہ است ۔ از برائی امتحان عارفان احتیاج استخارہ نیست کہ از ایشان طلب حق بکن کہ مراتب حق دارند، از باطل بیزار اند ۔ ہر کہ ایشان را رضامند کنند صاحب نظر شود ہر دو جہان در مدنظر او و او صاحب نظارہ و دل سرد گردد جز لاسوی اللہ از دنیا در پائے سنگ خار خارا ۔ بداں کہ مصنف می گوید کہ علم سہ حرف است و عمل سہ حرف است و فقر سہ حرف است و فقہ سہ حرف

www.sultan-ul-faqr-publications.com

است و فیض سہ حرف است و فضل سہ حرف است و رحم سہ حرف است و حلم سہ حرف است و نفس سہ حرف است و قلب سہ حرف است و روح سہ حرف است و راز سہ حرف است و نور سہ حرف است و غرق سہ حرف است و فنا سہ حرف است و بقا سہ حرف است۔ پس ایں مجموعہ چہل ہشت حروف شد و از ہر حرف ہفتاد سہ ہزار علم و ہفتاد سہ ہزار درجات۔ مرشدی کہ روزِ اول طالب اللہ را ہر یک علم درجات از اسم اللہ ذات از کلید کلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وہر یک خاصیت قرآن نص و حدیث آیات طالب اللہ را نمودار مشاہدہ نکند تحقیقات معلوم شد کہ مرشد ناقص ناتمام است بلکہ تعلیم علم و تلقین فقر یک حرف بس است۔ ابیات

علم یک نقطہ بود زاں دان حرف ۔ باعلم عارف شوی صاحب شرف
آں علم حرفی یافتم از مصطفیؐ ۔ واقف اسرار گشتم از الٰہ
جاہلاں را نیست جائے پیش حق ۔ زیر پائی عالمان را ہر طبق
عرش فرش خواب گاہ ہر مقام ۔ با خداوند غرق گشتم ہر دوام

بداں کہ آں سلک سلوک کدام است کہ تمام عمر شیطان گرد نگردد و نفس از عبادت ظاہری باطنی فارغ نباشد، دنیا و اہل دنیا آں طریق را غلام۔ تو نمیدانی کہ زبان عارف فقیر تیغ برہنہ سیف اللہ قاتل است۔ تو نمیدانی کہ توجہ و دلیل فقیر جان بلب رسیدہ مردہ را دم عیسٰیؑ حیات ابدی بخشد۔ تو نمیدانی کہ از وہم فقیر علم واردات فتوحات موافق نص حدیثات غیبی صحیح الہام بخشد۔ اَلْاِلْھَامُ اِلْقَاءُ الْخَیْرِ فِیْ قَلْبِ الْغَیْرِ بِلَا کَسْبٍ ٥ اَلْاِلْھَامُ قَرِیْبٌ عَنِ الرَّحْمٰنِ وَبَعِیْدٌ عَنِ الشَّیْطٰنِ۔ آں الہام کہ از تصور اسم اللہ ذات و ذکر نفی اثبات از کلید کلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ در دل درآید و بر زبان برآید و از اں حقائق ماضی حال مستقبل می کشاید۔ تو نمی دانی کہ از خیال فقیری زاید در دل معرفت وصال و بر زبان برآید قال اللہ قال الرسول با قال قال با حال حال با وصال وصال لازوال۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ وآں سلک سلوک کدام است کہ ہمیشہ بمد نظر اللہ منظور و مدام مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضور بالتماس ذکر مذکور با شعور۔ ایں مراتب غزا است بہ تیغ تصور اسم اللہ ذات قاتل نفس یہود، بروئے خوشنود بود معبود۔ ایں است ہر دو جہان مطالب مقصود۔ ایں کل و جز مراتب از حاضرات اسم اللہ ذات و از تصور اسم محمد سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و می کشاید از کلید کلمہ طیبات از طریق تحقیق است۔ ہر کہ شک آرد ملعون زندیق است۔

بدانکہ درمیان بندہ و خدا کوہ دیوار راہِ فرسنگ نیست۔ بلکہ درمیان بندہ و خدا حجاب پردہ پیاز است۔ پردہ پیاز را ہیچ مشکل نباشد پارہ کردن از تصور اسم اللہ ذات و از نظر مرشد کامل صاحب راز۔ اگر بیائی در باز واگر نیائی خدا بے نیاز۔

بدانکہ مرتبہ فقر و معرفت از ہر مراتب بلندتر و عظیم و کریم تر است۔ ایں نہ فقیر اند کہ از ہر در مثل سگ لقمہ گیرند بد مذہب اہل بدعت بد نظیر اند و تارک الصلوٰۃ خبیث ثانی ابلیس بہ ام الخبائث شراب شرب بے نصیب از معرفتِ الٰہی ندیدہ۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ہر کہ بایشان دوست گوئی کہ دوست دارِشیطان است۔ دوستی ایشان دشمنی خدا و رسولِ خدا۔ اہل بدعت طائفہ نفس پرست سرہوا۔ قولہ تعالیٰ اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام لَا تَجْلِسُوْا مَعَ اَھْلَ الْبِدْعَۃِ۔ چنانچہ شیخ سعدی شیرازی رحمتہ اللہ علیہ می فرماید:

خلافِ پیغمبر کسی راہ گزید　　　　که هرگز به منزل نه خواهد رسید

جواب مصنف:

خلافِ شریعت بود چشم کور　　　　که نورش نه بیند رسد لب بگور

فقر یک صورت نور است کہ دوام صحبت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم می باشد کہ نام آں سلطان الفقر است فیض بخش کہ نور سلطان الفقر از آفتاب روشن تر و بوئے از سلطان الفقر خوشبوئی بہ از مشک گلاب عنبر عطر۔ ہر کہ سلطان الفقر را در خواب بہ بیند فقیر لایحتاج گردد و پیغمبر صاحب آنرا دست بیعت در باطن تعلیم و تلقین کند۔ ایں قال من برحال من۔ ہر کہ بہ تمامیت فقر رسد تمامیت دنیا و عقبیٰ ہر دو در تحتِ اقدام او در آید۔ ابیات

مرا ز پیر طریقت نصیحتی یاد است　　　　که غیر یاد خدا هر چه هست برباد است

دولت به سگان دادند نعمت بخران　　　　ما امن امانیم تماشا نگران

بدانکہ کلمہ طیب بیست چہار حروف است و شب و روز بیست و چہار ساعت است و درمیان روز و شب آدمی را بیست چہار ہزار دم است، چوں فقیر خاص بحضوری تصدیق اخلاص بگوید لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہر حرف کلمہ ہر ساعت گناہ را چناں سوزد چنانچہ سوزد آتش ہیزم خشک را و از ہر حرف کلمہ ہزار علم بکشاید و از ہر علم ہزار عمل تقبل اللہ رخ نماید و از مجموعہ عمل ذاکر کلمہ گوئندہ عارف باللہ شود و مقرب حق گردد و کشف الٰہی برو مکشوف شود۔ عجب دارم از اں قوم احمق بیشعور مردہ دل بانفس مغرور بے رخصت، بے اجازت و بے دست بیعت و بے باطن و بے حکم از محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و بے قوت تلقین و تعلیم از راہ تقلید و خبر ندارند از کنہ کلمہ طیب کلید، تعلیم طالبان را با تلقین ذکر میکنند و ذکر در وجود ایشان تاثیر نکند و نفس ایشان از ہوا گناہ باز نیاید و راہ توحید معرفت الٰہی بر ایشان احوال نکشاید۔ چوں کامل مرشد طالب اللہ را اصل ذکر اساس ذکر توحید است اول بنظر مرشد کامل با تصور اسم اللہ ذات غوطہ خوراند در دریائے سر کہ صدف توحید است وجود طالب را پاک گرداند۔ بعد از اں مرشد ذکر کلمہ رخصت کند و طالب بگوید لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ چوں طالب بدیں ترتیب کلمہ بخواند چشم از دل گردد و از و برسد بمقام معرفت راز۔ پس از طالب کہ ہیچ مقامات ذات و صفات آنچہ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طبقات مخفی و پوشیدہ نماند و گرنہ کلمہ جلادان و منافقان و مردہ دلان نیز می خوانند و کنہ حقیقت کلمہ نمیدانند در شریعت کلمہ تاثیر کند و بے شریعت از ذکر کلمہ رجعت خورد و خراب شود۔

بیت

www.sultan-ul-faqr-publications.com

راہ می باید مرا راہِ نبیؐ　　ہر کہ راہی رفت دیگر شد شقی

بدانکہ علم توریت وعلم انجیل وعلم زبور وعلم قرآن وآنچہ علم حدیث قدسی و حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآنچہ علم متعلق ایمان است علم سرّ اسرار پیدا پنہاں ربانی وعلم نور وعلم معراج حضور وعلم مشاہدہ وعلم قدس ہمہ جملگی وعلم کل وجز ہمہ در طی کلمہ طیب است ۔ چوں کنہ طی کلمہ طیب بکشاید ہمہ علم مشروحاً صحیح رخ نماید ۔ ہر کہ خوانندہ کلمہ طیب کہ از کنہ معنی تحقیق خواند و ہر یک علم کشف شود میداند و ایں چنین فقیر بزرگ خوانندہ کلمہ طیب را ہر آنکس کہ جاہل گوید و از خواندن کلمہ طیب مانع شود کافر گردد کہ از آواز کلمہ طیب کافر پریشان گردد و جان بہ لب برسد از برائی آنکہ آواز کلمہ طیب کافر و منافق را و حاسد و سیاہ دل و مردہ دل را خوش نہ نماید و از آواز کلمہ طیب مومن را و مسلمان را و صاحبِ تصدیق قلب را فرحت بخشد و لذت و جمعیت دہد و شوق شفقت بعزت شرف در وجود پیدا شود ایں نعمت اللہ ذکر اللہ نصیب جمیع برادران مومنان را و مسلمانان را ۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام ذِکْرُ اللّٰہِ فَرْضٌ مِنْ قَبْلِ کُلِّ فَرْضٍ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ قولہ تعالیٰ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مَرَّۃً لَمْ یَبْقَ ذُنُوْبَہٗ ذَرَّۃٍ ۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ دَخَلَ الْجَنَّۃَ بِلَا حِسَابٍ وَّبِلَا عَذَابٍ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام قَائِلُوْنَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کَثِیْرًا وَّ مُخْلِصُوْنَ قَلِیْلًا ۔ مصنف می گوید کہ بگفتن لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ آدمی گویندہ کلمہ طیب را جان وتن ومال ہمہ پاک گردد از روئی عصمت کلمہ طیب قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔ مصنف می گوید کہ ذکر نصیب اولیا اللہ کلمہ طیب گویندگان امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است ۔ قولہ تعالیٰ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ قولہ تعالیٰ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ۔ ابیات

نجات مردم جان لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ　　کلید قفل جنان لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

چہ خوف آتش دوزخ چہ باک دیو لعین　　او را کہ کرد بیان لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

نبود ملک نہ عالم نہ دورِ چرخ کبود　　کہ بود دورِ امان لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

خوانندہ کلمہ طیب بچہار چیز محتاج است ۔ اول ہر کرا از کلمہ طیب تصدیق قلب نیست منافق است ۔ دوم ہر کرا از کلمہ طیب حرمت نیست فاسق است ۔ سیوم ہر کرا از کلمہ طیب حلاوت لذت جمعیت اخلاص نیست مرائی است یعنی اہل ریا ۔ چہارم ہر کرا از کلمہ طیب تعظیم نیست مبتدع است یعنی بدعتی ۔ دانی کہ کلمہ طیب از کجا نامیدہ شد؟ از آنکہ درین کلمہ طیب ذکر پاکی خدا عزوجل است و غالب شدن بر ناپاکان مشرکان و کافران و منافقان و حاسدان و غافلان و مردہ دلان ۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اِنَّ فِیْ ذِکْرِ الْجَلِیِّ عَشَرَ فَوَائِدَ صَفَآءُ الْقُلُوْبِ وَتَنْبِیْہُ الْغَافِلِیْنَ وَصِحَّۃُ الْاَبْدَانِ وَ مُحَارَبَۃُ بِاَعْدَآءِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاِظْھَارُ الدِّیْنِ وَنَفْیُ خَوَاطِرِ الشَّیْطَانِیَّۃِ وَ نَفْیُ خَوَاطِرِ النَّفْسَانِیَّۃِ وَ تَوَجُّہٗ اِلَی اللّٰہِ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

تَعَالٰی وَ الْاِعْرَاضُ عَنْ غَیْرِ اللّٰہِ وَفِیْہِ یَرْفَعُ الْحِجَابِ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اللّٰہِ ۔ مصنف می گوید کہ سوال جواب مرشد و طالب ایں است، مرشد می گوید۔

از زن و فرزند طالب جان عزیز طلب کن طالب ترا مطلب چہ چیز

طالب می گوید

ہر مطالب می کشاید باطلب می نما کونین را بنمائے مارا در قلب

گر تو مرشد حق پرستی باخدا کونین را بر پشت ناخن می نما

مرشد باھُوؒ می گوید

ایں کمینہ مرتبہ کمتر مبین تا ترا فی اللہ برم حق الیقین

جز خدا دیگر نماند یاد تو طلب کن اللہ غیر از دل بشو

ہر آنکس بمرتبہ فقر الٰہی رسد کہ در بدعت و گمراہی قدم نزند۔ اینست مراتب تصدیق القلب صدق قولہ تعالیٰ اَنَّ لَھُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّھِمْ ؕ قَالَ الْکٰفِرُوْنَ اِنَّ ھٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِیْنٌ O قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَکْثِرُوْا ذِکْرَ اللّٰہِ تَعَالٰی حَتّٰی یَقُوْلُوْنَ اِنَّہٗ لَمَجْنُوْنٌ ۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلنَّاسُ مُجْزِیُوْنَ بِاَعْمَالِھِمْ اِنْ خَیْرًا فَخَیْرٌ وَ اِنْ شَرًّا فَشَرٌّ ۔ قولہ تعالیٰ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ ؕ O وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ O قولہ تعالیٰ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَیْھَا ط اہل قوم کافران و منافقان و حاسدان قدیم دشمن انبیا و اولیا اللہ ہستند۔ قولہ تعالیٰ وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاھْجُرْھُمْ ھَجْرًا جَمِیْلًا O وَ ذَرْنِیْ وَالْمُکَذِّبِیْنَ اُولِی النَّعْمَۃِ وَمَھِّلْھُمْ قَلِیْلًا O قولہ تعالیٰ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِھِمْ خَیْرًا ۙ وَّ قَالُوْا ھٰذَآ اِفْکٌ مُّبِیْنٌ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام ظَنُّ الْمُؤْمِنِیْنَ خَیْرًا ۔

ہر کہ ظن بد میبرد بر مومنان نیست آں مومن بدان از کافران

مومن آن ہست کہ دارد قلب صفا وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی و آنچہ بالا مرقوم یافت از اقرار صحیح تحقیق و از طریق تصدیق و برآمدن از شرک کفر اہل زندیق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بدان کہ "لَآ" ابتدا سر کلمہ طیب ازاں است کہ "لَآ" صورت مقراض دارد۔ مقراض "لَآ" چناں بر دگناہان را چنانچہ برد مقراض پارچہ را و یا آنکہ لَآ صورت ذوالفقار دارد، قتل کند نفس کافر را۔ "لَآ" نفی نیست گرداند۔ اول از "لَآ" مطلقاً نیست نفی شد اِلٰہ رسید، اِلَّا اللّٰہُ بروے ثابت گشت۔ چوں با اِلَّا اللّٰہُ اثبات شد از محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعیت بہ ایمان یافت و ایمان را بمستفق روح رفیق خود ساخت۔ مردن نفس بتصدیق است۔ ہر کرا تصدیق نیست منافق است و مسلمان شدن با قرار زبان تحقیق است لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔ ہر کہ بزبان کلمہ اقرار نکند کافر است۔ دو گواہ اقرار زبان دارد۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

زبان راد وگواہ ایں است ۔ اول صدق المقال سختی و آسانی بہر حال، دوم آنکہ اکل الحلال اگر چہ خشک و بے نمک باشد بہتر است از حرام لذات فربہ و چرب ۔ تصدیق ایں است ۔ اول محبت قلب دوم معرفت مولیٰ طلب ۔ ایں چنین صاحب تصدیق ہرگز نہ گردد سلب و بناء اسلام و مسلمانی را بہ ایمان مجمل و بہ ایمان مفصل بہ شہادت کلمہ ختم تمام است، عاقبت خاتمہ بالخیر او تمام است ۔

تو نمیدانی کہ ہفتاد ہزار نظر رحمت اللہ تعالیٰ بر صاحب تصدیق با نظر منظور است و تصدیق قلب را سہ لباس است ۔ اول لباس نور ایمان، دوم لباس تقویٰ روح، سیوم لباس ذکر قلبی چنانچہ زبان مضغہ لقمہ گوشت است ہم چنان قلب نیز مضغہ لقمہ گوشت، تصدیق قلب ثابت شود کہ قلب زبان کشاید و در تحرک جنبش در آید و بگوید یَااَللّٰہُ. یَااَللّٰہُ. یَااَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ قلب متعلق روح است و قلب کہ متعلق روح است پیچیدہ در تصدیق باشد، قلبی کہ بہ آواز بلند گواہی دہد و بگوید قَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ۔ بدانکہ ایمان در تصدیق است و یا تصدیق در ایمان است، تصدیق در رحمت اللہ است و یا رحمت اللہ در تصدیق است، تصدیق در توفیق الٰہی است و یا توفیق الٰہی در تصدیق است تصدیق در معرفت توحید اللہ است و یا معرفت توحید اللہ در تصدیق است؟ تصدیق در قلب است و قلب در روح است و روح در سِرّ است و سِرّ در خفی است و خفی در یخفیٰ است و یخفیٰ در لَا تَحْزَنْ است و لَا تَحْزَنْ در لَا تَخَفْ است ۔ ہر کہ صاحب تصدیق در لامکان لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ رسد باطن معمور و بشوق اللہ مسرور، ملاقات بہر یک روحانیت اہل قبور، دوام بمد نظر اللہ منظور و در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضور، وجود او مغفور قلب او بمثل بیت المعمور۔ چوں صاحب تصدیق با ایں مراتب رسد، تصدیق صورت نور شود و در تصور تصرف غرق در قبض بہ اسم اللہ ذات ہمیشہ بمشاہدہ ربوبیت تجلیات فارغ از خناس خرطوم وسوسہ وہمات خطرات و برگرد او حصار مرقوم کلمہ طیب است کہ شب و روز و در تصدیق القلب است لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔ ہر کہ با ایں مراتب رسد تصدیق القلب مسلمان مومن حقیقی از طریق تحقیق ۔ ہر کہ شک آرد منافق زندیق ۔ مرشدی کہ روز اول طالب اللہ را از باطن ذکر قلبی بدین طریق نرساند بمراتب تصدیق مرشد بے قوت خام ناتوفیق است ۔ عجب دارم از اں قوم کہ نہ خبر دارند از تصدیق و نہ خبر دارند از معرفت الٰہی توفیق و نہ نفس خود را ظاہر باطن می کند تحقیق، بمثلِ کرم دوام در آرزوئے دنیا گندگی بے خبر از معرفت بندگی صاحب نجس در غلاظت غلیظ دنیا نجاست و خود را امید انداز ہوائے نفس صاحب فراست ۔ معلوم شد کہ از علم رجعت خوردہ از برائی معاش لذت ذائقہ عیش عاش، قدم بلفقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نبردہ کار خود را بخدا نہ سپردہ ۔ علما عامل جان بلب رسیدہ بلفقر فاقہ مردہ اند قدم بر در اہل دنیا نبردہ انداز برائی آنکہ علما عامل خود غنی بادشاہ است و لی وارث نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام لایحتاج کہ خلق در حکم تابع ایشان است ۔ طائفہ علما سعادت کیشان، نہ از برائی دنیا درم پریشان ۔ ایں فقیر آنچہ گوید از روئی حساب نہ از حسد ۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَۃٍ ۔ ابیات

www.sultan-ul-faqr-publications.com

علم دانی چیست راہبر راہنما — از علم حاصل میشود باطن صفا
علم سہ حرف است ع ل م — از علم یابند راہِ مستقیم
علم از عین است عین از عین بین — میشوی عارف خدا اہل از یقین
علم را عزت بدہ ادب جزا — از جہل و کفر و شرک و کبر باز آ
علم را بر چشم نہ نور خدا — از علم حاصل شود راہِ مصطفیٰؐ
باھوؒ را تعلیم علمش از حضور — از وجودش رفت غصہ ہم غرور
علم تابع ذکر ذکرش خوش بخوان — از ذکر روشن میشود عین العیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ و ذکر امر است تعلق بہ روح دارد و علم ادب است تعلق نفس مطمئنہ دارد۔ المطلب آنکہ اصحابان پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را ظاہری علم ہیچ نبود و از تاثیر ذکر حب کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ و ذکر خفیہ و قلبی، روحی و سرّی علم لدنی فیض روشن تفسیر با تاثیر داشت و ہر سخنی کہ ایشان را بر زبان برآمد اول کلمہ طیب و یا نام اللہ، بعد از اں از ہر کلام ذکر مذکور۔

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْءٌ۔ پس ذکر کل است و علم جز۔ جز در کل در آید و از جز کل حاصل نمی شود۔ تا آنکہ کسی کلید کل بدست ندارد قفل توحید معرفت کشادن مشکل است۔ از کُل دو علم واضح شود، علم سعادت و علمِ ارادت۔ ایں بہ تصدیق دل تعلق دارد، محض مشاہدہ نورِ الٰہی معرفت وصال۔ ایں علم غیب باطن است۔ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ و سہ علم تعلق بجز زبان دارد۔ علم عادت و علم اجازت و علم عبادت محض قیل و قال۔ ہر کہ علم کل و جز در عمل در آید ہر آنکس علما عامل و فقیر کامل است۔ فقیر کامل معرفت مقام فنا فی اللہ رسیدہ را گویند و عارف بقا باللہ صاحب غرق نور ربوبیت دیدہ را گویند۔ ایں چنیں فقیر کامل را حیات و ممات یکی است۔

ابیات

مراتب موت با ایمان حیات است — ز دنیا رفتہ با ایمان نجات است
جسم اینجا است جانش آنجہانی — ملاقاتش مجالس با روحانی
فنا فی اللہ عارف باوصالم — ز ہستی خویش رفتم لازوالم
مقام خویش را من پیش دیدم — حضوری مصطفیٰؐ مجلس رسیدم

قولہ تعالیٰ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام حُبُّ الْفُقَرَآءِ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام حُبُّ الْفُقَرَآءِ حُبُّ الرَّحْمٰنِ۔ آری یقین است کہ ہیچ جاہل عارف و ولی اللہ نشد علم باید خواہ علم ظاہر خواہ علم باطن و ہیچ عالم شقی نشد بجز ابلیس۔ بیت

www.sultan-ul-faqr-publications.com

علم باطن ہمچو مسکہ علم ظاہر ہمچو شیر
کے بود بے شیر مسکہ کے بود بے پیر پیر

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام لَا فَرْقَ بَیْنَ الْحَیَوَانِ وَالْاِنْسَانِ اِلَّا بِالْعِلْمِ۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْمُعَامَلَۃِ وَ عِلْمُ الْمُکَاشِفَۃِ ○ لَوْ لَا الْعُلَمَآءُ لَصَارُوا النَّاسُ کَالْبَہَآئِمِ مصنف میگوید بعضی آدمی صورت انسان و سیرت حیوان۔ انسان کامل بہ پنج صفت موصوف است علم، ادب، حیا، تصدیق، یقین۔ قولہ تعالیٰ وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْنُ۔ ابیات

یقین از یک پدر یک پیر باشد دوئی را از دل خود می تراشد
یقین شد از یقین تا وقت مردن یقین باطاعت است لب گور بردن
یقین از دل کشاید راز اللہ خطی در کش بگرد لاسوی اللہ
یقین امداد توفیق از الٰہی یقین فیضی دہد فضلش آگاہی
یقین غرقش بود غیرش نہ بیند بہ مجلس اولیا اللہ نشیند
یقین در سجدہ و صوم و صلوٰتش ز سجدہ کرد حاصل ذکر ذاتش
یقین ہرگز نہ دارد بے شریعت اگر دعویٰ کند او در طریقت
یقین با شاہد و مشہود باشد کہ ہر دم بندگی معبود باشد
بکن طاعت کہ تا دم زندہ مانی یقین شد بندگی تو یار جانی
کہ ملحد بدعتش در کفر ورزی یقین ہرگز نہ داری زاں تو لرزی
چو قرب ایشاں بہ ابلیس دارند کہ با سجدہ نمازی رو نیارند
کہ خندہ می کند بر اہل عالم کہ لعنت حق بود بر اہل ظالم

واکثر ملحدان میل کنندہ بسوئے دین باطل میگویند نماز فرض است تا برسیدن مراتب یقین۔ ہر کہ بمراتب یقین رسد، نماز روزہ فرض بروئے ساقط شود۔ ایں حیلہ شیطانِ لعین است و حجت نفس امارہ کافرِ بے دین است۔ یقین پنج بنائے اسلام تعلق دارد، آری یقین است ادب علم و علمار انگہدار، اگر چہ صورت علم و علمار انوشتہ بینی بر دیوار و امرِ فقرا بجا آر کہ خلافِ فقرا می کند ہر دو جہان خوار۔ ایں ہر دو طائفہ محمدی ابرار۔ بیت

خندہ بر سینہ صافان می کنی ہشیار باش
ہر کہ بر آئینہ خندد رویش خندی خود کند

آری یقین است فقیر خود مفلس حقیر اند کہ در حکم ایشان دنیا پریشان ہمہ بہ درویشان التماس میکند مرا قبول بکن و فقیران

www.sultan-ul-faqr-publications.com

می گویند کہ اے زن تراسہ طلاق دادہ اند مردان خدا اہل الوصول ۔ دنیا را ہر آنکس قبول کند کہ نادانستہ اہل مجہول کہ دنیا در خانہ مجہول وکفار بسیار جمع شود ۔ از خانہ اہل اللہ وظل اللہ ہمیشہ در تصرفات دنیا کہ در تصرف آن دنیا مسلمانی حضرت عثمان ونعمان اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ تصرف روزینہ تاشبینہ وتصرف شبینہ تا روزینہ چنانچہ فرمودہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب مدینہ اَلْفَقِیْرُ لَا طَامِعَ وَلَا جَامِعَ وَلَا مَانِعَ ۔ ظاہر فقیر صاحب خزانہ و در باطن فقیر مع اللہ یگانہ۔

بیت

نفس را رسوا کند بہر از گدا　　　بر ہر دری قدمی زند بہر از خدا

بر علم مغرور مباش ،علم آن است کہ ترا حضوری برد ۔ از الہام خود بامذکور باش وعلم نیز پنج اند و عالم نیز پنج ۔ ہر کہ ایں پنج علم را تحصیل کند آن عالم با علم افتخار ، با جمعیت و اعتبار ۔ پنج علم اینست ۔ علم اللسان و عالم اللسان ،علم القلب و عالم القلب ،علم الروح و عالم الروح ،علم السر و عالم السر ،علم یخفیٰ و عالم یخفیٰ ۔ ہر کہ ایں مجموعہ علم باری تعالیٰ را کہ علم اقرار بزبان وعلم نور معرفت توحید ، از اں علمی کہ دقیقہ فنائے نفس و دلیل آں علم دلیلی کہ بمشاہدہ نور حضور میسر دبرب جلیل زندہ قلب وآں علمی کہ روشن بخشندہ روح مثل آفتاب فیض فضل ثواب ،آں علمی کہ پردہ بردارندہ ظلمات ،تجلّی ذات سرّ الاسرار نمائندہ مشاہدہ حاضرات سرّ الاسرار ربانی قدرت سبحانی ۔ آں علمی کہ خفی حاضر مشرف کنندہ مجلس نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر کہ ایں علم خفی را از کامل الانسان خیر البشر میخواند از وہیچ چیز پوشیدہ نماند ۔ ایں علم ہر یک از توحید وایں علم صاحب تحصیل را میکشاید از حاضرات اسم اللہ ذات واز کلید کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔ ایں علم تمامیت وسلک سلوک حضوری را چہ داند اہل تقلید؟ ابیات

چوں نہ من ماند نہ نام من وجود　　　غرق وحدت اسم اللہ می ربود

ایں مراتب از قلب باشد سلیم　　　قلب شد قلزم ز وحدت حق کریم

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام " اِتَّقُوْا الْعَالِمَ الْجَاھِلَ قِیْلَ مَنِ الْعَالِمَ الْجَاھِلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ عَالِمَ اللِّسَانِ وَجَاھِلَ الْقَلْبِ " بدانکہ دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روشن راہ است وظلمات بدعت اہل بدعت دل سیاہ مثل لالہ در دل ایشاں داغ از نفاق است ۔ ابیات

شبنم نہ کرد داغ دل لالہ را علاج　　　نتواں بگریہ شست خط سر نوشت را

مکش رو درہم از حکم قضا چہ میکشی پردہ　　　چہ پروا آتش از چین بجبین بوریا دارد

مصنف می گوید:

باھُوؒ رضا بر قضا غالب چو گردد　　　ز کردہ از خدا ہرگز نہ لرزد

چرا لرزد کہ قرب او تمام است هر آں لرزد کہ ناقص عام خام است

رضا قاضی قضا در حکم بہ او بجز حکمش نہ گیرد جان از مو

بدان کہ بندہ بخواست خود پیدا نہ شد کہ ہر کار و خواہش بموافق خواست بندہ شود۔ قال حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عَرَفْتُ رَبِّي بِفَسْخِ الْعَزَائِمِ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام فِعْلُ الْحَكِيْمِ لَا يَخْلُوْا عَنِ الْحِكْمَةِ ۔پس بہتر است کہ کار خود را بہ خدا سپارد و خود را درمیان نیارد۔

قولہ تعالیٰ وَ اُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ۔ بدانکہ خدا تعالیٰ عزوجل شانہٗ بے مثل و بے مثال است، اللہ حیّ القیوم واحد ہستی خود را بر خود صورت ہستی کہ صورت خدا تعالیٰ غیر مخلوق است۔ ہر کہ در خواب یا از خواب غالب تر مراقبہ بہ بیند، بدیدن یا مجذوب شود و اگر بیدار ہشیار گردد، از نور توحید ربوبیت رویت در وجود چناں آتش گرمی پیدا شود کہ سوختہ بمیرد و یا آنکہ بر زبان او مہر سکوت شود کَلَّ لِسَانُهٗ و یا آنکہ شب و روز سر از سجدہ نبر دارد۔ بر تن لباس شریعت پوشد و در شریعت بکوشد و صورت بے مثل را مثل بستہ نتواند، و در آنوقت مشرف رویت مشاہدہ حضوری چنداں نعمت اللہ حاصل شود عارف باللہ واصل را کہ شرح در وہم و فہم نگنجد۔ ایں مراتب نیز از حاضرات اسم اللہ ذات از کلید کلمہ طیبات می کشاید لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ طریق کلمہ طیب تحقیق است ہر کہ شک آرد از اہل زندیق است قال علیہ الصلوٰۃ والسلام تَفَكَّرُوْا فِيْ اٰيٰتِهٖ وَلَا تَفَكَّرُوْا فِيْ ذَاتِهٖ۔ پس معلوم شد کہ آواز نفس و مقام نفس و سوال نفس و احوال نفس دیگر است، آواز قلب و راز قلب و مقام قلب و سوال قلب و احوال قلب دیگر است و آواز روح و راز روح و مقام روح و سوال روح و احوال روح دیگر است۔ نفس را آواز علم دنیا است و مقام او ہوا است و قلب را آواز ذکر است و علم او محبت الٰہی شوق و مقام او باطن صفا است و آواز روح کلام اللہ نص حدیث مقام روح جمعیت علم علوم۔ ہر یک طائفہ را از ہر یک مقام معلوم باید کرد کہ ایں اہل نفس است و ایں اہل قلب است و ایں اہل روح است۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اِنَّ فِيْ جَسَدِ بَنِيْ اٰدَمَ عَشَرَةَ اَنْوَاعٍ مِنَ النَّارِ نَارُ الشَّهْوَةِ وَ نَارُ الْحِرْصِ وَ نَارُ الْحَسَدِ وَ نَارُ النَّظَرِ وَ نَارُ الْغَفْلَةِ وَ نَارُ الْجَهْلِ وَ نَارُ الْبَطْنِ وَ نَارُ اللِّسَانِ وَ نَارُ الْمَعْصِيَةِ وَ نَارُ الْفَرْجِ وَ نَارُ الشَّهْوَةِ لَا تَدْفَعُ اِلَّا بِالصَّوْمِ وَ نَارُ الْحِرْصِ لَا تَدْفَعُ اِلَّا بِذِكْرِ الْمَوْتِ وَ نَارُ الْحَسَدِ لَا تَدْفَعُ اِلَّا بِصَفَاءِ الْقَلْبِ وَ نَارُ النَّظَرِ لَا تَدْفَعُ اِلَّا بِذِكْرِ الْقَلْبِ وَ نَارُ الْغَفْلَةِ لَا تَدْفَعُ اِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ نَارُ الْجَهْلِ لَا تَدْفَعُ اِلَّا بِاِسْتِمَاعِ الْعِلْمِ وَ نَارُ الْبَطْنِ لَا تَدْفَعُ اِلَّا بِاَكْلِ الْحَلَالِ وَ نَارُ اللِّسَانِ لَا تَدْفَعُ اِلَّا بِتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَ نَارُ الْمَعْصِيَةِ لَا تَدْفَعُ اِلَّا بِالْاَسْتِغْفَارِ وَ نَارُ الْفَرْجِ لَا تَدْفَعُ اِلَّا بِنِكَاحِ الْحَلَالِ۔

قطعہ

چہ حاصل مرد را از دین و دنیا ازیں یا بگذر و ہم را بگذار

www.sultan-ul-faqr-publications.com

سَوَادُ الْوَجْهِ شد در ہر دو عالم مگر روشن شوی اے نیک کردار

بعضی فقیر پسند خالق و بعضی پسند خلق۔ بیت

ہر کہ باشد پسند خالق پاک ور نباشد پسند خلق چہ باک

بدانکہ بعلم فقہ مسائل خواندن و بعلم عربی خواندن و بظاہر ریاضت طاعت نفس بسیار فربہ و از نام ناموس غوغا در خلق اللہ مشہور خوشوقت گردد و در ہوائے انا در آید و خود را در چشم خلق نیک آراستہ نماید و بخواندن علم تصوف توحید معرفت الٰہی وحدانیت نفس شرمندہ شود و از ذکر خفیہ کہ گوشت جاں خورد و از خوف خدا تعالیٰ گریان و زاری آہ سوز مغز از استخوان میسر آید۔ ازیں ریاضت بے ریا پوشیدہ دوام خون جگر نوشیدہ نفس لاغر میسر آید از ہوا، از بود نابود فی اللہ فنا۔ ایں است علم تصوف خواندن فرض عین و سنت انبیا و بمراتب رسیدن اولیا و ہمیشہ مدخل شدن مجلس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اگر فقیہی و عالمی صاحب تحصیل تمام عمر علم را میخواند سیاہی وزنگار و کدورت و حب دنیا از دل ایشان خطرات برطرف نگردد تا آنکہ ظاہر علم تصوف صفا کنندہ قلب را نخواند و ذکر خفیہ از کلید کلمہ طیب نداند لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ دل زندہ نگردد و از مردگی دل بیرون نبر آید۔

اگر مردہ دل علم توریت و علم انجیل و علم زبور و علم تفسیر قرآن میخواند دل ہرگز زندہ نشود عمر برباد روح پریشان و نفس شاد۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام لِكُلِّ شَيْءٍ مُصْقِلَةٌ وَ مُصْقِلَةُ الْقَلْبِ ذِكْرُ اللّٰہِ تعالیٰ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ بدانکہ شخصیکہ ہنوز بمرتبہ مومن مسلمان نرسیدہ باشد عارف باللہ فقیر فنا فی اللہ درویش حسبۃ اللہ چہ طور باشد؟ بدانکہ مسلمان شش حروف است م، س، ل، م، ا، ن۔ از حرف ''م'' مسلمان موافق رحمان و مخالف شیطان، موافق علم و مخالف جہل، موافق روح و مخالف نفس، موافق شریعت و مخالف بدعت، موافق فقر و مخالف دنیا و اہل دنیا، قاطع الشہوات و حرص و طمع و آنچہ مانند از ایں ناشائستہ، از حرف ''س'' سلیم قلب تسلیم حق برضا، نیکو خلق با خلق، از حرف ''ل'' لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ برزبان او دوام ورد، از حرف ''م'' دوم متکلم بعلم نص حدیث مسائل فقہ بعلم توحید تصوف، از حرف ''ا'' ارادہ صادق صدیق با تصدیق، از حرف ''ن'' نیت نیک ایں است مراتب مسلمان، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ۔ ہر کہ بدیں صفت موصوف باشد مسلمان حقیقی حق بردار، برحق جان نثار، از باطل بیزار۔ بدانکہ مومن نیز چہار حروف است۔ م، و، م، ن۔ از حرف ''م'' مومن میسر آید از نفاق مدام تصدیق القلب، مولیٰ طلب، محبت افزا، اینست مراتب مومن دل صفا با ادب باحیا، و از حرف ''و'' واحد واحدانیت غرق لاسویٰ اللہ از مردہ دلان فرق صاحب توحید ترک توکل تجرید تفرید، اخلاص باروح بازید و دشمن بانفس یزید، مومن بجز معرفت الٰہی دیگری نہ خرید و نہ ورزید۔ بیت

معرفت اندوز کہ با خود بری کہ نصابے دگراں است نصیب زر و سیم

جواب مصنف

www.sultan-ul-faqr-publications.com

آدمی را معرفت باید نہ جامہ از حریر　　　در صدف بنگر کہ او را سینہ پُر از گوہر است

ابیات

عارفاں در معرفت باشد چناں　　　ماہی اندر آب گم باشد نہاں
ہر کہ گوید عارفم آں لافزن　　　عارفاں لب بستہ باحق ہم سخن
ہر کہ گوید عارفم آں سر ہوا　　　عارفاں غرق فی اللہ شد فنا
ہم عارفم ہم واصلم باحق قریب　　　ایں مراتب یافتم لطف از حبیبؐ

ازحرف "م" دوم مومن مرادلذت ہواند بدنفس موذی را،ازحرف "ن" نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ ۔ مومن رادوام پیشہ نیک بختی اعمال نیک ۔ایں است مراتب مومن ،اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ ۔ دل مومن پُر است بہ نور اللہ رحمت اللہ از ہدایت ازلی عنایت، دردنیاولی اللہ ولایت صاحب فیض فضل عنایت ۔ مومن رادوگواہ است گناہ عفوکند وخشم در وجود فرو خورد ۔قولہ تعالیٰ وَ الْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَ الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۔ابیات باھُوؒ

مومن آنمرد است دارد خشم باز　　　تارک و فارغ ز دنیا بے نیاز
در ملک مومن درم باشد صد گناہ　　　مومنان را نظر باشد بر الہ
ہر کہ گوید مومنم زان وصف دان　　　بر نام اللہ مومنان بخشد جان

مومن مسلمان شدن نہ آسان کاراست ۔درمراتب مومن ومسلمان عظیم مشاہدہ سرِاسرارِ پروردگار ۔مومن نظرنکند بسوئے دنیامردار اگرچہ بفقر وفاقہ می گزرد روز بسیار ۔طالب دنیارامومن مسلمان مشمار کہ دنیانصیب منافقان وکافران است ۔
بدانکہ چوں قلب درجنبش درآید وصاحب قلب باتصور اسم اللہ ذات برسرِقلب نقش منقش اسم اللہ ذات رادرست بہ بیند وازمیان ہریک حرف اسم اللہ ذات شعلہ نورمثل آفتاب گردبگردقلب طلوع تابش روشنی زندوقلب ازسرتاقدم درقبض تجلیات نورذات درآیدوزبان کشاید یااللہ ۔یااللہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہربارکہ قلب نام اللہ گیردبمعہ کلمہ طیب ثواب ہفتاد ہزارختم قرآن یابد، بلکہ ثواب ازیں بسیار بیشماراست ۔چوں ایں چنیں ذاکر صاحب قلب باتصوراسم اللہ ذات چشم پوشیدہ مراقبہ باستغراق متوجہ قلب شودومیگردددرتجلیٔ ذات غرق نورمشاہدہ ربوبیت حضور پنجاہ وسی سال گناہ ازدفاترکراماًکاتبین محوومنسوخ گرددبامراللہ تعالیٰ وبہ برکت نورعصمت اسم اللہ ذات وبہ برکت کلمہ طیبات لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ایں عمل تقبل اللہ پوشیدہ بیریا است دوام بمدنظرخدا است کہ نظرخداتعالیٰ بردل است ۔
بدانکہ چوں صاحب تصوربہ اسم اللہ ذات باترتیب کلمہ طیبات بالترتیب مشرف حضوری دوست خدامحمدرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حبیب چشم پوشیدہ ۔بمراقبہ رودتیغ تصوراسم اللہ ذات بدست گیرد قتل کند صغیرہ وکبیرہ گناہان تمام عمر راوقتل کندشیطان نفس راقتل کندخناس ،خرطوم جمیع خطرات راقتل کندگوئی آنچہ جملگی دارالحرب کہ برروئے زمین است ۔قال

علیہ الصلوٰۃ والسلام تَفَکُّرُ السَّاعَةِ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَیْنِ ۔ پس ایں چنیں ذکر مدام و تفکر تمام و مراقبہ حضوری علیہ الصلوٰۃ والسلام را مجموعۃ الحسنات گویند بموجب ایں آیت کریمہ ۔قولہ تعالیٰ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِیْنَ ۝ قولہ تعالیٰ وَ یَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِیْٓ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا الْبَآىِٕسَ الْفَقِیْرَ ۝ بدانکہ چوں ذاکر خفیہ چشم پوشیدہ ،متوجہ مراقبہ غرق بدل شود اول دل بمد دراز و بلند آواز بگوید لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَغْمِضْ عَیْنَیْكَ یَا عَلِیُّ وَ اسْمَعْ فِیْ قَلْبِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔ ہر کہ بایں نعمت عظمیٰ رسد ذاکر حافظ رحمانی ۔ ہر کہ ازیں نعمت محروم سیاہ دل خراب بخطرات شیطانی ۔ پس درمیان حیوان و انسان فرق ہمیں قلب است، قلب سلیم پُر ذکر، نور اللہ روشن ضمیر انسان وَ اِلَّا نہ حیوان است ۔ انسان آنرا گویند کہ ظاہر بعبودیت و باطن از مشاہدہ دل معرفت الٰہی نور حضور ربوبیت کہ عبودیت ظاہر باواز نماز تعلق دارد و ربوبیت مشاہدہ دل حضوریت راز تعلق دارد ۔ مومن سالک عارف را عبودیت و ربوبیت ہر دو بال و پر است ۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ لَّمْ اَدَّیْتَ فَرْضَ الدَّائِمِ لَمْ یَتَقَبَّلِ اللّٰهُ مِنْهُ فَرْضُ الْوَقْتِ وَمَنْ لَّمْ اَدَّیْتَ فَرْضَ الْوَقْتِ لَمْ یَتَقَبَّلِ اللّٰهُ مِنْهُ فَرْضَ الدَّائِمِ ۔ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمودہ : کسی کہ ادا نکند فرض دائمی راخدا تعالیٰ قبول نکند فرض وقتی او و کسی کہ ادا نکند فرض وقتی راخدا تعالیٰ قبول نکند فرض دائمی او ۔ فرض وقتی پنج وقت نماز است و فرض دائمی غرق بدل ذکر دائمی راز است کہ از دل میسر آید آواز یااللہُ یااللہُ ۔ قولہ تعالیٰ فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ ۔ و حضور قلب پُر ذکر اللہ نور است بہ تجلیات ذات، خلاص از شیطانی خطرات ۔ ایں چنیں صاحب قلب راہمیشہ در باطن بہ انبیا و اولیا اللہ ملاقات ۔ پس معلوم شد کہ صاحب مراقبہ ذاکر دل بدل دوام صلوٰۃ از شرک کفر نفاق نجات فی الدنیا و لآخرہ زندہ قلب حیات اَلصَّلٰوةُ دَآئِمُوْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ شان ایشان است و روح باجمعیت و نفس پریشان است ۔ اَجْسَامُهُمْ فِی الدُّنْیَا وَ قُلُوْبُهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ ۔ ایشان راراہ است کلمہ طیب و نماز ظاہر باطن وقتی دائمی و ہدایت نافع المسلمین سخاوت، ہر سہ اعمال قبولیت تقبل اللہ بایشان گواہ است ۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلصَّلٰوةُ یُذْهِبُ السَّیِّاٰتِ وَ كَلِمَةُ الطَّیِّبُ یُذْهِبُ السَّیِّاٰتِ وَالسَّخَاوَةُ یُذْهِبُ السَّیِّاٰتِ ۔ پس معلوم شد کہ مراقبہ دو قسم است کہ مراقبہ اہل حضور از محمود است و مراقبہ اہل خطرات از شیطان مردود است ۔ مراقبہ محمود سہ قسم است ۔ ابتدا مراقبہ غرق شود تماشا شش جہات رابیند ۔ ہر کہ ایں مراقبہ ہفت روز از برائی ہفت اقلیم متواتر کند از مشرق تا مغرب تمام عالم را در قبض تصرف خود آرد و متوسط مراقبہ مجلس باارواح انبیا اصفیا مرسل و خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجلس حضور شود و ملاقات کند ۔ اگر ایں چنیں ہفت روز مراقبہ صاحب مراقبہ در مراقبہ غرق شود ازاں ہفت روز مراقبہ ہفت اندام صاحب مراقبہ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

چناں پاک گردد چنانچہ پاک طفل مادرزاد از گناہاں آزاد وانتہا مراقبہ غرق فی التوحید نور ظاہر بے خبر و در باطن حضور باشعور تفکرات غرق ذات ۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام تَفَكُّرُ السَّاعَةِ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ ۔

مصنف می گوید کہ ایں نعمت عظمیٰ وسعادت کبریٰ با جمیع برادران مومنان و مسلمانان را اللہ تعالیٰ نصیب کناد ۔ پس ایں چنین طریق از معرفت الٰہی توحید و فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تحقیق است ۔ ہر کہ شک آرد کافر زندیق است ۔ شخصی کہ ہنوز بمرتبہ مومن نمیرسد عارف فقیر چہ طور باشد؟ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ لَمْ يَكُنْ لَهٗ لَذَّةٌ مَعَ الْخَلْقِ ۔ قال حضرت شیخ محی الدین قدس سرہ العزیز! اَلْاُنْسُ بِاللّٰهِ وَالْمُتَوَحِّشُ عَنْ غَيْرِ اللّٰهِ ۔ ذکر و علم از خدا عطا است و جہل و دنیا از خطرات شیطان خطا است ۔ پس مجلس صاحب عطا و صاحب خطا راست نیاید ۔ آری یقین است کہ سیماب کشتہ نشود و در عمل نیاید بجز صاحب عمل عامل و مراتب فقر و معرفت حضوری غرق حاصل نشود بجز مرشد کامل عارف و عارف نیز دو قسم است ۔ عارف طبقات در حیرت و عارف غرق فنا فی اللہ ذات بحضوری و عارف حضوری را چہار گواہ است ۔ یکی تجرید، دوم تفرید، سیوم ترک باتوکل، چہارم توحید ۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلتَّوَكُّلُ وَالتَّوْحِيْدُ تَوْاَمَانِ ۔ قولہ تعالیٰ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ المطلب آنکہ مرشد کامل اکمل سلک سلوک حضوری داند و طالبان را بذکر فکر وردو وظائف بہ عمل ظاہر مشغول نگرداند و از مرشد حضوری طالب اللہ را روز اول حضوری شود و ابتدا راہ حضوری فنا فی الشیخ است و متوسط راہ حضوری فنا فی اللہ است و انتہا راہ حضوری فنا فی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم است ۔ ہر کہ قدم از حضوری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و قدم از شریعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و قدم از امر معروف و نص و حدیث بیرون برکشد آں مردود خبیث ابلیس ظاہر و باطن اہل بدعت، اہل سرود حسن پرست و بنگریستن خدو خال میشود بہ ہوا نفس مست ہیچ منزل و مقام باطن نمیرسد و باطن او بر باطل است ۔ و آنچہ ترا ظاہر می نماید از جنونیت و استدراج است ۔ اَلْاِسْتِدْرَاجُ بَعِيْدٌ مِّنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى ۔ قولہ تعالیٰ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ بدانکہ ابتدائی مراتب فنا فی الشیخ طالب را صورت شیخ را در تصور دارد و اگر شیخ کامل است، طالب را در وجود يُحْيِي الْقَلْبَ وَيُمِيْتُ النَّفْسَ از وجود طالب میر آید آنچہ بہ ہوا و ہوس و اگر شیخ ناقص است در وجود طالب يُحْيِي النَّفْسَ وَيُمِيْتُ الْقَلْبَ طالب را در وجود جیفہ طلب و طالب جیفہ کلب ۔ پس معلوم شد کہ طالب شیخ کامل بمراتب فنا فی الشیخ رسد و ہر کرا شیخ کامل بنواز د مرتبہ طالب یکبارگی بمرتبہ خود برابر سازد ایں طالب را فنا فی الشیخ گویند ۔ و طالب شیخ ناقص صورت شیخ ناقص را در تصور در آرد در آں وقت صورت شیطان بہ صورت شیخ ناقص شود طالب او بمراتب فنا فی الشیخ نیابد بمراتب فنا فی الشیطان رسد ۔

دانا و آگاہ باش طالب مبتدی اسم اللہ ذات در تصور تصرف آورد، نقش اسم اللہ ذات بر دل ساکن منقش گشت، طالب متوجہ بدل شد و گرد دل یک شعلہ نار پیدا شود مثل نور و طالب میداند آں نار شیطانی را تجلی حضور و ازاں نار شیطانی

شیطان آواز می دہد کہ من بہ تو و توبہ من یار و از ظاہر باطن بندگی بکن استغفار، درین تجلی بہ بین مرادیدار۔ بعد ازاں تجلی شیطان مثل صورت طفل شود و بعد ازاں صورت جوان، بعد ازاں صورت پیر و بعد ازاں شیطان میگوید کہ ایں است سرِّ اسرار مراتب فقیر۔ بعد ازاں آں صورت شیطانی بہر چیز ویرا اندرون جواب صواب ماضی حقیقت حال حقائق مستقبل مشروحاً مید ہند و تمامے مردم می دانند کہ فلاں فقیر صاحب کشف است۔ حالانکہ ایں مراتب استدراج است در اندرون آواز شیطانی۔ ای عزیز! باخبر باش چوں پیر ایں صورت شیطانی با تو ہم سخن شود کلمہ طیب با توجہ باطنی بگو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وبخواند لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۔کہ صورت شیطانی دفع گردد۔ بعد ازاں تجلی صورت نور کہ ازمیان حروف اسم اللہ ذات میسر آید و آنچہ ترا آں صورت نور تجلی می نماید ہدایت بموافق نص حدیث برحق است۔ اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا۔ باطن کہ موافق ظاہر شریعت قرآن اسم اللہ ذات نباشد آں باطن بر باطل است۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام كُلُّ بَاطِنٍ مُّخَالِفٌ لِّظَاهِرِ فَهُوَ بَاطِلٌ ۔کہ مراتب فنافی الشیخ تعلق دارد باسم اللہ ذات و بحضور نور مشاہدات تجلیات و مجلس سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و مراتب فنافی الشیطان بہ جملگی وسوسہ واہمات خطرات اما فنافی الشیطان طالبان شیخ ناقص نفس پرست بہ انا مغرورمست بسیار بیشمار است طالب الدنیا و طالب فنافی الشیخ روشن ضمیر لائق معرفت اِلَّا اللّٰهُ مجلس حضوری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہ در شریعت ہوشیار است۔

شرح تصور فنافی الشیخ کامل عارف

بدانکہ از غایت تصور شیخ در وجود از غیب الغیب یک صورت نور ظہور گردد۔ گاہی آں صورت مشغول بذکر اللہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وگاہی آں صورت تلاوت قرآن شب و روز آیات بحفظ حافظ وگاہی آں صورت علم فضیلت بیان کند۔ از ہر علم نص و حدیث تفسیر و مسائل فقہ فرض و واجب و سنت و مستحب بجا آوردن سنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرض آداب رب وگاہی آں صورت بذکر اللہ غرق از وجود صورت آواز بلند باستماع گوش رسد یَاهُوْ، یَاهُوْ، هُوَ الْحَقُّ، لَيْسَ فِي الدَّارَيْنِ اِلَّا هُوْ وگاہی آں صورت حقیقت ماضی حال مستقبل را یک بیک معلوم نماید و اکثر آں صورت شب و روز با نماز و از طاعت و بندگی خود را فارغ ندارد و ہر دوام آں صورت در قید شریعت نگاہ دارد و اگر سہو و خطا چیزی نامشروع واقع شود کلمہ کفر و یا شرک و یا بدعت موافق گناہ تقدیر کند وگاہی آں صورت در ملامت بہ نفس محاسبہ نفس رابستہ میزند و میگوید نفس را لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۝ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ ۝ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ بِالْبَقَاءِ نفس خدارا می شناسد از مراتب فنافی الشیخ۔ ایں صورت در وجود غائب و وجود از گناہ کند تائب۔ ایں چنین صورت صرف از صفائی تصور است ابتدا از آواز اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا

www.sultan-ul-faqr-publications.com

بلی۔ ایں صورت از برائی سرزنش نفس زیاں کار است کہ از کجی و سرکشی برآید و سر راست گردد۔ ایں مراتب طفلان شناسی نفس است و آوردن اعتبار بر شیخ کامل از الہام پیغام، نہ دریں پیغام معرفت و فقر تمام۔ بریں مشو مغرور، راہ پیشتر است قرب مع اللہ نور حضور منظور باطن معمور بشوق مسرور۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَوَّلُهٗ فَنَآءٌ فِي الشَّيْخِ بَعْدَهٗ فَنَآءٌ فِي اللّٰهِ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام لَا دِيْنَ لِمَنْ لَا شَيْخَ لَهٗ وَلِمَنْ لَا شَيْخَ لَهٗ يَتَّخِذُهُ الشَّيْطٰنُ۔ بیت

ہر کہ با مرشد بود گو بایزید ہر کرا مرشد نہ شد شیطان مرید

مرشد کامل مرد باید۔ مرشد ناقص زن سیرت و مخنث صورت بی شرع اہل بدعت ہیچ کار نیاید۔ اگر صاحب صورت فنا فی الشیخ رجوع بگناہ کند صورت شیخ مانع شود و از گناہ باز دارد بہ قوت غلبات گناہ ہوائے شہوات را و اگر صاحب صورت فنا فی الشیخ در خواب برود، آں صورت با توفیق بحق رفیق دست گرفتہ در توحید معرفت اِلَّا اللّٰهُ غرق کند و اگر آں صاحب صورت فنا فی الشیخ در مراقبہ در آید آں صورت دست گرفتہ بہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برساند و منصب و مراتب بدہاند۔ ایں است مراتب فنا فی الشیخ باطن صفا وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى آں صورت ہمیشہ با تسبیح سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ○ سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔ آں صورت در سخاوت بہ از حاتم و ملک از مشرق تا مغرب جن و انس، وحوش و طیور، آب و خاک و باد و آتش در قبض تصرف خود آوردن بہ از ملک سلیمانی ختم خاتم۔ صورتِ فنا فی الشیخ ایں چنیں بہر مراتب طرفۃ العین میرساند و منصب مراتب بدہاند۔ ایں است مراتب فنا فی الشیخ باطن صفا۔ ابیات

نیک خصلت خلق نیکو دل صفا
کان کرم و جود حکمت ہر بہ کاری از خدا

یک نظر باحق رساند خلق را راہی نما طالبان زو حق بیابند خود نما را نیست جا
باھُو باہم جلیس مرسلان و انبیا و اصفیا غرق فی اللہ گشت فانی دائمی با مصطفیٰؐ

نفس کافر قتل سازم میرآیم از ہوا
ایں عبادت جاودانی بس ترا ای باھُوا

آنرا چہ احتیاج دنیا و عز و جاہِ دنیا کہ راہِ طالب اللہ معرفت وصال۔ بدانکہ طالب چہار حروف است ط، ا، ل، ب۔ از حرف "ط" طلاق بد بد دنیا را چنانچہ طلاق دہند زن فاحشہ را و از حرف "ا" آرزو ندارد بمطالب نفس خود را و از حرف "ل" لائق دیدار، لایحتاج، لاف نزند و از حرف "ب" باادب و بے اختیار و باختیار مرشد محبت حق پسند۔ طالبی کہ بدیں صفت موصوف

www.sultan-ul-faqr-publications.com

نباشد طالب نیست کہ از حرف "ط" طلاق مدید دنیا راو از حرف "ا" آرزو دارد بمطالب نفس و از حرف "ل" لادین و از حرف "ب" بدبخت و بدنہاد۔ پس طالبی کہ چنین باشد تلقین و ارشاد باو نباید کرد کہ کذاب مایۂ فساد بود۔ طالب کاذب بے توفیق است و طالب صادق سہ طریقہ اند مثل بلبل مانند پروانہ چوں مرغ سمندر، چنانچہ فرمودہ۔ ابیات:

بلبل نیم کہ نعرہ زنم و درد سر کنم   پروانہ ام کہ سوزم و دم بر نیاورم

پروانہ نیستم کہ بہ یک شعلہ جان دہم   مرغِ سمندرم کہ در آتش نشستہ ام

مصنف می گوید کہ ایں نیز مرشد خام است کہ انتہا میسر دو میگوید کہ درمقام معرفت فقر تمام است۔ مرشد کامل آنست کہ از معرفت بکشد فی التوحید نور و غرق کند فی النور کہ نہ اسم یاد ماند و نہ جسم نہ مقامات یاد ماند و نہ طبقات فنافی اللہ عینہ بعین غرق ذات۔ اینست مراتب لازوال، بیرون برکشد از وصال کہ نزدیک صاحب غرق وصال ہم خام خیال۔ آری یقین است کہ چوں طالب صادق و مرشد کامل مکمل اکمل فقیر صاحب تصرف صحبت اخلاص بیکدیگر افتد اگر تمام عالم از مشرق تا مغرب صورت کل انسان در باطن در تصور و تصرف آوردہ در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور بردہ سرفراز کناند و منصب معرفت فقر بدہاند، عجب و عیب مدار کہ بغیر از صاحب باطن باطن حاصل نمیشود پس طالب مرید صادق باید۔ اینست در تفکر و تصرف بہتر از عبادت ثقلین۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام تَفَكُّرُ السَّاعَةِ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ۔

بیت

مرد مرشد می رساند باتمام   مرشدی نامرد ناقص ہست خام

اے عزیز! در راہِ فقر غیر ماسوی اللہ آنچہ بینی ہمہ راہزن۔ قولہ تعالیٰ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى۔ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلدُّنْيَا لَكُمْ وَالْعُقْبٰى لَكُمْ وَالْمَوْلٰى لِيْ۔ فرمود پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ دنیا باشد بہ شما و عقبیٰ باشد بہ شما مرا مولیٰ بس است۔ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَكَفٰى بِاللّٰهِ۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

طالب خدا خواہ باید نہ گمراہ۔ قولہ تعالیٰ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ٥ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ٥ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ٥ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ٥ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ٥ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ٥ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ٥ ۖ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ٥ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ٥ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ٥ وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

یَخِرُّوْا عَلَیْھَا صُمًّا وَّ عُمْیَانًا ۝ وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ۝ اُولٰٓئِكَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَیُلَقَّوْنَ فِیْھَا تَحِیَّةً وَّسَلٰمًا ۝ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ؕ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝

بدانکہ اساس اصل عبادت و بندگی وطاعت وتلاوت قرآن وورد وظائف وذکرفکرفقیری معرفت اِلَّا اللّٰہُ ومجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وتوحید وشوق وشغل مغز ومخ لقمہ وقوت حلال است ۔ ہر کہ بخورد لقمہ از طعام حلال زود برسد بمعرفت الٰہی وقرب وصال ۔ بدانکہ لقمہ شبہات وحرام درین زمانہ بسیار است ولقمہ حلال بدست آوردن خیلی مشکل و دشوار است، اما بشرط آنکہ وعدۂ خدا تعالیٰ است کہ در حلق علما عامل وفقیر کامل لقمہ حرام نرود وحرام در شکم علما عامل وفقیر کامل جمعیت وقرار نگیرد اگرچہ در شکم ایشان لقمہ حرام درآید عمل تاثیر ہرگز نکند در وجود علما عامل وفقیر کامل چنانچہ حضرت مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ میفرماید:

آنکہ او را لقمہ شد نورِ جلال   ہر چہ خواہد میخورد بروے حلال

جواب مصنف:

رود در حلق عارف لقمہ حلال   زانکہ عارف دائمی باحق وصال

شد وجود عارفاں آتش تمام   باذکر آتش سوختہ لقمہ حرام

پس معلوم شد چنانچہ حق پیغمبران برامت است ومال امت بر پیغمبران حلال است ہم چنان حق علما عامل وفقیر کامل برخلق اللہ است ۔ آنچہ ایشان بخورند حق ایشان از گردن خلق اللہ ساقط شود کہ تمام خلق اللہ آنچہ بروئے زمین است قائم مقام بہ برکت ایں دو طائفہ است وعلما عامل آنرا گویند کسانی کہ علم تمام وعلم قرآن در عمل خود آوردہ باشد۔ علم آنرا در باطن معرفت اِلَّا اللّٰہُ وبحضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بردہ باشد وعلما عامل از برائی التماس وعرض ہروقت کہ می خواہد بمجلس حضور نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میشود وفقیر کامل آنرا گویند کہ دوام بمدنظر اللہ منظور وہمیشہ در مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضور بود و یک دم نگردد جدا ودور اگرچہ ظاہر ہم سخن با مردم عوام، در باطن بحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔

حکایت

یکی اولیا اللہ روزی شیطان را دید کہ با جمعیت نشستہ بود ۔ اولیا اللہ گفت کہ ای ملعون! امروز از مردم چرا غافلی؟ ابلیس علیہ اللعنت گفت کہ درین زمانہ علما بے عمل وصاحب طمع وحرص وحسد وہوا وفقیر اہل بدعت دشمن خدا پیدا شدہ اند۔ ایں ہر دو طائفہ طالبان من باشد وولد آدم از والد خود گمراہ میشوند مرا احتیاج سیر سفر نماندہ است از یں سبب با جمعیت نشستہ ام وکسانی کہ علما عامل وفقیر کامل بردین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قوی عارف باللہ حاضر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اند بر ایشان من غالب نمی شوم و بر ایشان مرا حکم نیست ۔ قولہ تعالیٰ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْھِمْ سُلْطٰنٌ ؕ وَكَفٰی

www.sultan-ul-faqr-publications.com

بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ۔پس معلوم شد کہ آدمی را ہمہ شامت از نفس است و شیطان تابع غلام و فرمان بردار طالب نفس امارہ است کہ صاحب نفس امارہ وقت سیری فرعون است ،وقت گرسنگی سگِ دیوانہ است و وقتِ شہوت بے عقل چہار پایہ است و وقت سخاوت قارون است ۔ابیات

ترا با نفس کافر کیش کاریست ۔۔۔ بدام آور کہ ایں طرفہ شکاریست

اگر مارِ سیاہ در آستین است ۔۔۔ بہ از نفس کہ با تو ہم نشین است

ونفس مطمئنہ عارفان وقت سیری شاکر است و وقت گرسنگی صابر است و وقت شہوت باشعور از زن بیگانہ بودہ است و وقت سخاوت صفت کریم است ۔قولہٗ تعالیٰ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى O فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِىَ الْمَاْوٰى ۔پس نفس دیو سلیمانی و بادشاہ شیطانی را در زندان فنا فی اللہ ،در گلو زنجیر قرآن و نص و حدیث و تفسیر و معرفت اللہ روشن ضمیر انداختہ دوام در قید ساختہ کار عارفان سلطان الفقر است و از قوت فیض برکات ،برکت قرآن آیات بہ برکت مجلس حضوری سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم برکت شریعت ہدایت ولایت عنایت است ۔قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْفَقِيْرَ الْغَنِيَّ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلْفَقْرُ كَنْزٌ مِنْ كُنُوْزِ اللّٰهِ تَعَالٰى ۔ہدایت در وجود تاثیر نکند بجز نفس تمامیت دنیا غنایت و نفس بغیر از خوردن جمعیت نگیرد و یک ساعت در بند و طاعت اول نفس را اسیر سیر کند بہ نان و بعدہٗ نفس با خوشی یاد کند بذکر رحمٰن لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔

بدانکہ مردان خدا آں کسانی اند کہ نان ایں جہان میخورند و کار آں جہان میکنند ۔اینست مراتب اَلْعَاقِبَةُ بِالْعَافِيَةِ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ۔بیت

دل پریشان و مصلّٰی در نماز ۔۔۔ خاک باد ایں چنین دل بے نیاز

مطلب دو جہانی جمعیت است و جمعیت فرزندان و پسران بہ سیری نان و جمعیت فقیر عارف در استغراق تمام ۔بدانکہ تماشائے ہر دو جہان و ہر مکان بر کفِ دست و بر پشت ناخن دیدن آسان کار است از اسم اللہ ذات حاضرات لیکن مشکل کار و خیلی دشوار کہ بر آمدن از معرفت درجات و غرق محو فنا فی اللہ شدن عینہٗ بعین در ذات و شب و روز سوختن از سر تا قدم در نور اللہ تجلیات و در یک دم نوعی نوعی دیگر مشاہدات لازوال ۔ایں است مراتب غرق فنا فی اللہ خاص الخاص وصال ۔پس ایں چنیں مراتب عالم صاحب علم اہل شریعت است نہ مردود مراتب جہال بدخصال کہ از انا ہستی با نفس پرستی ۔ابیات

یک قدم بر نفس خود نہ و آن دگر نہ بر ہوا

از ہوا باز آئی تا شوی مرد خدا

مردان خدا خدا نہ باشد ۔۔۔ لیکن از خدا جدا نہ باشد

www.sultan-ul-faqr-publications.com

اگر بیائی در باز است و اگر نیائی اللہ بے نیاز است

اَلطَّالِبُ عِنْدَ الْمُرْشِدِ كَالْمَيِّتِ بَيْنَ يَدَيِ الْغَاسِلِ ۔ طالب کہ در زندگی مردہ نفس شود، آنرا خلاف نفس سہ چیز است ۔ وقت خوردن طعام نفس خود را میگوید کہ اے نفس یقین میدانی کہ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ آنچہ بخوری بخور کہ وقت موت جان کندن خوردہ فربہ و شیرین لذات از تلخی ہمہ ترا تلخ نماید ۔ وقت پوشیدن نفس را میگوید کہ آنچہ برتن لباس کہ پوشی اگر چہ مثل اطلس یا پارچہ زرین باشد ۔ ایں ترا کفن است و ہر جا کہ می نشیند و ہر جائی کہ عمارت خوب باشد نفس را بگوید کہ می بینی ای نفس! ایں خانہ ویرانہ خواہد شد و خانہ اصلی تو گور است ۔ المطلب آنکہ در دل آدمی کدورت و زنگار و سیاہی و نفاق و ظلمات خطرات ہوائے نفسانی وسوسہ وہمات معصیت شیطانی و حرص و حسد و طمع و بغض و عجب و آنچہ مانند ازین کہ ہمہ ایں دروغ و غفلت و کذب و مردہ دلی ۔ از وجود کسی کہ ایں ناشائستہ با بیرون میسر آید و بعد ازاں آنرا لسان و قلب یکی گردد صاحب تصدیق شد و کسی را کہ روح و سر یکی گردد عارف تحقیق شد ۔ پس عارف را ابتدائی مرتبہ تصدیق است و انتہائی مرتبہ معرفت الٰہی تحقیق است ۔ ایں ہر دو مراتب روزی از فقر تفریق ۔ مراتب فقر ابتدا ظاہر و باطن قوت با توفیق و انتہا فقر فنا فی اللہ بقا باللہ بحق رفیق مطلق فی التوحید اللہ ذات غریق کہ در وجودِ او ہرگز غین غضب و غین غصہ و غین غیبت و غین غلاظت و غین غل و غین غش و غین غفلت و غین غم و غین غلط در وجود نماند ۔ انتہائے فقر فردانیت است متوجہ ہمیشہ با غرق وحدانیت لقا ۔ ایں است مراتب فقر باطن معمور با قرب خدا وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ۔ بدانکہ مراتب عارف را تصدیق تحقیق از توفیق تلقین طریق از فقیر است ۔ ہر عارف را کہ مشکل پیش آید فقیر از امداد او مشکل کشا و رفیق است ۔ ابتدائے فقیر از فنا است و انتہائے فقیر از بقا است ۔ پس معلوم شد کہ طالب عارف روزِ اول بے ریاضت بمراتب تصدیق تحقیق رسد و طالب فقیر روزِ اول بے ریاضت در مقام فی اللہ فانی شود و از فنا بر آید در مقام بقا رسد ۔ المطلب آنکہ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ۝ حقیقت پنجاہ ہزار سال یکی روز قیامت میشود و حساب حشر گاہ کل مخلوقات می در آید بموافق ذرہ ذرہ حساب نیکی و بدی حلال با حساب و حرام با عقاب می نماید ۔ بدانکہ شب و روز بیست و چہار ساعت است و آدمی را در شب و روز بیست و چہار ہزار دم است و بہر دم با خبر باش کہ چہاردہ تجلی و چہاردہ الہام و چہاردہ علم بعضی رحمانی و بعضی شیطانی و بعضی نفسانی و بعضی از حوادثات دنیا پریشانی و بعضی از جنونیت و بعضی از موکلان فرشتہ و بعضی از وجود قلبی روحی سری ۔ اگر توفیق الٰہی و رفیق مرشد باشد آگاہی بخشد ہر یک مقام را تحقیق کند، بہ سلامت ماند و الّا نہ سلب شود ۔ دریں مقام ہزاراں ہزار راہ گم کردہ و رجعت خوردہ خلاف شریعت مردود مردہ اند ۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام خُذْ مَا صَفَا وَ دَعْ مَا كَدَرَ ۔ آنچہ نیک باشد بردارید و آنچہ بد باشد بگذارید ۔ ابیات

کینہ وری بے خبری بدرگے مائل جیفہ کے شود جز سگے

ظاہر او گرچہ بجاہ و فراست طالب دنیا ز سگ کمتر است

www.sultan-ul-faqr-publications.com

باطنش آلودہ بہ پندار او | خلق سگ ظاہر از ادبار او
بغضب و شہوت و حرص و ہوا | سیرت او چوں دد و آدم نما
سیم و زرش قبلہ آرام او | گاؤ صفت خواب و خورش کام او
روز و شبش صرف بغفلت مدام | با زن و بچہ دل او گشتہ رام
رفت ز یادش غم نزع و ممات | غافل و مخذول ز راہ نجات
عام صفت ما و توئی را گرفت | رنگ دو بینی و دوئی را گرفت
صاف دلی را نہ شنید و نہ دید | تیرہ دلی از رخ او شد پدید
خانۂ عمر تو بود بر دمے | بہر دمے می طلبی عالمے
بہر دمے کینہ و کبر و ریا | بہر دمے ایں ہمہ حرص و ہوا
بہر دمے غصہ و بد خوئی است | بہر دمے با ہمہ بے روئی است
بہر دمے ایں ہمہ شر و فساد | ہفت ہزارے شدنت اجتہاد
حیف بریں دانش و آئین تو | کور شدہ دیدۂ حق بین تو
دنیا خوار را جواب خوار تر | ملعونست در نظر عارفان بابصر
حرص دنیا دل گرفتہ از ریا | چوں ز دل دنیا رود محرم خدا

بدانکہ دنیا طالب خود را ساغر از شراب انا شیطانی مینوشاند و از اں مستی خام عمر تمام، از خود پرستی ہوائے مستی نمی تواند کہ بیروں برآید۔ المطلب آنکہ دنیا ہر متاع خود طالب را با زینت می نماید و فریفتہ گرداند بسیم و زر و می بخشد از ہر طعام گوناں گوں انواع نفس مید ہد لذت دنیا نان و میگیرد از اہل دنیا ایمان۔ دنیا میگوید ہر آنکس کہ بہ متاع من دست زند برادر شیطان گردد کہ اول ترک ایمان کند و آدم کش خونی اظلم گردد۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلدُّنْیَا یَاْکُلُ الْاِیْمَانَ کَمَا تَاْکُلُ النَّارَ الْحَطَبَ۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مَظْلُوْمًا وَّ لَا تَجْعَلْنِیْ ظَالِمًا۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام جُمُوْدُ الْعَیْنِ مِنْ قَسْوَۃِ الْقَلْبِ وَقَسْوَۃِ الْقَلْبِ مِنْ اَکْلِ الْحَرَامِ وَاَکْلِ الْحَرَامِ مِنْ کَثْرَۃِ الذُّنُوْبِ وَ کَثْرَۃِ الذُّنُوْبِ مِنْ طُوْلِ الْاَمَلِ وَطُوْلِ الْاَمَلِ مِنْ نِّسْیَانِ الْمَوْتِ وَنِسْیَانِ الْمَوْتِ مِنْ حُبِّ الدُّنْیَا وَحُبُّ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ وَتَرْکُ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ عِبَادَۃٍ۔ پس طلب دنیا ہر آنکس کند کہ بے اعتبار باشد۔ آری یقین است کہ اصل یقین از معرفت الٰہی، فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قوی دین است و اصل دنیا از فرعون و ابلیس لعین است اما دین آنرا گویند کہ کسی قوت شبینہ ندارد و آنرا لکھ دینار سرخ می دہند از سیم و زر و میگویند کہ کلمہ شکایت مسلمانی بگو و یا در بدعت مذہب من بیا و دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را بہ زر دنیا لعین مبدل نکند۔ بعد ازاں

www.sultan-ul-faqr-publications.com

معلوم شود کہ ایں چنین صاحب قویٰ دین است قبول نکند بے دین را۔ المطلب آنکہ ہر آفت و ہر رنج و ہر فتنہ و ہر مایۂ فساد و ہر قدر خدائی را چنانچہ متاع ابلیس را در یک خانہ جمع میکنند کلید او ہمیں دنیا است۔ فقیر آنرا گویند کہ تمام دنیا از سیم مال نقد و جنس یکجا جمع کنند و نزد یک خود بنہد و ہر کہ باو ہم صحبت شود از مردمان آنہا را گویند کہ ایں دنیا افتادہ است، چنداں کہ خواہید بردارید از یں دنیا خلاصی یابد۔ اما ایں نیز کاذب است نزد یک خود کہ نگہدارد و دل باو بستہ باشد۔ اما فقیر آنست کہ اگر کسی آنرا گوید کہ دنیا اختیار کند و الاّ نہ ترا گردن بزنم دنیا را ہرگز اختیار نکند اگرچہ سر او از تن جدا گردانند۔ ایں نہ فقیر متوسط است۔ اما فقیر کامل آنست کہ تمام دنیا را یک جا جمع کند و یکبارگی بمردم فی سبیل اللہ در تصرف در آرد باز نفس او پریشان نشود۔ اینست سنت عظیم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ابیات

دنیا کہ دو روزہ کاخ و کوخ است در راہ محمدیؐ کلوخ است

او کہ آب حیات عشق خوردہ استنجا ازیں کلوخ کردہ

بدانکہ اصل دنیا جہل است و غیرت است و شرک است و کفر است کہ دنیا ورثہ کافران و فخر کافران و عزت کافران۔ المطلب آنکہ دنیا و شیطان و نفس امارہ یکی اتفاق دارند از برائی گمراہ کردن ولد آدم را باخلاص یک وجود۔ ایں ہر یک مردود و دنیا نازک بدن آراستہ شدہ و خوب روئی با حسن و زینت و زیبائی بمردم روئی نمود۔ اکثر مردم را دل ربودہ و در قید خود آوردہ۔ آنکس کہ در قید دنیا در آید خطرات شیطانی وسوسہ وہمات نفسانی حرص و حسد و طمع و ہوا و کبر در وجود او قرار گرفت و درانا درآید از راستی راہ مطلق میسر آید و ہمیشہ حجت شیطانی از ہر علم میدر آید بہ حیلہ کہ چہ احتیاج است ہدایت مرشد وسیلہ۔ قولہ تعالیٰ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ۔ اکثر مردم میگویند کہ وسیلہ علم است۔ علم وسیلہ نیست۔ علم شریعت راستی شاہراہ است و مرشد وسیلہ بدرقہ با لشکر نگہبان از شیطان با سامان ہمراہ کہ از راہ بسلامت بگزراند و بہ معرفت اِلَّا اللّٰہُ و مجلس حضوری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با جمعیت رساند۔ مرشد صاحب ارشاد بسیار اند صاحب ولایت و صاحب روایت کم و صاحب روایت را علم از پیر و مرشد فیض ہدایت شد۔ بے پیر و مرشد شیطان است کہ اہل لعنت تا اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ پریشان است بے پیر و مرشد نباید۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام لَوْ کَانَ الْعِلْمُ بِدُوْنِ التَّقْوٰی لَکَانَ شَرَفٌ عَلٰی خَلْقِ اِبْلِیْسَ مَلْعُوْنٍ۔ پس لائق ہدایت علما است و جاہل را ہدایت بکار نیاید۔ پس دریں زمانہ علم در کتب است و علما عامل طالب اللہ فی قبور و ایں ظاہر علما اند در طلب قرب بادشاہ حضور و در طلب روز معاش و در طلب خوردن برنج عاش در قید نفس امارہ۔ از برائی ترقی درجات دنیا میخوانند نماز استخارہ۔ رجوع نیارند بسوئے معرفت اِلَّا اللّٰہُ و مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شریف در طلب چک و زمین زراعت و فصل ربیع و خریف۔ افسوس و ہزار آہ کہ دنیا عالمان و عالمیان را جانب خود برد۔ ای گمراہ طلب دنیا سر بدعت است و طلب اللہ سر ہدایت است و مجلس اہل بدعت و اہل ہدایت راست نیاید۔ پس اللہ تبارک و تعالیٰ در قرآن شریف میفرماید کہ شیطان دشمن شما

www.sultan-ul-faqr-publications.com

است از و خبر دار باش و از دنیا دل بردار و متابعت نفس امارہ مکن و شخصی کہ خلافِ قرآن شریف کند آنکس نہ عالم عامل است و نہ وارث الانبیا است و نہ فقیر کامل است باطن صفا۔ پس علما عامل را چہ نشان است؟ ہمیشہ قال اللہ وقال الرسول وعلم تفسیر ومسائل فقہ برزبان است وعلما وارث الانبیا را دوام در چشم او گریہ از خوفِ خدا است صاحب درد است۔ بیت

ذرہ درد خدا در دل ترا | بہتر از ہر دو جہان حاصل ترا

آری یقین است ہر کہ در ابتدا علما عامل از مرشد طلب اللہ ہدایت کند آخر بہ انتہامی شود فقیر کامل۔ پس علما کہ عامل نیست بعلم حامل است۔ قولہ تعالیٰ کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا فقیر کامل عارف باللہ کامل از ہفت چیز شناختہ میشود۔ اوّل لباس تقلید نیست از توحید است صاحب کلید ہر کار مشکل قفل کہ در قفل کلید در آید مشکل کار آسان شود و بکرم اللہ تعالیٰ می کشاید۔ دوم ہر غلہ مشت نمونہ خروار انبار نماید۔ سیوم صاحب نظر چہارم صاحب شریعت، پنجم لایحتاج اگرچہ خود محتاج باشد، طالبان را لایحتاج گرداند، ششم راست گو و ثابت قدم، تابع حق و بیزار از باطل و بدعت۔ اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا ۝ اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا۔ ہفتم صاحب خلق با جمعیت و صاحب انتہا باطن خود با خدا۔ وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔ اگر بیائی برسی بمعرفت اِلَّا اللّٰہُ و بمجلس حضوری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمت راز و اگر نیائی اللہ بے نیاز است۔

حکایت آوردہ اند کہ دو کس طالب ہر یک بہ مطالب خویش در خدمت درویش صفا کیش از غائت در درویش قیام داشتندی، یکی بدریافت روزی بسرنوشت ازلی اقرار میکرد۔ دوم بر کرامت درویش مقرر میداشت۔ روزی در خاطر درویش بر آنکسے کہ یافت روزی بکرامت ولی میدانست شفقت پدید آمد، بخادمی از خادمان فرمود کہ تربوزی را خالی از مغز کردہ بجواہر پرسازد۔ خادم تربوز را خالی کردہ از جواہر قیمتی پر ساخت، بسرعت در حضور درویش آورد۔ درویش ہم دراں ساعت بآن طالب عطا کرد و از آنجا کہ طالب از حقیقت تربوز آگاہی نداشت از بس ادبار و افلاس در اثنا راہ بیک تنکہ سیاہ بدست سبزی فروش بفروخت و طالب دوئم کہ دم از نصیب ازلی میزد، بسر وقت در رسید و ہماں تربوز از سبزی فروش بخرید و جانب خانہ راہی شد و خادمی کہ در درون تربوز واقف بود نزد طالب آمد تا حقیقت عطا و اخفاد رویش بدو عیان کند و وجہ انعام خود از و بستاند طالب را بمجرد دیدن خادم غضب در گرفت کہ درویش بر ما تربوزی عطا کردہ است کہ بیک تنکہ سیاہ فروختہ ام۔ خادم از شنیدن ایں سخن بحیرت فرو رفت و پردہ از چہرہ مقصود بے سود او بر گرفت۔ از بطانت طالبی آتشی صعب شعلہ زد و نزد سبزی فروش آمد و تربوز باز پس طلبید۔ سبزی فروش گفت تربوز امانت نبود کہ بدو خیانت راہ یافت از شما خریدم و بدست دیگری فروختم۔ طالب نزد مشتری کہ طالب دوئم بود آمد و تربوز طلب کرد۔ او جواب داد کہ ایں نعمت موافق نصیبہ ازلی بما رسیدہ است۔ درمیان ہر دو طالب نزاعی برخواست و مناقشہ پیش درویش بردند۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

درویش از شنیدن ایں واقعہ تعجب نمود بدولت خداداد اقرار آورد و نعمت تربوز بطالب مشتری ارزانی داشت۔ ابیات

رزق ہر چند باسباب تعلق دارد روزِ میثاق اسباب ہائے مسبب انگیخت

ہمہ عالم ز دل و جان بسبب بستہ کمر کمتر است آنکہ دل و جان بمسبب انگیخت

جواب مصنف:

ہیچ آفریدہ حق از رزق و منصب خالی نیست می دانی کہ ہر تن انسان از سر خالی نیست

ہر کہ سر را خالی کند از سر ہوا سر او پر سرّ شود از خزائن خدا۔ ہر جا کہ نشیند و ہر جا کہ بیند در نظر او خاک زر۔ چنانچہ گفتہ اند خاک بردار از تودہ کلاں۔ ہیچ مفلس مادر زاد بحق نرسیدہ کہ بہ فقر ملکب ہر گز۔ بمرتبہ محبت محب نمیرسد۔ پس معلوم شد کہ رزق بمردم عوام از کسب اعمال است و رزق خواص از معرفت حق لم یزل است کہ لازوال است۔ المتوکل نہ روز امید معاش دارد نہ ربیع و خریف فصل از برائی رزق قلم ایجار سید سر بہ شکست۔ کہ رزق مردہ دل حرص است کہ حرص شکم ندارد کہ حارص از مال ہیچ حال غنی نگردد کہ برغلط است و رزق عارفان کہ شب و روز بہ توجہ حق استغراق مطلق وصال۔ رزق روز و شب سرگردان و پریشان از برائی ایشان دنبال۔ ایں حقیقت را چہ داند ناشائستہ بے توکل و بے معرفت و بے عمل و بے دانش و بے مذہب جہال؟ چنانچہ جعل را رزق سرگین است دراں خوش وقت گردد و صاحب عنبر را رزق عطر معطر۔ ہر کہ در طلب مولی رزق در طلب اوست۔ مَنْ لَہُ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلُّ۔ عارفان و واصلان و عاشقان و متوکلان را یَوْمَ جَدِیْدٌ رِزْقِ جَدِیْدٍ۔ جمعیت روح بایزیدؒ و پریشانی نفس یزید۔ رزق بندہ مثل مرگ از شہ رگ نزدیک تر چنانچہ مرگ ہیچ جا نگذارد ہم چنان رزق آدمی ہمہ جا برسید۔ بیت

رزق گر بر آدمی عاشق نمی بودی چرا از زمین گندم گریبان چاک می آمد برون

قولہ تعالیٰ وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا۔ مصنف می گوید رزق و ایمان ویقین وتصدیق القلب ہر کہ ایں چہار را یاد کند واز یادِ ذکر اللہ تعالیٰ غافل شود ایں ہر چہار مراتب از و بیزار و ہر کہ شب و روز اشتغال اللہ بذکر اللہ یاد باشد، رزق و ایمان ویقین وتصدیق القلب از وجدا نگردد و یکتا باد و شاد۔ رزق در طلب آدمی ہم چناں است چنانکہ عزرائیل در طلب جان چنانچہ عزرائیل ملک الموت در برو بحر و در مردم نمیگذارد رزق نیز ہمیں طریق تحقیق است۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام طَلَبُ الرِّزْقِ اَشَدُّ مِنْ طَلَبِ اَجَلِہٖ۔ پس رزق بریقین ونیت است۔ خاص را رزق حلال و بد را رزق حرام۔

مصنف میگوید کہ در وجود آدمی نفس وقلب و روح و سرّ را چہ طور می شناسی؟ از غایت تصور اسم اللہ ذات باطن معمور اندرون یک صورت از توفیق الٰہی نور پیدا شود کہ ہمیشہ اندرون در معاملات عبادات ومحاسبات نفس مقید مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ۔ کہ آں صورت نور گاہی بذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ باشوق فکر، گاہی بہ ورد و

www.sultan-ul-faqr-publications.com

وظائف وتلاوت قرآن حافظ و چوں ایں چنین صاحب اہل صورت درخواب رود وآں صورت نور باستغراق معرفت حق نظر منظور کند واگر در مراقبہ رود بمجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور گرداند واگر طلب گناہ شود گاہی آں صورت بہ علم تفسیر و گاہی آن صورت وعظ پند علم فقہ مسائل فرض واجب وسنت ومستحب بہ ہیچ حال از خدا غافل نباشد۔ قلب قالب ہر دو را در قید قبض وتصرف خود کند۔ ایں صورت عالم اللسان وتصدیق القلب وتقدس الروح وسرّ العارفین۔ طی درجات وسیلت اینجا است موافق الرحمٰن ومخالف الشیطان۔ اگر بخواب رود خواب کردن نمید ہد واز سرود وبدعت وشرب تارک الصلوٰۃ خراب وبے آرام گرداند۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ بِالْفَنَآءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ بِالْبَقَآءِ۔ ایں صورت سرّ خدا است۔ ابیات

صورت از اسرار وحدت راز رب ❊ از حضوری نور باشد باادب

صورتی قلب است قالب بر لباس ❊ می شناسد قلب را عارف شناس

واگر طالب طلب غیر حق شود تنبیہ باعذاب معذب کند ایں چنین صورت راہنما۔ در باب ایں صورت چہ می فرمائی؟ ایں نیز مراتب ابتدا حال است اگرچہ صورت بتوہم سخن قال است، اگرچہ ازاں صورت حقیقت ماضی مستقبل وحال ہنوز در مراتب خام خیال است۔ پیش ازاں طلب کن معرفت الٰہی وصال۔ معرفت ووصال چہ طور است؟ بشنوای ستور! مراتب حضوری معرفت مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا تعلق دارد۔ الغرض آنکہ شخصی درخواب مراقبہ رفت گوئیکہ مرد از ہر مقامات حشرگاہِ قیامت پل صراط گذشت ودر بہشت درآمد وبدیدار رب العلمین مشرف لقا شد بقا جاودانی یافت۔ ہر وقتی کہ متوجہ بمراقبہ حق شود مراقبہ حق بمراتب مقام مشرف لقا واز خود بگذرد ومستی بروی غالب شود وشب وروز خود را برتن لباس شریعت بپوشد ودر شریعت بکوشد، باطن مست وظاہر ہوشیار لائق دیدار وبیزار از مردار مردود دل خوار عارف دیدار گویند۔ ہر کہ باایں مراتب رسد دیدہ او لائق دیدار شود وآنچہ حضور الحق دیدار مشاہدہ تجلیات انوار بہ بیند وبداند چوں از خواب ومراقبہ بیرون برآید مثل بستہ نتواند مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ۔ بیت

ہر کہ اینجا میرسد عارف تمام ❊ خاک پائی گشت باھُوؒ شد غلام

غلط را ازیں راہ راہ نیست وبدیدہ کورچشم را از معرفت حق آگاہ نیست۔ ایں مراتب اہل توحید است۔ شرمندہ چہ داند کہ از اہل تقلید است۔ مجلس اہل توحید واہل تقلید راست نیاید۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ اینست انتہا باطن صفا۔ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى خوش آمدی مرحبا۔ خام اگر تمام عمر ریاضت بکند بے فائدہ ورنج بردو ہرگز چیزی بدست نیارد معرفت الٰہی را از وصال گنج۔ بدانکہ راہ معرفت مولیٰ دو نیم قدم بے ریاضت وبے غم۔ یک قدم آنکہ برآید از نفس وہوا، دوم قدم آنکہ میرسد بمجلس حضوری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ونیم قدم آنکہ فنافی اللہ بقا باللہ غرق میشود بخدا۔ مرشدی کہ ایں دو نیم قدم بہ دو نیم دم طالب اللہ را ابتدا وانتہا نرساند ازاں مرشد زن بہتر بلکہ مرشد از مخنث کہتر۔ مرد آنست کہ مذکر انسان است۔ ہر کہ مطالب درجات حاصل کند دریک ساعت حضوری ہر مقام ذات صفات حاضرات کند از اسم

www.sultan-ul-faqr-publications.com

اللہ ذات۔ ہر کہ ایں راہ نداند حضور از سرّ اسرار آگاہی ندارند طالب کردن بروی حرام است۔

حکایت:

روزی مرید در خدمت مرشد سوال کرد کہ خلاصہ بہ قدرت خویش چنانکہ ہست باقی اثر است و لاشے را بدو راہ نیست و موجودات عالم منشا از آب و گل است کہ سوائے خلاصہ جنبش ندارد۔ پس پیدا جہان و جہانیاں از کدام چیز توان دانست؟ مرشد جواب داد، چیزی کہ با ابتدا و انتہا منسوب است فی الحقیقت وجود ندارد کہ برو اعتبار تواں نمود و اگر گوئی کہ جنبش و حرکت عالم کہ نمودار است آں چیست؟ بدانکہ عالم صورت موہوم است کہ در عین عدم بوجود می نماید مثل آنکہ در آئینہ صورتی را تواں دید و در حقیقت ہیچ نیست دریں معنی باعث وجودِ عالم از بے دانشی آدم است۔ چنانکہ صنعتی از طلا میسازند و ہیچ کس نام طلا بر زبان نمی آرد۔ آں چناں خلاصہ با اختلاط و امتزاج وجود گم گردیدہ کہ مردم را اصلاً نظر بر خلاصہ نماندہ و سوائے وجود ظاہری نمی بیند۔ لاجرم دریں جا امید حیات و ممات راہ می یابد و صورت عالم وجود می گیرد و لیکن در باطن کہ ظہور خلاصہ طالع می شود نہ وجود ماند نہ حواس و نہ عالم ماند نہ آدم بمثل آنکہ آتش از چوب برخیزد و ہماں چوب را خاکستر سازد۔ ابیات

کالبد چوب است عشق آتش درو   از سر خامی نہ تابد اندرو

لیک از چوبی چو آتش شد پدید   در دمی چوب از دمش شد ناپدید

آتشی را کشتہ سازد آب تر   کشت نفسی عارفان در یک نظر

جواب مصنف: بدان کہ وجود آدمی مثل آوند است و دل آدمی مثل شیر و جغرات در شیر و دوغ در شیر و مسکہ در شیر و روغن در شیر۔ چنانچہ در وجود نفس و قلب و روح و سرّ اسرار پروردگار تجلیات انوار ہزاراں ہزار بیشمار۔ اما مرشد از زن کمتر نباشد کہ زن پارہ دوغ در شیر انداز دو شیر ازاں دوغ ترش جمعیت جغرات و جغرات کہ حل کند مسکہ جدا شود و دوغ جدا گردد و مسکہ را کہ بر آتش نہد خلاصہ روغن جدا گردد۔ ہم چناں مرشد عارف باید کہ جدا از وجود طالب ہر یک علیحدہ علیحدہ بنماید و ہر یک مقام میکشاید لیکن ایں کہ در وجود دریافت و شناخت کہ ایں نفس و ایں مراتبِ نفس من و ایں قلب و ایں مراتبِ قلب من و ایں روح و ایں مراتبِ روح من و ایں سرّ من و ایں مراتب سرّ من۔ پس ایں چیز کہ ہر یک را از وجود خود بخود انصاف دہد و ہر یک را شناسد و خطاب بخشد ایں توفیق الٰہی است کہ از مرشد آگاہی است۔ در اصل ابتدا و انتہا یکی تا آنکہ یکی بنگرد از دوئی دو حال دارد، یکی زوال کہ مطلقاً از قال است دوئم وصال است کہ مطلقاً بمشاہدہ جمال است۔ بیت

کی بود آیا کہ شود بہرہ ور   دیدہ بہ دیدار چو گوش از خبر

پس یکی دید شد و دوم شنید شد۔ ہر کہ اہل دید است مسرور در خورسندگی تمام۔ ہر کہ اہل شنید است رسیدہ نمیتواند و خام در

www.sultan-ul-faqr-publications.com

حیرت تمام ہست۔ بیت

حیرت اندر حیرت و حیرت چہ چیز اہل حیرت از حضوری باعزیز

ایں مراتب عز شانہٗ لامکانہ برآید از فنا و درآید بہ بقا۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ عجب دارم ازاں قوم کہ اللہ بس را بگزارند وہوا وہوس را پیش آرند، نابینا گاؤ عصار اند کہ میباشد از منزل ومقام دور و حال خود را می شمارند با حضور۔ بہ وہم خام خیال است بخیل اند بخلق در خلل خلیل و ہر کہ بحق خلیل ہمجلیس برب جلیل و اگر مرشد کامل ریاضت کشاند سالہا سال و اگر بخش و عطا کند طرفہ زد حال۔ ایں ہر دو طریق ارشاد از تحقیق است و آدمی را سہ مرکب است۔ مرکب خوف کہ بہ حیات تعلق دارد۔ چوں مرکب خوف از حیات بگذشت بہ ممات رسید از خوف دوستی و دشمنی برآید بہ مرکب رجا رسید و مرکب رجا بعقبیٰ برد۔ با اہل محبت و معرفت مرکب عقبیٰ الفت نگرفت بر مرکب شوق شد سوار روئی آورد دید بدیدار پروردگار۔ ہر کہ سوائی طلب کند اللہ دیدار کند مردار۔ اہل دیدار را بہ مردار چہ کار؟ تفرقہ عبادت ازاں است کہ دل را بواسطہ تعلق مامور متعبدہ پراگندہ سازی و جمعیت آنکہ روا ز ہمہ برداشتہ بہ مشاہدہ واحد حقیقی پردازی۔ جمع گماں برند کہ در جمع اسباب جمعیت است، در تفرقہ ابد مانند و یک فرقہ یقین دانستہ کہ جمعیت اسباب از اسباب تفرقہ است، دست از ہمہ افشاندند۔ ابیات

ای دل طلب کمال کن و در مدرسہ چند تکمیل اصول و حکمت و ہندسہ چند

ہر فکر بجز ذکر خدا وسوسہ دان شرمی ز خدا بدار ایں وسوسہ چند

جواب مصنف:

ایں عطائے با جمعیت از خطرات باطن صفا از مرشد کامل است و تصور از اسم اللہ ذات۔ مرشد کامل را بوجود چہار چیز کامل است۔ بعضی را نظر کامل است کیمیا نظر بعضی را توجہ کامل است کہ بتوجہ شش جہات در قبض و تصرف طالب درآرند بعضی را زبان کامل ہر چیز را کہ بگویند شو بامر اللہ تعالیٰ ہمون دم شود و بعضی را قدم کامل ہر جا کہ قدم اندازند آن مکان شَرُفُ الْمَكَانِ بِالْمَكِيْنِ گردد۔ قدم ایشان بدست تعلق دارد۔ ہر کہ بہ قدم ایشان بوسہ دہد و دست ایشان بگیرد بہ گرفتن دست دل زندہ شود فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ نمیرد۔ دانی کہ وقت نماز و وقت شغل ذکر و وقت کار نیک بسیار خطرات وخلل و وہمات و وسوسہ کہ میکشاید ایں حکمت چیست؟ چوں رجوع آرد بہ بندگی شیطان طبل بگوش زند طمع وحرص و آنچہ ناشائستہ نجس گندگی باز دارد از بندگی یعنی طمع الطمع وحرص الحرص وحسد الحسد وغلیبت از غلیبت وہوا از ہوا و نفاق از نفاق و آنچہ مانند ازیں۔ پس معلوم شد کہ دل آدمی مثل خانہ پاک است و ذکر اللہ پاک است مثل فرشتہ و خطرات مثل سگ است۔ در خانہ کہ سگ درآید فرشتہ ازاں خانہ می برآید و اگر کسی در خانہ پاک را محکم بند کند اندرون سگ خطرات ندرآید۔ لَا يَدْخُلِ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ الْكَلْبِ۔ پس علاج خطرات ایں است کہ نظر دارد بر اسم اللہ ذات وخطرات را قوت نیست کہ غالب شود بر ذات۔ اہل صفات راہزن حجاب است کہ غرق در ثواب است ومحروم از

باطن معرفت الٰہی الہام از جواب صواب۔ بیت

من کہ در ذات او شدم فانی کی بسوئی صفات او بینم

بدان کہ چوں صاحب تصور اسم اللہ ذات در استغراق فی حروف اسم اللہ ذات در آید و ہر حرف اسم اللہ ذات وسیع است از ہفت طبق زمین و از ہر فلک عرش و کرسی و لوح و قلم بلکہ وسیع است از ہر دو جہان۔ ہر کہ در آید دریں وسیع، ایں است مقام معرفت مطلق توحید فنافی اللہ بقا باللہ تجرید و تفرید۔ ہر کہ دریں ہر یک حرف اسم اللہ ذات محرم شود اہل ذات، وجود آنرا مطلق گردد پاک۔ ہر کہ محو در ہر حروف اسم اللہ ذات پاک آنرا روزِ قیامت از محاسبہ چہ باک؟ قولہ تعالیٰ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ ہر کہ محرم معرفت اسم اللہ ذات ہر یک حرف، آنچہ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ہمہ کشف عارف معروف مکشوف ظاہر نزدیک خلق حقیر زشت و باطن ہشیار و مشتاق بروے ارواح انبیا و اولیا اللہ اہل بہشت۔ ایں چنین عارف را نیز عارف باللہ ذات حروف گویند۔ پس معلوم شد کہ عارف باللہ را نشت و برخاست ہر کاری کہ کند از حکم حضوری اللہ تعالیٰ و باجازت نبی اللہ۔ کار دینی و دنیوی ایشان از حکمت خالی نیست فِعْلُ الْحَكِيْمِ لَا يَخْلُوْا عَنِ الْحِكْمَةِ۔ بہر حال و بہر قال و بہر اعمال و بہر افعال از معرفت الٰہی وصال است کہ اصل ایشان بر تصور اسم اللہ ذات است ہر کار ایشان از اصل مطلق وصل است اگرچہ کار ایشان در نظر خلق گناہ و اما نزدیک خالق صواب و راستی راہ چنانچہ راہ و گناہ مجلس موسیٰ صلوٰۃ اللہ و حضرت خضر نبی اللہ از یک دیگر خلاف، چنانچہ در سورۃ کہف واقع شد حضرت خضر علیہ السلام کشتی را خرق کرد و دیوار شکستہ را بنا کرد و بچہ را کشت۔ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ بدانکہ ہیچ چیز مخلوقات توحیدات از قرآن آیات بیرون نیست برو بحر، خشکی و تری۔ قولہ تعالیٰ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ○ و آیات قرآن ہر آیت با خاصیت حکمات درجات از حکم اللہ است و در ہر یک آیت کلام اللہ مطلب بہ حکمت معرفت و جمعیت و عنایت و ولایت و ہدایت تمام است۔ تمام را می یابد عارف باللہ تمام۔ بے خبر از آیات بی معرفت ناقص خام۔ قولہ تعالیٰ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ این ہر مراتب و ہر احوال قرآن و آیات بارکان ایمان تعلق دارد یکی اقرار صحیح لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ دوم تصدیق بذکر قلب تسبیح تحقیق۔ قولہ تعالیٰ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ قولہ تعالیٰ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ و قلب نیز سہ قسم است و قلب را سہ اسم است، قلب منیب و قلب شہید و قلب سلیم موافق ایں سہ آیات و سوا ازیں آنچہ آیات کریمہ در باب قلب است۔ قولہ تعالیٰ مَنْ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ ۝ ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ قولہ تعالیٰ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ۝ قولہ تعالیٰ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝ قولہ تعالیٰ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ قولہ تعالیٰ وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۝ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۝ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ۝ وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ۝ فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ۝ مردہ دل دوام در تاریکی ظلمات و زندہ دل دوام بغرق معرفت اللہ حیات۔ قولہ تعالیٰ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلْقَلْبُ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَنْوَاعٍ قَلْبٌ مُّنِيْبٌ وَقَلْبُ الشَّهِيْدِ وَقَلْبُ السَّلِيْمِ اَمَّا قَلْبٌ مُّنِيْبٌ الَّذِيْ يَكُوْنُ فِيْ طَاعَةٍ اَبَدًا وَاَمَّا قَلْبُ الشَّهِيْدُ الَّذِيْ يَكُوْنُ فِيْ مَعْرِفَةِ اَسْرَارِ الْعٰلَمِيْنَ وَاَمَّا قَلْبُ السَّلِيْمُ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْهِ مَاسِوَى اللّٰهِ مصنف میگوید کہ آخر قلب را دو مراتب است تمام انتہائی قلب غلیظ بہ خطرات شیطانی نفسانی از حوادثات دنیا پریشانی مطلق بیمار مریض است، تداوی او لادوا و محروم از نظر معرفت رحمت خدا مگر جانب خدا بیاید با خلاص خاص، از برائی بیماری قلب کند طلب مرشد طبیب القلوب۔ ہر کہ مرشد طبیب القلوب را طلب نکند قلب آنرا روز بروز با مرض سیاہ سلب۔ قولہ تعالیٰ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا پس علم فضیلت از برائی معرفت الٰہی طلب مرشد وسیلت است۔ مرشد کہ صاحب تصور اسم اللہ ذات وسیلت النجات است در حیات و ممات۔ اَلشَّيْخُ يُحْيِي الْقَلْبَ وَيُمِيْتُ النَّفْسَ. دوم قلب بذکر اللہ پاک و پاکیزہ و برگزیدہ درگاہ صاحب راز معرفت اللہ این چنین قلب پرنور اللہ نور است و صاحب زندہ قلب دوام حضور است۔ بیت

دل یکی است نظر گاہِ ربانی   خانہ دیو را چہ دل خوانی

قولہ تعالیٰ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ بیت

از دل بدر کن بیشہ خطرات را   تا بیابی وحدتِ حق ذات را

اہل ذکر و اہل باطن صاحب معرفت راسکر و مستی ہمہ خامی از ناقص و ناتمامیت عالم اللسان و جاہل القلب۔ بیت

دل صفا پُر نور اللہ ذات راز   اہل دل را دائمی با حق نماز

فقیر باھوؒ می گوید:

خام را مستی بود وہم از خیال   مست را ہشیار گرداند وصال

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اِتَّقُوْا الْعَالِمَ الْجَاهِلَ قِيْلَ مَنِ الْعَالِمَ الْجَاهِلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَالِمَ اللِّسَانِ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

وَجَاهِلَ الْقَلْبِ۔

مصنف می گوید کہ علم چہار اند و ہر چہار علم کسی را کہ تمام تحصیل فضیلت باشد آں مرد فاضل لائق ارشاد۔ مرشد ناقص جاہل مایہ فساد۔ علم لسان و علم قلب و علم روح و علم سِرّ۔ ہر کہ در ہر چہار علم درست در مطالعہ درآید، مطالعہ علم پیش از ان لوح ضمیر بواسطہ خود بکشاید کہ درمیان ہر یک علم ہفتاد ہزار حجابات نفسانی و جسمانی است، قلبی و روحانی است، سِرّی ولامکانی است۔ اَلْعِلْمُ حِجَابُ الْاَکْبَرِ۔ ہر کہ از ہر یک علم تحصیل فارغ شود قدم در معرفت الٰہی زند و بمراتب ولد آدم علیہ السلام انسانیت رسد بزرگ۔ قولہ تعالیٰ وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ۔ پس ایں ہر یک مقام در قلب درآید و ہر یک مقام از قلب کشاید۔ قلب نہ مضغہ گوشت است پُر خون غلیظ۔ قلب پُر نور اللہ است کہ در وہم نہ گنجد و نہ در عقل درآید۔ تمیز قلب یک مرتبہ ایست عزیز، گر بیائی عز و شرف عزہ بریں مشو مغرور، پیشتر است غرق فنافی اللہ معرفت الٰہی قرب حضور۔ قولہ تعالیٰ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ۔ الہام مذکور از قدرت الٰہی قرب مشاہدات تجلیات ذات حضوریات از قرب معرفت بندہ را از شہ رگ نزدیک تر۔ پس معلوم شد کہ حضرت موسیٰ صلوٰت اللہ را کلام اللہ کوہِ طور، ہم چناں امت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم را وجود مثل کوہِ طور و از شہ رگ نزدیک تر کلیم اللہ باصواب از رب الارباب ذکر مذکور حضور است۔ آری یقین است کہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حوصلہ وسیع دارد کہ حضرت موسیٰ صلوٰت اللہ بہ قطرہ تجلی از خود بیخود گشت کہ سہ شبان روز افتادہ ماند۔ چوں باز بہ ہوش آمد گفت سُبْحٰنَکَ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ وہفتاد ہزار تجلیات صرف ذات اللہ تعالیٰ از نظر رحمت بر دل عارفان فقیران نازل می شود ہر دم و ہر ساعت از احوال خود تغیر نگردند و بر حال مانند۔

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلْعُلَمَآءُ اُمَّتِیْ خَیْرٌ مِّنْ اَنْبِیَآءِ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ۔ علما فقیر عارف است کہ علم ظاہری و باطنی در عمل آرد۔ فقیر کامل علما عامل است نہ بہ علم حامل کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا۔ پس معلوم شد کہ سینہ عارفان از غلبات تجلی ذات و سوزش ذکر چناں کشادگی و صفائی دارد کہ چہاردہ طبق در سینہ ایشان درآید معلوم نگردد چنانچہ یک نقطہ مثل ذرہ درون۔ رباعی

ای سِرّ تو در سینہ ہر صاحب راز	پیوستہ در رحمت تو بر ہمہ باز
ہر کس کہ بہ درگاہِ تو آید بہ نیاز	محروم ز درگاہِ تو کی گردد باز

دل عارفان از رحمت اللہ وسیع است کہ رحمت اللہ در دل درآید و دل در رحمت نہ گنجد کہ رحمت اللہ نظر رحمت اللہ است و دل نظرگاہ الٰہ است کہ از ہر طریق تحقیق دل را آگاہ و سینہ ایشان مقام ہدایت است۔ قولہ تعالیٰ فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ اَنْ یَّھْدِیَہٗ یَشْرَحْ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ ج وَمَنْ یُّرِدْ اَنْ یُّضِلَّہٗ یَجْعَلْ صَدْرَہٗ ضَیِّقًا حَرَجًا کَاَنَّمَا یَصَّعَّدُ فِی السَّمَآءِ ط کَذٰلِکَ یَجْعَلُ اللّٰہُ الرِّجْسَ عَلَی الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ O قولہ تعالیٰ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ ط فَوَیْلٌ لِّلْقٰسِیَۃِ قُلُوْبُھُمْ مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ ط اُولٰٓئِکَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ۔ قولہ تعالیٰ اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ O وَ وَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ O قولہ تعالیٰ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام ذِکْرُ اللّٰہِ فَرْضٌ مِّنْ قَبْلِ کُلِّ فَرْضٍ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ قولہ تعالیٰ مِمَّا لَمْ یُذْکَرِ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاِنَّہٗ لَفِسْقٌ ط قولہ تعالیٰ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ O ہر کہ دعویٰ صدق کند و شہادت کند و صلاحیت کند بموجب ایں آیت کریمہ اثبات۔ قولہ تعالیٰ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ ج وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا O جائیکہ صدق محو غرق فنا فی اللہ صداقت کیش۔ اینست مراتب انتہا استغراق بقا باللہ عارف فقیر درویش کہ بجز مشاہدہ نور اللہ، در تجلیات ذاتِ حق چناں غرق گردد کہ از خود فانی فناو با معرفت بقا کہ نہ آنجا رسم و رسوم یاد ماند و نہ طلب محبت یاد ماند و نہ جسم و جوہر و جسد یاد ماند و نہ ذکر فکر یاد ماند در ذکر حضوری چناں قید غرق شود و نہ صبر و شکر یاد ماند۔ قولہ تعالیٰ وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ۔ ایں مراتب یقین از برائی خلاف نفس، بر نفس منصف حق شناس امین۔ ہر کہ بدیں مراتب غرق رسد نفس جدا گردد از صحبت شیطان لعین و دل پیشوا وزیر شود بہ روح القدس بالصدق و بالیقین۔ تو نمی دانیکہ در وجود نفس بادشاہ و شیطان او مقرب وزیر است ہمیشہ در مصلحت منصوبہ بازی در انا با تدبیر است۔ در معرفت مولیٰ صادق آنست کسی را کہ بہ شان ایں نشان دارد۔ چنانچہ در مجلس حضرت رابعہ بصری رحمتہ اللہ علیہا ذکر مذکور اولیا اللہ پیش حضرت رابعہ بصریؒ یکی اولیا اللہ در قال صدق آمد۔ لَیْسَ بِصَادِقٍ فِیْ دَعْوَۃٍ مَنْ لَمْ یَشْکُرْ عَلٰی ضَرْبِ مَوْلَاہُ۔ ولی دوم در قال صدق آمد۔ لَیْسَ بِصَادِقٍ فِیْ دَعْوَۃٍ مَنْ لَّمْ یَصْبِرْ عَلٰی ضَرْبِ مَوْلَاہُ۔ ولی سیوم در قال صدق آمد لَیْسَ بِصَادِقٍ فِیْ دَعْوَۃٍ مَنْ لَمْ یَتَلَذَّذْ عَلٰی ضَرْبِ مَوْلَاہُ۔ حضرت رابعہؒ فرمود ایں چنیں صدق ہمہ طفل بازی است، جدائی و مجازی است۔ قال در صدق حضرت رابعہؒ لَیْسَ بِصَادِقٍ فِیْ دَعْوَۃٍ مَنْ لَّمْ یَنْسَ ضَرْبِ مَوْلَاہُ فِیْ مُشَاھِدَۃِ الرُّؤْیَۃِ الرَّبُوْبِیَّۃِ۔ قال در صدق مصنف لَیْسَ بِصَادِقٍ فِیْ دَعْوَۃٍ مَنْ لَّمْ فَنَا فِی التَّصْدِیْقِ عَلٰی ضَرْبِ مَوْلَاہُ۔ صدق معنی یقین است و یقین از یقین است و یقین از خاص محمدی دین است و یقین با سجدہ جبین است۔ ہر کہ تارک از سجدہ شیطان لعین است۔

شرح یقین

قولہ تعالیٰ وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْنُ۔

ابیات

عبادت حق ببر تا وقتِ مردن   یقین شد از یقین ایمان بردن

www.sultan-ul-faqr-publications.com

یقین قرآن برو اعمال کردن　یقین آنست خود باحق سپردن
یقین سرمایۂ ایمان نورش　یقین با معرفت قرب حضورش
یقین از یک پدر یک پسر باشد　دوئی شیطان را از دل تراشد
یقین دیدہ بچشم خویش بیند　کہ صحبت عارفان باہم نشیند
یقین از حق شود حق راز اللہ　خطی درکش بگرد لاسوی اللہ
یقین ببرد حضوری بے ریاضت　یقین شد از یقین صاحب اجازت
کسی را شد یقین حق بحاصل　رسد حق الیقین عرفان واصل

بدانکہ اہل کفر واز اہل حرب کفار و اہل روافض و اہل خوارج و اہل منافق را یقین نیست ۔ یقین پائی بحق تعلق دارد وایں اہل قوم خبیث مخالف قرآن نص حدیث ومخالف از طریق طریقہ سنی سنت جماعت ۔ ایشان را اعتبار باطل است کہ اعتماد بر غلیظ جیفہ باطل است و یقین نبی صاحب سنت جماعت را از اں است کہ قوت یومیہ ندارد و کسی آں را لکھ مہر زر سرخ بدہد از یقین باز گشت نخورد از برائی آنکہ دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایشان ز محرم معرفت مولی قرب اولی است ۔ بدانکہ یقین چہار حرف است ی، ق، ی، ن از حرف ”ی“ یقین یگانہ حق کند ، از حرف ”ق“ قرب حق می بخشد و از حرف دوم ”ی“ یکتا بحق کند و از حرف ”ن“ نیست و نابود گرداند نفس را از ہوا و ہوس ۔ الیقین متوکل حَسْبِیَ اللّٰہُ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ ۔ یقین بہ قدرت خدا تعالیٰ را حاضر دانستن بہر حال و افعال یقین مراتب انتہائی ہدایت است ۔ یقین اہل ہدایت صدیقان مثل کوہ است نجنبد نلرزد و نہ غلطان شود بہ دوستی اللہ دین ۔ منافق و بے یقین و بے دین بدمذہب تابع شیطان لعین مثل مشت ریگ است برپائی نماند ۔

ابیات

یقین تصدیق دل اقرار ازلش　یقین راہبر شود بافیض فضلش
یقین پاکش تعلق روح دارد　چو پاکش شد یقین با روح آرد
یقین باشد خلاف نفس دائم　یقین با زندگی دل ہست قائم
یقین در دل نوشتہ حق نظیرش　ز حق گردد یقین روشن ضمیرش
باھُو یقین از سہ یقین و سہ مقامش　ز ہر سہ یک شود ختمی تمامش

چنانچہ علم الیقین و عین الیقین و حق الیقین از کتاب دل تصدیق القلب مثل آفتاب طلوع نماید و آنچہ ظلمات در وجود بے یقین است ہمہ برخیزد و یقین آنست کہ در ہر حالتی در صحت و بیماری ، در سختی و آسانی از امرہائے خدا تعالیٰ و متابعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بر دارد و باز گشت نخورد و نہ مراجعت بہ نفس ہوا ۔ ایں است یقین ذکر وسیلہ خدا لَآ اِلٰہَ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔ بدانکہ اساس محبت معرفت طلب اللہ ذکر فکر حضور مذکور الہام باطن قرب اللہ فنا بقا تمام در یقین است ۔ بیت

اصل یقین است یقین گر شود کار تو از ہفت فلک بہ گزرد

مصنف می گوید کہ غلط گفتہ اند یقین ناقصاں وخاماں جانب عرش و کرسی ولوح وقلم می برد ۔ ایں یقین از معرفت وحدانیت اللہ جدا میکند و یقین صدیقان وعارفان آنست کہ استغراق تمام در مشاہدہ معرفت اللہ و بحضوری مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدام ۔ ہر کرا مرشد تصور اسم اللہ ذات بخشد بہ قلب قالب گوشت و پوست ورگ ومغز واستخوان وروح وسرّ و ہمہ اعضا وآنچہ موئی برتن ہمہ بنام اللہ زبان کشاید یَااَللّٰہُ یَااَللّٰہُ یَااَللّٰہُ ودر ذکر خروش در آیند ۔ از ازل تا ابد، از دنیا تا عقبیٰ واز عقبیٰ تا بشرف لقائے معرفت مولیٰ از تصور اسم اللہ ذات و بذکر اللہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہر یک مقام را مشروحاً بنمایند ۔ ایں ابتداذکر وصال است ۔ ذکری کہ بدیں صفت نباشد در وجود او اسم اللہ ذکر اللہ تاثیر نکردہ باشد، ذکر او از وہم وخام خیال است ۔ ایں ذکر باطن برحق است، بریں غیب عیب مبر کہ ذاکر را ذکر در استغراق چناں بردہ گوئیکہ از جان بیجان مردہ وروحانی مردہ آنچہ بہ بیند روا است مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا اما بشرط آنکہ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اِسْمُ اللّٰہِ شَیْئٌ طَاہِرٌ لَا یَسْتَقِرُّ اِلَّا بِمَکَانٍ طَاہِرٍ ۔ از تاثیر اسم اللہ و بہ ذکر اللہ طالب اللہ روز اول مراتب تصرف ظاہر باطن برسد ۔ بر مرشد فرض عین است کہ چند طالب بہ تمامیت معرفت اللہ برساند و اگر طالب لائق معرفت ارشاد حوصلہ وسیع بدست نیاید باید کہ ایں نعمت معرفت اہل اللہ عطا بخش برحل اللہ کنند کہ قدر غنی غنی داند ۔ فقر ملک اضطراری در راہ معرفت نتوان رفت کہ از کامل مرشد طالب یک شود اگر چہ طالبان طلب بہ طلب موافق ہزاران ہزار بیشمار ۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس ۔ مرشد کامل آنست کہ چہار مراتب طالب اللہ را نصیب کند ۔ یا مراتب دل کہ دوام مجلس در باطن بہ اولیا اللہ اہل دل باشد و یا مراتب روح کہ دوام در باطن مجلس بہ اہل ارواح انبیا و اولیا اللہ باشد و یا از مراتب سرّ کہ مشاہدۂ معرفت الٰہی اسرار بکشاید یا مراتب خفی کہ از ذکر خفیہ ذاکر خفیہ را ہیچ چیز پوشیدہ ومخفی وخفیہ نماند ۔ ہر کہ بدیں طریق راہ تحقیق نداند آنرا مرشد عارف نخواند ۔

بدانکہ چوں علم واحدنیت معرفت الٰہی حیّ وقیوم در سینہ در آید علم رسم رسوم از سینہ بیرون بر آید و ہر کرا علمین ظاہری و باطنی می ماند برحال آنست لائق ارشاد صاحب معرفت وصال ۔ دانیکہ از یک علم پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُمّی بود، چنانچہ علم حرص وحسد وعجب وکبر وہوا ۔ ایں علم عاریست دریں علم شیطان عالم فاضل قاری است وشیطان از علم ہدایت معرفت الٰہی مجہول ومحروم از مراتب علم استغراق وصول ۔ دانیکہ علما عامل وفقیر کامل را علم بہ روح زند، نفس خراب و پریشان شود وعلما بے عمل وفقیر ناقص را علم بر نفس زند دل خراب و پریشان شود پس مجلس عالم روحانی وعالم نفسانی راست نیاید وعلم سہ حرف است ۔ "ع ل م" العلم دانستن ۔ ہر کہ علم را سر بگیرد سر علم "ع" است ۔ علم "ع" عالم را عین العنایت، عین

الولایت، عین الہدایت، عین الوصول، علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین ۔علم ع ٗ رساند بحق و برکشد از باطل ۔ ہر کہ علم لٗ را بگیرد علم لٗ متوسط علم است ۔علم لٗ لایحتاج گرداند و لا نیز نفی است و نفی کردن فنا نفس ۔قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ بِالْفَنَآءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ بِالْبَقَآءِ ۔ ہر کہ فنا بقا معرفت اللہ شناخت از علم شناخت آن ولی اللہ شد و ہیچ جاہل عارف باللہ نہ شد ۔ ہر کرا آخر از انتہا علم مٗ است ۔ ہر کہ علم مٗ را دانست ملاقات مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم را حاصل شد و ہر کہ فرمودۂ حضرت علم بجا نیارد و خلاف علم کند موافق نفس و ہوا و نظر نکند بر مراتب وارث الانبیا از حرف ع ٗ عاق و از حرف لٗ لادین و از حرف مٗ مردار خوار در قید مردود نفس دوام بہ ہوا و ہوس ۔

سرمایہ ایمان عزت شرف علم نص وحدیث وفقہ و مسائل تصوف فقہ قرآن است و اساس فقیری علم فقہ است و اساس فقہ توحید معرفت اللہ و اساس تصوف وفقہ اشتغال اللہ ذکر اللہ ۔قال علیہ الصلوٰۃ والسلام لَا یَشْغُلُھُمْ شَیْئٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ طَرْفَۃُ الْعَیْنِ ۔عجب دارم از ان قوم ہر عملی کہ کنند پسند خلق از برائی عز و جاہ روضہ و خانقاہ و ہرگز روئی نیارند غرق معرفت بہ پسند اللہ ۔آری یقین است کہ مراتب کامل مکمل طیر سیر طبقات، غوث وقطب، درجات از عرش بالاتر ہفتاد ہزار مقام کہ برہوا د قبض وتصرف خود آوردن کار خامان است وعلم کیمیا بہ نام و ناموس رجوعات خلق و جن و انس و حوش و طیور بکشف کرامات ترقی دنیا درجات کار ناتمامان است وعلم کیمیا اکسیر وعلم دعوت تکثیر وعلم نقش پُر کردن دائرہ بدوح بیست در بیست وعلم نقش دائرہ جفر و بادشاہ و امرا را بحضور خود آوردن و مسخرات قید کردن کار نادانان است ۔از خود فانی گشتن و عین بہ معرفت اِلَّا اللّٰہُ رسیدن و دوام مجلس حضوری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مراتب حضوری ورزیدن کار مردان است ۔ بیت

ہر کہ باشد پسند خالق پاک ۔۔۔ ور نباشد پسند خلق چہ باک

دانیکہ ہر چند ہیچ چیز از مسکہ نرم تر و ملائم تر نیست بہ دلیل آنکہ اگر تابش باو میرسد نرم میشود و دل درویشان وفقیران و مومنان از تابش دیگری در جنبش و درد در آید از آزار دیگری برادر مومن ۔بیت

دل ہمان است کہ از تاب کسان آب شود
ورنہ دیگر دل ہمہ یک مضغہ از آب و گل است

جواب مصنف

دل پُردرد ز دردش می برآید ۔۔۔ آزاری دل کہ اہل از دل نشاید
دل سنگین سیاہ و سر خجالت ۔۔۔ برائی معرفت او کے وصالش

www.sultan-ul-faqr-publications.com

رباعی

دل شکستہ مارا کسی درست کند | کہ دل شکستگی خویش نخست کند
شکستگی بدرستی تواں درست نمود | شکستگی بہ شکستن کسی درست کند

از مردہ دل بگریز مشغول اللہ بزندگی دل است دلی کہ غرق بہ اسم اللہ فنافی اللہ ذات۔ ابیات:

گر روی بر عرش اکبر عرش نور | ایں مراتب ناقصان است بحضور
در مطالعہ لوح باشی روز و شب | ایں مراتب ناقصان است بے ادب
عرش و کرسی لوح قلم و ہر مقام | ایں مراتب ناقصان است ناتمام
نظر حق بر دل بود از دل بجو | ہر چہ باشد غیر حق از دل بشو

پر نور اللہ دل باید۔ ایں نہ دل پر خطرات مشت خاک وگل، دل کہ مطلق جہل باشد مردہ وافسردہ۔ ابیات

چرا در زندگی اے دل نہ کوشی | چرا زیں شربت شیریں نوشی
دلی زندہ شود ہرگز نہ میرد | دلی بیدار شد خوابش نہ گیرد

بہ موجب ایں آیت کریمہ قولہ تعالیٰ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰی وَلٰكِنْ لِّیَطْمَىِٕنَّ قَلْبِیْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ O

بدانکہ اساس عبودیت و ربوبیت عبادات و معاملات و حضوری مشرف مجلس سرورکائنات واستغراق ذات فنافی اللہ بقا باللہ ظاہری باطنی آن علم است۔ ہر کرا علم الف الفت کند وکنہ علم الف را دریابد، از علم الف علم الفت کشاید کہ از علم الف ہیچ علم بیرون نیست۔ المطلب آنکہ از تاثیر تصور علم الف تماشاہر دو جہان بر پشت ناخن و یا برکف دست مقدار دانہ اسپند ظاہر می نماید بالیقین۔ ہر کہ را ایں چنین مراتب باشد کہ بر پشت ناخن آنرا چہ احتیاج خواندن و نوشتن و قلم گرفتن بانگشت۔ بیت

خیال خواندن چندیں کتب چراست ترا | الف بس است اگر فہم ایں اداست ترا

پس معلوم شد کہ سلک سلوک دو قسم است۔ یکی طبقات از عرش تا تحت الثریٰ کہ ابتدا و انتہا طبقات بر ہوا۔ اہل ہوا رامی باید کہ باریاضت سالہا سال بکشد، بعد ازاں برسد آخر انتہا ہوا بیخبر از ذات قرب خدا کہ نظر خدا تعالیٰ بر طبقات ہوا نیست بر دل صفا است و دل صفا آنست صاحب صفا باشد کہ دوام بحضوری محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ایں حضور نور در لامکانی است۔ ہر کہ باایں مراتب رسد، موافق رحمٰن و مخالف شیطان است۔ پس معلوم شد کہ مقام شریعت و مقام طریقت و مقام حقیقت و مقام معرفت چنانچہ ناسوت و ملکوت و جبروت ولاہوت۔ ایں ہر یک مقام متعلق بہ طبقات ہوا است و

بعید از فقرِ محمدی لامکان وحدانیت ذات فنا فی اللہ خدا۔ پس مجلس صاحب طبقات ہو او فنا فی اللہ ذات غرق با خدا راست نیاید۔ اگر چہ در باطن فقیر باین مراتب برسد یک موئی از شریعت خلاف نکند و اگر از شریعت خلاف کند از مقام حضوری سلب شود و سخن او لاف و کذاب لافزن۔ ہر کہ غرق زندہ قلب بذکر اللہ معرفت اِلَّا اللّٰہُ پیغمبر صاحب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم از آں فقیر چشم مبارک نہ بر دارد و بسوئی تابع اہل ہوا اہل دنیا نہ بیند بموجب ایں آیت کریمہ۔ قولہ تعالیٰ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ○ بدانکہ تصور اسم اللہ ذات ہفت روز ہفت اندام آدمی را چناں پاک کند چنانچہ پاک کند آب پارچہ نجس را۔ ایں راہِ معرفت باطنی نصیب اہل علم است۔ جاہل درین راہ نتوان رفت۔ اگر چہ جاہل تمام عمر بریاضت وعبادت سر بہ سنگ زند ہرگز بہ معرفت الٰہی نرسد۔ ابیات

علم را دانستم از تحقیق تر علم بہتر معرفت فقر و فخر

باھوؒ عالمان را علم باشد پیشوا از علم محرم میشوند عارف خدا

پس معلوم شد کہ طالب العلم طالب المولیٰ نشود بجز امتحان و اگر شود صاحب عیان۔ چون طالب العلم شود طالب المولیٰ مراتب اولیٰ شود طالب العلم از برائے طالب مولیٰ میباید عالم فاضل در فضیلت تحصیل تمام از علم معلوم کند سلک سلوک خاص وعام باطن کشایندہ نکتہ دقائق از محققان علم حقیقت دشوار۔ ایں چنیں فاضل لائق ارشاد طالب در طلب پروردگار در شریعت ظاہر باطن ہشیار و الّا نہ جاہلان ہزاران ہزار را بیک دم دیوانہ کردن چہ مشکل کار؟ جاہلان را از عارفان و ولیان نباید شمار۔ جاہل برادر کلاں حمار از مجلس جاہلان ہزار بار استغفار۔ نی نی غلط گفتم از جاہلان حمار بہتر است کہ بار بر دارد و خر بار بردار بہ از جاہل مردم آزار۔ پس معلوم شد کہ علما عامل وفقیر کامل واز فقیر کامل عارف باللہ۔ ابیات

علم را آموز اول آخر اینجا بیا جاہلانرا پیش حضرت حق تعالیٰ نیست جا

علم حق نور معرفت از دل بجو ہر چہ باشد غیر حق از دل بشو

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْمُعَامَلَةِ وَعِلْمُ الْمُكَاشِفَةِ۔ پس معلوم شد کہ فرقہ دو قسم است۔ یکی فرقہ اہل جنت کہ اہل علم اند و معرفت طالب دیدار۔ فَتَنْسَوْنَ النَّعِيْمَ اِذَا رَاَيْتُمُوْهَا نعمت مشرف دیدار لذت عظمیٰ وسعادت کبریٰ نصیب اہل مومن و اہل مسلمان انبیا و اولیا اللہ و اہل اسلام گویندگانِ کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ دوم فرقہ کفار اہل دوزخ و اہل نار۔ بیت

از بیت آں دو راہ خون شد دل من تا از ہر دو بہ کدام راہ باشد منزل من

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلْاِيْمَانُ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ۔ قولہ تعالیٰ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ○ و

ایں دو آیات کریمہ وعداللہ در باب اہل اسلام وکفاراست۔ قولہ تعالیٰ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَي الْكٰفِرِيْنَ ۝ قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۝ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاۗءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ وَتَرَى الْمَلٰۗىِٕكَةَ حَاۗفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ قولہ تعالیٰ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝ پس معلوم شد کہ کافر رانفس کافر وقلب کافر وروح کافر ومنافق رانفس منافق وقلب منافق و روح منافق وانبیا رانفس انبیا وقلب انبیا وروح انبیا عارف باللہ رانفس عارف وقلب روشن ضمیر عارف وروح عارف و سرّ عارف۔ چوں عارف باللہ رامعرفت الٰہی حاصل شود از توفیق بحق رفیق گردد اندرون از وجود قلب ونفس وروح و سرّ ہر یک راصورت نور باجواب وصواب ہم سخن گردد وبہ سرّ اسرار ربانی۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ از خلق وحشت گیرد۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ لَمْ يَكُنْ لَهٗ لَذَّةً مَعَ الْخَلْقِ۔ عجب دارم ازاں قوم مردہ دل غافل غفلت آثار بے بصر از معرفت ذکر پروردگار خود راذاکر دانند وخلق ایشان راذاکر خوانند۔ ذاکر مراتب مجلس ملاقات انبیا واستغراق مشاہدہ ربوبیت بقرب حضوری مع اللہ تعلق دارد ہم مجلس ملاقات رب بہ راز دارد ونہ بذکر جہر بلند تعلق آواز دارد۔ حدیث قدسی اَنَا جَلِيْسُ مَعَ مَنْ ذَكَرَنِيْ۔ ہم مجلس رب ذاکر خفیہ است۔ قولہ تعالیٰ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً۔ بدانکہ ذاکر رادو گواہ است۔ یکی ذکر دوام دوم فکر تمام وذکر دوام رانیز دو گواہ است۔ یک دوام مجلس حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوم استغراق معرفت قرب حضوری خدا و فکر تمام رانیز دو گواہ است یکی فنا نفس دوم فیض فرحت روح۔ دانکہ ذکر از حضور است وذکر نام حضوری است یعنی اسم اللہ ذات۔ اسم اللہ کہ وجود ذاکر را تاثیر در قبض وتصرف خود کند واسم اللہ بر ذاکر غالب شود۔ ذاکر را جان نفسانی کثیف برکشد وبا جثہ پاک لطیف روحانی باستغراق حضور برد۔

عجب دارم ازاں قوم کہ ذکر بہ حبس دم بستن و دیدن صورت مرشد مردار خور فنا فی الشیخ فنا فی الشیطان راتشبیہ دادہ اند و صورت فنا فی الشیخ بہ دم زدن طرفۃ العین بمجلس نبی اللہ بمعرفت اِلَّا اللّٰهُ برد۔ ذکر بہ جمعیت تعلق دارد وجمعیت آنرا گویند کہ در مراقبہ مجموعہ مقامات ہزاراں ہزار مشاہدات تجلیات نور اللہ ذات۔ ایں است حسنات۔ ہر کہ بمراتب رسد حسنات حاجت سخاوت دائم در صلوٰۃ بہ تیغ کلمہ طیب قتل کند گناہ صغیرہ وکبیرہ راعارف اولیا اللہ نجات۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام

اَلصَّلٰوۃُ یُذۡہِبُ السَّیِّاٰتِ وَالۡکَلِمَۃُ الطَّیِّبُ یُذۡہِبُ السَّیِّاٰتِ وَالسَّخَاوَۃُ یُذۡہِبُ السَّیِّاٰتِ۔ قولہٗ تعالیٰ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّہَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیۡلِ ؕ اِنَّ الۡحَسَنٰتِ یُذۡہِبۡنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِکَ ذِکۡرٰی لِلذّٰکِرِیۡنَ ۝

ایں نیز مراتب عارف باللہ فقیراست چنانچہ حضرت مولوی رومؒ می فرماید۔

آنکہ او را لقمہ شد نور جلال ہر چہ خواہد میخورد بروے حلال

آنکہ جز ماہی ز آبش سیر شد آنکہ بیروزیست روزش دیر شد

جواب مصنف

رود در حلق عارف لقمۂ حلال زانکہ عارف دائمی باحق وصال

شد وجود عارفان آتش تمام باذکر آتش سوختہ لقمہ حرام

وحدت حق آب عارف آبجو آبجو در آب گم شد آب گو

ماہی در آب است و از آب بیخبر از جدائی آب ماہی جان بدر

عارفان بسیار گویند عارفم معرفت را کی رسد ایں اہل غم

معرفت نوریست سر راز نور ز آفتاب معرفت عالم ظہور

فقر مالک الملکی است۔ ایں خدمات آنچہ جاودانی است درجات بر ولی اللہ صاحب توفیق اہل اللہ عارف باللہ اہل ذات است خواہ کسی را بحکم اللہ تعالیٰ بر مسند سریر تخت بادشاہی بنشاند و بنوازد و خواہ کسی را معزول سازد و یابیندازد۔ بادشاہی کہ کشندہ دارحرب اہل اللہ را میباید کہ بہ لشکر باطنی باو امداد کنند آنرا مراتب ملک عالم گیر۔ بر فاقت مونس فقیر در قبض وتصرف او درآرند ملک عرب وعجم۔ بیت

حمایت را کہن دامان درویش ز صد سد سکندر در مدد بیش

آنست لائق مراتب درویش کہ شب و روز بہ محاسبہ نفس خویش۔ آنست درویش کہ از ذکر خدا نباشد یک دم جدا۔ اَلۡاَنۡفَاسُ مَعۡدُوۡدَۃٌ وَ کُلُّ نَفۡسٍ یَخۡرُجُ بِغَیۡرِ ذِکۡرِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَھُوَ مَیِّتٌ۔ درویش آنرا نیز گویند کہ بچشم ظاہر دوام در مطالعہ او نظر بر لوحِ محفوظ باشد وفقیران نیز ایں چنیں مراتب را منجم گویند۔ مراتب فقیر آنست کہ بجز معرفت توحید اللہ ذات نظر بر مخلوقات طبقات نکند۔ ایں مراتب فقیر ایست فقر معرفت الٰہی اگرچہ در نظر خلق تقلید و باطن و باستغراق توحید وبعضی را مراتب ایست کہ در نظر خلق عروجاہ وعظمت اہل توحید و نزدیک اللہ مردہ دل اہل تقلید۔

بدانکہ ذکر چہار اند از زبان واز قلب واز روح واز سر۔ پس صاحب ذکر زبان راز بان سیف گردد و صاحب ذکر قلب را دردل از ذکر قلب داغ محبت اللہ چناں پیدا شود سویدا ہویدا شود کہ بجز اللہ باد یگری انس والفت ومحبت نگیرد وقلب او بذکر حق تصدیق زندہ گردد در حیات وممات نمیرد و ذاکر روح دوام مجلس بارواح انبیا واولیا اللہ می باشد ومجلس نفسانی ذاکر

www.sultan-ul-faqr-publications.com

روحی را خوش نیاید و صاحب ذکر سر را مشاہدہ تجلیات ذات ظاہر باطن مثل باران رحمت قطرات مطرات میبارد۔ چوں ہر چہار ذکر مجموعہ یک بارگی بکشاید عارف باللہ شود و فقیر خاکسار گردد۔ بیت

خاکساران جہاں را بہ حقارت منگر تو چہ دانی کہ دریں گرد سواری باشد

جواب مصنف:

خاکسارم جان سپارم باخدا عارفانی غرق فی اللہ باخدا

فنا فی اللہ آنرا گویند کہ در وحدانیت حق چناں غرق شود چنانکہ اخگر در آتش و نمک در طعام و آب در شیر۔ اینست مراتب فقیر بر نفس امیر روشن ضمیر فنا فی اللہ فقیر۔ پس دانی کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از دوستی معرفت توحید فقر عزیز داشت و فقر را خطاب فرمود اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ و باز پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقیران را عزت داد و میفرمود سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُ الْفُقَرَآءِ۔ پس مرتبہ فقر را عزت از ان داد و فقر فخری ازاں فرمود کہ بر سر فقر نام اللہ است یعنی فقر از اللہ است۔ پس دشمن فقر از سہ حکمت خالی نباشد یا حاسد یا منافق یا در قید نفس اہل غیبت و اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَآءِ۔ پس معلوم شد کہ فقر مثل آئینہ روشن رونما باطن صفا است۔ ہر کہ در آئینہ نظر کند آئینہ آنچہ رنگ روئے او باشد ظاہر می نماید۔ آری یقین است کہ ہمہ کس بر احوال خود فخر میخورد۔ کسی بر قال کلام اللہ وکسی بر وصال معرفت قرب اِلَّا اللّٰہُ۔ از قال وصال است بغیر از علم قال و بغیر از فقر وصال جہل و جاہل در زوال است۔ آری یقین است عالم صاحب علم قال بر علم می نازد و فقیر صاحب وصال بہ تیغ تصور اسم اللہ ذات نفس را قتل سازد و بر آں مینازد۔ ای عالم از علم معرفت الٰہی طلب کن و بر کبر و ہوا مشو مغرور کہ ہر علم را انتہا معرفت الٰہی استغراق حضور۔ علما طَالَ لِسَانُہٗ ای مراتب او قال و فقیر در سکوت، مراتب او کل است چنانچہ واقع است کہ مَنْ لَہُ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلُّ چوں قلب بذکر اللہ بنام اَللّٰہُ یَااَللّٰہُ گویائی گیر د زبان از گویائی مطلق بمیرد۔ بعد ازاں عارف باللہ در یک دم الہام ذکر مذکور از حق سبحانہ و تعالیٰ در استغراق مراقبہ دریابد۔ کسی را کہ دوام ذکر مذکور باخدا ہر آنکس را لب برلب بستہ گرداند از سخن سرہو او عارف از اہل خاموش است و در خاموشی ہفتاد ہزار حکمت است و در ہر حکمت ہفتاد ہزار حکمت است و حکمت معرفت اِلَّا اللّٰہُ حکم اللہ را گویند۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام لَا تُکَلِّمُ کَلَامَ الْحِکْمَۃِ عِنْدَ الْجُہَّالِ۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُہٗ۔ بعضی خاموشی مردہ دلان را از مکر فریب تقلید است و بعضی را خاموشی از معرفت اِلَّا اللّٰہُ توحید است و توحید و تقلید از گویائی و از عقل بینائی و از زیرک صفائی تاثیر از صحبت معلوم باید کرد۔ بدانکہ بعضی عارف از دنیا مفلس و بادین غنی ہمیشہ حاضر در مجلس نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام از دنیا مفلس گدا ظاہر بخلق و باطن بخدا۔ از آنکہ از شیر جغرات جمع شود و چوں جغرات را حل کنند مسکہ برآید و باز مسکہ را گر در جغرات یا شیر می اندازند اختلاط نہ گیرد۔ پس اہل محبت اہل اللہ ہمچنان است در دنیا۔ فَہِمَ مَنْ فَہِمَ۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

بدانکہ مراتب مراقبہ صاحب مراقبہ دوام حضور یست۔ مراقبہ کرا گویند؟ مراقبہ مراتب عظیم ہدایت اللہ صراط المستقیم راہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم باطن قدیم است۔ مراقبہ بر صاحب مراقبہ ہرگز اثبات نگردد بجز آورد برد مع تصور اسم اللہ ذات۔ مراقبہ خاص الخاص درجات واصل اساس۔ مراقبہ اسم اللہ ذات صحیح باذکر فکر و تسبیح۔ صاحب مراقبہ آنچہ در باطن خواب مشاہدہ بہ بیند معرفت اللہ مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و بمجلس انبیا و اولیا اللہ ملاقات کند۔ ہر کہ از مراقبہ ایں دو مراتب دو گواہ ندارد مراقبہ آں غلط است و از مراقبہ راہ ندارد۔ مراقبہ نگہبان حافظ از نفس و شیطان و خطرات دنیا پریشان منزل بہ منزل، مقام بہ مقام می رساند بہ غرق معرفت اِلَّا اللّٰہُ و مجلس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ پس ایں چنیں صاحب مراقبہ از طریق تحقیق ہر وقت کہ خواہد ملازم حضور، مراقبہ عارف باللہ ختم است خاتمہ بالخیر مبارک باد باطن معمور آباد۔

بدانکہ سہ چیز پوشیدہ نماند اگر کسی در پردہ ہزاراں ہزار بہ پیچد۔ یکی آفتاب دوم مشک عطر معطر دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ، سیوم معرفت اِلَّا اللّٰہُ عارف باللہ۔ بدانکہ شخصی در مراقبہ و یا در خواب در بہشت در آید و طعام بہشتی خورد و آب از جوئے بہشت نوشد و تماشائے حور و قصور کند۔ چوں از خواب و مراقبہ بیرون بر آید تمام عمر احتیاج او را اکل و شرب نماند، گرسنگی و تشنگی از وجود او برخیزد و خواب در چشم ہمہ عمر نیاید اگر چہ از برائی چشم نظار خواب بماند و بیک وضو تمام عمر بگزارد و وقت توفیق چناں در وجود او پیدا شود کہ شب و روز سر از سجدہ فارغ نباشد و روز بروز فربہ گردد و آنچہ اکل و شرب ظاہر از برائی ملامت و پوشیدگی خلق مردم۔ تابستان و زمستان برا و یکی گردد و گرمی و سردی اثر الذت ندہد۔ ایں مراتب نیز کمینہ و کمتر درویش است۔ فقیر را از یں مراتب شرم آید و حیا و بعید است از فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، ایں نیز از نفس ہوا۔ انتہا آنست کہ در مراقبہ و در خواب لقائے رب العالمین مشرف شد کہ ظاہر مثل بستہ تواند۔ در وجود او از توحید معرفت ذکر تصور اسم اللہ ذات محبت طلب از ہر یکی چناں آتش پیدا گردد جلالیت و جذب شب و روز در عبادت بر نفس قہر و غضب بر تن لباس شریعت بپوشد و در شریعت بکوشد و می خواند تَفَکَّرُوْا فِیْ نَعْمَآئِہٖ وَلَا تَفَکَّرُوْا فِیْ ذَاتِہٖ نعمت عظمیٰ معرفت و توحید اللہ است، فکر نکند در جسم و جوہر صورت اللہ بے مثل و بے مثال و ہمیشہ اعضائے ہیزم و وجود مثل تنور و دم ذکر آتش ہمیشہ چناں سوزد چنانچہ سوزد آتش ہیزم خشک را۔ و اگر ذرہ از یں آتش جلالیت حضوری بر زمین و آسمان نظر کند ہمہ سوختہ گردد۔ آفرین باد آنکہ میسوزد و دم نزند و ہرگز از یں آتش خلاص نگردد تا روز قیامت۔ از یں ریاضت ہیچ ریاضت سخت تر نباشد۔ بعضی دریں مراتب کافر و مشرک گردند و بعضی دیوانہ و بعضی مجنون و بعضی مجذوب۔ و ہر کہ بار بردارند و از شریعت باخبر ہوشیار اند خلق را نیاز ارند و مجذوبان ہزاران ہزار دریں آتش جلالیت سوختہ اند۔ از ہزاراں ہزار یک کس بر حمت آب معرفت اللہ سرد شود و بمراتب محبوب برسد۔ ایں قال من بر حال من۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ دانی کہ ہر طبقات آسمان و زمین بے ستون استادہ است از ادب اسم اللہ ذات

www.sultan-ul-faqr-publications.com

تاقیامت متوجہ بہ اسم اللہ باشد و آنچہ فی السموات والارض تسبیح اسم اللہ خوانند۔ قولہ تعالیٰ سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ قولہ تعالیٰ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ط اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا O

بیت

اسم اللہ بس گرانست بس عظیم　　　　ایں حقیقت یافتہ نبیٔ کریم

پس احوالاتِ خواب و مراقبہ یک طریق دارند بلکہ از خواب مراقبہ غالب تر است۔ بآواز غوغہ بلند صاحب خواب از خواب بیدار گردد و کسے را مراقبہ غالب آید و مقام مشاہدات بوحدانیت ذات نور حضور غرق کند پس اگر در آنحال صاحب مراقبہ را سر از تن جدا کنند ہرگز خبر ندارد۔ پس معلوم شد کہ مراقبہ مثل ممات است کہ ممات مراقبہ حضور باجواب صواب شعور است۔ مراتب مراقبہ و معرفت از اللہ تعالیٰ مراتب عارفان را بنور از یں سرفرازی است رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ از یاری خدا راضی است۔ قولہ تعالیٰ اِرْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً O فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ لا O وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ مراقبہ محرم اسرار مولیٰ است۔ صاحب مراقبہ را بیداری خواب و در خواب بیدار ہوشیار است۔ بجز مشاہدہ لاسوی اللہ غیر را دیدن استغفار است۔ مراتب مراقبہ محبت معرفت ملاقات مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب محبان و محققان است۔ از مراتب مراقبہ مردہ دل مردود محروم۔ مراقبہ مومنان را دوام بحضوری نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج است۔ اَلصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِيْنَ O لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ مراقبہ و معرفت عارف باللہ را ہر دو بال و پر است کہ دوام بر معرفت مولیٰ نظر است۔ بیت

ناظران را نظر باشد بر الٰہ　　　　لعنتی بر مال دنیا عز و جاہ

مرتبہ دنیا تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ و مرتبہ مراقبہ فقیر تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ خواب و مراقبہ بہ شش روش است۔ بعضی را خواب و مراقبہ از تصور اسم اللہ ذات معرفت رحمانی است و بعضی را خواب و مراقبہ از تلاوت قرآن و وظائف اسماء بسحان، بہر انبیا و اولیا اللہ روحانی است و بعضی را خواب و مراقبہ از اعمال سرود و شرب بدعت و گمراہی شیطانی است و بعضی را خواب و مراقبہ از حرص و حسد و غیبت و عجب و کبر و ریا دنیا پریشانی است و بعضی را خواب و مراقبہ از خشم و غضب و غلاظت ہوا نفسانیت و بعضی را خواب و مراقبہ از ملائکہ فرشتہ و یا آنکہ از جنونیت و حکم موکلات احوالات فہمیدگی باید نادانی است۔ آری خواب و مراقبہ دو قسم شد بعضی را خواب و مراقبہ خیال است مردہ دل سیاہ ناسوتی را آنچہ بیند از حیوانات و حوش و طیور و مور و مار و گاؤ خر و شتر۔ معلوم شد کہ بہ حب دنیا دل بہ ظلمات محروم از معرفت اللہ ذات۔ دوم خواب و مراقبہ از معرفت اللہ وصال است صاحب ذکر فکر صاحب تلاوت و صاحب وظائف و صاحب صوم و صلوٰۃ و صاحب ذات استغراق فنا فی اللہ بقا باللہ و بعضی آنچہ در خواب و مراقبہ آنجو باغ و حور و قصور بیند و در خواب نماز خوانند و زیارت حرم کعبہ و حرم مدینہ کنند

www.sultan-ul-faqr-publications.com

مراتب اہل تقویٰ اہل جنت علما عامل است۔ و یا درخواب و یا مراقبہ بہ دریا آب بازی کنند و از آب بازی باآب بگزرند طیر سیر و ذکر فکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ حاضر شوند و در نور معرفت و در دریائے معرفت نور توحید غوطہ خورند، ایں مراتب فقیر کامل عارف باللہ است۔ پس معلوم شد کہ مرتبہ خواب بر تعبیر است و مرتبہ مراقبہ ہمہ بہ روشن ضمیر است۔ عارفان را نہ احتیاج مراقبہ و نہ احتیاج خواب است کہ در یک دم ہزاراں ہزار از اللہ تعالیٰ الہام و از محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغام است از قرب حضوری جواب باصواب۔ صاحب باطن صفا راچہ احتیاج مراقبہ و خواب و استخارہ کہ بکشتن نفس امارہ ہر دو جہان بمد نظر در نظارہ کہ عارفان باللہ دوام بمد نظر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ منظور و مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور۔ ایں قرب مراتب بہ حرمت و برکات از اسم اللہ ذات است۔ و دیگر خواب و مراقبہ پنج مراتب از پنج مقام۔ بعضی دریں در ہر یک مقام کامل عامل تمام و بعضی از ہر یک مقام بیخبر ناقص و خام۔ مقام صاحب ازل رجا آنچہ در خواب و مراقبہ بیند از روحانیت بیند برکت ذکر روح و صاحب مقام ابد خوف آنچہ بیند از مقام ابد بیند برکت ریاضت وظائف و غایت نوافل نماز و صاحب مقام دنیا ناسوت آنچہ بیند از مقام دنیا بیند از شامت نفس مردہ دل اہل دنیا و صاحب مقام عقبیٰ آنچہ بیند از مقام عقبیٰ بیند برکت ذکر قلب و صاحب معرفت مولیٰ مراتب اولیٰ آنچہ بیند از مقام توحید لامکان سرّ اسرار سبحان معرفت و قرب و حضوری و عنایت و ہدایت و جمعیت از جامع العلوم و ذکر سرّی حیّ قیوم می بیند۔ پس عارف باللہ آنرا گویند کہ ہر پنج مقام از تصور اسم اللہ ذات بمطالب اللہ روشن و کشف گرداند در یک دم و بہر یک قدم بے ریاضت و رنج عطا کند بر طالب ایں گنج بہ پنج۔ پس مرشد باایں صفت باید کامل تمام۔ از مرشد ناقص تلقین دست بیعت گرفتن بر طالب حرام۔ ابیات

دست مردی گیر تا مردی شوی جز بہ مردان نیست راہ راہبری

مرد مرشد می رساند ہر مقام مرشدی نامرد طالب زر تمام

اگر بیائی در باز است و اگر نیائی اللہ بے نیاز است۔

بیت

گر بہ خواہی خوش حیاتی نفس را گردن بزن یا رضائے دوست بگزیں یا ہوائے خویشتن

بدانکہ نفس را سہ صد و شصت سر است و در ہر یک سر سہ صد و شصت ہوا است کہ مطلقاً محرومِ معرفت و از حق بیرضا و در ہر یک ہوا ہفتاد ہزار مستی و سکرانا است و ایں چنیں ہر یک سکر غالب کہ از سکر شراب غالب تر۔ آری یقین است کہ تمام دیو شیطان و شیاطین را جمع می کنی ہمہ از دیوانگی نفس تعلیم دیوانہ میگردد کہ پیرامن ہر یک شیطان و شیاطین را نفس امارہ است۔ پس معلوم شد کہ سہ صد و شصت سر نفس بسہ صد و شصت ریاضت ہر روز ہر یک سال مجموعہ روز و ریاضت سہ صد و شصت روز باشد و بہر یک روز یک سر نفس جدا گردد۔ بعد از اں لائق ارشاد طالب بآداب مراتب ابتدا معرفت صواب

www.sultan-ul-faqr-publications.com

رسد۔ امام مرشد عارف باللہ مرد غازی آنست کہ بہ تیغ تصور اسم اللہ ذات جملہ سر نفس را یکبارگی قتل کند از محاربہ او ایمن گردد۔ بیت

نفس را گردن بزن با تیغ ذات　　　　نفس کشتہ باز کے گردد حیات

علما عامل و فقیر کامل و انسان عاقل صاحب زیرک آنست کہ اول نفس توسن سرکش را در میدان تعلیم گوئی ربودگی بہ چوگان ہمت عنان از عین العیان سر راست گرداند۔ یا آنکہ اول نفس را مثل طفل در مکتب خانہ معرفت چناں تعلیم کند کہ تا بوقت مردن از حق باز گشت نخورد۔ دانی کہ از ہر بلا سخت تر و از ہر دشمن صعب تر دشمن جانی و دشمن ایمانی در وجود آدمی نفس است و نفس در وجود غائب است۔ پس غائب را از راہِ غائب باید یافت نفس بریاضت ظاہر کشتہ نشود۔ بجز مربی عارف باللہ۔ نفس را شناختن آسان کار است امانفس را رفیق شفیق با توفیق حق کردن دشوار است۔ چوں نفس توفیق حق یافت بحق رفیق گشت۔ چوں نفس بحق رفیق گشت قلب شد و قلب روح شد و روح سِرّ شد۔ پس اصل یکی است۔ صاحب وصل مرشد عارف باللہ طالب اللہ را روز اول چہار چیز عطا کند۔ اول ذکر از قلب صفا، دوم معرفت از قرب خدا، سیوم دعوت از مراتب انتہا، چہارم مجلس محمدی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ای طالب مبتدی بریں مشو مغرور قرب و وصال پیشتر است حضور۔ بعضی طالبان را از خام خیال واردات و ہمات خیالات خطرات، ایں ہمہ مبتدی را ذکر فکر است مشاہدات تجلیات و جمعیت از اسم اللہ ذات است۔ عجب دارم ازاں قوم کہ در مقام زوال اند و میداند در وصال۔ پس معرفت در ذکر فکر نیست، در حضور مذکور نیست۔ معرفت صرف غرق است و غرق پیشتر است از حضور کہ حضور جدائی و غرق محو فنافی توحید نور۔ ابیات

غرق را داند شناسد اہل غرق　　　　ہر کہ اینجا می رسد از جملہ فرق

جیم جملہ و ز جدائی کے جمال　　　　از جمالِ حق ببین زاں غرق حال

ہر کہ باایں مراتب رسد در تحت زیر شریعت محمود و بیزار از بدعت مردود۔ پس مرد آنست کہ با مردان کشتی گیر در میدان معرفت پہلوان است۔ تو نمی دانی کہ در خدمت پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چہار لشکر بود۔ ہر کہ ایں چہار لشکر ندارد ہفت اقلیم بدست نیارد چنانچہ دو لشکر ظاہر و دو لشکر باطن۔ لشکر ظاہر یکی اصحاب اہل شجاعت و لشکر دوم خلق محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و لشکر باطن یکی ارواح انبیا و شہدا و لشکر دوم فرشتہ و ارواح فقرا باطن صفا۔ ہر چہار لشکر ظاہر و باطن از برائی امداد ظل اللہ اہل اللہ تیار اند بحکم خدا و باجازت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر تمام روئے زمین بہ برکت اقدام درویشان است۔ ہر کہ منکر از درویشان بود در ہر دو جہان پریشان بود اما درویش باید نہ در پیش باید۔ ایں کتاب معمہ از اسم وحدانیت اللہ مسمّٰی و یا ایں کتاب عکس معکوس است و یا ایں کتاب طلسمات است از اسم اللہ ذات۔ ایں کتاب معمہ را صاحب معمہ کشاید۔ سیماب کشتہ و خوردہ نشود بجز عامل کامل و دعوت رواں دست ندہد بجز کامل۔ ای مغز

www.sultan-ul-faqr-publications.com

بیدار انسان آنست لائق معرفت اللہ دیدار۔ ابیات

نہ ہر سر بود لائق بادشاہی　　نہ ہر دل تواں گفت گنج الٰہی

علم باطن ہمچو مسکہ، علم ظاہر ہمچو شیر　　کی بود بے شیر مسکہ کے بود بے پیر پیر

باحق یار باش و دائم باحق شاد باش۔ بیت

مرا ز پیر طریقت نصیحتی یاد است　　کہ غیر یاد خدا ہر چہ ہست برباد است

اے طالب حق صحیح راستی را بردار و غلط غلیظ را بگذار۔ بعضی را باطن برغلط است و ظاہر صحیح بہ تلاوت و ورد وظائف و تسبیح و بعضی را ظاہر برغلط است بہ مقتضائے اعمال عجب و ریا۔ چنانچہ اَلرِّیَآءُ اَشَدُّ مِنَ الْکُفْرِ و باطن صحیح چنانچہ غرق معرفت اِلَّا اللّٰہُ و مجلس نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و بعضی را ظاہر و باطن برصحیح و بعضی را ظاہر و باطن برغلط۔ پس ظاہر و باطن صحیح اہل مراقبہ صاحب استغراق غرق بغیر از دوازدہ غین۔ اول غین غلط، دوم غین غل، سیوم غین غش، چہارم غین غلیظ، پنجم غین غیبت، ششم غین غیرت، ہفتم غین غضب، ہشتم غین غصہ، نہم غین غیر، دہم غین غلاظت، یازدہم غین غفلت و دوازدہم غین غلبہ نفس امارہ۔ ایں جملہ غین از وجود صاحب غرق برخیزد و غین از عین حاصل شود، عین از عین واصل گردد وَرَضُوْا عَنْہُ یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ۔ بعد ازاں صاحب غرق کہ در وجود بدریائے وحدت چناں غوطہ غرق خورد کہ در یک دم و بریک قدم صور اسرافیل علیہ السلام بگوش رسد و قیامت قائم شود۔ ایں چنیں قوت صاحب غرق را است طی مقام بہ مقام ازل ابد مقامات برسیدن تمام لیکن از برائی بندگی فرض و واجب و سنت و مستحب غرق در مراقبہ بہ چشم زد آورد بُرد اما صاحب مراقبہ را ظاہر و باطن ہمہ توفیق است کہ بہ یگانگت حق رفیق است وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ۔ چوں باایں مراتب رسد نفس مطمئنہ صورت قلب گیرد و قلب صورت روحِ مقدس بگیرد و روح امر خدا است و روح بہ سرّ خلط شود و در مغز و پوست و جان ہر رگ ذکر از وست کہ بندہ نہ خدا و نہ از خدا جدا۔ پس حجت چہار کس را چہار کس می گیرند و معذرت کنند و حجت درویشان از حضرت عیسیٰ علیہ السلام و حجت اہل دنیا از مہتر سلیمان پیغمبر علیہ السلام و حجت بیماران از حضرت ایوب علیہ السلام و حجت غلامان از حضرت یوسف علیہ السلام۔

چہل احادیث صحیحہ متعلق بہ فقرا

قَالَ اَخْبَرَنَا الشَّیْخُ الْوَاحِدُ الزَّاھِدُ اَبُوْ سَعِیْدَ اَحْمَدُ اِبْنُ الْحُسَیْنُ الطُّوْسِیْ ؒ قَالَ جَمَعْتُ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ فَضْلِ الْفُقَرَآءِ وَ الصُّوْفِیَۃِ بِاَسْنَادٍ صَحِیْحٍ مِنْ غَیْرَانِیْ مَرَاحَۃِ السَّائِلِ لِیَکُوْنَ اَخَفَّ وَ اَسْھَلَ عَلٰی مَنْ یَّحْفَظ اَوْ یَسْمَعُ نَکْتُبُ فِیْ اِبْتِدَآءٍ فِیْ اَوَّلِ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

اَلْحَدِیْثِ تَبَرُّکًا بِالْمَشَائِخِ رَاوِی الْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ اَبُوْ سَعِیْدٍ عَبْدُ اللّٰہِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدُ الْفَقْرِیْ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّیْخُ اَبُوْبَکْرٍ اَحْمَدُ ابْنِ عَبْدُ اللّٰہِ الصَّیْرِیْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَسْلَمَ ابْنِ عَلِی الرَّازِیْ قَالَ حَدَّثَنَا نَصِیْرُ مُحَمَّدِ ابْنِ اِسْمَاعِیْلِ ابْنِ یُوْسُفَ ابْنِ یَعْقُوْبَ الثَّقَفِیْ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُؤْمِنِ خَلَفِ ابْنِ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحْیِی الدِّیْنِ الْمِنْقَادِ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَبِ ابْنِ جَعْفَرِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانِ ابْنِ مَرْوَانِ الْجُمْعِیْ قَالَ حَدَّثَنَا حَارِثِ ابْنِ نُعْمَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا سَعِیْدِ ابْنِ جُبَیْرٍ ؓ۔

اَلْحَدِیْثُ الْاَوَّلُ

قَالَ سَمِعْتُ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ ؓ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی مُوْسٰی ابْنِ عِمْرَانَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا مُوْسٰی اِنَّ عِبَادِیْ لَوْ سَاَلُوْنِیَ الْجَنَّۃَ یُخَلِّدُوْا فِیْہَا لَاَعْطَیْتُہُمْ وَ لَوْ سَاَلُوْنِیْ عَلَاقَۃَ سَوْطٍ مِنَ الدُّنْیَا لَمْ اُعْطِہٖ وَ لَمْ یَکُنْ ذَالِکَ مِنْ ھَوَانٍ بِہٖ عَلَیَّ وَ لٰکِنْ اُرِیْدُ اَنَّ الْاٰخِرَۃَ لَہُمْ خَیْرٌ وَّ الْاٰخِرَۃُ مِنْ کَرَامَتِیْ وَ رَحْمَتِیْ مِنَ الدُّنْیَا کَمَا یَرْحَمُ الرَّاعِیْ غَنَمَہٗ مِنْ سَرَاءِ السُّوْءِ وَ اَحَبُّ الْفُقَرَآءِ اِلَی الْاَغْنِیَاءِ وَاِنَّ مَائِدَتِیْ ضَاقَتْ عَلَیْہِمْ وَ اِنَّ رَحْمَتِیْ لَمْ یَسَعْہُمْ وَ لٰکِنْ فَرَضْتُ لِلْفُقَرَآءِ فِیْ مَالِ الْاَغْنِیَآءِ مَا یَسَعْہُمْ وَ اَرَدْتُ اَنْ اَبْلُوا الْاَغْنِیَاءَ لِاَنْظُرَ کَیْفَ سَارِعَتُہُمْ فِیْ مَا فَرَضْتُ عَلَیْہِمْ نِعْمَتِیْ عَلَیْہِمْ لِلْفُقَرَآءِ فِیْ اَمْوَالِہِمْ ○ یَا مُوْسٰی اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِکَ اَتْمَمْتُ عَلَیْہِمْ نِعْمَتِیْ وَ ضَاعَفْتُ لَہُمُ الْحَسَنَۃُ فِی الدُّنْیَا اَلْوَاحِدَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِہَا ○ یَا مُوْسٰی کُنْ فِی الشِّدَّۃِ صَاحِبًا وَّ فِی الْوَحْدَۃِ مُؤْنِسًا وَّ اَکْلُوْکَ فِیْ لَیْلِکَ وَ نَہَارِکَ۔

اَلْحَدِیْثُ الثَّانِیْ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ شَیْءٍ مِفْتَاحٌ وَ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ حُبُّ الْفُقَرَآءِ وَ الْمَسَاکِیْنِ وَلَا ذُنُوْبَ عَلَیْہِمْ لِاَنَّہُمْ جُلَسَآءُ اللّٰہِ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط

اَلْحَدِیْثُ الثَّالِثُ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَبَاذَرٍ یَا اَبَا ذَرٍ اَلْفُقَرَآءُ ضَحِکُہُمْ عِبَادَۃٌ وَّ مِزَاحُہُمْ تَسْبِیْحٌ وَّ نَوْمُہُمْ صَدَقَۃٌ یَنْظُرُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَیْہِمْ کُلَّ یَوْمٍ ثَلٰثَ مِائَۃَ مَرَّۃٍ وَّ مَنْ یَمْشِیْ اِلَی الْفَقِیْرِ سَبْعِیْنَ خُطْوَۃٍ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ لِکُلِّ خُطْوَۃٍ سَبْعِیْنَ حَجَّۃٌ مَقْبُوْلَۃٌ وَّ مَنْ یُّطْعِمُہُمْ عِنْدَ کَسْرَۃً فَجَعَلَہَا اِلَیْہِمْ کَاَنَّ فِیْ دَوْلَتِہٖ نُوْرٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

اَلْحَدِیْثُ الرَّابِعُ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَجْمَعُ اللّٰہُ الْفُقَرَآءَ وَ الْمَسَاکِیْنَ فَیَقُوْلُ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

لَهُمْ تَصَفَّحُوا الْوُجُوْهِ فَكُلُّ مَنْ اَطْعَمَكُمْ لُقْمَةً اَوْ سَقَاكُمْ شَرْبَةً اَوْ كَسَاكُمْ خِرْقَةٍ اَوْ رَدَّ عَنْكُمْ غَمَّةً فِيْ دَارِ الدُّنْيَا فَخُذُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ وَ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ ۔

اَلْحَدِيْثُ الْخَامِسُ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ قَالَ اِتَّخَذُوْا اَيَادِيَ الْفُقَرَاءِ قَبْلَ اَنْ تُفْنِيْ دَوْلَتَكُمْ ۔

اَلْحَدِيْثُ السَّادِسُ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبُّ الْفُقَرَاءِ وَ الْمَسَاكِيْنَ مِنْ اَخْلَاقِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ مُجَالِسَتُهُمْ مِنْ اَخْلَاقِ الْمُتَّقِيْنَ وَ الْفِرَارُ مِنْهُمْ مِنْ اَخْلَاقِ الْمُنَافِقِيْنَ ۔

اَلْحَدِيْثُ السَّابِعُ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ عِشْ فَقِيْرًا وَّ لَا تَعِشْ غَنِيًّا قَالَ بِلَالُ مَنْ لِيْ بِذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ ذَالِكَ وَاِلَّا فِي النَّارِ ۔

اَلْحَدِيْثُ الثَّامِنُ

عَنِ النَّبِيِّ اِنَّهُ قَالَ فِيْ تَفْسِيْرِ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ اَلْوَسِيْلَةُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى حُبُّ الْفُقَرَاءِ ط

اَلْحَدِيْثُ التَّاسِعُ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْفُقَرَاءُ مِنْ اُمَّتِيْ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَهُوَ خَمْسُ مِائَةَ عَامٍ ط

اَلْحَدِيْثُ الْعَشَرُ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَرَّ عِيْسَى بِنْ مَرْيَمَ فِيْ بَعْضِ الصَّحَارِيْ فَرَاٰى رَجُلًا جَلَسَ لِعِبَادَةِ الصَّنَمِ فَكَسَرَهٗ وَ قَالَ لِلْوَثْنِيْ قُمْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ وَ اعْبُدِ اللّٰهَ الَّذِيْ هُوَ اَفْضَلُ مَا تَعْبُدُهٗ قَالَ فَمَا صِفَتُهٗ قَالَ هُوَ رَبُّ الدُّنْيَا وَ اَهْلِهَا قَالَ عِيْسٰى فَهِمْ ۔

اَلْحَدِيْثُ الْحَادِيْ عَشَرُ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِتَّخَذُوْا اَيَادِيَ الْفُقَرَاءِ فَاِنَّ لَهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ دَوْلَتَهٗ ۔

اَلْحَدِيْثُ ثَانِيْ عَشَرُ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَا طَالِبَ الدُّنْيَا اَلْبِرُّ فَتَرْكُ الْبِرِّ اِثْمٌ ۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

اَلْحَدِیْثُ الثَّالِثُ عَشَرَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّجْلِسَ مَعَ اللّٰہِ فَلْیَجْلِسْ مَعَ اَہْلِ التَّصَوُّفِ۔

اَلْحَدِیْثُ الرَّابِعُ عَشَرَ

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لِعَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا یَا عَائِشَۃُ جَالِسُ الْفُقَرَاءِ وَ الْمَسَاکِیْنَ فِی الدُّنْیَا تُجَالِسُہُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ فَاِنَّ دَعْوَتَہُمْ مُسْتَجَابَۃٌ وَ فِی الْاٰخِرَۃِ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ وَ تُلْقَنِیْ مَعَہُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

اَلْحَدِیْثُ الْخَامِسُ عَشَرَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ رَحْمَۃَ اللّٰہِ بِخَمْسَۃِ نَفَرٍ اَلْمَلٰٓئِکَۃِ وَ الْمُجَاہِدِیْنَ وَ الْفُقَرَاءِ وَ الشُّہَدَاءِ وَ رَجُلٍ یَبْکِیْ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی فِیْ خَلْوَۃٍ ط

اَلْحَدِیْثُ السَّادِسُ عَشَرَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا تَطْعَنُوْا فِیْ اَہْلِ التَّصَوُّفِ وَ الْخِرَقِ فَاِنَّ اَخْلَاقَہُمْ مِنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِیَاءِ وَ لِبَاسُہُمْ لِبَاسُ الْاَتْقِیَاءِ۔

اَلْحَدِیْثُ السَّابِعُ عَشَرَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِرْغَبُوْا فِیْ دُعَاءِ اَہْلِ التَّصَوُّفِ فَاِنَّہُمْ اَصْحَابُ الْجُوْعِ وَ الْعَطَشِ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَنْظُرُ اِلَیْہِمْ فَیُسْرِعُ اِجَابَتَہُمْ ط

اَلْحَدِیْثُ الثَّامِنُ عَشَرَ

قَالَ اَسْہَلُ ابْنُ سَعِیْدٍ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ عِلْمًا اِذَا اَنَا عَمِلْتُ بِہٖ اَفْلَحْتُ قَالَ اِتَّقِ اللّٰہَ وَ اَحِبَّ النَّاسَ وَ ازْہَدْ فِی الدُّنْیَا یُحِبُّکَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ ازْہَدْ فِی النَّاسِ یُحِبُّکَ النَّاسُ ط

اَلْحَدِیْثُ التَّاسِعُ عَشَرَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْفَقْرُ شَیْنٌ عِنْدَ النَّاسِ وَ زَیْنٌ عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ط

اَلْحَدِیْثُ الْعِشْرُوْنَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رَکْعَتَانِ مِنْ فَقِیْرٍ صَابِرٍ فِیْ فَقْرِہٖ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مِنْ سَبْعِیْنَ رَکْعَۃٍ مِنْ غَنِیٍّ فِیْ غِنَائِہٖ وَ رَکْعَتَانِ مِنَ الْغَنِیِّ الشَّاکِرِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مِنَ الدُّنْیَا وَ مَا فِیْہَا ط

www.sultan-ul-faqr-publications.com

اَلْحَدِیْثُ الْحَادِیْ وَ الْعِشْرُوْنَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ وَ مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا فَهُوَ مَعَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ط

اَلْحَدِیْثُ الثَّانِیْ وَ الْعِشْرُوْنَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِاَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لِلْخَادِمِ فِیْ خِدْمَةِ الْمُؤْمِنِ مِثْلُ اَجْرِ الصَّائِمِ بِالنَّهَارِ وَ الْقَائِمِ بِاللَّیْلِ وَ مِثْلُ اَجْرِ الْمُجَاهِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ وَ مِثْلُ اَجْرِ الْحَاجِّ وَالْعُمَرِ وَ مِثْلُ اَجْرِ الْمُبْتَلِ وَ مِثْلُ اَجْرِ کُلِّ بَارٍّ فِی الْاَرْضِ فَطُوْبٰی لِلْخَادِمِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَ لِلْخَادِمِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شَفَاعَتُهٗ فِی النَّاسِ مِثْلُ غَنَمِ رَبِیْعٍ وَ مُضَرَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ فَاِنْ کَانَ الْخَادِمُ فَاجِرًا قَالَ یَا اَنَسُ خَادِمُ السُّوْءِ اَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ مُجْتَهِدٍ وَ مَنْ یَعْلَمُ مُحْتَسِبُ وَ لِلْخَادِمِ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ یَخْدِمُهٗ مِنْ غَیْرِ اَنْ یُنْقَصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئٌ ط

اَلْحَدِیْثُ الثَّالِثُ وَ الْعِشْرُوْنَ

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَفْضَلُ الْاَشْیَاءِ ثَلٰثَةٌ اَلْعِلْمُ وَ الْفَقْرُ وَ الزُّهْدُ.

اَلْحَدِیْثُ الرَّابِعُ وَ الْعِشْرُوْنَ

جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الْفَقْرُ قَالَ خَزَانَةٌ مِّنْ خَزَائِنِ اللّٰهِ تَعَالٰی ثُمَّ قَالَ مَا الْفَقْرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ کَرَامَةٌ مِّنْ کَرَامَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰی لَا یُعْطِیْهِ اللّٰهُ اِلَّا نَبِیًّا مُّرْسَلًا اَوْ وَلِیًّا مُّخْلِصًا وَ اَجْرُ الْعَبْدِ الْکَرِیْمِ عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی.

اَلْحَدِیْثُ الْخَامِسُ وَ الْعِشْرُوْنَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کَلَامُ الْفُقَرَاءِ کَلَامُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَ مَنْ یَّتَهَاوَنَ بِکَلَامِهِمْ فَقَدْ تَهَاوَنَ بِکَلَامِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَ مَنْ عَادَی الْفُقَرَاءَ کَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِیَّاهُمْ.

اَلْحَدِیْثُ السَّادِسُ وَ الْعِشْرُوْنَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْفُقَرَاءِ عَلَی الْاَغْنِیَاءِ کَفَضْلِیْ عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَهُوَ الْفَقِیْرُ الَّذِیْ لَا یَعْلَمُ النَّاسُ بِجُوْعِهٖ وَ مَرَضِهٖ.

اَلْحَدِیْثُ السَّابِعُ وَ الْعِشْرُوْنَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰهُ کُلَّ خَلْقٍ مِنْ طِیْنِ الْاَرْضِ وَ خَلَقَ الْاَنْبِیَاءَ وَ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

اَلْفُقَرَآءِ مِنْ طِیْنِ الْجَنَّةِ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّکُوْنَ عَبْدَ اللّٰهِ فَلْیُکْرِمُ الْفُقَرَآءَ۔

اَلْحَدِیْثُ الثَّامِنُ وَ الْعِشْرُوْنَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْاَغْنِیَآءُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ هُوَ الْفُقَرَآءُ وَ لَوْ لَا الْفُقَرَآءُ لَهَلَكَ الْاَغْنِیَآءُ۔

اَلْحَدِیْثُ التَّاسِعُ وَ الْعِشْرُوْنَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلُ الْفُقَرَآءِ مَعَ الْاَغْنِیَآءِ کَمِثْلِ الْعَصَآءِ بِیَدِ الْاَعْمٰی۔

اَلْحَدِیْثُ الثَّلٰثُوْنَ

قَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اَکْرَمَ غَنِیًّا لِغِنَآئِهٖ وَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اَهَانَ فَقِیْرًا لِفَقْرِهٖ وَ یُسَمّٰی فِی السَّمٰوٰتِ عَدُوًّا اللّٰهِ وَ عَدُوَّ الْاَنْبِیَآءِ وَ لَا یُسْتَجَابُ لَهٗ دَعْوَةٌ وَ لَا یُقْضٰی لَهٗ حَاجَةٌ۔

اَلْحَدِیْثُ الْحَادِیْ وَ الثَّلَاثُوْنَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَلٰٓئِکَةَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ یَسْتَغْفِرُوْنَ لِلْفُقَرَآءِ وَ یَشْفَعُوْنَ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلِمَنْ شَفَعَ لَهُ الْمَلٰٓئِکَةُ مَآ اَحْسَنَ حَالَهٗ۔

اَلْحَدِیْثُ الثَّانِیْ وَ الثَّلٰثُوْنَ

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَنْظُرُ اِلَی الْفُقَرَآءِ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسَ مِائَةِ مَرَّةٍ فَیَغْفِرُ لَهُمْ بِکُلِّ نَظْرٍ سَبْعَ خَطِیْئَةٍ۔

اَلْحَدِیْثُ الثَّالِثُ وَ الثَّلٰثُوْنَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْفَقْرُ ذِلَّةٌ فِی الدُّنْیَا وَ عِزَّةٌ فِی الْاٰخِرَةِ۔

اَلْحَدِیْثُ الرَّابِعُ وَ الثَّلٰثُوْنَ

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ اٰذٰی مُؤْمِنًا فَقِیْرًا بِغَیْرِ حَقٍّ فَکَاَنَّمَا هَدَمَ الْکَعْبَةَ وَ قَتَلَ اَلْفَ مَلَكٍ مِّنَ الْمُقَرَّبِیْنَ۔

اَلْحَدِیْثُ الْخَامِسُ وَ الثَّلٰثُوْنَ

قَالَ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ الْمُؤْمِنِ الْفَقِیْرِ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰی اَعْظَمُ مِنْ سَبْعَ السَّمٰوٰتِ وَ سَبْعَةِ الْاَرَضِیْنَ وَ الْجِبَالِ وَ مَا فِیْهَا وَ الْمَلٰٓئِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ۔

اَلْحَدِیْثُ السَّادِسُ وَ الثَّلٰثُوْنَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِلْجَنَّةِ ثَمَانِیَةُ اَبْوَابٍ سَبْعَةٌ عَنْهَا لِلْفُقَرَآءِ وَ وَاحِدٌ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

لِلْاَغْنِیَآءِ۔

اَلْحَدِیْثُ السَّابِعُ وَ الثَّلٰثُوْنَ

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَنْظُرُ اِلٰی ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ بِالْعُلَمَآءِ وَ الْفُقَرَآءِ فَالْعُلَمَآءُ وَرَثَتِیْ وَ الْفُقَرَآءُ اَحِبَّائِیْ۔

اَلْحَدِیْثُ الثَّامِنُ وَ الثَّلٰثُوْنَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سِرَاجُ الْاَغْنِیَآءِ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ حُبُّ الْفُقَرَآءِ۔

اَلْحَدِیْثُ التَّاسِعُ وَ الثَّلٰثُوْنَ

قَالَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ دَوْلَتِ الْاَغْنِیَآءِ لَا بَقَاءَھَا وَ دَوْلَۃُ الْفُقَرَآءِ لَا فَنَاءَھَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

اَلْحَدِیْثُ الْاَرْبَعُوْنَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَ بِہٖ اَفْتَخِرُ عَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَآءِ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ ط

بیت

فقر فخری آں فقر حق فیض بر طالباں را برد با حق یک نظر

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ غِفَارِیْ تَمْشِیْ وَحْدَکَ فَاللّٰہُ تَعَالٰی فِی السَّمَآءِ فَرْدٌ وَ اَنْتَ فِی الْاَرْضِ فَرْدٌ کُنْ فَرْدًا یَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ وَ یُحِبُّ الْجَمَالَ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِیْ مَا غَمِّیْ وَ فِکْرِیْ وَ لِاَیِّ شَیْئٍ اِشْتِیَاقِیْ فَقَالَ اَصْحَابَہٗ اَخْبَرْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ بِغَمِّکَ وَ فِکْرِکَ وَ اِشْتِیَاقِکَ ثُمَّ قَالَ اٰہْ اٰہْ اٰہْ وَ اَشْوَقَاہُ اِلٰی لِقَآءِ اِخْوَانِیْ تَکُوْنُ مِنْ بَعْدِیْ شَأْنُھُمْ کَشَانِ الْاَنْبِیَآءِ وَ ھُمْ عِنْدَ اللّٰہِ بِمَنْزِلَۃِ الشُّھَدَآءِ یَفِرُّوْنَ مِنَ الْاٰبَآءِ وَ الْاُمَّھَاتِ وَ الْاِخْوَانِ وَ الْاَخْوَاتِ وَ الْاَبْنَآءِ اِبْتِغَآءَ لِمَرْضَاتِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ ھُمْ یَتْرُکُوْنَ الْاَمْوَالَ لِلّٰہِ وَ یُبَدِّلُوْنَ اَنْفُسَھُمْ بِالتَّوَاضُعِ وَ لَا یَرْغَبُوْنَ فِی الشَّھْوَاتِ وَ حَصُوْلِ الدُّنْیَا یَجْتَمِعُوْنَ فِیْ بَیْتٍ مِّنْ بُیُوْتِ اللّٰہِ مَغْمُوْمِیْنَ وَ مَحْزُوْنِیْنَ مِنْ حُبِّ اللّٰہِ وَ قُلُوْبُھُمْ اِلَی اللّٰہِ وَ اَرْوَاحُھُمْ مِنَ اللّٰہِ وَ عَمَلُھُمْ لِلّٰہِ اِذَا مَرِضَ وَاحِدٌ مِّنْھُمْ ھُوَ اَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ عِبَادَۃِ اَلْفِ سَنَۃٍ وَ اِنْ شِئْتَ اَزِیْدُکَ یَا اَبَا ذَرٍّ رضی اللہ عنہ ! قَالَ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَاحِدُ مِنْھُمْ یَمُوْتُ فَھُوَ کَمَنْ مَاتَ فِی السَّمَآءِ لِکَرَامَتِھِمْ عِنْدَ اللّٰہِ وَ اِنْ شِئْتَ اَنْ اَزِیْدَکَ یَا اَبَا ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَاحِدُ مِنْھُمْ یُؤْذِیْہِ قُمْلَۃٌ فِیْ ثِیَابِہٖ فَلَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ اَجْرُ سَبْعِیْنَ حَجَّۃٍ وَّ عُمْرَۃٍ وَّ کَانَ لَہٗ اَجْرُ مَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعِیْنَ رَقَبَۃً مِنْ اَوْلَادِ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

اِسْمَاعِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمْ بِاَثْنٰی عَشَرَ اَلْفَ دِیْنَارٍ وَّاِنْ شِئْتَ اَزِیْدُکَ یَا اَبَاذَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَاحِدُ مِنْھُمْ یَذْکُرُ اَھْلَ الْوُدِّ ثُمَّ یَخْتِمُ یُکْتَبُ لَہٗ بِکُلِّ نَفْسٍ اَلْفَ دَرَجَۃٍ اِنْ شِئْتَ اَنْ اَزِیْدُکَ یَا اَبَاذَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَاحِدُ مِنْھُمْ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ یَعْبُدُ اللّٰہَ فِیْ جَبَلِ الْعَرَفَاتِ لَہٗ ثَوَابُ مِثْلِ عُمْرِ نُوْحٍ اَلْفَ سَنَۃٍ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ اَزِیْدُکَ یَا اَبَاذَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَاحِدُ مِنْھُمْ لَہٗ تَسْبِیْحَۃٌ خَیْرٌ لَّہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ اَنْ یَّصِیْرَ مَعَہٗ جِبَالُ الدُّنْیَا ذَھَبًا وَّ فِضَّۃً وَھَبَھَا وَاِنْ شِئْتَ اَزِیْدُکَ یَا اَبَاذَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ یَنْظُرُ اِلٰی اَحَدِھِمْ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مَنْ یَنْظُرُ اِلٰی بَیْتِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَمَنْ نَظَرَ اِلَیْہِ فَکَاَنَّمَا یَنْظُرُ اللّٰہَ وَمَنْ سَتَرَہٗ فَکَاَنَّمَا سَتَرَ اللّٰہَ تَعَالٰی وَمَنْ اَطْعَمَہٗ فَکَاَنَّمَا اَطْعَمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِنْ شِئْتَ اَزِیْدُکَ یَا اَبَاذَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَاحِدُ یَجْلِسُ اِلَیْھِمْ قَوْمٌ مُّعِزِّیْنَ مُثْقِلِیْنَ مِنَ الذُّنُوْبِ یُغْفَرُ مَا یَقُوْمُوْنَ مِنْ اَحَدٍ عِنْدَھُمْ اِلَّا الْمُخَفِّفِیْنَ فَاعْلَمْ اَنَّ اَرْبَابَ الْقُلُوْبِ یُکَاشِفُوْنَ بِاَسْرَارِ الْمَلَکُوْتِ تَارَۃً عَلٰی سَبِیْلِ الرُّؤْیَاءِ الصَّالِحَۃِ وَ تَارَۃً فِی الْیَقْظَۃِ عَلٰی سَبِیْلِ کَشْفِ الْمَعَانِیْ بِمُشَاھَدَۃِ الْاَمْثِلَۃِ کَمَا یَکُوْنَ فِی الْمَنَامِ وَ ھٰذَا مِنْ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَ ھِیَ دَرَجَاتُ النُّبُوَّۃِ الْعَالِیَۃِ کَمَا اَنَّ الرُّؤْیَاءَ الصَّالِحَۃَ جُزْءٌ مِنْ سِتَّۃٍ اَرْبَعِیْنَ وَھِیَ مِنَ النُّبُوَّۃِ فَاِیَّاکَ وَاِنْ کَانَ خَطَائُکَ یَکُوْنُ مِنَ الْعِلْمِ وَاِنْ کَانَ کُلُّ مَا جَاوَزَ حَدَّ قُصُوْرِکَ قَضِیَّۃٌ ھَلَکَ الْمُتَّخِذُ بِعَیْنٍ وَالْجَھْلُ خَیْرٌ مِّنْ عَقْلٍ یَدْعُوْنَ بِہٖ اِلَی الْاِنْکَارِ مِنْ ھٰذِہِ الْاُمُوْرِ الْاَوْلِیَاءِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَمَنْ اَنْکَرَ ذَالِکَ الْاَوْلِیَاءَ لَزِمَہٗ اِنْکَارُ الْاَنْبِیَاءِ وَکَانَ خَارِجًا مِّنَ الدِّیْنِ کُلِّہٖ۔

از حجت بندگی حق آدمی خلاص نمی شود تا آنکہ کسی بحق راحق باستغراق فنافی اللہ خاص نمیکند و غرق در دریائے نور حضور توحید است معرفت کہ عارفان دراں دریائے معرفت ابتدائی معارف مثل حباب است و چوں عارفان محو دریائے معرفت غرق فنافی اللہ عارف باللہ شوند در دریائے معرفت کہ آنرا محض مغز توحید گویند۔ پس چنیں غواص عارف در کشف از دریائے معرفت باشد کہ بموافق بہائے معرفت جاودانی پیشتر است کہ در جاودانی لذات است حظ نفس و در معرفت لذات ذات فرحت روح است نعمت اللہ کہ فیض فضل فتوح است۔ قطعہ

از بستگی خویش اگر وا گردی ۔۔۔ بر رستگی خویش مہیا گردی

وا گرد بگرد خویش مانند حباب ۔۔۔ تا وا گردی ز خویش دریا گردی

ایں نیز مراتب انتہائے فقر است۔ اکثر مردم بنام فقر رسیدہ اند و بعضی مردم بالہام فقر رسیدہ اند و بعضی مردم باقتدائے فقر

www.sultan-ul-faqr-publications.com

رسیدہ اند و بعضی مردم بہ ترقی دنیا عز و جاہ طالب مرید عزت روضہ خانقاہ عوام فقر رسیدہ اند، از ہزاران ہزار یک کس باشد کہ بامداد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہ تمام فقر رسیدہ اند۔ ایں قال من بر حال من کہ ایں را تمامیت صاحب تحصیل عالم فقیر گویند کہ ہژدہ ہزار عالم را علم در قید او باشد صفت کریم۔ قولہ تعالیٰ اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ ۔ بدانکہ فقر سہ حرف است ف ق ر۔ از حرف 'ف' فارغ از فکر کونین یعنی فنا نفس۔ از حرف 'ق' قہر بر نفس قریب اللہ، از حرف 'ر' راستی راہ دوام باستغراق اللہ۔ ہر کہ بایں مراتب فقر رسد و باز میل روئی بسوئی دنیا آرد فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را بگذارد و مرتبہ دنیا فرعونی را بردارد و از حرف 'ف' فضیحت فرعون، از حرف 'ق' قہر خدا و از حرف 'ر' راندہ مثل ابلیس رد مردود۔ بدانکہ از ظاہر اعمال مرتبہ ظاہری نفس فربہ شود اگر چہ شب و روز تمام عمر بریاضت کشد و با عمال باطنی نفس بمیرد اگر چہ ظاہر فربہ شود۔ بدانکہ فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و معرفت توحید اللہ ہمہ طاعت و بندگی است و مرتبہ دنیا و عز و جاہ دنیا ہمہ جیفہ مردار گندگی است کہ فقیری و درویشی سنت انبیا است۔

حکایت

آوردہ اند کہ روزی مہتر عیسیٰ علیہ السلام پا برہنہ و سر برہنہ می دویدند بلکہ اوقات بدیں طریق بسر میبرد و ہیچ جائی و ہیچ مکان سکونت مقرر نداشت۔ از امت حضرت عیسیٰ علیہ السلام جمع مجموعہ شدہ پیش آمدہ التماس کردند کہ یا عیسیٰ علیہ السلام مرالازم بود کہ امروز بہ خدمت مبارک رسیدہ و قواعد شرائط دین بیاموزیم بہتر آنست کہ بواسطہ آنحضرت منزلی بسازیم۔ مہتر عیسیٰ علیہ السلام فرمود بشرط آنکہ جائی مامی نمائم ہم چناں قبول کردند۔ جائی کہ دریائے قعر سخت رواں بود مہتر عیسیٰ علیہ السلام اشارہ فرمود بمجرد دیدن ایں احوال تمامی متحیر ماندند و گفتند کہ دریں دریائے رواں عمارت چگونہ بنا شود؟ مہتر عیسیٰ علیہ السلام گفت کہ اے بے خبر نادان دریائے مرگ ازیں کمترے می بینید؟

جواب مصنف:

از امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بروئے دریائے ظاہری پل بستن بہ کشتی یک دگر پیوند تمام دریا را پل آراستہ سازد و بر آں پل عمارت کردہ شود و جائی مقام ساختہ شود و زندہ دل را از مرگ چہ خوف است بلکہ صاحب ملک الموت عزرائیل علیہ السلام از زندہ دل اولیا اللہ می ترسد کہ با جذب از وحدت ربانی پر عزرائیل علیہ السلام را بانظر سوختہ گرداند اما قعر دریا و از دریائی عمیق دل است کہ دل دریا را پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قلزم خطاب دادہ است و دریائے قلزم از توحید است لا ساحل۔ بدانکہ امتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر آں دل قلزم بہ تصور اسم اللہ ذات قرار گرفتہ سکونت منفعت یافت کہ عمارت معرفت نور اللہ آراستہ بر دل ساخت و ایں چنیں دل دریا را از توفیق الٰہی یافت و حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہ اہل قبور را بہ قُمۡ بِاِذۡنِ اللّٰہِ زندہ گردانید بہ دو نیم ساعت و امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مردہ دل را بنظر زندہ گرداند تا ابد الاباد نمیرد۔ بیت

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ہر کہ زندہ دل شود ہرگز نمیرد جاودان   عیسوئ دم زندہ گرداند نہ دل

بدانکہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اولیا اللہ راموت نیست بلکہ با حق ملاقات است، آں کسانی کہ تصرف فنافی اللہ اولیا اللہ فنافی ذات ۔قال علیہ السلام اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنَ الدَّارِ اِلَی الدَّارِ ۔بیت

یک دمی باحق برم وحدت حضور   حق ز شہ رگ قرب چوں گویند دور

ہر کہ حضور غرق فنافی التوحید معرفت الٰہی نور ظاہر باطن زندہ اند، اگر چہ درزیر خاک باشد۔ درنظر مردم اہل قبور ۔مرگ ایشان راحیات حجاب است وحیات ایشان رادر مرگ ثواب بی حجاب است ۔ابیات

چو کاغذیم کہ در سوزش است خندہ ما   نیم حباب کہ در ہنگام سوختن گریم

چوں نہ گرید آں کہ بامردار شد   باھُوؒ چوں نہ خندم راہِ من دیدار شد

المطلب آنکہ شرح دیدار بموافق آیت وحدیث، ہر کہ شک آرد کافر از اہل ابلیس ۔قولہ تعالیٰ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۔خوف وحذر ،بمرگ دل تعلق دارد ونجات بہ زندہ قلب دوام حیات بہ اسم اللّٰہ تصور ذات تعلق دارد ۔قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا ۔قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُّوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ ۔قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلنَّوْمُ اَخُ الْمَوْتِ ۔

بشنوای مردہ دل از باطن معرفت الٰہی توحید بے خبر! مراقبہ از خواب غالب تراست ۔شرح دیدار جثہ روحانیت وقت غرق مراقبہ برآید از جثہ نفسانیت ۔ایں مراتب از تصور اسم اللّٰہ ذات فیض فضل اللہ از مرشد کامل عطا اللہ است حوصلہ وسیع ۔المطلب آنکہ صاحب مراتب مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا غرق با پروردگار اسم اللّٰہ ذات ۔الغرض آنکہ صاحب اشتغال اللہ استغراق متوجہ بہ تصور اسم اللّٰہ ذات چشم پوشیدہ ۔بمراقبہ سر بجیب بمیان ہر دو زانو تصور تاثیر اسم اللّٰہ ذات و باطن بہ آخرت چناں بردہ اند از جثہ دار الفنا با جثہ دار البقا گویا کہ مردہ از جان بے جان و در مراتب درآمد عین العیان سودا سویدا ازلی روحانیت ہویدا گشت واحوالات از اسم اللّٰہ ذات پیدا شد وصاحب استغراق مراتب جان کندن وتلخی دید گویا کہ مرد ۔دراں وقت غسال پیدا شد، غسل داد ومردم جمع شدند نماز جنازہ خواندند ۔بعد ازاں در سر و دماغ وسیع یک استخوان کہ نام او ولایت الابن است کہ وسیع از زمین وآسمان وسعت او رادراں آوردہ ہفتاد ہزار جواب سوال فرشتگان پرسید اوساخت بطرفہ زد ۔بعد ازاں در قبر درآوردند رسید بہ مقام لحد ۔لحد فراخی از زمین وآسمان وسیع بے حد دراں فرشتہ منکر نکیر نشاند آنچہ جواب سوال منکر نکیر پرسید خلاص یافت ۔منکر نکیر گفت نَمْ فِی النَّوْمِ کَنَوْمِ الْعُرُوْسِ واز نوم عروس یک فرشتہ پیدا شد ،بیدار ساخت ، انگشت راقلم کردو تف راسیاہی ودہن رادوات وکفن را کاغذ واعمال نیکی وبدی برکفن کاغذ دستخط نویسانیدہ اعمال کفن کاغذ رامثل تعویذ درگلو انداختہ غائب شد ۔درافتادگی قبر ہزاران ہزار سال و قرن بیشمار ۔بعد ازاں آواز صور اسرافیل علیہ السلام بگوش زد شد ۔مثل نبات ،نبات گیاہ مردم از قبر زمین بیرون

برآمدہ۔ ہژدہ ہزار عالم بہ حساب عرصہ گاہ قیامت حاضر شد و اعمال نامہ بدست دادہ وزن اعمال بہ ترازو نہادہ از پل صراط گزر شد فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ O وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ O داخل بہشت شد و ساغر شرابا طہورا از دست محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نوشیدہ۔ وقت نوشیدن کلمہ طیب خواند لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ومتوجہ بہ حق پانصد سال بہ رکوع و پانصد سال بہ سجود۔ بعد ازاں از سجدہ برآمدہ ہم صحبت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بصف عقب اصحاب نبی اللہ مشرف و معزز بدیدار رب العالمین گشت۔ چوں بایں مراتب انتہا اشرف المشرفین لقائے رب العالمین و از طریق تحقیق دید از بے ہوشی باز بہ ہوش آمد، صورت لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ بے مثل بے مثال غیر مخلوق را مثل بستہ نمیتواند۔ ہر وقت کہ غرق متوجہ باطن شود مشرف دیدار لذات ذات ہیچ حال از دیدار و مشاہدہ تجلیات چشم زدیک لحظہ و یک لمحہ باز نہ ایستد، اگرچہ ظاہر ہم سخن با مردم عوام در باطن حضور مدام۔ اینست مراتب مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا واصل عارف اے خام اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ تمام۔ ایں چنیں مراتب برکت آیات کلام اللہ و شریعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ۔ قولہ تعالیٰ مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى۔ ایں مراتب اہل علما است آں علما کہ عامل دست بیعت کردہ طالب فقرا است۔

بیت

خندہ بر سینہ صافان می کنی ہشیار باش   ہر کہ بر آئینہ خندد رویش خندی خود کند

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُ الْفُقَرَآءِ۔ پس دیگر چہ باشد کہ بایشان دم زند؟ ہر کہ بایشان دم زند در ہر دو جہان خراب و پریشان شود۔

ابیات

فقر را بہ شناس عارف با نظر   نظر فقرش بہ بود از سیم و زر

او نہ بیند فقر را آں زرد رو   زانکہ او را زر کشد باخجل سو

دل کسی را بستہ شد با زر زوال   کور چشمی کے بہ بیند حق وصال

باھُوؒ بہر از خدا وصلش نما   وصل حاصل میشود از مصطفیٰؐ

اے عزیز! درمیان بندہ و خدا پردہ پیاز است اگر بیائی در باز است و اگر نیائی اللہ بے نیاز است۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ ابتدا و انتہا مرشدی کہ از تصور اسم اللہ ذات نکند حاضرات از حاضرات اسم اللہ ذات آنرا مرشد نتواں گفت کہ از مرشد ناقص خام تلقین گرفتن مطلق حرام است از آنکہ ہزار کتاب از یک نکتہ برآید، یک نکتہ در ہزار کتاب نہ گنجد و نہ در آید۔ آں نکتہ علم نیست گرداند آنچہ چون و چرا۔ پس معلوم شد کہ فضل و رحمت از برائی دل بیدار شد و دل عظیم است از رحمت و فضل و دل آنرا گویند کہ بگرد دل عرش و کعبۃ اللہ طواف کند۔ ایں است مراتب دل صاف۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

گنج چہارم شرحِ دعوت

منتہی کامل شہسوار تیغ برہنہ بدست گیرد مثل ذوالفقار و غازی قاتل الکفار بحکم پروردگار۔ بدانکہ دعوت خواندن پنج قسم است۔ اول دعوت وسیلہ ازل کہ بمقام ازل بہ رساند۔ دوم دعوت وسیلہ ابد کہ بمقام ابد رساند۔ سوم دعوت وسیلہ دنیا کہ بہ تمامیت بادشاہی از مشرق تا مغرب تمام زمین در قید آرد و بہ تمامیت دنیا رساند۔ چہارم دعوت وسیلہ عقبیٰ کہ بمقام عقبیٰ رساند۔ پنجم دعوت وسیلہ معرفت مولیٰ کہ بحضور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رساند و در مقام معرفت الٰہی مشاہدہ نور اللہ توحید مولیٰ و بہ مجلس تصور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رساند۔

بدانکہ لائق دعوت خواندن عالم عامل کامل مکمل اکمل عارف باللہ صاحب قرب وصال کہ لارجعت باشد لازوال۔ دانیکہ دعوت خواندن و از رجعت سلامت ماندن کار غالب الاولیا نہ بر نفس مغرور اہل ہوا۔ ہر کہ با ترتیب با یک وضو در یک شب بہ دوگانہ ختم قرآن کند، اگر بدین طریق دوگانہ ختم قرآن سہ شبان روز کند متواتر بخواند تا روز قیامت عمل او باز نماند۔ پس ایں چنیں غالب الاولیا باشد بر ہر دو جہان اما دعوت روان نگردد بجز اجازت عامل کامل۔ ہر کہ دوگانہ می خواند سورۃ مزمل در یک ہفتہ میشود کامل مکمل ترتیب ابتدا و انتہا دعوت ایں است کہ دعوت قرآن مجید کلام اللہ کہ پیشوا ہادی راہبر معتبر قرآن وسیلہ دو جہان است۔ آنچہ خزائن اللہ ظاہری باطنی خشکی و تری بر و بحر حقیقت کل مخلوقات توحیدات ذات و صفات شش جہات ہمہ در قرآن است۔ قولہٗ تعالیٰ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ۔ اما آیات ہر یک را تحقیقات می باید کرد کہ از برائی کار دینی و دنیوی علیحدہ علیحدہ عدد شمار و خاصیت با ترتیب بے شمار است چنانچہ آیات امر معروف چنانچہ آیات نہی و منکر چنانچہ آیات قصص الانبیا چنانچہ آیات وعدہ چنانچہ آیات وعید چنانچہ آیات منسوخ چنانچہ آیات ناسخ۔ بعضی در دعوت خواندن عامل کامل اند و بعضی در حکم و اجازت کامل عامل اند۔ بہتر آنست کہ ہم در اجازت و ہم در خواندن عامل کامل باشد۔ دعوت خواندن کاملان کمال لارجعت و لازوال مشکل کار دینی و دنیوی بشروع ورد و دعوت حکم شود از حضوری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ ایں چنیں دعوت دو طریق تحقیق است۔ یکی آنکہ از اسم اللہ ذات حضور، دوم آنکہ از قبر اولیا اللہ روحانی اہل قبور۔ ہر کہ از دعوت حضور اسم اللہ و قبر اولیا خبر ندارد ہر آنکس لائق خواندن دعوت نباشد کہ علم تکثیر و عالم تکثیر بر ہر علم و عالم امیر است۔ بدانکہ علم تکثیر دعوت است و دعوت چہار حرف است۔ ہر حرف را بزرگی و عزت و شرف است با طاعت و شرائط۔ چہار حروف دعوت ایں است د ع و ت۔ از حرف 'د' دائرہ دل را پاک کند بذکر دوام و ذکر دوام حاصل شود از نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام و از حرف 'ع' علم غیبی فتوحات لاریبی مشرف حاضرات رحمانی روحانی مؤکل از غیب عالم ہر یک را معلوم شود۔ از حرف 'و' ورد وظائف کلام اللہ با ترتیب و با ادب و با عزت و با اعتقاد بخواند و از حرف 'ت' ترک کند از آں چیزی کہ ترک کردہ باشد پیغمبر صاحب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و اصحابان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ ایں چنیں دعوت کامل مبتدی است۔

آری یقین است کہ سیماب کشتہ نشود بجز کامل و دعوت در عمل نیاید بجز حکم صاحب قبور حضور کامل عامل۔ ناقصاں را از خواندن دعوت دوام رجعت و رنج و کامل را از خواندن دعوتِ دوام حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعیت گنج۔ صاحب دعوت کامل راچہ حاجت زکوٰۃ و نصاب قفل دور مدور و بذل و ختم و شاختن وقت خواندن و جائی مقیم و رجعت و عدد و حساب نیک و بد و بہ خوردن ترک حیوانات جلالی و جمالی و کمالی۔ ایں ہمہ شمار وسوسہ خطرات ناقصاں را پیدا میشود از برائی آنکہ ابتدا و انتہا ترتیب دعوت رانمی دانند و نام باری تعالیٰ بہ حسبۃ اللہ درمیان نمی آرند۔ بیت

با مؤکل دائرہ عدد و حساب از بروجش و کوکب شد اکتساب

ایں ہمہ تابع انسان است و آنست انسان کہ از حضوری می گردد الہام از رحمان ہر آنکس ہرگز رجعت نخورد و نگردد پریشان۔ بدانکہ دعوتِ کل و جزو دعوت ذکر و دعوت فکر و دعوت تجلیات نور اللہ و دعوت منتہی تعلق دارد با ایں دو آیت کریمہ با اسم اعظم متصل خواند قولہٗ تعالیٰ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ۔ ہر کہ ایں جانب بیاید ہر کاری را از خدا تعالیٰ جاری و روان گرداند کہ توجہ و وہم و خیال او از وصال است برکت ایں آیت کریمہ قولہٗ تعالیٰ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ پس مقام ازل و مقام ابد و مقام دنیا و مقام عقبیٰ ایں ہر چہار مقامات ظلمات است۔ اگرچہ در ظلمات آب حیات است عاقبت ممات است بجز معرفت اِلَّا اللّٰهُ ذات۔ عارف آنست کہ از لذات ایں ظلمات بابیرون میسر آید۔ بعد از اں لذات حاصل شود غرق وحدانیت ذات۔ ایں است مراتب خاصگان رسیدن بروشن نور معرفت مولیٰ حضور۔ بندہ را ازیں ہیچ بہتر نباشد کہ روئی خود را بسوئی اللہ آرد و کار خود دینی و دنیوی را با اللہ سپارد۔ قولہٗ تعالیٰ وَ اُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ وعارف باللہ را در معرفت الٰہی مراتب ہفت است۔ اول مراتب نفی لَآ اِلٰہ، دوم مراتب اثبات اِلَّا اللّٰہُ، سیوم مراتب خواندن با تصدیق مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ چہارم خواندن تلاوت قرآن آیات پنجم خواندن وظائف دعائے سیفی ششم خواندن اسم اعظم مکرم باری تعالیٰ از اسما ہفتم غرق شدن بوحدانیت اسم اللہ ذات۔ ایں ہفت گنج است و از ہر یک گنج ہفتاد گنج بکشاید اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا۔ یقین بر غیر آوردن جز ماسوی اللہ کافر گردد۔ ہر کہ باین مراتب انتہا دعوت رسد عارف باللہ عامل کامل شود۔ چنانچہ نظر او کامل شود و توجہ دل او کامل و حرف زبان او سیف اللہ کامل۔ ہنوز از برائی ہر کاری دولب خود را بہ جنباند کہ از خدا ہر مطالب آنچہ خواہد دریابد۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام لِسَانُ الْفُقَرَآءِ سَيْفُ الرَّحْمٰنِ۔ زبان عارفان ہرگز سیف نگردد تا آنکہ صاحب دعوت دعائے سیفی ہم نشین قبر اولیا اللہ نخواند و ترتیب خواندن دعوت نداند۔ ایں قدر قدرت خواندن مراتب کامل کہ بہ قبر غوث قطب خواند شامل شہسوار کامل عامل تمام از جذب و غصہ و غضب شہسوار قبر بخواند، ہر کار دینی و دنیوی مشکل باشد زود بمقصود رسد بکرم اللہ تعالیٰ بے فرصت و بے اہمال برکت حق در اندک زمان عارف باللہ و صاحبِ وصال گردد۔ بدانکہ دعوت در قید آوردن مؤکلان و جنونیت غیب عالم ایں چنیں دعوت راہ راہِ دیگر است عام ناقص خام۔ دعوتِ مسخرات حاضرات ارواحِ انبیا و اولیا اللہ مثل غوث و قطب شہدا عارف باللہ فقرا درویش۔ ایں

چنیں دعوت چوں در قبور درآید، باترتیب بخواند اُحْضُرُوْا لِلْمُسَخَّرَاتِ بِحَقِّ مَلِكِ الْاَزْوَاجِ الْمُقَدَّسِ ارواحِ جمیع اہل قبور حضور گردد و ہر دعوت کہ حاصل شود بحکم از حضوری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ دعوت می کشاید۔ اما دست از یک دیگر حکم اجازت تا ابدالاباد مرشد صاحب راز نماند باز۔ بیت

ہر کہ با مرشد بود گو بایزیدؔ ہر کرا مرشد نہ شد شیطان مرید

از دعوت حضور واز دعوت قبور ہیچ دعوت سخت تر و بہتر نباشد لیکن آداب قبر بزرگان نگہداشتن عظیم است۔ بدانکہ اگر یک طرف آتش باشد و یک طرف قبر باشد بر آتش قدم زند و بر قبر قدم نہ نہد از برائی آنکہ اگر نفسانی قدم بر قبر روحانی نہد از روحانی رجعت آسیب چناں خورد کہ دیوانہ شود بمیرد قدمی کہ بر آتش نہد اگر بسوزد بعد از چند روز بہ شود۔ چونکہ روحانی بر نفسانی غالب است لائق خواندن بر قبر روحانی ہر آنکس باشد کہ غالب اولیا مراتب مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا دارد بلکہ روحانی ہمچو قدرت دارد کہ درنہ (۹) فلک و ہفت طبق زمین ہمہ جا حاضر است۔ بگر فتن ثواب فاتحہ روحانی ہمچو قدرت دارد کہ بر ہر شے غالب است از برائی آنکہ نزدیک روحانی آنچہ در دنیا حیات است ہمہ فانی است و نزدیک اہل حیات دنیا روحانی زیر خاک فانی اما اصل حیات آنست کہ در دنیا حیات زندہ قلب عارفان حق مولیٰ طلب اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا يَمُوْتُوْنَ واقع شد۔ شخصی کہ در زندگی مراتب روحانی داشتہ باشد آنرا لازم و لائق است کہ بر قبر روحانی صاحب زندہ قلب بہ خواند۔ ابیات

شہسوار قبر کامل شد فقیر شہسوار قبر عالم ملک گیر
ہر کرا قوت بود اہل القبور صاحب دعوت چنیں باشد حضور
ہر کہ واقف میشود دعوت قبر ہر حقیقت یافتہ زیر و زبر
دعوت تیغ برہنہ دستگیر قتل موذی را کند فی اللہ فقیر

شخصی کہ بر قبر سوار شود و قرآن بہ خواند برکت کلام اللہ صاحب قبر روحانی را مرتبہ زیادہ گردد۔ ازیں عیب مدار کہ قبر روحانی را عزت از قرآن است و قرآن افضل تر است از روحانی و از قبر روحانی کہ قرآن غیر مخلوق است و روحانی و قبر روحانی مخلوق۔ شخصی کہ بر قبر عظیم بزرگ اولیا اللہ بر و سوار شود و قرآن مجید بخواند عمل او روان گردد مثل دریا تا روز قیامت باز نماند اما برائی سہ کار بر قبر سوار شود و آنچہ داند از قرآن مجید بخواند۔ یکی کار آنکہ بجہت مہم بادشاہِ اسلام کہ جنگ با دارِ حرب داشتہ باشد، دوم کار آنکہ از برائی نفع دادن مردم مسلمانان خاص و عام، سیوم کار آنکہ برائی دفع اہل بدعت و ملحدان بیدین۔ از برائی ایں سہ کار اسلام خوانندہ کہ در دعوت کامل عامل شہسوار وقت شب تنہا نزدیک قبر برود و قبر با عظمت تمام و پر با دہشت باشد چنانچہ قبر مثل غوث و قطب و شہدا اما خوانندہ بر خود حصار بکند، اول بگرد قبر بانگ بخواند اللہ اکبر، اللہ اکبر تا آخر ختم بانگ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ بمجرد خواندن بر گرد قبر بانگ روحانی در قید در آیند و حاضر شوند و آواز مید ہند از راہ وہم خیال دل و اگر خوانندہ بسیار غالب است بر قبر پا زند و بگوید قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ و در ذکر در آید و از خود بے خود شود و بے

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ہوش گردد، روحانی جواب صواب دہد۔ کار او ہمون دم روان و جاری گردد و اگر بر گرد قبر بانگ بخواندن و بگفتن قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ روحانی حاضر نشود و جواب باصواب ندہد و در قید نہ در آید معلوم شد کہ روحانی صاحب قبر غالب است و یا از برائی ایں روحانی حاضر نشد کہ آنرا دولت و نعمت بخواندن قرآن کلام اللہ نصیب شود۔ ازیں سبب بخواندن از کار روحانی اہمال کنند۔ پس صاحب دعوت اہل خوانندہ را می باید کہ روحانی را در قید در آرد و عاجز کند جانب پائے قبر کند و گاہی بر قبر سوار شود و قرآن مجید بخواند۔ ازیں ہر دو عمل سخت روحانی ہمون دم پیش پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فریادی رود۔ بحکم خدا و رسول خدا از پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم روحانی را حکم شود بر و باو رفیق با توفیق شد و کار بستہ او را بکشاید، ہمون دم آنچہ مطالب او بودہ باشد بہ مقصود رسد بموافق ایں حدیث قال علیہ الصلوٰۃ و السلام اِذَا تَحَيَّرْتُمْ فِي الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِيْنُوْا مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ۔ ایں چنیں دعوت خواندن کار شہسوار است، ہر آنکس خواند کسی را کہ از حضور پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رخصت شدہ باشد۔ ابیات

ہر کرا رخصت نباشد از رسولؐ ایں مراتب را نیابد جز وصول

ہر کرا رخصت نباشد از حضور ایں مراتب کے بیابد از قبور

بدانکہ دیگر ترتیب خواندن دعوت اینست کہ از عرش تا تحت الثریٰ ہژدہ ہزار عالم بوقت خواندن ایں چنیں دعوت ہمہ در قید او باشد۔ دعوت معظم و مکرم اینست بر قرآن مجید اعتبار آرد و قرآن را پیشوا شفیع دارد۔ این چنیں خوانندہ قرآن را چوں در بحر قرآن غوطہ خورد ہر چہار فرشتہ حاملان عرش و چہار فرشتہ مقرب چنانچہ جبرائیلؑ و میکائیلؑ و اسرافیلؑ و عزرائیلؑ می خواہند کہ زمین را بر پشت اندازند و ہر یک روحانیت مقدس ہمہ در تحیر در آیند و دست بہ دعا بکشایند و می گویند کہ خداوندا! ایں چنیں حاجت صاحب دعوت خوانندہ را قبول گردان و کار خوانندہ را زود روان کن کہ من از قید خوانندہ خلاص شوم۔ ازیں دعوت ہیچ دعوت سخت تر دیگر نیست۔ بیت

باھوؒ بہر از خدا بہر از رسولؐ اطلاعی کس مکن اہل الوصول

پس ایں چنیں دعوت ہیچ نداند و نخواند بجز آنکہ ہر شب و ہر ساعت و ہر دم لحظہ بمجلس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم می شود حاضر۔ ایں است مراتب اہل دعوت منتہی عامل کامل صاحب ناظر مثل حضرت خضر علیہ السلام و مہتر موسیٰ علیہ السلام کہ نظر حضرت موسیٰ علیہ السلام بر گناہ و نظر حضرت خضر علیہ السلام بر راہ صواب کہ قصہ مہتر موسیٰ علیہ السلام و مہتر خضر علیہ السلام در سورۃ کہف واقع شدہ است۔ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ۔

بدانکہ عامل کامل منتہی صاحب دعوت آنست کہ روز اول طالبان او در دعوت عامل کامل شوند مثل نر شیر پہلوان شہسوار قبر ہر حقیقت مشروحاً آواز میدہند آنچہ فی السمٰوات والارض زیر و زبر۔ بدانکہ خواندن کلام اللہ باپاکی است و آنچہ لائق خواندن آدمی پاک باید کہ ہر کہ پاک کلام اللہ را نجس خواند دیوانہ شود و در پریشانی بماند و پاک کیست؟ و نجس کرا گویند؟ بدانکہ نفس امارہ نجس و نفس امارہ بادشاہ شیطان است و شیطان نجس متفق جیفہ مردار است و طالب جیفہ سگ است و دل

کہ باشتغال ذکر اللہ دوام پاک است واز غایت پاکی دل روح پاکیزہ شود واسم اللہ پاک تر پاک دل و پاکیزہ روح رادرقبض نور اللہ از سر تا قدم حیّ بپیچد۔ایں چنیں لائق است کہ سوار شدہ بر قبر دعوت بخواند۔آں مرشد لائق ارشاد است کہ بمعرفت مولیٰ می رساند۔ابیات

خام از رجعت شود خانہ خراب ‏ کامل از دعوت شود مطلب بیاب

ہر کہ شد واقف بجان اہل القبور ‏ جثہ آں را پاک گردد خاص نور

باھُو دعوت قبر مشکل کشا ‏ از قبر حاصل شود نور صفا

باید دانست کہ جثہ روح اہل القبور روحانی را صاحب قبر ہمیشہ بر قبر سوار است چنانچہ سوار بر اسپ۔معلوم شد کہ قبر مثل مرکب او۔اگر روحانی از دنیا با ایمان رفتہ باشد سعید است،مقام او علیین مراتب او و نظر او و جمعیت او فوق العرش است و مجلس و ہم سخن با انبیا و اولیا اللہ است و اگر روحانی شقی است مراتب او سجین۔پائے بایں تحت الثریٰ از زیرکف پا آتش دوزخ گیر د معذب و شب و روز ہم چوں بجوشد وجود او چنانچہ دیگ بر آتش۔پس شخصی کہ بر قبر سوار شود و برابر روحانی قرآن عظیم میخواند،اگر روحانی معذب است،ببرکت خواندن قرآن از عذاب خلاص شود و کار او بستہ او از روحانی بہ مطالب اخلاص رسد و اگر روحانی بزرگ است بر قبر بزرگ سوار شود و قرآن مجید را برابر او میخواند۔ببرکت خواندن قرآن در مجلس انبیا و اولیا اللہ و از خواندن قرآن عزت و فخر مراتب زیادہ تر شود و اگر کسی گوید کہ قبر بزرگان را ادب نگہداشتن لازم است و بر قبر سوار شدن بے ادبی است،ہر کہ چنیں گوید واقف حال روحانی نیست نفسانی است۔جواب بگو کہ قبر بہتر است یا قرآن بہتر است؟ موافق قرآن قبر کہتر است و قرآن بہتر است۔پس بر کہتر خواندن قرآن مجید بہتر عیب نیست۔ببرکت قرآن خواندن کہتر ہم بہتر شود و خوانندہ قرآن ہم مرتبہ مہتر رسد۔بوقت خواندن از اہل قبور روحانی خوانندہ را الہام رسد جواب باصواب،از زبان قرآن بہتر از غیب زبان و یا بدل دلیل رسد دل از دل و یا خیال رسد روح از روح و یا وہم رسد سِرّ از سِرّ۔قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ۔

پس ایں حقیقت احوال قبور ہر آنکس داند کہ روحانی اولیا اللہ بمجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضور رسیدہ باشد و آنرا اجازت خواندن اہل قبور از مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضور است و عمل او از حضور است و خوانندہ بہر یک مجلس ارواح انبیا و اولیا اللہ مشہور است۔

ابیات

اولیا را قبر ہم چو جسم و جان ‏ اولیا را در قبر خفتہ بدان

خفتگان را از قبر بیدار کن ‏ ہم سخن با ہم کلامی یار کن

دل ز دل سخنی شود باہم کلام ‏ ایں چنیں سخنش ز الہامی کلام

چوں درآید سخن روحانی بدل ‏ اولیائش زندہ جانی زیر گل

www.sultan-ul-faqr-publications.com

وقت مشکل یاد کن از عہد او   طرفہ زد حاضر شود تو روبرو
صد ہزاران با مؤکل گرد گرد   ایں چنیں دعوت بود تاثیر ورد
باتو گویم بشنو اے اہل یقین   لاتخف باشد روحانی تہ زمین
روح بالا عرش قالب زیر خاک   احتیاجی نیست روضہ جان پاک
گم قبر گم نام بی نام و نشان   جثہ را با خود برند صاحب عیان
باھُو ازیں بہ نباشد باشرف   الف اللہ بس ترا زیں یک حرف

بدانکہ تصرف سہ اند تصرف دنیا را می دانند مردم گنج وتصرف عقبیٰ را مردم می دانند گنج و درنظر فقیر عارف باللہ ایں ہر دو تصرف رنج است ازآنکہ رجوع بہ غیر ماسوی اللہ آوردن رجعت وزوال است ۔ عارف باللہ اہل وصال را ہیچ طالب بہ مقصد ومطالب نرسد تا آنکہ مرشد بتوجہ متوجہ طالب نشود ۔ اگر مرشد ناقص است بتوجہ یک ہفتہ رساند، اگر مرشد کامل است طالب را بس است توجہ مرشد سہ شبان روز واگر مرشد مکمل است بس است طالب را توجہ مرشد یک شبان روز واگر مرشد اکمل است بس است طالب را توجہ مرشد یک ساعت واگر مرشد سروری قادری جامع است طالب را بس است توجہ مرشد جامع یک دم ۔ توجہ مرشد اہل حضور و دعوت عمل اہل قبور تا قیامت باز نماند ۔ بدانکہ اول ہر کہ صاحب باطن معمور است لائق خواندن دعوت اہل قبور است ۔ از قبور حاصل شود قرب معرفت اللہ حضور ۔ بدانکہ دعوت نیز ہفت گنج است ۔ ایں نعمت گنج حاصل شود بحکم خدا و باجازت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول گنج آنکہ بخواندن دعوت کلام اللہ و دعائے سیفی سیف اللہ وجود مس کیمیا زر گردد ۔ بعضی را نظر کیمیا شود، دوم گنج دل جمعیت گیرد بجواہر علم قبور، سیوم گنج روح در فرحت درآید از علم فیض قبور، چہارم گنج نفس در خصلت پاکی و پاکیزگی درآید، پنجم گنج علم غیبی روشن شود، ششم گنج از وجود خواب غفلت برخیزد، ہفتم گنج توفیق الٰہی دہد اما از یں چہار رجعت باخبر باش ۔ علما را رجعت از خلاف علم است وفقیر را رجعت از خلاف اسم اللہ ذات است ۔ ہر سخنی کہ بگوید اول نام اللہ بگوید و جاہل را رجعت از سیاہی دل است وغنی را رجعت از زیادتی مال است ۔ بدانکہ اول ہر کہ دعوت را حسبۃً للہ نخواند بجہت ملاقی شدن امراو بادشاہ میخواند دعوت آنرا بہ امرا و بادشاہ میرساند ۔ پیش از اں دعوت او روان نگردد و دوراہِ دعوت بند ۔ ہر کہ بحکم خدا خواند آں اہل دعوت حق راہ پسند وراہ آنرا ابتدا و انتہا نگردد بند ۔ ہر کاری کہ از برائی دین دنیا بخواند ہر مشکل آسان شود، در مہمات دعوت عاجز نماند ۔

یک شب بہ ہمنشینی قبر اولیا اللہ دعوت خواندن بہتر است از چہل چلہ ریاضت ۔ اگر کسی دولت ونعمت خواہد وبزرگی و خزائن اللہ دینی و دنیوی بے محنت و بے رنج گنج بدست آرد و نفس امارہ در قید شود و شیطان ملعون دفع گردد و تمام عالم در حکم او باشد کل و جز مخلوقات مسخرات ورجوعات یاد کنند واسم اعظم از قرآن دریابد وعلم تکثیر وعلم تاثیر وعلم روشن ضمیر وعلم کیمیا نظیر و مؤکلان مشروحاً آواز دہند و بالہام تعلیم و باترکیب کنند وعلم نقش اللہ از برائی کارہا بر طریق تحقیق نوشتہ بدست

www.sultan-ul-faqr-publications.com

دہند و بمجلس مشرف حضوری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بے شک شود، و اصحاب کبار سرفراز فرمایند۔ اوّل وجود طالب اللہ را میباید کہ حوصلہ وسیع پختہ کہ سرِّ اسرار ربانی نہفتہ و ہیچ کس را نگفتہ باشد و سلک سلوک ہدایت از حضوری مرشدی نماید و آنچہ گنج خزائن اللہ سیم و زر زیر زمین پنہاں است ہر یک خزانہ کہ بروئے زمین است یک بیک واضح و روشن گردد و خزانہ بحکم اللہ تعالیٰ در تصرف او باشد۔ ہر کہ باایں مراتب فقر دل غنی دوام بمجلس نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اَلْفَقْرُ لَا یُحْتَاجُ ظاہر عاجز باسوال در بدر گدا و در باطن صاحب معرفت واصل خدا۔ ایں چنیں مراتب و درجات حضور بخواندن ہمنشینی قبر اولیا اللہ از اہل قبور است۔ دعوت مثل تیغ است برہنہ اگر خام خواند ایں تیغ میان ہر دوران است ہر طرف ببرد۔ اگر کامل خواند تیغ بدست گیرد قتل کند موذی را و منافق را و شخصی کہ دشمن دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم باشد۔ بدانکہ اساس پائی وجود کہ در حیات و ممات وجود او پاک ماند میباید کہ اسم اللہ ذات بہ تفکر باطنی دوام بر دل بنوسید یا اللہ۔ چوں بنوشتن بسیار مرقوم اسم اللہ دل را حاصل شود مقام حیّ قیوم مشروحاً از دل آواز بلند می آید یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بعد ازاں اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بر دل بنویسد بعد ازاں لائق خواندن دعوت قبور شود۔ بدانکہ خواندن اہل دعوت اہل قبور از چہار حکمت خالی نباشد یا آنکہ صاحب ورد خواندہ را رجعت شود از برائی کسی کہ خواند آنرا ترقی درجات و جمعیت دولت جاودانی گردد و از برائی کسی کہ خواند آنرا رجعت و خراب حال پیدا شود و یا آنکہ خواندہ صاحب ورد را و یا آنکہ از برائی کسی کہ خواند ہر دو خراب شوند در رجعت و کامل صاحب دعوت آنست کہ خواندہ را و از برائی کسی کہ میخواند ہر دو را جمعیت و کشائش دارین حاصل گردد۔ دعوت روان زندہ دم و بزندہ قلب دعوت را از حضور پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صاحب طلب کہ بغیر از حضوری رخصت پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صاحب خواندہ خراب شود۔ ہر کہ از حضوری رخصت نبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بدیں طریق دعوت انتہا و ہم شود کہ توجہ و ہم فقیر تمام عالم گیر اند از آنکہ چوں صاحب دعوت را ختم دعوت شود بر گرد او چہار لشکر باطنی بمد نظر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نگہبان گردد بگرد بجہت محافظت او اگر چہ بہ چشم ظاہر او نمی بیند۔ ایں ہمہ لشکر باطنی است، اول لشکر آنکہ بمد نظر اللہ تعالیٰ منظور، دوم لشکر آنکہ بمد نظر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضور، سیوم لشکر آنکہ مؤکلان فرشتگان و آنچہ تابع ایشان جنات جنونیت، چہارم لشکر ارواح شہدا۔ ایں چنیں صاحب ولی اللہ را ہر سلاح مثل تیغ برہنہ و نیزہ و تیر با کمان جستہ و کارد و خنجر و بندوق و آنچہ سلاح است بر گرد او در نظر وے باشد و در میان ہوا اگر بر کسی غضب شود زخم از غیب خورد و بہ نگردد، ازاں زخم بمیرد۔ اولیٰ تر آنست کہ بار خلق اللہ بردارد و خلق اللہ را نیازارد و از دہان بگوید سنت است بگفتن ایں کلام اَللّٰھُمَّ اِھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ○ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

ایں کتابی تم ختم گنج بے شمار گنج از گنجش برآید شہوار

www.sultan-ul-faqr-publications.com

توحید اسلام کا اوّل اور بنیادی رکن ہے جس کے اقرار اور تصدیق کے بغیر کوئی بھی مسلمان نہیں ہو سکتا اور نہ ہی دیگر عبادات سود مند ثابت ہوتی ہیں۔ توحید تک پہنچنے کے لیے توحید کے اصل مفہوم کو سمجھنا از حد ضروری ہے۔ لیکن توحید کی کلید کے بغیر توحید تک رسائی تو بہت دور کی بات توحید کا مفہوم بھی نہیں سمجھا جا سکتا۔ توحید کی کلید مرشد کامل اکمل ہوتا ہے جو نہ صرف توحید کے اسرار سے آگاہ ہوتا ہے بلکہ خود بھی توحید تک پہنچ کر ہمہ تن توحید ہو چکا ہوتا ہے۔ موجودہ دور میں وہ ہستی مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس ہیں۔

حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''کلید التوحید کلاں'' میں توحید کے اسرار اس منفرد انداز سے بیان فرمائے ہیں جنہیں اس سے بہتر اور واضح طور پر بیان کرنا کسی کے لیے ممکن نہیں۔ کتاب کے ترجمہ کو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا فیضانِ نظر حاصل ہے جس کی بدولت ترجمہ نہایت آسان فہم انداز میں کیا گیا ہے تاکہ طالبانِ مولیٰ کے لیے توحید کے اسرار کو سمجھنا آسان ہو۔ اُن تمام طالبانِ مولیٰ کے لیے یہ کتاب راہنما ثابت ہو گی جو صدقِ دل سے توحید تک رسائی چاہتے ہیں۔

سلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

سلطان الفقر ہاؤس

4-5/A - ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 54790

Ph: +92-42-35436600 Cell: +92 322 4722766



ISBN: 978-969-9795-97-8

Rs: 899

www.sultan-bahoo.com
www.sultan-bahoo.pk
www.sultan-ul-arifeen.com
www.sultan-ul-faqr-publications.com
email: sultanulfaqrpublications@tehreekdawatefaqr.com

تصنیفِ لطیف سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ

کلید التوحید (کلاں) (اردو ترجمہ مع فارسی متن)